سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(بدھ 15، جمعرات 16، جمعۃ المبارک 17، سوموار 20-جولائی 2020)

(یوم الاربعاء 23، یوم الخمیس 24، یوم الجمع 25، یوم الاثنین 28-ذیقعد 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

بدھ،15۔جولائی2020

جلد 23 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	15
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	16
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	17

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	معزز ممبر اسمبلی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد، نشتر ہسپتال کے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا اور قائد اعظم کے نواسے جناب محمد اسلم جناح کی وفات پر دعائے مغفرت ---------- ----------	17
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کے لئے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ----------	18
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	20
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)----------	50
11۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	74
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
12۔	آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 ----------	81
13۔	آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020----------	81
14۔	آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 ----------	82
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
15۔	مسودہ قانون (تدارک و کنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020 ----------	82
16۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 ----------	85
17۔	مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020 ----------	87

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18-	مسودہ قانون (ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 ----------	90
	جمعرات،16-جولائی2020	
	جلد23 : شمارہ 2	
19-	ایجنڈا ----------	95
20-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	97
21-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	98
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
22-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	99
23-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	148
24-	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب ----------	164
	توجہ دلاؤ نوٹس	
25-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ----------	166
	تحاریک التوائے کار	
26-	پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی مالی مشکلات کی وجہ سے ہزاروں طالبات تعلیمی وظائف سے محروم (---جاری) ----------	167
	پوائنٹ آف آرڈر	
27-	جنوبی پنجاب کا سیکرٹریٹ ملتان یا بہاولپور میں بننے سے متعلق حکومت سے وضاحت کا مطالبہ ----------	168
28-	ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری بند ہونے سے سینکڑوں خاندان روزگار سے محروم ----------	169

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
29۔	پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ملازمین کی تنخواہ میں کٹوتی کے باوجود گھر اور پلاٹ سے محروم ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	171
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	ہائرایجوکیشن کے مختلف کالجوں میں سکیورٹی گارڈز تنخواہ سے محروم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	172
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
31۔	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ۔۔۔۔۔۔۔۔	173
32۔	قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	176
33۔	سرکاری محکموں میں قانونی مشیران کی تعیناتی محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	177
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	قائمہ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کے باوجود براہ راست بزنس آنے پر حکومت سے وضاحت کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	178
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
35۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	180

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،17-جولائی2020	
	جلد 23 : شمارہ 3	

36-	ایجنڈا	219
37-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	221
38-	نعت رسول مقبولﷺ	222
	سوالات(محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
39-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	223
40-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	242
	تحاریک التوائے کار	
41-	آلو کی قیمت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا(---جاری)	265
42-	ماموں کانجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پُل گرنے کا خدشہ(---جاری)	266
43-	سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار (---جاری)	266
44-	ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ (---جاری)	267
45-	ٹڈی دل کا فصلات پر حملہ(---جاری)	268
46-	صحافی کالونی ہر بنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش(---جاری)	270
47-	ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی(---جاری)	271

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
48۔	سرکاری اراضی کو مزارعین سے واپس لے کر دوبارہ نیلامی میں دینے سے الاٹیوں کو پریشانی کا سامنا -----------	273
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
49۔	مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 -----------	275
	بحث	
50۔	زراعت اور خوراک پر عام بحث -----------	275
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
51۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع -------	283
52۔	زراعت اور خوراک پر عام بحث (---جاری) ----------	284
	پوائنٹ آف آرڈر	
53۔	ایوان میں کی گئی تقریر کی ویڈیو بنانے اور ویڈیو کو وائرل کرنے پر متعلقہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 پر سختی سے عملدرآمد کا مطالبہ --------	301
	سوموار، 20۔جولائی 2020	
	جلد 23 : شمارہ 4	
54۔	ایجنڈا -----------	307
55۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	309
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	310

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
57۔	کورونا وبا سے جاں بحق ہونے والے ڈاکٹرز، نرسز اور ٹیکنیشن کے لئے دعائے مغفرت	------------ 311
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------ 312
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------ 352
60۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------ 383
	توجہ دلاؤ نوٹس	
61۔	گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت	------------ 399
62۔	ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل	------------ 399
63۔	تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈجکوٹ روڈ پر جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی	------------ 400
	تحاریک التوائے کار	
64۔	جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر (---جاری)	------------ 401
	سرکاری کارروائی	
	عام بحث	
65۔	صحت پر عام بحث	------------ 403
66۔	انڈکس	

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(60)/2020/2289. Dated: 11th July, 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 15th July 2020 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the
11th July, 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-جولائی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020

ایک وزیر آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر6بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر6بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔ مئی2020کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020(مسودہ قانون نمبر12بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020(مسودہ قانون نمبر12بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ8۔ مئی2020کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر10بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر10بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔ مئی2020کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020منظور کیا جائے۔

5

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020
(مسودہ قانون نمبر11 بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر11 بابت2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 8۔مئی2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے سکولز ایجوکیشن کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب2020 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر خوراک
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

8

5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: وزیر اطلاعات / کالونیز
6۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن
		پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
7۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی ومعدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
9۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
10۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف ومذہبی امور
11۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت وانسانی وسائل
12۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
13۔	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
14۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
15۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
16۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
17۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
18۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
19۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
20۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
21۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
22۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
23۔	ملک اسد علی	: وزیر جنگلی حیات وماہی پروری

9

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
31۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
32۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
33۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1- راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2- چودھری محمد عدنان	:	مال
3- جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4- ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5- راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6- جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7- میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8- چودھری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
9- جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10- جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11- چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12- جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13- جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14- جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15- جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16- جناب شکیل شاہد	:	محنت
17- جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18- جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

جناب محمد شان گل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ، 15-جولائی 2020

(یوم الاربعاء، 23-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم o

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ
أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾
أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا
لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ
الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ
الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

سورۃ الواقعۃ آیات 60 تا 70

ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں(60) کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں(61) اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں(62) بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو(63) تو کیا تم اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟(64) اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ(65) (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے(66) بلکہ ہم ہیں ہی بے نصیب(67) بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو(68) کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟(69) اگر ہم چاہیں تو ہم اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟(70)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

قرآن کے لفظ لفظ کی سچی دلیل ہیں
میرے حضورؐ میرے خدا کی دلیل ہیں
پیغمبروں کی بھیڑ میں تنہا دکھائی دیں
تاریکیوں میں شمع جلاتی دلیل ہیں
سایہ بھی پیش کر نہ سکے کوئی روشنی
اپنے وجود پاک پہ خود ہی دلیل ہیں
گزرے نہ کیوں اِنہی کے حوالے سے زندگی
وہ مستقل جواز ہیں حتمی دلیل ہیں
نبیوں میں ان کی ذات مظفرؔ ہے آخری
لیکن وجودِ حق کی وہ پہلی دلیل ہیں

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی-296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد، نشتر ہسپتال کے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا اور قائداعظم کے نواسے جناب محمد اسلم جناح کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایم پی اے کے والد سید زاہد حسین بخاری اور نشتر ہسپتال کے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے پہلے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نواسے جناب محمد اسلم جناح 22-جون 2020 کو کراچی میں وفات پا گئے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے ہیں تو ایک خیراتی ادارے Chippa کا کفن پہنا کر انہیں دفن کیا گیا ہے اور ابھی تک کسی اسمبلی میں ان کے لئے دُعائے مغفرت نہیں کی گئی۔ میں بطور پاکستانی گزارش کرتا ہوں کہ آپ ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کروادیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد سید زاہد حسین بخاری، نشتر ہسپتال کے وائس چانسلر ڈاکٹر مصطفیٰ کمال پاشا، قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نواسے جناب محمد اسلم جناح اور تمام مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کے لئے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس اسمبلی کی workingکا سب سے اہم جُز اس کی کمیٹیوں کی workingہے۔ اس وقت پاکستان میں سینیٹ، خیبر پختونخوا اسمبلی، بلوچستان اسمبلی اور سندھ اسمبلی کے rules at par with rules of National Assemblyہیں۔ ہماری پنجاب اسمبلی کی زیادہ تر کمیٹیاں ایسی ہیں کہ جن کی آج تک کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو کہ ہمارے قواعد انضباط کار کو دیکھے، ان کو آج کے حالات کے مطابق بنایا جائے، اس طرح سے رولز بنائے جائیں جن کی وجہ سے ہماری ان کمیٹیوں کی workingبہتر ہو سکے۔ ہماری پنجاب اسمبلی کے رولز کو بھیat par with Rules of National Assemblyکیا جائے۔ یہredundantاور متروک ہو چکے ہیں۔ بعض ایسی مجالس قائمہ ہیں کہ پورے پانچ سال تک ان کی کوئی میٹنگ نہیں ہو پاتی۔ ان مجالس قائمہ کے الیکشنconductہوتے ہیں اور الیکشن کے بعد دوبارہ پورے پانچ سال میں ایک دفعہ بھی ان کی میٹنگconveneنہیں ہوتی۔ ان کی کوئیpractical inputسامنے نہیں آتی اور اس کی وجہ سے پوری اسمبلی کیworking compromiseہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بابت آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی constitute کر دیں۔ یہ کمیٹی اس بارے میں working کر کے آپ کے آفس کو assist کرے کہ ان رولز کے اندر کون کون سی ترامیم ہونی چاہئیں تا کہ ان کمیٹیوں کی functionality بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس حوالے سے پہلے بھی ایک مرتبہ بات ہو چکی ہے کہ ہم اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو strengthen کریں تا کہ ہمارے معزز ممبران کی اسمبلی کے کام میں دلچسپی بڑھے۔ ان کمیٹیوں کے پاس ایسے اختیارات ہوں کہ وہ کسی کو اپنی میٹنگ میں بُلا کر پوچھ سکیں۔ کمیٹیوں کے پاس اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے ہی معزز ممبران کمیٹیوں کی meetings میں کوئی زیادہ دلچسپی نہیں لیتے۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ کافی عرصہ سے اس بارے میں سوچا جا رہا تھا لیکن ابھی تک کوئی عملی طور پر step نہیں لیا جا سکا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اس اسمبلی کے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کو update کرنے کے لئے اور معزز ممبران کے استحقاق کو protection دینے کے لئے جو اقدامات آپ کر رہے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہم اپنے قواعد انضباط کار کو amend کر کے update کرتے ہیں اور اپنی مجالس قائمہ کو strengthen کرتے ہیں، ان کو قومی اسمبلی اور سینیٹ کی سطح پر لے کر آتے ہیں اور انہیں at par with Rules of National Assembly کرتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ سہرا بھی آپ کے سر سجے گا۔ حکومت کی طرف سے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کمیٹی تشکیل دیں۔ جس طرح پہلے جمہوری اقدار اور جمہوری روایات کو بہتر طور پر اُجاگر کرنے کے لئے آپ کے احکامات کی ہم نے تعمیل کی ہے انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! قومی اسمبلی، سینیٹ، خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی اور سندھ اسمبلی میں قواعد انضباط کار کے حوالے سے جو ترامیم ہوئی ہیں۔ وہ سب آپ منگوا لیں۔ اس کا ایک comparison تیار کر لیں۔ اس کام کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دیتے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم صوبائی اسمبلی پنجاب میں ان سے زیادہ اچھے رولز بنائیں گے۔ مجالس قائمہ، معزز ممبران کو زیادہ اختیارات دیں گے اور ایک احسن طریق کار سے یہ سارا کام ہو جائے گا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

معزز ممبران: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا بھی اس بارے میں consensus ہے۔ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنا دی جائے اور اس میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کمیٹی کو وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ head کریں گے۔ اس کمیٹی میں law officials کو بھی شامل کیا جائے۔ ہم ان رولز کو ایک proper shape دے کر ہاؤس کے اندر لے کر آئیں گے یعنی ہاؤس سے ان کی منظوری لی جائے گی۔ جناب محمد بشارت راجہ! کیا یہ ٹھیک ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ متعلقہ سیکرٹری آئے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: دونوں اطراف کے تمام معزز ممبران سے میری request ہے کہ ہم نے social distance کے حوالے سے جو پلان کیا ہے مہربانی کر کے اُس پلان کو follow کریں اور اُس حساب سے بیٹھیں۔ ایک دوسرے سے تھوڑا دور بھی بیٹھنا پڑے تو اُس میں فائدہ ہے کیونکہ اس میں اتنی قربت ٹھیک نہیں ہے۔ اس طرف خالی جگہ ہے کچھ معزز ممبران اس طرف آ جائیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1409 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں سیوریج کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

***1409: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال بشمول میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہے سیوریج کا پانی کھڑا ہونے سے چکوک / دیہات چک نمبر 98/9L,81/5R,80/5R,91/9L,101/9L,99/9L,110/9L, 111/9L,78/5L,79-80/5L,78-79/5R اور دیگر تمام دیہات حلقہ ہذا میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام درست نہ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ میں ہیپاٹائٹس کا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان کے تدارک اور بہترین سیوریج کے سسٹم کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعے میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج / ڈرینج کا منصوبہ مالی سال 12-2011 میں 50.00 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کرنے کے بعد میونسپل کمیٹی کمیر کے حوالے کر دیا گیا جو کہ تسلی بخش حالت میں چل رہا ہے۔

مزید برآں پی پی۔198 ضلع ساہیوال کے جن چکوک کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے اکثر چکوک / دیہاتوں میں مختلف کم مالیت کی سکیموں کے تحت سیوریج اور نالی کا کام کیا گیا ہے لیکن یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں سیوریج کے پانی کا مسئلہ پیش آرہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مندرجہ بالا چکوک و دیہات میں سیوریج کا نظام ٹھیک کام کر رہا ہے تاہم کچھ علاقوں میں یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں سیوریج کے پانی کا مسئلہ پیش آرہا ہے۔

(ج) پی پی۔198 ضلع ساہیوال بشمول میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج سسٹم کی فراہمی کے لئے مندرجہ بالا اقدامات مختلف سکیموں کے تحت کئے جا چکے ہیں تاہم سیوریج سسٹم کی مزید بہتری کے لئے اقدامات فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف اور ب) میں جو کچھ پوچھا گیا ہے اُس کا یہ جواب نہیں ہے تو میں آپ کے سامنے یہ سوال رکھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال بشمول میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہے سیوریج کا پانی کھڑا ہونے سے چکوک / دیہات چک نمبر 98/9-L,81/5R,80/5R,91/9L,101/9L,99/9L, 110/9L,111/9L,78/5L,79-80/5L,78-79/5R اور دیگر تمام دیہات حلقہ ہذا میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

جناب سپیکر! محکمہ نے اس جُز کا جواب دیا ہے کہ سیوریج تسلی بخش حالت میں ہے اور ان میں سے اکثر دیہاتوں میں مختلف کم مالیت کی سکیموں کے تحت سیوریج اور نالی کا کام کیا گیا ہے لیکن یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں سیوریج کے پانی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں محکمہ کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے اپنے پورے حلقے کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ میں نے تو مخصوص دیہات کے بارے میں پوچھا تھا جہاں پر اس وقت بھی سیوریج کا پانی کھڑا ہے۔ یہ اس ایوان کو بتا دیں کہ انہوں نے کس کس گاؤں میں جا کر چیک کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے سوال کیا تھا کہ ان دیہات میں گندا پانی کھڑا رہتا ہے اور جواب میں جن دیہات کا ذکر کیا گیا ہے اُن دیہات میں سیوریج لائن ڈال کر functional حالت میں وہاں کی یوزر کمیٹی کے حوالے کر دی گئیں۔ یہ سیوریج لائنیں 12-2011 میں مکمل کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سیوریج لائنیں ڈال کر جب یوزر کمیٹی کے حوالے کر دی جاتی ہیں تو اُس کے بعد ان سیوریج لائنوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری یوزر کمیٹی کی ہی ہوتی ہے اور اُس کے بعد محکمے کا عمل دخل نہیں رہتا لیکن اس کے باوجود بھی اگر معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ وہاں پر کوئی غیر تسلی بخش حالت ہے تو ہم اُس میں بہتری لانے کے لئے extra development فنڈز میں سے ان دیہات کے اندر سیوریج لائنوں کو دوبارہ بحال کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 12-2011 کی صرف ایک سکیم ہے ساری سکیمیں 12-2011 کی نہیں ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے ان دیہات میں کتنی سیوریج سکیمیں بنائی ہیں اور یوزر کمیٹی کو کب handover کی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ یہ 2011 کا مسئلہ ہے اور اُس کے بعد آپ کی حکومت تقریباً سات سال رہی ہے تو یہ ذمہ داری ان کی کیسے ہے؟ یہ ان کی ذمہ داری نہیں بنتی۔ پارلیمانی سیکرٹری آپ کی حکومت کے behalf پر کہہ رہے ہیں کہ اُس وقت کی حکومت نے یہ سکیم یوزر کمیٹی کے handover کر دی تھی تو یوزر کمیٹی کو اس سکیم کو سنبھالنا چاہئے تھا اور اس سکیم میں آپ کا interest تھا تو آپ کو بھی اس سکیم کو سنبھالنا چاہئے تھا اور اُس وقت حکومت بھی آپ کی ہی تھی۔ اب اس بات کو رہنے دیں کیونکہ اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری مہربانی فرما کر اس سکیم کو سیاست کی نذر نہ کر دیں۔ یہ ایک سکیم 2011 کی ہے، باقی سکیمیں 2011 کی نہیں ہیں اور یہ بڑا genuine issue ہے۔

جناب سپیکر: یہ genuine issue ہو گا لیکن یہ سکیم ان کے دور میں نہیں بنی ہے اور بعد میں بھی نہیں بنی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت نہیں دیتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی جو genuine بات ہوتی ہے میں اجازت چھوڑ کے سارا کچھ آپ کے حوالے کر دیتا ہوں۔ آپ کی یہ بات غلط ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 12-2011 کی یہ ایک سکیم ہے میں دوبارہ بتا دیتا ہوں۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعے میونسپل کمیٹی کمیر میں سیوریج / ڈرینج کا منصوبہ مالی سال 12-2011 میں 50.00 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کرنے کے بعد میونسپل کمیٹی کمیر کے حوالے کر دیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا حلقہ ہے تو یہ سکیم کب بنی تھی؟ بعد میں اس کی maintenance تو آپ نے کرانی تھی۔ اُس وقت آپ صحیح سکیم بنواتے اور سیوریج بڑا کرا لیتے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکس
کی تعداد سال 19-2018 کے لئے اخراجات اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

2464*: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں پی ایچ اے کے تحت کتنے پارکس کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکس پر مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) ان پارکس کی حالت کیسی ہے کیا تمام پارکس میں عوام کی سیر و تفریح کے لئے تمام سہولیات میسر ہیں؟

(ہ) حکومت اس حلقہ میں مزید پارکس بنانے اور موجودہ پارکس میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی۔154 زون۔II کے زیر انتظام درج ذیل پارکس ہیں۔

1. باغیچی سیٹھاں (جی ٹی روڈ)
2. غوثیہ پارک (انگوری باغ سکیم)
3. ٹیوب ویل والی پارک (انگوری باغ سکیم)
4. فوارے والی پارک (انگوری باغ سکیم)

(ب) ان چار پارکس کی دیکھ بھال کے لئے پانچ ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان پارکس پر ملازمین کی تنخواہ کی مد میں مالی سال 19-2018 میں تقریباً بارہ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) ان چھوٹی پارکس میں پھولدار پودے چھاؤں والے درخت اور گھاس لگائی گئی ہے تاکہ عوام سیر و تفریح کرکے ان سے لطف اندوز ہوسکے۔ غوثیہ پارک (انگوری باغ سکیم) میں بچوں کے لئے جھولے بھی لگائے گئے ہیں۔

(ہ) پی پی۔154 زون۔II کے زیر انتظام اگر حکومت پنجاب کوئی مناسب جگہ اور فنڈز مہیا کرے گی تو پی ایچ اے اس حلقہ میں مزید پارکس بنادے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہاں پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور جز(ج) میں پوچھا ہے کہ ان پارکس پر مالی سال19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟ ان کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ان چار پارکس کی دیکھ بھال کے لئے پانچ ملازم کام کررہے ہیں اور ان پارکس کی مد میں مالی سال 19-2018 میں تقریباً -/12,00,000 روپے رکھے گئے لیکن وہ ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں رکھے گئے تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ وہ رقم بتائی جائے جو ان چار پارکس پر19-2018 میں خرچ کی گئی؟

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ سوال کچھ ہوتا ہے اور جواب کچھ آتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر کون کون سے پھولوں کے پودے لگائے گئے، کس قسم کے درخت لگائے گئے، کس قسم کی گھاس لگائی گئی اور وہاں پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ اس کی تفصیل پارلیمانی سیکرٹری بتادیں؟

جناب سپیکر: کیا یہ سوال دوبارہ تو نہیں آیا۔ آپ نے پہلے بھی اس طرح کا سوال کیا تھا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! فلیٹیز ہوٹل میں پہلے سوال آیا تھا لیکن اس وقت آپ نے سارے سوالات adjourn کر دیئے تھے۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے بھی یہ سوال آچکا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو سوال کیا ہے تو یقینی طور پر ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ان کی دلچسپی پھولوں اور گھاس کی اقسام کے حوالے سے رہی ہے تو میں نے کوشش کی ہے کہ میں اس بارے میں تحقیق کے ساتھ ان کو جواب دے سکوں۔ انہوں نے جن پارکس کا ذکر کیا ہے یہ بڑے

پارکس نہیں ہیں بلکہ یہ پارکس تین تین یا چار چار کنال کے ہیں۔ ان کے لئے وہاں جو مالی مختص کئے گئے ہیں وہ وہاں پر حسب ضرورت گھاس اور موسمی پھولوں کے پودے لگاتے ہیں۔ ہم وہاں پر کوئی imported گھاس نہیں لگا رہے اور imported seeds منگوا کر پودے بھی نہیں لگوا رہے جس کے لئے ہمیں زیادہ خرچ کی ضرورت ہو۔ ہم مالیوں کو تنخواہ دیتے ہیں اور وہ پی ایچ اے کی اپنی نرسری سے پھول اور گھاس لا کر وہاں لگاتے ہیں۔ مالی ان کی maintenance کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ سینکڑوں ایکڑ پر پھیلے ہوئے باغات نہیں ہیں جن کے لئے ہمیں سپیشل ریسرچ سنٹر بنانے کی ضرورت پڑے یا کوئی خاص قسم کے imported flowers لگانے کی ضرورت پڑے۔ ان چھوٹے پارکس میں وہی مالی ہی manage کر لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ حلقہ پی پی-154 پانچ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے پارکس ہیں تو اس آبادی کے لئے تو یہی بہت بڑی بات ہے کہ وہاں پر چھوٹے چھوٹے پارکس بھی ہیں۔ یہ چھوٹے پارکس بھی توجہ کے حامل ہیں کیونکہ یہ پی ایچ اے کے پاس ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں پر پانچ بندے ہیں جنہیں تنخواہ دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں پر پانچ بندے بھی نہیں ہیں۔ وہاں کی حالت ناگفتہ بہ ہے جہاں کبھی کوئی ڈپٹی ڈائریکٹر آیا اور نہ ہی کبھی محکمے کا ڈائریکٹر آیا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری یہاں ہاؤس کو یقین دلا سکتے ہیں کہ وہاں پر کوئی visit ہوا یا وہاں پر کوئی visit کیا جائے گا اور ان کی حالت سنواری جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر اگر مطمئن ہو جائیں گے تو ہم وہاں پر محکمہ کے افسران کا ان کے ساتھ visit رکھ لیتے ہیں جہاں کوئی کمی ہوگی تو ان کی مرضی کے مطابق کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہاں کا specially visit کرا دیں۔ پارکس ٹھیک ہونے چاہئیں چاہے وہ چھوٹے ہیں۔ وہاں بڑی آبادی ہے تو جو ہے وہ تو ٹھیک ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2467 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں ٹیوب ویلز اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2467: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ٹیوب ویل میں سے کتنے بند اور کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ہ) بند ٹیوب ویل کو چلانے کے لئے کن کن اشیاء اور کتنے فنڈز کی ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید ٹیوب ویل لگانے اور بند ٹیوب ویل چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی۔154 میں واسا کے زیر انتظام 23 ٹیوب ویلز اور ایک بوسٹر پمپ نصب کئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تقریباً 16.60 ملین گیلن پانی روزانہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی دیکھ بھال کے لئے 69 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) 23 ٹیوب ویلز میں سے 21 ٹیوب ویلز اور ایک بوسٹر پمپ چالو حالت میں ہیں۔ دو ٹیوب ویلز کے لئے لیسکو کی طرف سے بجلی کے کنکشن درکار ہیں۔

(ہ) ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے واپڈا کی طرف سے بجلی کے کنکشن درکار ہیں جس پر کام جاری ہے۔

(و) نئے ٹیوب ویلز چلانے کے لئے لیسکو حکام سے روابط جاری ہیں جبکہ مزید ٹیوب ویل لگانے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو مزید ٹیوب ویل لگانے پر غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ پی پی۔154 لاہور میں واٹر سپلائی کے کتنے ٹیوب ویل ہیں؟ آپ اس کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ پی پی۔154 میں واسا کے زیر انتظام 23 ٹیوب ویلز ہیں 21 فنکشنل ہیں، 2 بجلی کا کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے نہیں چل رہے اور ایک بوسٹر پر ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کی سب سے پہلے اس جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے ہاؤس کی میز سے جو فہرست ملی ہے اس میں 23 کی نہیں بلکہ 15 ٹیوب ویلز کی تفصیل ہے۔ میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ یہ ہاؤس میں آنے سے پہلے سوال اور جواب بھی پڑھ لیا کریں اور پھر محکمہ کو بھی پوچھیں کہ اس طرح کیوں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ 23 ٹیوب ویلز ہیں اور مجھے فہرست پندرہ کی دے رہے ہیں۔ کیا مزید ٹیوب ویلز میں ڈھونڈوں گا کہ پی پی۔154 میں آٹھ ٹیوب ویلز کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں۔ میرا ان سے یہ سوال بھی ہے کہ گرمیوں کا موسم ہے اور گنجان آبادی ہے 23 ٹیوب ویلز بھی وہاں کے واٹر سپلائی سسٹم کو پورا نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق دو ٹیوب ویلز ڈیڑھ سال سے بند پڑے ہیں جو ہم نے اپنے دور میں لگوائے تھے۔ یہ بجلی کے کنکشن کی وجہ سے بند پڑے ہیں وہ صرف اس وجہ سے بند ہیں کہ موجودہ حکمرانوں کی پارٹی کے آدمی کہتے ہیں کہ ہم بجلی کا کنکشن نہیں لگانے دیں گے، یہ ٹرانسفارمر نہیں لگے گا۔

جناب سپیکر! ہم کہتے ہیں کہ آپ اپنی تختی لگالیں۔ آپ کوئی رولنگ دیں اور یہ کوئی مدت بتادیں کہ کب تک بجلی کا کنکشن وہاں دے دیا جائے گا اور وہ ٹیوب ویلز چل جائیں گے۔ وہ ٹیوب ویلز نہایت اہم آبادیوں میں ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے سیکرٹری بھی یہاں لابی میں بیٹھے ہیں تو یہ عوام کا مسئلہ ہے اس لئے آپ وہاں کا visit کروائیں اور ان ٹیوب ویلز کو کم از کم چالو کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں ان کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں اپنی خدمات گنواتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری ان سے یہ گزارش ہوگی کہ یہ اتنا زور یہاں پر دیتے ہیں تو اگر یہ ان ٹیوب ویلز کو جاکر چیک کرلیتے تو بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر! یہ سوال 24۔جولائی 2019 کو پوچھا گیا تھا اس وقت دو ٹیوب ویلز بجلی کے کنکشن کی وجہ سے نہیں چل رہے تھے۔ وہ دونوں ٹیوب ویلز ڈیڑھ مہینے سے چالو ہو چکے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ جاکر وہاں چیک کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ دیکھ لیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2866 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: واسا ایل ڈی اے میں
سب انجینئرز کی تعداد اور بطور ایس ڈی او ترقی سے متعلقہ تفصیلات

***2866: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا ایل ڈی اے میں کتنے سب انجینئر کام کر رہے ہیں منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) گریڈ 16 میں سب انجینئر کی تعداد کتنی ہے اور گریڈ 14 میں کتنے سب انجینئر ریگولر کام کر رہے ہیں؟

(ج) سب انجینئر سے ایس ڈی او پروموشن کا طریق کار، تعلیم اور تجربہ کتنا درکار ہوتا ہے؟

(د) کیا بی ٹیک آنرز یا مساوی ڈگری ہولڈرز کو بطور ایس ڈی او ترقی دی جاتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت واسا ایل ڈی اے میں ایل ڈی اے بورڈ کی میٹنگ بتاریخ 18-05-05 کے احکامات کے تحت واسا میں سب انجینئر کو بطور ایس ڈی او ترقی دی گئی ہے اگر ہاں تو ان سب انجینئر کی تعداد اور نام بتائیں اگر ترقی نہیں دی گئی تو اس کی وجوہات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) واسا ایل ڈی اے میں کل 123 سب انجینئرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 109 سب انجینئرز گریڈ 14 جبکہ 14 گریڈ 16 میں کام کر رہے ہیں۔

گریڈ	منظور شدہ اسامیاں
14	168
16 پروموشن سیٹیں	43
میزان	211

(ب) گریڈ 16 میں 14 اور گریڈ 14 میں 83 ریگولر سب انجینئرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) بھرتی کے طریق کار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! بی ٹیک آنرز یا مساوی ڈگری ہولڈرز کو بطور ایس ڈی او ترقی دی جاتی ہے۔

(ہ) اتھارٹی کی میٹنگ مورخہ 05.05.2018 میں سب انجینئر کی ایس ڈی او کے عہدے پر ترقی کے حوالے سے نیا طریق کار منظور کیا گیا جس کا نوٹیفکیشن مورخہ 05.05.2018 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے بعد بذریعہ ڈی پی سی مورخہ 18-10-2019 کو گیارہ سب انجینئرز کو ترقی دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ گریڈ 16 میں سب انجینئر کی تعداد کتنی ہے اور گریڈ 14 میں کتنے سب انجینئر ریگولر کام کر رہے ہیں۔ اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت واسا اور ایل ڈی اے میں ایس ڈی او کی پروموشن کوٹا کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ اپنا سوال repeat کر دیں۔ میں صحیح طرح سن نہیں سکا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت واسا اور ایل ڈی اے میں ایس ڈی او کی پروموشن کوٹا کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے تو ہمارے پاس منظور شدہ اسامیاں کتنی اور کس گریڈ کی ہیں اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔ اگر یہ specifically موجودہ ایس ڈی اوز کی اسامیوں کے حوالے سے پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ fresh question دے دیں تو میں ان کو بتا دوں گا لیکن جو انہوں نے پوچھا ہے اس کا جواب اس کے اندر موجود ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سب انجینئرز کا گریڈ 14 سے 16 ہوتا ہے جن کو ہم ایس ڈی او بولتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں یہ بھی پوچھا تھا کہ سب انجینئر سے ایس ڈی او پروموشن کا طریق کار، تعلیم اور تجربہ کتنا درکار ہوتا ہے؟ میں نے اس سے پہلے ضمنی سوال یہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے لکھا ہے کہ بھرتی کے طریق کار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ تفصیل مجھے مل گئی ہے۔

جناب سپیکر: پھر طریق کار تو آ گیا ہے اور ٹیبل کے اندر گریڈ اور منظور شدہ اسامیاں بھی لکھی ہوئی ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے پوچھا ہے کہ ایس ڈی او کی خالی اسامیاں کتنی ہیں اور یہ relevant ضمنی سوال بنتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس یہ تفصیل موجود ہے کہ خالی اسامیاں کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! 2018 میں پروموشن بورڈ میں گیارہ سب انجینئرز کو promote کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ سب انجینئرز جنہوں نے بی ایس سی یا بی ٹیک انجینئرنگ کی ہوتی ہے اُن میں پندرہ فیصد کو بطور ایس ڈی او promote کر دیتے ہیں جبکہ باقی 75 فیصد ایس ڈی اوز کی نئی appointment ہوتی ہے۔ فی الحال میرے پاس ایس ڈی اوز کی تفصیل موجود نہیں ہے کہ کتنے ایس ڈی اوز موجود ہیں لہٰذا اس کی تفصیل اجلاس کے بعد اِن کو مل جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اِن کی پروموشن کے طریق کار سے لوگ کافی disturb ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کیا تھا کہ ان خالی اسامیوں پر پروموشن کیوں نہیں کی جا رہی اور اِن خالی اسامیوں کا charge جن ملازمین کے پاس ہے اُن کو کب تک ایس ڈی او کی سیٹ پر کوٹے کے تحت تعینات کرنے کے آرڈر کر دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں decide کیا جاتا ہے۔ ابھی recently پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں سب انجینئرز کو ایس ڈی او کی پوسٹ پر promote کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جو fresh appointments کرنی ہے اس کے لئے بورڈ کی تاریخ کا انتظار ہے اور جیسے ہی پروموشن بورڈ کی date announce ہو گی تب نئے ایس ڈی اوز تعینات کر دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جیسے جواب میں بھی بتایا گیا ہے کہ مورخہ 2019-10-18 کو بذریعہ ڈی پی سی گیارہ سب انجینئرز کو ترقی دی گئی ہے جس کے نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز سے مجھے بھی مل گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا یہ آخری ضمنی سوال ہے۔ جیسے ابھی پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House کہا ہے کہ ہم نے 2019-10-18 کو گیارہ سب انجینئرز کو ترقی دے دی ہے لیکن جو سب انجینئرز بقایا رہ گئے ہیں یا آج کی تاریخ تک اس قابل ہو چکے ہیں کہ اُن کی پروموشن کی جائے تو یہ کب ان کو پروموشن بورڈ میں لے کر آئیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اسی مالی سال میں پروموشن بورڈ کی میٹنگ رکھیں گے جس میں نئے آنے والے ایس ڈی اوز کو appoint کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اسی مالی سال میں لے آئیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2937 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد اگست ستمبر 2019 میں بارشوں کے باعث شہر میں ناقص نکاسی آب سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*2937: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ اگست اور ستمبر 2019 میں ہونے والی بارشوں کی وجہ سے فیصل آباد شہر سیوریج سسٹم ناقص ہونے کی وجہ سے شہر پورا کا پورا جام ہو کر رہ گیا؟

(ب) کیا حکومت اس ناقص سیوریج ڈالنے والے متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) اس شہر میں ان ماہ میں کتنے ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی؟

(د) اس شہر میں سیوریج سسٹم کے جام ہونے کی وجوہات سے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہیں ہے فیصل آباد میں اس دفعہ نسبتاً کم بارشیں ہوئی ہیں اور واسا نے سب سے کم وقت میں پانی کی نکاسی کی اور کہیں بھی سسٹم جام نہیں ہونے دیا۔

(ب) تقریباً جہاں جہاں واسا کا مکمل سیوریج سسٹم موجود ہے وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہوا البتہ جن علاقوں میں جزوی طور پر سیوریج سسٹم ہے وہاں مسائل آتے ہیں جو کہ حکومت کی طرف سے فنڈز کے بتدریج ملنے کے ساتھ ساتھ مسائل حل ہو رہے ہیں۔

(ج) ماہ اگست اور ستمبر 2019 کو فیصل آباد میں ہونے والی بارشوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) واسا نے اپنے سروس ایریا میں بہترین صلاحیت کے مطابق کام کیا اور کہیں بھی سسٹم جام نہیں ہونے دیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ واسا فیصل آباد کے حوالے سے سوال ہے اور "ڈُنیا نیوز" میں بھی اس کی خبر چلی تھی۔ جز (د) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ واسا نے اپنے سروس ایریا میں بہترین صلاحیت کے مطابق کام کیا اور کہیں بھی سسٹم جام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میرے پاس footage موجود ہے جہاں پر گاڑیاں بند ہوئیں اور میرے اپنے حلقے میں ڈجکوٹ روڈ پر چار دن پانی کھڑا رہا ہے۔ فیصل آباد میں ایک JICA پراجیکٹ چل رہا تھا جس کا link ڈجکوٹ روڈ کے ساتھ کیا گیا۔ اسی طرح المعصوم ٹاؤن مین مقبول روڈ ہے اور جناب خلیل طاہر سندھو کے گھر کے بالکل ساتھ ہے وہ بھی جام رہا ہے بلکہ اب بھی وہاں پر واسا کا پانی کافی کھڑا ہوا ہے۔ دو دن پہلے کی ویڈیو میرے موبائل میں موجود ہے اگر آپ کہیں تو ہاؤس کے اندر

دکھا سکتا ہوں۔ اب جو نئی بارش ہوئی ہے اُس کا پانی ابھی تک مین مقبول روڈ پر کھڑا ہوا ہے جہاں پر سکول بھی ہیں۔

جناب سپیکر! ستم ظریفی یہ ہے کہ ہاؤس کے اندر پارلیمانی سیکرٹری کو ہم نے بار بار یہ کہا تھا کہ وہاں رہائشی علاقوں میں فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ وہاں پر پرنٹنگ یونٹ، ٹیکسٹائل اور ڈائنگ فیکٹریاں بھی لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ جواب دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ان کی بات کسی حد تک بالکل درست ہے کیونکہ فیصل آباد کا ایریا کافی پھیل چکا ہے۔ جہاں پر معزز ممبر کا حلقہ ہے وہاں پر یقینی طور پر پانی کا مسئلہ ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم نے اس سال ADP میں فیصل آباد میں سیوریج کی لائنیں بچھانے کے لئے بجٹ میں provision رکھی ہے تو انشاء اللہ کوشش ہو گی کہ فاضل ممبر سے مل کر اُن کے علاقوں کی نشاندہی کر کے مکمل کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! بارشیں تو ہوتی ہیں لیکن آپ یہ کام ضرور کریں کہ ایک ہی دفعہ بڑے سیوریج پائپ ڈالیں تاکہ یہ مسائل حل ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جب یہ کام کرنا ہے تو صحیح اور مناسب طریقے سے ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! گیلری میں محکمہ کے سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو نوٹ کر رہے ہیں۔ ADP میں فنڈز رکھے گئے ہیں اس لئے ہم کوشش کریں گے کہ بڑے پائپ بچھائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ مسائل خود ہی پیدا ہوتے ہیں اس لئے maximum بڑے سیوریج پائپ ڈالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اِن کے جواب کو چیلنج کیا ہے کیونکہ میرے پاس ویڈیو موجود ہے جو کل کی ہے۔

جناب سپیکر: تسیں وی بوٹ ای پائے سَن۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! تسیں سمجھ لوو کہ اسیں کشتیاں تے آئے جے۔

جناب سپیکر: بوٹاں آلی فوٹو بڑی مشہور ہو جاندی اے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اصل میں وہاں بنیادی مسائل یہ ہیں کہ رہائشی علاقوں میں کمرشل کام ہو رہے ہیں۔ جو بات آپ نے کی ہے اس کو آگے بڑھاتے ہوئے میں محکمہ کے سیکرٹری اور پارلیمانی سیکرٹری سے یہ کہنا چاہوں گا کہ رہائشی لائنوں میں کمرشل پانی ڈالا جا رہا ہے کیونکہ واسا کے لوگ پیسے لیتے ہیں جبکہ SOPs کے تحت کمرشل پانی نہیں ڈال سکتے۔

جناب سپیکر! میں نے بار بار یہاں پر یہ سوال اٹھایا ہے۔ وہاں پر دو چار فیکٹریوں کو seal کیا جاتا ہے لیکن دس دن بعد دوبارہ کھول دیا جاتا ہے جبکہ فیصل آباد انڈسٹریل ایریا میں تمام یونٹس کو جگہ الاٹ ہو چکی ہے پھر بھی وہ نہیں جا رہے جس کی وجہ سے لوگ دشوار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ یہ رولنگ دے دیں کہ رہائشی علاقوں سے کمرشل یونٹس کو clear کیا جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری اور محکمہ کے سیکرٹری صاحب کو misguide کیا گیا ہے۔ وارث پورہ، داؤد نگر، ابن مریم کالونی، المعصوم ٹاؤن، جامعہ حسن بن علی المرتضیٰ مدرسہ اور churches والے علاقوں میں پانی خراب ہے۔ جو پانی گھروں میں جاتا ہے اُس لائن میں بدبو دار پانی سیوریج کا آرہا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے چودھری ظہیرالدین تشریف فرما ہیں، وہ فرما دیں کہ اگر ایسا پورے فیصل آباد میں نہیں ہو رہا تو میں اپنا سوال بھی واپس لیتا ہوں اور ہاؤس سے باہر بھی چلا جاؤں گا۔ اگر انسان ہی نہیں رہیں گے تو پھر یہ حکومت کس پر کریں گے؟

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ منسٹر رہے ہیں لہٰذا آپ دس سال کی حکومت میں اتنا بڑا سیوریج ڈالتے کہ دو بندے اندر سے گزر جاتے۔ سیوریج اتنا بڑا ہوتا ہے کہ دو بندے کھڑے ہو کر گزر سکتے ہیں۔ فیصل آباد میں سب سے زیادہ آپ کی پارٹی کی اکثریت ہے اور دس سال میں تو دنیا بدل جاتی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کا بڑا ہی احترام ہے اور وہ جاری رہے گا۔

جناب سپیکر: وہ تو ٹھیک ہے لیکن پتا ہے میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ہے اور یہ کام ہونا چاہئے تھا۔ مجھے تو پتا ہے ناں کیونکہ میں نے تو پانچ سال بطور وزیر اعلیٰ کام کیا ہے تو یہ ہونا چاہئے تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے بات کرنے دیں تو

I will be greatful sir.

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں یہ کوئی point scoring نہیں کر رہا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! simple بات اتنی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل! آپ کا پوائنٹ valid ہے اور بالکل پوائنٹ valid ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس بات کا ہمیں بھی افسوس ہے لیکن یہ کام ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے شیم شیم وہ خاتون کر رہی ہیں جنہوں نے اپنی پارٹی کے سربراہ اور ان کی بیوی کے اوپر الزام لگایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ کسی کو ایسا نہیں کہنا چاہئے اور میں نے تو پہلے ہی منع کیا ہے۔ اگلا سوال نمبر3215جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال3216 بھی جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر3542 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں رہائشی کالونیوں میں بجلی اور گیس کی فراہمی دیگر بنیادی سہولیات کی اراضی سے مشروط کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3542: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں نئی رہائشی کالونیاں بنائی جا رہی ہیں اگر یہ درست ہے تو کیا متعلقہ محکمے بشمول ایل ڈی اے کس بھی نئی کالونی کے قیام کی منظوری میں اس بات کو یقینی بنائے ہیں کہ وہاں صاف پانی کی فراہمی سیوریج، پختہ گلیاں / سڑکیں، سکول، کھیل کے میدان، مسجد و قبرستان کے لئے مناسب انتظام کیا گیا ہے؟

(ب) کیا جز (الف) میں درج شدہ سہولیات کی فراہمی کے لئے کوئی ٹائم فریم دیا جاتا ہے اور ان سہولیات کی عدم فراہمی پر حکومت کیا کارروائی کرتی ہے کہ یہ سہولیات ہر صورت میں فراہم ہوں؟

(ج) کیا ایسی کالونیاں جہاں یہ سہولیات فراہم نہ کی جائیں ان میں گیس اور بجلی کی فراہمی مندرجہ بالا سہولیات سے مشروط نہیں کی جا سکتیں تفصیلاً جواب فراہم کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست ہے لاہور میں پرائیویٹ رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں جس کی منظوری ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم قوانین، 2014 کے تحت دی جاتی ہے اور سکیم مالکان کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ پارک، کھیل کے میدان، پبلک بلڈنگ (سکول، مساجد)، پانی کی فراہمی اور نکاسی کا انتظام اور قبرستان وغیرہ کے لئے منظور شدہ نقشہ کے مطابق ان سہولیات کی فراہمی یقینی بنائیں۔

(ب) ایل ڈی اے قوانین کے مطابق مختلف سکیموں کو منظور شدہ رقبہ کے لحاظ سے ترقیاتی کاموں کو مکمل کرنے کے لئے مناسب وقت دیا جاتا ہے جو کہ دو سال سے لے کر پانچ سال تک محیط ہے۔ ترقیاتی کاموں کے نامکمل ہونے کی صورت میں حکومت رہن شدہ پلاٹوں کی نیلامی کر کے ترقیاتی کاموں کو از خود مکمل کروا سکتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا بیان کی گئی تمام سہولیات کی فراہمی ضروری ہے کیونکہ ہر سہولت اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے اس لئے بجلی اور گیس کی فراہمی دوسری سہولتوں کے ساتھ مشروط نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) میں ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم قوانین 2014 پر جن رہائشی سکیموں میں عملدرآمد نہیں ہو سکا تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اگر ان کے پاس کوئی تفصیل ہے تو kindly مجھ سے share کر لیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! بالکل جو ہماری illegal ہاؤسنگ سوسائٹیاں بالخصوص ایل ڈی اے کے under ہیں تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ محترمہ نے ایک burning issue کی طرف اشارہ کیا ہے تو اس کے متعلق میں نے ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے سے proper بریفنگ لی تھی جس کے دوران مجھے بتایا گیا کہ جتنی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیاں ہیں ہم نے ان کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی ہیں،

ان کے خلاف ہم نےnotices serveکئے ہیں اور بہت سی ایسی سوسائٹیاں ہیں جہاں پر انہوں نےdemolishبھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر میری بہن کہیں گی تو میں یہ ساریdetailsان کے ساتھshareکر لوں گا کہ جن جن ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے، ایف آئی آرز درج کروائی ہیں یاdemolishکی گئیں تو میں ان کے ساتھshareکر لوں گا تا کہ ان کےknowledgeمیں آ جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں! شکریہ۔ اگلا سوال نمبر3635 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3762جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3791 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ناصر محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر3832ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: نڑومی ڈھن سکیم کی تکمیل اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3832: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے منصوبے ہیں جو نامکمل ہیں؟

(ج) ان منصوبوں کی مدت تکمیل کیا تھی اور یہ منصوبے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

(د) نڑومی ڈھن سکیم پر اس وقت تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کیا یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس سکیم سے کتنی آبادی مستفید ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے درج ذیل منصوبہ جات کی منظوری دی گئی

سال2014-15

نئی واٹر سپلائی سکیم دولت پور، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

نئی واٹر سپلائی سکیم واڑہ پھپھرہ، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم کندوال، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

سال2015-16

واٹر سپلائی سکیم تھل، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم چک شادی، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجرا، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

سال2016-17

توسیع واٹر سپلائی سکیم کھیوڑہ، تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجرا، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن چشمہ، Authority to maintain and Regulate

سیوریج ڈرینج سکیم پنوال

سال2017-18

واٹر سپلائی سکیم کندل وال، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

سال2018-19

سال2018-19 میں حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی۔

(ب) مذکورہ منصوبوں میں سے آٹھ منصوبے بروقت مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مندرجہ ذیل چار منصوبوں پر کام جاری ہے

1. نئی واٹر سپلائی سکیم دولت پور، تحصیل پنڈدادن خان، ضلع جہلم
2. Authority to maintain and Regulateواٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن چشمہ

3. سیوریج ڈرینج سکیم پنوال
4. واٹر سپلائی سکیم کندوال، تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم

(ج) ان منصوبوں پر کام ابھی جاری ہے۔ اگر گورنمنٹ ان منصوبوں کے باقی مکمل فنڈز جاری کر دے تو یہ منصوبے جون 2021 تک مکمل ہو جائیں گے۔

(د) واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII پر اس وقت تک 481.432 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور یہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII سے تقریباً100000 آبادی مستفید ہو رہی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر!جی، بالکل میں ضمنی سوال کروں گا۔ انہوں نے جز (د) میں واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII پر اس وقت تک 481.432 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور یہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ واٹر سپلائی سکیم نڑومی ڈھن فیزI اور فیزII سے تقریباً ایک لاکھ آبادی مستفید ہو رہی ہے لیکن وہاں حالات یہ ہیں کہ ایک لاکھ لوگ مستفید نہیں ہو رہے بلکہ وہ open area ہے جہاں یہ پانی کھڑا ہے اور وہیں پر بھینسیں، حیوان اور انسان پانی پی رہے ہیں جبکہ وہاں پر کوئی چار دیواری بھی نہیں ہے۔ اس پانی کا ٹیسٹ بھی ہو چکا ہے جو کہ مضر صحت ہے جس کی وجہ سے ہر چوتھے آدمی کو یرقان ہوا ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ اس کا کوئی بہتر انتظام کیا جائے، چار دیواری بنائی جائے اور پانی صاف کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر کی بات بالکل درست ہے اور سکیم کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے تو یہ 480 ملین روپے کی سکیم تین مختلف phases میں تھی جس میں سے دو فیز جو کہ 362 ملین روپے کے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں اور تیسرے فیز میں ان کے جو تحفظات ہیں وہ میں نوٹ کر لیتا ہوں اور اجلاس کے بعد کوشش کریں گے کہ ان کے ساتھ مل کر جو کمی کوتاہی رہ گئی ہے اسے پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس سکیم کا کام شروع ہو جائے اور اس کی چار دیواری ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! انشاءاللہ اس مالی سال کے اندر تیسرے فیز کے تحت اس کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب ناصر محمود! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کا باقی کام مکمل کر لیں گے کیونکہ اس کے لئے پیسے رکھ لئے گئے ہیں اور یہ جلدی شروع کروا دیں گے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3866 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہدرہ میں نین سکھ بازار میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*3866: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا شاہدرہ لاہور میں واقع نین سکھ بازار میں سیوریج سسٹم موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
نین سکھ بازار میں سیوریج سسٹم موجود ہے جو کہ واسا کے علاوہ مختلف محکموں نے لگایا ہوا ہے۔ یہ سیوریج سسٹم بہت پرانا اور بوسیدہ ہو چکا ہے اور اہل علاقہ کی سیوریج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس علاقہ میں مختلف ہاؤسنگ سکیموں کے قیام کے باعث اکثر سیوریج کی شکایت رہتی ہے۔ سگیاں پل تا نین سکھ بازار کے علاقے سیوریج کی بہتری ومرمت کا منصوبہ پنجاب حکومت کے ADP 2017 میں منظور کیا جا چکا ہے جس کی مالیت 298 ملین روپے ہے۔ فی الوقت اس منصوبہ پر کام جاری ہے اور یہ منصوبہ اگلے مالی سال تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن مجھے اس کی حتمی تاریخ بتا دیں کہ یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا تاکہ میں وہاں لوگوں کو بتا سکوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں دسمبر تک یہ کام مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے ہیں کہ اسی سال دسمبر تک یہ کام مکمل کر لیا جائے گا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: سوہاوہ میں سیوریج اور واٹر سپلائی
کی سکیموں کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3886: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سوہاوہ جہلم میں کس کس گاؤں، قصبوں اور شہروں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ب) ان سکیموں کے لئے 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت جن سکیموں پر کام جاری ہے ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) اربن سیوریج / ڈرینج سکیم سوہاوہ پر کام جاری ہے اس کے علاوہ کسی، گاؤں، قصبہ سیوریج اور واٹر سپلائی کا کام نہ ہو رہا ہے۔

(ب) اربن سیوریج/ڈرینج سکیم سوہاوہ کے لئے 2018-19 میں 3.125 ملین فنڈز گورنمنٹ آف پنجاب نے مختص کئے ہیں۔

(ج) اربن سیوریج / ڈرینج سکیم سوہاوہ پر کام جاری ہے اور اس سال جون 2020 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے دیئے گئے تفصیلی جواب سے میں مطمئن ہوں اور مزید کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3895 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3896 بھی سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3907 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال: پی پی۔48 میں
شامل سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***3907: جناب منان خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔48 ضلع نارووال کی کون کون سی سکیموں پر کام ہو رہا ہے جو کہ ADP کی سکیمیں ہیں ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز یہ کب شروع ہوئی تھیں کب مکمل ہوں گی؟

(ب) کس کس سکیم کا estimate تبدیل کیا گیا ہے اس سکیم کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں اگر estimate تبدیل کیا گیا ہے تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) کیا حکومت اور محکمہ اس حلقہ کی جن سکیموں پر کام جاری ہے وہ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ویلیج گمٹالہ کی سکیم جس پر کام جاری ہے اس کا کام کتنا ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس پر کام مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پی پی۔48 ضلع نارووال میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل سکیمیں ADP 2019-20 میں شامل کی ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاریخ شروع	تاریخ متوقع تکمیل
1۔	تعمیر گلیاں نالیاں و پی سی سی موضع گورالہ مان	50 ملین	19.01.2016	30.06.2020
2۔	تعمیر پی سی سی، سولنگ اور نالیاں موضع بیرال، کلہ، میلو سیلو تحصیل شکرگڑھ	41.395 ملین	11.01.2017	30.06.2020

3-	تعمیر پی سی سی، سولنگ، فلٹریشن پلانٹ موضع نور کوٹ مینگڑی اور بگامدن، ٹھیکریاں، پگالہ	46 ملین	14.03.2017	30.06.2020
4-	تعمیر نالیاں، سولنگ، پی سی سی اور باؤنڈری وال آف قبرستان یوسی ملہ، بوعہ، میلو سیلو، کلہ، مینگڑی، بارہ منگا، کوٹ نیناں، بھیڑی، اخلاص پور، جلالہ، سوجووال، پھگواڑی، ملک پور، فتح پور افغاناں، سہاری، گونہ، گمٹالہم کنجروڑ، لنگا، کوٹلی بارے خاں، ولی پور بوڑا	85 ملین	16.06.2017	30.06.2020

(ب) کسی بھی سکیم کا تخمینہ تبدیل نہیں کیا گیا تمام سکیموں پر انتظامی وفنی منظوری کے مطابق جز (الف) میں دی گئی تفصیل کے تحت کام جاری ہے۔

(ج) پنجاب کا سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 21-2020 تیاری کے مراحل میں ہے۔ امید ہے کہ تمام سکیموں کو 30.06.2021 تک مکمل کرنے کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

(د) گاؤں گمٹالہ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارووال کی کوئی سکیم زیر تکمیل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کس کس سکیم کا estimate تبدیل کیا گیا ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی estimate تبدیل نہیں کیا گیا اور جو پہلے روٹین میں estimate تھے انہی کے مطابق کام جاری ہے تو اس سوال کا محکمہ والوں نے غلط جواب بھیجا ہے کیونکہ وہاں پر بالکل مختلف کام ہو رہے ہیں جو کہ estimate کے مطابق نہیں ہو رہے بلکہ سیریل نمبر 1 کی سکیم موضع گورالہ مان کا کام ویسے ہی کسی اور گاؤں میں شروع کر دیا گیا ہے جبکہ اس کو کیبنٹ کمیٹی change کر سکتی ہے یعنی اگر کوئی سکیم change کرنی ہو تو کابینہ کمیٹی کرتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور سائٹ کا visit بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر گزشتہ دور حکومت میں میرے colleague بھی رہے ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ اپنے طور پر بات کی تھی اور میں نے ان کے تحفظات پر انہیں یقین دلایا تھا کہ اگر ان کی approve کی ہوئی سکیم پر کسی جگہ پر کوئی estimate revise کیا گیا ہے تو اس پر ہم بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ اگر کوئی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے otherwise سیکرٹری ہاؤسنگ موجود ہیں جن کے ساتھ ہم اجلاس کے بعد بیٹھ کر اس issue کو take up کر لیں گے اور ان کے تحفظات کو دور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے agree کر لیا ہے تو اس معاملے کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں تا کہ اس معاملے کو مکمل طور پر thrash out کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے کہ اس معاملے کو محکمہ ہاؤسنگ کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اسے refer کر دیتے ہیں جو کہ ایک ماہ کے اندر وہاں اس کا physically check کر کے اس کی رپورٹ دے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب مناں خان: جناب سپیکر! وہاں کے visit کا بھی کہہ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل میں نے visit کا کہہ دیا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر3916 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3917 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: جی ٹی روڈ، کپ سٹور پر ٹریفک سگنل کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***3635: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور جی ٹی روڈ پر واقع کپ سٹور چوک پر ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک سگنل نصب ہے؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو پھر وہاں ٹریفک کی روانی کس طرح ممکن بنائی جاتی ہے نیز کیا محکمہ کپ سٹور چوک میں ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) شہر لاہور جی ٹی روڈ پر واقع چوک کپ سٹور پر ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک سگنل نصب نہ ہے۔

(ب) فی الحال بطور عارضی انتظام، ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک وارڈن ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ ٹیپا، ایل ڈی اے نے کپ سٹور چوک میں ٹریفک سگنل نصب کرنے کا ورک آرڈر جاری کر دیا ہے اور موقع پر کام ہو رہا ہے جو کہ جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔

صادق آباد شہر کے سیوریج کے منصوبہ پر لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3762: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صادق آباد شہر (ضلع رحیم یار خان) کا میگا سیوریج کا منصوبہ کس سال منظور ہوا اور کب پایہ تکمیل کو پہنچا؟

(ب) اس منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی اور ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا؟

(ج) اس منصوبہ کا آڈٹ کب ہوا اور کس فرم یا کمپنی سے کرایا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صادق آباد شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیرِ نگرانی سیوریج کے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. کنسٹرکشن / لیننگ سیوریج، واٹر سپلائی، اینڈ ٹف ٹائل صادق آباد۔ یہ منصوبہ مالی سال2017-18 میں منظور ہوا اور جنوری 2018 میں مکمل ہوا اور مکمل فنکشنل حالت میں ہے۔

2. لیننگ سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اینڈ ٹف ٹائل سٹی صادق آباد۔ یہ منصوبہ مالی سال2017-18 میں منظور ہوا۔ اس منصوبہ پر کام جاری ہے اور یہ منصوبہ بقیہ فنڈز کی دستیابی پر 2021 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب)

1. کنسٹرکشن / لیننگ سیوریج، واٹر سپلائی، اینڈ ٹف ٹائل صادق آباد۔اس منصوبہ پر 29.886 ملین روپے لاگت آئی اور یہ منصوبہ میسرز باہو انٹرپرائزز گورنمنٹ کنٹریکٹر کو الاٹ ہوا۔

2. لیننگ سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اینڈ ٹف ٹائل سٹی صادق آباد۔ اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 37.736 ملین روپے لگایا گیا اور اب تک اس منصوبہ پر 31.781 ملین روپے خرچ کیا جا چکا ہے اور یہ منصوبہ محمد پرویز گورنمنٹ کنٹریکٹر صادق آباد کو الاٹ ہوا۔

(ج) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق محکمہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس (ورکس) پنجاب کی جانب سے ان دونوں منصوبہ جات کا تفصیلی آڈٹ ہر سال کیا جاتا رہا ہے۔

لاہور: پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز کے سیوریج سسٹم کی بغیر منظوری جوبلی ٹاؤن کے سیوریج سسٹم میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*3791: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو اس کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے حکام کی ملی بھگت سے مذکورہ سوسائٹی کا سیوریج سسٹم بغیر منظوری لئے جوبلی ٹاؤن کے سیوریج میں ڈال دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کام میں ملوث ایل ڈی اے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے۔اس کی منظوری مورخہ 31-07-2019 بذریعہ لیٹر نمبر LDA/DMP-1/024 دی گئی۔ پرائیوٹ لینڈ سب ڈویژن کے تمام سروسز ڈیزائنز بشمول سڑکیں، پانی اور سیوریج، بجلی سالڈ ویسٹ اور پی ایچ اے متعلقہ اداروں سے منظور شدہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سوسائٹی نے منظوری کے بعد سیوریج سسٹم جوبلی ٹاؤن سیوریج میں ڈالا ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز (الف) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ضلع چنیوٹ: پی پی-95 میں مالی سال20-2019 کے لئے واٹر سپلائی سکیم کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3895: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں پی ایچ اے کے کتنے ٹیوب ویل کس کس واٹر سپلائی سکیم کے چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے ٹیوب ویل خراب ہیں یہ کس کس موضع میں نصب ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی-95 کے کس کس گاؤں، شہر اور قصبہ میں واٹر سپلائی کی سکیمیں ہیں؟

(د) اس حلقہ میں محکمہ نے موجودہ مالی سال 20-2019 میں واٹر سپلائی کے لئے کتنی رقم کس کس سکیم کے لئے مختص کی ہے اس کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی تکمیل شدہ چھ واٹر سپلائی سکیموں کے 14 ٹیوب ویل چل رہے ہیں جن کو چلانے اور مرمت وغیرہ کے ذمہ داران کی تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں پانچ ٹیوب ویل خراب ہیں جن کی تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-95 میں کوئی واٹر سپلائی سکیم نہ ہے۔

(د) حلقہ پی پی-95 میں برائے مالی سال20-2019 کے لئے کوئی واٹر سپلائی سکیم نہ ہے اور کسی واٹر سپلائی سکیم کے لئے رقم مختص نہ ہے۔

ضلع چنیوٹ: واٹر سپلائی اور ڈرینج
کی سکیموں اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3896: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے کتنا فنڈز صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کون کون سی واٹر سپلائی اور ڈرینج کی سکیموں پر محکمہ کام کر رہا ہے ان کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) حلقہ پی پی-95 کی کس کس ڈرینج سکیم پر محکمہ کام کر رہا ہے ان کا نام، تخمینہ لاگت اور ان پر کام کب سے شروع ہے کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع چنیوٹ بشمول تحصیل چنیوٹ، تحصیل لالیاں اور تحصیل بھوآنہ کے لئے حکومت پنجاب نے برائے مالی سال 20-2019 محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا بجٹ 160.408 ملین مختص کیا۔ اب تک 160.408 ملین جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) اس وقت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایک سکیم رورل واٹر سپلائی کالوال ٹھٹھی بالا راجا تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں کام جاری ہے اور 73 فیصد تک سکیم مکمل ہو چکی ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سیوریج اور ڈرینج کی 27 سکیموں پر کام جاری ہے۔ جس کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-95 میں یونین کونسل نمبر 12 ، 13 اور 14 کے مختلف دیہاتوں اور چک نمبر 141 ج-ب میں کام جاری ہے۔ جس کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سکیموں پر کام مالی سال 19-2018 سے شروع ہے اور مالی سال 21-2020 میں مکمل ہو گا۔

لاہور: یونین کونسل نمبرز 133 اور 134 میں
واٹر سپلائی ٹیوب ویل کی تعداد اوران کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3916: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبرز 133 اور 134 واہگہ ٹاؤن میں 2018 سے آج تک کتنے ٹیوب ویل صاف پانی کے لگائے گئے ہیں ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) جو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں ان میں کتنے ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں اور کتنے چالو حالت میں ہیں علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یونین کونسل نمبرز 133 اور 134 واہگہ ٹاؤن میں 2018 سے آج تک صاف پانی کا کوئی نیا ٹیوب ویل نصب نہیں کیا گیا۔

(ب) ایضاً

لاہور: سلطان محمود روڈ کے
سیوریج پائپ لائن کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*3917: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سلطان محمود روڈ کا سیوریج انٹر ووڈ فیکٹری سے لے کر شاہ گوہر پیر قبرستان چوک تک بند رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہ گوہر پیر قبرستان چوک میں سیوریج کا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ج) پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلطان محمود روڈ کی سیوریج پائپ لائن کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سلطان محمود روڈ پر سیوریج بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے البتہ جب کبھی سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو محکمہ واسا فوری طور پر Sucker/Jetter Machine سے سیوریج کی بندش کو دور کر دیتا ہے۔

(ب) شاہ گوہر آباد قبرستان چوک میں بعض اوقات پانی کے زیادہ استعمال کے دوران اور خاص طور پر بارش کے دوران پانی کھڑا ہونے کی شکایات موصول ہوتی ہیں جن کی محکمہ واسا فوری طور پر لیبر اور Sucker/Jetter Machine کے ذریعے ختم کرتا ہے اوراس کے علاوہ علاقے میں سیوریج کو فنکشنل رکھنے کے لئے محکمہ واسا اپنے شیڈول کے حساب سے ڈیسلٹنگ کا کام بھی کرواتا ہے۔

(ج) شاہ گوہر آباد سڑک کی خرابی صرف پانی کا کھڑا ہونا نہیں بلکہ سڑک کافی عرصہ سے مرمت نہیں کی گئی ہے۔

(د) سلطان محمود روڈ کی ڈیسلٹنگ محکمہ واسا عزیز بھٹی ٹاؤن نے اپنے ڈیسلٹنگ شیڈول کے مطابق مورخہ 29-02-2020 کو کروائی ہے جس کی تصویریں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ساہیوال شہر اور کمیر شریف کے سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*3949: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر کا plinth لیول کب نکالا گیا تھا؟

(ب) کیا ان شہروں میں plinthلیول کے مطابق سیوریج ڈالا گیا تھا اور ہے یہ منصوبہ جات کب بنائے گئے کتنی رقم ان پر خرچ ہوئی کتنی مزید درکار ہے ان سکیموں پر کتنا کام مکمل ہوا کتنا بقایا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دونوں جڑواں شہروں کی 68فیصد سے زائد شہری آبادی میں سیوریج سسٹم ناپید ہے اس کے لئے حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔اس بابت حکومتی پالیسی کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر کے plinthلیول کا تعلق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے نہ ہے۔

(ب) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر میں جاری و تکمیل شدہ سیوریج سکیموں میں Hydraulic Statement/Designکے مطابق سیوریج ڈالا گیا کسی بھی طرف سے لیول غلط ہونے کی شکایت نہ ہے۔سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم برائے چک نمبر120/L-9کمیر کا منصوبہ مالی سال2011-12میں مکمل کرنے کے بعد متعلقہ ٹاؤن کونسل کے حوالے کر دیا گیا تھا۔اس منصوبہ کی لاگت49.659 ملین روپے تھی۔ساہیوال شہر کے سیوریج کے لئے ابھی دو منصوبے چل رہے ہیں ان منصوبہ جات کی تخمینہ لاگت 195.449 ملین روپے ہے۔ان منصوبہ جات پر اب تک 110.962 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔Annex-A تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے 85.077 ملین روپے درکار ہیں۔ ساہیوال شہر کے سیوریج کے منصوبہ جات کے لئے موجودہ مالی سال میں جاری کئے گئے فنڈز 100 فیصد خرچ کئے جا چکے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ساہیوال اور کمیر شریف میں تقریباً75فیصد آبادی سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہی ہے۔علاوہ ازیں ساہیوال شہر کے لئے ایک جامع منصوبہ پر Punjab Intermediat Cities Improvement Investment Programme (PICIIP) کے تحت کام جاری ہے۔

ساہیوال: سیوریج سکیم اور واٹر سپلائی سکیم
کمیر شریف میں فنڈز میں خُورد بُرد سے متعلقہ تفصیلات

*3950: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر شریف ضلع ساہیوال میں سیوریج کے پائپوں کا پانی پینے کے پانی کے پائپوں میں مل گیا ہے جس سے شہریوں کو گندہ پانی پینے کے لئے مل رہا ہے جس کی وجہ سے انسانی صحت کے لئے خطرات لاحق ہو گئے ہیں اور یہ سارا معاملہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ناقص کارکردگی اور نااہلی سے ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سکیم اور واٹر سپلائی سکیم کمیر شریف میں انتہائی ناقص / گھٹیا اور Poor Quality کا میٹریل استعمال ہوا مزید فنڈز میں بھی خُورد بُرد کی گئی ہے جس کی وجہ سے گندہ پانی صاف پانی کے پائپوں میں مکس ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جزبالا حقائق پر مبنی ہیں تو حکومت وقت کب تک عوام الناس کو درپیش جان لیوا موذی امراض سے بچانے اور ذمہ داران اہلکاران کو کب تک سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں مختلف سالوں میں مختلف ایجنسیوں نے سیوریج لائن ڈالی ہیں جن میں لوکل گورنمنٹ، ضلع کونسل اور ٹاؤن کمیٹی شامل ہے جس کی وجہ سے واٹر سپلائی کا کچھ پائپ مختلف جگہوں سے ٹوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے leakage سامنے آئی ہے جن کی مرمت کا کام کیا جا رہا ہے اور جلد ہی تمام شہر کو leakage سے پاک کر دیا جائے گا۔

(ب) سیوریج سکیم اور واٹر سپلائی سکیم کمیر شریف میں دورانِ تعمیر استعمال کیا گیا پائپ اور میٹریل گورنمنٹ کی منظور شدہ لیبارٹری سے ٹیسٹ شدہ ہے اور فنڈز میں کسی بھی قسم کی خُورد بُرد کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد ٹیسٹ آپریشن میں ہے۔ پچھلے چھ ماہ سے بجلی کا بل بذریعہ ٹھیکیدار جمع کروایا جا رہا ہے میونسپل کمیٹی کہیر سکیم کا انتظام سنبھالنے سے گریزاں ہے۔ اگر میونسپل کمیٹی کہیر سکیم کا چارج سنبھالنے کو تیار ہو تو سکیم ہر لحاظ سے مکمل کر کے ان کے حوالے کر دی جائے گی۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق سکیم چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی کہیر کی ہے۔ محکمہ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی فنڈز نہ ہیں۔ فنڈز میں خُورد بُرد کے حوالہ سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ شکایت اور ثبوت کی صورت میں جو بھی اہلکاران ذمہ دار نکلے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا راولپنڈی اور تحصیل کہوٹہ میں ہاؤسنگ پراجیکٹ کے لئے این او سی جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3968: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ڈی اے نے کن کن ہاؤسنگ سوسائٹیز کو ضلع راولپنڈی کی تحصیل پنڈی اور کہوٹہ میں ہاؤسنگ پراجیکٹس کے لئے این او سی جاری کئے ہوئے ہیں؟

(ب) کن سوسائٹیز کو غیر قانونی سمجھتے ہوئے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) بالخصوص چکری روڈ راولپنڈی پر کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز کا layout پلان منظور شدہ ہے اور کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز کا صرف PPP منظور ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے تحصیل کہوٹہ میں کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کو این او سی جاری نہیں کیا ہے جبکہ تحصیل پنڈی کی ہاؤسنگ سکیم جن کو این او سی جاری کیا جا چکا ہے کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) راولپنڈی تحصیل میں غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف تسلسل سے قانونی کارروائی کی جا رہی ہیں۔ گزشتہ چھ ماہ کے دوران جن ہاؤسنگ سوسائٹیز کو نوٹسز، چالان کئے گئے اور جن ہاؤسنگ سکیموں کے دفاتر کو سیل کیا گیا اور ان کے گیٹ اور اشتہاری بورڈز کو گرا

دیا گیا ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز آٹھ ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کی سفارش بھی کی گئی ہے۔

(ج) چکری روڈ پر کیپیٹل سمارٹ سٹی کو این او سی جاری کیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کی پلاننگ پرمیشن منظور نہ ہے۔

ضلع راولپنڈی کچہری کے سامنے
جگہ کو لیز پر دینے کی شرائط و ضوابط سے متعلقہ تفصیلات

*3969: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں کچہری کے سامنے والی جگہ محکمہ ہاؤسنگ نے کن کمپنیوں کو کس شرائط پر اور کتنے عرصہ کے لئے لیز پر دی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ وہ اراضی ہے جہاں Mc.Donald/Seni Pack اور دیگر کمپنیوں نے کھانے کے آؤٹ لیٹ کھولے ہوئے ہیں ان لیز ہولڈر کے نام بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ جگہ حکومت پنجاب کی ملکیت ہے جو کہ محکمہ ہذا نے 2005 میں حکومت پنجاب کی منظوری سے جناح پارک ڈویلپ کرنے کے لئے HQ Engg 10 Corps، چکلالہ، راولپنڈی کو دی۔ پارک کے افتتاح مورخہ 24.04.2006 سے لے کر اب تک HQ Engg 10 Corps کے پاس ہے۔ مزید برآں HQ Engg 10 Corps کی درخواستوں پر لیز کا دورانیہ وقتاً فوقتاً حکومت پنجاب کی جانب سے بڑھایا گیا۔ حال ہی میں HQ Engg 10 Corps، چکلالہ کی درخواست برائے مزید توسیع لیز کے لئے محکمہ ہذا کی جانب سے مئی 2020 کو سمری وزیر اعلی پنجاب کو ارسال کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! McDonald/Cinepex اور دیگر کمپنیوں کی لیز مذکورہ اراضی پر HQ Engg 10 Corps نے دی ہیں لہذا ان کی تفصیلات HQ Engg 10 Corps سے متعلقہ ہیں۔

لاہور میں زیر زمین پانی کی سطح گرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3999: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں زیر زمین پانی (واٹر / ٹیبل) کی سطح دن بدن نیچے گر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوسائٹیوں میں پانی کا بل فکسڈ ہوتا ہے جس سے لوگ پانی بے دریغ استعمال کرتے ہیں؟

(ج) کیا ہمیں آنے والی نسلوں کے لئے پانی کو بچانا ہے اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زیر زمین پانی (واٹر ٹیبل) کی سطح میں اوسطاً ایک میٹر سالانہ کمی واقع ہو رہی ہے۔

(ب) یہ واسا سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) جوڈیشل واٹر کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں زیر زمین پانی کو بچانے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. مساجد میں وضو کے استعمال شدہ پانی کو محفوظ کرنے کے لئے زیر زمین واٹر ٹینک بنائے گئے ہیں اور محفوظ پانی کو پودوں کی آبیاری کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔
2. واسا نے تمام سروس سٹیشنز پر پینے والے پانی کے کنکشنز کاٹ دیئے ہیں۔ مزید بر آں سروس سٹیشنز پر ری سائیکلنگ پلانٹس کی تنصیب عمل میں لائی گئی ہے جس سے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ اس سے زمینی پانی کو بچانے میں مدد ملے گی۔
3. نہری پانی کی تطہیر کے لئے بی آر بی نہر پر منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ اس منصوبہ کا PC-I(ECNEC) کی جانب سے منظور کر لیا گیا ہے اور یہ منصوبہ تین سال کے عرصہ میں مکمل کیا جائے گا جس سے زیر زمین پانی پر انحصار کم ہو جائے گا اور نہری پانی کو پینے کے قابل بنا کر فراہم کیا جائے گا۔

4. نہری پانی کے 17 کھالے بھی بحال کروائے گئے ہیں جس سے مختلف پارکس باغ جناح، ریس کورس پارک، ماڈل ٹاؤن پارک وغیرہ کو سیراب کیا جارہا ہے۔
5. پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ(PPP)اتھارٹی کی جانب سے سات لاکھ سے زائد واٹر میٹرز کی تنصیب کا منصوبہ منظور کیا جا چکا ہے۔ ٹینڈر کے عمل کے بعد اگلے دو سال میں یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا، جس سے پانی کو بچانے میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔

ضلع خوشاب: سیوریج سکیم روڈا
کی منظوری، کام کی نوعیت اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***4096: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیوریج سکیم روڈا ضلع خوشاب کی سکیم کب منظور ہوئی تھی اس میں کون کون سا کام ہونا تھا اس کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس سکیم پر آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا اور کون کون سا کام کہاں کہاں پر مکمل ہوا ہے کتنا اور کون کون سا کام باقی ہے؟

(ج) اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے اور اس کا کتنا کام ہو گیا ہے اور کون کون سا کام ہو گا؟

(د) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) اس سکیم کی انتظامی منظوری بذریعہ کمشنر سرگودھا ڈویژن سرگودھا چٹھی نمبری 527/2017/DDF مورخہ 18.08.2017 کو مبلغ -/92,683,000روپے کی منظور فرمائی۔ اس منصوبہ کے تخمینہ لاگت میں جو کام مکمل کروانا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	منصوبہ		تخمینہ لاگت
1۔	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا30انچ	36021Rft	53,949,000
2۔	تعمیر کرنا سکریننگ چیمبر (سائز17.25')	No. 01	1,442,500
3۔	تعمیر کرنا کولیکٹنگ ٹینک (سائز 25')	No. 01	4,087,800
4۔	تعمیر کرنا پمپنگ چیمبر	No. 01	560,300
5۔	مہیا کرنا، بچھانا فورس مین20انچ قطراے سی پائپ	1000Rft	4,222,800
6۔	تعمیر کرنا پی سی سی سلیب	38115Cft	11,447,000
7۔	لگانا پمپنگ مشینری	04Sets	5,132,000
8۔	مہیا کرنا بجلی	01Job	900,000
9۔	مہیا کرنا جنریٹر 100 کے وی اے	01Set	2,200,000
10۔	مہیا کرنا چاردیواری	400Rft	829,400

(ب) حکومت پنجاب نے اب تک جو رقم فراہم کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم	خرچہ
2017-18	14,300,000	14,300,000
2018-19	2,500,000	2,500,000
2019-20	2,500,000	2,500,000
ٹوٹل	19,300,000	19,300,000

اس سکیم کے مکمل شدہ کام کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطرتا30	5413Rft
2	تعمیر کرنا سکریننگ چیمبر (سائز17.25)	No.01
3	تعمیر کرنا کولیکٹنگ ٹینک) سائز 25')	No.01

اس سکیم کا جو کام بقایا رہتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا 30انچ	30608Rft
2۔	تعمیر کرنا پمپنگ چیمبر	No 01
3۔	مہیا کرنا، بچھانا فورس مین 20 انچ قطراے سی پائپ	1000Rft
4۔	تعمیر کرنا پی سی سی سلیب	38115Cft
5۔	لگانا پمپنگ مشینری	04Sets

6-	مہیا کرنا بجلی	01Job
7-	مہیا کرنا جنریٹر 100 کے وی اے	01Set
	مہیا کرنا چاردیواری	400Rft

(ج) اس سکیم پر مالی بجٹ سال20-2019 میں حکومت پنجاب نے جو فنڈز مہیا کئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم	خرچہ
2019-20	2,500,000	2,500,000

مالی سال20-2019 میں جو کام مکمل ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور لائنز 9 انچ اندرونی قطر تا 30انچ 3397Rft

(د) حکومت اس سکیم کو22-2021 تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

میترانوالی تحصیل ڈسکہ میں
سیوریج اور سڑک کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

*4126: **رانا منور حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سیوریج کا پانی جابجا کھڑا رہتا ہے اور سیوریج کے پائپ عرصہ دراز سے بند پڑے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سیوریج سکیم کے لئے منظور ہونے والا فنڈ خرچ نہ کیا گیا جس کی بناء پر پوری سکیم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) میترانوالی مین انٹر کالج سے مین بازار جانے والی سڑک پیدل گزرنے کے قابل بھی نہ ہے اور بارش کے دنوں میں یہ سڑک گارے کا منظر پیش کرتی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) میترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں 2007 میں سیوریج سکیم بنائی گئی تھی جو کہ اب گاؤں کی یوزر کمیٹی چلا رہی ہے جو ہر گھر سے بل لیتی ہے۔ کبھی کبھار سکیم ہذا کا بجلی کنکشن عدم ادائیگی کی بناء پر کٹ جاتا ہے تو گاؤں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) رورل سیوریج سکیم میترانوالی سال 2007 میں 27.786 ملین روپے بنائی گئی تھی جو کہ موقع پر موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ڈسپوزل سٹیشن

(i) پمپ ہاؤس ایک عدد 20فٹ اندرونی سائز

(ii) سکرینگ چمبر 15فٹ اندرونی سائز

(iii) Collecting Tank 20فٹ اندرونی سائز

(iv) پمپنگ مشینری تین عدد سیٹ دو کیوسک ڈسچارج فی سیٹ

2. آر سی سی سیور 9انچ اندروانی سائز تا24انچ اندرانی سائز

جو کہ سکیم کے مکمل ہونے کے بعد یوزر کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ راستہ کے دونوں اطراف مکانات تعمیر ہو چکے ہیں ان مکانات کا پلنتھ لیول تحصیل کونسل / کمیٹی کے منظور کردہ بائی لاز کی منظوری کے بغیر رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے بارش کے دنوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی تعداد اور ان کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4151: جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم ہیں یا کی جارہی ہیں؟

(ب) حکومت نے اب تک ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز میں بجلی وگیس کے میٹر کیسے لگ رہے ہیں؟

(د) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کتنے غیر قانونی ہاؤسنگ مالکان گرفتار کئے ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں تقریباً24 غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم کی جارہی ہیں جن کے خلاف گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ کارروائی کر رہا ہے جن میں سے کچھ کالونیز کی خامیوں کو دور کر کے قانونی حیثیت دی جاسکتی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ نے غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں۔ غیر قانونی تعمیرات کو سیل یا مسمار کیا گیا ہے اور مالکان کے خلاف مقدمات کے اندراج کے لئے متعلقہ پولیس سٹیشن کو تحریر کیا گیا ہے۔ مزید برآں سروسز مہیا کرنے والے محکمہ جات کو تحریر کیا گیا ہے کہ ان ہاؤسنگ کالونیز کو کسی قسم کی سہولیات فراہم نہ کی جائیں اور عوام الناس کو بھی بذریعہ پبلک نوٹس مطلع کیا ہے کہ وہ ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز میں کسی قسم کی خرید وفروخت نہ کریں۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ نے کسی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونی کو بجلی و گیس کے میٹر لگانے کا این او سی جاری نہ کیا ہے بلکہ متعلقہ محکمہ جات کو تحریر کیا ہے کہ وہ غیر قانونی کالونیز کو کنکشن مہیا نہ کریں۔

(د) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی روک تھام کے لئے پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ1976 ترمیمی2014 کے تحت اقدامات اٹھا رہا ہے جس میں نوٹس جاری کرنا، سیل یا مسمار کرنا اور مقدمہ جات کے اندراج کے لئے متعلقہ تھانہ جات کو تحریر کرنا شامل ہے۔ تمام غیر قانونی ہاؤسنگ کالونی مالکان کے خلاف مقدمات کے اندراج کے لئے استدعا متعلقہ تھانہ میں بھجوائی جاچکی ہے جبکہ مالکان کو گرفتار کرنا اور کورٹ میں چالان پیش کرنا پولیس کے دائرہ اختیار میں ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی-62 میں واٹر سپلائی
اور سیوریج سکیموں کے لئے مالی سال19-2018 میں مختص بجٹ کی تفصیلات

*4152: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-62 گوجرانوالہ کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں اور کس کس گاؤں قصبہ و شہر کی سکیمیں بند ہیں؟

(ب) اس حلقہ پی پی-62 میں کس کس گاؤں قصبہ اور شہروں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) ان سکیموں کے لئے سال19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت جن سکیموں پر کام جاری ہے ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے صوبائی حلقہ پی پی-62 کے صرف ایک گاؤں سانکے میں واٹر سپلائی سکیم سال1996 میں مکمل کی گئی اور سال 2001 میں محکمہ کے desolve ہونے کے بعد سے سکیم تا حال بند ہے۔ اسی حلقہ کے مندرجہ ذیل گاؤں / قصبہ / شہر کی سکیموں پر کام ہو رہا ہے۔

1- کوٹ قاضی اور مدوخلیل 2- لدھے والا وڑائچ اور مغل چک

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے صوبائی حلقہ پی پی-62 میں کوئی واٹر سپلائی سکیم زیر تکمیل نہ ہے جبکہ مندرجہ ذیل سیوریج سکیموں پر کام جاری ہے۔

1- کوٹ قاضی- مدوخلیل 2- لدھے والا وڑائچ اور مغل چک

(ج) مندرج بالا زیر تکمیل سکیموں کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں درج ذیل رقم مختص کی گئی۔

1۔ کوٹ قاضی اور مدو خلیل 32.500 ملین روپے

2۔ لدھے والا وڑائچ اور مغل چک 25.800 ملین روپے

(د) ہاں! سال 22-2021

نارووال: پی پی۔48 میں مالی سال 20-2019 کے تحت اے ڈی پی میں شامل سکیموں کے تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4324: جناب منان خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔48 نارووال کی کتنی اور کون کون سی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی سکیمیں مالی سال 20-2019 کے تحت ADP میں شامل ہیں ان سکیموں کے نام، تخمینہ، لاگت، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز کام بتائیں؟

(ب) کیا ان سکیموں کے لئے اسٹیمیٹ کے مطابق مکمل رقم مختص کی گئی ہے اور ان پر کام جاری ہے، کس کس سکیم پر کام بند ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت تمام سکیموں پر کام جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا کسی سکیم کا اسٹیمیٹ تبدیل تو نہیں کیا گیا یا اس کی جگہ تو تبدیل نہیں کی گئی اگر ایسا کیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی۔48 نارووال میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل سکیمیں ADP 2019-20 میں شامل کی ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاریخ شروع	تاریخ متوقع تکمیل
1۔	تعمیر گلیاں نالیاں و پی سی سی موضع گورالہ مان	50 ملین	19.01.2016	30.06.2021 30.06.2020

2-	تعمیر پی سی سی، سولنگ اور نالیاں موضع ببرال، کلہ، میلو سیلو تحصیل شکر گڑھ	41.395 ملین	11.01.2017	30.06.2020 30.06.2021
3-	تعمیر پی سی سی، سولنگ، فلٹریشن پلانٹ موضع نورکوٹ مینگڑی اور بگامدن، ٹھیکریاں، پگالہ	46 ملین	14.03.2017	30.06.2021
4-	تعمیر نالیاں، سولنگ، پی سی سی اور باؤنڈری وال آف قبرستان یوسی ملہ، بوعہ، میلو سیلو، کلہ، مینگڑی، بارہ منگا، کوٹ نیناں، بھیڑی، اخلاص پور، جلالہ، سوجووال، پھگواڑی، ملک پور، فتح پور افغاناں، سہاری، گونہ، گمٹالہم کنجروڑ، لنگا، کوٹلی بارے خاں، ولی پور بوڑا	85 ملین	16.06.2017	30.06.2021

(ب) مندرجہ بالا سکیموں کے گورنمنٹ نے جتنے فنڈز مہیا کئے تھے ان کے مطابق کام مکمل کر دیا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے بقایا فنڈز مہیا کر دیئے تو مندرجہ بالا سکیمیں 30-06-2021 تک مکمل کر دی جائیں گی۔

(ج) اگر گورنمنٹ نے بقایا فنڈز مہیا کر دیئے تو تمام مندرجہ بالا سکیمیں جلد از جلد مکمل کر دی جائیں گی۔

(د) کسی بھی سکیم کا تخمینہ تبدیل نہیں کیا گیا تمام سکیموں پر انتظامی و فنی منظوری کے مطابق جز (الف) میں دی گئی تفصیل کے تحت کام جاری ہے۔

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے قیام اور گھروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4331: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب شروع کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے تحت اب تک کتنے گھر تعمیر کئے جا چکے ہیں اور کتنے گھر زیر تعمیر ہیں؟

(ج) حکومت نے 2018-19 کے منی بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی مارچ 2010 میں تشکیل دی گئی جس کا مقصد پنجاب میں آشیانہ ہاوسنگ سکیم کا قیام تھا۔

(ب) اس سکیم کے تحت گھروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- آشیانہ قائد لاہور 1754 گھر۔
- آشیانہ فیصل آباد 106 گھر۔
- آشیانہ ساہیوال 125 گھر۔
- آشیانہ اقبال لاہور میں تاحال کوئی گھر تعمیر نہیں ہوا۔

(ج) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

بنک سٹاپ وحدت روڈ لاہور پر پیدل سڑک کراس کرنے کے لئے پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4337: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت روڈ لاہور بنک سٹاپ کے آرپار کثیر تعداد میں سرکاری اور پرائیویٹ سکولز، کالجز اور ایوننگ اکیڈمیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاپ کی دوسری جانب سرکاری سکولز اور کالجز کے ساتھ ساتھ وسیع آبادی پر مشتمل سرکاری وحدت کالونی اور دیگر آبادیاں واقع ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ روزانہ بڑی تعداد میں طلباء وطالبات روڈ ہذا کو کراس کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک جام کے ساتھ ساتھ آئے روز حادثات ہوتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سٹاپ پر پیدل چلنے والوں کے لئے پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) حکومت وحدت روڈ بنک سٹاپ پر پُل کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے مگر پل تعمیر کرنے سے درختوں کی کٹائی، گرین بیلٹ کی تباہی، سڑک کی چوڑائی کا کم ہونا جیسے مسائل در پیش آئیں گے۔پل کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ ، مناسب پوائنٹس ،فنڈز کی دستیابی اور ٹریفک انجینئرنگ پوائنٹ آف ویو کے تحت مذکورہ جگہ کا معائنہ کیا جارہا ہے۔اس مقصد کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی۔ان تمام ضروریات کے پورا ہوتے ہی پیڈسٹرین برج کی تعمیر شروع کردی جائے گی۔علاوہ ازیں پل کی تعمیر مکمل ہونے تک زیبرا کراسنگ اور بورڈ کی مدد سے پیدل چلنے والوں کے لئے سہولت مہیا کی جائے گی۔

لاہور: پی ایچ اے میں
مستقل اور عارضی ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4411: **جناب محمد مرزا جاوید**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی ایچ اے میں کل کتنے ملازم مستقل طور پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، افسران اور اہلکاران کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) لاہور پی ایچ اے میں کل کتنے عارضی ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، حکومت کب تک ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا لائحہ عمل طے کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اے لاہور میں کل3635 مستقل ملازم ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن میں سکیل 17 تا20 افسران کی تعداد 44اور دیگر اہلکاران سکیل 1 تا16 کی تعداد 3591 ہے۔

(ب) پی ایچ اے لاہور میں کل3062 ڈیلی پیڈ (عارضی ملازمین)ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان ملازمین کو حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ معیار اور پالیسی کے مطابق ریگولر کیاجائے گا۔ البتہ اس ضمن میں حکومتِ پنجاب کو بذریعہ چٹھی مورخہ 29-11-2019 درخواست کی گئی ہے کہ کس معیار اور قانون کے مطابق عارضی ملازمین کا کیس چلایا جائے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز کی تعداد اور نئی ہاؤسنگ سکیمز کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*4412: **جناب محمد مرزا جاوید**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ایل ڈی اے سے کتنی ہاؤسنگ سکیمز منظور شدہ کس کس مقام پر ہیں؟

(ب) لاہور کے گرین ایریا میں کتنی غیر قانونی سکیمز کے خلاف سال 2019-20 میں کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) سال2019-20 میں ایل ڈی اے سے کتنی نئی ہاؤسنگ سکیمز کی منظوری ہوئی ان سکیمز کے نام اور مقام سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) لاہور میں موجود منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز کی تعداد 292 ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں گرین ایریا میں کل 55 ہاؤسنگ سکیمز ہیں لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن کے خلاف سال20-2019 میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 اور ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے تحت کارروائی کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نوٹس برائے اظہار وجوہ جاری کرنا۔
2. متعلقہ محکموں LESCO, SNGPL کو سروسز کی معطلی کے لئے چٹھی ارسال کرنا۔
3. متعلقہ کلکٹر کو فرد ملکیت جاری کرنے پر پابندی عائد کرنا۔
4. عوام لناس اور متوقع خریداروں کی آگاہی کے لئے پبلک نوٹس جاری کرنا۔
5. ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کو کارروائی برائے مسماری اور سوسائٹی آفس کو سربمہر کے لئے خط لکھنا۔
6. متعلقہ تھانے میں ڈویلپر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لئے درخواست دینا۔

غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف سال 2019-20 میں ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کی طرف سے کارروائی (مسماری، سوسائٹی آفس کو سربمہر کرنا) کی گئی ہے اور مرحلہ وار جاری ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال20-2019 میں ایل ڈی اے سے کل09ہاؤسنگ سکیمز کی منظوری پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز2014 کے تحت ہوئی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رحیم یار خان: این اے-178 اور این اے-180 میں
سیوریج لائنوں کے لئے مختص کردہ رقم اوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

888:سید عثمان محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ این اے-178 اور این اے-180 میں پچھلے پانچ سالوں میں نئی سیوریج لائنوں کے لئے سالانہ کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ حلقوں میں سیوریج سسٹم کی صفائی کی مد میں پچھلے پانچ سالوں میں ماہانہ کتنی رقم خرچ کی گئی اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حکومتِ پنجاب کی طرف سے پچھلے پانچ سالوں میں نئی سیوریج لائنوں کے لئے حلقہ این اے -178 میں36.200ملین روپے مختص کئے گئے اور 31.500ملین روپے خرچ کئے گئے جبکہ حلقہ این اے-180 میں187.530 ملین روپے مختص کئے گئے اور 164.452 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے:

حلقہ این اے-178 کی سیوریج لائنوں کے لئے
سالانہ مختص کی گئی اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سال	مختص شدہ رقم (ملین)	خرچ کی گئی رقم (ملین)
-1	2016-17	10.000	10.000
-2	2017-18	10.700	10.700
-3	2018-19	0.750	0.750
-4	2019-20	14.750	10.050
	کل رقم	36.20	31.500

حلقہ این اے-180 کی سیوریج لائنوں کے لئے سالانہ مختص کی گئی اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سال	مختص شدہ رقم (ملین)	خرچ کی گئی رقم (ملین)
-1	2015-16	26.785	26.784
-2	2016-17	59.944	45.908
-3	2017-18	76.986	76.229
-4	2018-19	6.886	6.840
-5	2019-20	16.929	8.691
	کل رقم	187.530	164.452

(ب) سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو کوئی فنڈ مہیا نہیں کئے جاتے۔ سکیموں کی دیکھ بھال اور صفائی کا کام محکمہ لوکل گورنمنٹ و میونسپل کارپوریشن کے ذمہ ہے۔

ایل ڈی اے کی جانب سے تعمیراتی نقشہ کی منظوری کے لئے ایپ متعارف کرانے سے متعلقہ تفصیلات

1013: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے تعمیراتی نقشہ کی منظوری کے لئے ایپ تیار کی ہے اس ایپ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں کیا اس ایپ کے استعمال کے لئے فیس بھی مقرر کی گئی ہے تو اس بابت مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے موجودہ حالات کے پیش نظر عوام عامہ کی سہولت کے لئے تعمیراتی نقشہ کی منظوری کے لئے ایپ متعارف کروائی ہے جو کہ ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے۔ تاحال اس کی کوئی فیس نہ ہے۔ ایپ کے استعمال سے کم وقت میں نقشہ منظوری ممکن ہو سکے گی۔ ایپ کے استعمال سے مالکان رجسٹرڈ آرکیٹکٹ کے ذریعہ اپنی درخواست ون ونڈو پر آئے بغیر آن لائن جمع کرواسکیں گے۔

قصور: مہالم کلاں میں سال19-2018میں
نکاسی آب کی مد میں خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1025: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مہالم کلاں قصور میں نکاسی آب کے تحت کتنی رقم سال 19-2018میں خرچ کی گئی ہے اس قصبہ کی کتنی آبادی میں نکاسی کا انتظام ہے؟

(ب) کیا نکاسی آب کا انتظام تمام قصبہ میں ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا نکاسی آب کے نظام کی صفائی کے لئے ملازمین تعینات ہیں تو کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(د) اس وقت اس قصبہ کے کتنے حصہ میں کب سے نکاسی آب کا پانی کھڑا ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس قصبہ میں نکاسی آب کے نظام کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مہالم کلاں میں نکاسی آب کے دو منصوبے(i)تعمیر پی سی سی اینڈ ڈرینج لاگت 5.000ملین روپے اور(ii)دیہی منصوبہ نکاسی آب و ختم کئے جانے جوہڑ لاگت 9.000ملین روپے2018میں مکمل کئے جا چکے ہیں

(ب) مہالم کلاں میں70فیصد آبادی کے لئے نکاسی آب کا نظام موجود ہے۔ گاؤں کا باقی حصہ نئی آبادیوں پر مشتمل ہے۔

(ج) نکاسی آب کے نظام کی صفائی کے لئے محکمہ نے کوئی ملازم تعینات نہ کیا ہے۔ نکاسی آب کے نظام کی صفائی گاؤں کے رہائشی اپنی مدد آپ کے تحت کر رہے ہیں۔

(د) قصبہ کا تمام پانی محکمہ کے تعمیر کردہ نالہ جات میں ڈالا جاتا ہے جہاں سے زمیندار اس کو آبپاشی کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ البتہ بعض حصوں میں رہائشیوں کی جانب سے نالیوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ہ) قصبہ میں نکاسی آب کے نظام کی بہتری کے لئے تحصیل کونسل اقدامات اٹھا رہی ہے اس سلسلہ میں نکاسی آب کا ایک منصوبہ تحصیل کونسل کی زیر نگرانی میں زیر تعمیر ہے۔

سبزہ زار لاہور سکیم کے قیام اور پلاٹوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1026: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سبزہ زار سکیم لاہور کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی تھی؟

(ب) اس سکیم میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے کتنے الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے خالی پڑے ہوئے ہیں ان کو الاٹ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کس کس کوٹا کے پلاٹ ہیں جو پلاٹ الاٹ نہیں کئے گئے کیا ابھی تک خالی پلاٹ پڑے ہوئے ہیں یا ان پر غیر قانونی قبضہ ہے ناجائز قابضین کون کون ہیں؟

(ج) اس سکیم میں بیوہ کوٹا / معذور کوٹا کے کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے یہ پلاٹ کن کن کو کتنی قیمت میں کن کن شرائط پر الاٹ کئے گئے تھے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بیوہ کوٹا / معذور کوٹا کے پلاٹ کے الاٹی کو 20 سال بعد ٹرانسفر ہوئے تھے مگر 27 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک ٹرانسفر نہیں ہوئے اس کی وجوہات بتائیں یہ کب تک متعلقہ الاٹیوں کو ٹرانسفر ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سبزہ زار سکیم فیز 1 اور فیز 2، مورخہ 24.02.1985 کو منظور ہوئی۔اس کا کل رقبہ 996.14 ایکڑ ہے۔

(ب) اس سکیم میں کل 12696 پلاٹ ہیں۔

ایک کنال=1368، 10-12 مرلہ=4021،

سات مرلہ= 985، 5 مرلہ=4338، 3 مرلہ=1984

DEM-II کی انونٹری لسٹ کے مطابق تقریباً 2241 پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں۔

آکشن اور ایلوکیشن کے ریکارڈ کے مطابق تقریباً937 پلاٹ خالی ہیں۔
خالی پلاٹ آکشن اور ایگزیمشن کوٹا کے لئے مخصوص ہیں۔
خالی پلاٹ وقتاً فوقتاً نیلام یا ایگزیمٹ کئے جاتے ہیں اور یہ پلاٹ خالی ہیں۔

(ج) پالیسی کے مطابق تین اور پانچ مرلہ کے تقریباً350 پلاٹ بے سہارا کوٹا میں الاٹ کئے گئے تھے۔ یہ پلاٹ درخواست گزار بیوہ اور معذور افراد کو بذریعہ قرعہ اندازی بلا معاوضہ مندرجہ ذیل شرائط پر الاٹ کئے گئے تھے۔ پلاٹ بیس سال تک نا قابل انتقال، نا قابل فروخت، نا قابل لیز، نا قابل رہن ہو گا۔ پلاٹ کی فروخت کے متعلق نا کسی کو مختار نامہ دیا جا سکتا ہے نا معاہدہ فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی مرحلے پر یہ ثابت ہو جائے کہ الاٹمنٹ غلط بیانی سے حاصل کی گئی ہے تو الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔ پلاٹ کی قیمت کی ادائیگی سے استثنیٰ حاصل کرنے کے لئے الاٹی کو اپنے علاقے کی زکوٰۃ کمیٹی کے سربراہ سے زکوٰۃ کے مستحق ہونے کا تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہو گا۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بیس سال کا عرصہ متعین تھا۔ تاہم پلاٹوں کی الاٹمنٹ سے متعلق مختلف شکایات برائے معذوری وزکوٰۃ سرٹیفکیٹ اور تبدیلی پلاٹ وغیرہ کی بابت 2006 میں ڈائریکٹر مارکیٹنگ وپبلک ریلیشنز کی سربراہی میں چھان بین کے بعد انکوائری رپورٹ مرتب کی گئی۔ رپورٹ جو کہ بہت معیاری اور مفصل ہے۔ ایل ڈی اے کی گورننگ باڈی کو بھیجنے کے لئے ورکنگ پیپر تیار کیا جا رہا ہے۔ گورننگ باڈی نے جو احکامات پاس کئے، اس کے مطابق بے سہارا کوٹا کو ڈیل کیا جائے گا۔

لاہور: رائیونڈ روڈ پر موجود
ہاؤسنگ سکیمز میں سیوریج سسٹم کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

1032: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ روڈ لاہور پر کل کتنی ہاؤسنگ سکیمز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں؟
(ب) رائیونڈ روڈ پر قائم ہاؤسنگ سکیمز میں سیوریج سسٹم کی لائنیں بچھانے کے لئے ان ہاؤسنگ سکیمز سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
(ج) کتنی ہاؤسنگ سکیمز میں ابھی تک سیوریج سسٹم کا کام نامکمل ہے؟
(د) حکومت کب تک ان ہاؤسنگ سکیمز میں سیوریج سسٹم کا کام مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) رائیونڈ روڈ لاہور پر واقع کل پچاس ہاؤسنگ سکیمز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں۔
(ب) ایل ڈی اے پی ایچ ایس رولز 2014 کے مطابق پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے اندر تمام ترقیاتی کام مکمل کرانے کی ذمہ داری سکیم کے سپانسر کی ہے۔ واسا لاہور نے اس سلسلے میں کوئی رقم وصول نہیں کی۔
(ج) رائیونڈ روڈ پر قائم تیس سکیموں کا سروسز ڈیزائن واسا لاہور سے منظور شدہ ہے جن میں سے 26 سکیموں میں سیوریج کا کام مکمل ہے جبکہ چار سکیموں میں نامکمل ہے۔ ایل ڈی اے پی ایچ ایس رولز 2014 کے نکتہ 36 کے تحت ایل ڈی اے ان سکیموں میں ترقیاتی کاموں میں تاخیر پر سپانسر کو جرمانہ لاگو کرنے کا حق رکھتا ہے۔
(د) ایل ڈی اے پی ایچ ایس رولز 2014 کے تحت جن سکیموں میں ترقیاتی کام بشمول سیوریج سسٹم نامکمل ہے ان کے خلاف ایل ڈی اے کارروائی کا حق رکھتی ہے۔

ضلع لاہور میں محکمہ کے کنٹریکٹ
اور ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1049: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ میں کل کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں گریڈ 1 سے 18 تک 62 اسامیوں پر 59 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں ڈیلی ویجز ملازمین کے لئے نہ کوئی اسامی ہے نہ ہی کوئی ملازم کام کر رہا ہے۔ البتہ ضلع لاہور میں ریگولر اسامیوں پر کام کرنے والے 59 ملازمین میں سے بنیادی پے سکیل 1 سے 14 کے 33 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ صوبہ پنجاب میں اپنے تمام کنٹریکٹ ملازمین بشمول ضلع لاہور کو ریگولر کرنا چاہتا ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کر رکھی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ٹھہریں۔ یہ گورنمنٹ بزنس بڑا مختصر ہے یہ کرنے دیں اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

آرڈیننس راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee to be notified later with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution)(Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee to be notified later with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Co-operative Societies (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Co-operative Societies (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Co-operative Societies (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee to be notified later with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (تدارک و کنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020, as be taken in to consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 32

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Law on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Law on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of

the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be taken in to consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 11

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Industries, Commerce and Investment on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under

rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Industries, Commerce and Investment on 08 May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020 be taken in to consideration at onece."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 18

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, clauses 3 to 18 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That clauses 3 to 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Prevention of Hoarding Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم)
(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Schools Education on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of the Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Schools Education on 8th May 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2 and 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 16-جولائی2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعرت،16۔جولائی2020

(یوم الخمیس،24۔ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تیئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 2

95

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول پر بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

97

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

جمعرات،16-جولائی 2020

(یوم الخمیس،24-ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر18 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾
وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضُّحٰی آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمد ﷺ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر3157جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3158 بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔وہ آج SOPs کے تحت اسمبلی نہیں آرہے تو لہٰذا ان کے سوالوں کو pending کرتے ہیں۔اگلا سوال نمبر3186 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!ان کی درخواست ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،سوال نمبر1999 کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2000 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کرتے ہیں۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد طاہر پریز: جناب سپیکر!سوال نمبر2442 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں بوائز و گرلز کالجز

کی تعداد اور بسوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2442:**جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے پاس طالب علموں کو pick and drop کے لئے کتنی بسیں اور وین کالج وار ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنی بسیں اور وین ناکارہ کھڑی ہوتی ہیں اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(د) ان بسوں/وین کے لئے مالی سال 2018-19 میں کتنے فنڈز تیل اور مرمت کے لئے جاری کئے گئے تھے، تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ہ) ان بسوں کو چلانے کے لئے کتنے ڈرائیور اور کنڈیکٹر تعینات ہیں مزید کتنے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی ضرورت ہے اور یہ کب تک بھرتی کئے جائیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کام کرنے والے بوائز و گرلز سرکاری کالجز کی تعداد درج ذیل ہے'

ضلع فیصل آباد:

ٹوٹل	:	44
مردانہ	=	15
زنانہ	=	25
کامرس	=	4

تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں کام کرنے والے سرکاری کالجز میں بسوں اور وین کی تعداد درج ذیل ہے:

ضلع فیصل آباد:

ٹوٹل بسیں	=	19
ٹوٹل وین	=	2

ضلع فیصل آباد میں بس کی سہولت رکھنے والے سرکاری کالجز کی تعداد درج ذیل ہے:

مردانہ کالجز	=	2
زنانہ کالجز	=	11

تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دو بسیں ناکارہ حالت میں کھڑی ہیں اور 17 بسیں اور دو کوسٹرز چالو حالت میں ہیں۔ ناکارہ بسوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد بس ماڈل 1986
2. گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین فیصل آباد بس ماڈل 1985

(د) ان بسوں کے لئے مالی سال 19-2018 میں تیل کے لئے -/446100 روپے اور مرمت کے لئے -/131998 روپے دیئے گئے۔ کالج وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) بسوں کو چلانے کے لئے پانچ ڈرائیور اور 13 کنڈیکٹر ہیں جبکہ باقی بسوں کو چلانے کے لئے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کالج فنڈ میں سے رکھے گئے ہیں۔ کالجز میں مزید 14 ڈرائیور اور 6 کنڈیکٹر کی ضرورت ہے۔ ڈرائیور اور کنڈیکٹر گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق بھرتی کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ان میں کتنی بسیں اور وین ناکارہ کھڑی ہوئی ہیں اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

جناب سپیکر! جس کی تفصیل میں مجھے بتایا گیا ہے کہ دو بسیں ناکارہ حالت میں کھڑی ہیں، 17 بسیں اور 2 کوسٹر چالو حالت میں ہیں اور مجھے ناکارہ بسوں کی تفصیل بھی provide کی گئی ہے۔ میں نے وہ پڑھی بھی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو دو ناکارہ بسیں ہیں ان کے علاوہ بھی کوئی ناکارہ بسیں ہیں؟ کیونکہ یہ سوال پہلے بھی اس ہاؤس کے اندر آ چکا ہے اور میں اس کی کاپی بھی پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے اس کے مطابق تو نہیں ہے مزید مجھے غائب کا علم نہیں ہے جو میں چیک کر سکوں لیکن اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو تحقیقات کرا لیتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ بیٹھے ہیں۔ معزز سپیکر نے بھی اس پر تین سے چار دفعہ رولنگ دی ہیں، معزز سپیکر جناب پرویز الٰہی کی چار رولنگ موجود ہیں کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری لازمی آئے گا otherwise یہ سوال و جواب نہیں ہوں گے۔ آج پھر سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! وہ آرہے ہیں he is on the way اور میں دو دفعہ فون پر پوچھ چکا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کا آنا پہلے ضروری ہے یا معزز ممبران یا منسٹر صاحب کا آنا ضروری ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ کے سیکرٹری صاحب پہنچ گئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آگئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سیکرٹری صاحب پہنچ گئے ہیں۔ he is so quick. جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے اور آپ منسٹر صاحب کی seriousness دیکھیں، پتا نہیں کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا وتیرا ہے کہ انہوں نے ہر سوال کو طنز کے زمرے میں لینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے متعلقہ ضمنی سوال کیا تھا کہ منسٹر صاحب وہاں سے کنفرم کرلیں کیونکہ میرے پاس میرے حلقے کے میرے کالج کے اندر ایک بس کئی سالوں سے کھڑی ہے، ڈرائیور نہ ہونے کی وجہ سے وہ بس نہیں چل رہی تو میں نے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کی ہے اگر یہ mind نہ کریں تو اور یہ ہاؤس کے اندر کھڑے ہو کر اس طرح کا جواب دیتے ہیں کہ پھر آگے سے بندہ ان کو کیا سوال کرے؟ دیکھیں ہم یہاں پر تمام ممبران عوام کی فلاح و بہبود کے لئے آتے ہیں اور عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے آتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے اس میں تو اس بس کا ذکر نہیں ہے۔ اگر یہ حکم کرتے ہیں تو تحقیقات کرا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہی بات کی ہے۔ Obviously اب میں یہاں پر کھڑے ہو کر کیا بتاؤں کہ بس کوئی ہے یا نہیں ہے۔ you are being provocating on it ناں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ناکارہ بسوں کا تو ذکر ہے لیکن bus without driver کا ذکر نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کتنی بسیں زیر استعمال ہیں، کتنی چل رہی ہیں اور کتنی چالوں حالت میں ہیں؟ اس میں انہوں نے جواب میں یہ کہا ہے کہ دو بسیں ناکارہ کھڑی ہیں اور باقی تمام کی تمام بسیں چالو حالت میں ہیں۔ میں نے متعلقہ سوال کیا ہے شاید منسٹر صاحب میرے سوال کو سمجھ نہیں پا رہے؟

جناب سپیکر! بڑے ادب سے پھر گزارش کر رہا ہوں کہ جو بسیں ڈرائیوروں کی وجہ سے کھڑی ہیں تو کیا منسٹر صاحب ان ڈرائیوروں کی بھرتی کے لئے، جس طرح انہوں نے پچھلے سال وعدہ کیا تھا وہ وعدہ وفا کرنے کی کوشش کریں گے؟

جناب چیئرمین: اس جواب میں تو آیا ہے کہ دو بسیں ناکارہ حالت میں ہیں۔ اگر bus without driver کا issue ہے تو منسٹر صاحب آپ کو assurance دے دیں گے اور مسئلہ حل کرا دیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جیسے ہی government recruitment کی اجازت دے گی تو اگر کسی ڈرائیور کی کمی ہے تو وہ پوری کر دی جائے گی کیونکہ یہ سوال نہیں پوچھا گیا تھا تو obviously اس بات کا جواب بھی نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔جناب محمد طاہر پرویز! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میرا آخری ضمنی سوال ہے۔اس میں گورنمنٹ کالج۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز!اب ہم اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میرے دو ضمنی سوال ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ نے تین ضمنی سوال کر لئے ہیں پلیز! آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔SOPs بنے ہوئے ہیں آپ اس پر آ جائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!اگر آپ حکم دیتے ہیں تو آگے چلے جاتے ہیں لیکن میرے دو ضمنی سوال ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔آپ اپنا سوال نمبر بول دیجئے گا؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!سوال نمبر2444 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:ڈائریکٹر کالجز کے دفتر میں ملازمین کی تعداد
سال19-2018 کے لئے مختص بجٹ اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2444: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کا مالی سال19-2018 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ج) اس کے پاس کتنی گاڑیاں کون کون سے ماڈل کی ہیں اور یہ کن کن کے زیر تصرف ہیں؟

(د) ان گاڑیوں کے اخراجات تیل اور مرمت کے بارے میں بتائیں؟

(ہ) یہ گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں؟

(و) ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کے دفتر پر اس سال کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ز) کیا حکومت اس دفتر کے فنڈز کے اخراجات کا آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کے دفتر میں ملازمین کی کل تعداد 28 ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2018-19 میں Pay and allowance/contigency کی مد میں -/19,769,240 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ مد وار لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتر کے پاس دو گاڑیاں ہیں۔ ایک گاڑی ڈائریکٹر کالجز کے پاس ہے جبکہ دوسری ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کے زیر استعمال ہے۔ ڈائریکٹر کے زیر استعمال گاڑی Suzuki Cultus(FDG-21) ہے جس کا ماڈل 2012 ہے جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر کے زیر استعمال گاڑی Pothohar Jeep(LZH-1957) ہے جس کا ماڈل 2004 ہے۔

(د) تیل کی مد میں -/3,25,465 روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ مرمت کے لئے -/55,870 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ہ) Suzuki Cultus(FDG-21) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے 2012 میں خرید کر دفتر ہذا کو دی ہے جبکہ Pothohar Jeep(LZH-1957) ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن کالجز پنجاب لاہور نے 2006 میں دفتر ہذا کو دی۔

(و) 2018-19 میں ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (کالجز) فیصل آباد ڈویژن کی مرمت اور الماریوں کی تیاری وغیرہ پر -/3,00000 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ز) گورنمنٹ کے شیڈول کے مطابق پہلے بھی آڈٹ ہوتا آرہا ہے اور آئندہ بھی ہوگا۔ آخری آڈٹ 2015 تک ہو چکا ہے۔ 2019-20 کے آڈٹ شیڈول میں بھی آڈٹ کے لئے DG Audit کو درخواست کی جارہی ہے جس میں ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (کالجز) کا بھی آڈٹ متوقع ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ وزیر ہائر ایجوکیشن ایک دفعہ یہ بتادیں کہ جو ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کا مالی سال 19-2018 کا بجٹ مد وار تھا وہ بتادیں کتنا ہے؟ جو کاپی ہمیں دی گئی ہے اُس کو ابھی میں پڑھ نہیں سکتا تو منسٹر صاحب clarity سے بتادیں کہ کتنا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بجٹ پڑھ کر بتاؤں۔

جناب چیئرمین: وزیر ہائر ایجوکیشن! اگر آپ کو سوال سمجھ نہیں آیا تو معزز ممبر سوال کو دوبارہ repeat کر دیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر یہ چاہ رہے ہیں کہ بجٹ کے بارے میں جو جواب دیا گیا ہے میں اُن کو پڑھ کر بتا دوں تو pay and allowance/contingency کی مد میں -/19769240 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ معزز ممبر یہی پوچھ رہے ہیں کہ ڈائریکٹر کالجز فیصل آباد کا بجٹ مد وار کتنا ہے اور اگر اس کی detail پوچھ رہے ہیں تو اگلے صفحے پر لگی ہوئی ہے۔ یہ تفصیل لمبی چوڑی Annex-B میں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ اُن سے پوری detail پڑھوانا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! نہیں میں تو total amount پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! total amount یہی ہے جو میں نے ابھی عرض کی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو 18-2017 کا آڈٹ ہونا تھا اور 19-2018 کا آڈٹ ہونا تھا جو pending چلا آرہا تھا کیا وہ آڈٹ ہو چکا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سٹاف کی کمی ہے requestگئی ہوئی ہے جیسے اس ڈیپارٹمنٹ کی باری آئے گی تو آڈٹ ہو جائے گا 2015سے onward آڈٹ نہیں ہوا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ سوال دوسری بار ہاؤس کے اندر آرہا ہے اور استحقاق کمیٹی میں بھی مختلف محکموں کے جو تحاریک استحقاق ہم take upکر رہے ہیں اور میں بھی پنجاب ٹیکس بورڈ کے خلاف گیا ہوں اسی طرح Lahore Ring Road Authorityکے خلاف بھی گیا ہوں۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ 2015 سے لے کر اب تک میں اپنی گورنمنٹ میں بھی بات کرتا رہا ہوں میں کوئی نمبر ٹانگنے والے بات نہیں کر رہا میں اپنی گورنمنٹ کے اندر بھی بڑی مؤثر آواز اسی اسمبلی میں اسی floorپر اُٹھاتا رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ کون سی ایسی طاقت ہے جو آڈٹ سے روکتی ہے کیوں نہیں رپورٹیں پنجاب اسمبلی کے اندر پیش کی جاتیں، کیا وجہ ہے یہ منسٹر صاحب یہاں پر ہاؤس کو بتائیں کیونکہ یہ بڑی پریشانی والی بات ہے کہ تمام کے تمام محکمے آڈٹ کروانے کے لئے تیار نہیں ہیں کوئی ہمیں یہاں پر تاریخ دیں کہ فلاں تاریخ تک رپورٹس آئیں گی، چلیں ایک ایک سال کر کے ہی آڈٹ پیش کرنا شروع کریں تاکہ ہم اسمبلی کے اندر آئیں ہمیں پتا چلے کہ کون سے محکمے میں کیا کام ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن! آپ کو آڈٹ کی کوئی تاریخ دینی چاہیے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اگر ہم نے خود internal آڈٹ کرنا ہوتا تو that's a different thing. یہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے تو نہیں کرنا اے جی آفس نے کرنا ہے۔ آپ کی گورنمنٹ کا size of work پہلے ہی بہت بڑا ہے تو اے جی آفس کے پاس سٹاف نہیں ہے یہ ان کی گورنمنٹ میں بھی resourcesکا ایشو تھا اگر کوئی جان بوجھ کر کرتا ہے تو پھر الگ بات ہے لیکن یہ ایک general problemہے تمام محکموں کے ساتھ ہے میرے خیال میں معزز ممبر بھی اس کو سمجھتے ہیں کہ اس کا reason کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، آڈٹ اے جی آفس سےrelated ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اے جی آفس کسی اور پنجاب کے زمرے میں آتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وہ الگ ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین میں نے تو صرف اتنی سیassurance مانگی ہے کہ اتنی سی مہربانی کر کے یہannounce کر دیں کہ فلاں تاریخ تک رپورٹ ہاؤس کے اندر پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! صرف انشاءاللہ نہیں وزیر ہائر ایجوکیشن سےassure کروا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ اے جی آفس سے متعلقہ سوال ہے۔ وزیر خزانہ سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔HED والے کیسے جواب دے سکتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ آج ہاؤس کو چیئر کر رہے ہیں آپ کی طرف سے یہ رولنگ آنی چاہئے کہ اتنے عرصے میں یہ آڈٹ رپورٹ آنی چاہئے، آپ چھ ماہ کا عرصہ دے دیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ایک دو ماہ کا عرصہ دے دیں اس مالی سال کا عرصہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: آپ خود سمجھ دار ہیں آپ خود بتائیں کہ اے جی آفس کی باتHED والے کیسے بتا سکتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!HED والے کم از کمreminder لکھ کر بھیجیں کہ کیوں یہ کام نہیں ہو رہا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن! آپ اے جی آفس کوreminder لکھ کر بھیجیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Reminder ہو جائے گا لیکن جو اے جی آفس ہے وہ72 اداروں کا ہر سال آڈٹ کرتا ہے تو جب HED کی باری آئے گی تو اس کا آڈٹ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر ہائر ایجوکیشن! آپ اے جی آفس کو آڈٹ کے لئے reminder بھیج دیں یہ معزز ممبر کی اچھی تجویز ہے۔ جی، اگلا سوال۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن ہاؤس کو یہ بتا دیں کہ یہ آڈٹ کا طریق کار کیا ہے، کیا ان کا اپنا ڈیپارٹمنٹ آڈٹ نہیں کرواتا؟

جناب چیئرمین: نہیں آڈٹ اکاؤنٹنٹ جنرل سے کرواتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کا اپنا ڈیپارٹمنٹ آڈٹ کرواتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اکاؤنٹنٹ جنرل کو الہام نہیں ہوتا کہ اُس نے آڈٹ کرنا ہے یہ محکمے ہوتے ہیں جو اپنا آڈٹ کرواتے ہیں وہ اپنے پروگرام دیتے ہیں کہ ہمارا آڈٹ اس انداز میں ہو گا۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے اور ڈیپارٹمنٹ آڈٹ کروانے کا پابند ہے۔ اس میں بات کیا ہے کہ اگر کوئی ممبر کہتا ہے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے فلاں ونگ کا، فلاں چیز کا کوئی آڈٹ ہونا ہے تو ڈیپارٹمنٹ تو خوش ہوتا ہے کہ ہمارا آڈٹ ہو گا اُس میں آڈٹ paras بنیں گے وہ تو بعد کی بات ہے آڈٹ کروانا یا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے تو آڈٹ والوں کو لکھ دیا ہوتا ہے آگے اے جی آفس والوں نے prioritize کرنا ہوتا، انہوں نے اپنی priority طے کرنی ہوتی ہے وہ ایک الگ ڈیپارٹمنٹ ہے اگر انہوں نے لکھ

کر بھیج دیا ہوا ہے تو اُس آڈٹ کے نہ ہونے یا late ہونے کی وجہ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ معزز ممبر آڈٹ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں یہ سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی وہی بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن! آپ نے یہ آڈٹ کے لئے reminder کب بھیجا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ تو ڈیپارٹمنٹ سے چیک کیا جا سکتا ہے کہ آخری reminder کب گیا ہے کیونکہ یہ سوال میں تو نہیں تھا لیکن میں یہ بتادوں کہ internal آڈٹ الگ چیز ہے اور external آڈٹ الگ ہوتا ہے جو اے جی آفس ہے اُس نے external آڈٹ کرنا ہوتا ہے وہی سب سے زیادہ appropriate ہے اور یہ بات کہ ڈیپارٹمنٹ نے آڈٹ کرنا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے اپنے آڈٹ تو ہر لیول پر ہوتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر ہائر ایجوکیشن! آپ ڈیپارٹمنٹ کے آڈٹ کا بتادیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! وہ تو ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب طاہر پرویز! آپ نے 17-2016 کے آڈٹ کا پوچھا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کا پوچھ رہا ہوں اور سمجھانے والی بات یہ ہے شاید منسٹر صاحب دو باتوں سے confuse ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بالکل ٹھیک بات کی ہے کہ ایک جنرل آڈٹ ہوتا ہے اور ایک ان کا اپنا ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا آڈٹ ہوتا ہے ہم ان کے محکمانہ آڈٹ کی بھی بات کر رہے ہیں اور ہم ان کے جنرل آڈٹ کی بھی بات کر رہے ہیں یہ دونوں آڈٹ کے متعلقہ منسٹر یا سیکرٹری کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ پابندی سے کروائیں اگر کہیں پر کوئی problem جس طرح منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ وہاں پر بھی اکاؤنٹس آفس میں کوئی shortage چل رہی ہے یا مجھے نہیں پتا کیا problem ہے یہ آڈٹ کیوں نہیں کیا جا رہا لیکن یہ جو ایشو ہے یہ تمام کے تمام محکمہ جات میں دیکھا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!میری استحقاق کمیٹی میں دو تحاریک استحقاق چل رہی ہیں اور میں نے دو applications move کی ہیں جس کے اندر ایک تو Lahore Ring Road Authority ہے اور دوسرا پنجاب ٹیکس بورڈ کا تھا تو جو پنجاب ٹیکس بورڈ کے چیئرمین تھے انہوں نے یہاں پر آکر آپ بھی اس میں میٹنگ میں موجود تھے وہ commit کر کے گئے ہیں کہ ہم انشاءاللہ اگلی میٹنگ تک دو سال کا آڈٹ کر کے لے آئیں گے اُس سے اگلی میٹنگ میں پھر ہم دو سال کا آڈٹ کر کے لے آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری اتنی سی گزارش ہے اس سے لمبی تو میری کوئی گزارش نہیں ہے کیونکہ ہم یہاں پر اسمبلی میں لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے آتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن !آپ کا جو internal آڈٹ ہے اُس کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ clarity سے اگر سوال میں یہ پوچھ لیتے کہ ان کو internal آڈٹ کی رپورٹ چاہئے تو وہ تو 19-2018 کا ہوا ہوا ہے 20-2019 کا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو اے جی آفس کا آڈٹ ہے وہ نہیں ہوا اُس کا بھی لیٹر لکھا ہوا ہے اگر معزز ممبر کو اُس کی تفصیل چاہئیں تو ان کو مہیا کر دیتے ہیں معزز ممبر اور بتائیں کیا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، جناب طاہر پرویز! وزیر ہائر ایجوکیشن کے پاس reminder کا لیٹر بھی ہے اور internal آڈٹ بھی آپ کو 17-2016 کا مل سکتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3371 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3413 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3495 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3642 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو

بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3755 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3871 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3974 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: منڈی احمد آباد میں بوائز اور ڈگری کالج کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***3974: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی احمد آباد اور گردنواح کے علاقہ کی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے حجرہ شاہ مقیم بصیر پور یا کنگن پور جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت منڈی احمد آباد میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج نہ ہیں، منڈی احمد آباد میں بوائز اور گرلز طلباء و طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کو بصیر پور جانا پڑتا ہے۔ بصیر پور کا فاصلہ منڈی احمد آباد سے کم ہونے کی وجہ سے اور طالبات کے لئے بصیر پور گرلز کالج میں بس کی سہولت کی بدولت طالبات بآسانی بصیر پور پہنچ جاتی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ منڈی احمد آباد اور گرد و نواح کے علاقہ کی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور یا کنگن پور جانا پڑتا ہے۔ منڈی احمد آباد میں طالبات کی تعداد کم ہونے، بصیر پور کا فاصلہ منڈی احمد آباد سے کم ہونے اور طالبات کے لئے بصیر پور گرلز کالج میں بس کی سہولت کی بدولت طالبات بآسانی بصیر پور پہنچ جاتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت منڈی احمد آباد میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ منڈی احمد آباد میں بوائز اور گرلز کالجز کے قیام کے لئے فزیبلٹی رپورٹس متعلقہ ضلعی حکام سے منگوالی گئی ہیں۔ ان رپورٹس کی روشنی میں جلد اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری معزز منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس سوال کے جز (الف اور ب) کا جو جواب دیا گیا ہے وہ same ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ طلباء و طالبات کی کتنی تعداد منڈی احمد آباد سے دیگر علاقوں میں پڑھنے کے لئے جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میرا دوسرا ضمنی سوال بھی اس سے متعلقہ ہے کہ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں بسوں کی سہولت کا ذکر کیا ہے تو میں اس حوالے سے منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ بالکل غلط بیانی کی گئی ہے اس پر میں ضمنی سوال بعد میں کروں گا پہلے یہ طلباء و طالبات کی تعداد بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس سوال میں تعداد کا ذکر نہیں کیا گیا لہٰذا اس پر کوئی ریسرچ بھی نہیں کی گئی اگر یہ کہتے ہیں تو اس سوال کو pending کر دیں ہم جواب منگوا لیتے ہیں اور یہ اس حوالے سے fresh question کر لیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! مجھے بھی اس سوال میں کہیں طلباء و طالبات کی تعداد کا ذکر نظر نہیں آیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا یہ متعلقہ سوال ہی ہے اگر اس طرح دیکھا جائے تو پھر کوئی بھی ضمنی سوال متعلقہ نہیں ہو گا۔ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہوتا ہے کہ منسٹر صاحب جب ہاؤس میں سوالات کے جوابات دینے کے لئے آتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ اس سوال سے related دو یا تین سوال خود بنا کر دیتا ہے۔ اب اسی سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ بصیر پور سے بسیں بوائز اور گرلز کو لینے کے لئے منڈی احمد آباد جاتی ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ جواب بالکل جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ اگر بصیر پور سے کوئی ایک بس بھی باہر جاتی ہو تو میں اس کا ذمہ دار ہوں یعنی ہاؤس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے غلط جواب نہیں آنا چاہئے تو اس پر ذرا منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر کی اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ ضمنی سوال کیا ہوتا ہے تو ضمنی سوال میں آپ کوئی نیا fact نہیں پوچھ سکتے، یہ بہت senior parliamentarian ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیوں ایسی غلط بات کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! چلیں، اس بات کو چھوڑیں اور آگے چلیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! دوسری چیز جو کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے اور معزز ممبر ان کے facts کو challenge کر رہے ہیں تو اس پر انکوائری کروا لیتے ہیں اگر ڈیپارٹمنٹ نے غلط بیانی کی ہے تو ہم اس پر ایکشن لے لیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جی، بالکل منسٹر صاحب اس پر انکوائری کروائیں اور مجھے یقین ہے کہ اس میں غلط بیانی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ سیشن کے بعد منسٹر صاحب سے مل لیں وہ اس پر انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ جو کرنا ہے وہ معزز چیئر کر دے کیونکہ یہ ملنے ملانے والا دھوکا ہے۔ اب اسی حوالے سے میرا آخری ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ last year میں نے ہاؤس میں ڈگری کالج منڈی احمد آباد کے متعلق ایک سوال دیا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! میں معذرت کے ساتھ قطع کلامی کر رہا ہوں کہ اگر آپ کے سوال کا جواب غلط آیا ہے تو اس پر آپ تحریک استحقاق بھی لا سکتے ہیں اور اس حوالے سے کمیٹی موجود ہے لہٰذا نئی کمیٹی بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب منسٹر صاحب خود انکوائری کروانے کا بول رہے ہیں تو پھر تحریک استحقاق کا کیا تک ہے۔ نہیں، نہیں، نہیں۔ معزز ممبر نے چیلنج کیا اور منسٹر صاحب نے ان کے چیلنج کو accept کیا کہ ٹھیک ہے اگر محکمے کی طرف سے کوئی غلط بیانی کی گئی ہے تو ہم اس پر انکوائری کروا لیتے ہیں اور انکوائری کا جو بھی رزلٹ آئے گا منسٹر صاحب اس پر جو بھی ایکشن لینا چاہیں گے وہ ایکشن لے لیں گے۔ تحریک استحقاق تو اس وقت دی جاتی ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ کا head نہ مانے اور چیلنج کرے۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے تو بڑی فراخدلی سے فرمایا ہے کہ اگر اس میں کوئی ایسی غلطی ہے کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو ہم اس کو accept کر کے اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! .Thank you for the correction اب ہم آگے چلتے ہیں۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ اسی معزز ہاؤس میں اسی topic سے related یہ آج سے چھ ماہ پہلے ایک جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیا تھا اور اس میں categorically لکھا تھا کہ گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز اینڈ گرلز منڈی احمد آباد بنانے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔ اب چھ ماہ بعد ایک جواب آگیا ہے کہ جی ہاں حکومت منڈی احمد آباد میں بوائز اور گرلز

ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔منڈی احمد آباد میں بوائز اور گرلز کالجز کے قیام کے لئے فزیبلٹی رپورٹ متعلقہ ضلعی حکام سے منگوالی گئی ہے لہٰذا ان رپورٹس کی روشنی میں جلد اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جواب اسمبلی میں پہلےsubmit کیا گیا تھا منسٹر صاحب اس کوown کرتے ہیں یا اس موجودہ جواب کوown کرتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی میں یہadd کرنا چاہتا ہوں کہ اگر منسٹر صاحب اس جواب کوown کرتے ہیں تو اسfinancial yearیاnext financial yearمیں یا اس سےnext financial yearمیں کب تک اس ڈگری کالج کے فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):جناب سپیکر! Situations change ہوتی رہتی ہیں لہٰذا میں دونوںanswers کو own کرتا ہوں۔پہلے situation یہ تھی کہ کالج نہیں بن سکتا تھا لیکن اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی پلاننگ ونگ نے اس کی فزیبلٹی رپورٹ بنالی ہے لہٰذا ظاہر ہے کہfacts changeہوتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر!اب فزیبلٹی رپورٹ کے لئے کہہ دیا ہے تو اگر یہfeasible ہوا توnext yearکیADPمیں گورنمنٹ سے پیسے مانگیں گےdepending on the resources اگر فنڈزallocateہو گئے تو انشاءاللہ یہ کالج بن جائے گا۔

MR CHAIRMAN: Depending on the resources of the Covid-19.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!یہ کوشش کر لیں کیونکہ ان کے پاس اتنا لمبا ٹائم نہیں ہے۔-I am satisfied. Thank you.

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی چودھری افتخار حسین چھچھر آپ ہی کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 3975 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ:یونیورسٹی کے قیام اور طلباء وطالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3975: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف اوکاڑہ کب معرض وجود میں آئی؟

(ب) یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں اس وقت کون کون سے شعبہ جات ہیں اور کون سے مضامین پڑھائے جارہے ہیں؟

(ج) یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں اس وقت کتنے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں شعبہ وار طلباء اور طالبات کی تعداد بتائی جائے؟

(د) یونیورسٹی آف اوکاڑہ سال 19-2018 کے لئے کتنے ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ فنڈ مختص کئے گئے؟

(ہ) کیا حکومت یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں مزید شعبہ جات کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں توکب تک نہیں تووجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف اوکاڑہ بحوالہ ایکٹ (xiii of 2016) کے تحت یکم اپریل2016کو معرضِ وجود میں آئی۔

(ب) یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں اس وقت 38 مختلف شعبہ جات کے تحت 80 مضامین میں بی ایس / بی ایس سی آنرز، ایم ایس / ایم فل اور پی ایچ ڈی کی تعلیم دی جارہی ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں مختلف شعبہ جات میں تقریباً10425 طالب علم زیرِ تعلیم ہیں۔ جس میں طلباء کی تعداد 4797 اور طالبات کی تعداد 5628 ہے۔ طالب علموں کی شعبہ وار تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں سال 19-2018 کے لئے ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی فنڈ جاری نہیں ہوا جبکہ 283 ملین روپے نان ڈویلپمنٹ فنڈ کے طور پر گورنمنٹ آف پنجاب نے جاری کئے۔

(ہ) یونیورسٹیز خود مختار ادارہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ کسی بھی شعبہ میں تعلیم دینے کا فیصلہ متعلقہ یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوتا ہے۔ اگر یونیورسٹی آف اوکاڑہ مزید شعبہ جات کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو حکومت ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کے لئے سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یونیورسٹی آف ایجوکیشن اوکاڑہ ایک بہت بڑا تحفہ تھا۔

جناب سپیکر! اب میری humble request ہے کہ کیا معزز منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ جب سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آئی ہے تو ان دو سالوں میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن اوکاڑہ کے لئے ڈویلپمنٹ کی مد میں کتنے پیسے دیئے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جب کوئی گورنمنٹ یونیورسٹی بناتی ہے تو اس کا ڈویلپمنٹ پلان بھی دے کر جاتی ہے تو سابقہ گورنمنٹ اپنے آخری سالوں میں بہت ساری universities بنا گئی ہے جن کے لئے کوئی پیسے مختص کئے گئے اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی پلاننگ کی گئی تھی اور ہم نے اس کے باوجود ان universities کو own کیا۔ یونیورسٹی آف جھنگ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ اور یونیورسٹی آف نارووال اس میں شامل ہیں تو ظاہر ہے کہ financial crisis تو already تھا لیکن کیونکہ یونیورسٹی ایک ایسا subject ہے جو کہ ایک مشترکہ چیز ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے انہوں نے بہت اچھا کیا کہ universities بنادی تھیں لہٰذا ہم ان کو آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اب جہاں تک exact budget کی بات ہے تو کیا آپ نے اس حوالے سے اپنے سوال میں پوچھا تھا؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! وہ اس کی completion کا پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ university already complete ہے اور operational ہے۔ یونیورسٹی کے نئے پراجیکٹس آتے رہتے ہیں اب اگر آپ یہ کہیں کہ تمام facts میری finger tips پر ہیں تو ایسا نہیں ہے اگر معزز ممبر fresh question پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر صاحب سے بڑا ہی سادہ سا سوال ہے کہ جب سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نافذ ہوئی ہے آج تک یونیورسٹی آف اوکاڑہ کو ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی پیسے دیئے گئے ہیں یا نہیں دیئے گئے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بجٹ پاس ہو چکا ہے اور جو فنڈز آنے تھے وہ already آ چکے ہیں لہٰذا COVID-19 کی وجہ سے اس سال فنڈز نہیں دیئے جا سکتے۔ ہم ہائر ایجوکیشن کے لئے جو ADP چاہتے تھے ہمیں اس کا بہت کم fraction دیا گیا ہے اور ملکی صورتحال بھی سب کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ انہوں نے جو یونیورسٹیز بنائی تھیں ان کی کوئی پلاننگ نہیں تھی لیکن ماشاءاللہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ تو بہتر طریقے سے چل رہی ہے۔ تین سال گزرنے کے بعد ہائر ایجوکیشن کمیشن بھی فنڈز دے سکتا ہے ہم نے پچھلے سال بھی HEC سے گزارش کی تھی اور اس سال دوبارہ بھی کی ہے کہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کو فنڈز دیئے جائیں چونکہ اس یونیورسٹی میں potential بھی ہے اور ہم اس کے ایڈمنسٹریشن کے معاملات پر کافی توجہ بھی دے رہے ہیں، financial situation آپ کے سامنے ہے جب بہتر ہو گی تو انشاءاللہ فنڈز بھی دے دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ فنڈز ملیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ایک اور ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 4008 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4012 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: یونیورسٹی کے قیام اور بلڈنگ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4012: جناب منان خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف نارووال کب قائم کی گئی تھی؟

(ب) اس کی بلڈنگ کی تعمیر کتنی مکمل ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس بلڈنگ کی تعمیر پر کتنی رقم آج تک خرچ ہوئی ہے؟

(د) اس کا کتنا کام باقی ہے اس وقت کون کون سا کام ہو رہا ہے؟

(ہ) مالی سال 20-2019 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(و) کیا حکومت اس کا بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی ہدایات پر گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج نارووال میں، یونیورسٹی آف گجرات کا سب کیمپس قائم کیا گیا۔ بعد ازاں پنجاب اسمبلی نے مورخہ 04-03-2018 کو یونیورسٹی آف نارووال ایکٹ منظور کیا جو گورنر پنجاب کی منظوری مورخہ 19-03-2018 کے بعد مورخہ 20-03-2018 کو پنجاب گزٹ میں شائع ہوا۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے 19-04-2018 کو یونیورسٹی آف گجرات کے سب کیمپس کو بطور یونیورسٹی آف نارووال اپ گریڈ کئے جانے کا نوٹیفکیشن کیا۔

(ب) حکومت پاکستان کے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام(PSDP) میں شامل ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پراجیکٹ "Strengthening & Expansion of University of Gujrat and its Allied Campuses" کے تحت یونیورسٹی آف گجرات کے مین کیمپس اور نارووال سب کیمپس میں ترقیاتی کاموں کی منظوری حکومت پاکستان کی سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے مورخہ 28-04-2015 کو دی جس کے پہلے مرحلے میں یونیورسٹی آف گجرات سب کیمپس نارووال میں شروع کئے گئے ترقیاتی کاموں میں سے چار دیواری کا کام بمطابق ورک آرڈر مکمل ہے جبکہ دوسرے اکیڈمک بلاک اور لائبریری اور ایڈمن بلاک پر کام مارچ 2020 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔ مزید برآں ایک گرلز اور بوائز ہاسٹل پر بھی کام جاری ہے۔

(ج) حکومت پاکستان کے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے متذکرہ بالا پراجیکٹ کے تحت موجودہ یونیورسٹی آف نارووال کی عمارت کی تعمیر پر وفاقی حکومت / ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز سے اب تک 801.557 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) حکومت پاکستان کے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام(PSDP) میں شامل ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پراجیکٹ "Strengthening & Expansion of University of Gujrat and its Allied Campuses" کے تحت ایوارڈ کئے گئے ترقیاتی کاموں میں سے چار دیواری کا کام بمطابق ورک آرڈر مکمل ہے جبکہ دوسرے اکیڈمک بلاک اور لائبریری اور ایڈمن بلاک پر کام مارچ 2020 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔ مزید برآں ایک گرلز اور بوائز ہاسٹل پر بھی کام جاری ہے۔ مذکورہ بالا پراجیکٹ کے یونیورسٹی آف نارووال کے قیام کے وقت ایوارڈ نہ کئے جانے والے کام اور وفاقی پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے دوسرے پراجیکٹ "Strengthening of University of Narowal" کے تحت کام یونیورسٹی آف نارووال کے زیر انتظام انجام دیئے جائیں گے۔

(ہ) حکومت پاکستان کے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام(PSDP) میں شامل ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پراجیکٹ "Strengthening & Expansion of University of Gujrat and its Allied Campuses" کے تحت یونیورسٹی آف گجرات کے مین کیمپس اور سب کیمپس نارووال (موجودہ یونیورسٹی آف نارووال) کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 کے وفاقی بجٹ میں 150 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ سال رواں کے PSDP میں شامل ایک دوسرے ترقیاتی منصوبے "Strengthening Universityof Narowal" کے لئے بھی 150 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یونیورسٹی آف نارووال کے قیام کی منظوری کے بعد حکومت پنجاب نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یونیورسٹی آف نارووال کا ترقیاتی پراجیکٹ مع اختصاص فنڈز شامل کیا تھا جس پر عملدرآمد نہ کیا گیا۔

(و) وفاقی پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل "Strengthening & Expansion of University of Gujrat and its Allied Campuses" کے پراجیکٹ کے تحت یونیورسٹی آف گجرات کے سب کیمپس نارووال (موجودہ یونیورسٹی آف نارووال) کے متذکرہ بالا پراجیکٹ کے جاری کام کو جلد از جلد (جون 2020 کے اختتام تک) مکمل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس جواب میں یونیورسٹی آف نارووال کے متعلق کافی تفصیلات دی گئی ہیں، میں نے سوال کے جز (و) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت اس کا بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2020 تک مکمل کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ جون 2020 تو گزر چکا ہے لیکن کام مکمل نہیں ہوا لہٰذا منسٹر صاحب بتادیں کہ کب تک مکمل کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو فنڈز آئے تھے وہ already released ہیں اور کام ہو رہا ہے شاید کچھ delays ہوں لیکن وہ آخری مراحل میں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! بلڈنگز بن چکی ہیں، boundary wall بھی بن چکی ہے لیکن روڈز انفراسٹرکچر کا سارا کام ہی رہتا ہے۔ راستے اور لانز بنیں گے تب ہی سٹوڈنٹس ادھر جا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ within university روڈز کی بات کر رہے ہیں یا باہر کے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں یونیورسٹی کے اندر کے روڈز انفراسٹرکچر کی بات کر رہا ہوں یہ ابھی شروع ہی نہیں ہوا لہٰذا اگر اس میں کچھ کر سکتے ہیں تو مہربانی کریں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر یونیورسٹی کے اندر روڈز انفراسٹرکچر کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Handing over کا مرحلہ شروع ہو چکا ہے جو کام پہلے تھا وہ hand over کروالیں تو اگلی سکیم بھی لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جو یونیورسٹیز بنی ہیں ہم نے انہیں لے کر چلنا ہے لہٰذا جیسے ہی فنڈز کی availability ہوتی ہے we will go ahead with it.

جناب چیئرمین: جناب منان خان! انشاءاللہ فنڈز کی availability پر ہی ہو گا۔

جناب منان خان: جی، شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب یاسر ہمایوں بڑے competent minister ہیں اور بڑے اچھے initiatives لیتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم پر جو آپ کی گورنمنٹ مسلط کی گئی ہے آپ نے ان دو سالوں میں کوئی نئی یونیورسٹی بھی بنائی ہے؟

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کا یہ سوال relevant نہیں ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ .Order in the House please جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4015 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ نیناں اور کنجروڑ کے قیام، بلڈنگ کی تعمیر اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4015: **جناب منان خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ نیناں اور کنجروڑ ضلع نارووال کب قائم کئے گئے تھے؟

(ب) ان کی تعمیر پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوتی ہے؟

(ج) ان کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہیں یا ابھی کام باقی ہے؟

(د) ان کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) ان دونوں کالجز میں کلاسز جاری ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان دونوں کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں کون کون سی خالی ہیں تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ز) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار بتائیں ان کی مسنگ فسیلٹیز کیا کیا ہیں یہ کب تک فراہم ہوں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج کنجروڑ کا تعمیراتی کام 2016-10-23 اور گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ نیناں 2016-06-16 کو شروع ہوا تھا۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج کنجروڑ میں تقریباً82.482 ملین اور گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ نیناں میں تقریباً83.897 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) دونوں کالجز کا کام ابھی جاری ہے۔ گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ نیناں کا تقریباً96 فیصد اور گورنمنٹ ڈگری کالج کنجروڑ میں تقریباً92 فیصد کام ہو چکا ہے۔

(د) گورنمنٹ ڈگری کالج کنجروڑ کے لئے23.005 ملین اور گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ نیناں کے لئے32.609 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ہ) دونوں کالجز میں تعمیراتی کام جاری ہے اور کالجز کی بلڈنگ بھی ابھی تک محکمہ ہائر ایجوکیشن کے حوالے نہیں کی گئی ہیں جس کی وجہ سے کلاسز جاری نہیں ہو سکیں۔

(و) ابھی تک دونوں کالجز کی SNE جاری نہ ہوئی ہے۔ بلڈنگ مکمل ہونے کے SNE جاری ہو گی۔

(ز) چونکہ دونوں کالجز کی بلڈنگ ابھی مکمل نہ ہوئی ہیں جس کی وجہ سے کلاسز جاری نہ ہو سکی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! جواب میں ساری تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ اب تو منسٹر صاحب پہچانے نہیں جا رہے لیکن جب شروع شروع میں آئے تھے میں نے اس ٹائم بھی گزارش کی تھی کہ میرے حلقے میں کوٹ نیناں اور کنجروڑ دو کالجز ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ ان پر96 اور92 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اتنا کام تو پہلے ہی مکمل تھا اب دو سال گزر گئے ہیں مہربانی فرما کر انہیں مکمل کریں تاکہ کلاسز شروع ہو جائیں اور عوام کو فائدہ ملنا شروع ہو۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ end of this quarter complete ہو جائے گا اور انشاء اللہ next academic year میں کلاسز شروع ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، next academic year میں کلاسز شروع ہو جائیں گی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سال کلاسز شروع ہو جائیں گی؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ next academic year میں کلاسز شروع ہوں گی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! Hand over کریں گے تو کلاسز شروع ہو سکیں گی چونکہ دو سال میں تو یہ کام نہیں ہوا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! کئی سالوں سے ٹیچنگ سٹاف کی ہزاروں کے حساب سے اسامیاں خالی پڑی ہیں، جو کالجز already چل رہے ہیں وہاں بھی گورنمنٹ کی affordability نہیں ہے اور گزشتہ حکومت کی بھی نہیں تھی اور یہ مسئلہ وہیں سے continue ہو رہا ہے۔ جب تک fiscal space نہیں ہو گی تو کیسے ممکن ہے کہ آپ کالجز کھولتے جائیں لیکن ان میں سٹاف نہ ہو۔ یہ تو ongoing problem ہے جو چل رہا ہے and we need to sort it out لیکن جب تک مالی حالات بہتر نہیں ہوں گے تو یہ ٹھیک نہیں کیا جا سکتا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اگر یہ بیان دینا ہے تو اس کا فائدہ نہیں ہے بلکہ اس معاملے میں منسٹر صاحب کوئی positive بات کریں۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! منسٹر صاحب نے next academic year کی commitment کی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اگر یہ SNE ہی process نہیں کریں گے تو کلاسز کیسے شروع ہو سکتی ہیں؟ یہ بڑا لمبا process ہوتا ہے لہٰذا منسٹر صاحب کم از کم SNE تو issue کرائیں۔ سوال کے جز (و) میں پوچھا گیا تھا کہ ان دونوں کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں کون کون سی خالی ہیں اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بلڈنگ مکمل ہو گی تو پھر SNE کا process شروع کیا جائے گا لہٰذا میری استدعا ہے کہ SNE کا process پہلے شروع کریں گے تو مکمل ہو گا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ اس quarter میں بلڈنگ مکمل ہو جائے گی اور next academic year میں کلاسز کا اجرا ہو گا۔ اس سال تو ویسے بھی ایمرجنسی کی صورتحال چل رہی ہے لہٰذا next academic year میں کلاسز شروع ہوں گی اور اس سے پہلے SNE اور باقی کام بھی ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! منسٹر صاحب اگلے سال کے لئے وعدہ کر رہے ہیں۔

جناب منان خان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چوہدری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4064 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 میں بوائز و گرلز کالجز
کی تعداد اور ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4064: چوہدری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔243 بہاولنگر میں کہاں کہاں کالجز بوائز و گرلز ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پرنہ کرنے میں کیا کیا عوامل حائل ہیں؟

(ج) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے، کس کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے اور کس کس کی بلڈنگ ناکافی ہے، کب تک ان کی بلڈنگ ٹھیک اور درست حالت میں ہو جائے گی؟

(د) ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں اور کب تک فراہم ہو جائیں گی؟

(ہ) ان کالجوں کے سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

(و) ان کالجوں کو بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے فراہم کی گئی ہیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔243 بہاولنگر میں واقع کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ کالج فار بوائز ہارون آباد

(ii) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہارون آباد

(iii) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس فار بوائز ہارون آباد

(ب)

نمبر شمار	کالج کا نام	منظور شدہ اسامیاں				خالی اسامیاں			
		BS-17	BS-18	BS-19	BS-20	BS-17	BS-18	BS-19	BS-20
1۔	گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ کالج فار بوائز ہارون آباد	24	16	14	01	09	08	12	01
2۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہارون آباد	14	10	03	03	03	03	01	02
3۔	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس فار بوائز ہارون آباد	04	03	01	00	02	00	00	00

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مندرجہ بالا اسامیاں اساتذہ کرام کی پروموشن / ٹرانسفر / ریٹائرمنٹ کے باعث عرصہ دو سے پانچ سال سے خالی ہوئیں تاہم طلباء و طالبات کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان خالی اسامیوں پر کالج ٹیچر انٹرنز (CTIs) رکھے گئے ہیں جو طلباء و طالبات کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ بعد ازاں گریڈ 17 کی اسامیوں کی سفارشات محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوائے گا اور مستقل بنیادوں پر ان خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

(ج) متذکرہ بالا کالجوں کی عمارات اور ان کی حالت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہارون آباد کے کالج کی لائبریری کی مرمت کی ضرورت ہے جس پر کام کیا جا رہا ہے۔

(د)

(i) گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ کالج فار بوائز ہارون آباد میں طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر لائبریری بلڈنگ میں توسیع اور چار واش رومز کی ضرورت ہے۔ محکمہ کی طرف سے صوبہ پنجاب کے تمام پبلک کالجز میں عدم دستیاب سہولیات کا تخمینہ لگایا جارہا ہے اور یہ سہولیات ترجیحی بنیادوں پر فراہم کی جائیں گی۔

(ii) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہارون آباد میں خواتین اساتذہ کے بچوں کے لئے ڈے کیئر سینٹر درکار ہے محکمہ کی طرف سے صوبہ پنجاب کے تمام پبلک کالجز میں عدم دستیاب سہولیات کا تخمینہ لگایا جارہا ہے اور یہ سہولت بھی ترجیحی بنیادوں پر فراہم کی جائے گی۔

(ہ)

(i) گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج ہارون آباد کو سال 20-2019 میں تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ 50.58 ملین روپے کا بجٹ دیا گیا جس میں سے 48.10 ملین خرچ ہوچکا ہے جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 95 فیصد بنتا ہے۔

(ii) گورنمنٹ ڈگری کالج خواتین ہارون آباد کو سال 20-2019 میں تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں 44.87 ملین روپے کا بجٹ دیا گیا جس میں سے 39.24 ملین خرچ ہوچکا ہے جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 90 فیصد بنتا ہے

(iii) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس ہارون آباد کو سال 20-2019 میں تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد مبلغ 10.68 ملین روپے کا بجٹ دیا گیا جس میں 10.31 ملین خرچ ہوچکا ہے جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 98 فیصد بنتا ہے۔

(و)

(i) گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ کالج فار بوائز ہارون آباد میں فی الحال بس کی ضرورت نہیں ہے طلباء کی ڈیمانڈ کی صورت میں مزید غور کیا جاسکتا ہے۔

(ii) گورنمنٹ ڈگری کالج خواتین ہارون آباد میں طالبات کی پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے دو بسیں فراہم کی جاچکی ہیں۔

(iii) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس ہارون آباد میں طلباء کی زیادہ تر تعداد مقامی ہونے کی وجہ سے فی الحال بس کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال تھا کہ ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اوران کو پُر نہ کرنے میں کیا کیا عوامل حائل ہیں؟ اس کے جواب میں گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ کالج کے حوالے سے گریڈ کے حساب سے منظور شدہ اور خالی اسامیوں کے بارے میں بتایا گیا ہے لیکن آپ نے تفصیل نہیں دی کہ کون کون سے سبجیکٹس کے کون کون سے ٹیچرز وہاں پر موجود نہیں ہیں۔ اگر منسٹر صاحب اس پر روشنی ڈال سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں کچھ چیزیں آپ کے علم میں لے آؤں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر جو سبجیکٹ وار پوچھ رہے ہیں واقعی محکمے نے جواب میں اس کی تفصیل نہیں دی لیکن انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ معزز ممبر کو بھی پتا ہے کہ ان کی ہی گورنمنٹ کے دور میں بہت ساری اسامیاں خالی تھیں اور انہیں CTIs کے ذریعے پُر کیا جاتا رہا ہے اور ابھی بھی وہی process continue ہے جب تک ہم PPSC کے through hiring نہیں کرتے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرا سوال تو سبجیکٹ وار ہی تھا۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، چودھری مظہر اقبال! آپ بات کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے بالکل particularly سوال کیا تھا کہ سبجیکٹ وار بتائیں لیکن میں آپ کو بتاتا چلوں کہ گورنمنٹ رضویہ کالج برائے طلباء میں ٹیچنگ سٹاف کی 54 اسامیوں میں سے پچیس اسامیاں خالی ہیں اور یہ جو پچیس اسامیاں خالی ہیں یہ ساری فزکس، کیمسٹری، کمپیوٹر سائنسز، انگلش اور اکنامکس جیسے اہم سبجیکٹس میں صرف ایک ایک استاد موجود

ہے اور باقی ساری اسامیاں خالی ہیں۔ آپ جو کالج ٹیچر انٹرنز(CTIs) کی بات کرتے ہیں ان کی appointments کرتے کرتے آپ اکتوبر یا نومبر تک لے جاتے ہیں جبکہ کالجز اگست میں شروع ہو جاتے ہیں۔ ابھی تو COVID-19 کی وجہ سے سارے معاملات رُکے ہوئے ہیں۔ ہم گورنمنٹ کے کالجوں کو 50/40 بلین روپے دے رہے ہیں لیکن ان کالجوں کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر بچے داخل ہی نہیں ہوتے کیونکہ اساتذہ کی کمی ہے۔ اسی وجہ سے اکیڈمیاں اور پرائیویٹ کالجز بڑھ رہے ہیں۔ کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود بھی ہمارے گورنمنٹ کالجوں کی کوئی effectivity نہیں ہے۔ اس سلسلے میں آپ گزشتہ حکومتوں کو مورد الزام ٹھہراتے رہتے ہیں حالانکہ ہم سب اس کے ذمہ دار ہیں۔ پی ٹی آئی کے منشور کے مطابق موجودہ حکومت کی اس حوالے سے کوئی expertise مجھے نظر نہیں آتی۔ یہ سارے ادارے بالکل غیر فعال ہو چکے ہیں۔ ان کالجوں کی عمارتیں موجود ہیں، کئی کئی ایکڑز ان کا ایریا ہے اور ہم ان عمارتوں کی maintenance بھی کر رہے ہیں لیکن ان کی کوئی output ہمیں نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! مجھے وزیر ہائر ایجوکیشن یہ بتائیں کہ ان کالجوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے حوالے سے پی ٹی آئی کی حکومت کیا لائحہ عمل اختیار کر رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں کہ ہمارے صوبے میں ہائر ایجوکیشن کے تعلیمی اداروں کے لئے اربوں روپے کی بلڈنگز تعمیر کی گئی ہیں لیکن ان میں اساتذہ کی کمی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ پنجاب پبلک سروس کے ذریعے فوری طور پر اساتذہ کو بھرتی کیا جائے۔ ان کالجوں یا تعلیمی اداروں میں جب تک اساتذہ نہیں ہوں گے تو طالب علم proper طریقے سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم نے اساتذہ کی بھرتی کے لئے پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھجوا دی ہے۔ پچھلے سال بھی ہم ان اساتذہ کو بھرتی کرنا چاہتے تھے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں اجازت نہیں مل سکی۔ اس سال ہم اساتذہ کو بھرتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ متفق ہوں کہ جب تک اساتذہ کی یہ اسامیاں پُر نہیں ہوں گی اس وقت تک کالجز ٹھیک چل سکتے اور نہ ہی طالب علم proper طریقے سے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو پتا ہے کہ بی اے ختم کر دیا گیا ہے اور سارے ڈگری کالجوں میں چار سالہ بی ایس کے پروگرام شروع کئے جا رہے ہیں یعنی چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ پہلے انٹر کرنے کے بعد دو سال میں بچے گریجویٹ ہو جاتے تھے۔ اس کو ختم کر کے چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرامز شروع کئے جا رہے ہیں۔ اساتذہ کی کمی اور باقی لوازمات نہ ہونے کی وجہ سے اس پروگرام پر کیسے عملدرآمد ممکن بنایا جا سکتا ہے اور اس بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ پرائیویٹ کالجوں کی صورتحال بھی آپ کے سامنے ہے کہ وہ پچھلے پانچ مہینے سے بند ہیں اور ابھی مزید دو مہینے شاید بند رہیں گے۔ کیا ان کی financial assistance کے لئے حکومت کوئی اقدام اُٹھا رہی ہے؟ یہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے 80 فیصد تعلیمی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ایجوکیشن اور وزیر ہائر ایجوکیشن اپنی ہر تقاریر میں ہمیشہ ان پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو let down کرتے ہیں۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔ ان میں سے کچھ تعلیمی اداروں کے پاس کرائے کی عمارتیں ہیں۔ صوبے کے 80 فیصد بچے ان پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ حکومت نے COVID-19 کے باعث متاثر ہونے والے ان تعلیمی اداروں کو کیا financial assistance دی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر کا پہلا سوال pertinent ہے لیکن ان کا دوسرا fresh question بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ہاں! دوسرا fresh question بنتا ہے لیکن اگر آپ اس بابت کوئی وضاحت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جناب سپیکر! چار سالہ بی ایس پروگرام اس لئے شروع کیا گیا ہے کہ پہلے جو گریجویٹ پروگرام یعنی بی اے چل رہا تھا دنیا کے دوسرے ممالک میں اس کو بیچلر پروگرام تسلیم نہیں کیا جاتا۔ بہت عرصہ پہلے ہائر ایجوکیشن کمیشن نے یہ فیصلہ کر دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ 2011 میں چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام شروع کر دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں تنقید نہیں کر رہا لیکن سابقہ حکومتوں نے دس سال ضائع کر دیئے اور تمام جامعات اور ڈگری کالجوں میں چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام شروع نہیں کئے جا سکے۔ البتہ صوبہ خیبر پختونخوا میں زیادہ تر کالجوں میں بی ایس ڈگری پروگرام شروع ہو گئے تھے جبکہ صوبہ پنجاب کے بہت کم کالجوں میں بی ایس ڈگری پروگرام شروع ہو سکے ہیں۔

جناب سپیکر! ایچ ای سی نے last year finally warn کیا کہ آپ فوری طور پر دو سالہ ڈگری پروگرام کو ختم کریں۔ ہائر ایجوکیشن میں سب سے اہم چیز کوالٹی ہے۔ آپ زیادہ گریجویٹس پیدا کر دیں گے تو ان کو نوکریاں نہیں ملیں گی کیونکہ جب تک آپ کی human resource کی کوالٹی improve نہیں ہو گی اس وقت تک آپ کبھی بھی صحیح track پر نہیں جا سکتے۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام کم رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! دو سالہ ایسوسی ایٹ ڈگری بھی کروائی جائے گی۔ یہ ایسی ڈگری ہوتی ہے کہ جس میں دو سال کے بعد exit لے کر طالب علم job حاصل کر سکتے ہیں اور if you think good economically تو پھر آپ چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام میں credit transfer کروا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے ہم نے ہوم ورک مکمل کر لیا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ اس سال یہ سکیم launch ہو جائے گی اس کے لئے ایک proper mechanism بنایا گیا ہے۔ اگر آپ حکم کریں گے تو میں اس بارے میں معزز ممبران کو تفصیلی presentation دے دوں گا۔ ہم نے یونیورسٹیوں کو بتا دیا ہے کہ انہوں نے یہ پروگرامز کس طرح شروع کرنے ہیں۔ COVID-19 کی وجہ سے اس میں کچھ delay ہوئی ہے ورنہ یہ پروگرام ابھی تک announce ہو چکا ہوتا۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ جب فیکلٹی پوری نہیں ہو گی تو پھر آپ یونیورسٹی لیول کی ڈگری کیسے دیں گے؟ ہمارے پاس جو resources available ہیں ہم نے انہی limited resources میں رہ کر کام کرنا ہے اور یہی challenge ہوتا ہے۔ اگر ہمارے پاس free money available ہوتی تو شاید ہم اب تک اپنی فیکلٹی پوری کر چکے ہوتے۔ ہم نے ٹرانسفر open کی ہے یعنی ہائر ایجوکیشن کے سٹاف میں سے کسی نے ایم فل یا پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے اور وہ چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام میں پڑھانا چاہتے ہیں تو پہلے ان کو وہاں ٹرانسفر کر دیں گے۔ اب 96 کالجوں میں چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام شروع

ہو چکا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ پہلے ان کالجوں میں سٹاف کی کمی پوری کی جائے۔ چونکہ ہمارے پاس limited resources ہیں تو فی الحال دو سالہ ایسوسی ایٹ پروگرام والے ادارے میں CTIs کے ساتھ گزارہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! Of course میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس سے کوالٹی بہت زبردست ہو جائے گی لیکن جب فیکلٹی مکمل ہو جائے گی تو دونوں پروگرام اپنی اپنی جگہ بہتر ہو جائیں گے۔

It's a long process and depending upon resources.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ وضاحت کر دی ہے۔ چودھری مظہر اقبال! آپ کا جو relevant question تھا اس کے علاوہ بھی انہوں نے detail بتا دی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے جو دو سالہ ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام شروع کیا ہے وہ انہوں نے اسی بی اے کی ڈگری کو ہی ADS / ADP کا نام دے دیا ہے، آپ اس کو سمسٹر سسٹم میں نہیں لے کر گئے اور یہ چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام میں extendable نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ .You have done nothing

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایم فل اور پی ایچ ڈی اساتذہ کی لاہور میں تو availability ہو سکتی ہے لیکن دوسرے اضلاع میں ان کی availability ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے کالجوں میں جو مسنگ فسیلٹیز ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے بھی منسٹر صاحب ہمیں بتا دیں اور ہمارے جن کالجوں میں بسیں میسر نہیں ہیں ان کو یہ بسیں کب تک مہیا کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر نے کہا ہے کہ بی اے کی ڈگری کا نام تبدیل کر کے ایسوسی ایٹ ڈگری رکھ دیا گیا ہے۔ وہ صرف پہلے سال کے لئے ایچ ای سی کی طرف سے ایک makeshift arrangement تھا اور اس کا انہوں نے ایک میکنزم بنایا ہے کہ کیسے credit transfer ہو جائیں گے۔ اس سال سے ہم

ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام شروع کرنے جا رہے ہیں جو کہ دو سالہ پروگرام کی proper spirt میں ڈگری ہوگی اور یہ issue تو اس طریقے سے sort out ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ transition period میں تو فیکلٹی کو سمجھ آ رہی ہے اور نہ ہی متعلقہ وائس چانسلر سمجھ رہے ہیں کیونکہ کسی نے دیکھا ہوا نہیں کہ دنیا میں ایسوسی ایٹ پروگرام کیسے چلتا ہے۔ اس کو implement کرنے میں problems تو درپیش ہیں لیکن یہ challenges ہیں جن کو ہم قبول کریں گے۔ جب آپ change کی بات کرتے ہیں تو پھر challenges کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ انشاءاللہ ہم ان problems پر قابو پا لیں گے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4098 جناب محمد وارث شاد کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4212، ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد الیاس کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کی ایک ضلع میں مدت تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4212: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کی ایک جگہ پر مدت تعیناتی کیا ہے اور ایک آفیسر ایک ضلع میں مسلسل کتنے سال تک تعینات رہ سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ ماہ مختلف ڈویژن اور اضلاع کے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز تبدیل کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کون کون سے اضلاع کے ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز مجوزہ مدت کے بعد بھی ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں کیا حکومت ان کی جگہ نئے افسران کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کی مدت تعیناتی تین سال ہے۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے بہتر کارکردگی نہ دکھانے پر تمام ڈائریکٹرز کالجز اور کچھ ڈپٹی ڈائریکٹرز تبدیل کر دیئے ہیں۔ ان کی جگہ میرٹ پر باصلاحیت آفیسرز کا تقرر کر دیا جائے گا۔

(ج) مندرجہ ذیل ڈپٹی ڈائریکٹرز کی مدت تعیناتی (تین سال) ختم ہو چکی ہے:۔

1۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، لودھراں

2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، چنیوٹ

3۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، فیصل آباد

4۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، بہاولپور

5۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، رحیم یار خان

6۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، راجن پور

7۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، بہاولنگر

8۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، نارووال

9۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، اٹک

10۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، خوشاب

11۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، شیخوپورہ

ان کو بھی ڈپٹی ڈائریکٹرز کے عہدوں سے ہٹایا جا رہا ہے ان کی جگہ جلد اہل افسران کی تعیناتی میرٹ پر کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے بہتر کارکردگی نہ دکھانے پر تمام ڈائریکٹرز کالجز اور کچھ ڈپٹی ڈائریکٹرز تبدیل کر دیئے ہیں۔ ان کی جگہ میرٹ پر باصلاحیت آفیسرز کا تقرر کر دیا جائے گا۔ منسٹر صاحب مجھے اس کی کوئی timeline بتا دیتے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے ان اضلاع کے ڈپٹی ڈائریکٹرز کے بارے میں بتایا کہ ان کی performance کی بنیاد پر ان کو ان اضلاع سے ہٹایا جا رہا ہے تو انہوں نے کوئی ایسا میکنزم پلان کیا ہے کہ جب تک نئے لوگ نہیں آئیں گے تب تک یہ over sight کون کرے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محترمہ کا پہلا سوال ڈائریکٹر کالجز کے بارے میں تھا۔COVID-19 شروع ہونے سے پہلے ڈائریکٹر کالجز کا process complete تھا۔مارچ میں باقاعدہ اُن کے tests & interviews ہونے تھے تو وہ ہمیں postpone کرنا پڑا لیکن اب چونکہ academic year ستمبر میں شروع ہو گا تو اُس سے پہلے یہ appointments ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! محترمہ کے دوسرے ضمنی سوال کا جواب یہ ہے کہ حکومت نے ابھی تک ہمارے محکمہ کو open نہیں کیا لیکن ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم as soon as possible ان کی appointments کا process start کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔اگلا سوال نمبر 4213 بھی جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4257 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف گجرات کا
یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سے الحاق اور فیس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

*4257: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یونیورسٹی آف گجرات، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سے الحاق شدہ ہے نیز الحاق کے طریق کار سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا دونوں یونیورسٹیوں کا فیس سٹرکچر ایک جیسا ہونا لازمی ہے متذکرہ بالا یونیورسٹیوں کا فیس ڈھانچہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف گجرات فیسوں کی مد میں حاصل ہونے والی رقوم کا کچھ حصہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو ادا کرتی ہے؟

(د) کیا یونیورسٹی آف گجرات سے فارغ التحصیل طالب علموں کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سند جاری کرتی ہے اور کیا اس ضمن میں طالب علموں سے کچھ فیس بھی وصول کی جاتی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف گجرات ایک خود مختار ادارہ ہے، تاہم یونیورسٹی مذکورہ کے زیر انتظام چلنے والا نواز شریف میڈیکل کالج، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سے صرف ڈگری کے اجراء کے لئے الحاق شدہ ہے۔ الحاق کا طریق کار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ دونوں یونیورسٹیوں کا فیس سٹرکچر ایک جیسا ہونا لازمی نہ ہے۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا فیس ڈھانچہ برائے میڈیکل سٹوڈنٹس ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ فیس ڈھانچہ یونیورسٹی آف گجرات کے زیر انتظام چلنے والے نواز شریف میڈیکل کالج پر لاگو نہ ہے نیز یونیورسٹی آف گجرات کا فیس ڈھانچہ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف گجرات کے مطابق مذکورہ یونیورسٹی، میڈیکل سٹوڈنٹس کی فیسوں کی مد میں حاصل ہونے والی رقوم کا 5.5 فیصد حصہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو ادا کرتی ہے۔

(د) یونیورسٹی آف گجرات کے مطابق یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، نواز شریف میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل طالب علموں کو سند جاری کرتی ہے اور اس ضمن میں طالب علموں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ:

"جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ فیس ڈھانچہ یونیورسٹی آف گجرات کے زیر انتظام چلنے والے نواز شریف میڈیکل کالج پر لاگو نہ ہے۔"

جناب سپیکر! وزیر موصوف بتادیں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال متعلقہ نہیں ہے اس کے لئے fresh question بنتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! چلیں، میں fresh question ڈال دوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد افضل گِل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد افضل گِل: جناب سپیکر! سوال نمبر 4521 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل حاصل پور میں ہائر ایجوکیشن

کے اداروں اور سہولیات کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*4521: **جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل حاصل پور ہائر ایجوکیشن کے کتنے ادارے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے لئے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟

(ج) ان اداروں میں مسنگ فسیلٹیز کی صورتحال کیا ہے اور ان کو کب پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تحصیل حاصل پور میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے کل چار ادارے ہیں:

1. گورنمنٹ ڈگری کالج حاصل پور۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصل پور۔
3. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس حاصل پور۔
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چھوناوالا حاصل پور۔

(ب) تحصیل حاصل پور کے اداروں کے فنڈز کی تفصیل بمطابق پیفرا ویب سائٹ درج ذیل ہے۔

(1) گورنمنٹ ڈگری کالج حاصل پور۔

(الف) سال19-2018 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ27.232 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(ب) سال20-2019 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ27.522 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(2) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصل پور۔

(الف) سال19-2018 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ46.820 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(ب) سال20-2019 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ43.313 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(3) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس حاصل پور۔

(الف) سال19-2018 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ10.912 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(ب) سال20-2019 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ11.086 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(4) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چھوناوالا حاصل پور۔

(الف) سال19-2018 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ10.590 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(ب) سال20-2019 میں ادارے کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات (بجلی و ٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں مبلغ8.697 ملین کا بجٹ دیا گیا۔

(ج) تمام اداروں میں طلباء طالبات کو ضروری سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں کسی طالبعلم یا طالبہ یا ان کے والدین کی طرف سے کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد افضل گِل: جناب سپیکر! جز(ج) میں وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ تمام اداروں میں طلباء و طالبات کو ضروری سہولتیں فراہم کر دی گئی ہیں اور کسی طالب علم یا والدین کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ میں نے یہ سوال مسنگ فسیلٹیز کے بارے میں کیا تھا۔ میرے حلقے کے کسی کالجز میں میٹھا پانی موجود نہیں ہے۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج میں لیکچر تھیٹر، امتحانی ہال اور بھی بہت سی فسیلٹیز موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ وہاں پر سب کچھ موجود ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ اُن کالجز میں کب تک میٹھا پانی مہیا کر دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ممبر موصوف کی observation بالکل درست ہے اور میں نے بھی محکمہ سے کہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں پر ہر چیز ٹھیک ہو۔ انہوں نے جو چیزیں پوائنٹ آؤٹ کی ہیں ہم انشاءاللہ فوری ان کو اس کا جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد افضل گِل! جس جواب سے آپ مطمئن نہیں ہیں، وزیر موصوف بھی اُس جواب سے مطمئن نہیں ہیں وہ آپ کے ساتھ ہیں اور وہ اس مسئلے کی انکوائری کریں گے۔

جناب محمد افضل گِل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 4534 محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4548 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈز کے امتحانات میں پرچہ جات کی چیکنگ کے لئے اساتذہ کی تعیناتی کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

*4548: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ثانوی اوراعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈز کے امتحانات میں پرچہ جات بنانے اوران کی چیکنگ کے لئے اساتذہ کرام کے لئے کس قابلیت اور تعلیمی معیار کو مد نظر رکھاجاتا ہے؟

(ب) امتحانی مراکز میں نگرانی پر مامور سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے لئے کیا معیار رکھا جاتا ہے؟

(ج) حکومت نے ثانوی اوراعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈز کے زیر سرپرست قائم امتحانی مراکز میں نقل کی روک تھام اور بوٹی مافیا کے خلاف کیالائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈز میں پرچہ جات بنانے کے لئے بورڈ قوانین کے مطابق کم از کم دس سالہ متعلقہ کلاس اور مضمون کو پڑھانے کا تدریسی تجربہ کے حامل اساتذہ(Secondary School Teacher, Subject Specialist, Senior Subject Special, Assistant Professor, Associate Professor)کو پیپر سیٹر لگایا جاتا ہے پرچہ جات / جوابی کاپیوں کو چیک کرنے کے لئے بورڈ قوانین کے مطابق کم از کم سات سالہ متعلقہ کلاس اور مضمون کو پڑھانے کا تدریسی تجربہ کے حامل (Secondary School Teacher, Subject Specialist, Senior Subject Specialist, Assistant Professor, Associate Professorاساتذہ ہیڈ ایگزامینر اور کم از کم دو سالہ متعلقہ کلاس کو پڑھانے کا تجربہ کے حامل اساتذہ کو سب ایگزامینر لگایا جاتا ہے نیز درج بالا اساتذہ کے نام ہر سال بورڈ قوانین کے مطابق مجوزہ کمیٹی / کمیٹی آف کورسز مہیا کرتی ہے جسے ضروری جانچ پڑتال کے بعد تقرری کمیٹی فائنل کرتی ہے۔

(ب) امتحانات میں جن اساتذہ کرام کی ڈیوٹی بطور سپرنٹنڈنٹ / ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لگائی جاتی ہے وہ ڈائریکٹر کالجز، سی ای او ایجوکیشن ،ڈی ای او سیکنڈری اور متعلقہ سربراہ ادارہ کی جانب سےRecommended List کے مطابق محنتی ،دیانتدار اور اچھی شہرت رکھنے والے اساتذہ کرام جو بطورLecturer, Secondary School Teacher,

Subject Specialist, Senior Subject Specialist کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

(ج) اعلیٰ وثانوی تعلیمی بورڈز میں نقل اور بوٹی مافیا کی روک تھام کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں۔

i. امتحانی سنٹرز میں عملی طور پر ہمہ قسم کی اندرونی وبیرونی مداخلت کی روک تھام کے لئے جوابی کاپیوں ودیگر دفتری میٹریل کی حفاظت اور فول پروف سکیورٹی کے لئے الگ محفوظ کمرہ اور ادارہ ہذا کے مسلح سکیورٹی گارڈ کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

ii. امتحانی سنٹرز کی انسپکشن کی ابتداء متعلقہ بنک اور سوالیہ پرچہ کھولنے سے شروع ہو جاتی ہے۔

iii. سوالیہ پرچہ جات کو محفوظ کرنے کے لئے جملہ امیدواران کو امتحان شروع ہونے سے 30منٹ قبل امتحانی مرکز میںseating planکے مطابق نشستوں پر بٹھا دیا جاتا ہے۔

iv. سوالیہ پرچہ جات کو محفوظ کرنے کے لئے ایک ای۔میل ایڈریس بنایا گیا ہے جس پر سربراہ ادارہ کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ امتحان شروع ہونے سے پانچ منٹ قبل سوالیہ پرچہ کے بند لفافہ کی تصویر بنا کر بورڈ کو ای میل کرے مزید سوالیہ پرچہ جات کے لفافے ڈسٹری بیوٹنگ انسپکٹر اور ریذیڈنٹ انسپکٹر کی موجودگی میں کھلوائے جاتے ہیں۔

v. امتحانی سنٹرز کوclosely monitorکرنے کے لئے چیئرمین سپیشل سکواڈ، موبائل انسپکٹر اور سپیشل انسپکٹر کو تعینات کیا جاتا ہے۔

vi. حساس امتحانی مراکز کو خصوصی طور پر جناب چیئرمین، کنٹرولر امتحانات اور بورڈ آفیسرز چیک کرتے ہیں۔

vii. کنٹرولر امتحانات کے دفتر میں ایک شکایت سیل کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے جو موصولہ شکایات کا فوری ایکشن لیتا ہے بعض سنگین شکایات پر امتحانی عملہ کو ہٹا کر ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ایک ضمنی سوال ہے کہ جو ٹیچرز پیپر چیک کرتے ہیں وہ سنٹرز میں چیک کرتے ہیں یا اُنہیں پیپرز گھر لے کر جانے کی اجازت ہوتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سنٹرز میں پیپر چیک کئے جاتے ہیں کسی کو پیپر گھر لے کر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ COVID-19 کی وجہ سے کچھ لوگوں نے پیپر گھر لے جا کر چیک کرنے کی اجازت مانگی تھی لیکن ان حالات میں بھی یہ اجازت نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 4727 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں انٹر کیفے اور پی.جی کیفے میں حفظان صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*4727: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (GCU) میں کتنی کینٹینیں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ Inter cafe اور PG Cafe میں صفائی کا ناقص انتظام ہے؟

(ج) کیا یہ بات درست ہے کہ Inter cafe کے اندر یونیورسٹی ٹوائلٹ موجود ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ دونوں Cafe میں سٹاف کسی قسم کا Hair cap اور Gloves استعمال نہیں کرتے؟

(ہ) ان Cafe کا ٹھیکہ کن شرائط پر دیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں چار کینٹینز ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق یہ درست نہ ہے۔Cafe میں صفائی ستھرائی کے حوالے سے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کے SOPs پر مکمل طور پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق طالب علموں کے لئے مختص یونیورسٹی ٹوائلٹ کیفے ٹیریا کے اندر نہیں ہیں۔

(د) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق یہ درست نہ ہے۔ سٹاف SOPs کی مکمل پابندی کرتے ہوئے hair cap اور gloves استعمال کرتے ہیں۔

(ہ) جن شرائط پر ٹھیکہ دیا ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ب، ج اور د) کے جواب کے حوالے سے میرے شدید تحفظات ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ نے ان کا جواب غلط دیا ہے۔ کورونا سے پہلے میں یونیورسٹی میں موجود تھی جہاں میں نے خود دیکھا کہ Inter Cafe and PG Cafe کے اندر صفائی نہ ہونے کے برابر تھی اور ان cafes کے اندر toilets موجود ہیں اور ان toilets کے بالکل opposite, shake بن رہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کو visit کئے بغیر یہ جواب دے کر ہاؤس کو mislead کیا ہے اس وجہ سے اس کے اوپر میرے شدید تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف آج ہی وہاں جا کر دیکھ لیں وہاں پر cafes کے اندر toilets موجود ملیں گے۔ محکمہ کے جواب میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ hair caps and gloves پہنتے تھے تو یہ جواب بھی سراسر غلط ہے کیونکہ میں نے وہاں پر خود بیٹھ کر یہ دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر محترمہ نے خود دیکھا ہے تو یہ درست کہہ رہی ہوں گی۔ گورنمنٹ کالج یا کوئی بھی یونیورسٹی charter کے مطابق independent ہوتی ہے اور ہر حوالے سے vice chancellor responsible ہوتا ہے۔ انہوں نے اگر غلط جواب دیا ہے تو ہم اُن سے written explanation مانگ لیتے ہیں کہ انہوں نے کیوں غلط جواب دیا ہے کیونکہ وائس چانسلر ایک responsible position پر بیٹھے ہیں اور وہ کہتے بھی ہیں کہ ہمیں مکمل اتھارٹی دی جائے اور جب اتھارٹی کی بات ہوتی ہے تب حزب اختلاف کے ممبران اور ہماری سائیڈ کے ممبران بھی کہتے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہے اُنہیں اتھارٹی دینی چاہئے۔ ہم اُن سے جب پوچھ نہیں سکتے تو پھر اس طرح کی حرکات کو ہم کیسے چیک کریں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وزیر صاحب نے آپ کے سوال سے agree کیا ہے وہ next session میں اس کی رپورٹ ایوان میں دیں گے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یونیورسٹیز والے تنخواہیں سرکار سے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ autonomous bodies ہیں اس بات کا آپ کو بھی پتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ اپنے گھر سے پیسے لے کر آئیں۔ اپنی 4/2 ایکڑ زمین بیچ کر لائیں اور اپنی یونیورسٹی بنائیں۔ یہ competent minister ہیں تو ان معاملات کو دیکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4791 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4794 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے اس سے پہلے جو سوال pending فرمایا ہے اس میں میری گزارش یہ ہے کہ میری بہن نے جس طرح سوال کیا ہے یہ سوال بنتا ہی نہیں تھا کیونکہ انہیں اپنے حلقے کے ساتھ اگر اتنی ہمدردی تھی تو وزیر موصوف سے براہ راست رابطہ کرتیں۔ اگر وہاں پر صفائی کا مناسب انتظام نہیں تھا تو کسی متعلقہ ادارے کے ساتھ رابطہ کر کے اس کا حل نکالا جا سکتا تھا۔ کسی کالج یا یونیورسٹی کے غُسل خانے میں اگر پانی نہیں ہے تو وہ سوال اسمبلی میں آئے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر بھی تھوڑا سا غور کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ نے اس سوال کو pending فرما دیا ہے۔ آپ اس پر direction جاری کریں کہ محترمہ نے ان چیزوں کو پوائنٹ آوٹ کیا ہے اُن چیزوں کو فوراً درست کیا جائے اور سوال dispose of کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال پر رولنگ آگئی ہے تو وزیر موصوف اس مسئلے کو حل کرا کے ایوان میں رپورٹ دے دیں گے اور سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں رجسٹرار کی اسامی پر مطلوبہ اہلیت کے حامل افسران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3186: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں رجسٹرار کی اسامی کب سے خالی ہے اس اسامی کا چارج (عارضی) کس کے پاس کب سے ہے اس کا موجودہ سکیل اور عہدہ کیا ہے؟

(ب) ڈپٹی رجسٹرار کی کتنی اسامیاں اس یونیورسٹی میں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(ج) ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی پر تعیناتی کے لئے کیا تعلیم، تجربہ اور گریڈ ہونا لازمی ہے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کے رجسٹرار کی اسامی پر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کا حامل افسر تعینات کرنے اور ڈپٹی رجسٹرار کی اسامیوں پر تعینات غیر متعلقہ افسران کو ان کی اصل جگہ پر تعینات کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) رجسٹرار کی اسامی مورخہ 26.08.2010 سے خالی ہے۔ اس اسامی کا عارضی چارج شہزاد علی گل، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات کے پاس مورخہ 26.10.2019 سے ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ڈپٹی رجسٹرار کی کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے تین خالی ہیں اور آٹھ ڈپٹی رجسٹرار کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے مطابق ڈپٹی رجسٹرار کے عہدے پر تعینات ملازمین کا تجربہ یونیورسٹی قوانین کے عین مطابق ہے۔

(ج) ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی کے لئے درج ذیل تعلیمی قابلیت و تجربہ ہونا لازمی ہے۔

"A graduate with five years administrative experience in a University or Education Department ".

تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایکٹ 1975 کے مطابق یونیورسٹی مذکورہ میں رجسٹرار کے تقرر کا اختیار سینڈیکیٹ کے پاس ہے، تاہم پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صوبہ بھر کی سرکاری جامعات کو ہدایات کر چکا ہے کہ جامعات میں رجسٹرار، ناظم امتحانات اور خزانچی کی نشستوں پر جلد از جلد تقرر کیا جائے۔ مزید برآں، اسلامیہ یونیورسٹی میں رجسٹرار کی اسامی پر تعیناتی کے لئے سلیکشن بورڈ کی میٹنگ مورخہ 03.12.2019 کو ہو چکی ہے، جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ تاہم ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی پر فرائض انجام دینے والے تمام افسران اپنی اصل جگہ پر پہلے سے ہی تعینات ہیں۔

رحیم یار خان: خواجہ فرید یونیورسٹی کو پچھلے چار سالوں میں فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3371: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خواجہ فرید یونیورسٹی رحیم یار خان کو پچھلے چار سالوں میں سال وار کتنا فنڈ دیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پچھلے چار سالوں میں ہر سال خواجہ فرید یونیورسٹی رحیم یار خان کے فنڈز سے سالانہ تقریباً ایک ارب روپے کی کٹوتی کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز کی کمی کے باعث یونیورسٹی انتظامیہ طلباء کے لئے مختلف پروگرامز میں بے تحاشا فیسوں کا اضافہ کر کے فنڈز کی کمی کو پورا کرتی رہی ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) خواجہ فرید یونیورسٹی پچھلے چار سالوں میں دیئے گئے فنڈز کی تفصیلات درج ذیل ہے:

YEAR	RELEASE	ADP ALLOCATION
2014-15	792,218,000/-	792,218,000/-
2015-16	220,199,000/-	220,199,000/-
2016-17	2,247,223,000/-	2,247,223,000/-
2017-18	587,360,000/-	587,360,000/-
2018-19	-	-
مجموعی رقم	3,847,000,000/-	3,847,000,000/-

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ خواجہ فرید یونیورسٹی کو ترقیاتی فنڈز PC-I کے مطابق 3847 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔ 2019-20 میں غیر ترقیاتی فنڈ کی مد میں 208 ملین روپے کی فراہمی کا معاملہ Cabinet کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

(ج) یونیورسٹی کی جانب سے فیسوں میں بے تحاشا اضافے کا الزام درست نہ ہے۔ خواجہ فرید یونیورسٹی کی فیس دیگر یونیورسٹیوں سے کم ہے۔ خواجہ فرید یونیورسٹی جنرل یونیورسٹی نہ ہے بلکہ ایک انجینئرنگ یونیورسٹی ہے جس کی وجہ سے یونیورسٹی کی فیسیں جنرل یونیورسٹی کی نسبتاً زیادہ ہے تاہم دوسری انجینئرنگ اور ٹیکنیکل یونیورسٹیوں کی نسبتاً کم ہے۔

رحیم یار خان میں
یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے سب کیمپس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3413: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا کیمپس نہ ہے جس کی وجہ سے طلباء کا تعلیمی حرج ہو رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رحیم یار خان میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا سب کیمپس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا سب کیمپس رحیم یار خان میں موجود نہ ہے۔ جہاں تک بات طلباء کے تعلیمی نقصان کے متعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلع رحیم یارخان میں2014میں حکومت پنجاب کی جانب سے "خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان" کے نام سے پبلک سیکٹر یونیورسٹی قائم کی گئی تھی، جس میں اس وقت تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار طلباء وطالبات علم حاصل کر رہے ہیں۔ مزید بر آں، رحیم یار خان میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا سب کیمپس بھی موجود ہے۔

(ب) پنجاب حکومت سرکاری اور نجی یونیورسٹیز کے پہلے سے قائم سب کیمپسز کو بند کرنے یا انہیں نئی یونیورسٹی میں بدلنے پر کام کر رہی ہے لہٰذا رحیم یار خان میں ایجوکیشن یونیورسٹی کے سب کیمپس کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ میں پرائیویٹ کالجز میں
پروگرام کے لئے این او سی کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3495: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پرائیویٹ سکول اور کالجز دی پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن)رولز 1984 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ کالجز کی رجسٹریشن مذکورہ بالاضابطے کے تحت ڈی پی آئی کالجز کا اختیار ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بی ایس پروگرام کے لئےHED کی جانب سے این او سی جاری کرنے کے نام پر ڈی پی آئی کالجز کا یہ اختیار کیوں سلب کیا گیا ہے جس سے شعبہ تعلیم سے وابستہ پرائیویٹ اداروں کا کام جاری رکھنا مشکل ہو گیا ہے بلکہ اس حکمنامے سے کرپشن کے عمل میں مزید اضافہ ہو گیا ہے؟

(د) کیا یہ عمل(Ease of Doing Business) کی دعویدار حکومت کے دعوؤں کے بالکل برعکس نہیں ہے اس کے ذمہ داران کون ہیں، اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) اس سال کتنے کالجز نے بی ایس پروگرام کے لئے اپلائی کیا کتنے اداروں کو این سی او جاری کیا گیا کس ادارے نے کس تاریخ کو اپلائی کیا اور کس تاریخ کو این او سی جاری کیا گیا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست ہے کہ نظاماتِ تعلیماتِ عامہ پنجاب (کالجز) دی پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز 1984 کے تحت نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کرتا ہے۔

(ب) جی ہاں! نظاماتِ تعلیماتِ عامہ پنجاب (کالجز) دی پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز1984 کے تحت نجی تعلیمی اداروں کی صرف رجسٹریشن کرتا ہے۔

(ج) بی ایس پروگرام میں معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس کے مطابق صرف انہی نجی اور سرکاری تعلیمی اداروں کو این او سی جاری کیا جاتا ہے جن کے پاس مطلوبہ تعداد میں کتب، تحقیقی جرائد، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے حامل اساتذہ، تجرباتی آلات وغیرہ میسر ہیں۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نظاماتِ تعلیمات عامہ پنجاب محکمہ ہائر ایجوکیشن کے تنظیمی ڈھانچے کا اہم حصہ ہے اور یہ نا صرف نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کرتا ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ ان میں اساتذہ اور سہولیات ہائر ایجوکیشن کے نوٹیفکیشن کے عین مطابق ہوں۔ این او سی جاری کرنے کے عمل میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کا بھی کلیدی کردار ہے جو دی پنجاب

ہائر ایجوکیشن کمیشن ایکٹ 2014 کی شق نمبر (الف)10(ج) کے عین مطابق ہے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تعلیم کو کاروبار کی حیثیت نہیں دی جاسکتی اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ نجی تعلیمی اداروں میں طالب علموں کا استحصال نہ کیا جائے اور انہیں سہولتیں میسر کی جائیں تاکہ وہ تعلیم کے حصول کے بعد ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

(ہ) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ایسے کسی کالج کو این او سی جاری نہیں کیا جس نے اسی سال اپنی درخواست جمع کراوئی ہے۔

لاہور: یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں مختلف کلاسز میں داخلہ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3642: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں کن کن کلاسز میں ایڈمشن دیئے جاتے ہیں؟

(ب) ہر کلاس میں داخلہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کیا معیار اور طریق کار ہے؟

(ج) ہر کلاس میں کتنے طالب علموں کو داخلہ کی گنجائش ہے؟

(د) کتنے طالب علم اوپن میرٹ پر داخلہ لے سکتے ہیں اور کتنے طالب علموں کو کس کس دیگر بنیاد پر داخل کیا جاتا ہے؟

(ہ) Open میرٹ کے علاوہ داخل ہونے والے طالب علموں سے ماہانہ / سمسٹر وار کتنی فیس / ایڈمشن فیس وصول کی جاتی ہے؟

(و) کیا اس یونیورسٹی میں کسی طالب علم کو فیس معافی کی سہولت ہے تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ز) فیس معافی کا اختیار کس کے پاس ہے اور وہ کتنی فیس معاف کر سکتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور طالب علموں کو بی ایس سی انجینئرنگ، بیچلر، ایم ایس سی انجینئرنگ، ایم فل سائنسز اور پی ایچ ڈی میں داخلہ دیتی ہے۔

(ب) ہر ڈگری میں داخلہ کا معیار یونیورسٹی کی statutory bodies سے منظور شدہ ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر شعبہ میں داخلہ کی گنجائش متعلقہ شعبے میں سیکشنز کی تعداد کے مطابق ہوتی ہے۔ عموماً ایک سیکشن چالیس سے پچاس طالب علموں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(د) ایسے تمام داخلے جو یونیورسٹی اشتہار دے کر خود کرتی ہے، وہ صرف اور صرف میرٹ پر ہوتے ہیں۔ ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں تمام داخلہ ایک ہی بنیاد پر ہوتا ہے جبکہ بی ایس سی انجینئرنگ اور بیچلر کے شعبہ جات میں داخلہ کیٹیگری کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ہر کیٹیگری کی تفصیل اور اہلیت کا معیار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ہر کیٹیگری میں طالب علموں کی گنجائش ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سال 2019 سے یونیورسٹی نے اپنی فیسوں پر نظر ثانی کی ہے، ماضی کے تمام داخلوں پر پرانی فیس ہی لاگو ہے۔ نظر ثانی شدہ فیس کا جدول ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یونیورسٹی بہت بڑی تعداد میں طالب علموں کو اپنی آمدن سے اور اس کے علاوہ بیرونی اداروں کی معاونت سے سکالرشپ دیتی ہے جو جزوی یا مکمل فیس معافی کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ اوپن میرٹ میں داخل یتیم بچے، بلوچستان، ماضی کے FATA اور معذور بچوں کی مکمل فیس معاف ہے۔ یونیورسٹی کی سکالرشپ پالیسی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) فیس معافی کا اختیار statutory bodies کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق ہوتا ہے جو ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف گجرات میں
ریٹائرمنٹ اور مستعفی افسران سے متعلقہ تفصیلات

*3755: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف گجرات میں ماہ اگست 2019 سے 30۔ نومبر 2019 تک کتنی پوسٹیں خالی ہوئیں ان میں سے کتنی پوسٹیں ریٹائرمنٹ کی وجہ سے اور کتنی ملازمین کے استعفیٰ دینے کی وجہ سے خالی ہوئی تھیں؟

(ب) اس وقت کتنی پوسٹیں خالی پڑی ہیں اوران پر کب تک بھرتی کرلی جائے گی؟

(ج) کیا اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے تعلیم کے معیار پر کوئی اثر پڑتا ہے اگر نہیں تو کیسے تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف گجرات میں ماہ اگست 2019 سے 30۔ نومبر 2019 تک مندرجہ ذیل دو ملازمین نے استعفیٰ منظوری کے لئے جمع کروایا تھا جو مجاز اتھارٹی نے منظور کر لیا:

1۔ ڈائریکٹر ORIC 2۔ ٹیچنگ اسسٹنٹ

استعفیٰ کی وجہ سے یہ دو اسامیاں خالی ہیں نیز مذکورہ بالا مدت کے دوران کوئی ملازم ریٹائر نہیں ہوا۔

(ب) اس وقت ٹیچنگ کیڈر کی 45 اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 215 پوسٹیں خالی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رجسٹرار، یونیورسٹی آف گجرات کے مطابق جامعہ گجرات کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کے مشورے پر بجٹ خسارے پر قابو پانے کے لئے خالی اسامیاں پُر نہیں کی گئیں لیکن عنقریب ان پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) اس وقت یونیورسٹی آف گجرات میں منظور شدہ تدریسی عہدوں میں سے 75.25 فیصد پُر ہیں۔ مزید یہ کہ یونیورسٹی خالی اور پُر اسامیوں کے مابین پائے جانے والے فرق کو ختم کرنے کے لئے تدریسی اسامیوں کا باقاعدگی سے اشتہار دیتی ہے۔ مالی سال 19-2018 کے دوران 21 بھرتی شدہ فیکلٹی ممبر یونیورسٹی میں شامل ہوئے ہیں۔

مزید برآں اسی عرصے کے دوران یونیورسٹی کے سلیکشن بورڈ نے یونیورسٹی میں 36 فیکلٹی ممبرز کی سفارش کی ہے۔ اس کی منظوری سینڈیکیٹ کی 37ویں میٹنگ میں کی گئی ہے جو 03-09-2019 کو منعقد ہوئی تھی۔ رجسٹرار، یونیورسٹی آف گجرات کے مطابق محدود خالی اسامیوں کی وجہ سے تعلیمی معیار پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا، چونکہ وزٹنگ ٹیچرز کی ہر سمسٹر میں بھرتی کی وجہ سے اس کمی کو پورا کر لیا جاتا ہے اور ان کی تعلیمی استعداد پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاتا۔ اس طرح تدریسی عمل، تعلیمی معیار کے اشاریوں کے عین مطابق جاری رہتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان تعلیمی بورڈ میں
موجود لیپ ٹاپ کی عدم تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*3871: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان بورڈ کے گودام میں ہزاروں کی تعداد میں لیپ ٹاپ پڑے ہیں جو طلباء کو کسی وجہ سے نہ دیئے جا سکے؟

(ب) وہ کس حال میں ہیں کیا حکومت ان کو جلد از جلد طلباء کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کے گودام میں اس وقت 247 لیپ ٹاپس موجود ہیں۔ جن کی تعداد درج ذیل ہے:

(i) ڈیرہ غازی خان بورڈ کے بقیہ لیپ ٹاپس کی تعداد 66

(ii) ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز)

(iii) ڈیرہ غازی خان نے جو لیپ ٹاپس امانتاً رکھوائے ہیں ان کی تعداد: 181

(iv) کل موجود لیپ ٹاپس: 247

(ب) لیپ ٹاپس ڈبوں میں سیل بند موجود ہیں۔ لیپ ٹاپس کے استعمال کے لئے پالیسی محکمہ میں زیر غور ہے۔

چنیوٹ: پی پی۔95 میں

سرکاری کالجز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4008: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں سرکاری کالجز کتنے اور کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کتنی اسامیاں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی منظور شدہ ہیں کتنی اور کس کس عہدہ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے کس کس کالج کی بلڈنگ ناکافی ہے ان کالجز میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں دو سرکاری کالجز ہیں۔

1. گورنمنٹ کے-اے اسلامیہ ڈگری کالج فار بوائز جامعہ محمدی شریف تحصیل بھوآنہ ڈسٹرکٹ چنیوٹ
2. گورنمنٹ مولانا محمد ذاکر ڈگری کالج فار بوائز امین پور بنگلہ تحصیل بھوآنہ ڈسٹرکٹ چنیوٹ

(ب)

1. گورنمنٹ کے۔اے اسلامیہ ڈگری کالج فار بوائز جامعہ محمدی شریف میں 655 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔
2. گورنمنٹ مولانا محمد ذاکر ڈگری کالج فار بوائز امین پور بنگلہ میں 176 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

(ج)

1. گورنمنٹ کے۔اے اسلامیہ ڈگری کالج فار بوائز جامعہ محمدی شریف میں اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

منظور شدہ ٹیچنگ اسامیاں	=	31
منظور شدہ نان ٹیچنگ اسامیاں	=	25
ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیاں	=	16
نان ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیاں	=	13

طلباء کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے STR کے مطابق آٹھ سی ٹی آئیز میرٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں پر حکومت پنجاب کی نئی بھرتی پالیسی کے مطابق جلد میرٹ پر بھرتی کی جائے گی اور ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جلد میرٹ پر بھرتی کی جائے گی۔

2. گورنمنٹ مولانا محمد ذاکر ڈگری کالج فار بوائز امین پور بنگلہ میں اسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

منظور شدہ ٹیچنگ اسامیاں = 19

منظور شدہ نان ٹیچنگ اسامیاں = 22

اگرچہ کالج کی ایس این ای2020-05-11 کو منظور ہوئی ہے تاہم جولائی 2019 سے تعلیمی سال شروع ہوا تھا اور طلباء کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے STR کے مطابق دس سی ٹی آئیز میرٹ پر بھرتی کئے گئے تھے اور عارضی طور پر تین نان ٹیچنگ ملازم لون بیس پر آفس ورک کے لئے ایڈجسٹ کر دیئے گئے ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں پر حکومت پنجاب کی نئی بھرتی پالیسی کے مطابق جلد میرٹ پر بھرتی کی جائے گی اور ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جلد میرٹ پر بھرتی کی جائے گی۔

(د)

1. گورنمنٹ کے اے اسلامیہ ڈگری کالج فار بوائز جامعہ محمدی شریف کو ریگولر سٹاف کی سیلریز، سی ٹی آئیز کی تنخواہوں کی ادائیگی اور کالج کے دیگر اخراجات (بجلی وٹیلیفون بلز اور سٹیشنری وغیرہ) کی مد میں 21.627 ملین بجٹ فراہم ہوا اور اسی میں سے 2.5 ملین سی ٹی آئیز کی تنخواہوں کی مد میں ادا کر دیا گیا ہے۔

2. گورنمنٹ مولانا محمد ذاکر ڈگری کالج فار بوائز امین پور بنگلہ نیا کالج ہے اس کے لئے 125.52 ملین رقم فراہم کی گئی ہے جس سے کالج کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور 176 طلباء زیر تعلیم ہیں اور سی ٹی آئیز کو ادائیگی کے لئے 3.15 ملین بجٹ علیحدہ منظور ہوا ہے۔ جو سی ٹی آئیز کو ادا کر دیا گیا ہے۔

(ہ)

1. گورنمنٹ کے-اے اسلامیہ ڈگری کالج فار بوائز جامعہ محمدی شریف کی بلڈنگ بہترین حالت میں ہے اور طلباء کو تمام ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ مسنگ فسیلٹیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ سہولیات need assessment کی بنیاد پر فراہم کر دی جائیں گی۔

2. گورنمنٹ مولانا محمد ذاکر ڈگری کالج فار بوائز امین پور بنگلہ کی بلڈنگ بہترین حالت میں ہے اور طلباء کو تمام ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ کسی طالب علم یا ان کے والدین کی طرف سے کوئی شکایت نہ ہے۔

خوشاب: گورنمنٹ گرلز کالج روڈا کی بلڈنگ کی تکمیل اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***4098: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج روڈا ضلع خوشاب کی بلڈنگ کی تعمیر کب شروع ہوئی تو اس کی بلڈنگ کا کتنا کام مکمل ہوا ہے کتنا بقایا کام ہے اور کتنی رقم اس کی بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ ہو چکی ہے؟

(ب) اس کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہے یا اس کی تعمیر کا کام بند ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال 20-2019 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اس کا کتنے فیصد کام اس مالی سال کے اختتام تک مکمل ہو گا؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی بلڈنگ جلد از جلد مکمل کرنے اور اس میں کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج روڈا ضلع خوشاب کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام 16.09.2017 کو شروع ہوا اور اس کا 81 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کالج کی تعمیر پر 95.228 ملین کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(ب) بلڈنگ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال 20-2019 میں اس کے لئے 83.018 ملین کی رقم مختص کی گئی جس میں سے 54.824 ملین جاری ہوئے اور یہ رقم خرچ بھی ہو چکی ہے۔ کورونا وبا سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے بقایا رقم 28.194 ملین روپے جاری نہ ہو سکے جس کی وجہ سے یہ ترقیاتی کام اگلے مالی سال 21-2020 میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت اس کالج کی بلڈنگ جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کالج کی تعمیر کا کام مکمل ہوتے ہی حکومت کلاسز کا اجراء کردے گی۔

چنیوٹ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج میں بی ایس کلاسز کے اجراء کی اجازت سے متعلقہ تفصیلات

*4213: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے کالجز میں بی ایس کا پروگرام متعارف کروایا ہے اور متعدد اضلاع کو کالجز بی ایس کلاسز کے اجراء کا اجازت نامہ جاری کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ میں مختلف شعبہ جات میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد تقریباً2500 ہے اور طالبات بھی زیر تعلیم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چنیوٹ کالج کی مستقل لائبریری ہے جس میں لگ بھگ 20000 کتب موجود ہیں اور سائنس لیبارٹری بھی موجود ہے اور کالج کا رقبہ 23 ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس میں ایم اے انگلش اور اسلامیات کی کلاسیں 2003 سے جاری ہیں؟

(د) ضلع بھر میں کل سرکاری وغیر سرکاری کالجز کہاں کہاں واقع ہیں ہر کالج کے طلباء وطالبات اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر مذکورہ کالج کو کمیونٹی کالجز کی فہرست میں شامل کیا جارہا ہے اور کسی سرکاری کالج میں بی ایس کی کلاسز کے اجراء کی اجازت نہ دی جارہی ہے جبکہ 31۔ جنوری2019 سے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ میں بی ایس کی کلاسز کے اجازت کے لئے مکمل فائل سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے دفتر میں جمع کر دی گئی ہے کیا چنیوٹ میں کسی سرکاری یا غیر سرکاری کالج میں بی ایس کی

کلاسز کے اجراء کے اجازت دیدی گئی ہے کیا وہ کالج حکومت کی مطلوبہ شرائط پر پورا اترتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے پنجاب کے کالجز میں بی ایس چار سالہ پروگرام کا اجراء کیا ہے اور اب تک مختلف اضلاع کے متعدد کالجز کو اجازت نامہ جاری کیا جا چکا ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) جی ہاں! درست ہے کہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج کے دارالمطالعہ میں کتب وافر تعداد میں موجود ہیں۔ سائنس لیبارٹری فعال ہے اور ایم اے انگریزی اور اسلامیات کے پروگرام دسمبر 2020 تک جاری رہیں گے۔

(د) ضلع بھر میں کل گیارہ سرکاری کالجز ہیں جن میں سے تین تحصیل چنیوٹ میں، پانچ تحصیل لالیاں اور تین تحصیل بھوانہ میں موجود ہیں اور غیر سرکاری کالجز کی تعداد بیس ہے۔ جس میں سے دو تحصیل بھوانہ، دو تحصیل لالیاں اور باقی 16 تحصیل چنیوٹ میں موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ کالج کو کمیونٹی کالجز کی فہرست میں شامل کیا جا رہا ہے بلکہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج، چنیوٹ کو بی ایس چار سالہ کلاسز کے اجراء کا اجازت نامہ فروری 2020 میں جاری کیا جا چکا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے چنیوٹ میں دو غیر سرکاری کالجز نصرت جہاں پوسٹ گریجویٹ کالج، چناب نگر اور یونیفائیڈ سائنس کالج، چنیوٹ کے پاس بھی یہ اجازت نامہ موجود ہے۔ محکمہ کی طرف سے یہ اجازت نامہ حکومت کی مطلوبہ شرائط پورا ہونے پر ہی جاری کیا جاتا ہے۔

جی، ہاں! یہ درست ہے کہ اس پروگرام کے تحت گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ کو بی ایس کلاسز کے اجراء کا اجازت نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اجازت نامہ کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گجرات یونیورسٹی منڈی بہاؤالدین
کیمپس کی علیحدہ بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4534: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گجرات یونیورسٹی کے سب کیمپس منڈی بہاؤالدین کی کلاسز ڈسٹرکٹ جناح پبلک سکول میں شروع ہو چکی ہیں منڈی بہاؤالدین کیمپس کی علیحدہ بلڈنگ کا انتظام کب تک کر دیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

حکومت پاکستان کے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پراجیکٹ:

"Establishment of Sub-Campuses of Public Sector University at District Level (Umbrella Project HEC)" [Revised PSDP-2018-19: G.S.No. 193, PSDP-2019-20: G.S.No 271 PSDP-2020-21: G.S.No. 238]

کے تحت منظور کئے جانے کے بعد یونیورسٹی آف گجرات منڈی بہاؤالدین سب کیمپس کا قیام عمل میں آیا۔ اس سب کیمپس کے لئے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن منڈی بہاؤالدین نے مقامی قیادت، سول سوسائٹی، ہائر ایجوکیشن کمیشن حکومت پاکستان اور یونیورسٹی کی مشاورت اور ڈسٹرکٹ جناح پبلک سکول منڈی بہاؤالدین کے بورڈ آف گورنرز کی رضامندی اور تعاون سے ڈسٹرکٹ جناح پبلک سکول کی عمارت کا ایک حصہ فراہم کیا۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن حکومت پاکستان کی منظوری کے مطابق خزاں سمسٹر 2019 سے چار انڈر گریجویٹ پروگرامز میں داخلہ کے بعد طلباوطالبات زیر تعلیم ہیں۔ منڈی بہاؤالدین سب کیمپس کی اپنی مستقل بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن حکومت پاکستان کی ہدایت کے مطابق ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور مقامی قیادت سے زمین کی فراہمی کے لئے درخواست کی گئی ہے اور اس ضمن میں یاد دہانی بھی کروائی گئی ہے۔ سب کیمپس کے لئے زمین کی فراہمی ہوتے ہی تخمینہ لاگت اور پی سی ون

دستاویزات تیار کر کے ہائر ایجوکیشن کمیشن حکومت پاکستان کو پیش کی جائیں گی اور منظوری کی عطائیگی اور فنڈز کی فراہمی پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ساہیوال: بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سال 19-2018 اور 20-2019 کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1020: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی سال 19-2018 اور 20-2019 کی آمدن اور اخراجات علیحدہ علیحدہ کتنے ہیں؟

(ب) اس بورڈ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل عہدہ، گریڈ وار ان کے نام مع تعلیم بتائیں؟

(ج) اس میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) یکم اگست 2018 سے آج تک بھرتی کئے گئے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیم اور ڈومیسائل بتائیں؟

(ہ) یہ بھرتی کس اتھارٹی نے کی ہے ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) کیا تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے میرٹ کس طریق کار کے تحت تشکیل دیا جاتا ہے؟

(ز) اس کے چیئرمین، سیکرٹری، کنٹرولر اور دیگر اعلیٰ عہدوں پر تعینات ملازمین کے نام، تعلیم اور تجربہ بتائیں؟

(ح) اس بورڈ کی ملکیتی گاڑیاں کتنی ہیں کس کس کے زیر استعمال ہیں ان کے سال 2019 کے اخراجات بتائیں؟

(ط) اس بورڈ کی بلڈنگ اپنی ہے یا کرایہ کی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

مالی سال19-2018

Income -/ 591,462,966روپے

اخراجات -/512,114,109روپے

مالی سال19-2019

(As per Allocation of Budget)

Income -/1,623,140,342روپے

اخراجات -/1,034,352,850روپے

(ب) اس بورڈ میں ٹوٹل 165 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ساہیوال بورڈ میں خالی اسامیوں کی تعداد 243 ہے جن کی تفصیل فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ساہیوال بورڈ میں یکم اگست 2018 سے تاحال 20 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن کی تفصیل فلیگ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 19 ملازمین کو لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ کی رٹ پٹیشن نمبر 2016/18007 اور رٹ پٹیشن نمبر WP-19/1076 کے تحت بورڈ آف گورنرز اور سکروٹنی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا تھا جبکہ ایک ملازم A-17 (پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974) کے تحت بورڈ آف گورنرز کی منظوری اور سکروٹنی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا۔

(و) تمام ملازمین کو لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کی روشنی میں بھرتی کیا گیا تھا۔ بھرتی ہونے والے تمام ملازمین ساہیوال بورڈ میں ڈیلی ویجز پر کام کرتے تھے۔

(ز)

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	حافظ محمد شفیق	چیئرمین
2-	ڈاکٹر حافظ فدا حسین	کنٹرولر امتحانات ایڈیشنل چارج سیکرٹری ساہیوال بورڈ
3-	محمد فیاض سلیمی	ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن
4-	مسٹر منیر احمد خان	ریسرچ اینڈ کوآرڈینیشن آفیسر
5-	مسٹر مختار احمد	آڈٹ آفیسر

درج بالا افسران سیریل نمبر1 تا 4 کی تعیناتیاں کنٹرولنگ اتھارٹی (گورنمنٹ) اور سیریل نمبر5 سیکرٹری فنانس کی جانب سے ڈیپوٹیشن بنیادوں پر کی گئی ہیں۔ تعلیمی قابلیت فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) ٹوٹل گاڑیاں آٹھ (جن میں سے تین گاڑیاں چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر کے زیرِ استعمال ہیں اور باقی گاڑیاں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں جوابی کاپیوں اور سوالیہ پرچہ جات کی ترسیل وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ تمام بورڈ کی گاڑیوں پر اخراجات مالی سال یکم جولائی 2019 سے تاحال درج ذیل ہیں:-/2,73,430 روپے

(ط) ساہیوال بورڈ کی بلڈنگ کرایہ کی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر561 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر568 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/71 چودھری اشرف علی کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں کل اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا اس تحریک التوائے کار کل تک pending کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/706 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر ہائر ایجوکیشن نے دینا ہے۔

پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ
کی مالی مشکلات کی وجہ سے ہزاروں طالبات تعلیمی وظائف سے محروم

(---جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ تحریک تحریک التوائے کار PEEF کے متعلق ہے۔ انہوں نے یہ بات کی ہے کہ فنڈنگ نہیں کی گئی جس کی وجہ سے students پریشانی کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک چیز confirm کر سکتا ہوں کہ جو students already scholarship پر ہیں ان کو تو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی اور ان کے تمام فنڈز دے دیئے جائیں گے، جو نئی سکالرشپ چاہتے ہیں تو یہ اس بات پر depend کرتا ہے کہ اس وقت کیا fiscal space available ہے۔ ہمیں PEEF کی فنڈنگ کم کرنا پڑی ہے جس کی وجہ آپ سب کو معلوم ہے۔ میرے خیال میں اس پر debate کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب آپ کے پاس space کم ہے تو پھر PEEF کو کم فنڈنگ ہی ملے گی۔ آپ اس وقت تک نئی commitments نہیں کرتے جب تک آپ sure نہیں ہوتے کہ ان کو پورا کر سکیں گے اس

لئے اس سال کم scholarships دیئے گئے ہیں۔ معزز ممبر نے جو بات کی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن جب زیادہ پیسے available ہوں گے تو پھر زیادہ scholarships دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جنوبی پنجاب کا سیکرٹریٹ ملتان یا بہاولپور میں بننے سے متعلق حکومت سے وضاحت کا مطالبہ

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج سے دو دن قبل ہمارے پنجاب کے منسٹر جن کا تعلق ملتان سے ہے انہوں نے اور ملتان کے تمام منتخب ممبران اور دو غیر منتخب ممبران نے پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس کی جس میں انہوں نے یہ بات واضح کی کہ جنوبی پنجاب کا سیکرٹریٹ ملتان میں بن رہا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک میری اطلاع ہے کہ جنوبی پنجاب کا سیکرٹریٹ جہاں ایڈیشنل چیف سیکرٹری بیٹھیں گے وہ بہاولپور میں بن رہا ہے۔ ان کے اس بیان سے ملتان کی عوام کو بہت تشویش لاحق ہے اور ہم اضطراب میں مبتلا ہیں وہاں confusion بن گئی ہے کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کہاں بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے گزارش ہو گی کہ وہ اس بات کو واضح کر دیں کہ کیا ملتان کے سارے ایم پی ایز کی بات درست ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو پریس کانفرنس ہوئی ہے وہ میری نظر سے گزری اور نہ ہی میں نے پڑھی ہے۔ میں اپنے محترم بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے contents مجھے دے دیں ہم پڑھ کر باقاعدہ اس کا تحریری طور پر جواب دے دیں گے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجہ کو پریس کانفرنس کے contents اور speech بھی دے دوں گا۔ میں اس کے بعد گزارش کروں گا کہ یہ make sure کریں اور ہمیں جواب دیں کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی جی کہاں بیٹھیں گے۔ وہ ملتان میں بیٹھیں گے یا بہاولپور میں بیٹھیں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری بند ہونے سے سینکڑوں خاندان روزگار سے محروم

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہمارے علاقے کا ایک اہم معاملہ ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری سے متعلق ہے۔ یہ فیکٹری چوا سیدن شاہ اور پنڈ دادن خان تحصیل کے بارڈر پر واقع ہے۔ اس سیمنٹ پلانٹ کا issue یہ ہے کہ یہ گزشتہ ستمبر سے بند پڑا ہے۔ اس کے ساتھ نو سو خاندان منسلک ہیں جن کا روزگار اس سے جڑا ہوا ہے۔ ان میں سے 572 مستقل اور 350 ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔ اس میں 80 کروڑ کے واجبات ہیں جو ملازمین کو ادا ہونے والے ہیں۔ اس میں پنشن ہے، ملازمین کی تنخواہ بھی ہے اور ان میں سے آدھے لوگ وفات بھی پا چکے ہیں جن کے ابھی تک واجبات ادا نہیں ہوئے۔ یہاں پر وزیر صنعت اور وزیر قانون موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ یہ اس معاملے میں intervene کریں اور اسے حل کریں اور جو نو سو خاندان اس سے منسلک ہیں ان کو ان کا حق دلایا جائے۔ ڈنڈوت سیمنٹ پلانٹ گزشتہ ستمبر سے بند ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ڈنڈوت سیمنٹ پلانٹ کے حوالے سے میرے پاس جو انفارمیشن ہے وہ میں ہاؤس کے ساتھ share کر لیتا ہوں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے مطابق ان کا کچھ رقبہ green area declare ہو گیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے پلانٹ کو shutdown کر کے ایک نیا پلانٹ جو آج کل feasibility process سے گزر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری ان کے ساتھ اس معاملے میں communication ہوتی رہی ہے کہ انہیں جو help چاہئے وہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ فراہم کر سکے۔ اس حوالے سے ان کی نئی مشینری آنی ہے اور وہاں نئی انوسٹمنٹ ہو گی۔ اگر سپریم کورٹ کا فیصلہ نہ ہوتا تو آج وہ پلانٹ چل رہا ہوتا لیکن اب چونکہ فیصلہ آ چکا ہے اس وجہ سے وہ bound ہیں کہ وہ اس ایریا کے اندر اپنی activities نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں اس معاملہ کو پھر بھی دیکھ لیتا ہوں اور ڈنڈوت سیمنٹ کے مالکان سے رابطہ کر لیتا ہوں تاکہ اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کیا جا سکے اور ہماری معزز ممبر نے ملازمین کے واجبات کے حوالے سے جو فرمایا ہے تو اس بارے میں بھی میں ہاؤس کو بعد میں apprise کر دوں گا۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ اُن میں بہت سارے لوگ فوت ہو چکے ہیں جن کے واجبات بھی pending ہیں لہٰذا kindly اس کو priority پر کروائیں اور اگر آپ کوئی timeline دے سکتے ہیں کہ کب تک یہ فیکٹری چل پڑے گی یا کب تک process مکمل ہو جائے گا تو میں شکر گزار ہوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے۔ میری request ہو گی کہ جن کے grievances ہیں یا جو بھی معاملات ہیں وہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو لکھ کر دے دیں تو اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے میں میٹنگ call کر لوں گا۔

جناب سپیکر! میں timeline اُس شکل میں دے سکتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ایک ادارے کے متعلق کسی معزز ممبر کی طرف سے question put ہوا ہو کہ یہ کام کب کر لیں گے یا کب ہو جائے گا جس کے مطابق میں نے جواب دینا ہو لیکن ایک پرائیویٹ ادارے کے behalf پر میں کوئی commitment نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! یہ ایک پرائیویٹ مالک اور اس کے ملازمین کا تعلق ہے لیکن میں پھر بھی assurance دلاتا ہوں کہ یہ مجھے written form میں application دے دیں جس کے مطابق جو ہو سکے گا وہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ maximum کریں گے تاکہ لوگوں کو relief مل سکے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ grievances لکھ کر بھجوا دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ملازمین کی تنخواہ میں کٹوتی کے باوجود گھر اور پلاٹ سے محروم ہونا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے گھر کے نام پر رقم کی کٹوتی کی جا رہی ہے اور پلاٹ دے کر ٹرخایا جا رہا ہے۔ سابقہ وزیراعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی کے دورِ حکومت میں پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایکٹ 2004 بنایا گیا۔ اس قانون کے بنانے کا اصل مقصد یہ تھا کہ پنجاب حکومت اپنے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد گھر کا مالک بنائے گی۔ جناب پرویز الٰہی کی

حکومت کے تبدیل ہوتے ہی اس قانون کی اصل روح ہی ختم کر دی گئی، میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے اس قانون میں من مانی ترامیم کیں اور محکمہ پراپرٹی کی خرید و فروخت کا دفتر بن گیا۔ ملازمین کو ان کی آپشن کے مطابق گھر دینا تو درکنار پلاٹ کا حصول بھی ناممکن بنایا گیا۔ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں اس قانون کے سیکشن میں گھر کی جگہ پلاٹ دینے کی ترمیم کی گئی جبکہ جناب پرویزالٰہی کی منشاء یہ تھی کہ زمین حکومت دے گی اور کنسٹرکشن کے پیسے سرکاری ملازمین سے ماہانہ بنیادوں پر وصول کئے جائیں گے۔ اس فاؤنڈیشن نے کامیابی سے موہلنوال میں گھر بنائے لیکن یہ سلسلہ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت کے آتے ہی منقطع کر دیا گیا۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ریٹائر ہونے والے ہزاروں سرکاری ملازمین اپنی آپشن کے مطابق پلاٹ کے حصول میں بھی ناکام ہیں اور فاؤنڈیشن کی انتظامیہ کے گھپلے بھی زبان زد عام ہیں۔ اس ساری صورتحال میں گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبرز انتہائی پریشانی اور اضطراب کا شکار ہیں کہ حکومتی پالیسیوں کی سزا انہیں کیوں دی جا رہی ہے جبکہ وہ اپنی ماہانہ اقساط بھی باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ یہ معاملہ انتہائی سنگین اور فوری کارروائی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور جب وہ آئیں گے تب اس کو take up کریں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کی جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ہائر ایجوکیشن کے مختلف کالجوں میں سکیورٹی گارڈز تنخواہ سے محروم

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! ایوان میں ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ مختلف کالجوں میں ساڑھے سات سو سکیورٹی گارڈز ہیں جن کی تنخواہیں محکمہ نے روک دی ہیں۔ اتنے بڑے پنجاب میں کیا صرف ساڑھے سات سو لوگوں کے لئے تنخواہوں کا

بندوبست نہیں ہو سکتا جو بے چارے پانچ چھ سال سے ملازم ہیں۔ ابھی اُن کو فارغ کیا جا رہا ہے لہٰذا میری request ہے کہ اس پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے یہ معاملہ حل کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جب ضرورت تھی تب وہ daily wages پر hire کئے گئے تھے۔ اب کالجز بند ہیں اور financial problem بھی ہے اس وجہ سے اُن کو فارغ کیا ہوا ہے لیکن individual cases کو دیکھ لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔ جہاں تک ہو سکا وہ آپ کی help کریں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 308/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابدہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل

اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ کے ملازم گلزار احمد (مرحوم) دوران ملازمت 16۔ دسمبر 2019 کو رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی بیوہ نے اپنے شوہر کے واجبات کی وصولی کے لئے تمام ضروری و متعلقہ کاغذات مکمل کر کے متعلقہ دفتر میں بروقت جمع کروا دیئے۔ محکمہ کی جانب سے سستی، لاپروائی اور روائتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے اور آج تک مرحوم اہلکار کی بیوہ اور چھ بچیوں کو کسی بھی مد میں کوئی بھی ادائیگی نہیں ہوئی۔ مرحوم کے اہل خانہ مالی مشکلات کا شکار ہیں اور اسی وجہ سے مرحوم کی بچیوں کو اپنی

تعلیم کا سلسلہ منقطع کرنا پڑا ہے۔ گلزار احمد (مرحوم) کی بیوہ اپنے اور اپنی بچیوں کے حق کے لئے متعدد مرتبہ متعلقہ دفتر کے چکر لگا چکی ہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ محکمہ کی جانب سے قواعد و ضوابط کے مطابق گلزار احمد (مرحوم) کی بیوہ کو تمام کاغذات جمع کرانے کے بعد مختلف مدات سے جاری ہونے والی گرانٹس فوری طور پر ادا کی جانی چاہئیں تھیں لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ مرحوم کی بیوہ چاہتی ہے کہ سرکاری ملازم کی وفات کے بعد حکومتی احکامات کے مطابق اس کے شوہر کی وفات کے بعد OSD سیٹ create کی جائے، تمام گرانٹس کی جلد از جلد ادائیگی کی جائے اور Punjab Civil Servants (Appointment and Conditions of Service) Rules 1974 کے Rule 17-A کے تحت محکمہ لوکل گورنمنٹ میں اس کی ایک بیٹی کو ملازمت دی جائے لیکن محکمہ بیوہ اور اس کی بچیوں کو بروقت ان کا حق دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ محکمہ کی جانب سے بیوہ خاتون سے تعاون نہ کرنے پر اس کے لواحقین، عزیز و اقارب اور محکمہ کے دیگر ملازمین میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے یہ تحریک التوائے کار ابھی ملی ہے جس کا جواب محکمہ سے لے کر میں دوں گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً بیس یا پچیس کے قریب ایسی تحاریک التوائے کار ہیں جو pending چلی آ رہی ہیں اور بعض تحاریک کا جواب بھی آ چکا ہے۔ بجائے اس کے کہ نئی تحاریک التوائے کار لینی شروع کر دیں تو کم از کم جن تحاریک کا جواب آ چکا ہے اُن کی disposal کر دیں تاکہ اسمبلی کے ریکارڈ میں آ جائے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر میرے پاس محکمہ داخلہ سے متعلقہ تحریک التوائے کار نمبر 788/19 ہے جس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اس کو take up کریں تو میں اس کا جواب دوں تاکہ یہ dispose of ہو جائے۔ ہم نیا بزنس create کر رہے ہیں لیکن پرانی تحاریک التوائے کار کو dispose of ہی نہیں کر رہے۔

جناب چیئرمین: جی، ابھی take up کر لیتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری یہ بھی التجا ہو گی کہ بعض تحاریک التوائے کار تقریباً ایک سال سے pending چلی آ رہی ہیں لہٰذا آج آپ رولنگ دیں کہ تحاریک التوائے کار کی کاپیاں تمام متعلقہ وزراء کو چلی جائیں اور make sure کریں کہ اگلے اجلاس میں وہ تمام تحاریک کا جواب دیں تاکہ یہ dispose of ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہاں ایوان کے توسط سے ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہوں گی کہ جب ہم ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں تو بجٹ میں اس کی allocation بھی نظر آتی ہے لہٰذا اگر میں ریسرچ اور کتب بینی لائبریریوں کی بات کروں تو پورے سال میں پنجاب میں کوئی لائبریری بنتی دکھائی نہیں دی لیکن ہماری مسلم لیگ (ن) کا ای۔لائبریری کا جو پراجیکٹ تھا اُس کو بالکل بند کر کے تمام ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے آگے دیکھیں تو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں 19500 ملین روپے کی بجٹ allocation ہے لیکن اس کے باوجود ملازمین سراپا احتجاج ہیں اور باہر ابھی بھی وہ protest کر رہے ہیں۔ آپ kindly ان ساری چیزوں کو resolve کروائیں۔ یہ بنیادی مسائل ہیں اس لئے ان کو کسی کمیٹی کے سپرد کریں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے projects ہونا کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اور وہ لوگ کام کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار کی طرف آتے ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ نے تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنادیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار نمبر 788 محترمہ زینب عمیر کی طرف سے ایک نابالغ بچے کو سزائے موت ہونے سے متعلق تھی جس کا جواب آگیا ہے اور ساتھ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے لگے ہوئے ہیں اور presidential order بھی لگا ہوا ہے لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ اس وقت بھی یہ معاملہ ہائی کورٹ میں pending ہے جو کہ سماعت کی last date پر COVID-19 کی وجہ take up نہیں ہو سکا تو آئندہ آنے والی date سے بھی محترمہ کو میں آگاہ کر دوں گا چونکہ یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ sub-judice ہے لہٰذا فی الحال اسے نمٹا دیں اور جب بھی عدالت سے فیصلہ آتا ہے تو اس کی روشنی میں اگر دوبارہ یہ مناسب سمجھیں تو نئی تحریک لے آئیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے کہ یہ معاملہ sub-judice ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dismiss کرتے ہیں اگلی تحریک التوائے کار نمبر 860/19 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب آنا ہے۔ جی، وزیر قانون!

سرکاری محکموں میں قانونی مشیران
کی تعیناتی محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ
(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ زینب عمیر نے جو تحریک التوائے کار دی تھی میں اصولی طور پر اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ ان کا موقف یہ تھا کہ حکومت پنجاب کے Rules of Business 2011 کے مطابق تمام محکمہ جات کو directions دی جائیں کہ وہ اپنے لیگل ایڈوائزرز رکھیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اور ہم نے اس پر کسی حد تک عملدرآمد کروایا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی یہ منشا ہے کہ اس قانون کے مطابق تمام محکمہ جات باقاعدہ لیگل ایڈوائزرز تعینات کریں اور انشاء اللہ ہم اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کا شکر گزار ہوں کہ وکلاء برادری کے حقوق کے تحفظ کے لئے انہوں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا تو انشاء اللہ وکلاء کے وسیع تر مفاد میں تمام صوبائی محکمہ جات میں لیگل ایڈوائزرز کی تعیناتی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد بشارت راجہ کی assurance آگئی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 861 سید علی حیدر گیلانی کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب آنا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے جواب کے لئے مجھے لوکل ایڈمنسٹریشن سے رپورٹ لینی پڑے گی تو میں اس کے بعد ہی بات کر سکوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

قائمہ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کے باوجود براہ راست بزنس آنے پر حکومت سے وضاحت کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مبارکباد دوں گا کہ کل ایک انتہائی اہم فیصلہ کیا گیا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک بھی پہنچے گا جس پر جناب پرویز الٰہی بطور سپیکر، جناب محمد بشارت راجہ اور اپوزیشن لیڈر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس فیصلے کا مقصد کمیٹیوں کو strengthen کرنے کا ہے۔ ایک legal proposition جس پر میں کافی disturb ہوا ہوں اور last six month سے as a student of law میں کوشش کر رہا ہوں تو یہاں پر اسمبلی میں اور Chair سے راہنمائی کا طلبگار ہوں کہ یہاں پر گزشتہ چھ ماہ سے جو business آ رہا ہے وہ Rules of Procedure کی اس book کے مطابق قاعدہ 154(6) کے تحت آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں نے as a student of law جو study کیا ہے قاعدہ 154 کا سب سیکشن 6 لاگو ہوتا ہے جو کمیٹیاں بن چکی ہیں اور جن کا وجود ہو چکا ہے۔ کمیٹیوں کی تاریخ بھی اس book میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ قواعد انضباط کار یا اسمبلی کا وہ کون سا law ہے جس کے تحت جن کمیٹیوں کا ابھی وجود نہیں ہو سکا یا وہ کمیٹیاں بن نہیں سکیں لیکن ان کا بزنس direct آ رہا ہے تو اس پر اگر وزیر قانون یا Chair کی طرف سے میری کوئی assistance ہو جائے تاکہ میں clear ہو جاؤں کیونکہ میری proposition یہ ہے کہ 154(6) deal کرتی ہے کمیٹیوں کو اور کمیٹیاں وہ جو بن چکی ہیں اور جن کا وجود نہیں ہے اس حوالے سے کوئی سیکشن نہیں ہے تو اس پر اگر مجھے guide کر دیں تو مہربانی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم زیادہ دور نہیں جاتے اور ہم کل کی بات کرتے ہیں کہ اگر کل میرے محترم بھائی آپ ایوان میں موجود تھے تو جس وقت یہ issue take up ہوا تو آپ کو point out کرنا چاہئے تھا۔ اس وقت انہوں نے point out نہیں کیا۔ اب کل شام گزر گئی، ساری رات گزر گئی اور آج کا سارا دن گزر گیا تو اب انہیں یاد آیا کہ کل اجلاس میں قواعد انضباط کار کی کوئی غلطی ہوئی ہے۔ اگر قواعد انضباط کار کی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ گزرے ہوئے کل میں ہوئی ہے جسے میں سمجھتا ہوں کہ آج پوائنٹ آف آرڈر کے تحت اٹھانا کسی صورت بھی مناسب نہیں ہے بلکہ غیر قانونی اور قواعد وضوابط کے مطابق بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کمیٹیوں کے فعال ہونے کی بات اور کمیٹیوں کے بننے کی بات کون کر رہا ہے؟ یہ محترم بھائی کر رہے ہیں جنہوں نے باقاعدہ جماعتی طور پر یہ طے کیا ہوا ہے کہ ہم نے اسمبلی کی کمیٹیوں میں آنا ہی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ طے کیا ہوا ہے لیکن میں کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتا اور آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنا ریکارڈ اٹھائیں اور اپنی جماعت کی حاضری دیکھیں اور کمیٹیوں کی حاضری دیکھیں کہ آپ کے بائیکاٹ کے فیصلے کے باوجود کون کون سے آپ کے دوست کون کون سے آپ کے بھائی کمیٹیوں کے اجلاس میں آتے ہیں۔ یہ ریکارڈ آپ خود اٹھا کر دیکھیں so اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ گزرے ہوئے کل کی بات آج کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہم پھر legislation لے کر آئیں گے، کل لے کر آئیں، دو دن کے بعد لے کر آئیں یا چار دن کے بعد لے کر آئیں۔ جب legislation لے کر آئیں گے تو اس وقت آپ یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت اس کا جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے جو اجلاس اس وقت جاری ہے اور اس اجلاس کے دوران اگر کوئی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہو رہی ہے یا کوئی disorder ہے تو پھر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جا سکتا ہے۔ اب جو بات کل ہوئی ہے اس کا

پوائنٹ آف آرڈر ابھی اٹھانا مناسب نہیں ہے۔ آئندہ ہم legislation لے کر آئیں گے تو آپ اس پر بات کریں ہم اس کا انشاءاللہ تعالیٰ جواب دیں گے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ آج جو discussion پرائس کنٹرول پر رکھی ہے تو اس کے لئے میں ہاؤس کو open کرتا ہوں تاکہ تمام ممبران اپنا point of view بتا دیں پھر میں اس کے مطابق wind up کروں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! شکریہ۔ **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک انتہائی اہم مسئلے پر بات کرنے کا مجھے موقع دیا۔ یہ ہمارے ملک اور صوبے کا وہ issue ہے کہ جس سے ہر طبقہ بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے۔ اگر ہم پرائس کنٹرول کی بات کریں تو میرے انتہائی معزز بھائی وزیر موصوف بیٹھے ہیں اور مجھے ان کا بڑا احترام ہے کیونکہ کافی دیر سے ہم اکٹھے اس ایوان کے ممبر رہے ہیں۔ یہ عوام کی نبض کو جانتے بھی ہیں، جناب چیئرمین بھی عوام کے مسائل کو جانتے ہیں اور یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہیں خواہ وہ حکومتی بنچز کے ہیں خواہ وہ اپوزیشن بنچز کے ہیں وہ عوام کا ووٹ لے کر حلف اُٹھا کر ہاؤس میں آئے تھے کہ ہم اس ہاؤس کی جانب سے عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس کے اوپر ہمیں سیاست کرنی چاہئے اور نہ ہی ہمیں عوام سے کئے گئے وعدوں کو

بھول جانا چاہئے۔ ہماری قیادت نے عوام کے ساتھ اپنا رشتہ اس طرح سے جوڑا کہ ان کے دُکھ درد میں سکھ پہنچانے کے لئے وہ کام کئے جو روزروشن کی طرح عیاں ہے۔ اِس وقت جو صورتحال جا رہی ہے، جو اس وقت مہنگائی کی صورتحال جا رہی ہے اور جو بے بس حکومت کی کارروائی ہے جس پر پوری عوام اور ہر طبقہ پریشان ہے۔ آپ industrialist کی بات کریں، آپ چیمبر آف کامرس میں جائیں، آپ منڈی کے آڑھتی سے بات کریں، آپ ایک بزنس مین سے بات کریں، میں خود ایک خاتون خانہ ہوں آپ ایک عام گھریلو خاتون سے بات کریں ان کا کہنا ہے کہ مہنگائی نے ہماری کمر توڑ دی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس حکومت کو ویسے ہی مستعفی ہو جانا چاہئے۔ اس حکومت کو عوام سے معافی مانگنی چاہئے کہ ہم نے آپ سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم سو دن کے اندر آپ کے مسائل حل کرنے کے لئے پورا کردار ادا کریں گے اور سو دن کے اندر اندر ایک ایسا خوشحال پاکستان بنا کر دیں گے جس میں کسی شہری کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اگر آپ میرے ساتھ یوٹیلٹی سٹور پر جائیں جو حکومت پاکستان کے زیر انتظام ہے وہاں چینی کی قیمت دیکھ لیں، دالوں کی قیمت دیکھ لیں، دو سال کے اندر گھی کی قیمت کو دیکھ لیں، یہ وہ چیزیں ہیں جو ہر شخص کو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اس وقت ہمارے صوبے میں جو خوراک کی صورتحال ہے میرا خیال ہے کہ اس وقت ہم تاریخ کی بدترین مہنگائی اور پرائس hike سے گزر رہے ہیں۔ آپ پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی بات کریں، آپ بتائیں کہ آپ نے رمضان میں کس طرح سے پرائس کو کنٹرول کیا؟ آپ نے عوام کو بھوکے رہنے پر مجبور کر دیا۔ آپ COVID-19 پر آجائیں۔ حکومت کہتی ہے کہ جنوری میں COVID-19 آیا اور ہم اس کے بعد بے بس ہو گئے، ہم نے لاک ڈاؤن کر دیا۔ لاک ڈاؤن صرف ایک مہینے کا تھا اس کے اوپر آپ سمارٹ لاک ڈاؤن پر آ گئے۔ سمارٹ لاک ڈاؤن میں تمام معاشی اور تجارتی مراکز کھلے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! میں پٹرول کی قیمت پر بات کرتے ہوئے کہوں گی کہ آپ نے جس طرح سے پٹرول کی قیمت کو راتوں رات بڑھا کر ذخیرہ اندوزوں کو اربوں روپے کا منافع دیا اور غریب عوام کو پیس ڈالا میں سمجھتی ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہے۔ جس طرح چینی اور آٹے کی قیمتوں کو بڑھایا گیا آپ ایک زرعی صوبے سے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو یہ بات یاد کرا دوں کہ ابھی ہماری گندم کی کٹائی ہوئی ہے اور اس کے بعد آٹا نایاب ہو گیا ہے۔ آپ چینی کو دیکھ لیں کہ چینی -/90 روپے کلو پر بھی نہیں مل رہی ہے اور دالوں کی قیمتوں کو دیکھ لیں کہ وہ کہاں سے کہاں چلی گئی ہے۔ جہاں تک ادویات کی بات ہے تو کورونا کی وجہ سے ہم سب social distance میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان وبا کے دنوں میں ادویات غائب ہو گئی ہیں، سو گنا مہنگی ہو گئی ہیں اور ہمارے صوبے میں دستیاب بھی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے مریضوں کا علاج کروانے کے لئے مہنگی ادویات کے لئے بھی سفارشیں کروانی پڑتی ہیں۔ یہ ادویات آج سے دو سال پہلے ہسپتالوں میں مفت ملتی تھیں اور غریبوں کے مفت ٹیسٹ کئے جاتے تھے۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ اس وقت ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں ہم نے عوام سے وعدہ لیا ہے کہ ہم عوام کو ریلیف دیں گے اور ہم عوام سے وعدہ لے کر اس ہاؤس میں آئے ہیں۔ مجھے بتائیے کہ آپ کون سا وعدہ پورا کر رہے ہیں؟ آپ نے کہا تھا کہ ہم آئی ایم ایف سے پیسے نہیں لیں گے۔ آپ نے بجلی مہنگی کر دی ہے، صنعتکار مر گیا ہے۔ آپ جائیں اور جا کر صنعتوں کو دیکھیں وہاں پروڈکشن ختم ہو گئی ہے۔ ہمارے پاس انڈسٹری کا بہت بڑا شعبہ ٹیکسٹائل کا ہے لیکن اس وقت ٹیکسٹائل انڈسٹری زیرو پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پر بہت زیادہ ٹیکسز لگا دیئے گئے جبکہ ہمیں industrialist کو tax free zone قرار دینا چاہئے تھا۔ آپ ان سے ضرور ٹیکس لیں، ضرور اپنے محاصل پورا کریں مگر خدا کے لئے اپنی اس انڈسٹری کو تو تحفظ دیں جو پوری دنیا میں ایک نام رکھتی تھی کہ پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری سب سے بڑھ کر ہے لیکن وہ اب زیرو ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کمیٹیوں کا حال دیکھ لیجئے۔ آپ کی پرائس کنٹرول کمیٹیاں کہاں ہیں، آپ کی ٹائیگر فورس کہاں ہے ہمیں بھی تو دکھایئے کہ انہوں نے اب تک کیا کام کیا ہے؟ آپ صرف دعوے کرتے ہیں اور نعرے لگاتے ہیں۔ آپ نے اس ملک کے ساتھ جو مذاق کیا ہے، اس عوام کے ساتھ جو مذاق کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز، wind up کیجئے باقی لوگوں نے بھی بات کرنی ہے۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ یہ کوئی سیاسی speech نہیں ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں واقعی اس عوام کے ساتھ مزید دھوکا نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں اس عوام کو ریلیف دینا چاہئے، ہمیں عوام کو سستے داموں خوراک دینی چاہئے اور ہمیں ادویات سستے داموں فراہم کرنی چاہئے۔ آپ جائیں اور جا کر دیکھیں لوگ سڑکوں پر بھوکے امڈ آئے ہیں۔ میں کل ایک جگہ کھڑی تھی تو وہاں پر ایک معذور شخص آیا اور اس نے کہا کہ خدا کے لئے مجھے روٹی لے دیجئے میں نے دو دن سے روٹی نہیں کھائی ہے۔ یہ ہر اس شخص کا حال ہو گیا ہے کہ جو متوسط طبقہ سے ہے۔ آپ کسی جگہ بھی جا کر دیکھ لیں خواہ وہ دیہات ہے، خواہ وہ لاہور شہر ہے خواہ وہ ہمارا جنوبی پنجاب ہے کسی جگہ پر بھی گورنمنٹ کی لاء اینڈ آرڈر کی vigilance نظر نہیں آئے گی۔ لوگوں کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے ہمیں ایک ایسی حکومت چاہئے جو عوام کی نبض پر ہاتھ رکھے، جو عوام کو ریلیف دے اور جو مہنگائی کو کم کرنے کے لئے اقدامات کرے۔ میں ان کے وزیر اعلیٰ کو یہ تجویز دوں گی کہ اگر آپ کے اندر capacity نہیں ہے تو آپ کو resign کر دینا چاہئے اور آپ نے اس صوبے کو جو انتقامی نشانہ بنایا ہوا ہے اس کو ختم کر دینا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ سب لوگوں کو سلام کرتی ہوں۔ میں جو بات کہنا چاہتی ہوں آپ اس پر غور کرنا۔ میں نے دیکھا ہے کہ پچھلی حکومت میں انہوں نے شادیوں پر one dish کر دی تھی، 80 فیصد لوگوں نے اس کو قبول نہیں کیا لیکن چلیں ٹھیک ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے چار گھنٹوں کا ٹائم مقرر کیا جو بہت اچھی بات تھی۔ جن لوگوں کے پاس پیسا ہے انہوں نے خرچ ہی کرنا ہے۔ تیس، تیس لاکھ روپے صرف ہال کی سجاوٹ کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔ میرے اپنے رشتہ داروں نے تیس، تیس لاکھ روپے اس پر لگائے ہیں اور پندرہ، پندرہ لاکھ روپے مہندیوں پر لگائے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا یہ بل منظور کیا جائے کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ 50 ہزار روپے صرف سٹیج کی سجاوٹ کے لئے رکھیں۔ ہمارے سامنے کتنا واسا رکھ دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ آپ دو ڈشیں کر دیں اور 50 ہزار روپے سٹیج کی سجاوٹ کے لئے کر دیں۔ اس میں نا صرف خالی کرسٹل کی

لڑیاں ہوتی ہیں اور کرسٹل کی سجاوٹ ہوتی ہے ایسا بے شمار ہوتا ہے ایسے لگتا ہے کہ ہم جیسے جنت کے کسی ٹکڑے میں پھر رہے ہیں۔ پلیز! آپ میرے اس بل کو منظور کریں۔ میں سب لوگوں سے درخواست کرتی ہوں کہ یہ فضول خرچی بند کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ ابھی بول رہی ہیں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہوگی، جن کے پاس پیسے ہیں وہ پیسے لُٹا رہے ہیں، پاکستان میں کہاں غربت ہے؟ ہمارے اپنے گھر میں 14 گاڑیاں کھڑی ہیں۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ یہ غریب ہیں؟ میں اس بہن کو صرف جواب دینا چاہتی ہوں کہ رمضان سے پہلے میں سارے یوٹیلیٹی سٹور پر پھری ہوں as an MPA I was only one اور باقی میری دوسری ٹیم تھی۔ یقین کریں کہ اتنا اچھا سامان تھا، میں ایک ایک دال کی، چینی، اور آٹے کے تھیلے سب کو دیکھ رہی تھی۔ یہ سب بکواس ہے، کوئی غربت نہیں تھی سب کو ایک ایک بندے کو ایک ہی راشن دیا جارہا تھا، دودو بندوں کو راشن نہیں دیا جاتا تھا پھر اس کے علاوہ میں نے۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .order in the House جناب خلیل طاہر سندھو! سادہ لوح لوگوں کو بھی space ملنی چاہئے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ شادی دیاں کافی اچھی اچھی تجویزاں آیاں نیں۔ واقعی اُناں نوں خرچ گھٹ کرنا چاہیدا ئے۔ شادیاں دا رجحان وی بڑا ودھ گیا اے، تن تن ہوریاں نیں، چار وی ہو جانڑ گیاں۔

جناب سپیکر! مہنگائی اور price hike تے گل ہو رہی سی، مینوں وی بولن دا موقع دتا۔ گزارش اے وے کہ جدوں دی ایہہ حکومت آئی اے، پہلے وی شاید انج ہوندا ہووے اسیں اُدوں وی حکومت وچ نئیں ساں لیکن ہُن ویکھیئے کہ جس چیز دی قیمت ودھدی اے اوندے اُتے ساڈے وزیراعظم وی نوٹس لیندے نیں تے نوٹس توں بعد اوندی قیمت اک واری انج اتے جاندی اے کہ غریب آدمی دے وس وچ او نئیں رہ جاندی۔ چینی تے نوٹس لیا تے اوہ -/45 روپے توں -/90 روپے تے چلی گئی۔ دوائیاں تے نوٹس لیا، اوہ 500 فیصد مہنگیاں ہو گیاں، آٹے

تے نوٹس لیا تے اوہ -/700روپے توں -/800روپے دا بیگ لبھدا سی ہُن -/1250تے اَپڑ گیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .order in the Houseجی! آپ بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پٹرول تے وی اک نوٹس لیا گیا، دو مہینے تاں لبھیا نہیں، دو مہینے بعد جدوں نوٹس لیا اے میں مبارکباد دینداں اس حکومت نوں کہ اُناں نے بارہ گھنٹاں وچ پٹرول دا مسئلہ حل کر دتا اے۔ عوام نوں لیٹر پیچھوں -/25روپے دا ٹیکہ لا کے بارہ گھنٹیاں دے اندر اوہنوں مارکیٹ دے وچ available کر دتا۔ ہُن ہر بندے نوں لبھ رہیا اے۔ اپنڑے سہولت کاراں نوں فائدہ دین لئی اک رات دے وچ کوئی تِن ہزار ارب روپے دا ٹیکہ لایا گیا تے اس تے وی شادیانے وجائے گئے۔ اس تے وی بغلاں وجا کے اوہنوں celebrate کیتا گیا کہ ایس بحران تے قابو پالیا گیا اے۔ حالانکہ ایہہ عمرانی حکومت دراصل بحرانی حکومت اے۔ ایہہ ہر روز اپنے لئی اک نواں بحران پیدا کر دیندی اے۔ ایہہ ہر روز اپنے مالی سہولت کاراں نوں فائدہ پہنچان لئی، اپنے financials نوں فائدہ پہنچان لئی ایہہ اک نیں۔ بحران پیدا کردے نیں اور صرف اس بحران نوں دور کرن دی شکل وچ اپنے مالی سہولت کاراں نوں فائدہ پہنچاندے نیں۔ عوام ٹکے ٹوکری ہوگئی اے۔ ہسپتالاں وچ چلے جاؤ دوائی نئیں لبھدی۔ سکولاں وچ چلے جاؤ تعلیم نئیں لبھدی۔ یونیورسٹی، لاہور دے اندر تہاڈی کھاڈی دے تلے engineering university دے وچ اساتذہ دیاں تنخاہواں کٹ کے تے عملے دیاں تنخاہواں کٹ کے اُناں وچ کٹ لا کے کیڑی تعلیم نوں promote کیتا جارہیا اے؟ اس پنجاب دے اندر مہنگائی ودھن دی ریشو ویکھوں تے غریب ملازم دی تنخاہواں دا عالم ویکھوں کہ غریب ملازم نوں ایک فیصد وی ریلیف نیں دتا گیا۔ ایہہ شرم دا مقام اے، 483۔ارب روپیہ NFC دے وچوں فیڈرل گورنمنٹ ساڈا کھا گی اَے، ساڈے پنجاب دے نال 483۔ارب روپے دی ڈکیتی ہوگئی اے، کیا اگر اوہ 483۔ارب روپیہ آجاندا تے ساڈے غریب ملازمین دیاں تنخاہواں 10 فیصد نیئں ودھ سکدیاں سن؟(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! سارے بول رہے نیں یا اینہاں نوں بولن دیو؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تائید کر رہے نیں۔ گزارش اے کہ میں سندھ گیاں، میرے سارے دوست آکھدے نیں کہ سندھ دے بڑے برے حالات نیں۔ میرے نال کچھ میرے دوست، میری بھیناں تے بھراوی نال گئے نیں۔

جناب سپیکر! میں اج اس ہاؤس دے وچ ہر ممبر نوںacross the board چاہے او اس سائیڈ تے بیٹھا اے چاہے اُس سائیڈ تے بیٹھا اے۔ میںarrange کرداں اُناں نوں سندھ وکھانداں۔۔۔(قطع کلامیاں)

ایک معزز خاتون ممبر: سندھ کی صفائی کروالیں۔ حالات بہت بُرے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی،order in the House. سید حسن مرتضیٰ! آپ بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: گل کر لئی اے۔ گھر دی کر وصفائی فیر باہر دی سوچنا، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی،please order in the House.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اُناں نوں بولن دیو میں نال نال کی رکھاں گا تسی ناں تکلیف کرو۔ گزارش یہ ہے کہ میرے نال چلن میں اُناں نوں سندھ وکھانداں، او صوفیاء دی دھرتی وکھانداں، او پیار ونڈن والیاں دی دھرتی وکھانداں۔ اے آپے آکے اتھے قصیدے نہ پڑھن تاں میرا کن پھڑ لینا۔ اُناں داroad infrastructure وکھو تے اتھے حالات ویکھو۔۔۔

ایک معزز خاتون ممبر: ہم نے سندھ کو دیکھا ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: اے کدی رائیونڈ نئیں گئی جیڑھی سندھ دے قصے سنا رہی اے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی،Please order in the House. دیکھیں! جب آپ کی باری آئے گی تو آپ بول لینا۔

ایک معزز خاتون ممبر: بارش ہوتی ہے تو پانی آتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا بارش ہووے تے تیزاب آوے؟ بارش ہووے تے پانی آنا اے تیزاب تے نیں آنا۔ کرماں والی اے! تیزاب دی امید رکھ کے بیٹھی ایں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ اس طرح نہ کریں۔ سید حسن مرتضیٰ! پلیز آپ بولیں۔ please address to the chair

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تاں جناب نوں address کر رہیا، میں تاں اُناں نوں کر ہی نہیں رہا او ایویں ناراض ہو جاندیاں نیں۔ گزارش یہ ہے کہ ساڈی حکومت deliver کرن وچ ناکام ہو چکی اے۔ ساڈی حکومت دی کوئی کارکردگی نیں، کوئی governances نہیں اور جس طرح میرے توں پہلے میری بہن صبا صادق گل کر دیاں مطالبہ کر رہی سن کہ اُناں نوں فی الفور استعفیٰ دینا چاہیدا اے، ساڈے وزیر صاحبان۔ اُنہاں ساڈے ول وی وزیر اُنہاں ہی ہوناں وزیراں دی ایک لاٹ اے جیہڑی ایدوں اُدے جاندی تدوی وزیر اُدوں ایدے آندی تدوی وزیر وزیر اُنہاں ہی ہونا اے کوئی پریشانی والی گل نیں سپیکر وی تُساں ہی ہونا اے صرف اسیں چاہندے ہاں کے اے چہرے بدل جان تاکہ ساڈی عوام دے حالات بدل سکن۔

جناب سپیکر! انتہائی بُرے حالات نیں تہاڈی گورنمنٹ دی کوئی رٹ نیں اے تھانیاں دے وچ اُسے طرح ای سارا نظام چوڑ ہویا پیا اے۔ سکول تباہ نیں، ہسپتال تباہ نیں، سڑکاں ساڈیاں تباہ ہویاں پیاں نیں، ساڈے اپنے جیہڑے حقوق نیں اُوہ وفاق نے غصب کر لے نیں این ایف سی اور اٹھارویں ترمیم دے درتے نیں جنہاں دی وجہ توں آج صوبے stable ہوئے نیں، صوبے صوبائی خود مختاری نال اُنہاں دی شناخت نال فیڈریشن مضبوط ہوئی اے، federating unit مضبوط ہون گے federation مضبوط ہوئے گی آج اے ساڈے دشمن دی اکھاں وچ وی چبھ رہی اے۔ آج اے ساڈی جیہڑی مضبوطی ہے اے انہاں نوں تکلیف دے رہی اے اور میں اے ہن باز گشت سن رہیاں کہ ساڈے جیہڑے سرکاری ملازمین نے اُنہاں دی پانچ سال سروس کھٹا دیو اور اُنہاں نوں کوئی گولڈن ہینڈ شیک دے دیو او جدوں ریٹائرمنٹ توں بعد کم نیں کر دے تے اُنہاں نوں تنخواہ لین دا کی حق ہے اے وی ہون جا رہیا اے۔

جناب سپیکر! کڈی شرم دی گل اے جیدوں اسیں کسی فرد واحد نوںextension دینی ہوندی اے تے ساڈی ساری حکومت ہلی ہوئی ہوندی اے اور اُوspecially اجلاس کر extensionsدیندے نیں اور جدوں پنجاب دے غریب مظلوم جیہڑے ملازمین نیں جس دے وچ ساڈے افسران وی نیں اے سیکرٹری صاحبان ایتھے بیٹھے نیں انہاں دی وی عیاشیاں دے وچوں پنج سال کھٹائے جارہے نیں، اے پنج سال انہاں نے مزید سواد لینے سن لیکن کھٹائے جارہے نیں میں انہدی پُرزور مذمت کرناں۔

جناب سپیکر! اگر تُسی ایس حکومت تے غور کرو کہ جدوں کسے issueتوں توجہ ہٹانی ہوندی اے اُدوںnon issuesنوں چھیڑدتا جاندا اے۔ جس طرح جناب جہانگیر ترین نوں safe exitدیناسی تے اُس وقت اک سنتھیارچی نوں کھڑا کردتا اُہ شریف آدمی نوں ملک وچوں بھجاناسی پنج سال اُنہوں ورتیا اے اُنہدا جہاز ورتیا اے، اُہندے کولوں خرچے کروائے نیں پنجا سالاں بعد اُس وچارے نوں چور بنا کے بھجا دتا اے۔ میدان وچ سنتھیارچی لے آئے نیں۔ سیاست داناں دیcharacter assassinationایس عروج تے ہے کہ سندھ دے اندر خورشید شاہ ساڈی پاکستان دی سیاست دا شریف النفس انسان جنہے پوری پارلیمنٹ نوں ہمیشہ جوڑن دی کوشش کیتی اے، جنہے پارلیمنٹ نوں اکٹھیاں کرن دی کوشش کیتی اے، اک سال توں اندر پیا اے اور انہدے اُتے کوئی ریفرنس نیں اے، کوئی کیس نیں یار اندر رکھو انتقامی کارروائی کرو، اسیں قطعاً تہاڈے کولوں نہیں نس دے لیکن اسیں تہانوں گزارش کردے ہاں کہ کوئی کوڑا سچا کیس تے پادیو کوئی اپنے غلط ایکٹ نوںjustifyتے کرو۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! ہنwind upکرلوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میںwind upہی کررہاہوں ہاں۔ (قطع کلامیاں)

خدا دا واسطہ اے بی بی مینوںwind upکرلین دیو پوری قوم روندی پئی اے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!please address to the chair

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش اے ہے کہ کوئی آدمی نئی پوچھ رہیا اے اے لحہِ فکریہ کے اُہ بندہ اک سال توں جیل وچ پیا اے تے کوئی نیں پوچھ رہیا اور اہنوں اندر رکھن والی وی اک

وڈیوای سی جنیے انہوں اندر رکھیا ہویا اے۔ کسی بندے نیں اُنہدے کولوں نیں پچھیا کہ کرماں والیا اے وڈیو کتھوں آگئی اے ۔ایس وڈیو دی حقیقت کی اے کوئی کمیشن نیں بنیا کوئی انکوائری نیں ہوئی، میں تہانوں گزارش کرناں میں بہتا ٹائم نیں لیندا تہانوں میں اے گزارش کرداں کہ خدارا، خدارا ایس قوم تے رحم کرو تُسی تبدیلی دا کہہ کہ اے سو تُساں تے دُھوڑاں پٹ دتیاں نیں اُہ اک ٹرک ڈرائیور سی تے اُہ اپنے ٹرک تے اپنے شاگرد نال ٹرک تے سفر کر رہیا سی وچاریاں نوں کیتے بُھک لگی اک ہوٹل تے اُتر کے روٹی کھان لگے تے اُستاد نیں کہیا اے ٹائر لگدا اے پنچر اے۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر !ڈرائیور نے ٹرک روکیا تے ٹائر بدلیا تے روٹی کھان لگ پئے جدوں روٹی کھا کے اُٹھے تے جیک لانا یاد نیں سی رہیا انہاں اک اک پکا سگریٹ پیتا اُستاد نال بہہ گیا تے شاگرد ٹرک چلان لگ پیا، شاگرد نے ریساں دینیاں شروع کر تیاں گڈی جیک تے سی تے ٹائر اُتھے ہی گھومی جاوے کافی دیر بعد اُستاد نوں ہوش آئی تے اُہنے پچھیا کیتھے پہنچے ہاں تے شاگرد نیں دسیا کہ اُستاد جی اُنج تے کوئی نیں پتا اک ہوٹل تے آئے ہاں پچھ لیندے ہاں تے باہر منہ کڈھ کے ہوٹل والے توں پچھدا اے یار اسیں کیتھے پہنچ گئے ہاں اے کیہڑی جگہ اے اُس آکھیا بچے مرجان تُسیں اُتھے ہی کھلو تے اُہ ریساں دے دے کے سارا ہوٹل دیوندا کر دتا اے انہاں نے سارا ملک دیوندا کر دتا اے ٹرک اُیتھے دا اُیتھے ہی کھلوتا اے انہوں جیک توں لاؤ ایہندا اے ڈیڈ لاک کھولو تد اے چلے گا تے کوئی گل بنے گی وگرنہ نہیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی !thank you very much جی، محترمہ عظمٰی کاردار!

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! اب تھوڑا سنتھیارچی کے بارے میں جواب سن کر جائیں، بیٹھ جائیں، واپس آجائیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمٰی کاردار !please address to the chair

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ نے سنتھیا رچی کی بڑی دُکھ بھری داستان on the floor of the House بیان کی تو رونے دھونے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ ساری کہانیاں اُن کے لیڈران کے ساتھ سنتھیا رچی نے کی ہیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے تو وہ اُن کو عدالت میں لے جائیں اُن کے خلاف مقدمہ دائر کر لیں۔ یہاں رونے دُھونے سے تو ان کو کچھ نہیں ملنا، اِدھر تو یہ فارغ ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری میری بہن محترمہ صبا صادق ہیں اُن کی جو ہم ساروں نے کہانیاں سنیں اُن کی تو سچائی بجٹ کے اجلاس میں اسی چیز سے ہی ثابت ہو گئی تھی کہ جب اُنہوں نے کہا تھا کہ شوکت خانم ہسپتال میں COVID-19 کا ایک ٹیسٹ 22 ہزار روپے میں ہوتا ہے اور میں نے اُسی وقت اُن کو چیلنج کر دیا تھا کہ بی بی اُتنا جھوٹ بولیں جتنا آپ سہار سکتی ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں تو استعفیٰ دے دوں گی اگر وہاں پر 22 ہزار کا ٹیسٹ نہ ہوا تو اُن کی کہانیاں وہ جو استعفیٰ استعفیٰ کا کھیل یہ دونوں ممبران ہم ساروں کو جو ایک گھنٹے سے سُنا کر گئے ہیں تو یہ استعفے تو عوام نے ووٹ کی طاقت سے 2018 میں ان ساروں کے دلا دیئے تھے، یہ سارے فارغ ہو گئے تھے اور اسی لئے وزیر اعظم جناب عمران خان آج ووٹ کی طاقت سے بر سر اقتدار ہیں کیوں پاکستان کی عوام کو پتا چل گیا تھا کہ اُن کے ساتھ کھلواڑ ہوا ہے اور یہ کھلواڑ ان کے ساتھ 35 سال سے ہوتا آرہا ہے۔ یہ مہنگائی کی بات کرتے ہیں تو میں ان سے صرف ایک سوال پوچھوں گی کہ انہوں نے اپنے دور میں جو indirect taxes لگائے وہ 85 فیصد تھے indirect tax کا مطلب ہوتا ہے کہ جب ایک ماچس کی ڈبی آپ خریدتے ہیں تو ایک غریب اور امیر آدمی اس کی برابر قیمت ادا کرتا ہے تو پھر یہ بتائیں کہ یہ جس مہنگائی کا رونا رو رہے ہیں وہ مہنگائی کا بم عوام پر کون گرا کر گیا؟

جناب سپیکر! ہمارے وزیر اعظم وہ واحد لیڈر ہیں جن میں اتنی ہمت تھی کہ جب پٹرول کی قیمت نیچے آئی تو انہوں نے عوام کو -/35 روپے فی لٹر relief دیا انہوں نے تو کبھی عوام کو -/4 روپے کا relief نہیں دیا اور پھر یہ ہمیں باتیں کرتے ہیں۔ ان کے دور میں چینی -/140 روپے فی کلو تک گئی تھی اب آپ اس کی قیمت دیکھ لیں تو آئیں یوٹیلٹی سٹورز کی بات کر لیتے ہیں۔ ہماری حکومت نے COVID-19 کے دوران 50۔ارب روپے کی سبسڈی یوٹیلٹی سٹورز کے لئے مختص کی۔ اس سبسڈی سے یہ نہیں ہوا جیسا کہ ان کے لیڈران باہر جا کر properties خرید

لیتے تھے باقاعدگی سے یوٹیلٹی سٹورز میں آپ کو 19 ایسی items ملیں گی جن کا rate fixed ہے اور ان پر حکومت نے سبسڈی دی ہوئی ہے اس میں آپ کی دالیں، گھی، آٹا اور چاول شامل ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن
کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی نعرہ بازی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اگر ان کو کوئی پرابلم ہے تو ابھی آئیں اور جناب عمران خان کے ساتھ چلیں۔ -/860 روپے کا 20 کلو کا تھیلا ہے اور یہ جتنے تھیلے کہیں گے میں ان کو لے کر دوں گی۔ اب جو بجٹ میں جو کہ پیش کیا گیا ہے اس میں مزید 50۔ ارب روپے کی سبسڈی یوٹیلٹی سٹورز کو دی گئی ہے۔ عوام کو یوٹیلٹی سٹوزر سے بہت سہولت ملی ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کے دور میں یوٹیلٹی سٹورز نقصان میں جا رہے تھے اور انہوں نے ان سٹورز کا بیڑا غرق کر دیا تھا لیکن اب الحمدللہ یوٹیلٹی سٹورز profit میں جا رہے ہیں اور عوام کو بھی بہترین سہولت میسر ہو رہی ہے۔ یہاں پر جو باتیں مہنگائی کی ہو رہی ہیں تو اصل بات یہ ہے جو hoarding کا طوفان ان کے زمانے میں تھا اور منافع خوروں کا جو میلہ لگا ہوا تھا اس پر ہماری حکومت کریک ڈاؤن کر رہی ہے۔ ایسے بے تحاشا لوگ hoarding کر رہے ہیں جن کی نشاندہی ٹائیگر فورس کے لوگوں نے کی ہے اور خفیہ طور پر کی ہے اور منوں چینی بازیاب کروائی گئی ہے۔ یہ سندھ کی باتیں کرتے ہیں تو آج تک سپریم کورٹ کو یہ جواب نہیں دے سکے کہ وہ جو گندم اسمگل ہوئی تھی وہ کدھر چلی گئی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ کافی وقت ہو گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ان کی تو صرف کہانیاں ہیں ان کو کیا پتا ہے کہ ایک کروڑ 20 لاکھ خاندان ایسے ہیں جن کو 12 ہزار روپے دیئے گئے جس سے ان کی زندگیاں آسان ہوئی ہیں، جس سے ان کے گھروں کے چولہے جلے ہیں۔ یہ تو سارا tax payer کا پیسا باہر کے ملک لے گئے انہوں نے منی لانڈرنگ کا ایک زبردست سسٹم بنایا ہوا تھا اور عوام کو انہوں نے بھوک سے مار دیا۔ انہوں نے عوام کو تعلیم اور نہ ہی صحت کی کوئی سہولت دی یہ دوائیوں کی بات کرتے

ہیں ان کو کیا پتا کہ عوام کس طرح پس رہی ہے ان کو چھینک آتی ہے تو یہ لندن جا کر اپنا علاج کرواتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ !اب جناب بلال یٰسین اپنی بات کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر !شکریہ۔ میری غلطی ہے کہ مجھے وقت پر پہنچنا چاہئے تھا لیکن باہر بارش تھی جس کی وجہ سے میں لیٹ ہو گیا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں نے اپنے colleague سے پوچھا ہے تو انہوں نے بتایا کہ دس منٹ بات کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اگر چند منٹ مجھے اس سے زیادہ دے دیں تو میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔ اگر اس کے لئے اپنے کسی دوست بھائی سے request کرنی پڑتی ہے تو میں ان کو بھی equally request کر رہا ہوں کہ ان کے حصے کا بھی کچھ ٹائم مجھے دے دیا جائے۔

جناب سپیکر !جب حضرت یوسف علیہ اسلام کو مصر کے بازار میں نیلامی کے لئے لایا گیا تو بڑے بڑے امراء، بادشاہ اور وزراء ان کے خریدار بن کے بازار میں آئے کیونکہ ان کے حسن کے چرچے تھے تو ایک کمزور، غریب اور لاچار بڑھیا بھی آئی اور اس کے پاس جو بچے کھچے assets تھے اس کے عوض بولی میں شامل ہونا چاہتی تھی تو اس کا تمسخر اڑایا گیا کہ یہاں پر تو بڑے بڑے امراء، بادشاہ اور وزراء کی race لگی ہوئی ہے تو تم یہاں پر کیوں خریداروں میں شامل ہو گئی ہو تو اس نے بڑا interesting answer دیا جو کہ آج تک اتنے عرصے بعد بھی گونجتا ہے۔

جناب سپیکر !اس نے کہا کہ مجھے پتا ہے کہ میں اپنی جو بچی کھچی چیزیں ہیں اس کے عوض حضرت یوسف علیہ اسلام کو تو نہیں خرید سکتی لیکن میں چاہتی ہوں کہ جب کبھی حضرت یوسف علیہ اسلام کے خریداروں کا نام آئے میرا نام بھی اس میں آئے تو اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آج یہاں پر حاضر ہو گیا ہوں حالانکہ کل میری یہاں پر بیٹھے بیٹھے ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو میں نے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرنی تھی۔

جناب سپیکر !میں اپنے پانچ سات دوستوں کے ساتھ weather enjoy کر رہا تھا اور ہم کھانا وغیرہ کھا رہے تھے لیکن جب مجھے فون آیا تو میں نے یہ سوچا کہ مجھے بھی اس بڑھیا کی طرح اپنا فرض ضرور ادا کرنا ہے لہٰذا میں اسمبلی پہنچوں لیکن مجھے نہیں پتا کہ میری آواز وہاں تک پہنچتی

ہے یا نہیں مگر میں اپنا فرض ضرور ادا کروں گا تاکہ جب کبھی تاریخ لکھی جائے کہ دنیا اور ہماری عوام مر اور پس رہی تھی تو اس وقت کم از کم میں ہاتھ کھڑا کر کے کہوں کہ جو میں کر سکتا تھا وہ میں نے کیا۔ کم از کم میں نے آواز ضرور بلند کی اور یہی آج میرے یہاں آنے کی وجہ ہے۔ میں کوئی بہت بڑا خطیب نہیں ہوں کہ میں بہت اچھی بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے آج یہاں آنے کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ اس ہاؤس اور اس شہر نے مجھے بہت عزت دی ہے۔ میری پوری جوانی ایوانوں میں کبھی نیشنل اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور کبھی کیبنٹ میں گزر گئی ہے تو مجھ پر یہ قرض ہے لہٰذا آج میں ایک نیشنل ڈیوٹی perform کرنے کے لئے یہاں پر کھڑا ہوں۔ یہ الفاظ میں نے کئی مرتبہ یہاں پر دھرائے ہیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ میں اسی لئے یہاں پر کھڑا ہوں باقی مجھے اندازہ ہے کہ اس کے بعد کیا ہونا ہے وہ میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کیونکہ آج wheat crisis, sugar crisis different crisis, اور اس کے بعد مہنگائی کا آج subject ہے تو ان ساری چیزوں کو بطور وزیر میں دیکھتا رہا ہوں۔ میرے پاس food portfolio کے حوالے سے تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ انڈسٹری، ایگریکلچر اور محکمہ لائیو سٹاک یہ تمام محکمے میں خود دیکھا کرتا تھا اور اس سے پہلے جب میں ایم این اے تھا تو مجھے فخر ہے کہ میری لیڈرشپ نے مجھے اس وقت بھی یہ ڈیوٹی دے رکھی تھی۔ میں ان تمام چیزوں کو خود دیکھتا تھا تو مجھے کافی کچھ اپنی لیڈرشپ کے ساتھ بیٹھ کر سیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے کتابوں سے کچھ نہیں پڑھا لیکن میں practically اتنا بھاگا ہوں کہ مجھے کافی چیزوں کا ادراک ہے۔ اسی جگہ پر کھڑے ہو کر میں نے آج سے اڑھائی تین ماہ پہلے آدھ گھنٹہ یہاں پر کھڑے ہو کر speech کی۔

جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر ہوں تو میں نے future prediction کی تھی شاید میں اسی جگہ پر کھڑا تھا تو میں نے کہا تھا کہ میں آٹے اور چینی کے crisis آتے ہوئے دیکھ رہا ہوں تو میری یہ باتیں ریکارڈ پر ہیں میں نے تو وہ ریکارڈ نکلوا لیا ہے میرے پاس محفوظ ہے آپ بھی چیک کر لیں میں نے یہ تمام باتیں تین ماہ پہلے کی تھیں لیکن اس حوالے سے کوئی شنوائی نہیں۔ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کو میں نے کٹ موشن پر بات کرنے کے لئے request کی تھی جس طرح آج آپ کو request کی ہے تو انہوں نے بھی مجھے آدھ گھنٹہ بات کرنے کا موقع دیا تو میں نے اپنی ان

گزارشات میں بھی یہی باتیں repeat کیں کہ میں جس طرح پہلے ہی یہ تمام باتیں اس حوالے سے کر چکا تھا تو آج بھی میں ان کو repeat کر رہا ہوں۔ آج تو سر چڑھ کر crisis بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بہت سی باتیں کی تھیں لیکن ان میں سے دو باتیں بہت اہم تھیں جو کہ میں نے کی تھیں جن کو میں آج repeat کروں گا۔ ایک تو میں نے بتایا تھا کہ ان crisis کا فوری solution کیا ہے کیونکہ مجھے حکومت پر صرف تنقید نہیں کرنی بلکہ مجھے ان کو ان crisis کا solution بھی بتانا ہے اور اس لئے نہیں بتاتا کہ میں کوئی ارسطو ہوں اس لئے کہ میرے پاس تھوڑا سا experience ہے؟

جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ فوری طور پر releases کریں سب سے پہلے wheat releases کریں تاکہ آٹے کا crisis ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں نے یہ کہی تھی کہ wheat کو فوری طور پر امپورٹ کرنے کا بندوبست کریں اور ہمیں اس حوالے سے on board لیں اور ایک کمیٹی اس حوالے سے بنے جس میں دونوں طرف کے ممبران شامل ہوں اور اس کمیٹی میں حکومتی وزراء بیٹھیں اور decision makers بیٹھیں تاکہ ہمیں پتا چلے اور ہم عوام کو تسلی دیں۔

جناب سپیکر! ایک وجہ تو یہ ہے کہ بد قسمتی کے ساتھ یہ الفاظ کہنے پڑتے ہیں جو کہ ان کو بُرے لگتے ہیں کہ یہ ان کی نااہلی ہے حالانکہ ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم sluggish ہیں تو مجھے نہیں پتا یہ تو تاریخ ہی فیصلہ کرے گی کہ sluggish کون تھا؟ میں نے اڑھائی تین ماہ پہلے بات کی کہ جی یہ future prediction ہے پھر آج 16۔جولائی ہے تو آج سے آگے کا سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے غالباً 26۔جون کو تقریر کی تھی اس کو بھی بیس دن ہو چکے ہیں تو میں نے گزرے ہوئے کل میں دیکھا ہے کہ ہمارا نیشنل میڈیا بتا رہا تھا کہ وزیر اعظم جناب عمران خان نے کہا کہ جو کچھ مرضی کریں اس crisis سے نمٹیں، گندم درآمد کرنا پڑتی ہے تو فوری درآمد کریں، اگر releases start کرنا پڑتی ہے تو وہ کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنے کی جرأت کر رہا ہوں کہ غلطی ہر بندہ کرتا ہے، عقل والا بھی کرتا ہے اور بے وقوف بھی کرتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ عقل والا کسی کے تجربے سے سیکھ لیتا ہے اور جو بے وقوف ہے وہ بار بار خود تجربے کر کے پچھتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر!اب مجھے یہ کہنا چاہئے کہ میں نے تین مہینے پہلے جو بات کہی وہ اسمبلی میں کہی، کسی ٹاک شو میں نہیں کہی یا کسی سڑک پر کھڑے ہو کر نہیں کہی۔ یہ میرا فورم ہے اور لوگ مجھے یہاں پر بات کرنے کے لئے بھیجتے ہیں لیکن کوئی اثر نہیں ہے۔ آج سے اٹھارہ بیس دن پہلے جب پورا پاکستان چیخیں مار رہا تھا کہ آٹا نہیں ہے، چینی نہیں ہے، پٹرول نہیں ہے۔ کیا کوئی بھی وزیر ایکشن نہیں لے سکتا تھا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کو تو درمیان سے quiet کر دیتے ہیں اور وزیر اعظم کو بھی سمجھ نہ لگی تو پھر مجھے بھی یہ کہنے دیں کہ پھر ہم سے ہی مشورہ کر لیا کریں چونکہ ہم ان سے زیادہ چیزوں کو سمجھتے ہیں۔ اس وقت یہ حالات ہیں۔ ہمیں اپنی لیڈر شپ کے بارے میں ہر طرح کی تنقید سننا پڑتی ہے، ہم سنتے ہیں اور ہنس رہے ہوتے ہیں کہ کاش وہ وقت آئے کہ ہماری زندگی میں لوگوں کو پتا چلے کہ فرق کیا تھا؟ بڑے اچھے طریقے سے پتا چل گیا ہے، گلی محلوں میں بہت اچھے طریقے سے پتا چل گیا ہے۔ اگر میں آج دوبارہ اس طرف بیٹھا ہوتا جہاں پر میرے یہ بھائی بیٹھے ہیں تو میں وزیر ہوتا تو خدا کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ اتنا comfortable نہ ہوتا جتنا آج ہوں۔

جناب سپیکر! میں ان کے problems کو سمجھتا ہوں ان کے ساتھ ہماری decades کی دوستی ہے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہے، میری تو پانچویں term ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں چوتھی پانچویں مرتبہ اس ہاؤس میں آ گیا ہوں، ہمارے تو ان کے ساتھ decades کے تعلقات ہیں۔ میں ان کی feelings سمجھتا ہوں، ان کے جذبات میرے تک آتے ہیں میں وہ کبھی leak نہیں کروں گا اور یہ تو ویسے ہی مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سن رہا ہوتا ہوں کہ دوست کیا کہہ رہے ہوتے ہیں یہ تو ٹائم کی بات ہے۔ میں نے فلور ملز پر جا کر practically دیکھا ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کھڑے ہو کر باوضو بات کر رہا ہوں کہ میں ایک فلور ملز کے پاس سے گزرا تو وہاں پر دو تین باؤ ٹائپ لوگ پتلون پہنے ہوئے تھے انہوں نے مجھے دیکھ کر ہاتھ ہلایا تو میں نے کہا کہ شہر کے لوگ ہیں اور شاید میرے حلقے سے ہیں اور اس شہر میں لوگ تھوڑا سا جانتے بھی ہیں۔ ان سے سلام لیا اور ان سے پوچھا کہ کدھر کھڑے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم فوڈ

ڈیپارٹمنٹ سے ہیں آپ کو پتا ہے کہ crisis ہے اس لئے یہاں پر job کر رہے ہیں۔ آپ ہمارے وزیر رہے ہیں اس لئے آپ کو سلام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ میری جو conversation ہوئی وہ تو میں نہیں بتاؤں گا۔ ہونا کیا چاہئے تھا؟ آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ تم نے کیا کرنا تھا یا ہمارا وقت ہوتا تو کیا ہونا تھا؟ جتنی ایجنسیز ہماری تانک جھانک کے لئے لگی ہوئی ہیں وہ ساری ان crisis سے نمٹنے کے لئے لگی ہونی چاہئیں تھیں۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے وہ ملازم فلور ملز کے گیٹ کے باہر کھڑے ہیں اندر نہیں اور انہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی، اگر ہمارا دور ہوتا تو وہ ملازم گیٹ کے اندر جاتے۔ بد قسمتی سے یہاں سسٹم چلتا ہے کہ ملازم کچھ پیسے لے کر دستخط کر کے چلتے بنتے ہیں۔ ہم ہوتے تو کیا ہونا تھا؟ ہونا یہ تھا کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں نے اندر جا کر بیٹھنا تھا اور ڈیوٹی perform کرنی تھی، میں یہ نہیں کہتا کہ ہم ہوتے تو وہاں پر پیسے نہیں چلنے تھے بد قسمتی ہے کہ سارا کچھ ہی چلتا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت یہ اس ملک کی بد قسمتی ہے کہ یہاں پر ہر بندہ یہ کہتا ہے کہ میں پویتر ہوں، میں پاک ہوں مگر افسوس ایسا نہیں ہے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے اوپر ڈی سی او کا آفس بیٹھا ہونا تھا اور ہم نے یہ ساری چیزیں exercise کی ہوئی ہیں، ڈی سی او آفس کے اوپر سپیشل برانچ کے لوگ بیٹھے ہونے تھے جو اب ہماری مانیٹرنگ کے لئے ہمارے ڈیروں کے چکر لگا رہے ہیں کہ آج کے دھرنے میں کہیں جناب بلال یٰسین کے لوگ تو نہیں گئے ہوئے اور یہ سب کچھ practically ہو رہا ہے۔ ہم ہوتے تو سپیشل برانچ کے اوپر MI بیٹھی ہوتی، جب چار ایجنسیز بیٹھی ہوتیں اور آپ مل مالک ہوتے تو آپ کسی ایک کو تو پانچ دس ہزار دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! معذرت کہ میں نے Chair کو کہہ دیا میں آپ کو negativity میں نہیں لے رہا بلکہ میں example quote کر رہا ہوں کہ ایک کو پیسے دے دیتے، دو کو پیسے دے دیتے لیکن تین چار کو تو نہیں دے سکتے چونکہ اتنا تو آپ کو profit ہی نہیں ہونا تھا۔ اس طرح چیزیں خود بخود ٹھیک ہوتی ہیں اور ہم نے اس طرح کیا ہے۔ اس کے بعد اور بھی بہت سارے sources تھے جو ہماری لیڈر شپ use کیا کرتی تھی اب بھی دراصل یہ ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی تقریر میں یہاں پر predict کیا تھا اور بد قسمتی ہے کہ مجھے آج پھر دوبارہ دہرانا پڑ رہا ہے کہ اگر آج بھی انہوں نے ہوش کے ناخن نہ لئے اور آج بھی اسے just ایک تقریر لی اور point scoring لی کہ میں ابھی بات کروں گا تو پھر ادھر سے ایک صاحب بولیں گے اور ان کے پاس میرے سے زیادہ اچھے الفاظ اور دانش ہو گی وہ کچھ انگلش کو بھی mix کر لیں گے تو پھر یہ گفتن نشستن برخاستن ہے۔ اگر اس کا کوئی رزلٹ چاہئے تو میں عرض کرتا ہوں کہ releases تو ہو چکیں اور یہ releases ہونے اور وزیراعظم کے آرڈرز کے بعد بھی آٹا ناپید ہے۔ آج آٹا ناپید ہے۔

جناب سپیکر! میں تیسری مرتبہ کہتا ہوں کہ آج آٹا اس قیمت پر نہیں ہے جو گورنمنٹ کی notified price ہے اور لوگ چیخیں مار رہے ہیں، politically speaking یہ تو ہمارے فائدے کی بات ہے کہ اگر آج لوگوں کو آٹا نہیں مل رہا۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House. جی، جناب بلال یٰسین!

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہئے کہ جب releases start ہو جائیں، جب گورنمنٹ wheat subsidies فلور ملز کو دے رہی ہے تو پھر It's a matter of few hours. یہ تو دنوں اور ہفتوں پر جانا ہی نہیں چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنی لیڈرشپ سے پوچھ کر نہیں آیا لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ اگر ان سے نہیں ہوتا تو ہم آپ کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کی خدمت کے لئے آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو میں یہاں پر لکھ کر دیتا ہوں کہ آپ کم از کم میری اسمبلی رکنیت ختم کر دیں۔ کیا ہم یہاں صرف ٹی اے ڈی اے لینے آتے ہیں اور ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم بولتے بھی ہیں لیکن اس کے بعد پھر کوئی اثر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی تک شوگر import نہیں ہو سکی، میں نے پرسوں دنیا ٹی وی پر وزیراعظم کا بیان دیکھا ہے وہ بتا رہے تھے کہ ہر صورت اس سے نمٹیں، کون سی صورت سے نمٹنا ہے؟ صورت ایک ہی ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ effort کی جائے لیکن مجھے بتایا جائے کہ کہاں پر effort ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ effort کہاں پر ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مافیا سے لڑ رہے ہیں ان کی مافیا کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے۔ جناب عمران خان فرما رہے ہیں کہ میں مافیاز کے ساتھ لڑ رہا ہوں، لڑائی کس کے ساتھ ہوئی تھی؟ شوگر مافیا کے ساتھ لڑائی ہوئی، شوگر مافیا کے ساتھ لڑے تو چینی -/50 روپے فی کلو سے -/90 روپے فی کلو ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں ان کی efforts بتا رہا ہوں کہ یہ مافیاز کے ساتھ لڑ رہے ہیں، جناب عمران خان کی effort ہے کہ وہ آٹے کے مافیاز کے ساتھ لڑ رہے ہیں اس کے نتیجے میں آٹے کا بیس کلو کا بیگ -/700 روپے سے آج -/1200 روپے میں بھی نہیں مل رہا، یہ ان کی مافیاز کے ساتھ لڑائی ہے۔ یہ لڑ رہے ہیں کہ ہم sluggish ہیں، ہم dishonest ہیں، ہم کرپٹ ہیں، یہ تو عوام فیصلہ کرے گی کہ کون sluggish ہے، کون dishonest ہے اور کون کرپٹ ہے۔ یہ مافیاز کے ساتھ لڑ رہے ہیں یہ وزیر اعظم کہہ رہے ہیں میں نہیں کہہ رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ڈالرز کے مافیاز کے خلاف لڑ رہا ہوں، -/100 روپے کا ڈالر آج -/170 روپے میں ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز! wind up کیجئے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں نے تو آپ سے request کی تھی کہ مجھے کچھ ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: تقریباً پندرہ منٹ سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! یہ پٹرول کے مافیاز کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین .Order in the House please جی، جناب بلال یٰسین!

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! یہ پٹرول کے مافیاز کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور -/75 روپے پٹرول کا لٹر آج -/100 روپے میں ہے۔ اللہ دے واسطے تسیں نہ لڑو سانوں مرن دیو، سانوں مرن دیو۔ آپ مافیاز کے خلاف لڑ رہے ہیں، آپ نوٹس لے رہے ہیں؟ اندازہ کریں کہ ہو کیا رہا ہے؟ prediction یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، جناب بلال یٰسین!

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کی طرف آئیں، میرے انتہائی قابل احترام بھائی انڈسٹری منسٹر میاں محمد اسلم اقبال بیٹھے ہیں یہ فیلڈ کے بندے ہیں ہمارا ایریا اور شہر بھی common ہے اور بھی بہت ساری community ہے لیکن کم از کم مجھے یہ تو کہنے دیں چونکہ میں نے یہ ساری چیزیں کی ہوئی ہیں۔ میں نے بطور چیئرمین پرائس کنٹرول کمیٹی بھی کام کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ میں ایک نکما آدمی ہوں، میں نے تو اس دن بھی quote کیا تھا اور ہمارے وزیر قانون نے سنا تھا میں نے کہا تھا کہ شاید ضرور پوچھ لیں گے، اس وقت جو چیف سیکرٹری ہیں ان سے ہی پوچھ لیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر on record کہہ رہا ہوں کہ اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو آپ کم از کم میری ممبر شپ ختم کریں۔ چیف سیکرٹریز سمیت آپ کے فیڈرل سیکرٹریز، آپ کے IGPs، میں نام لیتا ہوں کہ ہمارے دور میں کیپٹن عارف نواز آئی جی رہے ہیں، میں وزیراعلیٰ کی بات نہیں کر رہا ان سے پوچھیں کہ کیا یہ گھنٹوں میری پرائس کنٹرول کی میٹنگ میں موجود ہوتے تھے اور کیا یہ 36 کے 36 اضلاع میں ہمارے ساتھ visit کیا کرتے تھے؟ جتنے DPOs، جتنے DCOs تھے وہ ہمارے ساتھ visit کیا کرتے تھے۔ ہم قیمتوں کی نوٹیفکیشن کے لئے وہاں فجر کے وقت جایا کرتے تھے؟ تو سب چیزوں کا جواب ہاں میں ملے گا اور پرائس اس طرح کنٹرول ہوتی ہے، جو پرائس notified نہیں ہے اس کا display چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اس سارے کام میں کتنا ٹائم لگتا ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! یہ ساری چیزیں ایک ہفتے میں ٹھیک ہوتی تھیں، ہم اس ایوان میں بات کرنے کے لئے آئے ہیں اگر اس بات کے لئے بھی مجھے request کر کے بھی پانچ منٹ نہیں ملنے تو پھر میں یہاں پر کیا کرنے آتا ہوں؟

جناب چیئرمین: آپ کو بات کرتے ہوئے 18 منٹ ہو چکے ہیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں نے باقی دوستوں کے ذریعے بھی request کی ہے کہ کم از کم مجھے بات تو کرنے دیں، میں criticism نہیں کرتا لیکن مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ wind up کر لیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! مجھے کچھ تجاویز دے لینے دیں۔ میں سب سے پہلے پرائس کنٹرول کے لئے بات کرتا ہوں کہ پرائس کنٹرول میکنزم انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے under ہے میرے بھائی مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں یہ مجھ سے زیادہ قابل ہیں۔ ان کی روزانہ کی بنیاد پر میٹنگ ہوتی تھی اور جب چیزیں settle ہوتی تھیں تو ہم انہیں twice a week پر لے جاتے تھے۔

جناب سپیکر! اس میں ایک slide ہوتی تھی جس میں magisterial action جو مجسٹریٹ ہوتا تھا وہ گلی محلے بازاروں میں پرائس چیک کیا کرتا تھا۔ جناب! آج کیا ہو رہا ہے؟ بعض اوقات مجسٹریٹس کی کم تعداد available ہوتی تھی تو پھر محکمہ قانون کسی آفیسر کو notify کر دیتا تھا کہ آپ کے پاس مجسٹریٹ کی powers ہیں اور آپ جا کر قیمتوں کو کنٹرول کریں۔ آج عملی طور پر کیا ہو رہا ہے؟ آج اس تپتی دھوپ اور حبس کے موسم میں مجسٹریٹ اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کا اردلی اور کلرک اس کی وائرلیس اور گاڑی لے کر گلی محلے اور بازاوں میں گھوم رہے ہیں۔ وہاں پر کیا ایکشن ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! فرض کریں کہ میں ایک دکاندار ہوں، میرا کریانہ سٹور ہے اور اگر میں ان کے ساتھ logically بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو میری کوئی شنوائی نہیں ہے۔ سیدھا پرچہ درج کیا جاتا ہے اور دکاندار کو lockup میں بند کر دیا جاتا ہے۔ جس کو lockup میں بند کیا جاتا ہے اسے وہاں سے bailout ہونے کے لئے دس یا بارہ ہزار روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ یہ bailable offence ہے۔ وہ دکاندار پاگل ہی ہو گا جو دوبارہ ان اہلکاروں کے ساتھ بحث کرے گا۔ ان اہلکاروں نے پانچ ہزار روپے ہر روز فی دکان fix کر لیا ہوا ہے اور یہ اہلکار تو صرف collection پر لگے ہوئے ہیں لہٰذا وہ پرائس کنٹرول نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین! آپ بیس منٹ بات کر چکے ہیں۔ اب تشریف رکھیں کیونکہ ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں اپنی جماعت کے معزز ساتھیوں سے گزارش کرلیتا ہوں کہ وہ اپنا وقت مجھے دے دیں۔ حزب اختلاف کی طرف سے جس معزز ممبر نے بات کرنی ہے میں ان سے request کرلیتا ہوں اور آپ مجھے اس کا وقت دے دیں۔ آپ یہ تو کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین! آپ wind up کر لیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں کوئی تنقید نہیں کر رہا بلکہ ہم نے جو experience کیا ہے اس کو share کر رہا ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میرا time جناب بلال یٰسین کو دے دیں۔

جناب بلال یٰسین: چودھری افتخار حسین چھچھر! بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین! آپ نے تین لوگوں کا time لے لیا ہے۔ چلیں، آپ wind up کر لیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! آٹے کے حوالے سے وزیر اعظم کی سٹیٹمنٹ چلی ہے کہ فوری طور پر آپ گندم import کریں۔ اس کی import کا ایک process ہوتا ہے۔ اس process کو fulfill کرنے کے لئے اور اس کی shipment کے لئے کئی مہینے درکار ہیں۔ ابھی تک تو یہ صرف "نشستن، گفتن و برخواستن" والی بات ہے۔ ایک اور alarming بات آپ کو بتا دوں کہ کل یا پرسوں سے جب وزیر اعظم نے اس کا مشہور زمانہ نوٹس لیا تو اس کے بعد روزانہ کی بنیاد پر حکومت کے سٹاک سے گندم کی release start ہو چکی ہے جو کہ اٹھارہ، بیس ہزار بوری کے قریب ہیں اور اگر ان کو تیس سے multiply کریں تو یہ ایک مہینے میں پانچ یا چھ لاکھ بوری کے قریب بنتی ہیں۔ آپ نے 41 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی procurement کی ہے۔

آپ نے کہا ہے کہ ہم نے تاریخ میں سب سے زیادہ گندم کی procurement کی ہے۔ بالکل کی ہے، میں نے پچھلی دفعہ کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ واقعی انہوں نے 41 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی procurement کی ہے۔ جب لوگ اپنی گندم کو consume کر لیتے ہیں تو

تب حکومت تین چار مہینوں کے لئے اپنی سٹاک کی ہوئی گندم release کرتی ہے جبکہ انہوں نے تو ابھی سے گندم release کرنی شروع کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے بھی کہا تھا کہ فوری طور پر حکومت اپنے سٹاک سے گندم release کرنا شروع کرے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ فوری طور پر گندم کی import کا بندوبست کیا جائے۔ وزیراعظم کی سطح پر ان چیزوں کو intervene کروائیں تب یہ معاملات ٹھیک ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین! آپ کی تجاویز بہت اچھی ہیں لیکن اب repetition ہو رہی ہے۔ مہربانی کر کے آپ wind up کر لیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں نے گندم کی releases کی بات صرف ابھی کی ہے۔ یہ repetition نہیں ہے۔ بہرحال میں تو بڑے اچھے جذبے اور دل جمی کے ساتھ یہاں پر کچھ مثبت باتیں کرنی چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ میری باتوں سے اگر کسی بہن یا بھائی کا دل دکھا ہے تو میں خود اس کے پاس جا کر معافی مانگ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرا مقصد قطعی طور پر کسی کی دل آزاری نہیں ہے۔ میں تو ان کے لئے بول رہا ہوں جو مجھے مجبور کرتے ہیں، جو لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں COVID-19 سے ڈر نہیں لگتا۔ یہ میں اپنی بات نہیں کر رہا بلکہ غریب عوام کی بات کر رہا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں COVID-19 نے اتنا damage نہیں کیا جتنا کہ ہمیں مہنگائی damage کر رہی ہے۔ لوگ مجھے یہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب مجھے بتائیں؟ میں تو ان کی بات مانوں گا کہ جن کی وجہ سے میں آج اس معزز ایوان میں بطور ممبر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں عوام کا نمائندہ ہوں اور عوام کے دل کی بات ضرور کروں گا۔ مجھے میرے حلقہ کی عوام کہتی ہے کہ ایوان میں جا کر ہماری آواز اُٹھاؤ، چیخ کر حکمرانوں کو بتاؤ، جناب عمران خان کے آگے ہاتھ جوڑو، اس کے پاؤں پڑو اور اسے کہو کہ خُدا کا واسطہ ہے اب ہماری جان چھوڑ دو۔ ہمیں COVID-19 کچھ نہیں کہتا اور ہم کورونا سے خوف زدہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک یا ڈیڑھ منٹ میں COVID-19 کے حوالے سے بات کرنے کے بعد wind up کر لوں گا۔ 21- جون 2020 کو جب یہاں COVID-19 بڑے عروج پر تھا اور جب ایوان میں اس بارے میں بحث ہو رہی تھی تو مجھے بات کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ میری پارٹی نے کہا کہ آپ اگلی مرتبہ بات کر لینا۔ میں یہاں ایوان سے سیدھا ایکسپو سنٹر چلا گیا۔ ایکسپو سنٹر میں کلرکس سے لے کر ایم ایس تک سب لاہور شہر سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ سب مجھے پہچانتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری خواہش تھی کہ اس دن میرا بھائی میاں محمد اسلم اقبال بھی میرے ساتھ ہوتا۔ وہاں میں نے جو کچھ دیکھا یا سُنا اس کی میرے موبائل میں سب ریکارڈنگ موجود ہے۔ میرے پاس اس کا pictorial evidence ہے۔ وہاں پر کل تیس لوگ تھے اور وہ سب چیخ رہے تھے کہ خُدا کے واسطے ہمیں یہاں سے نکالو۔ وہاں پر راجن پور، حافظ آباد اور گجرات سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔ وہ کہتے تھے کہ بھائی ہم نے بیرون ممالک سے پاکستان میں land کیا ہے تو ہمارا قصور کیا ہے؟ ان لوگوں کو وہاں پر کھانا اللہ والے ٹرسٹ کی طرف سے دیا جا رہا تھا اور پانی کوکا کولا والے مہیا کر رہے تھے۔ وہاں پر ریسکیو 1122 والے صرف کلورین ڈال کر سیناٹائز کر رہے تھے۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے سستی sanitization یہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ٹیلیویژن پر سُنتا ہوں کہ محترمہ وزیر صحت جو کہ میرے ہی حلقے سے تین مرتبہ الیکشن ہاری ہیں۔ میں ادب سے کہوں گا کیونکہ میں بھی بہنوں اور بیٹیوں والا ہوں۔ وہ میرے لئے بہت ہی قابل احترام ہیں۔ انہیں میرے ہی حلقہ سے تین مرتبہ اللہ کی مہربانی سے شکست ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ گاڑی میں سے گندہ پانی نکال کر، اسے لہرا کر پورے پاکستان کے لوگوں کو بے وقوف بنا کر چلی گئی ہیں اور آپ نے دس گیارہ کروڑ لوگوں کا صوبہ ان کے حوالے کر دیا ہے۔ صرف ٹیلیویژن پر ہم ان کے سارا دن بھاشن سُن رہے ہوتے ہیں جبکہ عملی طور پر وہ کچھ بھی نہیں کر رہیں۔ میرے موبائل میں یہ بھی recorded ہے کہ وہ حلقہ میں جدھر جاتی ہیں اور جس گلی یا محلے میں جاتی ہیں وہاں پر "go go" کے نعرے لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر challenge کر رہا ہوں کہ وہ میری اس بات کو غلط ثابت کر دیں۔ خُدا کے واسطے اتنا دھوکا عوام کو نہ دیں۔ اس ایوان کی وُقّت تب بنے گی جب ہمارے جیسے لوگوں کی چیخوں کو سُنا جائے گا اور اس پر implement ہو گا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! بلال یٰسین یہاں پر ارشاد فرما رہے تھے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے کافی مرتبہ یہ بات دہرائی کہ میں یہاں پر اپنے experiences آپ کے ساتھ share کرنے آیا ہوں تاکہ آپ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ نہ کرے کہ کوئی حکومت ان کے experiences کو دہرائے یعنی جیسے یہ کرتے رہے ہیں اس طرح کرے۔ ان کے دور کی ایک بات مشہور ہے اور میں وہ بتانا چاہوں گا۔ ایک وزیر صاحب اندر بیٹھے ہوئے تھے اور اکیلا چپڑاسی باہر تھا۔ وہ چپڑاسی وزیر صاحب کو اکیلا سمجھ کر اندر چلا گیا اور کہنے لگا کہ جناب کی تنخواہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس نے پھر پوچھا کہ میری تنخواہ 12 ہزار روپے کیوں ہے؟ وزیر نے کہا کہ تمھاری تنخواہ اس لئے کم ہے کیونکہ تم چپڑاسی ہو۔ اس نے کہا کہ آپ اندر بیٹھے ہوئے کچھ نہیں کرتے اور میں باہر بیٹھا ہوا کچھ نہیں کرتا تو پھر تنخواہ میں اتنا زیادہ فرق کیوں ہے؟ ان کے ایسے ہی experiences ہیں کہ آپ اندر بیٹھے ہوئے کچھ نہیں کرتے تھے اور آپ کا چپڑاسی باہر بیٹھا ہوا کچھ نہیں کرتا تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر بولی ہوتی ہے وہاں پر یہ ضرور پہنچتے ہیں۔ یہ حسن یوسف کی بولی کی خاطر یہاں پر آئے تھے۔ خدارا! آپ اپنے experiences کو اپنے پاس ہی سنبھال کر رکھیں۔ آپ کی طرف سے جو بہت بڑا گڑھا کھودا گیا تھا ہم اس کو پُر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سب کام اپنی wisdom سے کریں گے لہٰذا ہمیں آپ کے experiences کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ عائشہ اقبال بات کریں گی۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اپنی بات یہاں سے شروع کروں گی کہ مہنگائی کا directly تعلق ڈیمانڈ اور سپلائی سے ہوتا ہے۔ہم لوگوں نے -/10 روپے فی کلو آٹا خریدا تھا اور اب -/50روپے فی کلو بھی خرید رہے ہیں۔اسی طرح آلو کی قیمت -/5روپے فی کلو بھی رہی ہے اور -/100روپے فی کلو بھی ہم نے آلو خریدا ہے۔ یہ مہنگائی ایک دن میں نہیں ہوئی بلکہ یہ ایک continuous process ہے جو ڈیمانڈ اور سپلائی کے ساتھ منسلک ہے۔سب سے اہم بات ہمارے ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے جس پر ایوان میں کبھی بحث نہیں ہوئی۔جس ratio سے ہماری آبادی بڑھ رہی ہے تو یہ سال2040 تک دُگنی ہو جائے گی اور پھر آٹا مزید مہنگا ہو جائے گا۔اسے کوئی بھی حکومت نہیں روک سکتی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ آبادی کے پھیلاؤ پر ایوان میں باقاعدہ بحث کی جائے۔ہم یہاں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہاں جو بات کی جاتی ہے لوگ اسے سُنتے اور اہمیت دیتے ہیں لہٰذا ہمیں یہاں پر authentic باتیں کرنی چاہئیں۔ پھل اور سبزی کا ریٹ ہمیشہ موسم اور کوالٹی کے حساب سے ہوتا ہے۔ہمارے ہاں آم -/100روپے فی کلو مل رہا ہے اور -/200روپے فی کلو بھی فروخت ہو رہا ہے۔ہمارا میڈیا ہمیشہ مہنگی چیز کے بارے میں آواز اُٹھاتا ہے۔رمضان میں -/400روپے فی کلو لیموں ہو گئے۔ بھئی! اس کا موسم نہیں ہے۔جس چیز کا موسم نہیں ہوتا وہ چیز مہنگی ہوتی ہے لہٰذا ہمیں مہنگائی کے حوالے سے technically بات کرنی چاہیے۔ایک چیز کا کوالٹی کے حساب سے بارہ مہینے مختلف rate ہوتا ہے۔ ہمیں عوام کو صحیح راہ دکھانی چاہئے جس سے وہ اپنی زندگیوں کو صحیح طور پر بہتر کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آبادی پر قابو کرنے کے حوالے سے پھر آپ سے کہوں گی کہ خدارا! ہم نے اگر آبادی پر قابو نہ پایا تو یہ آٹا ہزار روپے کلو بھی ملے گا۔شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ زہرا نقوی!

محترمہ زہرا نقوی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد وال محمد وعجل فرجھم۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج جس موضوع پر بات کی جا رہی ہے وہ پاکستان یا صوبہ پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مہنگائی ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے اور آج کل پوری دنیا اس مسئلے سے پریشان ہے لہٰذا میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر بیٹھ کر اگر ہم ایک دوسرے پر تنقید کریں گے تو اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ہمیں اس مسئلے کے حل کے لئے اس کے sort level پر جانے کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ ہمارا ملک پاکستان لا الہ الا اللہ کے نعرے کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر حکومت میں مہنگائی کا یہ مسئلہ رہا ہے میں اس ایوان کی توجہ دلانا چاہ رہی ہوں کہ حکومت بنانے اور اس انسانی معاشرے کا اصل مقصد کیا ہے یعنی ہم نے کہاں تک پہنچنا ہے۔ ہمارے معاشرے کے اندر مہنگائی کا جن بے قابو ہو رہا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم کمالِ انسانی کے ہدف سے ہٹ گئے ہیں، ہمیں پتا ہی نہیں ہے کہ ہماری زندگیوں کا مقصد کیا ہے، ہم نے اچھے کھانے، اچھے پہننے، اچھی جگہ پر رہنے کو اپنے کمال تک پہنچنا سمجھ رکھا ہے۔ جس مقصد کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا، اس مملکت خداداد کو حاصل کیا گیا تھا، جس مقصد کے لئے پروردگار عالم نے انبیاء کو خلق کیا تھا، جس مقصد کے لئے اس قافلہ بشریت کو لے کر چلا جانا تھا ہم اُس مقصد سے دُور ہو گئے ہیں، ہم نے پہچانا نہیں ہے کہ ہمارا اصل مقصد کیا ہے، ہمارے بچوں کو تعلیم نہیں دی جاتی۔ ہم فقر مادی کی طرف تو متوجہ ہیں کہ کھانے پینے کی کمی ہو جائے گی جبکہ ہم تو اُس دین کے ماننے والے ہیں کہ جب تمہارے پاس کھانے پینے کی ہر چیز ہو تب بھی تم حالتِ روزہ میں رہو تاکہ تمہیں بھوکوں کی بھوک کا احساس ہو سکے لیکن ہم اس چیز سے دُور ہو گئے ہیں۔ ہمارے سلیبس کے اندر ہمارے بچوں کی تعلیم و تربیت میں یہ چیز شامل ہی نہیں ہے کہ کمال انسانی سادہ زیست میں ہے، اسراف نہ کرنے میں ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ چیزیں بے قابو ہو رہی ہیں۔ جب تک ہم ان چیزوں پر قابو نہیں پائیں گے تو پھر ہمیں اس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! الحمدللہ پاکستان اُن ممالک میں سر فہرست ہے جہاں پر زکوٰۃ دینے والے اور خیرات کرنے والے ادارے موجود ہیں جبکہ دوسرے ممالک میں اس طرح کے ادارے اور مخیر حضرات موجود نہیں ہیں۔ پاکستان میں بہت سے لوگ غریبوں کی مدد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے معاشرے کے اندر مہنگائی کا جن بے قابو ہے یہ ہماری اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب کو مل کر ان مسائل پر مل بیٹھ کر discuss کر کے ان کا حل نکالنے کی ضرورت ہے اور ہم اپنی بائیس کروڑ عوام کو اس قابل بنائیں کہ مہنگائی کے اس مسئلے پر قابو پایا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کار wind up کریں گے۔

وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

اے اللہ تعالیٰ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تُجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اور تمام تر تعریفیں اُس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک نبی رحمت ﷺ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا۔

جناب سپیکر! اس کو wind up کرنے کے لئے حاضر ہوں لیکن افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ اس وقت میری بات سننے کے لئے حزب اختلاف کے دو ممبران کے علاوہ کوئی ممبر نہیں بیٹھا ہوا۔ جتنے بھی معزز ممبران نے اپنی تقاریر میں جو points raise کئے ہیں میں نے وہ سب لکھے ہیں۔ میری خواہش تھی کہ وہ معزز ممبران بیٹھے ہوتے میں اُن کے ساتھ ان points کو discuss کرتا تاکہ اچھے انداز میں تمام چیزوں کو wind up کیا جاتا۔

جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ بات کروں گا کہ حزب اختلاف کے آخری سپیکر کی ایک تجویز کے علاوہ کسی معزز ممبر کی طرف سے کوئی تجویز نہیں آئی تو میں اُس تجویز کے حوالے سے میں بھی بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن seriousness یہ ہے کہ حزب اختلاف کے تمام ممبران

چلے گئے اور ان کے پیٹ میں عوام کا درد بھی بڑا ہے، ان کی سوچ میں بھی عوام کے لئے بڑا درد ہے۔ آج کل درد تو ان کی جیب میں ہے کیونکہ ان کی جیب میں کچھ جا نہیں رہا اگر ان کی جیب میں کچھ جا رہا ہوتا تو ان کا درد ختم ہو جاتا۔ جیب میں کچھ نہ جانے کا درد ہے، otherwise تو کوئی درد نہیں ہے بلکہ ان کا پیٹ تو وہ پیٹ تھا جس پیٹ کے اندر ہر چیز ہی ہضم ہو جاتی تھی جیسے پنجابی میں کہتے ہیں لکڑ ہضم، پتھر ہضم۔ ان کے معاملات کو دیکھا جائے تو یہ تمام چیزوں کو ہضم کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف نے تنقید کی کہ پرائس کنٹرول کا میکنزم نہیں ہے۔ ہم صبح اُٹھ کے منڈیوں میں جایا کرتے تھے، ہم رات کو منڈیوں میں جایا کرتے تھے، ہم یہ کر دیا کرتے تھے، وہ کر دیا کرتے تھے یہ بالکل ایسا کچھ کرتے ہوں گے میں اس بات کا انکاری نہیں ہوں لیکن ہمارا بھی نقطہ نظر ضرور سُن لیا جائے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہم نے عوام کے لئے اب تک کیا کیا ہے تاکہ یہ بھی اُن معاملات کو سمجھ سکتے۔

جناب سپیکر! اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مہنگائی اور اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں اضافہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ ایک غریب آدمی نے اپنے limited بجٹ کے اندر اپنے تمام معاملات کو لے کر چلنا ہے اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل agree کرتا ہوں کہ COVID-19 کے دوران مہنگائی کے اشاریے کافی اوپر کی طرف تھے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ مہنگائی تو ہونی ہی تھی۔ ایک وباء آنے سے جب ملک کنگال ہو جائے گا، جب پیسے نہیں ہوں گے، جب قرضے لے لے کر آپ عیاشیاں کرتے رہے ہیں، جب قرضے لے لے کر آپ سارا پیسا ملک سے باہر بھیجتے رہے ہیں، جب قرضے لے لے کر آپ اپنی اولادوں کو پالتے رہے ہیں، جب آپ قرضے لے لے کر اپنے دامادوں کو پالتے رہے ہیں، جب قرضے لے لے کر اپنے پورے خاندان کو پال رہے ہیں تو بعد میں اس غریب عوام نے ہی بھگتنا ہے اور اس میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ آپ مہنگائی کا رونا ٹھیک روتے ہیں لیکن آپ تھوڑا سا اپنی قیادت کو بھی روئیں اور آپ کی قیادت جو گند ڈال گئی ہوئی ہے آپ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم دو سالوں میں اُس گند کو ختم کر دیں یہ گند دو سالوں میں ختم نہیں ہو رہا کیونکہ آپ کا گند زیادہ ہے۔ آپ بات ضرور کرتے ہیں لیکن آپ نے کبھی اپنی طرف نہیں دیکھا، آپ

اُدھر کھڑے ہو کر نصیحتیں ضرور کرتے ہیں لیکن کیا ہمارے ضمیر اتنے مُردہ ہو گئے ہیں کہ ہم بات نہیں کر سکتے۔ یہ دیدہ دلیری کے ساتھ بات کریں ناں! یہ ذرا اُٹھ کر اپنی قیادت سے پوچھیں کہ آپ کے اوپر جو کیس بنے ہوئے ہیں، وہ جو کرپشن کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ وہ صوفیاء کی دھرتی ہے۔ بھئی! صوفیاء کی دھرتی آپ نے چھوڑی ہی کب ہے؟ اب وہ mister 10 percent کی دھرتی بن گئی ہے، وہ تو اب ایان علی کی دھرتی بن گئی ہے۔ انہوں نے پنجاب کے بارے میں بات کرنی تھی لیکن درمیان میں وہ سندھ کی بات لے آئے۔ سندھ کے اندر لاڑکانہ بھی ہے۔ وزیراعظم ادھر تھے، وزیراعلیٰ ادھر تھے ہر چیز ادھر تھی۔ اس کا حال تو دیکھیں ادھر تو کتے پھر رہے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو کتے کاٹ رہے ہوتے ہیں۔ ان کے ہسپتالوں میں vaccination نہیں ہے اور باتیں پنجاب کے حوالے سے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنی قیادت پر بات نہیں کرنی کیونکہ یہ غلام ہیں اور غلامانہ ذہنیت کے تحت اپنی قیادت کے پیچھے آنکھیں بند کر کے انہوں نے چلنا ہے۔ ان کے یہ معاملات ہیں کہ اُنہوں نے جو کہنا ہے اِنہوں نے کہنا ہے کہ ہو گیا۔ ہماری قیادت ہمیں یہ درس نہیں دیتی، ہماری قیادت ہمیں بولنے کے لئے کہتی ہے اور الحمد للہ ہم اپنی قیادت کے سامنے بھی بولتے ہیں۔ ہمیں عمران خان کے نظریے نے سکھایا ہے کہ جناب عمران خان کی میٹنگ کے اندر بھی ہم بولتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں بولنے کے لئے کہا ہے۔ یہ بے چارے ہاتھ باندھے اس طرح آتے ہیں جیسے رکوع میں کھڑے ہیں اور گستاخی نہ ہو جائے۔ ان کی کیا جرأت ہے کہ اپنی قیادت کے بارے بات کریں۔ ان کو نظر نہیں آتا اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا سوچ اور سمجھ نہیں دی کہ ان کے کیسز کیا ہیں اور کہاں سے پیسے کہاں پر آئے۔ گھر بیٹھے ان کے اکاؤنٹس سے پیسے نکل رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو معلوم نہیں کہاں سے آئے ہیں۔ کیا انہیں نہیں معلوم کہ پیسے کہاں سے آئے ہیں۔ یہ ریڑھی اور چھابڑی والوں کے اکاؤنٹس سے پیسے نہیں نکل رہے بلکہ آپ کے اکاؤنٹس سے پیسے نکل رہے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ہمیں کیا معلوم کہاں سے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ ان کے روّیے دیکھیں، ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں، یہ نہیں بولیں گے بلکہ کبھی نہیں بولیں گے۔ یہ ذہنی طور پر ختم ہو گئے ہیں انہیں صرف ایک ہی لالچ ہے کہ اقتدار چاہئے۔

جناب سپیکر! ہماری منزل اقتدار نہیں ہے۔ ہماری منزل پاکستان کے عام شہری کی خوشحالی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کی منزل یہ تھی کہ ہم فیکٹریاں بنالیں، دامادوں اور بیٹوں کو امیر کر لیں۔ ان کی منزل یہ رہی ہے اور ابھی بھی ان کی منزل یہی ہے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ کیا آپ نے سونے کی روٹی کھا کر پھر سونا ہے تو تم کیا کھالو گے اور کتنا جمع کر لو گے۔ دنیا میں نام انہی کے زندہ رہتے ہیں جو کسی خاص مقصد کے لئے لڑا کرتے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں کہ ہمارا اقتدار آ جائے گا، ہمارا اقتدار چلا جائے گا ہم منسٹر ہیں یا نہیں ہیں تو تھوڑا عرصہ پہلے میں سامنے اپوزیشن میں بیٹھا کرتا تھا، کوئی بات نہیں آج اِدھر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن منزل وہی ہے کہ پاکستان خوشحال ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ مافیا کی بات کر رہے ہیں، واقعی اُدھر بات کیا کرتے تھے اور آج مافیا کے ساتھ ہاتھ ڈالے ہوئے مافیا مضبوط ہے کیونکہ آپ نے ہمیشہ مافیا کے ساتھ مل کر اس ملک پر حکومت کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آگے بھی بات کرتا ہوں کہ "گناؤ گھٹ، پاؤ لُٹ تے جاؤ پھُٹ" یہ تو آپ نے ہمیشہ کیا ہے۔ یہ آپ کا وتیرہ رہا ہے۔ یہ آپ کا حسن جمال رہا ہے۔ آپ نے بندوں کی قیمتیں لگائی ہیں جس کی جو قیمت ہے اس کو دی اور اس کو ساتھ ملایا۔ آپ کی دو جماعتوں نے تیس چالیس سال حکومت کی ہے۔ آپ نے اداروں کا خانہ خراب اور ستیاناس کر دیا۔ آپ نے ہر ادارے کے اندر اپنے من پسند لوگوں کو میرٹ کی دھجیاں اڑاتے ہوئے داخل کیا ہوا ہے۔ آپ بتائیں کون سا ادارہ آپ کے ظلم و ستم سے بچا ہے۔ میرا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ہے، آپ کے جو لوگ بڑی بڑی تقاریر کرتے ہیں ان سے پوچھیں کہ جب شوگر ملیں یہاں سے منتقل کرنی تھیں تو انہوں نے کیا کیا۔ آپ جا کر دیکھیں۔ جو آپ نے کیا وہ والے تجربے ہمیں دینے ہیں۔ اللہ نہ کرے کہ وہ تجربہ ہم لیں اور وہ تجربات اٹھا کر پھرتے رہیں۔ ہاں جو آپ نے کیا ہے، جو بُرا کیا ہے اس سے ضرور سیکھ کر اچھائی کی طرف جائیں گے کہ ہم نے یہ کرنا ہے۔

جناب سپیکر! یہ COVID کا مشکل دور ہے لیکن میں اپوزیشن کے ممبران سے کہوں گا کہ یہ میرے ساتھ فیصل آباد آئیں میں چند انڈسٹریوں کے نام پڑھنے لگا ہوں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انڈسٹری بند ہو رہی ہے تو میں جو نئی انڈسٹری لگی ہے اس کی بات کروں گا جناب محمد طاہر پرویز آپ اس کو لکھ لیں اور اپنی قیادت کو دیجئے گا کہ انہوں نے اس کی verification کرانی ہے۔ وہاں انڈسٹری لگ رہی ہے، روزگار مل رہا ہے جبکہ مشکل حالات ہیں۔ ساری انڈسٹری نہیں کھلی جن وجوہات کی بناء پر نہیں کھلی ہر کوئی جانتا ہے کہ کیوں نہیں کھلی لیکن جو انڈسٹری کھلی ہے اس کے لئے انوسٹمنٹ آ رہی ہے۔ پچھلے دو سال سے ہم کوشش کر رہے تھے وہ انڈسٹری اب لگنی شروع ہو گئی ہے اور باقاعدہ پروڈکشن میں آ گئی ہے۔

EPI solution, Auto Mobile Parts, Cushion Industry, Mattress Industry, Apex Poultry Feed Mill, Chancing Enterprises, Defense Industry, Lahi Trading, Chines Electrical Rickshaw, Pakistan Construction Chemicals, Health capsule, Pakistan Pharma Cuticle, American Electronics, Chaises of Assembling plants, PHN Chemicals

جناب سپیکر! یہ وہ انڈسٹری ہے جو فیصل آباد کے اندر پروڈکشن دے رہی ہے۔ ہم نے انہیں facilitate کیا ہے، ہم investors کو لائے ہیں، آپ ease of doing business میں 137 پر چھوڑ کر گئے تھے ہم 108 پر لے کر آئے ہیں۔ ہم نے کام کر کے دکھایا ہے۔ ہم نے اس کو مزید بہتر کرنا ہے۔ یہاں پر انوسٹمنٹ آ رہی ہے۔ یہاں پر لوگوں کا اعتماد آ رہا ہے، یہاں پر foreign remittances آ رہی ہے اور آپ کے دور کی نسبت پیسے ایسے نہیں جا رہے جیسے آپ بھیجتے تھے۔ آپ تو ہر معاملے میں expert ہیں اور آپ کے جو تجربے ہیں ان سے تو پوری دنیا فائدہ لے گی۔ ماشاءاللہ آپ کو تو دنیا میں جا کر لیکچر دینے چاہئیں کہ اگر کسی حکمران نے ملک میں اپنی عوام کو لوٹنا ہو تو وہ کس طرح لوٹ سکتا ہے اس میں آپ کا تو تجربہ ہی بہت ہے۔ آپ کو ایک ایک لیکچر کے جو پیسے ملیں گے میں کہتا ہوں کہ وہ کمال ہوں گے۔ آپ فکر نہ کریں کہ آپ کی قیادت جو کر گئی ہے سب کو معلوم ہے۔ اب آپ صاف ستھرے بن کر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا، ہم

نے تو ایک پیسے اور ایک دھیلے کی کرپشن نہیں کی۔ میں کب کہتا ہوں کہ ایک دھیلے کی کی ہے آپ نے تو اربوں کھربوں کی کرپشن کی ہے۔ یہ دھیلا کیا ہوتا ہے وہ تو بات ختم ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی انہوں نے wheat release کے بارے میں بات کی ہے۔ یہ ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ آپ نے wheat release کر دی آپ کے سٹاک ختم ہو جائیں گے اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ میں نے تین مہینے پہلے آپ کو کہا تھا کہ جلدی release کریں۔ ہم release بھی کر رہے ہیں اور import بھی کھولی ہوئی ہے۔ ہم سارے معاملات کریں گے۔ آٹے کے تھیلے کی قیمت حکومت نے -/860 روپے مقرر کی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس floor پر کھڑے ہو کر کہتا ہوں اور میں اپوزیشن کو گارنٹی دیتا ہوں کہ حکومت نے آٹے کے تھیلے کی قیمت جو -/860 روپے مقرر کی ہے انشاءاللہ اس پر implement کریں گے۔ جہاں پر کمی بیشی ہے اس کو دور کریں گے، جب releases نہیں تھیں تو آٹے کی قیمت اوپر جا رہی تھی کیونکہ حکومت main stakeholder ہے اور مل مالکان کے ساتھ یہ بھی ایک competitor کے طور پر سامنے آتی ہے تو ہم نے releases کی ہیں۔

جناب سپیکر! اب ensure کریں گے کہ جو wheat release ہو رہی ہے جو آٹا بن رہا ہے وہ مارکیٹ میں آئے اور آٹے کا تھیلا -/860 روپے کا دستیاب ہو۔

جناب سپیکر! جہاں تک چینی کی قیمت کا تعلق ہے تو فیڈرل گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی ہے اس کمیٹی کے سربراہ فیڈرل منسٹر انڈسٹریز ہیں۔ اس کمیٹی کے TORs بن گئے ہیں۔ ہم پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار چینی کی قیمت کا تعین کرنے جا رہے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ چینی کی قیمت کیا ہے۔ میں اس وقت فی الحال agree کرتا ہوں کہ مارکیٹ کے اندر چینی کی قیمت زیادہ ہے۔ اس کو کم کرنا ہے تو جیسے ہی فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کمیٹی جب اپنی حتمی سفارشات دے دے گی تو انشاءاللہ قیمت کا تعین ہو گا۔ ہم اس پر implement کریں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اتنی دیر کنٹرول کرنا اور غریب کی جیب سے جو پیسے جا رہے ہیں ان کو محفوظ کرنا کوئی اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بھی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دو چیزیں آپ کے سامنے رکھوں گا کہ ہم نے جو Anti Hoarding Act کا آرڈیننس بھی جاری کیا اور اس کے تحت معاملات کئے، جنہوں نے ناجائز منافع خوری کے لئے بڑی تعداد میں hoarding کی ہوئی تھی ہم نے وہ بھی پکڑی ہے۔ ان کی amount billions میں بنتی ہے۔ متعلقہ ڈسٹرکٹ کا اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور جو ڈویژنل کمشنر ہے وہ ان کو جب پکڑتے ہیں تو پھر حکومت نے جو قیمت مقرر کی ہوتی ہے۔ اُس قیمت پر مارکیٹ میں بیچ دیا جاتا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق تقریباً 3۔ ارب روپے سے زیادہ کی چیزوں کو confiscate کیا گیا ہے جس میں چینی، گھی اور دوسری چیزیں بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ابھی بات کی گئی ہے کہ پکڑنے کا ایک میکنزم موجود ہے تو پنجاب کے اندر ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے 1150 مجسٹریٹس کو مختلف محکموں سے لے کر nominate کیا ہوا ہے اور لاہور میں تقریباً 65 کے قریب مجسٹریٹ اپنی duties سر انجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں کہ یکم جنوری 2020 سے 15۔ جولائی 2020 تک 25 لاکھ 36 ہزار 766 مختلف جگہوں پر checking کے لئے چھاپے مارے گئے اور ان ساڑھے سات ماہ کے اندر 41 کروڑ 88 لاکھ 71 ہزار روپے کے جرمانے کئے گئے۔ اس سے پہلے کی figure بھی میرے پاس موجود ہے اور اس کے بعد جب discussion ہوئی تو انشاء اللہ آپ کے ساتھ share کروں گا۔ اس کے علاوہ اس time period میں 6350 ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا ہے اور گرفتاریاں بھی تقریباً 6 ہزار سے اوپر کی گئی ہیں۔ ہم نے ایک mobile application "قیمت پنجاب" introduce کروائی ہے جس کے حوالے سے میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس کا compliance rate کتنا ہے۔ اس mobile application پر consumer اپنی شکایت درج کرواتا ہے جو تمام اضلاع کے ڈی سی صاحبان کے پاس آتی ہے اور اس شکایت پر وہ step لیتے ہیں۔ تقریباً 38 ہزار 154 شکایات اس mobile application کے ذریعے موصول ہوئی ہیں اور 38 ہزار سے اوپر شکایات پر ہم نے actions لئے ہیں یعنی 99.88 فیصد اس پر compliance rate ہے۔ ہمارے پاس جو شکایت آتی ہے اُس کو حل کر کے بتایا جاتا ہے اور بقایا 120 کے قریب شکایات pending ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر اپوزیشن کے میرے معزز ممبران تشریف رکھتے ہیں جن سے میں request کروں گا کہ اگر اُن کو کوئی شکایت محسوس ہوتی ہے تو وہ اس application پر اپنی شکایت ضرور درج کروائیں اور response time چیک کریں۔ اب پرائس کنٹرول کے لئے حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں اس میں پنجاب انسداد ذخیرہ اندوزی آرڈیننس کا نفاذ کیا گیا ہے تاکہ ذخیرہ اندوزوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکے جس کی تفصیل میں نے بتا دی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تمام ضروری اشیاء کی مناسب قیمتوں کے فلیکس وغیرہ سب جگہوں پر آویزاں کرنے کی ذمہ داری متعلقہ ایڈمنسٹریشن کی لگائی گئی ہے اور دکان یا کسی بھی سٹور کے باہر اشیاء کی قیمتیں لکھی گئی ہیں تاکہ کوئی زیادہ قیمت charge نہ کر سکے۔

جناب سپیکر! صبح کے وقت سبزی اور فروٹ مارکیٹوں کے اندر ڈپٹی کمشنر یا اُن کے نمائندے، ڈی پی او یا متعلقہ ایس پی وہاں پر جاتے ہیں اور نیلامی کے عمل کے دوران انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے جو SOPs جاری کئے ہیں اُن پر عملدرآمد کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جب میں بطور وزیر صنعت اور چیئرمین پرائس کنٹرول میٹنگ Chair کرتا ہوں تب آئی جی، چیف سیکرٹری اور متعلقہ سیکرٹری صاحبان بھی موجود ہوتے ہیں جبکہ ویڈیو لنک پر تمام کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، آرپی او اور ڈی پی او صاحبان بھی موجود ہوتے ہیں اس لئے میں اِن کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ میٹنگ سب افسران کے ساتھ کی جاتی ہے، کوئی دیواروں کے ساتھ نہیں کی جاتی اور ہمیں پتا ہے کہ اختیارات کیا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ سپیشل برانچ کے نمائندوں کی بھی duties لگائی جاتی ہیں جو مختلف چیزوں کا جائزہ لیتے ہیں کہ کہاں پر خرابی ہو رہی ہے، اُن کی cross report آ جاتی ہے اور پتا چل جاتا ہے کہ کس نے کیا خرابی کی ہے؟ اربن یونٹ کی ڈیوٹی بھی لگائی گئی ہے جو ہمیں رپورٹ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے ڈسٹرکٹ آفیسر، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور Consumer Protection Council کے ملازمین بھی رپورٹ دیتے ہیں لہٰذا ایک ضلع سے ہمیں چار پانچ مختلف قسم کی رپورٹس آ رہی ہوتی ہیں جن کو ہم چیک کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو رپورٹ generate ہوئی ہے اُس کی authenticity کیا ہے پھر چار پانچ

sources سے چیک کر کے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو direction دی جاتی ہے کہ آپ کے ضلع کے اندر فلاں کام غلط ہو رہا ہے اس لئے آپ ٹھیک کریں otherwise اُس پر حکومت ایکشن لیتی ہے۔ اس کے علاوہ 92 کے قریب کسان پلیٹ فارم بھی سبز منڈیوں اور ماڈل بازاروں کے اندر قائم کئے گئے ہیں تا کہ جو کسان direct اپنی سبزی اور فروٹ وہاں پر لانا چاہے تو اس کو کسان پلیٹ فارم available ہو جس سے کوئی پیسا نہیں لیا جاتا بلکہ اُس کو جگہ دی جاتی ہے اور وہ بہتر انداز میں وہ اپنی چیز بیچ کر قیمت لے سکتا ہے۔ ہمارا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار کو روزانہ کی بنیاد پر update کرتا ہے۔ میرے پاس essential items کا comparison بھی موجود ہے کہ کس سال آٹے کا تھیلا کتنا رہا اور آج کتنے ریٹ کا ہے؟

جناب سپیکر! پچھلے سال جب گندم کی قیمت -/1300 روپے تھی اُس وقت ہم نے اس کی release پرائس -/1375 روپے رکھی۔ اس کا سادہ فارمولا یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم release پرائس -/1400 روپے کر رہے ہیں تو اس کو دو سے تقسیم کر کے grinding charges ڈال کر آٹے کے تھیلے کی قیمت بن جاتی ہے۔ ہماری پرچیز پرائس -/1400 روپے تھی لیکن جب release پرائس -/1475 روپے کی ہے تو لازمی بات ہے کہ اس کا فائدہ کسان کو ملے گا۔ پہلے کسان -/1300 روپے فی من گندم بیچ رہا تھا اور اب -/1400 روپے بیچ رہا ہے کیونکہ definitely ہمارے incidental charges زیادہ ہیں۔ ہم فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے اندر reforms لانے کی کوشش کر رہے ہیں جس پر تیزی سے ایک پالیسی بن رہی ہے کہ ہم نے آنے والے وقت میں procurement کس طرح کرنی ہے، releases کس طرح کرنی ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر کو کس طرح manage کرنا ہے لیکن پالیسی اس گارنٹی کے ساتھ بنا رہے ہیں کہ عام آدمی کے لئے آٹے کی قیمت کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ اب آٹے کا تھیلا -/860 روپے کا ہے کیونکہ حکومت نے اربوں روپے کی سبسڈی دی ہے اور ایک ماہ کے اندر تقریباً ساڑھے چھ ارب روپے کی سبسڈی بنتی ہے۔ ہم دو مہینے بعد releases کرتے ہیں لیکن عوام کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے پہلے ہی releases شروع کر دی ہیں کیونکہ مارکیٹ میں گندم کی قیمت اوپر جا رہی ہے اس لئے حکومت competitor کے طور پر سامنے آ کر releases دے کر اور آٹے کی قیمت کو نیچے لا کر عوام تک پہنچاتی ہے۔ ہمارے پاس گندم کے ذخائر موجود ہیں اور وفاقی گورنمنٹ نے بھی اس پر چھ فیصد

ٹیکس ختم کر دیا ہے۔ گندم باہر سے import ہونے جا رہی ہے اور کچھ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں نے باہر سے منگوانے کے لئے اپنے آرڈر بھی book کروائے ہیں۔ حکومت بھی دیکھ رہی ہے کہ کس طرح اپنے لوگوں کو آسانی دینی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں گھی کے بارے میں ضرور بات کروں گا کیونکہ انٹر نیشنل مارکیٹ میں قیمت بہت اوپر چلی گئی اور 850 ڈالر سے زیادہ چلی گئی۔ اب قیمتیں نیچے آئی ہیں تو اس پر سیکرٹری انڈسٹری نے تمام stakeholders کے ساتھ بیٹھ کر قیمت کا تعین کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کچھ لوگ کورٹ میں چلے گئے۔ اب کورٹ میں یہ کیس زیر التواء ہے اس وجہ سے میں زیادہ بات نہیں کر سکوں گا لیکن پچھلے دنوں میرے ساتھ چیف سیکرٹری بیٹھے ہوئے تھے جن کو میں نے direction دی تھی کہ early hearing کروا کر معاملات طے کروائیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارے ایکٹ میں بھی کچھ تبدیلی ہونے والی ہے اس لئے ہمارا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ وہ ڈرافٹ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیج رہا ہے تاکہ پرائس fixation کے حوالے سے ہماری اتھارٹی کو کورٹ میں چیلنج نہ کر سکے۔ اس معاملے میں جلد ہی سیکرٹری انڈسٹری لاء ڈیپارٹمنٹ میں ترمیم بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری خواہش تھی کہ اپوزیشن بیٹھی ہوتی اور تمام معزز ممبران جنہوں نے یہاں پر اپنی لیڈر شپ کو سنانے کے لئے اپنی خوبصورت تجاویز دی ہیں تو اگر وہ یہاں پر بیٹھے ہوتے تو ان کے ساتھ بات چیت کر لی جاتی اور اگر پنجاب کے حوالے سے زیادہ باتیں کرتے تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔ کبھی یہ پٹرول کی طرف بھاگ رہے تھے، کوئی سندھ کی طرف بھاگ رہا تھا اور کوئی اپنے لیڈر کو خوش کرنے کے لئے باتیں کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! اگر یہ positive تجویز کے ساتھ آتے کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں آپ کس طرح سے improvement لا سکتے ہیں، آپ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں کیا کر سکتے ہیں اور انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں کس طرح سے بہتر کام کیا جا سکتا ہے تو میں ان کی تجاویز کو سراہتا۔ چونکہ انہوں نے problem بتائی ہے اور ان کا solution نہیں بتایا تو کیا ہی بہتر ہوتا کہ یہ solution بھی بتاتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو سوچ اور سمجھ دی ہے ہم اس کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ اپنی عوام کے لئے اور پاکستان کے لوگوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم مایوس نہیں

ہیں اور انشاءاللہ وہ وقت آئے گا جو ہمارا نعرہ تھا کہ جب اس ملک کے اندر روٹی سستی ہو گی اور انسان کی جان مہنگی ہو گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Friday, the 17th July 2020 at 9:00 A.M. Thank you.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،17-جولائی2020

(یوم الجمع،25-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 3

219

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

زراعت وخوراک پر بحث

ایک وزیر زراعت وخوراک پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

221

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17-جولائی2020

(یوم الجمع، 25-ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر34منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

مَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِىۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ‌ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيۡنَ
يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتۡبِعُوۡنَ مَآ اَنۡفَقُوۡا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ
وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ
صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَآ اَذًى ‌ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيۡمٌ ﴿۲۶۳﴾

سُورَۃُ البَقَرَۃ آیات 261 تا263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے اجر کو چاہتا ہے اور زیادہ کرتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے(261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا کسی پر احسان رکھتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس تیار ہے اور قیامت کے روز نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(262) جس خیرات دینے کے بعد لینے والے کو ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے نیاز ہے بردبار ہے۔(263) وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لالﷺ اے محبوبﷺ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخر نوعِ انسانی
سلام اُسﷺ پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُسﷺ پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُسﷺ پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُسﷺ پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُسﷺ پر جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُسﷺ پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر1889 جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے اُن کی طرف سےrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1268 جناب منیب الحق کا ہے اُن کی طرف سے بھیrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1418 ہے اس کو آپ دیکھ لیں کہ یہ سوال 25۔ جنوری2019 کو دیا گیا تھا اور آج ایک سال اور چھ سات ماہ ہو گئے ہیں اس کا جواب ہی نہیں آیا تو اس پر بات کیا کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو دیکھ لیں اس کا جواب ہی نہیں آیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ جب جواب موصول ہی نہیں ہوا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر!معزز ممبر حکم کریں میں جواب دینے کے لئے کھڑا ہوں۔

جناب چیئرمین:جی،جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!انہوں نے ہاؤس میں تحریری بتایا ہے کہ جواب نہیں ملا۔میں اس پر کیا بات کروں۔

جناب چیئرمین:اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!اس سوال کو اور کتنی دیر pending کرنا ہے اس سوال کو دوسرا سال ہے کہ اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین:جی،یہ سوال pending ہو گیا ہے۔اگلا سوال نمبر 1881 جناب صہیب احمد ملک کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2210 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔اُن کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2245 جناب منیب الحق ہے اُن کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2529 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2539 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2548 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2549 بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان:جناب سپیکر!سوال نمبر 2653 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال مرید کے روڈ کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2653: **جناب منان خان:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال مرید کے روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ون وے روڈ ہے اڈا سراج کے مقام پر زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے روڈ کی ایک سائیڈ بند کر دی گئی ہے یہاں پر پانی کھڑا ہوا ہے جو کہ جوہڑ کی شکل اختیار کر گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اس کی ٹوٹ پھوٹ کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس کی ٹوٹ پھوٹ کی تحقیقات کروانے اوراس سڑک کی از سر نو تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ چند ایک جگہ سے سڑک میں پیچ پڑے ہوئے ہیں اور پیچ ورک ہائی وے R&M ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ یہ ون وے روڈ ہے اڈا سراج کے مقام پر ایک جگہ سے سڑک نکاسی آب کے مسائل کی وجہ سے خراب تھی اور R&M ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے نکاسی آب کے بعد اس کی خراب سائیڈ عارضی درست کر دی گئی ہے اور اب دونوں طرف ٹریفک روانی سے چل رہی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر 2012 میں شروع ہوئی۔ یہ نارووال کی حدود میں صرف 33 کلو میٹر آتی ہے۔ اس روڈ کو چار حصوں میں تقسیم کر کے، چار مختلف فرمز کو کام الاٹ کیا گیا تھا اس ضمن میں گروپ نمبر 2، 3 اور 4 بالترتیب 2012/03، 2012/06 اور 2017/02 میں مکمل ہو چکے ہیں جبکہ گروپ نمبر 1 میں تین پل اور ان کی اپروچز شامل ہیں۔ موقع پر پلوں کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اپروچز کا کام جاری ہے۔ چونکہ اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مکمل فنڈز ابھی بھی موجود نہ ہیں۔ فنڈز آنے پر کام جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ یہ درست ہے کہ نارووال مرید کے روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے کہ چند ایک جگہ سے سڑک میں پیچ پڑے ہوئے ہیں اور پیچ ورک ہائی وےM&R ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ آگے کچھ بھی نہیں ہے یہ جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کا کوئی حل ہونا چاہئے اس علاقہ میںKartarpur Corridorکا اتنا بڑا پراجیکٹ ہے اور اس سڑک سے آپ گزر نہیں سکتے سیالکوٹ موٹروے سے اترتے ساتھ ہی گاڑی تیرنا شروع ہو جاتی ہے اس حوالے سے مہربانی کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک 2012میں اور 2017میں مکمل ہوئی یہ تینportionsمیں بنی اس میں ایک دو جگہ پر سڑک کافی خراب تھی تو اس کو مکمل ٹھیک کر دیا گیا ہے یہdouble roadہے۔ جہاں جہاں ضرورت ہو گی اس کو ٹھیک کرتے رہیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب منان خان! اگلا سوال؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ سڑک ایک دو جگہ سے خراب نہیں ہے یہ نارنگ سے لے کر مرید کے تک بالکل ہی ٹوٹی ہوئی سڑک ہے۔ منسٹر صاحب وزٹ کر سکتے ہیں براہ مہربانی کچھ اس علاقے پر رحم کیا جائے یہ چونکہ نارووال کو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے نارووال میںKartarpur Corridor بھی تو بنایا ہے جہاں سے ووٹ نہیں ملے اگر یہاں سے بھی ووٹ نہیں ملے تو یہ سزا دی جاتی ہے کہ ضلع نارووال کو جو سڑک جاتی ہے وہ بس ٹوٹ جائے اُس پر کوئی کام نہیں کرنا۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب نےassuranceدی ہے انشاءاللہ کام کریں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! آپ کوئی direction دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب assurance دے رہے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب فنڈز ملیں گے اس کو priority پر رکھیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ فنڈز والا معاملہ تو پتا نہیں کب ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فنڈز کے علاوہ تو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کوئی time limit دے دیں بلکہ یہاں بتایا گیا تھا کہ یہ Corridor کی طرف نئی road بنے گی۔ اے ڈی پی میں ایسی کوئی سکیم نہیں آئی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ابھی تک تو یہ under consideration نہیں ہے کیونکہ 2017 میں تو اس کا ایک portion مکمل ہوا ہے یہ تین portion میں تو بنائی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ block allocation پر لے آئیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! Kartarpur Corridor پر 17۔ارب روپیہ لگایا گیا لیکن وہاں کوئی روڈ نہیں جاتی visitor وہاں کیسے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات آپ کو assurance دے رہے ہیں انشاءاللہ بنا دیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اس کی ٹوٹ پھوٹ کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس کی ٹوٹ پھوٹ کی تحقیقات کروانے اوراس سڑک کی از سر نو تعمیر کروانے کاارادہ رکھتی ہے؟ اس سوال کا جو جواب دیا گیاہے اُس میں تحقیقات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے درخواست کی تھی کہ اگر یہ اتنی جلدی ٹوٹ گئی ہے تو کیا وجہ ہے؟ جو بھی اس کے ذمہ دار ہیں جو اس کے ٹھیکیدار ہیں اُن کو سزا ملنی چاہئے یہ تو کوئی تھوڑا عرصہ پہلے بنی تھی نارنگ سے مرید کے تک۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر درخواست دیں ہم انکوائری کرا دیتے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کو خود کر سکتے ہیں۔ میں درخواست دے کر۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، ہم انکوائری کروا دیتے ہیں۔ اس سڑک کے تین portion تھے پہلا 2012 portion میں مکمل ہوا تھا، وہ پرانا ہے اُس کا تو ٹائم پریڈ ختم ہو جائے گا جو 2017 portion میں مکمل ہوا ہے اُس کی انکوائری ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب منان خان! انہوں نے کہا ہے کہ جو 2017 portion میں مکمل ہوا ہے اُس کی انکوائری کریں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! جو portion نارنگ سے لے کر مرید کے والا ہے یہ fresh road بنی تھی یہ بالکل ٹوٹ گئی ہے اس کی بالکل انکوائری ہونی چاہئے یہ چاہئے کوئی بھی ہو اور پہلے کوئی درخواست دیتا ہے جو پہلے نیب پکڑتی ہے اس پر خود کارروائی کرنی چاہئے۔ یہ بات ہاؤس میں ہو رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر complaint کرتے ہیں ہم انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ نے complaint کر دی ہے وہ انکوائری کریں گے۔ اگلا سوال نمبر 2667 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2673 جناب واثق قیوم عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2717 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2777 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2819 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو

pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2878 جناب محمد ارشد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2971 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2983 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3014 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3059 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر!سوال نمبر3152 ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کمرہ بک کروانے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3152: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ممبران اسمبلی کے لئے اسلام آباد میں پنجاب ہاسٹل تعمیر کیا گیا؟

(ب) پنجاب ہاؤس کے کل کتنے کمرے ہیں؟

(ج) پنجاب ہاؤس کے کمرے ممبران اسمبلی کے علاوہ ان کے فیملی ممبر یا علاقہ کے دوست احباب، گارڈز / ڈرائیور کے لئے بھی بک کروائے جا سکتے ہیں؟

(د) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کمرہ بک کروانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں پنجاب ہاسٹل تعمیر نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کل کمروں کی تعداد 65 ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے کیونکہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد کی الاٹمنٹ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے دائرے اختیار میں ہے۔

(د) یہ سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے کیونکہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد کی الاٹمنٹ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے دائرے اختیار میں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ کیا پنجاب ہاؤس اسلام آباد کے کمرے ممبران اسمبلی کے علاوہ ان کے فیملی ممبر یا علاقہ کے دوست احباب، گارڈز / ڈرائیور کے لئے بھی بک کروائے جاسکتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب کی مجھے سمجھ نہیں آئی کیونکہ محکمہ نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ یہ سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے کیونکہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد کی الاٹمنٹ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے دائرے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ یہ منسٹر صاحب کے اختیار میں ہونا چاہئے اور ان کو پتا ہونا چاہئے کہ وہاں پر جب ہم جاتے ہیں تو وہاں پر ایم پی ایز کے ڈرائیورز / گارڈز اور ان کی فیملی کے لئے already booking ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہم ایم پی ایز کو booking کروانے میں مشکلات ہیں تو مہربانی ذرا منسٹر صاحب اس چیز کو clear کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اسلام آباد پنجاب ہاؤس کی بکنگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ہوتی ہے تو یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی کو دیں یا نہ دیں اس میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے اختیار میں نہیں بلکہ چیف منسٹر آفس کے under آتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3240 محترمہ سمیرا کومل کا ہے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا تو منسٹر صاحب پلیز اپنے ڈیپارٹمنٹ کو warning دیں کیونکہ یہ 26۔ ستمبر 2019 کو سوال دیا گیا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب آ جاتا ہے اور میں محکمے سے اس کے متعلق کہہ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ سمیرا کومل کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3266 جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3332 جناب محمد الیاس کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3349 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3386 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3440 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور لنک روڈ کی تعمیر

نیز جام پور بائی پاس کو دورویہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***3440: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور لنک روڈ کو آخری دفعہ کب تعمیر کیا گیا اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کے پاس تھا اور اس منصوبہ کو کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لنک روڈز کی حالت خراب ہے جس پر آئے روز حادثات ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جام پور بائی پاس پر بھی ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت جام پور لنک روڈ کی از سر نو تعمیر اور جام پور بائی پاس کو دورویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل جام پور لنک روڈ دراصل انڈس ہائی وے N-55 کا حصہ ہے جو کہ جام پور شہر سے گزرتا ہے۔ جس کو NHA اسلام آباد نے سال 2005 میں دوبارہ تعمیر کیا تھا۔ کیونکہ یہ روڈ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے تعمیر کیا تھا لہٰذا کمپنی کا نام اور اس کی لاگت معلوم نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت خراب ہے اور آئے روز حادثات ہو رہے ہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) اس جواب کا تعلق NHA سے ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال تحصیل جام پور لنک روڈ کے حوالے سے ہے اور میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لنک روڈز کی حالت خراب ہے جس پر آئے روز حادثات ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر! محکمہ اس حوالے سے مانتا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت خراب ہے اور آئے روز حادثات ہو رہے ہیں لیکن یہ سڑک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے انڈر آتی ہے۔ اس لنک روڈ کی حالت اس قدر خراب ہے کہ اس میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور وہاں سے ہیوی ٹریفک گزرتی ہے اور وہاں پر سکولز اور آبادی بھی ہے جس کی وجہ سے آئے روز اتنے بُرے حادثات ہوتے ہیں تو کیا یہ جواب دے دینا کافی ہے کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے یہ سڑک بنائی تھی لہٰذا یہ سڑک ان کی ذمہ داری ہے تو ان شہریوں کا کیا قصور ہے جن کی آئے روز حادثات میں deaths ہو رہی ہیں؟ آپ یقین کریں کہ یہ حادثات اتنے بُری طرح ہوتے ہیں کہ جن لوگوں کی اموات واقع ہوتی ہے ان کے ٹکڑے اکٹھے کرنا مشکل ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے یہ درخواست کروں گی کہ ہم کم از کم وفاقی حکومت کو اس حوالے سے تجویز دیں کیونکہ اس طرح کی اور بھی کافی سڑکیں ہیں کم از کم ان پر توجہ دیں اور ان کو بنوائیں جیسا کہ میرے شہر کا بھی یہی ایشو ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے ادوار میں بھی ہم چیختے تھے کہ ہمارا بہت بُرا حال ہے لیکن اس وقت کم از کم وہاں پر maintenance ہوتی تھی لیکن اب عرصہ دوسال سے وہاں کوئی maintenance کچھ بھی ہے تو یہ ضرور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے انڈر ہو گی لیکن ہم اپنے اس معزز ایوان کے توسط سے ان کو کم از کم request تو کر سکتے ہیں کہ اتنے لوگوں کی ان حادثات میں اموات واقع ہو رہی ہیں لیکن ان کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ اب ہم وہاں کے رہنے والے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے تو نہیں بیٹھے رہ سکتے اس لئے اگر یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے انڈر آتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری بہن بھی میرے لئے محترم ہیں۔ اگر یہ نیشنل ہائی وے کے انڈر سڑک آتی ہے تو وہاں پر آپ کے حلقے میں ایم این اے اسی لئے بیٹھے ہیں تاکہ وہ اس علاقے کی نمائندگی کریں اور سڑک کی حالت زار قومی اسمبلی میں بیان فرمائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کیا کسی بھی ضمنی سوال پر speech ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں تو اس معاملے کو میں آدھ منٹ میں ختم کر دوں گا۔ اس سڑک کا ٹینڈر لگ چکا ہے اور میں بعد میں آپ کو وہ ٹینڈر provide کر دوں گا۔ Thanks to the Prime Minister یہ ڈیرہ اسماعیل خان سے شکارپور تک سڑک کا ٹینڈر لگ گیا ہے۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے صرف اتنی گزارش کرنی ہے کہ میں جناب سعید اکبر خان کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ ضمنی سوال کا مطلب سوال ہی ہونا چاہئے نہ کہ اس پر آپ اپنی speech شروع کر دیں اور دس، دس منٹ آپ ضمنی سوال پر بات کرتے رہیں۔

MR CHAIRMAN: Minister Shaib! Thank you for training the Chair. Thank you very much.

انشاءاللہ آئندہ خیال رکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3503 چودھری اختر علی کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3553 سید حسن مرتضیٰ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3562 جناب گلریز افضل گوندل کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3610 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3614 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں سڑکوں کی
تعمیر ومرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3614: جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں ضلع راولپنڈی میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے فنڈ جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں پی پی وار کتنے فنڈ R&M کے لئے جاری کئے گئے؟

(ج) R&M فنڈ کس Criteria پر پی پی وار تقسیم کئے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سال 19-2018 اور سال20-2019 میں راولپنڈی میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہائی وے کنسٹرکشن:

سال	فنڈز	اخراجات
2018-19	1532.700ملین	1532.700ملین
2019-20	1666.400ملین	1666.400ملین

ہائی وےR&M

سال	فنڈز	اخراجات
2018-19	990.94ملین	990.94ملین
2019-20	454.485ملین	454.485ملین

(ب) R&M میں فنڈز بلاکAllocation میں دیئے جاتے ہیں۔ پی پی وار فنڈز جاری نہیں کئے جاتے۔

(ج) R&M میں محکمانہ سڑکوں کی خصوصی مرمت کے لئے Block Allocation میں فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔ پی پی وار تقسیم نہ ہوتے ہیں۔ جن شاہرات پر مرمت درکار ہوتی ہے ان پر فنڈز کی دستیابی کے مطابق مرمت کروادی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع راولپنڈی میں جو سڑکیں کھنڈر بن چکی ہیں ان کی repairing کے لئے فنڈز کی تقسیم کس طرح سے کی جاتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ آیا ہے کہ یہ فنڈز پی پی وار تقسیم نہیں ہوتے بلکہ یہ محکمے کی ثوابدید ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم عوامی نمائندے ہیں لہٰذا ہم سے بھی اس حوالے سے input لینی چاہئے کیونکہ منسٹر صاحب نے صرف محکمے کو ہی اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جسے چاہے فنڈز مہیا کرے تو میری request یہ ہے کہ منسٹر صاحب محکمہ کو کہیں کہ جو عوامی نمائندے ہیں جیسا کہ میں حلقہ پی پی۔8 گوجر خان سے منتخب ہوا ہوں وہاں پر تمام اہم سڑکیں کھنڈر بن چکی ہیں تو محکمے والے ہم عوامی نمائندوں سے بھی consult کر لیا کریں کہ کون سی سڑک بنانی ضروری ہے

تاکہ ہم ان کو موقع پر جا کر وزٹ کروائیں اور بتائیں کہ یہ سڑکیں کس طرح قابل استعمال ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ اپنی رائے دے دیں تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ ضرور اس حوالے سے کوشش کریں گے۔ وزیر اعلیٰ نے ان کو بلوایا تھا اور کہا تھا کہ اپنی سکیمیں دیں تو انہوں نے شاید اپنی سکیمیں نہیں دیں جن ممبران نے اپنی سکیمیں جمع کروائی ہیں ان کی سکیمیں چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب جاوید کوثر! اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میری بس یہی request ہے کہ منسٹر صاحب محکمے کو advise کریں کہ عوامی نمائندوں سے بھی اس حوالے سے رابطہ کریں تاکہ وہ ان کو بتائیں نہ کہ وہ اپنی طرف سے ہی فیصلے کر لیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 3660 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا چوک حافظ لال روڈ
پل راجباہ ہاموں نو آباد سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3660: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور تا چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ بمقام ہاموں نو آباد سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ R&M کی مد میں ہر سال فنڈز رکھے جاتے ہیں اگر ہاں تو گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع اوکاڑہ کو کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں اس سڑک کی ٹوٹ پھوٹ پر توجہ نہیں دی گئی اگر ہاں تو اس کا ذمہ دار کون ہے اس کے خلاف کارروائی کرنے اور حکومت اس سڑک کے ٹوٹ پھوٹ والے حصے کی خصوصی مرمت کرانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ بمقام ہاموں نو آباد سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایم اینڈ آر کی مد میں ہر سال فنڈز Block Allocatin کی شکل میں جاری کئے جاتے ہیں جو کہ سڑکوں کی موجودہ خستہ خالی کو درست کرنے کے لئے نہایت کم ہوتے ہیں۔ یہ فنڈز مجاز اتھارٹی کی اجازت سے تین اضلاع (اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن) میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ محکمہ ہائی ویز ایم اینڈ آر کے قائم ہونے کے بعد (جو 01.01.2017 کو قائم ہوا) سے لے کر اب تک جو فنڈز جاری کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	سال 2016-17	مبلغ 152.824 ملین روپے
2	سال 2017-18	مبلغ 160.411 ملین روپے
3	سال 2018-19	مبلغ 163.426 ملین روپے
4	سال 2019-20	مبلغ 31.584 ملین روپے

(ج) فنڈز کی کمی کی وجہ سے گزشتہ پانچ سالوں میں یہ سڑک مرمت نہ ہو سکی تاہم فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں سوال کیا تھا کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور تا چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ بمقام ہاموں نو آباد سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ واقعی یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں سوال کیا تھا کہ پچھلے پانچ سالوں میں کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں جس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ ہاں ہر سال فنڈ کی block allocation ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 2017 سے اب تک جو تفصیل دی ہے اس کے مطابق 2016-17 میں 152.824 ملین روپے، 2017-18 میں 160.411 ملین، 2018-19 میں 163.426 ملین اور 2019-20 میں 31.584 ملین لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے کہ block allocation میں کافی پیسا ہے تو یہ پیسا کہاں لگایا گیا ہے اور یہ سڑک ابھی تک کیوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ block allocation کدھر جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ پیسا ایک ضلع نہیں بلکہ تین اضلاع اوکاڑہ، ساہیوال اور پاکپتن کے لئے ہے۔ اگر محترمہ کو پوری detail چاہئے تو ہم مہیا کر دیں گے کہ کون کون سی سڑک پر پیسا خرچ ہوا ہے لیکن یہ ایک ضلع میں نہیں بلکہ تین اضلاع میں خرچ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ کو block allocation کی detail چاہئے تو منسٹر صاحب آپ کو offer کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارا جو اگلا ADP ہے اس میں کیا آپ نے اس سڑک کے لئے کوئی رقم مختص کی ہے تو کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ یہ سڑک جو پچھلے پانچ سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس میں کوئی بہتری کی امید آئے گی؟ شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! امید ختم نہیں کرنی چاہئے بلکہ رکھنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، امید پر دنیا قائم ہے۔ اگلا سوال جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 3699 ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: چودھری ظہیر الدین! حوصلہ کرلیئو کہڑی گل اے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پہلے جب جناب سپیکر تشریف رکھتے تھے تو اس وقت یہ بات ہوئی تھی کہ جب سوال کرنے والے کو interest ہی نہیں ہے اور دوسرا bother نہیں کرتا کہ میں اس issue پر سوال کروں۔ اگر on his behalf والا سلسلہ شروع ہو جائے تو پھر آپ کسی کو dispose of کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے on his behalf discourage کیا گیا تھا۔ جناب محمد ارشد ملک خود اس پر سوال کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین[*************]

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ توہین آمیز بات کر رہے ہیں انہیں خیال کرنا چاہئے۔ میں ان کو جناب عالی، جناب عالی کہہ رہا ہوں اور یہ مجھے تھانیدار کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں، چودھری ظہیر الدین! پلیز آپ بھی تشریف رکھیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔ ان دونوں سوالات کے جواب نہیں آئے لہٰذا انہیں pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ان پر بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جب ان کے جواب ہی نہیں آئے تو آپ کیا بات کریں گے؟ میں نے یہ دونوں سوال نمبر 3699 اور 2707 پینڈنگ کر دیئے ہیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 240 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان سوالوں کے جواب آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل جواب آ جائے گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! کیبنٹ کی collective responsibility ہوتی ہے کہ جہاں رولز یا روایات کو توڑا جا رہا ہو تو ہم آپ سے address کر کے گزارش کر لیتے ہیں۔ جب اس ضمن میں آپ سے گزارش کی جاتی ہے تو توقع کرتے ہیں کہ آگے سے اچھی تربیت یافتہ گھر کے بندے کی طرح جواب دیا جائے لیکن جو الفاظ توہین، بے ہودگی اور مذاق کے زمرے میں آتے ہوں انہیں kindly حذف کر دیا کریں۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی ایسے الفاظ ہیں تو انہیں حذف کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے بات کر لی ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم عوام کی بات کرتے ہیں اور آپ بات ہی نہیں سنتے۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب کسی ایم پی اے نے یہ سوال جمع کرائے تھے وہ تاریخ دیکھیں، یہ سوال جمع ہوئے تقریباً سال ہونے والا ہے۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے آپ نے فرما دیا ہے کہ اس کا جواب ابھی نہیں آیا لیکن آپ دیکھیں کہ پچھلے سال ستمبر میں انہوں نے یہ سوال دیا تھا اور ابھی پھر ستمبر آنے والا ہے۔ اگر محکمہ ایک سال میں جواب نہیں دے سکتا تو کوئی تو ہو جو اس کا نوٹس لے کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ہم نے یہ دونوں سوال pending کر دیئے ہیں آپ نے اس معاملے کی انکوائری کر کے بتانا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، میں انکوائری کروا کر رپورٹ پیش کروں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ہمارے چھوٹے بھائی ہیں اور بہت قابل احترام ہیں۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں لہذا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر اس طرح کا کوئی بھی معاملہ آپ کے سامنے آئے تو جب اس کا نوٹس لیں گے تو پھر آئندہ تمام ڈیپارٹمنٹ careful ہوں گے لہذا میری گزارش ہے کہ ایم پی اے صاحب نہایت اہم سوالات کرتے ہیں لیکن ان کا جواب نہ آنا بڑا افسوسناک ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو دوست سوال کرتے ہیں لیکن سوالات والے دن نہیں آتے تو وہ بھی قابل افسوس بات ہے کہ ان کے سوال پر محکمے نے اتنی محنت کر کے جواب دیا ہوتا ہے لیکن سوال کرنے والے موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: پل راجووال تا ہیڈ سلیمانکی کینال روڈ کی تعمیر و مرمت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2529: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پل راجووال تا ہیڈ سلیمانکی کینال پر سنگل روڈ موجود ہے۔ مذکورہ روڈ کی موجودہ حالت کیسی ہے سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی تعمیر / مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر مذکورہ روڈ کو دورویہ بنا دیا جائے تو لاہور سے بہاولنگر اور بہاولپور جانے کے لئے تقریباً100 کلومیٹر کا فاصلہ کم ہو جائے گا اس سے لاکھوں لوگوں کے وقت اور پیسا کی بھی بچت ہو گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کا تقریباً30 کلومیٹر راجووال تا ہیڈ گل شیر بالکل ناکارہ ہو چکا ہے مذکورہ روڈ کے مختلف حصے بالکل چلنے کے قابل نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کو ڈبل کرنے کے لئے آئندہ مالی سال20-2019 میں بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجووال تا ہیڈ سلیمانکی بی ایس لنک کینال کے بائیں کنارے پر سنگل روڈ موجود ہے۔ سڑک مذکورہ کی راجووال تا ہیڈ گلشیر تک چوڑائی 10 فٹ ہے جو کہ خستہ حالی کا شکار ہے جبکہ ہیڈ گلشیر تا ہیڈ سلیمانکی آوٹ فال تک سڑک کی چوڑائی 12 فٹ ہے اس کی حالت تسلی بخش ہے۔ مالی سال20-2019 میں راجووال تا ہیڈ سلیمانکی بی ایس لنک کینال سڑک کی تعمیر / مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ لاہور سے بہاولنگر اور بہاولپور جانے کے لئے متبادل شاہرات موجود ہیں اور اس سڑک کو دو رویہ کرنے کے بعد بھی لاہور سے بہاولنگر اور بہاولپور کا فاصلہ کسی بھی طرح 100 کلو میٹر کم نہیں ہو گا۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) سڑک راجووال تا ہیڈ سلیمانکی کینال کو ڈبل کرنے کے لئے مالی سال 2019-20 میں بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں
واٹر سپلائی اور سیوریج کے ناقص انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

***2539: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا انتظام محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی میں سیوریج کا گندہ پانی واٹر سپلائی کی لائنوں میں مکس ہو رہا ہے جس کے استعمال سے وہاں کے رہائشی مختلف بیماریوں بشمول ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور وہاں سٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں حادثات کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے؟

(د) کیا محکمہ وحدت کالونی میں درج بالا سہولیات فراہم کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ذمہ داری ہے۔

(ب) نہیں یہ درست نہیں ہے اور ایسی کوئی بھی شکایت کسی الاٹی کی طرف سے درج نہیں ہوئی۔ وحدت کالونی کے رہائشیوں کو صاف پانی میسر آرہا ہے۔ حال ہی میں مختلف گھروں سے پانی لے کے ٹیسٹ کروائے گئے تھے جن کی رپورٹ تسلی بخش ہے۔ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) نہیں یہ بات درست نہیں ہے البتہ کچھ سڑکوں کے پیچ ورک ہونے والے ہیں جس کا تخمینہ سیکرٹری (آئی اینڈ سی) کو approval اور فنڈز کی دستیابی کے لئے بھیج دیا ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے سڑکوں کی مرمت کا کام مکمل کر دیا جائے گا اور حالیہ بارشوں کی وجہ سے کچھ سٹریٹ لائٹس خراب ہو گئی تھیں جنہیں اب درست کر دیا گیا ہے اور اب کسی قسم کی شکایت نہ ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات درج ذیل شکایت کے فوری ازالے کے لئے بالکل تیار ہے جونہی درج بالا فنڈز کی دستیابی ہو گی سڑکوں کی مرمت وغیرہ کا کام جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

لاہور: فیروزپور روڈ گجومتہ تا دیپالپور
سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2548: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیروزپور روڈ گجومتہ تا دیپالپور کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گجومتہ تا قصور مذکورہ سڑک کے دونوں طرف سروس روڈ بنائی گئیں ہیں سروس روڈ کون سی ٹریفک کے لئے بنائی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے مذکورہ سڑک بنائی گئی ہے اس کے بعد اس کی مرمت نہ کی گئی ہے اگر مرمت کی گئی ہے تو سال 19-2018 میں مذکورہ سڑک کی مرمت کی مد میں کتنا بجٹ خرچ کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کرنے کے لئے سال20-2019 کے بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی! یہ درست نہ ہے۔ گجومتہ تا دیپالپور روڈ اندر حدود ضلع لاہور قصور کی حال ہی میں مرمت کی گئی ہے جبکہ سڑک آبادی الہ آباد میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جس کا حال ہی میں ٹینڈر منظوری کے مراحل میں ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر دیا جائے گا

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے گجومتہ قصور مذکورہ سڑک کے دونوں طرف سروس روڈ بنائی گئی ہے اور سروس روڈ سست رفتار ٹریفک کے لئے بنائی گئی ہے۔

(ج) جی! یہ درست نہیں ہے اس سڑک کی تعمیر کے بعد اس کو بوقت ضرورت مرمت کیا جا تا رہا ہے اور دوران سال19-2018 میں ضلع حدود لاہور 3.00 ملین روپے مرمت کے لئے خرچ کئے گئے اور حدود ضلع قصور میں 18.00 ملین روپے مرمت کے لئے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے حکومت نے مالی سال20-2019 میں حدود ضلع لاہور میں تقریباً 1.20 ملین اور حدود ضلع قصور میں 1.80 ملین روپے مرمت کے لئے خرچ کئے ہیں۔

دیپالپور تا لاہور براستہ قصور

ٹال ٹیکس کے ٹھیکہ اور اس کی مالیت سے متعلقہ تفصیلات

***2549: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور تا لاہور براستہ قصور ٹال ٹیکس کی مد میں ہر گاڑی سے رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ ٹال ٹیکس جو کہ مصطفٰے آباد کے قریب بنایا گیا ہے اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنی مالیت میں دیا گیا ہے۔ کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال ہا سال سے ایک ہی کمپنی کے پاس ٹھیکہ ہے اور وہ اپنی من مرضی سے گاڑیوں سے رقم وصول کرتے ہیں حکومت کے منظور کردہ ریٹ کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! دیپالپور تا لاہور قصور ٹال ٹیکس گورنمنٹ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) مصطفےٰ آباد کے قریب ٹال پلازہ کا ٹھیکہ سپار کو کنسٹرکشن کمپنی کو سال 20-2019 کے لئے -/13,18.07,786 روپے بمطابق ایکسیئن ہائی وے چھٹی نمبری C/4461 مورخہ 29.06.2019 کو الاٹ ہوا ہے۔

دو کمپنیوں نے ٹینڈرز میں حصہ لیا (ٹینڈرز کی تفصیل)

مالیت 13,86,07,786 کمپنی کا نام سپار کو کنسٹرکشن کمپنی

مالیت 13,51,50,000 کمپنی کا نام سعید احمد

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ایک کمپنی کو سال بہ سال ٹھیکہ دیا جاتا ہے ہر سال ٹینڈر لگایا جاتا ہے اور کمپیٹیشن کے بعد ٹینڈر الاٹ کیا جاتا ہے۔ سال 19-2018 میں نوبل الائنس کو ٹینڈر الاٹ ہوا۔ جس کی مالیت 13,71,51,000 بحوالہ ایکسیئن ہائی وے چھٹی نمبری C/6450 مورخہ 30.06.2018 کو الاٹ ہوا تھا۔ سال 20-2019 سپار کو کنسٹرکشن کمپنی کو سال 20-2019 کے لئے -/13,18.07,786 بمطابق ایکسیئن ہائی وے چھٹی نمبری C/4461 مورخہ 29.06.2019 کو آلاٹ ہوا ہے۔

مذکورہ ٹال پلازہ پر منظور شدہ شیڈول کے مطابق رقم وصول کی جاتی ہے۔ منظور شدہ شیڈول کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پیر محل، سندھیلیانوالی اور میاں چنوں
کے درمیان دریائے راوی پر پل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***2667: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا عبدالحکیم تک CPEC کے تحت موٹروے بنائی گئی ہے جس سے لاہور تک پہنچنے میں کافی ٹائم کی بچت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موٹروے سے میاں چنوں، چیچہ وطنی، وہاڑی اور دیگر علاقہ جات کو زیادہ فائدہ نہیں ہوا کیونکہ پیر محل انٹر چینج سے اتر کر ان علاقہ جات کے لوگوں کو کافی دور دراز سے واپس آنا پڑتا ہے کیونکہ دریائے راوی پر پیر محل سندھیلیانوالی اور میاں چنوں وغیرہ کو ملانے کے لئے پل نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے سندھیلیانوالی پیر محل اور میاں چنوں تک رسائی کے لئے دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی تھی لیکن ان کے بعد اس منصوبہ پر کوئی پیشرفت نہ ہوئی کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کر کے دریائے راوی پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے 1992 میں سندھیلیانوالی، پیر محل اور میاں چنوں تک رسائی کے لئے دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی تھی لیکن اس پر مزید پیشرفت نہ ہو سکی۔ موجودہ ریٹ کے مطابق اس پل کا تخمینہ لاگت 1028.058 ملین روپے بنتا ہے۔ فنڈز کی دستیابی ممکن ہو گی تو یہ پل تعمیر کیا جائے گا۔

جڑانوالہ تا ستیانہ روڈ فیصل آباد کی تعمیر ولمبائی سے متعلقہ تفصیلات

***2673: جناب واثق قیوم عباسی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جڑانوالہ تا ستیانہ روڈ، فیصل آباد کب تعمیر ہوئی متذکرہ روڈ کی لمبائی کتنی ہے؟

(ب) کیا اس وقت سڑک قابل مرمت ہے اگر ہے تو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے رکھی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز قبل ازیں کتنی دفعہ اور کب اس سڑک کی مرمت کی گئی تھی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جڑانوالہ تا ستیانہ روڈ فیصل آباد 97-1996 میں تعمیر کی گئی اس کی لمبائی 25.00 کلومیٹر ہے۔

(ب) اس وقت یہ سڑک قابل مرمت ہے۔ مالی سال 20-2019 میں 20.00 ملین مذکورہ سڑک کے 2.00 کلومیٹر لمبائی مرمت کے لئے رکھی گئی ہے۔ تاہم بقایا لمبائی بھی قابل مرمت ہے۔ اس کی لمبائی 19.00 کلومیٹر ہے جس کی لاگت 125.808 ملین روپے ہے۔ قبل از مالی سال 18-2017 میں 4.00 کلومیٹر کارپٹ ہوئی تھی جو کہ 21.00 کلومیٹر سے 25.00 کلومیٹر ہے۔

لاہور: وحدت کالونی کوارٹرز کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***2717: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) F.D فلیٹس اور ایل، ایم، جے بلاک وحدت کالونی لاہور میں سال 18-2017 اور 19-2018 کے دوران کس کس کوارٹر اور فلیٹ میں کون کون سا کام سرانجام دیا گیا۔ تفصیل کوارٹر اور فلیٹ وار علیٰحدہ علیٰحدہ مع کام کی نوعیت بتائیں؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران جن فلیٹ اور کوارٹر میں کوئی کام مرمت یا دیگر نہیں ہوا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کس کس کوارٹر اور فلیٹ میں ماربل، پتھر اور لکڑی کا کام سرانجام دیا گیا ان کوارٹر کا نمبرز، کام اور فنڈز کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا حکومت جن کوارٹر اور فلیٹ میں ان دو سالوں کے دوران کوئی کام نہیں ہوا وہاں مرمت، فرش، چھتوں کی تبدیلی وغیرہ کا کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) سال2017-18 اور2018-19 میں ان کوارٹروں کے الاٹیوں کی تنخواہ میں سے (Recovery of House All percnet) کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(و) 2017-18 اور2018-19 میں کتنے الاٹیوں نے کوارٹرز کی تعمیر/مرمت کے لئے درخواستیں دیں ان کی الگ الگ کوارٹر وار تفصیل دیں کتنی پر عملدرآمد ہوا اور کتنی زیر التواء ہیں تفصیل کوارٹر وار بتائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) F.D فلیٹس اور ایل ، ایم ، جے بلاک وحدت کالونی لاہور میں سال2017-18 اور2018-19 کے دوران جس جس کوارٹر اور فلیٹ میں کام سرانجام دیا گیا اس کی تفصیل کوارٹر اور فلیٹ وار علیحدہ علیحدہ مع کام کی نوعیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دو سالوں کے دوران جن کوارٹرز و فلیٹز میں کام نہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔

(ج) جن کوارٹرز اور فلیٹ میں ماربل، پتھر اور لکڑی کا کام سرانجام دیا گیا اس کوارٹر کا نمبرز کام اور فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن کوارٹر اور فلیٹ میں ان دو سالوں کے دوران کوئی کام نہ ہوا۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات ان کوارٹروں کی مرمت وغیرہ کے کام کروانے کے لئے تیار ہے۔ حکومت وحدت کالونی لاہور کے کوارٹروں کی مرمت کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ وہ کوارٹر جن پر کام نہ ہوا ہے۔ اس کے رہائشیوں کی درخواست پر ان کے تخمینہ جات لگا کر

approval کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں، فنڈز کی دستیابی پر ان کے کام کر دیئے جائیں گے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے اس کی تفصیل محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کا رینٹ برانچ مہیا کر سکتا ہے۔

(و)

i. سال18-2017 اور19-2018 میں ایف ڈی فلیٹس کے 49 درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 21 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور28 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

ii. سال18-2017 اور19-2018 میں ایل بلاک فلیٹس میں98درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے43 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور55 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

iii. سال18-2017 اور19-2018 میں ایم بلاک فلیٹس میں150درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 62 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور88 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

iv. سال18-2017 اور19-2018 میں جے بلاک فلیٹس میں 144درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 58 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور86 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

مندرجہ بالا فلیٹس ایف، جی، جے، ایل اور ایم بلاکس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی-266 ٹلو روڈ صادق آباد،
سنجر پور ولہار روڈ اور ماچھکہ نور شاہ روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2777: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں سال 19-2018 میں پیچ ورک کی مد میں کتنا کام کروایا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹلو روڈ صادق آباد، سنجر پور ولہار روڈ اور ماچھکہ نور شاہ روڈ انتہائی خستہ حال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان پر روزانہ بے شمار حادثات پیش آ رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے متذکرہ بالا روڈز کی بحالی اور مرمت کے لئے موجودہ سال کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی ہے؟

(د) اگر متذکرہ بالا روڈز کی مد میں رقم رکھی گئی ہے تو کب تک، ان روڈز کی بحالی و مرمت کا کام شروع ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کوئی کام سال 19-2018 میں ہائی وے M&R میں نہیں کروایا گیا۔

(ب) جی ہاں!

(ج) مذکورہ بالا روڈ کی مرمت فنڈز دستیاب ہونے پر کر دی جائے گی۔

(د) مذکورہ بالا روڈ کی بحالی اور مرمت کی مد میں کوئی رقم نہ رکھی گئی ہے۔

ضلع بہاولنگر: فورٹ عباس تا ولہر روڈ،
مروٹ روڈ کی کشادگی و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2878: **جناب محمد ارشد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا مروٹ روڈ ضلع بہاولنگر کی چوڑائی کم ہے جبکہ اس روڈ پر ٹریفک کا دباؤ نسبت زیادہ ہے کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا مروٹ روڈ کا کچھ حصہ 86 موڑ تک تقریباً 15 کلومیٹر کارپٹ روڈ تعمیر ہو چکا ہے اور اسی روڈ کا بقیہ حصہ 86 موڑ تا مروٹ تک کی تعمیر و کشادگی درکار ہے جو کہ 30 کلومیٹر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا ولہر روڈ کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس کی مرمت کی جائے؟

(ج) حکومت فورٹ عباس تا مروٹ روڈ کی کشادگی و بہتری کرنے اور فورٹ عباس تا ولہر روڈ کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا مروٹ روڈ ضلع بہاولنگر کی چوڑائی کم ہے اور ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے اور سڑک از فورٹ عباس تا 86 موڑ تک 16 کلومیٹر کا حصہ کشادہ و بہتر کیا جا چکا ہے اور یہ درست ہے کہ سڑک از 86 موڑ تا مروٹ تک بقیہ لمبائی 34 کلومیٹر کی کشادگی درکار ہے لیکن موجودہ ADP 2019-20 میں یہ سکیم شامل نہ ہے۔

(ب) فورٹ عباس تا ولہر روڈ کی لمبائی 22 کلومیٹر ہے جس میں سے پہلے 10 کلومیٹر کا حصہ KPRRP-III میں کشادہ کیا گیا ہے اور بقیہ 12 کلومیٹر کی مرمت درکار ہے جو کہ محکمہ ہائی وے M&R فنڈز کی دستیابی پر مرمت کر دے گا۔

(ج) جی ہاں! ارادہ رکھتی ہیں فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دی جائے گی۔

جنوبی پنجاب میں دریاؤں کے پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2971: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1700 ملین روپے کی لاگت سے جنوبی پنجاب میں دریاؤں کے پل تعمیر کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس بارے تفصیلات سے آگاہ کریں نیز ان پلوں کی تعمیر کب مکمل ہو گی؟

(ج) اس رقم کو شفاف انداز میں خرچ کرنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ (جنوبی زون) کی حدود میں دریاؤں کے اوپر کوئی بھی پل زیر تعمیر نہ ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

گوجرانوالہ: بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2983: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد روڈ انتہائی خستہ حال ہے سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے خاص کر حضرت کیلیانوالہ تا ہیڈ قادر آباد سڑک انتہائی خستہ حال ہے اس حصہ پر گاڑیاں تو در کنار پیدل چلنا بھی مشکل ہے اسی طرح مدرسہ چٹھہ تا جلال پور چٹھہ روڈ کی حالت بھی ایسی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان سڑکوں کی کشادگی اور بہتری کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا ان سڑکوں کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 میں رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کو اسی سال تعمیر کر دے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس کا جواب دو حصوں میں ہے۔

(i) گوجرانوالہ بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد سڑک کی کل لمبائی 47.5 کلومیٹر اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔ محکمہ ہائی وے R&M نے فنڈز کی دستیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے گوجرانوالہ بائی پاس کلومیٹر نمبر 1 سے کلومیٹر نمبر 4 (میڈیکل کالج) تک سڑک کی مرمت و منظوری کے مراحل میں ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 45.121 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ کلومیٹر نمبر 4 سے لے کر حضرت کیلیانوالہ کلومیٹر نمبر 30 تک سڑک درست حالت میں ہے۔ حضرت کیلیانوالہ کلومیٹر نمبر 30 سے لے کر کلومیٹر 47.5 تک سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔ مطلوبہ فنڈز کی دستیابی پر اس پورشن کی مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔

(ii) یہ درست ہے کہ مدرسہ چٹھہ تا جلال پور چٹھہ سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔ سڑک کی لمبائی تقریباً 14.1 کلومیٹر اور چوڑائی 10 فٹ ہے جبکہ 5.5 کلومیٹر لمبائی ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں آتی ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے جس کا تخمینہ لاگت 23.976 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔

(ب) محکمہ ہائی وے R&M نے گوجرانوالہ بائی پاس کلومیٹر نمبر 1 سے کلومیٹر نمبر 4 (میڈیکل کالج) تک سڑک کی مرمت منظوری کے مراحل میں ہے اور فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔ حضرت کیلیانوالہ کلومیٹر نمبر 30 سے لے کر کلومیٹر نمبر 47.5 تک سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس پورشن کی مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔ سڑک کی مزید کشادگی درکار نہ ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی مرمت کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) گوجرانوالہ بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد سڑک کی کل لمبائی 47.5 کلومیٹر ہے اور چوڑائی 24 فٹ ہے محکمہ ہائی وے R&M نے فنڈز کی دستیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے گوجرانوالہ بائی پاس تا کلومیٹر نمبر 1 سے 4 تک سڑک کی مرمت منظوری کے مراحل میں ہے جس کا تخمینہ لاگت 45.121 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام

جلد مکمل کر لیا جائے گا اور اسی طرح مدرسہ چٹھہ تا جلال پور چٹھہ سڑک کی لمبائی تقریباً 14.1 کلو میٹر اور چوڑائی 10 فٹ ہے جبکہ 5.5 کلو میٹر لمبائی ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں آتی ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے جس کی تخمینہ لاگت 23.976 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔

شیخوپورہ: انٹر چینج ہرن مینار
مرزاورکاں تا گرمولہ ورکاں سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3014: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انٹر چینج ہرن مینار شیخوپورہ تا مرزاورکاں تا گرمولہ ورکاں سڑک کی تعمیر شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر کا منصوبہ کتنی مالیت کا ہے اس پر کب کام شروع ہوا تھا اور کب کام مکمل ہونا تھا؟

(ج) اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا ہے اب تک کتنا کام مکمل ہوا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کی تحقیقات کروانے اور بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ انٹر چینج ہرن مینار شیخوپورہ تا مرزا ورکاں گرمولہ ورکاں تا نوشہرہ ورکاں سڑک کی تعمیر 17-2016 میں شروع ہوئی تھی۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر کا کل تخمینہ 250.471 ملین روپے تھا۔ اس سڑک کی تعمیر کا آغاز مورخہ 20.05.2017 کو ہوا تھا اور اس سڑک کی تعمیر کا کام مورخہ 19.02.2018 کو مکمل ہونا تھا۔

(ج) اس سڑک کی تعمیر پر اب تک 169.000 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سڑک کی تعمیر کا کام تقریباً 75 فیصد مکمل ہو چکا ہے اور 25 فیصد بقایا ہے۔

(د) اس سڑک کے کام کا ٹھیکہ چٹھہ اینڈ برادرز کو دیا گیا ہے اور اس سڑک کی تعمیر کا کام تقریباً 75 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

(ہ) اس سڑک کا تعمیر شدہ حصہ ٹریفک کے زیر استعمال ہے اور بہت اچھی حالت میں ہے اس پر تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔ اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے مزید 63.471 ملین فنڈز درکار ہیں جن کے ملنے کے بعد سڑک کی تعمیر کا باقی کام مکمل ہو جائے گا۔

جہلم: موضع نوگراں روڈ نالہ گھان کی پل
کے حفاظتی پشتہ کو ہٹا کر غیر قانونی راستہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3059: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم کینٹ سے نالہ گھان موضع نوگران تحصیل جہلم تک پنڈ داد نخان روڈ پر تعینات سڑک کی مرمت و نگرانی کرنے والے محکمہ ہائی وے کے عملہ کے نام اور عہدہ جات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عملہ ایکسیئن آفس جہلم میں سڑک کی توڑ پھوڑ کی رپورٹ روزانہ ہفتہ وار یا ماہانہ جمع کرواتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریت اٹھانے والی فرموں نے اپنی سہولت کے لئے موضع نوگراں تحصیل و ضلع جہلم کے مقام پر نالہ گھان کے پل کے ایک حفاظتی پشتہ کے پتھر ہٹا کر اسے کاٹ کر غیر قانونی راستہ بنالیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ غیر قانونی راستہ پر آنے جانے کے لئے مذکورہ سڑک پر کٹ لگا کر راستہ بنایا گیا ہے جس سے پختہ سڑک انتہائی تیزی سے ٹوٹ رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت سرکاری پراپرٹی کو نقصان پہنچانے والے افراد کے خلاف کارروائی کرنے غیر قانونی راستہ بند کر کے اسے مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ایگزیکٹو انجینئر، راولپنڈی امجد خان
سب ڈویژنل آفیسر جہلم جاوید وڑائچ
سب انجینئر جہلم محسن علی
ہائی وے انسپکٹر جہلم راجہ امجد

(ب) فیلڈ سٹاف مع ایس ڈی او، اور سیز اور روڈ انسپکٹر، جہاں کوئی روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو اس کی رپورٹ ایکسیئن آفس راولپنڈی گاہ بگاہ کرتے ہیں۔

(ج) یہ راستہ عرصہ دراز سے گھان نالہ سے ریت اٹھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مزید بر آں کسی قسم کا حفاظتی پشتہ نہ توڑا گیا ہے اور نہ ہی کوئی غیر قانونی راستہ بنایا گیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ سڑک پر کسی قسم کا کٹ نہ لگایا گیا ہے اور نہ ہی کوئی غیر قانونی راستہ بنایا گیا ہے۔ مذکورہ راستہ پرائیویٹ زمین سے ہوتا ہوا سڑک پر آتا ہے جس سے سڑک کو کوئی نقصان نہ ہو رہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! بالکل سرکاری املاک کا نقصان کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ تاہم اس صورتحال میں سرکاری پراپرٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچایا گیا ہے۔

رحیم یار خان: ٹلو روڈ صادق آباد کی تعمیر نو سے متعلقہ تفصیلات

*3386: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹلو روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ٹلوررروڈ صادق آباد تقریباً 47سال پہلے تعمیر کی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے سات کلو میٹر کا ایسٹیمیٹ ہائی وے (کنسٹرکشن)ڈویژن رحیم یار خان کی طرف سے منظوری شوگر سیس کے تحت سکیم approve ہو چکی ہے۔ بقیہ 16.52 کلو میٹر حصہ کی مرمت کے لئے 153.626 ملین فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ روڈ کی مرمت کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: چوک حافظ لال تا چک

حافظ لال تحصیل دیپالپور سڑک کی تعمیرو مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3503: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک حافظ لال تا چک حافظ لال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ سڑک تعمیر کی گئی تھی یہ کس سال تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک صوبائی محکمہ تعمیرات اوکاڑہ ڈویژن نے تعمیر کی تھی؟

(ج) کیا بھی یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر ٹریفک کا گزرنا محال ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت / بحالی کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چوک حافظ لال تا چک حافظ لال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ سڑک کی تعمیر کی گئی تھی یہ سڑک مالی سال 96-1995 میں تعمیر کی گئی تھی۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات اوکاڑہ نے تعمیر کی تھی۔

(ج) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ: محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت
سڑکوں کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3553: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت کون کون سی سڑکیں ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مد وار فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع میں کس کس سڑک کی تعمیر / مرمت جاری ہے ان کے نام ان کی لمبائی اور ان کے لئے مختص بجٹ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) اس ضلع میں حکومت کس کس پنجاب ہائی وے کی سڑک کی مرمت / تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کو مالی سال20-2019 میں درجہ ذیل رقم مدوار فراہم کی گئی ہے۔

سیریل نمبر	Package	رقم (ملین روپے)
1-	CDP	53.959
2-	Sugercess	27.172
3-	ADP	43.062
4-	RAP-1	310.00
5-	(Annual Repair)Grant-25	27.915
	ٹوٹل	462.108

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہائی وے میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ کی حدود میں محکمہ ہائی وے پنجاب کے زیر نگرانی سڑکات کی تعمیر / مرمت کے کام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں حکومت درج ذیل پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

سیریل نمبر	نام سڑکات	Packageکانام	تخمینہ لاگت	ورک سٹیٹس
1	تعمیر ڈبل سڑک چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں روڈ	PPP-Mode	(M)10000	اپرووِل کے مراحل میں ہے
2	تعمیر ڈبل سڑک سرگودھا چنیوٹ فیصل آباد روڈ	PPP-Mode	(M)8000	اپرووِل کے مراحل میں ہے

نوٹ: مزید برآں آئندہ مالی سال21-2020 میں فنڈز کی دستیابی اور ایمرجنسی کاموں کی نوعیت و ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے سڑکوں کی مرمت کے کام مکمل کئے جائیں گے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: ملکوال میں دریائے جہلم پر پلوں کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3562: **جناب گلریز افضل گوندل**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملکوال میں دریائے جہلم پر کہاں پر پل منظور کیا گیا ہے اس کی لاگت کیا ہے؟
(ب) اب تک اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور کس کس مد میں خرچ کی گئی ہے؟
(ج) کیا فزیبلٹی رپورٹ کے مطابق وکٹوریہ پل چک نظام اور موجودہ پل کی لاگت میں فرق ہے دونوں کی تفصیلات دی جائیں؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ پل سیاسی بنیادوں پر تبدیل کیا گیا ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پل کی منظوری محکمہ انہار کے ادارہ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ (IRI) کی رپورٹ کے مطابق دریائے جہلم پر چک نظام کے 4.50 کلومیٹر upstream پر منظور ہوا۔ جس کی انتظامی منظوری کی لاگت 2998.040 ملین روپے ہے۔
(ب) اس پل پر اب تک کل رقم مبلغ 388.723 ملین روپے خرچ کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1.	ایل ڈی اے کو mobilizaion ایڈوانس کی رقم	298.985 ملین روپے
2.	کنسلٹنٹ کی ادائیگی رقم	9.738 ملین روپے
3.	لینڈ ایکوزیشن کی رقم	80.000 ملین روپے
4.	کل رقم (مشترکہ)	388.723 ملین روپے

(ج) فزیبلٹی study کے مطابق وکٹوریہ برج اور الاٹیڈ پل میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں۔
(د) موجودہ پل کی جگہ کا تعین محکمہ انہار کے غیر جانبدار بین اقوامی شہرت کے حامل ادارے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ (IRI) نے مکمل model study کر کے کیا ہے۔ جس کا مقصد دریا کو رسول بیراج اور وکٹوریہ پل کے axis میں لاتے ہوئے دریا کو اپنی flood capacity پر بحال کرنا ہے

وزراء کے گھروں کی تزئین و آرائش پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3610: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اپنی کفایت شعاری مہم کو ایک طرف رکھتے ہوئے وزراء کو سرکاری گھروں کی تزئین و آرائش کی اجازت دے رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزراء کے ان گھروں کے اخراجات جو کروڑوں روپے میں ہیں حکومت اس کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) وزراء کے گھروں کی تزئین و آرائش پر اٹھنے والے اخراجات کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہوگا یہ کب تک مکمل کئے جائیں گے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) قانون استحقاق کے مطابق صوبائی وزیر کو furnished گھر فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ سال 2019 میں دس گھروں کے لئے -/72,02,215 روپے فراہم کئے گئے تھے اور اتنی سی رقم سے انتہائی ضروری کام کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ دس سال سے ان گھروں کے لئے کوئی خاطر خواہ رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔ اور ان گھروں میں صرف بجلی، پانی، سیوریج سے متعلقہ کام ہی کئے گئے ہیں، وزراء کی جانب سے ان گھروں کی مناسب حد تک خصوصی مرمت وغیرہ کے کاموں کی ڈیمانڈ موجود ہے۔

(ج) وزاراء کے گھروں پر تزین و آرائش کا کوئی تخمینہ زیر غور نہیں ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تقریباً پانچ ماہ سے ایم پی اے ہاسٹل کی ٹیلیفون ایکسچینج بند پڑی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے پہلے بھی گزارش کی ہے چونکہ ہم نے مختلف دفاتر میں رابطہ کرنا ہوتا ہے لیکن ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہو پاتا اور جب جاتے ہیں تو کورونا کی وجہ سے دفاتر میں کوئی نہیں ملتا۔ مہربانی فرما کر آپ حکم فرمائیں کہ ایکسچینج چالو کریں۔ کیا کہیں ٹیلیفون کے ذریعے تو کورونا نہیں پھیلتا؟ پلیز! ان سے کہیں کہ ایکسچینج چالو کریں۔

جناب چیئرمین: آپ کس ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ایم پی اے ہاسٹل کی ٹیلیفون ایکسچینج بند پڑی ہے۔ آپ کا prerogative ہے کہ آپ خود ہی اس پر حکم دے سکتے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا تعلق سرگودھا سے ہے اور سرگودھا کی سٹون کرشنگ انڈسٹری سے پنجاب کے بہت سے علاقوں میں سٹونگ کرشنگ میٹریل سپلائی کیا جاتا ہے۔ وہاں کی پہاڑیوں سے تقریباً 6۔ارب روپے سالانہ پنجاب گورنمنٹ کو ریونیو آرہا ہے۔ سلانوالی سے 119 موڑ پل گیارہ سٹون کرشنگ انڈسٹری کی سڑک ہے یہ تین سالہ منصوبہ تھا یہ سڑک تقریباً two third مکمل ہو چکی ہے چونکہ آج مواصلات و تعمیرات کے سوالات کا دن تھا اس لئے میں منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس سڑک کے لئے 1.5۔ارب روپے مختص کیا گیا تھا اور تین consulting firms کو checking کے لئے مقرر کیا گیا تھا لیکن two third کام ہونے کے بعد سڑک کی انتہائی مخدوش حالت ہے، بقیہ one third کے لئے پچھلے سال 15 کروڑ روپیہ رکھا گیا لیکن وہ پیسے lapse کر دیئے گئے۔

جناب سپیکر! اب اس سال کے بجٹ میں اتنی اہم سڑک جس سے پورے پنجاب میں construction material سپلائی ہو رہا ہے، وہاں کے زمینداروں کو بھی farms to market پہنچنے میں انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جہاں سے پورے پنجاب کی ڈویلپمنٹ کے لئے material supply ہو رہا ہے اس سڑک کا خیال کریں اور اس کے لئے پیسے دے کر اسے مکمل کرائیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 219/18 شیخ علاؤالدین کی ہے جو پیش ہو چکی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب میاں محمود الرشید نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے محکمہ سے متعلق تین تحاریک التوائے کار pending ہیں۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ اگلے ہفتے منگل والے دن ان تینوں تحاریک التوائے کار کا جواب ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 222/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے اور یہ محکمہ اوقاف سے متعلق ہے۔ اس سے متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/19 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ یہ منسٹر ٹرانسپورٹ سے متعلقہ ہے۔ وہ بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 71/19 چودھری اشرف علی کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار کا جواب میاں محمد اسلم اقبال کے محکمہ سے متعلق ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 84/19 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ تحریک لتوائے کار فیاض الحسن چوہان کے محکمہ سے متعلق ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 133/19 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ میاں محمود الرشید پہلے بتا چکے ہیں کہ وہ اگلے ہفتے

جواب دیں گے تو اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/246جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

آلو کی قیمت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):جناب سپیکر!معزز ممبر نے آلو کی فصل کے حوالے سے تحریک پیش کی تھی۔ پچھلے سال ہمارا تقریباًڈیڑھ لاکھ ٹن آلوexportہوا تھا یعنی اس سے پہلے سال کی نسبت پچھلے سال ہمارے آلو کی پیداوار پچاس ہزار ٹن زیادہ ہوئی تھی۔اگر معزز ممبر اس پر کوئی بحث کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں لیکن پچھلے سال ہماری آلو کی فصل بہت اچھی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین:جناب محمد ارشد ملک!جب زراعت پر عام بحث ہو گی تو اس میں آپ بھی حصہ لے لیجئے گا۔آپ کی تحریک التوائے کار کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/332محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ ایکسائز سے متعلق ہے۔متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/479جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب عادل پرویز نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/805محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان نے دینا ہے۔متعلقہ منسٹر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pendingکرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/815جناب عبداللہ وڑائچ کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق ہے۔وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 19/816محترمہ خدیجہ

عمر کی ہے۔وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 829/19 شیخ علاؤالدین کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب فیاض الحسن چوہان یا پارلیمانی سیکرٹری جناب محمد ندیم قریشی نے دینا ہے۔متعلقہ منسٹر، پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 836/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ماموں کانجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پُل گرنے کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی اس بارے میں ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جیسے ہی فنڈز آئیں گے تو انشاءاللہ اس کو priority دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ جب فنڈز آئیں گے تو اس کو priority دی جائے گی۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 837/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے اور یہ بھی محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

(۔۔۔جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس بابت بھی یہی عرض کروں گا کہ جب فنڈز دستیاب ہوں گے تو پھر ہی ان سڑکوں کا کام کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر مواصلات و تعمیرات نے کہا ہے کہ فنڈز کی availability پر یہ کام کیا جائے گا۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 838/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے اور یہ بھی محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار bridge سے متعلق ہے۔ یہ کام بھی فنڈز کی availability پر ممکن ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 839 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ یہ میاں محمود الرشید کے محکمہ سے متعلق ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر! میں اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861/19 سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار کل شام کو موصول ہوئی تھی اور ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب ملتان سے آنا ہے لہٰذا تھوڑا سا وقت لگے گا۔ مہربانی کرکے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر870/19 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر3/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔متعلقہ وزیر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر14/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہیلتھ سے متعلق ہے۔منسٹر ہیلتھ صاحبہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر44/20 جناب محمد وارث شاد، محترمہ عشرت اشرف اور چودھری افتخار حسین چھچھر کی طرف سے ہے۔یہ تحریک التوائے کار تین معزز ممبران کی طرف سے ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ٹڈی دل کا فصلات پر حملہ

(---جاری)

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جب یہ تحریک پیش کی گئی تھی تو میں نے اس کا جواب عرض کر دیا تھا۔معزز ممبران کی انفارمیشن کے لئے میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سےlocust کو پورا کنٹرول کیا ہوا ہے۔بے شک یہ ایک خدائی آفت ہے اس کے باوجود ہمارے پاس ماشاءاللہ اتنےresources ہیں کہ ہم اس پر قابو پا سکیں۔اللہ کے فضل سے ہم نے بڑی محنت کر کے پورے پنجاب کوlocust free کر دیا ہے۔چولستان کی طرف چندspots ایسے ہیں کہ جہاں پر ابھی تکlocust موجود ہیں لیکن یہ علاقے بھی ہماریsurveillance میں ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کسانوں کی فصلوں کا نقصان نہ ہونے دیں اور اس میں ہم کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے فصلوں کا نقصان ایک فیصد سے بھی کم ہوا ہے۔ مستقبل میں locust کے نقصان سے فصلوں کو بچانے کے حوالے سے ہم نے اپنا پورا بندوبست کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے افواج پاکستان، وفاقی حکومت، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور محکمہ زراعت مل کر کام کر رہے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ Department of Plant Protection کا subject ہے لیکن ہم سب صوبے اور دوسرے ادارے مل کر اس بابت کام کر رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں اس کی نگرانی پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کر رہا ہے اور محکمہ زراعت بطور helping hand کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ I wants to ask something if you may allow me.

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! یہ کہہ دینا کہ ہماری ذمہ داری نہیں اور یہ آسمانی آفت ہے کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ آپ نے five million hectors رقبہ کو locust کے حوالے سے treat کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمیں فصل ربیع اور خریف دونوں چاہئیں اور ان کی بہتر پیداوار کے لئے حکومت کو پہلے سے پلاننگ کرنی چاہئے۔ یہ صرف اور صرف آسمانی آفت کا معاملہ نہیں رہتا۔ جب ہم straight down نہیں چلتے اور جب چیزیں ہمیں hit کر جاتی ہیں تو پھر اس کے بعد ہم بیٹھ کر بات چیت اور سوچ بچار کرتے ہیں۔ ہم forecasting کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/68 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی، وزیر قانون!

صحافی کالونی ہربنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ صحافیوں کے لئے جو ہاؤسنگ سوسائٹی بنائی گئی وہاں پر کچھ مسائل درپیش آرہے تھے۔ اس وقت پریس کلب کے جو صدر ہیں ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔ اس حوالے سے ان کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اور حکومت کی side پر بھی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم صحافی کالونی کے تمام issues کو resolve کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس کمیٹی کی پانچ یا چھ meetings ہو چکی ہیں اور یہ سارے issues اس کمیٹی میں زیر بحث آتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے باوجود میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ specifically جن دو تین پلاٹوں پر قبضے کے حوالے سے بات کی گئی ہے اور جن لوگوں نے یہاں پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے ان کے خلاف انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ بات پہلے ہی ہمارے نوٹس میں ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اب صحافی کالونی میں کسی کو قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہماری حکومت چاہتی ہے کہ جن صحافی بھائیوں کو اس سوسائٹی میں پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں انہی کا قبضہ رہے اور یہ سوسائٹی جس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی اس سے ہمارے صحافی بھائی مستفید بھی ہو سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/88 سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔ وزیر متعلقہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/194 بھی سید حسن مرتضیٰ کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے منسٹر ہیلتھ صاحبہ ایوان موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/240 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک similar تحریک التوائے کار جناب محمد صفدر شاکر کی طرف سے دی گئی تھی جس میں انہوں نے اپنے حلقے میں combine sever section and injecting unit کے لئے مشینری کی فراہمی کا مطالبہ کیا تھا تو ہم نے اُس وقت بھی یہ گزارش کی تھی کہ چونکہ یہ معاملہ وہاں کی لوکل کونسل سے متعلقہ ہے لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اب ایک نیا نظام آیا ہے اُس نظام کے تحت سیوریج اور صفائی کا کام جس بھی محکمہ کو دیا جائے گا اُس کو باقاعدہ direction دی جائے گی کہ وہ اس مسئلے کو دیکھیں لیکن اُس وقت چونکہ وہاں میونسپلٹی تھی انہوں نے کہا تھا کہ یہاں پر یہ مشینری فراہم کی جائے لیکن اب چونکہ میونسپلٹی کا set up ختم ہو چکا ہے تو یہ تحریک ویسے ہی infractions ہو جاتی ہے لیکن جو نیا نظام آئے گا اُس کے تحت انشاء اللہ تعالیٰ صفائی کے بہتر انتظامات کے لئے ہدایت کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید سے متعلقہ ہے۔ منسٹر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 308/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ایک وزیر نہیں آتا تو آپ pending کر دیتے ہیں اور اگر کسی اسمبلی بزنس کا mover نہیں آتا تو آپ dispose of کر دیتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے آپ ان سے پوچھیں تو سہی کہ یہ تحاریک کوئی ساتویں دفعہ pending ہو رہی ہیں اگر ہیلتھ منسٹر صاحبہ ان تحاریک کا جواب نہیں دے سکتیں یا یہاں نہیں آ سکتیں تو آپ یہ ذمہ داری کسی اور کو سونپ دیں۔

یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ آئی نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ منسٹر صاحبہ کہاں گئی ہیں اُنہیں کون سا ایسا ضروری کام ہے؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! جو تحاریک التوائے کار pending ہو رہی ہیں وہ تحاریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہیں جو تحاریک التوائے کار نہیں پڑھی گئیں وہ ہم movers سے پڑھا رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ یہاں ایوان میں تشریف لایا کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اگر ہیلتھ منسٹر صاحبہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو یہاں اُن کا پارلیمانی سیکرٹری ہے اُن کی ڈیوٹی ہے کہ وہ تحاریک التوائے کار کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: اگر وزیر متعلقہ اور پارلیمانی سیکرٹری دونوں موجود نہیں ہیں تو آپ کے پاس اُس کا کیا solution ہے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! Chair بلا سکتی ہے کہ آپ کا بزنس ہے آپ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے initially فرمایا ہے کہ آپ تحاریک التوائے کار پڑھا کر pending کریں۔ جو تحاریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہیں اور متعلقہ وزیر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اُن کا کیا کریں؟ آپ مجھے بتا دیں جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کر لوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ فرمائیں کہ فلاں اجلاس میں یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا تو کل اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے انشاء اللہ ایسا ہی کریں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

سرکاری اراضی کو مزارعین سے واپس لے کر دوبارہ نیلامی میں دینے سے الاٹیوں کو پریشانی کا سامنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب، کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن نمبر (1)CL-753/2019-2016 مورخہ 2019-09-13 کو جاری کیا ہے، جس کی خبر روزنامہ "آواز" مورخہ 2020-06-27 اور روزنامہ "اوصاف" مورخہ 2020-06-29 میں چھپی ہے جس کے تحت ممنوعہ زون کے اندر واقع سرکاری اراضی کو مزارعین سے 2020-06-30 کو واپس لے کر دوبارہ نیلامی میں دی جا رہی ہے۔ اس وقت پورے ملک میں کورونا کی لہر زور وشور سے جاری ہے جس کی وجہ سے دفاتر میں روانی سے کام نہیں ہوسکتے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ملک میں ٹڈی دَل کے حملوں کی وجہ سے کسان ویسے ہی بدحالی کا شکار ہے جس کی وجہ سے اس وقت سرکاری زمین واپس لے کر ان کو دوبارہ نیلامی میں دینا کسی طور پر مناسب نہیں۔ ٹڈی دَل کی وجہ سے پیداوار میں نمایاں کمی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کسان دوبارہ نیلامی لینے کے قابل نہیں رہے، دوبارہ نیلامی کی بجائے اس کی تین سال کے لئے توسیع کی جانی مناسب ہے۔

جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن کی وجہ سے عارضی کاشت کے الاٹیوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: سید غضنفر عباس شاہ موجود ہیں؟ وزیر متعلقہ اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر وزیر موصوف اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو اپنی اس تحریک التوائے کار کا جواب میں خود دے دیتا ہوں یا پھر Chief Whip اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کل تک اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو میری یہ تحریک التوائے کار pending ہی ہونی ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ آپ کم از کم اس سرکاری اراضی کی نیلامی ہی روک دیں۔ پورے پنجاب کے اندر جو آدمی 20/15 سال سے حکومت کو پیسے دے کر ایک زمین کاشت کر رہا ہے اور زیادہ تر جگہوں پر اُن لوگوں نے خود زمینیں آباد کی ہیں تو اُس آباد کار کو اُٹھا کر وہ زمین کسی اور کو دے دینا زیادتی ہے۔ جس وقت تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تب تک کم از کم اُس زمین کی نیلامی تو روک دی جائے وہ نیلامی ایک ہفتہ کے لئے pending ہو جائے تو اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کر دیں۔ اگر سوموار کو وزیر موصوف تشریف لے آئے تو ٹھیک ہے وگرنہ میں اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! گورنمنٹ کے محکمے اپنے رولز خود بناتے ہیں اگر ایک سیکرٹری زمین کی نیلامی کر سکتا ہے تو وہ نیلامی کو pending بھی کر سکتا ہے کیونکہ حکومت کو تو اس کا پتا ہی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی! آپ کی تحریک التوائے کار سوموار تک pending ہو رہی ہے اور سوموار کچھ زیادہ دُور نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاءاللہ ہم سوموار کو اس کا حل نکال لیں گے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020

MR CHAIRMAN: Minister for Law and Parliamentary Affairs may introduce the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Gender Mainstreaming for report within two months.

بحث

زراعت و خوراک پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ایگریکلچر و خوراک پر بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ صبا صادق پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گی میں ہاؤس میں ایک بڑے اہم issue کے اوپر بات کرنا چاہ رہی ہوں اور میرے بھائی وزیر قانون بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ کی بات ہے۔ میں کل اسمبلی کی عمارت میں ہی تھی کہ مجھے ایک کال آئی۔ جس شخص نے مجھے کال کی تھی وہ مجھ سے میرے اکاؤنٹس کے ڈیٹا کی کنفرمیشن کے لئے insist کرتا رہا اور pressurize کرتا رہا۔ وہ یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ آپ کے بنک کی helpline سے بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس وقت اپوزیشن چیمبر میں تھی تو میں لائبریری میں آ گئی کہ میں آرام سے بات کروں۔ ان کے پاس میرے سارے اکاؤنٹس کا ڈیٹا تھا۔ مجھے شک ہوا اور میں نے ان کو اپنا ڈیٹا دینے سے انکار کیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے فون پر دھمکانا شروع کیا کہ ہم آپ کے اکاؤنٹس کو ایسے کر دیں گے اور ویسے کر دیں گے۔ اس وقت سائبر کرائمز کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ اگر پڑھی لکھی کمیونٹی کا ڈیٹا ایسے لوگوں کے پاس موجود ہو گا تو پھر باقی عوام کے پاس تو یہ access ہی نہیں ہے کہ وہ قانونی طور پر اپنے لئے دادرسی کرا سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے اور ایسے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے جو سائبر کرائمز کو deal کر رہے ہیں ان سے درخواست کروں گی کہ ایسے معاملات کو دیکھیں۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ بھی یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے درخواست کروں گی کہ یہ صرف ایک ممبر کا معاملہ نہیں ہے۔ مجھے بہت سے ممبران نے بتایا ہے کہ اکثر انہیں بھی کالز آتی ہیں اور انہوں نے ڈیٹا لینے کی کوشش کی ہے۔ ہمارا ملک ابھی ترقی یافتہ ملک نہیں ہے ابھی ہم ترقی کے مراحل میں ہیں کچھ چیزیں مفاد عامہ کے لئے ہوتی ہیں ان پر ہمیں بڑی سنجیدگی سے بات کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ وہ ممالک جیسے جرمنی ہے تو پچھلے سال جرمنی میں تمام پارلیمنٹیرنز کا ڈیٹا hack کر لیا گیا تھا۔ وہاں پر یہ issue بہت highlighted رہا۔ امریکہ میں کل بہت بڑی بڑی personalities کا ڈیٹا hack ہوا ہے۔ ان کے سکیورٹی codes بھی تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ خدانخواستہ کسی کا بھی نقصان ہو۔ اس پر میں جناب محمد بشارت راجہ سے کہوں گی کہ آپ خدا کے واسطے ایف آئی اے اور جو ادارے سائبر کرائمز کو deal کر رہے ہیں وہ فوراً ایسے لوگوں کے خلاف ایکشن لیں کیونکہ یہ معاملہ ممبران اسمبلی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عوام تو ضرور اس فراڈ کا شکار ہو رہے ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آپ کی بات ریکارڈ ہو گئی ہے۔ انشاءاللہ جناب محمد بشارت راجہ اس کو look after کریں گے۔ اب وزیر زراعت آج کی بحث کو شروع کرنے کے لئے تحریک پیش کریں گے۔ جی، وزیر زراعت!

MINISTER FOR AGRICULTURE(Malik Nauman Ahmad Langrial): Mr Speaker! I move for General Discussion on Agriculture and food.

جناب چیئرمین: اب رانا محمد اقبال خان بحث کا آغاز کریں گے۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں بات تو پہلے بھی کر چکا ہوں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو کرنی پڑتی ہیں کیونکہ ہمارا ملک زرعی ملک ہے۔ زراعت کو ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ایک زرعی ملک میں کسان کا بُرا حال ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے زراعت پر بحث کا آغاز کیا ہے اور وزیر زراعت میرے برخوردار اور بھتیجے ہیں۔ میں ان سے یہی کہوں گا کہ یہ کسانوں کا خیال کریں۔ ہم نے 5 روپے 35 پیسے فی یونٹ کسان کو رعایت دی تھی اور 100۔ ارب روپے کی کسان کو سبسڈی دی تھی لیکن آج آپ نے اتنی جلدی اس میں -/10 روپے کا اضافہ کر دیا ہے جو افسوس کی بات ہے۔ ضلع راجن پور میں تین لاکھ 54 ہزار ایکڑ پر کپاس کاشت کی گئی اور ایک لاکھ 60 ہزار ایکڑ پر ایک مکھی نے حملہ کیا جس کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے۔ ہم اس کو کنٹرول نہیں کر سکے۔ ہماری ریسرچ کا یہ عالم ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے برخودار سے بھی کہوں گا کہ ٹڈی دل جو افریقہ سے آ رہی ہے اس کا حملہ میرے خیال میں آپ کے ساتھ والے ضلع پر ہوا تھا آپ اسے کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ وفاقی حکومت اقدامات کر رہی ہے لیکن پنجاب حکومت اس حوالے سے کیا کام کر رہی ہے اس سے بھی آگاہ کیجئے گا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ اس دن میں نے ساری باتیں کر لی تھیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات اور بھی کروں گا کہ پہلے ہم اللہ کے فضل سے دودھ کے معاملے میں دنیا میں چوتھے نمبر پر تھے اور اب موجودہ حالات میں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہاں زیادہ لوگ شکایت یہ کرتے ہیں کہ دودھ میں بہت ملاوٹ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ تجربانی ٹیم کے ذریعے ان چیزوں کو کنٹرول کیجئے اور اس ملک کے کسان کو خوشحال کریں اور پاکستان کے عوام کو بھی خوشحال کریں۔ پاکستان میں اس وقت مزدور کو مزدوری مل رہی ہے اور نہ فیکٹریاں چل رہی ہیں اور بہت پریشانی کا عالم ہے۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "ڈِھڈِ نہ پئیاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں" آج لوگوں کو آٹا بہت مہنگا مل رہا ہے۔ آپ کچھ بتا رہے ہیں لیکن بازار میں اس کا ریٹ کچھ اور ہے۔ آپ مہربانی کریں اور جس ریٹ پر آپ نے گندم خریدی ہے آج اس کی قیمت کہاں تک پہنچ گئی ہے۔ آج -/1800 روپے سے -/2000 روپے تک فی من گندم کا ریٹ جا رہا ہے۔ آج کسان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ دو بلین ڈالرز کی کپاس برآمد کی جاتی تھی لیکن آج اس میں بہت کمی واقعہ ہو چکی ہے۔ ان چیزوں کا خیال کیجئے۔ اس کے علاوہ گنے کے کاشتکاروں پر بھی ذرا خصوصی مہربانی فرمائیں کیونکہ جو لوگ آپ کو بتا رہے ہیں کہ -/180 روپے ریٹ دیا جا رہا ہے تو یہ نہیں مل رہا بلکہ کاشتکار کو -/157 روپے سے -/160 روپے تک ریٹ ملا ہے اور راستے میں ان پر کئی cut لگتے ہیں پتا نہیں کیا کیا cut لگتے ہیں۔ آپ ان چیزوں کو کنٹرول کیجئے اور اپنے انتظامات اچھے کیجئے اور اس ملک کو خوشحالی کی طرف لے کر جائیں۔ اس ملک پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں ہماری قوم کی عزت بھی ہے اور اس قوم کو ہم نے واقعی حقیقی طور پر پاکستانی قوم بنانا ہے تو اس کے لئے میرے بھائی تھوڑی سی نقل بھی کر لیں کہ پچھلی حکومت کسانوں کو کیا دیتی رہی ہے اور آپ کے دور میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں تو آپ سے یہ کہوں گا کہ فی یونٹ بجلی کا ریٹ -/800 سے -/1000 روپے کر دیں تو اس میں کسان کی بھی بچت ہو گی اور آپ کو بھی پورے بل ملیں گے۔ آپ دیکھیں کہ دس والی موٹر والا بندہ اپنا بل لے کر پھرتا ہے کسی کا بیس ہزار اور کسی کا 35 ہزار بل ہوتا ہے۔ اس طرح اس قوم کے کاشتکاروں کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہیں کہ ہم بوسکی کے سوٹ پہن کر آجاتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ پتا نہیں یہ کتنے امیر لوگ ہیں لیکن یہ نہیں پتا کہ یہ لوگ بنکوں کے کتنے مقروض ہیں۔ بنک کسانوں سے بھی 17 فیصد سود لیتا ہے لہٰذا اس کو بھی ٹھیک کیجئے۔ حکومتی اور اپوزیشن بنچوں پر کاشتکار بیٹھے ہیں اس لئے کسانوں کا خصوصی خیال کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ملک کو ترقی، خوشحالی اور استحکام بخشے۔ آپ اور ہم سب کو مل کر اس ملک، کسان اور غریب آدمی کی بہتری کے لئے سوچنا چاہئے۔ اللہ حافظ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے ایوان کا قیمتی وقت مجھے دیا۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پنجاب کی سونا اُگلتی زمینیں ہیں۔ ہر شہر کے باہر زرعی رقبے پر سوسائٹیاں بن گئی ہیں اور 50 فیصد سوسائٹیاں خالی پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ کوئی ایسا ایکٹ لے کر آئیں کہ جن سوسائٹیوں کے اندر خالی پلاٹس پڑے ہوئے ہیں وہاں پر لوگ فصل یا پھل کاشت کریں مزید اُن کو پابند کیا جائے کہ شہروں میں سوسائٹیوں کے نام پر زرعی رقبوں کو مت چھیڑا جائے۔ ایک وقت تھا جب ہم راولپنڈی سے لاہور جی ٹی روڈ پر سفر کرتے تھے تو ہر طرف کھیت ہی کھیت نظر آتے تھے لیکن اب کھیت نہیں بلکہ صرف سوسائٹیاں نظر آتی ہیں۔ خدارا ہماری سونا اُگلتی زمین کو بچایا جائے کیونکہ لاہور کے گردونواح میں زرعی زمینیں سوسائٹیوں کے نام پر خالی پڑی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی trend آگیا ہے کہ ہر امیر آدمی نے کم از کم بیس کنال پر فارم ہاؤس ضرور بنانا ہے جو زرعی زمینوں پر ہی بناتے ہیں۔ یہ زرعی زمینیں قیمتی تھیں جو ہمیں خوراک دیتی تھیں۔ اب ہماری آبادی بھی بڑھ رہی ہے اس لئے ہمارے پاس اب ایک ہی solution ہے کہ ہم آبادی

کو بھی کنٹرول کریں اور زرعی پیداوار بڑھائیں۔ جب تک ہم اس طرح کے step نہیں اٹھائیں گے تب تک کوئی حل نہیں نکلے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! مجھے وقت دینے کا شکریہ۔ یہاں ایگریکلچر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میں سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ اس سال زراعت کا جو بجٹ رکھا گیا ہے میرے خیال میں وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ کپاس کا سیزن شروع ہے لیکن کاشتکار کی حالت بہت بُری ہے۔ بیج کے issue کی وجہ سے کاشتکار کو تین تین دفعہ کپاس کاشت کرنی پڑی ہے لہٰذا بتائیں کہ بے چارے کاشتکار کا کتنا خرچہ بڑھ گیا ہوگا۔ مارکیٹ میں انتہائی ناقص بیج آیا جس کا کوئی check and balance نہیں تھا اور اس کی وجہ سے جو پیداوار آئے گی اُس کی حالت ایسی ہوگی کہ چورن ہوگا۔ اب کپاس کی ہزارہا قسمیں کھیت میں کاشت ہو چکی ہیں اور تین بار بیج کاشت کرنے کی وجہ سے زمیندار کا خرچہ تقریباً تین سے چار گنا بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب pesticides کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں لیکن ان کی availability کی حالت یہ ہے کہ ابھی سے ہمیں کمپنیوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ادویات اپنی reserve کروالیں کیونکہ مارکیٹ میں ادویات نہیں ملیں گی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے فوری طور پر بہتر انتظام کیا جائے تاکہ زمیندار کو اپنی مقدار کے مطابق مارکیٹ میں pesticides available ہوں۔ ایک اہم مسئلہ نہری پانی کی تقسیم اور ترسیل کا ہے جبکہ محکمہ زراعت کی محکمہ آبپاشی کے ساتھ coordination بھی زیرو ہے۔

جناب سپیکر! اس سیزن میں آج بھی میرے حلقے میں نہریں وارابندی پر چل رہی ہیں جبکہ دریاؤں میں پانی وافر مقدار میں ہے۔ یہ شرم کی بات ہے کہ ہمارا پانی نیچے سمندر میں جا رہا ہے کیونکہ اس کی تقسیم اور ترسیل درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ زراعت اور آبپاشی کی آپس میں کوآرڈینیشن ہونی چاہئے بلکہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ نہروں کی maintenance صرف محکمہ آبپاشی کے حوالے کی جائے۔ اب نہروں پر کوئی بیلدار کام نہیں کر رہا بلکہ ایک بندہ بھی نہر پر دیکھنے کو نہیں ملے گا جس کے پاس کوئی سامان ہو۔ بیلداروں کو سوائے دانے اکٹھے کرنے، اپنی monthly اکٹھی کرنے اور نہروں پر ٹیوب ویل لگوانے کے کوئی اور کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ نہری پانی کی تقسیم اور ترسیل محکمہ زراعت کے حوالے کی جائے جبکہ نہروں کی maintenance اور lining وغیرہ محکمہ آبپاشی کے حوالے کی جائے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ محکمہ آبپاشی کے افسران ہمیں اُس سیزن میں پانی بے تحاشا دے دیتے ہیں جس وقت ہمیں ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر محکمہ زراعت اور محکمہ آبپاشی کی کوآرڈینیشن ہو تو جن علاقوں میں پانی کی ضرورت ہو وہاں نہریں چلائی جائیں اور جن علاقوں میں پانی کی ضرورت نہ ہو وہاں بند کر دی جائیں۔

جناب سپیکر! اِن دونوں محکموں کی آپس میں کوآرڈینیشن نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی روٹین کے مطابق نہریں چلا رہے ہیں چاہے پانی ضائع جائے یا سیم نالے میں چھوڑنا پڑے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک اہم issue گنے کا ہے جس پر رانا محمد اقبال خان نے بھی بات کی ہے۔ آپ بھی اُس علاقے کے زمیندار ہیں جہاں پر چھ شوگر ملیں ہیں۔ اس سال شوگر مل والے برملا کہتے ہیں کہ حکومت نے ہمارے ساتھ جو کیا ہے ہم اس سال زمیندار کو بتائیں گے کہ اُن کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ شوگر مل والوں کا اس سال پروگرام یہ ہے کہ ہم دیر سے ملیں چلائیں گے تب زمیندار ٹرالیوں پر جلوس نکال کر اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے پھر ہم اپنی من مانی سے کٹوتیاں کریں گے اور اپنی مرضی کا ریٹ منوائیں گے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال گورنمنٹ کا گنے کا cost of production ریٹ -/193 روپے فی من تھا۔ منسٹر صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں یہ ثابت کروں گا کہ گورنمنٹ کے مطابق -/193 روپے قیمت بنتی تھی لیکن ہمیں -/190 روپے کا کہہ کر اس میں بھی کٹوتی کی گئی۔

چینی -/52 روپے تھی جو اس وقت -/80، -/85 روپے میں مل رہی ہے بلکہ آپ کے ضلع میں چینی میسر ہی نہیں ہے یعنی شوگر مل والے اتنا زیادہ منافع کماتے ہیں۔

جناب سپیکر! مالکان ایک شوگر مل سے دوسری شوگر مل لگا لیتے ہیں لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر بے چارے زمیندار کا بچہ بیمار ہو جائے تو وہ ایک دن کی روٹی بند کر کے دوائی لے کر آتا ہے اور اگر وہ روٹی کھا لے تو بچے کی دوائی کے لئے اُس کے پاس پیسے نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس کا ابھی سے حل سوچا جائے ورنہ زمیندار مر جائے گا۔ خدا کے واسطے اس ملک میں زراعت کو بچا لیں کیونکہ یہ ملک صرف اور صرف زراعت کی بنیاد پر کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! آپ پچھلے تمام سالوں کی GDP دیکھ لیں بلکہ اس گورنمنٹ کی دو سالوں کی GDP دیکھ لیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اس ملک کو صرف اور صرف زراعت نے سپورٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ شوگر ملوں کے حوالے سے ابھی سے کوئی پالیسی بنائیں اور اُن سے کہیں کہ فلاں تاریخ کو ملیں چلانی ہیں لیکن اگر انہوں نے شوگر ملیں وقت پر نہ چلائیں تو زمیندار مر جائے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے دست بستہ یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے قانون سازی کی جائے اور شوگر ملوں کو پابند کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ pesticides کی کوالٹی کنٹرول کا issue بھی بہت زیادہ ہے لہٰذا اس کے لئے پالیسی وضع کی جائے کیونکہ وہاں پر کوئی پالیسی نہیں ہے۔ پہلے محکمہ زراعت اس کو کنٹرول کرتا تھا لیکن اس کو روک دیا گیا تھا۔ اب آپ نے bell بجا دی ہے اس لئے میں پہلے ہی بیٹھ جاؤں تو بہتر ہے لیکن میری تین چار گزارشات ہیں ان پر غور کیا جائے اور خدا کے لئے زراعت اور زمیندار کو بچایا جائے۔ بہت شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

MR CHAIRMAN: Now Chairman PAC-II may move his motion.

حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

SYED YAWAR ABBAS BUKHARI: Mr Speaker! I move:

"That the time limit for submission of the Reports of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during May 2019, may be extended for one year.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the time limit for submission of the Reports of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during May 2019, may be extended for one year."

Now, the question is:

"That the time limit for submission of the Reports of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during May 2019, may be extended for one year."

(The motion is carried)

زراعت وخوراک پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جناب قاسم خان لنگاہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑی تفصیل کے ساتھ رانا محمد اقبال خان نے بھی بات کی اور دیگر ساتھیوں نے بھی بات کی۔ ہماری زراعت واقعی ایک قابل رحم حالت میں ہے جس پر ہمیں سوچنا بھی چاہئے کیونکہ ہماری agro based economy ہے لیکن ہم زراعت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ایک پاکستان میں ایک ہی قسم کے قانون و اصول ہونے چاہئیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کے اندر کاشتکاروں کے لئے الگ سے قوانین ہیں جبکہ ہمارے سرمایہ دار اور بزنس مین کے لئے الگ سے قوانین ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش اپنے بھائی وزیر زراعت سے ہے کہ زراعت کے حوالے سے جب بھی کوئی پالیسیاں بننے لگیں تو اس وقت کم از کم stakeholders کو بھی شامل کر لیا کریں تاکہ وہ اپنے مسائل سے آگاہ کر سکیں۔ جو لوگ ہماری پالیسیاں بناتے ہیں انہیں ہمارے مسائل کا کوئی علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے humble سی request کروں گا کہ ہم ہر سال جب گندم کی کاشت اور برداشت کا وقت آتا ہے تو اس سے پہلے اسمبلی کے اندر کم از کم میں تو ضرور عرض کرتا ہوں کہ آج اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری گندم بہتر ہو تو ہمیں قبل از وقت sowing season میں اس کی سپورٹ پرائس announce کرنی چاہئے تاکہ کسان زیادہ گندم کاشت کریں۔ جس ریٹ یعنی -/1300 یا -/1400 روپے فی من کے حساب سے گندم آپ خریدتے ہیں اس ریٹ پر کاشتکاروں کو کچھ نہیں بچتا جس کی اپنی زمین ہے اسے تو چار پیسے بچ جاتے ہیں لیکن جو بے چارے کاشتکار، ہاری اور ٹھیکہ پر زمینیں کاشت کرتے ہیں انہیں گندم کی فصل میں کوئی چیز نہیں بچتی بلکہ انہیں نقصان ہوتا ہے کیونکہ زمین کا ٹھیکہ نکالا جائے، فصل کے لئے pesticides، فرٹیلائزر اور seed جس حالت میں اور جس ریٹ پر ہمیں ملتا ہے اور جو ملتا ہے اس کی کوالٹی کیا ہوتی ہے یہ ایک کاشتکار ہی جانتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ چیزیں ہمیں قبل از وقت sowing season میں کرنی چاہئیں اور سپورٹ پرائس دینی چاہئے تاکہ کسان گندم کی کاشت کی طرف جائیں۔ اب گندم کی بجائے میرے ضلع میں کسان تربوز کی کاشت کی طرف چلے گئے ہیں کیونکہ یہ تین مہینے کی فصل ہے جس کے لئے ٹھیکہ بھی بڑا معقول ملتا ہے۔ پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ ہزار روپے ٹھیکہ مل جاتا ہے اور اگر خود بھی کرے اور فصل کا اچھا سیزن لگ جائے تو لاکھوں میں معاملہ چلا جاتا ہے اس لئے لوگ گندم کی کاشت سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے گندم کی پیداوار میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ جو ملک گندم produce کر کے export کرنے والے ممالک میں تھا آج وہ import کی پوزیشن میں آیا ہوا ہے۔ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اب ہمیں گندم امپورٹ کرنی پڑے گی۔

جناب سپیکر! جب گندم کی خرید کا وقت تھا اور خریداری ہو رہی تھی تو وہ خریداری نہیں تھی بلکہ چھینا جھپٹی ہو رہی تھی کیونکہ کاشتکار کے گھروں سے زبردستی گندم نکلوائی جا رہی تھی اور چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کیا جا رہا تھا۔ وزیر موصوف بیٹھے ہیں جنہوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کرنا لیکن اگر وہ اپنی کسی نجی محفل میں بیٹھے ہوں یا اسمبلی سے باہر ان سے پوچھا جائے تو وہ اس بات سے اتفاق بھی کریں گے کہ سید حسن مرتضٰی نے بالکل سچ کہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے گندم کی خریداری کے اپنے اہداف مکمل کئے ہیں اور نہ ہی باعزت طریقے سے ہم نے کاشتکار سے گندم خریدی ہے۔ ہم نے بذریعہ محکمہ مال، محکمہ زراعت اور کئی دیگر محکمہ جات جن میں پولیس بھی شامل تھی، کے ساتھ مل کر لوگوں کے گھروں میں زبردستی جا کر ان کے گھروں سے اپنے کھانے کے لئے سال کی گندم کا جو خرچہ تھا وہ بھی نہیں چھوڑا کیونکہ ان کے گھروں سے دس دس اور بیس بیس من گندم بھی نکالی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران
حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کی یہ حالت دیکھ لیں کہ میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ اینہاں نوں پکی پکائی لبھ جاندی اے ناں جے موجاں کر رہے نیں۔ جیہڑیاں اوتھے آٹا گُن گُن مر گئیاں نیں ناں جی اونہاں کولوں جا کے حالات پُچھو کہ کی نیں۔ اے بالکل ای حقیقت توں ہٹ کے گل کر دے ناں۔ میں اگر سیاسی گل کر رہیاں ہوواں تے مینوں ضرور ٹوکو۔ میں اپنی کمیونٹی دی روٹی دی گل کر رہیاں۔ میں اپنی کمیونٹی دے ٹُکر دی گل کر رہیاں۔ میں تہاڈے کولوں روٹی منگ رہیاں۔ اوس گل دے اُتے وی تہاڈا اعتراض اے [*************************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جنہاں نیں گھر دا کچن نئیں چلایا اونہاں نوں کی پتا کہ ساڈا کچن کس طرح چلنا اے۔ میں اپنی گل کر رہیاں اور میری گل وچ اینہاں نیں ناجائز مداخلت کر کے میری تقریر خراب کیتی اے۔ [*************************]

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! وزیر قانون بات کرنا چاہ رہے ہیں اس لئے آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ Please have your seat۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے ناجائز disturb کیا گیا ہے اس لئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ میری بات تو سن لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں لہٰذا انہیں منانے کے لئے ٹریژری بنچز سے کسی معزز ممبر کو بھیجا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو اپنی پارلیمانی روایات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، ہمارے بھائی ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں لیکن انہوں نے یہ ایک وتیرہ بنالیا ہے کہ ایک تو وہ ذو معنی بات کرتے ہیں اور دوسرا جذبات میں آکر وہ ایسی بات کر جاتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ابھی انہوں نے [**] فرمایا اور ہمارے وزیر اعظم کو کہا کہ وہ [**] ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ [**] کس کی خاطر مانگ رہے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم کس کی خاطر [**] رہے ہیں؟ اس ملک کی خاطر [**] مانگ رہے ہیں جس ملک کو یہ لوٹ کر کھا گئے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر بڑے مظلوم بن کر باتیں کی جاتی ہیں اور میں کل بھی سن رہا تھا کہ مظلوم بن کر باتیں کر رہے تھے اور مظلومیت کا اظہار کر رہے تھے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ کو منانے نہیں جانا تو ہم بھی واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میری بات سن لیں اور واک آؤٹ کر جائیں۔ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
رانا محمد اقبال خان کی قیادت میں ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 289 اور 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ وزیراعظم کس کی خاطر [***] مانگتے ہیں، اس ملک کی خاطر جس ملک کو ان کی قیادت لوٹ کر کھا گئی ہے۔ یہاں پر کل یہ بڑے اصولوں کی باتیں کر رہے تھے اور مظلوم بنے ہوئے تھے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت یعنی دونوں قیادتوں کو بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے کہ ایک جماعت کی قیادت کو سپریم کورٹ نے سزا دی ہوئی ہے اور دوسری جماعت کی قیادت کے خلاف نیب میں مقدمات چل رہے ہیں لیکن یہ پارسا بن کے ہمارے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور پھر اسی قیادت کی باتیں کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی روایات کے ساتھ اور ہاؤس کی proceedings میں ان کی دلچسپی کے بارے میں آج آپ نے خود دیکھا۔ ایگریکلچر و فوڈ پر بحث رکھوائی اور خود ہی واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔ انہوں نے کس بات پر واک آؤٹ کیا ہے؟ اب ہم ان کو اس بات کی اجازت دے دیں کہ یہ ہمیں گالیاں دیتے رہیں اور ہم آگے سے انہیں جواب نہ دیں۔ یہ قطعاً نہیں ہو سکتا بلکہ ہم اپنی قیادت کے خلاف کوئی بات نہیں سنیں گے اور اگر کوئی کرے گا تو اسے اسی زبان میں جواب دیا جائے گا۔ یہ لوگوں کو جا کر کیا بتائیں گے کہ آج ایگریکلچر یا آٹا کی بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بات کی ہے تو آگے سے جواب بھی سنیں۔ آپ کسی کو چور کہہ دیں اور جب آپ کو کہیں گے کہ آپ بھی چور اور آپ کی قیادت بھی چور تو اس وقت آپ کو آگ لگ جاتی ہے so ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت میڈیا یہاں پر موجود ہے تو میں ایگریکلچر منسٹر سے request کروں گا کہ جب یہ اپنی تقریر wind up کریں تو بتائیں کہ ہماری حکومت نے کیا کیا initiatives لئے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ انہوں نے پورے ہاؤس کو یرغمال بنایا ہوا ہے جس کا جو جی چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے۔

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 289 اور 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: جی، جو وزیر اعظم کے متعلق غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں انہیں کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وآلِ محمّدٍ وعجّل فرجھم

جناب سپیکر! میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اچھی ڈیموکریسی وہ ہوتی ہے کہ جہاں اگر گورنمنٹ پر تنقید کی ضرورت پڑے تو تنقید کی جا سکے اور ہمیں تنقید کرنی بھی چاہئے۔ وہ ادارے جو ہماری گورنمنٹ کے نیچے کام کر رہے ہیں وہ اگر زیادتی کی حد تک اتر آئیں تو اس کا ہمیں کم از کم جواب چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بات کروں گا اور ہمارے ڈی جی فوڈ اور ان کے لوگ جس طریقے سے raids کر رہے ہیں، جرمانے کر رہے ہیں، من مانی کر رہے ہیں اور اس حد تک جا رہے ہیں کہ وہاں پر رشوت کا بازار بھی گرم ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے، ڈی جی فوڈ کو بلایا جائے اور ان سے جواب طلبی کی جائے۔ یہ طریق کار نہیں ہے کہ ایک کورونا کی ماری ہوئی معیشت، جس طرح سے ہمارے لوگ رینگ رہے ہیں اور جس طریقے سے دنیا کی ہر معیشت swing کر رہی ہے ان حالات میں اگر یہ اس قسم کا کام شروع کر دیں تو یہ بالکل نامناسب ہے۔ یہ لوگ اپنی حدود کے اندر رہیں اگر کوئی شخص SOPs follow نہیں کر رہا ہے، اگر کوئی غیر معیاری چیزیں فروخت کر رہا ہے اس کے خلاف تو ضرور کارروائی کریں ہم نہیں روکتے لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں پر کہ اگر وہاں فریزر کے اندر ہڈیاں پڑی ہوں اور وہ آکر بولیں کہ یہاں پر ہڈیاں کیوں پڑی ہیں، اگر چوہے مارنے والی دوائیاں ایک سائیڈ پر پڑی ہوں تو وہ کہیں کہ یہ یہاں کیوں پڑی ہیں تو یہ بہت زیادتی والی باتیں ہیں۔ پھر وہ لوگ ہماری بات سنتے ہیں اور نہ ہماری بات کا جواب دیتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ بس یہ ہو گیا اور بات ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! میری request یہ ہو گی کہ ہمارے چیئرمین صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں وہ ہمیں اس کا جواب دیں اور ہمیں تھوڑا educate کریں۔ آپ کی مہربانی ہو گی ان لوگوں کو تھوڑا سا کنٹرول کیا جائے۔ جرمانے وہ ہوں جو برداشت کئے جا سکیں کیونکہ جو جرمانے کئے جا رہے ہیں، جو من مانی کی جا رہی ہے وہ ہمارے لوگوں کے ساتھ اور ہماری معیشت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بات کروں گا کہ جو بات سید حسن مرتضیٰ نے کی وہ بہت قابل مذمت ہے اور یہ بات جناب محمد بشارت راجہ نے بڑی clear کر دی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے وزیراعظم سر سید احمد خان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، قائداعظم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور وہ ایک ٹیم لے کر چل رہے ہیں۔ وہ لوگوں کی participation کر رہے ہیں کہ ہر کوئی اپنے حصے کا کام کرے اور روز قیامت اس کا اجر لے۔ ہمیں ایسے وزیراعظم پر فخر ہے کہ جو اس قوم کے لئے ہر وہ حد پار کر جاتے ہیں جو عام لوگ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان لوگوں کی سوچ کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں جناب محمد بشارت راجہ کی تائید کرتا ہوں کہ اگر ان لوگوں نے یہ جرأت دوبارہ کی تو انشاءاللہ ان کو سخت سے سخت جواب ملے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب عمر تنویر!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میرے بڑے پیارے، قابل عزت اور بڑے بھائی سید یاور عباس بخاری نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ اور specially فوڈ اتھارٹی کے حوالے سے بات کی ہے تو being a Chairman میرا یہ right بنتا ہے کہ میں ان کی باتوں کا جواب دوں۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ کورونا کے حوالے سے ہم نے ceiling and deceiling بالکل ختم کر دی ہے۔ جب تک ریسٹورنٹس کا کام نہیں چل رہا تھا ہم نے کسی ریسٹورنٹ کو سِیل نہیں کیا There is not even a single example جس میں ہم نے کورونا میں کسی کو فائن یا سیل کیا ہو until and unless کہ کسی نے بار بار ایک چیز کی violation نہ کی ہو۔ ایک misconception ہے جو میں سارے ہاؤس کے سامنے clear کرنا

چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے جب فوڈ اتھارٹی کا چارج سنبھالا تو میں نے تمام SOPs، اس کا Act اور regulations کو اچھی طرح سے study کیا اور اس کے بعد میں گارنٹی سے اس ہاؤس میں بتا سکتا ہوں کہ اس میں کوئی flaw نہیں ہے۔ جہاں تک بات جرمانوں کی ہے تو وہ سارے کے سارے ایکٹ کے ambit میں رہ کر کئے گئے ہیں۔ اتھارٹی کو جو ceiling کی پاور دی گئی ہے وہ تین دن سے لے کر 120 تک ہے لیکن ہم نے جو SOPs بنائے ہیں اس میں maximum ceiling seven days کی ہوتی ہے until and unless ایک شخص اس سزا کو habitually repeat نہ کرے۔ اس میں جرمانے 20 لاکھ روپے تک کئے جاسکتے ہیں لیکن ہم کسی کو 20 لاکھ روپے کا جرمانہ نہیں کرتے until and unless کہ وہ شخص habitually اس کو repeat نہ کرے۔

جناب سپیکر! اب جب ایک شخص دو دفعہ یا تین دفعہ ایک چیز کو repeat کرتا ہے تو پھر اس کا جرمانہ بڑھتا ہے۔ جب وہ ہماری inspection میں جا کر clear ہو جاتا ہے تو اس کا meter پھر زیرو کر دیا جاتا ہے اور اس کو جرمانہ fresh treat کیا جاتا ہے اس کو دوبارہ double or triple جرمانہ نہیں کیا جاتا۔ یہ چیزیں میں ہاؤس کے سامنے clarity کے لئے رکھ رہا ہوں۔ ابھی تک میرے سامنے ایک کیس ایسا نہیں آسکا جہاں پر کسی نے رشوت دی ہو۔

جناب سپیکر! میں اپنے ادارے کے حوالے سے سارے ایوان کے سامنے چیلنج کرتا ہوں کہ give me one example جہاں پر کسی نے ایک روپے بھی رشوت لی ہو۔ کوئی ایسا کیس کہ ہمارے employ نے جا کر بدتمیزی کی ہو، کوئی ایسا کیس جہاں پر SOP کی violation کی گئی ہو، کوئی ایک کیس ایسا جہاں ہمارے کسی بھی employ نے جا کر کسی کے ساتھ personal grudge رکھ کر یا کسی political motive کو سامنے رکھتے ہوئے ایسی حرکت کی ہو۔ There is not even a single case and I challenge everyone. کہ کوئی اس طرح کا ایک کیس نکال کر دکھا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر تمام بھرتیاں میرٹ پر کی جارہی ہیں، یہ تمام لوگ پڑھے لکھے ہیں، food technologist ہیں، ڈگری ہولڈرز ہیں اور صرف SOPs کو follow کرتے ہیں۔ ہمارا کام ایسا ہے کہ کسی بھی FBO کو یہ پسند نہیں آئے گا، ہماری direct audience جو کہ FBO ہے وہ کبھی ہم سے خوش نہیں ہوگی۔ ہاں اگر آپ عوام سے پوچھیں تو ہر

بندہ یہ بات کہے گا کہ وہ فوڈ اتھارٹی سے خوش ہے کیونکہ عوام کو اچھی اور safe خوراک مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ ایک اور گزارش کرتا چلوں کہ ہمارے 48 ملازمین کو کورونا ہوا۔ کورونا کی پوری campaign میں صرف پنجاب فوڈ اتھارٹی وہ واحد ادارہ تھا جو اپنے full staff کے ساتھ کام کرتا رہا۔ 48 لوگوں کو کورونا ہوا پھر بھی الحمدللہ وہ شب و روز کام کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی بھی ممبر کی misconception کی ہے تو پلیز! وہ میرے پاس آئیں میں ان کی misconception دور کروں گا۔ ہمارے پاس pictorial evidence اور video evidence موجود ہیں بلکہ ہر چیز موجود ہے۔ ہمارے ساتھ FBO بدتمیزی بھی کرتا ہے تو ہم اس کا جواب کبھی بھی بدتمیزی سے نہیں دیتے بلکہ پولیس کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اگر کسی کی بھی misconception ہے تو پلیز my doors are open you are all welcome آپ آئیں اور میں آپ کو تمام چیزیں دکھاتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو debate رکھوائی گئی تھی اس میں ان کے پورے پانچ آدمیوں نے یہاں پر speech کی لیکن جب ہمارے منسٹر صاحب اسے wind up کرنے لگے تو صرف ایک شخص جناب خلیل طاہر سندھو یہاں پر موجود تھے اور ان کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔ یہ ان کی انڈسٹری اور مہنگائی کے بارے میں دلچسپی تھی۔ آج بھی وہی چیز انہوں نے repeat کی ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجہ کی تائید کرتا ہوں کہ یہاں پر ہماری طرف سے آج تک ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی کی قیادت پر بات کی ہو جب تک کہ دوسری جانب سے بات نہ ہو۔ آج ایگریکلچر پر بات ہو رہی تھی تو یہ ایگریکلچر پر بات کرتے کرتے ہماری قیادت پر بات کرنے لگے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے بالکل بجا فرمایا کہ ہم سب کو اگر [***] مانگنی پڑی تو اس قوم کے لئے مانگیں گے اور اس قوم کے لئے ہم [***] بننے کے لئے تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ہم irrelevant بات نہیں کرتے حالانکہ آج ایگریکلچر پر debate تھی اور ایگریکلچر کو کس طرح سے تباہ کیا گیا ہے۔ کپاس کو کس طرح سے تباہ کیا گیا اور پچھلے دس سالوں میں انہوں نے ایک نارووال کی شخصیت کے ساتھ مل کر pesticide پر اربوں روپیہ کمایا ہے۔ جعلی pesticide جس کی وجہ سے کپاس کو بہت نقصان ہوا اور وہ کسی بھی طریقے سے کنٹرول نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے دس سالوں میں کسان کا استحصال کر کے پیسا کمایا۔ اگر انہوں نے بات کرنی بھی تھی تو relevant بات کرتے لیکن آج بھی irrelevant بات کر کے یہ ہاؤس کو خالی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری گزارش یہ کروں گا کہ یہاں پر باتیں کرنے کے لئے ہر چیز ہماری ہتھیلی پر پڑی ہوئی ہے کہ کس طریقے سے TTs آتی ہیں، کس طریقے سے revolve ہو کر ڈیفنس میں خریدے جاتے ہیں، کس طریقے سے ایان علی اور بلاول کے ٹکٹ ایک ہی fake اکاؤنٹ سے باہر جاتے ہیں لیکن ہم اس پر بات نہیں کرنا چاہتے چونکہ آج انہوں نے ہماری قیادت پر بات کی ہے اس لئے میں یہ بات کر رہا ہوں۔ ہم کبھی ایسا نہیں کرنا چاہتے جب تک ہمیں below the belt hit نہ کیا جائے۔ پاکستان زندہ باد۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اب منسٹر صاحب wind up کریں گے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، محترمہ! آپ دو منٹ کے لئے بات کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات کہنی ہے کہ کل ہمارے منسٹر صاحب ادھر بیٹھے تھے، یہاں انڈسٹری اور مہنگائی پر discussion ہو رہی تھی۔ ان میں سے کسی کی جرأت نہیں تھی کہ وہ یہاں بیٹھ کر بات کرتے اور سنتے۔ ان کو آپ بتا دیں کہ

If you are actually interested in this country you will be what you are supposed to do. Have the debate while the minister is sitting here.

جناب سپیکر! آج بھی ہمارے منسٹرز بیٹھے ہیں اور ہمارے پارلیمانی سیکرٹریز بیٹھے ہیں ان میں جرأت نہیں ہے کہ یہ ان سے بات کریں۔ بات کرنے کی ہوتی ہے تو پھر آپ you bring your facts and give your facts کہ آپ شروع میں ایک دن بتائیں کہ یہاں کیا کیا ہو رہا ہے اور آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے پتا ہے کہ آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اجازت ہے۔

محترمہ عظمیٰ کادار: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے request کروں گی کہ پلیز اس ایوان میں ہماری اپوزیشن کو ایک اردو اور ایک انگریزی لغت کی ڈکشنری ضرور provide کر دیں۔ یہ [* * * *] کا جو لفظ استعمال کرتے ہیں ان کو یہ نہیں پتا کہ [* * * *] کا مطلب کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وہ الفاظ کارروائی سے حذف ہو گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! لیکن ان کو یہ سمجھانا پڑے گا کہ ایک چیز donation ہوتی ہے جو کہ philanthropists voluntary لوگ دیتے ہیں اور وہ اچھے کاز کے لئے دیتے ہیں۔ وزیراعظم جناب عمران خان کو آنکھیں بند کر کے دیتے ہیں ان کے لیڈران کو کبھی کسی نے ٹکا تک نہیں دیا کیونکہ ان پر اعتبار بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں ضرور اس بات کی تائید کروں گا کہ جیسے محترمہ نے کہا کہ جب بھی ہماری ایگریکلچر کی بات ہوتی ہے تو ہم ہمیشہ دو سال سے دیکھ رہے ہیں کہ اپوزیشن کا بڑا ہی negative attitude ہوتا ہے اور وہ اس میں دلچسپی نہیں لیتے۔ ابھی کیونکہ جو presently باتیں ہوئی ہیں میں ان کا تھوڑا سا بتا کر پھر اپنی progress بتاؤں گا کہ ہم نے ان دو سالوں میں کیا کیا۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان نے فرمایا ہے کہ بجلی کے بل زیادہ آرہے ہیں اور اس کو دیکھا جائے۔ اگر آج میں آپ کو یہ calculation بتاؤں کہ ہمارے پنجاب میں جو اس وقت الیکٹرک ٹیوب ویل چل رہے ہیں وہ around about ایک لاکھ 75 ہزار کنکشن ہیں اور اس پر ہمیشہ کسانوں کو سبسڈی ملی ہے اور تقریباً اس سال بھی 29۔ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے لیکن آپ اس parallel میں دیکھیں تو آپ کے جو کسان ڈیزل استعمال کرتے ہیں جن کا totally ڈیزل پر دارومدار ہے ان کا آج تک کسی نے ذکر نہیں کیا۔ یہ پی ٹی آئی کی واحد گورنمنٹ ہے جس نے اس کسان کے اس مسئلے کو take up کیا ہے اور ہم پورے پنجاب میں اس کی تعداد کو دیکھ رہے ہیں، جو کسان totally ڈیزل پر depend کر رہا ہے ہم اس کا ڈیٹا اکٹھا کر رہے ہیں تاکہ ہم اس کو بھی سبسڈی میں شامل کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کپاس کی بات کی گئی۔ آپ بھی اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور پچھلے دو سال سے ہم نے بہت زیادہ criticism سنا ہے، دیکھا ہے اور ہوا ہے۔ کپاس کی فصل بے شک دو سالوں میں اچھی پروڈکشن نہیں دے سکی لیکن اس حوالے میں اپنی گورنمنٹ پر ایک فیصد بھی الزام نہیں لگاؤں گا۔ دو چیزیں جو ہمیں بہت زیادہ پریشان کرتی رہیں وہ سفید مکھی اور گلابی سنڈی تھیں۔ انہی دو چیزوں نے ہمیں پچھلے دو سالوں میں پریشان کیا کیونکہ جو ادویات اس وقت استعمال ہو رہی ہیں وہ بھی اتنی طاقتور نہیں کہ وہ resist کریں۔ اس کے ساتھ climate change ایک بہت بڑا پہلو تھا جس سے عین موقع پر ہماری اچھی فصل خراب ہوتی رہی لیکن آج میں on the floor of the House آپ کو اور اپنے پورے ایوان کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر نے مل کر وہ genes تیار کر لیا ہے جس کی وجہ سے سفید مکھی attack کرے گی اور نہ ہی گلابی سنڈی نقصان دے گی۔ اس کے ساتھ جو نیچے گند ہوتا ہے وہ بھی سپرے کے ساتھ ختم ہو گا اور پودے کو نقصان نہیں ہو گا۔ اس وقت اس موسم میں اللہ کی مہربانی سے پرائیویٹ سیکٹر اور گورنمنٹ سیکٹر کے trials چل رہے ہیں جو اگلے سال ہم انشاءاللہ commercialize بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین: دیکھیںsorry for interruption میری اس میں دو گزارشات ہیں کیونکہ میں خود بھی کاشتکار ہوں اس لئے میںinput کے حوالے سے کہوں گاkindlyاس کوpositive لیجئے گا، ضرورdiscuss فرمایئے گا اور اس خبر کوverify بھی فرمایئے گا۔ جناب محمد بشارت راجہ! تھوڑی توجہ چاہئے۔

پہلی گزارش یہ ہے کہ پچھلے سال کاٹن نومبر میں انڈیا سے اومانexportہوئی اور اومان سے پاکستان آگئی۔ ہماری مارکیٹ میں ریٹ -/4500روپے فی من تھا جب کاٹن نومبر میں importہوئی تو figuresکا بہانہ بنا کر سرمایہ داروں نےimport کر لی۔ ہم نے کپاس تین ہزار روپے فی من بیچی تو کیا ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جب جنوری میںfigures finalہوتے ہیں اور اگر کپاس کی shortageہے تو ڈیوٹی فری کاٹن کو اس وقتimport کیا جائے۔ یہ میرا آرٹیکل بھی "دی نیشن" میں چھپا تھا جو کہ میں آپ کو پیش کروں گا۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ آپ گندمimport کرنے جا رہے ہیں۔ اس وقت سب سے کم ریٹ یوکرائن کا ہے جو آپ کو تقریباً2ہزار روپے فی من میں پڑے گا۔ اس پرrepercussionsکسان پر کیا پڑیں گے؟ آپ مہربانی کرکے ان دونوں چیزوں کو ضرور دیکھیں۔ ہم نے اس ملک کی خیر خواہی کرنی ہے کسان کا بہت ہی بُرا حال ہے۔

تیسری گزارش یہ ہے کہ سبزی منڈی میں اے سی اور ڈی سی جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ تو مانیٹر کرتے ہیں کہ کسان کی سبزی سستی بکے، کسان کی دس روپے چیز بک گئی، آگے جو اس سبزی منڈی کا آڑھتی ہے وہ سبزی ٹریڈر کو دیتا ہے اور ٹریڈر وہی چیز -/40روپے کی بیچ رہا ہے تو -/30روپے کا منافع چلا جاتا ہے، اس میں، میں آپ کو تربوز کی مثال دے رہا ہوں کہ آپ میری بات کو verify کر لیں۔ تربوز -/10روپے میں بکا ہے، کسان نے -/10روپے میں بیچا ہے اور مارکیٹ میں -/40روپے میں بکا ہے تو -/30روپے کا منافع اس کو ملا جس نے دو دن میں اپنا کام دکھایا اور دس روپے اس کو ملے جس نے چار مہینے فصل پالی تو ان چیزیں کوkindly آپ ضرور دیکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جوRussian break upہوا تھا وہ بھی ایسے ہوا تھا کہ انہوں نےwheat shortageکی وجہ سے گندمimportکی اور اپنے قیمتی فیڈرل ریزرو کو اس پر صرف کیا اور گندم import کرلی۔ ان ساری چیزوں کو پلیز یہ میری طرف سےin putکوkindly positively لیجئے گا، کسان کی یہ چیزیں ضرور دیکھ لیں اور کم از کم کاٹن کے سیزن میںimport جنوری سے پہلے نہیں ہونی چاہئے تاکہ کسان کو معاوضہ گلوبل ریٹ پر جیسے پہلے مل رہا تھا اس ریٹ پر ملے۔ شکریہ

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ کے یہ تینوں پوائنٹس میں نے نوٹ کئے ہیں اورvery kindly میں آپ کو تھوڑا ساupdateکردوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے سال جو کاٹنimportہوئی تو وہ اس وقتpermissionکا غلط ٹائم تھا۔ اس سال میں نےcategoricallyکامرس منسٹر کوin writingلکھ کر بھیجا کہwithout the consent of Punjab Governmentآپvery kindly importکی اجازت بالکل نہ دیجئے گا کیونکہ اس سے ہماراfarmer damageہوتا ہے۔ انہوں نے یہ چیزadmitکی اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اس دفعہ ہم پنجاب گورنمنٹ کوonboardلے کر ہیimportکی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر! آپ نے دوسری بات فرمائی کہ ہمیں یوکرائن سے 2ہزار روپے فی من گندم ملے گی تو پہلی بات یہ ہے کہ آپ کے پنجاب کی گندم اللہ کے فضل و کرم سے موسم کے لحاظ سے اور پچھلے سال کے حساب سے ایک ملین ٹن گندم ہماری زیادہ ہوئی ہے۔ پنجاب حکومت یا پنجاب کی عوام کے لئے وہ گندمsufficientہے۔ اگرproblemsآرہا ہے تو وہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لئے آرہا ہے۔ یہimport basicallyان صوبوں کے لئے ہورہی ہے پنجاب کے لئے نہیں ہورہی۔ جہاں تک آپ ریٹس کی بات کررہے تھے تو اس مارکیٹ میں گندم کا کوئی خریدار ہے اور نہ ہی گندم 130 منڈیوں میںavailableہے۔

جناب سپیکر! اگر ٹوٹل ایک مہینے کیavailabilityدیکھیں، اس کی سیل اور پرچیز دیکھیں تو اس میںaroundکوئی 10 ہزار سے20ہزار من گندم کا کاروبار ہوا ہے۔ آپ نے مارکیٹ کمیٹی کی بات کی مارکیٹ کمیٹی کا مقصد ہے جو ایگریکلچرproducesہیں وہ مارکیٹ کمیٹی میں آتی ہیں وہاں پر سیل ہوتی ہے اور سیل ہو کر جب منڈی کی چار دیواری سے باہر جاتی ہے تو ہمارا رول

ختم ہو جاتا ہے پھر ہم اُس کو کسی طرح چیک نہیں کر سکتے اس سے آگے اگر ریٹ بڑھتے ہیں تو وہ ڈیمانڈ اور سپلائی کا ایک بہت بڑا economic rule ہے۔

جناب سپیکر! نمبر دو پھر یہ آگے جا کر جتنے ہاتھوں میں فروخت ہوتی ہے اس کو پھر district administration look after کرتی ہے ہماری مارکیٹ کمیٹی کے اندر ریٹ ایک ہی auction ہوتی ہے اُس کے بعد وہ فصل باہر چلی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان نے ٹڈی دل کی بات کی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کو ایک بہت بڑی appreciation جاتی ہے کہ اُس نے ڈیڑھ سال میں محنت کر کے پوری کوشش کر کے اللہ کے فضل سے پنجاب کے کسان کا نقصان نہیں ہونے دیا اگر نقصان calculate بھی ہوا ہے تو وہ ایک فیصد سے بھی کم ہوا ہے جو affordable ہے۔

جناب سپیکر! اللہ کی مہربانی سے کسان satisfied بھی ہے۔ اس کے بعد کماد کی بات کی گئی ہے یہ پی ٹی آئی کی واحد گورنمنٹ ہے جس نے پچھلے سال -/180 روپے کا ریٹ کسانوں کو دلایا، اس سال -/190 روپے minimum rate کسانوں کو دلایا۔ ہمارے معزز ممبر -/160 روپے کے ریٹ کی بات کر رہے تھے -/160 کا روپے ریٹ کسانوں کو اُن کے دور میں بھی نہیں ملا ، اُن کے دور میں کسانوں کو -/130 سے -/135 روپے کا ریٹ ملتا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میری فاضل ممبر صاحبہ نے فرمایا کہ ہماری زرعی زمین ہاؤسنگ سکیموں میں convert ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہماری بہت زمین اگر big cities کے ساتھ adjoining ہے تو ہماری تقریباً بہت بڑی تعداد میں زمینیں سوسائٹیز میں convert ہو گئی ہیں یہ معاملہ urbanization کا ہے یہ ہمیں بیٹھ کر urbanization میں demarcation کرنی پڑے گی کہ ہم نے اپنے شہروں کو کتنا بڑھانا ہے کیونکہ ایسی سکیموں کی تو ابھی تک اجازت ہے کہ جہاں مرضی شہر سے دور یا قریب ہاؤسنگ سکیمیں بنا لیں تو اس کو ہم نوٹ کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر تین چار محکمے involve ہیں اُن کو بٹھا کر اُن کے ساتھ بات کریں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک نعمان احمد لنگڑیال! اگر اجازت دیں تو اس پر میں اپنی inputs دے دوں کہ جناب وزیر اعظم نے پہلے ہی اس کو take up کیا ہوا ہے اور جو نئی ہاؤسنگ سکیمز ہیں وہ سوچ سمجھ کر ہی ان کی approval لیتے ہیں لیکن اس میں جو اچھا عمل ہے وہ یہ ہے۔ جو سکیمز بن گئی ہیں اُن کا جو پانی ہے وہ ہم کسانوں میں تقسیم کر دیں تو اُس سے کسانوں کو بڑا فائدہ ہوگا یہ میری تجویز ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ اسی طرح ہو رہا ہے۔ جو زمینیں ہاؤسنگ سکیموں میں convert ہوتی ہیں اُس کا پانی اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس جمع ہو جاتا ہے اور پھر وہاں پر جو کسانوں کی ڈیمانڈ آئی ہوتی ہے اُن زمینوں کے لئے جو irrigated نہیں ہے اُن زمینوں کے لئے پھر وہ پانی دے رہے ہیں۔ یہ ایک سکیم چل رہی ہے اس کے بعد حاجی ارشد صاحب نے دو تین بڑے important پوائنٹ اُٹھائے بیج کے سلسلے میں انہوں نے کہا کاٹن کا بیج اس دفعہ اتنا اچھا نہیں تھا تو میں آپ کے سامنے admit کرتا ہوں کیونکہ ہماری کاٹن پچھلے سال بُری طرح متاثر ہوئی اور اُس میں germination کا percentage اس دفعہ 70 فیصد سے کم ہو کر 50 اور 40 فیصد پر رہ گیا ہے لیکن اس کے parallel ہم نے seed companies کو اس چیز پر convince کیا کہ وہ ریٹ کو کم کریں، انہوں نے کسانوں کو فی کلو ریٹ پچھلے سال سے کم کر کے بیچ دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے pesticides کی بات کی کہ over-pricing ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ معاملہ فوڈ اینڈ سکیورٹی کے ساتھ take up کیا ہوا ہے کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ pesticide کی prices کو regulate کرتی ہے اور میں فیڈرل منسٹر کے ساتھ in touch ہوں اور اس حوالے سے عنقریب میٹنگز ہوں گی اور اُس میں ہم ان کا rate fix کریں گے لیکن یہاں پر پی ٹی آئی گورنمنٹ کی ایک بہت بڑی contribution ہے کہ جس طرح pesticides اور fertilizers میں ہم نے جعلی ادویات اور جعلی کھاد پکڑی ہے وہ ایک بہت بڑی amount ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کی بہت بڑیachievement ہے اس میں ہم نےzero tolerance رکھی کسی مافیا کو معاف نہیں کیا اور کسی کی سفارش پر ہم نے کسی کو نہیں چھوڑا ہے اور اس معاملے میں بہت زیادہ کمی آئی ہے اس کے بعد حاجی ارشد صاحب نے بتایا کہSugar Mills Association threat

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر!Sugar Mills Association کی طرف سے جوthreat کی بات کی گئی ہے تو اُس میں ہمارا ایکٹ بڑا واضح ہے شوگر کین کے لئے تو اس میں انشاءاللہ تعالیٰ کوئی فکر والی بات نہیں ہے۔ ہم پورے زور کے ساتھ اُن سےin time ملیں چلوائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد گندم کے لئے سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا میں آپ کے علم میں لاؤں تقریباً ایک کروڑ 65لاکھ ایکڑ ہماری گندم کاشت ہوتی ہے اُس میں صرف 17فیصد certified بیج استعمال ہوتا ہےotherwise جو ہمارے کسان ہیں وہ اپنے گھر کا بیج استعمال کرتے ہیں۔ سارے زمیندار اس بات کو سمجھتے ہیں کہ وہ بیج اتنا صحت مند ہوتا اور نہ ہی اُس کی germination اتنی اچھی ہوتی ہے۔ اس دفعہ ہمارا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ایک میگا پراجیکٹ تھا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ہم نے ساڑھے چار لاکھ ایکڑ کا بیج سبسڈی پر دیا اور اُس کے بدلے میں اللہ کے فضل و کرم سے ہماری پنجاب کی فی ایکڑ پیداوار اڑھائی من بڑھ گئی ہے اور اس سال ہم انشاءاللہ اس سے بھی زیادہ 12لاکھ ایکڑ پر جا رہے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ پوری نیت کے ساتھ، پوری کوشش کے ساتھ اپنے پنجاب کے کسانوں کوlook after کر رہا ہے کسان دوست پالیسیز بن رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی گورنمنٹ میں میرے قائد جناب عمران خان کا وژن ہے ایگریکلچر ایمرجنسی پروگرام کے حوالے سے اگر میں بتاؤں تو ہمارے چھ قسم کے میگا پراجیکٹس چل رہے ہیں جو صرف اور صرف کسان کی خوشحالی اور بہتری کے لئے ہیں۔ اُس میںwheat کا ایک

پراجیکٹ ہے، ہمارا شوگر کین کے لئے پراجیکٹ ہے، رائس کے لئے پراجیکٹ ہے اور oil seed crops جو ہماری بہت important ہیں جو ہمیں import کرنا پڑتا ہے اُس پر ہمارا بہت ہی positive اللہ کی مہربانی سے رزلٹ آرہا ہے۔ ہم oil seed crops میں تقریباً پانچ لاکھ ایکڑ پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ سبسڈی ہم بڑی باقاعدگی سے دے رہے ہیں تو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہاؤس میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا کسان انشاءاللہ تعالیٰ پی ٹی آئی گورنمنٹ میں دُکھی نہیں ہوگا بلکہ سکھی اور خوشحال ہوگا۔ ہم کسانوں کے لئے بہتر سے بہتر policies لائیں گے۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ایوان میں کی گئی تقریر کی ویڈیو بنانے اور ویڈیو کو وائرل کرنے پر متعلقہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 پر سختی سے عملدرآمد کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب ہمارا بجٹ اجلاس تھا تو اس وقت اپوزیشن جتنا بھی احتجاج کرتی تھی تو باقاعدہ ان میں سے ایک ممبر چاہے وہ مرد ہو یا خاتون ہو وہ آپ، جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر، اسمبلی سیکرٹریٹ اور تمام معزز ممبران کے سامنے ویڈیو بنا رہے ہوتے تھے جو کہ قواعد وضوابط کے خلاف تھا کیونکہ قواعد اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی ممبر individually اسمبلی کے اندر movie بنارہا ہو لیکن یہ ہوتا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی اس چیز کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ ہمیں اس چیز کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو الفاظ expunge کر دیئے جاتے ہیں وہ رپورٹ نہیں ہوتے اور میں اس لحاظ سے میڈیا کا مشکور ہوں کہ وہ رپورٹ نہیں کرتے لیکن ایک نیا رواج یہ جنم پا رہا ہے کہ یہاں پر ہماری جو اسمبلی کی ریکارڈنگ ہوتی ہے وہ ریکارڈنگ لے لی جاتی ہے اور پھر وہ ریکارڈنگ سوشل میڈیا پر وائرل کر دی جاتی ہے۔ تمام ذو معنی گفتگو اور تمام وہ الفاظ جو کہ expunge کروا دیئے جاتے ہیں لیکن چونکہ وہ گفتگو ہوئی ہوتی ہے لہٰذا وہ ریکارڈنگ لے کر سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں اور اپنے حلقے میں جا کر بتاتے ہیں کہ میں نے فلاں کو گالی دی اور فلاں کے خلاف یہ کہا ہے لیکن اُس کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ براہ مہربانی اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق اگر میں یہاں پر تقریر کرتا ہوں تو یہ میرا right ہے کہ میں اس کی کاپی لوں لیکن وہ کاپی آپ، جناب سپیکر اور سیکرٹری اسمبلی کی اجازت سے لے سکتا ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی بھی ممبر اپنی debate کا video clip لینا چاہتا ہے تو وہ باضابطہ طور پر جناب سپیکر کو لکھ کر apply کرے تب اُن کی منظوری کے بعد کاپی ملنی چاہئے۔ اس کے بعد جناب سپیکر اور اسمبلی سیکرٹریٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ جو الفاظ expunge ہو گئے تھے کہیں ہم اس debate کا video clip تو نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر! جب اجلاس شروع ہوا تب سید حسن مرتضٰی نے ایک بات کی تھی تب وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری نے بیٹھے ہوئے مجھے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ یہاں پر جو بھی گفتگو ہوتی ہے اور جس طرح وہ ذو معنی بات کرتے ہیں اُس کے بعد وہ اپنے حلقے میں video clip دکھاتے ہیں اور حلقے کے لوگ کہتے ہیں کہ واہ جی واہ سید حسن مرتضٰی تسیں بڑی گل کیتی اے، بڑی گل کیتی اے۔

جناب سپیکر! آج بھی انہوں نے جو گفتگو کی وہ وزیر اعظم کے حوالے سے کی، ہم نے اس کا جواب دیا اور آپ نے ان الفاظ کو expunge فرمایا لیکن اب اگر اس گفتگو کی ویڈیو باہر جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام حکومتی بنچز کے استحقاق کا معاملہ ہے لہٰذا اب یہ ویڈیو باہر نہیں جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس بات کو قبل از وقت اس لئے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اگر پھر بھی یہ ویڈیو اسمبلی سے باہر جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور حکومتی بنچز کا مجموعی طور پر استحقاق مجروح ہوگا اس لئے قواعد وضوابط پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کروانا آپ کی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا فرض پوائنٹ آؤٹ کرنا تھا وہ ہم نے کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح میں نے یہ بات کی ہے اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: میں بھی جناب محمد بشارت راجہ کی بات سے agree کرتا ہوں اور ان کی بات کو second بھی کرتا ہوں کہ ہم گھر نہیں پہنچتے اور ویڈیو پہلے سے چل رہی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر اور سیکرٹری اسمبلی کی permission کے بغیر آڈیو، ویڈیو یا کوئی بھی تحریری شکل میں کوئی بھی چیز اسمبلی سیکرٹریٹ سے باہر نہیں جانی چاہئے لیکن اگر جائے تو as per rule with permission جانی چاہئے۔ میں جناب محمد بشارت راجہ کی بات کو second کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو الفاظ expunge کر دیئے جائیں وہ الفاظ ریکارڈنگ میں یا کسی بھی طریقے سے باہر نہیں جانے چاہئیں۔ شکریہ

The House is adjourned to meet on Monday, the 20th July 2020 at 2:00 PM. Thank you.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،20-جولائی2020

(یوم الاثنین،28-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23: شمارہ 4

307

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(بی) عام بحث

صحت پر بحث

ایک وزیر صحت پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

309

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار، 20۔جولائی 2020

(یوم الاثنین، 28۔ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 33 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡ خَلَقَکَ
فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾ کَلَّا
بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ کِرَامًا
کَاتِبِیۡنَ ﴿۱۱﴾ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۱۳﴾ ۚ
وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿ۚۖ۱۴﴾ یَّصۡلَوۡنَہَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا ہُمۡ
عَنۡہَا بِغَآئِبِیۡنَ ﴿۱۶﴾ؕ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿ۙ۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىکَ
مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۱۸﴾ؕ یَوۡمَ لَا تَمۡلِکُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡئًا ؕ
وَ الۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰہِ ﴿۱۹﴾ ع

سُورَۃُ الانفِطار 6 تا 19

اے انسان تجھ کو اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا؟ (6) وہی تو ہے جس نے تجھے بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا اور تیری قامت کو معتدل رکھا (7) جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا (8) مگر افسوس تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو (9) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں (10) یعنی معزز کاتبین (11) جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں (12) بے شک نیکوکار نعمتوں کی بہشت میں ہوں گے (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) یعنی جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

خدا کا ذکر کرے، ذکر مصطفی ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
درِ رسول ﷺ پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
پہل حبیب ﷺ کرے کوئی دوسرا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

تعزیت

کورونا وبا سے جاں بحق ہونے والے
ڈاکٹرز، نرسز اور ٹیکنیشن کے لئے دعائے مغفرت

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ COVID-19 کے ساتھ ایک بہت بڑی جنگ رہی اور اس جنگ کے دوران ہمارے ڈاکٹرز، نرسز اور ایک ٹیکنیشن جو شہید ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں چاہ رہی ہوں کہ آج اس فورم سے ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے اور آپ اجازت دیں تو میں ان کے نام لے لوں۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ڈاکٹر رابعہ طیب، ہاؤس جاب ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی، ڈاکٹر غزالہ شاہین Demonstrator of Pharmacology Department Senior نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان، ڈاکٹر سلمان علی افتخار Postgraduate resident at the Punjab Institute of Cardiology، ڈاکٹر راحت مقصود Ex-APMO(BS-19),PIC, Lahore، ڈاکٹر خالد محمود چسٹ سپیشلسٹ جناب محمد آصف جونیئر ٹیکنیشن (فارمیسی ٹیکنالوجی / بی ایس۔9 ڈاکٹر جاوید اقبال بجوانی ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان، مسز نسرین در محمد اسسٹنٹ نرسنگ سپرنٹنڈنٹ پی ایس۔16 پبلک ہیلتھ نرسنگ سکول ڈی جی خان، ڈاکٹر مقصود ولد محمد حسین، اسسٹنٹ پروفیسر سروسز ہسپتال لاہور، ڈاکٹر بشیر سروسز ہسپتال اور ڈاکٹر مصطفیٰ کمال وائس چانسلر آف نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پیرامیڈیکل سٹاف کے بھی جتنے لوگ کورونا سے فوت ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ان تمام کے لئے دعائے مغفرت کرائیں۔

(اس مرحلہ پر کورونا سے جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1216 ہے، جواب پڑھا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور میں بوائز و گرلز سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1216: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور کیا ان سکولوں کی بلڈنگز مکمل ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور واش روم نہ ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ سکولوں میں ٹیچرز کی تعداد پوری ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈ بھی نہ ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان سکولوں میں تمام ضروریات کی سہولیات اور ٹیچر کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل جام پور ضلع راجن پور میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی کل تعداد 412 ہے۔ تحصیل جام پور میں گرلز و بوائز مڈل اور ہائی سکولوں کی بلڈنگ مکمل ہے جبکہ 13 بوائز پرائمری سکولوں کی بلڈنگ نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ان تمام سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور واش رومز موجود ہیں۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں ٹیچرز کی تعداد پوری ہے۔

(د) تحصیل جام پور ضلع راجن پور کے سات ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز موجود ہیں جبکہ باقی سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز نہ ہیں۔

(ہ) تحصیل جام پور ضلع راجن پور کے تمام سکولوں میں حکومت کی طرف سے بنیادی سہولیات میسر ہیں اور ٹیچر کی تعداد پوری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ تحصیل جام پور میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور ان سکولوں کی بلڈنگز مکمل ہیں یا نہیں؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ سکولوں کی کل تعداد 412 ہے، تحصیل جام پور میں گرلز، بوائز مڈل و ہائی سکولوں کی بلڈنگز مکمل ہے جبکہ 13 بوائز پرائمری سکولوں کی بلڈنگ نہ ہیں تو میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو 13 بوائز پرائمری سکولز ہیں تو کیا حکومت ان سکولوں کی عمارت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہاں پر ٹوٹل تعداد کی correction کر دوں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں 412 لکھا تھا جو کہ ٹوٹل 401 سکولز ہیں۔ اس میں ایک گرلز سکول اور بارہ بوائز سکولز incomplete ہیں۔

جناب چیئرمین !اصل میں issue یہ ہے کہ یہ سارے سکولز tribal area کے اندر ہیں۔ انہوں نے یہ بالکل درست کہا ہے کہ وہاں پر ان کی بلڈنگز نہیں ہیں۔ وہاں پر جو problems آ رہی ہے ہم نے اس کا ایک حل ڈھونڈا ہے۔

جناب چیئرمین !اس میں problem یہ ہے کہ وہاں جا کر کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ایریا اتنا رف ہے اور خراب ہے اس کے لئے جب ہم اپنے ٹینڈر کرتے ہیں تو اس کے ساتھ اس میں کوئی نہ کوئی انکروچمنٹ کی جائے تا کہ لوگ وہاں جا کر سکولز بنانے کے لئے تیار ہوں۔ اس وقت اس پر کام ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش ہے کہ وہاں پر سکولز بنیں کیونکہ یہاں پر ایک دو سکولز کی بات نہیں ہو رہی بلکہ 34 سکولز وہاں پر نہیں ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش ہے کہ جب وہاں پر ٹینڈر کیا جائے تو کوئی نہ کوئی incentives ایسے دیئے جائیں جس میں جا کر لوگ وہاں پر کام کر سکیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین !میں منسٹر صاحب سے اس معزز ہاؤس کے توسط سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ وہاں کی جو لوکل آبادی ہے، یہ بالکل درست فرما رہے ہیں کہ وہ پہاڑی علاقہ ہے وہاں پر لوگوں کے لئے جانا اتنا comfortable نہیں ہے مگر وہاں کی جو لوکل آبادی ہے وہ زمین بھی دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر حکومت وہاں تھوڑا سا interest لے کیونکہ سکول بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ زمین دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کی طرف آئیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین !میں یہی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے یہ انفارمیشن دے دی ہے کہ زمین available ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین !وہ ارادہ تو ظاہر کریں کہ وہ سکولز بنانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ یہ انفارمیشن تو میں نے دی ہے وہ کیا کہنا چاہتے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں، اگر زمین available ہے تو کیا وہ سکول بنانے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ ہمیں زمین کا ضرور بتائیں لیکن ہمارے پاس زمین وہاں پر پہلے سے موجود ہے۔ گورنمنٹ کے پاس وہاں زمین ہے لیکن issue یہ ہے جو کہ میں نے پہلے بتایا ہے اور explain کر دیا۔ اب ہم اس کے اندر ایک change لے کر آ رہے ہیں وہ یہ change لے کر آ رہے ہیں کہ جب لوگ وہاں جانے کے لئے تیار نہیں تھے تو اب ہم ان کو incentive دے کر بھیجنے لگے ہیں کیونکہ کوئی نہ کوئی وہاں ضرور آئے گا جب ہم incentive دیں گے۔ ریگولر contractors وہاں پر جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میرے پہلے سوال کو تو تھوڑا سا مکمل ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! کھیلوں کے گراؤنڈ کے حوالے سے بھی یہی issue ہے۔ بہت سارے ایسے سکولز ہیں، وہ کہتے ہیں کہ سات ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں جن میں کھیلوں کے گراؤنڈ موجود ہیں باقی کسی سکول میں کھیلوں کے گراؤنڈ موجود نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اب میں واپس جاتا ہوں جب انہوں نے زمین کا ذکر کیا۔ وہاں پر کوئی بھی کھیلوں کے گراؤنڈ کے لئے اپنی زمین دینے کو تیار نہیں ہے۔ اگر یہ وہاں پر arrangement کرا دیتی ہیں تو سو بسم اللہ ہم کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے جس طرح سکولوں کے لئے زمین arrange کروا کر دے رہی ہیں تو یہ بھی arrange کروائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شازیہ عابد! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1961 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل روجھان کی پندرہ یونین کونسلوں میں
لڑکیوں کے مڈل سکول نہ ہونے کی وجوہات سے متعلقہ تفصیلات

*1961: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان (راجن پور) کی پندرہ یونین کونسلوں میں لڑکیوں کے لئے مڈل سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر یونین کونسلوں میں کم از کم ایک مڈل اور ہائی سکول ہونا ضروری ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل کی تمام یونین کونسلوں میں لڑکیوں کے لئے مڈل اور ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل روجھان میں کل 16 یونین کونسل ہیں ان میں سے چھ یونین کونسلز میں مڈل سکول فنکشنل ہیں اور دس یونین کونسلز میں کوئی گرلز مڈل سکول واقع نہ ہے۔

(ب) جی، ہاں!

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے بجٹ ملنے کے بعد تحصیل روجھان کے بقیہ یونین کونسلز میں مڈل اور ہائی سکول بنا دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد جناب چیئرمین! اس میں پوچھا گیا ہے کہ تحصیل روجھان کی پندرہ یونین کونسلوں میں لڑکیوں کے لئے مڈل سکولز نہ ہیں تو محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ تحصیل روجھان میں کل 16 یونین کونسلز ہیں جن میں سے صرف چھ یونین کونسلز میں مڈل سکولز functional ہیں اور دس یونین کونسلز میں کوئی گرلز مڈل سکول واقع نہ ہے۔ وہ تو پہاڑی علاقہ نہ ہے تو کیا روجھان میں گورنمنٹ کوئی سکولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جی، بالکل وہاں پر ارادہ رکھتے ہیں مگر وہاں پر تحصیل وار سکول بن سکتا ہے کیونکہ پاپولیشن کا بڑا issue ہے۔ اتنی پاپولیشن نہیں ہے کہ آپ یونین کونسل وار سکولز بنا سکیں کیونکہ سکولز بنانے کا معیار set ہوا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم وہاں پر تحصیل وار سکولز بنائیں گے اور because lack of populations اور expenses بہت زیادہ ہیں اور اس میں اتنے بچے آئیں گے نہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال کا جز (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک مڈل اور ہائی سکول ہونا ضروری ہے تو ان کے محکمہ نے ہی جواب دیا ہے کہ جی، ہاں بنانا ضروری ہے اور اب منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ نہیں وہ تحصیل لیول پر ہی سکولز بنیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں آپ کو explain کر دیتا ہوں، by-law ہر یونین کونسل میں سکول ہونا چاہئے، ہم نے priority بھی دیکھنی ہے کیونکہ ہم سب جگہ ابھی سکولز نہیں دے سکے ہیں تو میری صرف اس وقت یہ request ہے کہ اس وقت Due to the lack of population ہم تحصیل وار priority پہلے دے رہے ہیں اُس کے بعد یونین کونسل وار جائیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! population کا ایشو ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! population کا ایشو ہے لیکن وہاں سے باہر لڑکیاں نہیں جا سکتیں اگر انہیں وہاں سکول مل جائے تو تب ہی وہ پڑھ سکتی ہیں یہ بھی وہاں کا ایشو ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بتائیں اگر وہاں انرولمنٹ ہی نہیں ہوگی تو وہاں کیسے سکول بنائیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! اگر سکول ہی نہیں ہوں گے تو بچے کیسے آئیں گے انرولمنٹ کیسے ہوگی؟ سکول ہوگا تو بچے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے روجھان دیکھا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شادی ہو گی تو طلاق ہو گی۔ میں نے سارا راجن پور دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2048 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شکار پور
میں منظور شدہ اسامیاں اور مسنگ فسیلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***2048: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شکار پور میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس سکول میں کون کون سی مسنگ فسیلٹی ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس سکول کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی عمارت انتہائی خستہ حال ہے اور بیرونی دیوار بھی نہ ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سکول ہذا کی تمام مسنگ فسیلٹیز پورا کرنے نئی عمارت اور چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع راجن پور گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شکار پور میں طالبات زیر تعلیم نہ ہیں جبکہ طلباء کی تعداد 227 ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں تمام سہولیات موجود ہیں۔

(ج) مذکورہ سکول میں اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات درج ذیل ہیں:

ٹیچنگ سٹاف

کل منظور شدہ اسامیاں	=	14
پُر شدہ اسامیاں	=	11
خالی اسامیاں	=	03

ہیڈ ماسٹر کی سیٹ 05.04.2018 سے خالی ہے۔

ایلیمنٹری سکول ٹیچر کی دو اسامیاں 2015 سے خالی ہیں۔

نان ٹیچنگ سٹاف

کل منظور شدہ اسامیاں	=	09
پُر شدہ اسامیاں	=	04
خالی اسامیاں	=	05

جونیئر کلرک کی ایک اسامی 01.06.2019 سے خالی ہے۔

نائب قاصد کی ایک اسامی 2016 سے خالی ہے۔

درجہ چہارم کی تین اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں۔

(د) درست نہ ہے مذکورہ سکول کی عمارت خستہ حال نہ ہے اور چار دیواری بھی موجود ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول میں تمام سہولیات موجود ہیں۔ مزید بر آں مذکورہ سکول کی نئی عمارت اور چار دیواری بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ضلع راجن پور میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شکار پور کے حوالے سے سوال ہے اس میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ طلباء 227 ہیں مذکورہ سکول میں تمام سہولیات بھی موجود ہیں اب سوال یہ تھا کہ اس میں کتنی اسامیاں ہیں جو خالی ہیں؟

جناب چیئرمین! اب محکمہ کی طرف سے جو لسٹ آئی ہے کہ کل منظور شدہ اسامیاں14 ہیں جس میں سے گیارہ پُر شدہ ہیں اور تین خالی ہیں ہیڈ ماسٹر کی سیٹ 05-04-2018سے خالی ہے۔

جناب سپیکر! میں اب وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ جس سکول کے ہیڈ ماسٹر کی سیٹ 05-04-2018 سے خالی ہے اور کیا وہاں vacancies announce کی گئی۔ شاید منسٹر صاحب جذباتی ہو رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ابھی میں جذباتی نہیں ہو رہا، جذباتی ہونے میں تھوڑی دیر لگے گی۔

جناب چیئرمین: وزیر سکولز ایجوکیشن sorry for interruption! جو اجلاس کی SOPs ہیں اُس کو میں repeat کر دیتا ہوں کہ social distancing بھی ضروری ہے اور ماسک لگانا بھی ضروری ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے ماسک صرف جواب دینے کے لئے اُتارا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر سکولز ایجوکیشن! میں صرف آپ کو نہیں کہہ رہا دوسرے پارلیمنٹیرین سے request کر رہا ہوں جنہوں نے ماسک نہیں لگایا وہ please ماسک لگا لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! معزز ممبر صاحبہ جو ہیڈ ماسٹر کی بات کر رہی ہیں وہ وہاں پر کب سے نہیں ہے شاید کہہ رہی ہیں چار پانچ سال ہو گئے ہیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! 05-04-2018 سے نہیں ہیں یہ جو جواب انہوں نے دیا ہے اُس میں لکھا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو بتا دوں کہ ہیڈ ماسٹر نے join کر لیا ہے اُن کا نام عامر فاروق ہے اور اپنی ڈیوٹی شروع کر دی ہے میں نے معزز ممبر کو update کر دیا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ان کے محکمے نے ہی تو یہ جواب دیا ہوا ہے ان کے محکمے کی ہی بات کر رہی ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! وہاں پر اتنے سال سے ہیڈ ماسٹر نہیں تھا ہم نے ان کو وہاں پر ہیڈ ماسٹر لگوا دیا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! یہی جواب ان کا محکمہ جواب میں بھی لکھ دیتا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Address to the Chair.

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! چلیں اچھا ہو گیا اگر ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی ہو گئی ہے بلکہ بہت اچھا ہو گیا ہے اور جو باقی اسامیاں خالی ہیں کیا اُن کے لئے vacancies announce کی گئی ہیں؟ یہ اس حوالے سے میرا آخری سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس میں انہوں نے کہا تھا کہ پہلے خالی اسامیاں تین تھیں اب وہ دو رہ گئی ہیں نان ٹیچنگ سٹاف کے اندر جو خالی اسامیاں پانچ تھیں وہ اب تین رہ گئی ہیں اُدھر بھی دو کو پُر کر دیا گیا ہے اور جو باقی رہ گئی ہیں اُن کو بھی جلد پُر کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 2581 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2725 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2804 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2939 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈویژنل پبلک کالج جہانیاں کے پرنسپل
کی تعیناتی تعلیمی قابلیت اور مدت تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2939: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک کالج جہانیاں ضلع خانیوال میں پرنسپل کب سے تعینات ہے ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ رولز کے مطابق ہر تین سال بعد نئے پرنسپل کی تعیناتی ہوتی ہے اور نئے پرنسپل کی تعیناتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے آخری دفعہ اس مقصد کے لئے کب اشتہار دیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے 9 سال سے ایک ہی پرنسپل یہاں پر تعینات ہے تو کیا حکومت رولز کے مطابق نئے پرنسپل تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس)

(الف) پرنسپل 21۔فروری 2011 سے تعینات ہیں۔ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ درج ذیل ہیں۔

1. Master in Economics and M.Ed.
2. 10 Years Teaching and Administrative Experience.

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ہر تین سال کے بعد نئے پرنسپل کی تعیناتی ہو بمطابق رولز Chapter-5 تفصیل Annex-A۔ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پرنسپل کی تعیناتی ایک سال کی تسلی بخش کارکردگی پر مستقل پرنسپل کی تعیناتی کے لئے فی الحال چیئرمین بورڈ آف گورنرز اخبار میں اشتہار دینے کا ارادہ نہ رکھتے ہیں کیونکہ پرنسپل کی تعیناتی ریگولر بنیادوں پر کی گئی ہے۔آخری دفعہ 2011 میں اشتہار ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ تقرری آرڈر کے مطابق ان کی تعیناتی پچھلے 9سال سے ہے جس کی کاپیAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق تقرری کو مستقل قرار دیا گیا ہے۔ فی الحال چیئرمین بورڈ آف گورنرز کا نئے پرنسپل کی تعیناتی کا ارادہ نہ ہے کیونکہ موجودہ پرنسپل کی تقرری ریگولر بنیادوں پر ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میرا سوال ڈویژنل پبلک کالج جہانیاں ضلع خانیوال میں پرنسپل کی تعیناتی کے حوالے سے تھا اور ان کی تعلیمی قابلیت کے حوالے سے تھا اس کی detail آگئی ہے اللہ کا شکر ہے اور محکمہ کی طرف سے یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اُن کی ریگولر تعیناتی ہے۔ میں منسٹر صاحب کی بہت شکر گزار ہوں اور محکمے کی بھی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر2994 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3053 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر3137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔112 میں بوائز و گرلز سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3137: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔112 فیصل آباد میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز (گرلز وبوائز) ہیں؟

(ب) ان سکولوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ج) کس کس سکول کی بلڈنگ کی حالت تسلی بخش نہ ہے؟

(د) اس وقت کس کس سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟

(ہ) اس حلقہ کے سکولوں کے لئے کتنی رقم سال20-2019 میں رکھی گئی ہے؟

(و) اس رقم سے کس کس سکول کی بلڈنگ تعمیر ہو گی؟

(ز) باقی ماندہ سکولوں کی بلڈنگ کب تعمیر کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس)

(الف) پی پی-112 فیصل آباد میں پرائمری چوبیس، مڈل سات، ہائی سات اور تین ہائر سیکنڈری سکولز ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

کیٹیگری	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری	کل
مردانہ	09	02	01	02	14
زنانہ	15	05	06	01	27

(ب) پی پی-112 فیصل آباد میں گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول 219ر-ب کی بلڈنگ خطرناک ہے اس کے علاوہ تمام سکولز کی بلڈنگ تسلی بخش ہے۔

(ج) گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول219ر-ب فیصل آباد کی بلڈنگ تسلی بخش نہ ہے۔

(د) اس وقت ایم سی پرائمری سکول سرسید ٹاؤن میں دو کمرے مع برآمدہ زیر تعمیر ہیں۔

(ہ) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کے لئے 2019-20 میں3.688 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

(و) اس رقم سے ایم سی پرائمری سکول سرسید ٹاؤن کی بلڈنگ کی تعمیر ہو گی۔

(ز) حکومت کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر باقی ماندہ سکولوں میں جہاں بلڈنگ کی ضرورت ہو گی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اس میں سوال پوچھا تھا کہ پی پی-112 فیصل آباد میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز (گرلز و بوائز) ہیں؟(ب)ان سکولوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے۔

جناب سپیکر! جس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول 219 ر-ب فیصل آباد کی بلڈنگ تسلی بخش نہ ہے تو منسٹر صاحب اس کا بتا دیں اس سے کیا مراد ہے اس میں کیا تسلی بخش نہیں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! معزز ممبر کون سے جز کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا میں نے پہلے کہا ہے جز (ب) ہے ان سکولوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے۔ اس کے جواب میں پی پی۔112 فیصل آباد میں گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول 219ر۔ب کی بلڈنگ خطرناک ہے اس کے علاوہ تمام سکولز کی بلڈنگ تسلی بخش ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ج) میں گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول 219ر۔ب فیصل آباد کی بلڈنگ تسلی بخش نہ ہے۔ اس سے کیا مراد ہے یہ کیا بلڈنگ گر سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں یہ بتا دیتا ہوں یہ سکول 219ر۔ب کا پوچھ رہے ہیں یہ بلڈنگ 1993 میں بنی تھی اُس کے بعد اس بلڈنگ کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا بلڈنگ abandon کر دی گئی 2000 میں یہ بلڈنگ دوبارہ takeover کی گئی اُس میں اتنا خراب کام ہوا تھا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے سات سال کے بعد اُس کو dangerous قرار دے دیا تو اب اس بلڈنگ کو دوبارہ مکمل کرنے کے لئے اس کی furnishing ہو رہی ہے اس میں باقی چیزیں شروع کرنے لگے ہیں اور کام ہو بھی رہا ہے اس کو آپ سوچیں کہ یہ 1993 میں بلڈنگ بنی تھی۔ پچھلی حکومتوں نے ایسا زبردست کام کروایا کہ 1993 کی بلڈنگ 2000 کے اندر dangerous قرار دے دی گئی کوئی پوچھنے والا نہیں تھا، کوئی اُس وقت چیک کرنے والا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین! اب ان کو یاد آرہا ہے کہ اب اس بلڈنگ کا کیا بنا؟ سات سال میں بلڈنگ کو dangerous declare کر دیا گیا یہ حکومتی ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب چیئرمین: 1993 تو بڑا recent ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ جو بلڈنگ ہے یہ میرا حلقہ کے چک نمبر 219ر۔ب ساہیانوالا میں ابھی بھی موجود ہے اور اس بلڈنگ میں ہماری پچھلی گورنمنٹ میں کچھ نئے رومز بھی بنائے گئے تھے لیکن ایشو یہ ہے وہاں پر آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہی کیونکہ وہاں پر مختلف قسم

کی جو نئی آبادیاں ہیں219ر۔ب میں تقریباً کوئی34 کے قریب نئی آبادیاں جن کا آبادی کے لحاظ سے دو دو، اڑھائی اڑھائی ہزار کے چھوٹے چھوٹے جو ٹاؤن ہیں دو دو، چار چار ایکڑ میں جو کاٹے گئے ہیں، چھ چھ ایکڑ میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! kindly question فرمائیے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں وہی بتانے لگا ہوں 2018 میں جب میں الیکشن لڑ کر آیا کیونکہ یہاں سے الیکشن میں، میں پہلی بار elect ہوا ہوں اِسی سوال کے بابت میں نے 2018 میں آکر یہ پوائنٹ اسمبلی کے اندر اُٹھایا تھا اور اس کی Privilege motion on the floor of the House میں نے جمع کروائی، اسی سوال کے بابت استحقاق کمیٹی میں یہ تحریک گئی لیکن آج تک وزیر صاحب کی طرف سے اُس پر بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ اُس کے بعد آج میں دوبارہ یہ سوال اس لئے اُٹھا رہا ہوں کہ 2018 on the floor of the House میں منسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر یہ commitment کی تھی کہ یہ بلڈنگ ہم اگلے مالی سال میں مکمل کریں گے اور یہاں پر کلاسوں کا اجراء ہو گا کیونکہ وہاں پر بچیاں اور بچے زمین پر بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہیں اور وہ شہر کی آبادی ہے کوئی دور دراز گاؤں کی آبادی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو یہ بلڈنگ کا وعدہ کیا گیا تھا جس بلڈنگ کو یہ تسلی بخش قرار نہیں دے رہے وہ 2018-19 میں کیوں نہیں مکمل کی گئی اور اب 2019-20 آگیا ہے اُس میں بھی اُس سکول کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس بلڈنگ کو یہ تسلی بخش قرار نہیں دے رہے اس بلڈنگ کے لئے 2018-19 میں فنڈز کیوں نہیں رکھے گئے اب 2019-20 آگیا ہے اس میں بھی اس سکول کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ بڑی زبردست نشاندہی کی گئی ہے ان کی دس سال حکومت رہی ہے تب ان کو یہ سکول یاد نہیں آیا اس وقت یہ سکول کدھر تھا؟ یہ اسی علاقے سے ایم پی اے ہیں اور پچھلے پانچ سال بھی وہیں سے ایم پی اے رہے ہیں، اس وقت تو ان کی حکومت تھی تو اس وقت یہ سکول کہاں تھا؟ یہ سکول 1993 میں بنا اور دس سال ان کی حکومت رہی تو ان کو اس وقت کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ، ہماری حکومت ہے تو ہم اپنی حکومت میں یہ سکولز ہی ٹھیک کروالیں۔ اب ہمارے پاس فنڈز limited ہیں اور ہر سکیم کو تھوڑے تھوڑے پیسے دیئے جا رہے ہیں اور انشاءاللہ یہ تمام کام ہوں گے لیکن تھوڑا سا ٹائم لگے گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! انہوں نے assurance دے دی ہے کہ سکول بن جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میری ایک گزارش ہے کہ انہوں نے assurance تو دے دی ہے لیکن میں ان کی طرح جذبات میں نہیں آؤں گا کیونکہ یہ میرے بھائی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! COVID-19 کی وجہ سے تھوڑا delay ہو گیا ہے لیکن وہ کام کروادیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ بڑی انگلی اٹھا اٹھا کر بات کر رہے ہیں تو انگلی میں بھی کر سکتا ہوں لیکن یہ میرے بھائی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو پچھلی commitment کی گئی تھی تو میں اس commitment کا کیا کروں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! COVID-19 کی وجہ سے تھوڑا delay ہو گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ میرے پاس آجائیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان سکولز کا پیپر ورک دیکھ لیتے ہیں کہ وہ کہاں تک پہنچا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر3138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔112 میں

گرلز ہائی سکولز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3138: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 112 فیصل آباد میں کتنے گرلز ہائی سکول کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان سکولوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ج) ان میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیاں پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کب تک پُر کی جائیں گی خاص کر سائنس مضامین کی اسامیاں کب تک پُر ہوں گی؟

(ہ) کیا ان سکولوں میں سولر پینل فراہم کئے گئے ہیں؟

(و) کس کس سکول میں سولر پینل فراہم نہیں کئے گئے؟

(ز) حکومت کب تک ان سکولوں کی مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔112 فیصل آباد میں چھ گرلز ہائی سکولز ہیں۔ ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) ان سکولوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکولز میں اساتذہ کے ٹرانسفر اور ریٹائرمنٹ کی وجہ سے اسامیاں خالی ہیں جو کہ آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی کے مطابق پُر کر دی جائیں گی۔

(ہ) جی، نہیں۔

(و) مذکورہ حلقہ کے کسی سکول میں سولر پینل فراہم نہ کیا گیا ہے۔

(ز) حکومت کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز پوری کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ پی پی ۔112 فیصل آباد کے چھ گرلز سکولز کی بلڈنگ ناکافی ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بلڈنگز جو کہ مختلف سکولز میں ناکافی ہیں ان سکولز کے لئے اس سال یہ نئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ایک چیز اپنے فاضل ایم پی اے کو ضرور بتادوں کہ جب ہم نے پورے پنجاب کے سکولز کی اپ گریڈیشنز کی تھیں تو اس میں ان کے علاقے کے سات سکولز update ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ اس وقت financial conditions کیا ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ باقی کے ان چھ سکولز کے لئے جو بھی ہم کر سکیں گے تو وہ ضرور کریں گے کیونکہ ہم تو ہر جگہ across the board کام کر رہے ہیں؟ جب ہم نے اپ گریڈیشنز کیں اس وقت بھی ہم نے کسی سے نہیں پوچھا کہ کس سکول کی اپ گریڈیشن کی جارہی ہے ہم نے across the board کام کیا لہٰذا اس بات کا ان کو بھی پتا ہے اور ہمیں بھی پتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ کا ماشاءاللہ بہت اچھا اقدام ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرے علاقے میں جو سات سکولز اپ گریڈ کئے گئے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ ان کے ذرا نام ہاؤس کو پڑھ کے سنادیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ آپ بے شک ریکارڈ نکلوالیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ due to recent upgradation یہ چھ نہیں بلکہ سات سکولز ہیں، جن کی یہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اب بات کو گھما رہے ہیں تو پھر یہ غلط بات ہے باقی انہوں نے ہاؤس میں یہ بات کہی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جواب میں چھ سکولز لکھے ہوئے ہیں جبکہ یہ سات سکولز آپ کے حلقے میں اپ گریڈ ہونے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! مجھے kindly ان سات سکولز کے نام بتادیئے جائیں جو کہ ہمارے حلقے میں اپ گریڈ ہونے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ بعد میں ان کے ساتھ مل لیں تو وہ آپ کو تمام سکولز کے نام دے دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ چاہ رہا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کو ابھی نام بتادیتا ہوں جو ان کے سکولز اپ گریڈ ہونے ہیں ان میں GGHSRB Reformer, GMC, GHS Nazimabad, GHS Ayub Research, MC GHS Cotton mills, JHS Number one Nazimabad and GHS 212RB شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! اب آپ کو مبارک ہو۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ سکولز ابھی اپ گریڈ ہونے ہیں اور آپ مجھے کس چیز کی مبارکباد دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! ان سکولز کے نام تو announce ہو گئے ہیں ناں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اب منسٹر صاحب نے بار بار بول دیا ہے کہ آپ اجلاس کے بعد مل کر کوئی پلان بتادیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! وہ پلان میں ان کو مل کر بتا دیتا ہوں لیکن میرے حلقے میں کوئی سکول بھی اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! منسٹر صاحب آپ کو اس حوالے سے explain کر دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3317 جناب صہیب احمد ملک کا ہے، ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3330 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں سکولوں کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

3330*: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سولر انرجی پراجیکٹ کے تحت اب تک لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے کتنے سکولوں کو سولر انرجی پر منتقل کیا گیا ہے، ان پر کتنی لاگت آئی ہے، اب تک کون کون سے سکول ہیں جن کو سولر انرجی پر منتقل نہیں کیا گیا ان کو سولر انرجی پر منتقل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

لاہور شہر میں چلنے والے کسی بھی سرکاری سکول میں سولر پینل لگے ہیں اور نہ ہی بجٹ میں سولر پینل لگانے کے لئے رقم مختص کی گئی ہے اور ابھی تک حکومت کی طرف سے ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ یہ اسمبلی سیشن ہے اس میں منسٹر صاحب کو ایسے جواب نہیں دینے چاہئیں کہ دس سال پہلے کارکردگی کیا تھی؟

They have to show facts. They are here to answers the questions.

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔ یہ بلڈنگ 1993 کی بنی ہوئی ہے اب یہ dangerous declare ہو گئی ہے تو وہ کیا اب اس حوالے سے جواب دیں؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سولر انرجی پینل پراجیکٹ سابقہ حکومت کا تھا تو کیا موجودہ حکومت نے اس پراجیکٹ کو ختم کر دیا ہے اور میں مزید یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ذہین بچوں کو مفت سکالرشپ دی جاتی تھی تو کیا حکومت اس پروگرام کو مزید آگے بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ تو fresh question بنتا ہے کیونکہ آپ نے اپنے سوال میں صرف سولر انرجی کے بارے میں پوچھا ہے اس کا آپ کو منسٹر صاحب جواب دے دیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ سوال لاہور کے بارے میں ہے اور اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ سولر انرجی پراجیکٹ کے تحت اب تک لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے کتنے سکولوں کو سولر انرجی پر منتقل کیا گیا ہے تو لاہور شہر میں کوئی سکول بھی سولر پینل پر نہیں چل رہا سب سکولز میں بجلی موجود ہے۔ اگر کسی سکول میں بجلی نہیں ہے تو یہ ہمیں نشاندہی کریں وہاں پر بجلی آجائے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا اگلا سوال کرلیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا اگلا سوال یہی ہے کہ اگر تمام سکولز میں بجلی کی unlimited supply موجود ہے تو مہربانی کرکے اس حوالے سے ہاؤس کو آگاہ کر دیں کیونکہ جہاں تک مجھے پتا ہے سکولز میں بجلی کی unlimited supply نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ان سکولز کو identify کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ پہلے مجھے ذرا یہ بتادیں کہ unlimited supply کیا ہوتی ہے اور limited supply کیا ہوتی ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جی، بالکل unlimited supply کا مطلب ہے کہ جب بچے سکولز میں پڑھ رہے ہوں اور لوڈشیڈنگ نہ ہو اور proper electricity ملتی رہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ ہم WAPDA uninterrupted supply کے ذمے لگاتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3335 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3402 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر کے تمام نجی سکولز کا فیسوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*3402: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے تمام نجی سکولوں کی جانب سے اضافی فیسوں کی وصولی کے لئے والدین کو مجبور کیا جارہا ہے غریبوں کے بچے تعلیم سے محروم ہورہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام نجی سکولوں میں بچوں کے یونیفارم اور کتابوں مع سٹیشنری جو کہ عام مارکیٹ میں دستیاب نہیں مہنگے داموں نجی سکولوں سے ہی خریدنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا حکومت غریب والدین کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے نجی سکولوں کے اس ظلم کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں حکومت ان نجی سکولوں کے مالکان کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہوچکی ہے، وضاحت فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) اس حوالے سے دی پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آڈیننس1984 ترمیمی ایکٹ 2017 میں درج شق A-7 میں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں 4000 سے زائد اور 4000 سے کم فیس لینے والے سکولوں کا ذکر ہے اس میں 4000 سے کم فیس لینے والے سکولوں کی شکایات نہیں ہے جبکہ 4000 یا اس سے زیادہ فیس لینے والے سکولوں کی فیسوں کو ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی لاہور نے معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کے حالیہ فیصلے کی روشنی میں notification of recalculation جاری کر دیا ہے جو کہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ بھی ہے۔ اس کے علاوہ عدالت عالیہ لاہور میں فیسوں کے متعلق کیس زیر سماعت ہے۔

(ب) اس حوالے سے دی پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس1984 ترمیمی ایکٹ 2017 میں درج شق A-7 میں درج ہے کہ کوئی بھی سکول والدین کو درج ذیل چیزوں کے لئے مجبور نہیں کر سکتا اس کے باوجود اگر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر لاہور فوری کارروائی کرتے ہیں۔ کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت اس ضمن میں ناکام نہ ہے۔ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی لاہور بھرپور انداز میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی مانیٹرنگ کر رہی ہے اور فیسوں کے معاملے میں ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی لاہور کے جاری کردہ فیسوں کے ڈھانچہ پر سختی سے عملدرآمد کروا رہی ہے اور کسی شکایت یا زائد فیس لینے کی صورت میں سخت ایکشن لیا جاتا ہے اس کے علاوہ سرکاری تعلیمی ادارے بھی طلباء کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں اپنا کردار احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں اس کے باوجود اگر والدین کی طرف سے کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی لاہور ان کی درخواست پر ایکشن لیتی ہے۔ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی لاہور نے متعدد سکولوں کو جرمانے اور کئی سکولوں کی رجسٹریشن منسوخ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میرا معزز وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ نجی سکولز اضافی فیسوں کی وصولی کے لئے والدین کو مجبور کرتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے آدھے سے زیادہ لوگ اس چیز کے victim ہوں گے کہ کس طرح سے پرائیویٹ سکولز اضافی فیسوں کے لئے والدین کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کو pay کریں۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ اس pandemic کے بعد یہ صورتحال زیادہ severe condition میں چلی گئی ہے لہٰذا یہ بتائیں کہ گورنمنٹ نے اس حوالے سے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ایک fee structure notified ہے جو کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کی طرف سے direction ملی تھی تو اس پر implement کروایا گیا ہے اور جو سکول فیس کم نہیں کر رہے تھے ہم نے ان کی registration cancel کی۔ اب بھی آپ دیکھ لیں ہم آج یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو COVID-19 کی وجہ سے اپریل سے بیس فیصد ڈسکاؤنٹ فیسوں میں دیا جا رہا ہے اور ہم نے اس پر implement کروایا ہے اور 95 فیصد سے زیادہ سکولز بیس فیصد ڈسکاؤنٹ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آج بھی کہتا ہوں کہ جس کو یہ بیس فیصد ڈسکاؤنٹ نہیں مل رہا وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کو دلوا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس حوالے سے ایک کمپلینٹ سیل بنایا ہوا ہے اور جتنی بھی complaints ہمارے پاس آئی ہیں ہم نے وہ تمام پُر کیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے جو ڈسکاؤنٹ دیا وہ آج بھی قائم ہے اور جب تک COVID-19 کی وجہ سے سکولز بند رہیں گے تب تک وہ ڈسکاؤنٹ ملتا رہے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگر کوئی شکایت ہے تو آپ جمع کرا دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! بات شکایات کی نہیں ہے، یہ کھلے عام سب کے سامنے ہے کہ کس طرح پرائیویٹ سکول اضافی فیسوں کے ساتھ والدین کو مجبور کرتے ہیں۔ یہاں پر اس بات کا دعویٰ مت کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! بولنے کا موقع تو دیا کریں، آخر سوال کیا ہے تو اس کا کچھ نہ کچھ تو بتاؤں گی۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! آپ بولنے کا موقع دیں، آپ کی مہربانی ہو گی۔ سوال کا جز (ب) بھی اسی سے related ہے۔

جناب چیئرمین! میں پوچھ رہی ہوں کہ تمام نجی سکولوں کے بچوں کی یونیفارم اور کتابیں عام مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہوتیں بلکہ نجی سکول مہنگے داموں خریدنے پر مجبور کرتے ہیں۔ آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا میں یہ بات سچ نہیں کہہ رہی؟ تمام پرائیویٹ سکولز کے اندر انہوں نے اپنی بک شاپس میں کتابیں اور یونیفارم موجود رکھا ہوتا ہے جو باہر سے available نہیں ہوتا یا انہوں نے باہر سے ایسی shops hire کی ہوتی ہیں جہاں سے خرید سکتے ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: .Order in the House please جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! محترمہ نے بڑا زبردست سوال کیا ہے پھر یہ کہیں گے کہ میں دس سال کا طعنہ دیتا ہوں۔ یہ دس سال حکومت میں تھے یہ ایک نیا ایکٹ ہی لاتے لیکن انشاء اللہ ہم وہ ایکٹ لا رہے ہیں۔ ہم پرائیویٹ سکولز کا نیا ایکٹ لا رہے ہیں آپ اپنا ہاتھ کھڑا کر کے بتا دیں کہ کیا آپ اسے پاس ہونے دیں گے یا نہیں؟ ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں کہ ہم اکٹھے مل کر پاس کریں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، بالکل۔

جناب چیئرمین: Please address to the Chair جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! محترمہ نے جو سوال اٹھایا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم نے 33 سکولوں کی رجسٹریشن cancel کی ہے، 36 سکولوں کو چھ لاکھ روپے per school fine کیا ہے۔ 4288 شکایات آئیں ان میں 4267 resolve کی ہیں۔

جناب چیئرمین! انشاء اللہ نیا ایکٹ لا رہے ہیں جس کے اندر یہ سب چیزیں ہیں کہ اس دکان سے خریدنا ہے اس سے نہیں خریدنا، اب تو پرائیویٹ سکولوں نے اپنے logo کے ساتھ اپنے ماسک بھی بنا لئے ہیں۔ ابھی لاء ڈیپارٹمنٹ چلا گیا تھا اسے واپس بلایا ہے چونکہ LGS میں جو harassment کا کیس آیا ہے ہم نے اس کے اندر harassment کا بھی ڈلوایا ہے، bullying کا بھی ڈلوایا ہے۔ اب ٹیچر کو صرف سکول سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ اس ٹیچر کو fine کیا جائے گا، اسے جیل بھیجا جائے گا اور پھر وہ دوبارہ کسی سکول میں کام نہیں کر سکے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم یہ ایکٹ لا رہے ہیں پھر مجھے کہتے ہیں کہ میں طعنے مارتا ہوں۔ میں دس سال کی بات نہ کروں تو پھر کس کی کروں؟ انہیں یہ چیز کر دینی چاہئے تھی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! جی، میں نے کوئی طعنہ نہیں مارا بلکہ میں تو خاموشی سے بیٹھ کر منسٹر صاحب کو سن رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ ان کا سارا دھیان اپوزیشن کی طرف ہوتا ہے جبکہ ان کے اپنے ممبران محو گفتگو تھے اور منسٹر صاحب کی بات نہیں سن رہے تھے۔ ہم نے تو کچھ بولا ہی نہیں لیکن منسٹر صاحب پھر بھی ہم پر پل پڑے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز آپ سوال پر stick رکھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! وہ بولیں اور ساری بات کریں تو آپ انہیں اجازت دے دیتے ہیں ہم کوئی بات کریں تو آپ غصہ کر جاتے ہیں۔ آپ custodian of the House ہیں آپ کے لئے ہم سب equal ہیں پھر آپ منسٹر صاحب کو بھی کہیں کہ وہ کوئی فالتو بات نہ کیا

کریں اور سوالوں کا perfect جواب دیا کریں۔ جب وہ بات کر رہے ہوتے ہیں تو دس سال کا جواب مانگتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: Order in the House please: تمام پارلیمنٹیرینز قاعدہ 223(g) کو غور سے سن لیں Shall not obstruct proceedings and shall avoid making running commentaries when speeches are being made in the Assembly; اس پر اپوزیشن اور حکومتی بنچز والے سب ممبران عمل کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! اگر ہمیں سوال سے ہٹ کر دو لفظ بولنے کی اجازت نہیں تو میں آپ کی رولنگ چاہوں گی کہ وزیر موصوف کو بھی یہ بات سمجھائیں کہ جب وہ سوال کا جواب دے رہے ہوں تو صرف سوال کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! ہمیں ان سے سوال کا جواب چاہئے۔ میں جو سوال پوچھ رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال پوچھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ پورے کا پورا ہاؤس پرائیویٹ سکولوں کا victim ہے، کیا نجی سکولوں میں زائد فیسیں نہیں لی جا رہیں اور کیا ان کی یونیفارم اور کتابوں پر extra پیسے نہیں لئے جا رہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے relevant سوال پوچھ لیتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، relevant سوال پوچھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! انہوں نے جتنے سکولوں کو جرمانے کئے ہیں اور رجسٹریشن cancel کی ہے ان کی تفصیل پورے ہاؤس کو مہیا کر دیں پھر ہم اس کا جواب دیں گے کہ آپ نے جو جرمانے کئے ہیں اور رجسٹریشن cancel کی ہے اس کے بعد کی کیا صورتحال ہے اور کیا وہ لوگ دوبارہ سے کام نہیں کر رہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! انہوں نے اپنے ایکٹ کے اندر جو ترمیم نہیں کی تھی۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! please listen him جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! انہوں نے اپنے ایکٹ میں کبھی یہ ترمیم نہیں کی تھی کہ سکول seal کیا جا سکے۔ اگر کوئی سکول حکومت کی بات نہیں مان رہا تو حکومت کو اتنا تو کرنا چاہئے کہ وہ اسے seal کر سکے۔

جناب چیئرمین! اب ہم جو نیا ایکٹ لا رہے ہیں اس کے اندر گورنمنٹ کو power ہے کہ اگر کوئی سکول fee structure یا کسی اور چیز کے اندر گورنمنٹ کی نہیں مان رہا تو اس سکول کو seal کر دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اگر آج ہمارے پاس یہ power ہوتی تو LGS جہاں پر harassment ہوئی ہے اسے seal کرنا تھا اس لئے حکومت نے کبھی کوئی ایسا اقدام نہیں اٹھایا۔ محترمہ نے جو سکولوں کی لسٹ مانگی ہے یہ fresh question بنتا ہے، محترمہ میرے پاس تشریف لائیں میں انہیں لسٹ دے دیتا ہوں۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! کیا میری بات ختم ہوئی ہے؟ میری بات تو سن لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR CHAIRMAN: This is not the way Mam, this not the way mam

جی، خلیل طاہر سندھو!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! We have lot of respect for this minister.

لیکن جتنے بھی سوال ہو رہے ہیں آپ دس سال چھوڑ دیں ہم sluggish تھے، ہم چور تھے، ہم ڈاکو تھے لیکن آپ نے دو سالوں میں کیا گُل کھلائے ہیں؟ منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے ایکٹ نہیں بنایا تھا، ہم نے اس لئے ایکٹ نہیں بنایا تھا کہ چونکہ اس وقت ایسے واقعات ہی نہیں ہوتے تھے۔ ایسے واقعات کو تو آپ نے فروغ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ راحیلہ نعیم! آپ کے تین سوال ہو گئے ہیں۔ Order in the House please جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3423 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چلڈرن لائبریری کمپلیکس کے قیام، بچوں کے لئے کورسز اور فیس سے متعلقہ تفصیلات

*3423: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور کب قائم ہوئی؟

(ب) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں کون کون سے کورس کروائے جاتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) لائبریری کارڈ بنوانے کے لئے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) کس کس کورس کی کلاسیں جاری ہیں اور فی کورس بچوں سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے نیز یہ فیس کس بنک میں جمع کروائی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور 14۔نومبر 1988 کو قائم ہوئی۔

(ب) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں مختلف قسم کے کورسز کروائے جاتے ہیں جن میں تعلیمی، آرٹس، لائف سکلز، کھیل اور مختلف زبانوں کی ٹریننگ شامل ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لائبریری کارڈ فیس -/200روپے سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ -/200روپے سکیورٹی فیس (قابل واپسی ہے۔ فیملی ممبر شپ کے لئے فیس -/500روپے سالانہ اور سکیورٹی فیس -/300روپے (قابل واپسی) ہے۔

(د) فی الحال جو کورس آفر کئے گئے ہیں اس کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فی کورس فیس فی بچہ -/2000روپے ہے۔ مزید یہ فیس نیشنل بنک آف پاکستان، رحمان پلازہ برانچ میں جمع کروائی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! چلڈرن لائبریری کمپلیکس میاں محمد نواز شریف کا منصوبہ تھا اور ان کے دور میں بنا تھا، اس وقت جو کورس کروائے جا رہے تھے ابھی تک بھی وہی کروائے جا رہے ہیں۔ یہ 1988 کی بات ہے اب اتنا ٹائم ہو گیا ہے کیا انہوں نے اس میں کوئی مزید کورسز introduce کروائے ہیں اور کیا اس کمپلیکس کو مزید اپ گریڈ کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! وہاں پر جو کورسز ہو رہے ہیں وہ میں پڑھ کر انہیں سنا دیتا ہوں، وہاں پر English Grammar , English communication skills, History of Pakistan, Drawing sketching, karate, Computer skills, Painting techniques, Man of kits, Art croft designing,

Calligraphy, Stained glass, Table tennis, poem, kids poetry, Textile designing, Badminton, Cricket, Football, Tennis, German language, Chinese language کے کورسز ہو رہے ہیں، کراٹے، کمپیوٹر skills، اس کے علاوہ Arts competitions, Science fair, Arts fair, Arts Festivals بھی ہو رہے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): ابھی بیٹھ جائیں، حوصلہ، حوصلہ۔۔۔

MR CHAIRMAN: Please address to the Chair. Minister Shaib!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہم نے وہاں پر سائنس کے fair کرائے ہیں، ہم نے آرٹس کے fair کرائے ہیں، ہم نے وہاں پر بچوں سے آرٹ کے فیسٹیول کرائے ہیں۔ ہم نے وہاں پر آرٹس کے competition کرائے ہیں۔ اب جیسے ہی فنڈز available ہوں گے چونکہ سب سے پہلی priority سکول ہیں اور ہم نے سب سے پہلے سکولوں پر فنڈز لگانے ہیں۔ اب جیسے ہی ہمارے پاس تھوڑے سے فنڈز آئیں گے۔ Extra for the Library. What will we do is, upgrade the library. ہم ادھر سائنس کی اور زیادہ چیزیں لائیں گے تاکہ ہم وہاں پر سائنس space کو مزید بڑھا سکیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! محترم منسٹر صاحب نے کورسز کی جو لسٹ share کی ہے یہ وہی کورسز ہیں جو پہلے ہوتے رہے ہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ آپ نے ابھی last two tenures میں چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں کون سے نئے کورسز introduce کرائے ہیں؟ آپ مجھے پرانی لسٹ نہ بتائیں یہ میرے پاس بھی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! محترمہ کے پاس کون سی لسٹ ہے؟ میں نے numbering کے ساتھ 26 کورسز کی لسٹ بتائی ہے۔ ان کی لسٹ میں تو 15 ہیں اور میں نے اب 26 کورسز گنوا دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! انہوں نے گیارہ نئے کورسز introduce کرائے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب سے جناب مراد راس وزیر آئے ہیں تب سے انہوں نے کون سے نئے کورسز introduce کرائے ہیں وہ لسٹ share کر دیں؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ٹوٹل 26 کورسز ہیں، ان میں پندرہ کورسز پہلے تھے اور اب انہوں نے گیارہ نئے کورسز introduce کرائے ہیں۔ محترمہ! آپ کا آخری سوال ہے۔ جی، انہوں نے بتایا ہے کہ کل 26 کورسز ہیں۔ ان میں سے پندرہ پہلے تھے اور گیارہ نہوں نے introduce کروائے ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ! اب آپ اپنا آخری ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے مختلف کورس introduce کروائے ہیں ان کے سٹاف کی قابلیت اور تجربہ کیا ہے اور کیا وہ ٹیچرز qualified ہیں؟

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ آپ نے اپنے اصل سوال میں یہ چیز نہیں پوچھی۔ آپ نے اپنے سوال میں لائبریری کے کورسز پوچھے ہیں۔ جناب سپیکر کی رولنگ ہے کہ ایک سوال پر معزز ممبر تین ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے اور آپ تین ضمنی سوال کر چکی ہیں لہٰذا اب تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3538 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

نویں جماعت کی اسلامیات کی نصابی کتب میں عقیدہ ختم نبوت ﷺ سے منسوب درج الفاظ کو حذف کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3538: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ایف ایچ پبلشرز لاہور نے نویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب سے ختم نبوت ﷺ کا عقیدہ حذف کر دیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2018 کے ایڈیشن میں صاف اور واضح الفاظ میں لکھا تھا کہ "رسول اللہ ﷺ" کو آخری رسول ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی جُز ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2019 کے ایڈیشن سے آخری رسول کے الفاظ نکال کر "سرچشم" ہدایت لکھ دیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت وقت جیسے پہلے خیبر پختونخوا ایجوکیشن بورڈ نے بھی چوتھی جماعت کی اسلامیات کی کتاب سے ختم نبوت سے متعلق عبارت اور سوالات حذف کر دیئے تھے جس کو پھر اسلامیات میں شامل کیا ہے اسی طرح نویں جماعت کی کتاب میں ختم نبوت کا عقیدہ شامل کرنے اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ جی ایف ایچ پبلشرز لاہور نے نویں جماعت کی اسلامیات نہیں بلکہ مطالعہ پاکستان کی کتاب سے ختم نبوت ﷺ کا عقیدہ حذف کر دیا ہے۔

(ب) جی، یہ درست ہے۔

(ج) جی، یہ درست ہے۔

(د) ذمہ دار پبلشر، میسرز جی ایف ایچ پبلشرز لاہور کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے فوری طور پر مذکورہ پبلشر کی جماعت نہم کی مطالعہ پاکستان کی کتاب کی طباعت اور فروخت پر پابندی عائد کر دی ہے، تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پبلشر کے خلاف 09.07.2019 کو تھانہ نیو انارکلی، لاہور میں ایف آئی آر نمبر 419/19 درج کرائی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں پبلشر کے گودام اور مارکیٹ سے سنگل کتاب مطالعہ پاکستان نہم کی 32046 جلدیں بورڈ نے اپنے قبضے میں لے لیں۔ مذکورہ ذمہ دار پبلشر کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے بورڈ آف گورنرز کے 67ویں اجلاس منعقدہ 25.11.2019 میں مذکورہ کتاب مطالعہ پاکستان نہم کو آئندہ طبع ہونے سے مکمل طور پر روک دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جی ایف ایچ پبلشرز لاہور نے نویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب سے ختم نبوت ﷺ کا عقیدہ حذف کر دیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین! اسی طرح میں نے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2018 کے ایڈیشن میں صاف اور واضح الفاظ میں لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو آخری رسول ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی جُز ہے؟

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2019 کے ایڈیشن سے آخری رسول ﷺ کے الفاظ نکال کر "سر چشمِ" ہدایت لکھ دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! جواب کے جز(الف) میں تسلیم کیا گیا ہے کہ

"جی، یہ درست ہے کہ جی ایف ایچ پبلشرز لاہور نے نویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب سے ختم نبوت ﷺ کا عقیدہ حذف کر دیا ہے۔"

جناب چیئرمین! اس کے بعد جواب کے جز(ب اور ج) میں بھی کہا گیا ہے کہ:

"جی، یہ درست ہے۔"

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر سکولز ایجوکیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی وجوہات، عناصر اور عوامل ہیں کہ جن کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات کو hurt کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب مراد راس! آپ جواب دینا چاہیں گے یا میں خود ہی معزز ممبر کو بتا دوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! آپ ہی بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اٹھارہویں ترمیم کے بعد publications, press papers and reference books کے حوالے سے پچھلی حکومت کی یہ ذمہ داری تھی کہ ان چیزوں کو چیک کرتی۔ اس بارے میں ایک مرکزی کمانڈ سنٹر بنایا جاتا کہ جہاں پر ان چیزوں کو چیک

کیا جاتا اور جو لوگ ایسی قبیح حرکتیں کرتے ہیں ان کو سزائیں دی جاتیں لیکن سابق حکومت نے کوئی ایسا کمانڈ سنٹر نہیں بنایا۔ جناب خلیل طاہر سندھو گواہ ہیں کہ ہماری حکومت نے، جناب سپیکر کے حکم پر جناب محمد بشارت راجہ، وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی اس بابت کام کر رہی ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی اس کمیٹی کے co-opted ممبر ہیں۔ اس حوالے سے قانون سازی ہو رہی ہے اور اس بل کا نام The Punjab Press and Publications Bill 2020 ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ بل جلد ہی ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔ جب یہ بل منظور ہو جائے گا تو پھر اس طرح کی گستاخیاں ختم ہو جائیں گی۔ حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہرات، مقدس ہستیوں، خلفائے راشدین، صحابہ رسول اللہ یا اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کوئی گستاخانہ بات کرے گا تو اس مجوزہ قانون کے مطابق اسے سخت سزا دی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ بل بہت جلد اس ایوان میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ اس سپیشل کمیٹی نمبر 6 میں حزب اختلاف کے معزز ممبران بھی شامل ہیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور جناب خلیل طاہر سندھو اس کمیٹی میں شامل ہیں اور ان کی inputs آئی ہیں۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اس کمیٹی کی صدارت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی سعادت دی ہے اور میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی درستی چاہتا ہوں کہ ہمارے دور حکومت میں ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ 9۔جولائی 2019 میں یہ سب کچھ ہوا ہے۔ یہ کام نئے پاکستان اور ریاست مدینہ میں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! سپیشل کمیٹی نمبر 6 نے ایسی ریفرنس بکس پر پابندی عائد کر دی ہے کہ جن میں کوئی گستاخانہ مواد موجود تھا۔ کمیٹی کی ہدایت پر ایسی کتابوں کو ضبط کر لیا گیا ہے اور پورے پنجاب کے بُک سٹالوں سے ایسی کتابوں کو اُٹھوا لیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب اس بارے میں سیاست چمکانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری بات تو سُن لیں۔ ضمنی سوال کرنا میرا حق ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! کمیٹی کی ہدایت پر جو کتابیں ضبط کی گئی ہیں اور مارکیٹ سے اُٹھوائی گئی ہے ان کے بارے میں ہم نے سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی حکومتوں کو بھی تحریری request بھجوائی ہے کہ آپ بھی اس عمل کو آگے بڑھائیں اور ان کتابوں کو فوری طور پر ضبط کریں۔ یہ کتابیں پچھلے کئی سالوں سے مختلف جگہوں پر پڑھائی جا رہی تھیں۔ ہمارے سامنے ایک ایسی ریفرنس بک بھی آئی ہے کہ جو سی ایس ایس کے لئے پڑھائی جا رہی تھی۔ ہم نے اس کتاب کو بھی ضبط کروایا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بطور ممبر یہ میرا right ہے کہ میں ضمنی سوال کروں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ ضمنی نہیں کر رہے بلکہ بات کو کہیں اور لے کر جا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ نے پوری وضاحت فرما دی ہے اور مجھے مجوزہ قانون کے حوالے سے بھی بتا دیا ہے لیکن آپ مجھے ضمنی سوال تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ معزز ممبر کو بتائیں کہ سپیشل کمیٹی نمبر 6 نے اس حوالے سے کتنا کام کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ میری بات تو سُنیں۔ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔ آپ جس طرف بات لے کر جانا چاہتے ہیں وہ مناسب نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مجھے بات کرنے ہی نہیں دے رہے تو جائے گی کہاں؟ یہ ختم نبوت کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ختم نبوت کے معاملے میں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ بات کو غلط رنگ دے رہے ہیں۔ آپ یہ مدعا حکومتی بنچوں پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ سراسر زیادتی ہے۔ ہم سب مسلمان اور کلمہ گو ہیں۔ اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! This is my prerogative. یہ میرا right ہے کہ میں ضمنی سوال کروں۔ یہ میرا سوال ہے اور میں on the floor of the House اپنا right استعمال کرتے ہوئے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! میری بات سُنیں۔

I am very much honored to say that your prerogative is now to challenge the faith of the treasury benches.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں بالکل relevant ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے میرا ضمنی سوال سُن لیں۔ معزز منسٹر صاحب نے جس ایف آئی آر کا ذکر کیا ہے میں اس کے contents پڑھ کر سُنا دیتا ہوں۔ یہ ایف آئی آر محمد اختر بٹ نے درج کروائی ہے۔ اس ایف آئی آر کا نمبر 19/409 ہے اور یہ تھانہ نیوانارکلی میں درج ہوئی ہے۔ یہ ایف آئی آر بجرم 295-C کے تحت درج ہوئی ہے۔ یہ ایف آئی آر پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 کے تحت درج ہوئی ہے۔ اس ایف آئی آر کے contents میں درج ہے کہ ایف آئی آر بابت غیر قانونی مواد کتاب۔ صوبہ پنجاب کے طلباء وطالبات کے لئے حکومت کے منظور شُدہ نصاب کے مطابق معیاری و سستی کتب مہیا کرنا پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی قانونی ذمہ داری ہے لیکن کچھ غیر ذمہ دار عناصر، غیر قانونی، غیر معیاری مواد پر مبنی بر اشتعال انگیز، توہین آمیز مواد۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔ اس ایف آئی آر میں لکھا ہوا ہے کہ کچھ لوگ اشتعال انگیز، توہین آمیز مواد پر مبنی دھوکا دہی سے غیر قانونی کتب مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں جو کہ ملکی قوانین اور قومی مفادات کے برعکس و منافی ہے۔

جناب چیئرمین! مورخہ 9- جولائی 2019 کی صبح کو ادارہ ہذا کے علم میں یہ بات آئی کہ مطالعہ پاکستان جماعت نہم کی کتاب جس کے ملزمان مصنفین محمد حسین چودھری، مسز عظمیٰ اعظم پبلشر جی ایف ایچ پبلشرز اردو بازار لاہور نے بدنیتی و دانستہ طور پر مذکورہ کتاب کے منظور شدہ

مسودات کے صفحہ نمبر 5 پر مضمون عقیدہء رسالت مآب ﷺ سے متعلق الفاظ حذف کئے اور عبارت تبدیل کر کے سخت زیادتی کی جس سے اُمتِ مسلمہ اور پاکستان بھر میں بسنے والے لوگوں کے مذہبی جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ سب کی شدید دل آزاری ہوئی اور سوچی سمجھی سازش کے تحت آئندہ نسلوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ اگر ملزمان کے خلاف فوری کارروائی نہ کی۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف سے بات کر کے اس کمیٹی میں شامل ہو جائیں۔ اس طرح کی 26 ایف آئی آرز ہیں جبکہ آپ نے صرف ایک ایف آئی آر کا ذکر کیا ہے۔ ہم سارے اُن 26 ایف آئی آرز کو follow کر رہے ہیں، ہم اپنے ایمان سے follow کر رہے ہیں اور ہم انشاءاللہ اُن سب کو سزائیں دلوائیں گے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وزیر موصوف مجھے اس ایف آئی آر کے بارے میں بتائیں کہ اس ایف آئی آر کے ملزمان کا کیا بنا ہے؟

جناب چیئرمین: اس ایف آئی آر کے بارے میں آپ مجھ سے پوچھ لیجئے گا۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ Order in the House please

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! آپ بھی اس کمیٹی میں ہیں اور میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں۔ یہ کمیٹی ان ساری کتابوں کو دیکھ رہی ہے۔ اس حوالے سے جتنی ایف آئی آرز ہوئی ہیں انہیں پوری کمیٹی دیکھ رہی ہے اور ان کے قائد حزب اختلاف بھی اُس کمیٹی میں ہیں۔ معزز ممبر اپنے قائد حزب اختلاف سے request کر کے اس کمیٹی میں شامل ہو جائیں ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

MR KHALEEL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! It's a highly but sensitive matter , so I would request you that it is good that I should not speak on that because I already belong to another faith so I don't want to speak on that but on the other hand we have the same respect for the Holy Prophet (PBUH) he is the last Prophet and is nothing after that so

what the concern and the question which my learned friend has raised I requested to him and have humbly submitted to the honorable Minister but only you can tell him what happened to the accused persons whether they have been arrested or are absconders. It is as simple as that. There is no mysterious mystery.

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ان کے اوپر ایف آئی آرز ہوئی تھیں۔ 32046 کتابیں ضبط کر لی گئی ہیں، نئی کتاب میں توسیع کر دی گئی ہے۔ میرے پاس وہ کتاب بھی موجود ہے جس میں توسیع کی گئی ہے۔ اس پبلشر کی کُتب کی اشاعت بڑھانے پر مکمل پابندی لگا دی گئی ہے تو ہم نے یہ چار steps لئے ہیں۔ These are the steps that has been taken.

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! I would like to speak again that it is an admitted fact that special committee has been formulated for this specific matter that has happened in the books so the Minister is saying rightly that all these books have been removed from the shops and even recently all the Holy Books and all the Prophets and Khulfa-e-Rashdeen even the Holy Bible, Old Testament and New Testament is also included in the list. I am the member of that committee and Hon'ble Law Minister, Hon'ble Education Minister as well as the Leader of the Opposition, Hon'ble Hamza Sahib, all have agreed to it.

MR CHAIRMAN: Thank you very much. I want to read a rule.

> "It shall not ask for information on matters under the consideration of a committee nor shall it ask about the proceedings of the committee unless such proceedings

have been placed before the Assembly by report of the committee."

یہ sub-judice to the committee ہے اس لئے اس پر سوال کیا بھی نہیں جا سکتا۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وزیر موصوف میرے سوال کا جواب دیں، نہیں تو میں walk out کر جاؤں گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! معزز ممبر سے کہیں کہ ذرا walk out تو کر دیں، پلیز۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں ضم کردہ سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*2581: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں حکومت نے بوائز و گرلز، پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو مرج کروایا ہے ان سکولوں میں کتنے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنے بوائز اور گرلز سکولوں کو مرج کیا گیا سکول کا نام اور ٹاؤن کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن بوائز و گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو دوسرے سکولوں میں ضم کیا گیا ان کی عمارتیں خالی پڑی ہیں یا بااثر لوگوں نے قبضہ کر لیا ہے اگر خالی ہیں تو مذکورہ بلڈنگز کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں حکومت کی مروجہ ضم کرنے کی پالیسی اور بعد از اتھارٹی کی اجازت سے اُنتیس بوائز / گرلز پرائمری و مڈل سکولوں کو ضم کیا گیا ہے۔ جن میں سے دو سکول CDGL کے شامل ہیں۔ CDGL کے دو ضم کردہ سکولوں میں ایک گرلز اور ایک بوائز سکول شامل ہے جبکہ کسی بھی ہائی سکول کو ضم نہیں کیا گیا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں کل اُنتیس بوائز، گرلز پرائمری و مڈل سکولوں کو ضم کیا گیا ہے۔ تمام سکولوں کے نام اور ٹاؤن کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جن بوائز، گرلز پرائمری و مڈل سکولوں کو ضم کیا گیا ہے ان کی بلڈنگ کسی بھی بااثر افراد کے قبضہ میں نہ ہے مزید ان سکولوں کی بلڈنگز خالی نہ ہیں، وہاں پر ضم سکولز چل رہے ہیں۔

صوبہ میں نئے بلدیاتی نظام میں
ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے کردار سے متعلقہ تفصیلات

*2725: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے لئے 273۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں نئے بلدیاتی نظام میں ڈسٹرکٹ اتھارٹیز کا کیا کردار ہے؟

(ب) کیامذکورہ رقم ڈسٹرکٹ اتھارٹیز کو اپنا کردار ادا کرنے کے لئے کافی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔273۔ارب روپے پنجاب میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے لئے مختص کئے گئے ہیں رواں مالی سال20-2019 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ماہ ستمبر 2019 تک 67628.883بلین روپے جاری کر دیئے ہیں۔نئے بلدیاتی نظام پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں ڈسٹرکٹ اتھارٹیز کا کوئی کردار نہ ہے۔

(ب) مذکورہ رقم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کو اپنا کردار ادا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔

قانون پنجاب لازمی تدریس قرآن 2018 پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات.

*2804: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قانون پنجاب لازمی تدریس قرآن 2018 پر عملدرآمد کے لئے محکمہ سکولز ایجوکیشن نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیامجوزہ بالا قانون کے رولز بنائے گئے ہیں؟

(ج) اگر اب تک رولز نہیں بنائے گئے تو ابھی کس سٹیج پر ہیں؟

(د) اس قانون پر من وعن عمل کب تک ممکن ہو سکے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے قانون پنجاب لازمی تدریس قرآن2018 کو اس کی اصل روح کے مطابق نافذ کرنے کے لئے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے "سکیم آف سٹڈیز" پر نظر ثانی کی اور بورڈ آف گورنرز سے نئی "سکیم آف سٹڈیز" منظور کروائی۔ جس کے مطابق گورنمنٹ آف دی پنجاب کے ماتحت تمام پرائیوٹ اور سرکاری سکولوں میں گریڈ5 تک کے تمام مسلمان طلباء کے لئے مکمل قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم لازمی ہے اور امتحان میں ناظرہ قرآن کے باقاعدہ نمبر شامل کئے گئے ہیں۔

(ب) چھٹی سے بارہویں جماعت کے طلباء کے لئے ترجمہ قرآن مجید، مختلف تقسیم کار کے تحت پڑھنا لازم ہے اور اس کے باقاعدہ نمبر شامل کئے گئے ہیں۔

(ج) مورخہ 14-مارچ 2019 کو مختلف محکموں کے سر براہان اور نمائندوں کی منعقدہ میٹنگ میں چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ کی تجویز پر متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ "دی علم فاؤنڈیشن" کراچی کا تیار کردہ ترجمہ قرآن" مطالعہ اسلام "جو اتحاد تنظیمات المدارس پاکستان (تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم) سے منظور شدہ ہے اسی کو من و عن پنجاب بھر میں نافذ کیا جائے گا۔

(د) متذکرہ بالا میٹنگ کے شرکاء کے فیصلہ کے مطابق سید احسن شاہ میسرز ویسٹ پاکستان کمپنی، لاہور کو قرآن مجید کے نسخہ جات کی طباعت کا کام سونپا گیا ہے۔ مورخہ 20-اگست2019 کو بروئے مراسلہ نمبر(D/(M/344) چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ سے "نورانی قاعدہ" از مولوی نور محمد "یسّرنا القرآن" اور متن قرآن مجید (طبع شدہ پاک کمپنی) کی تصدیق کے لئے گزارش کی گئی۔ مورخہ 14-اکتوبر2019 کو مراسلہ نمبر PQB(Meetings)-8/2019 کے تحت چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ کی طرف سے متذکرہ بالا نسخہ قرآن مجید اور نورانی قاعدوں کے اغلاط سے پاک ہونے کا سرٹیفکیٹ موصول ہوا۔ مورخہ 14-مارچ2019 کو منعقد اجلاس کے شرکاء کے مجوزہ، دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ ترجمہ قرآن کے نفاذ کے لئے منسٹری آف

ایجوکیشن اسلام آباد کے ذمہ داراں سے مختلف اوقات میں خط وکتابت، مراسلت اور ٹیلیفونوں پر وقتاً فوقتاً گفتگو کے نتیجہ میں یہ بات علم میں آئی ہے کہ ترجمہ قرآن کی چھ جلدیں تیار ہو چکی ہیں جبکہ آخری جلد بہت جلد تکمیل پذیر ہو جائے گی۔ ناظرہ قرآن پاک کے لئے، پنجاب قرآن بورڈ سے تصدیق شدہ نسخہ قرآن طباعت کے لئے تیار ہے مجاز اتھارٹی کے حکم نامے کے بعد اس پر مزید process شروع کر دیا جائے گا۔ ترجمہ قرآن کے لئے Ministry of Federal Education سے منظور شدہ "دی علم فاؤنڈیشن" کے مرتب کردہ ترجمہ قرآن "مطالعہ اسلام" کی تکمیل اور سکولز ایجوکیشن پنجاب سے منظوری کے بعد فوری طور پر نافذ کر دیا جائے گا۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت
سکولوں کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2994: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت سکولوں کا معیار بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت کئے گئے اقدامات کی حکومت کی کس سطح سے توثیق ہوئی ہے؟

(ج) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت اب تک کتنے ایم او یو پر دستخط ہوئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (پیف) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت کم وسیلہ اور سماجی ومعاشی وسائل سے محروم گھرانوں کے بچوں کو مفت ومعیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے سرگرداں ہے۔ پیف کے ذریعے صوبہ پنجاب میں 2,628,123 طلباء وطالبات 7,509 پارٹنر سکولوں میں مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پیف اپنے پارٹنر سکولوں کو ماہانہ -/55 روپے پرائمری سیکشن، -/600 روپے مڈل سیکشن، -/900 روپے

سیکنڈری لیول برائے آرٹس جبکہ -/1100روپے سیکنڈری لیول برائے سائنس مضامین فی کس ہر ماہ بذریعہ بنک اکاؤنٹ فیس ایڈوانس ادا کرتی ہے۔

اس حوالے سے پیف نے صوبہ بھر میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت چلنے والے سکولوں کا معیار بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

سکولوں میں انفراسٹرکچر اور انتظامی معاملات میں مسلسل بہتری کے لئے جدید طرز پر سال میں دو مرتبہ ڈیجیٹل مانیٹرنگ کا نظام مرتب کیا گیا ہے جس میں پیف کے ایم ای اوز اور آفیسرز سکولوں کا انتظامی نظام چیک کرنے کے بعد سکولوں کی بہتری کے لئے اصلاحی تجاویز بھی دیتے ہیں۔ اس حوالے سے ہر سکول میں مکمل انفراسٹرکچر دیکھا جاتا ہے جس میں سکول کے کلاس رومز، واش روم، سکول کی چھتیں، سکول میں کمروں کا ہوادار ہونا، فرش کا ٹھیک ہونا، رنگ وروغن سے دیواروں کا مزین ہونا شامل ہے جبکہ سکول میں بچوں کے لئے پینے کا صاف پانی، پنکھے اور بجلی نہ ہونے کی صورت میں متبادل انتظام بشمول جنریٹر، یوپی ایس سولر کرنا بھی سکول مالکان کے لئے ضروری ہے۔

مزید برآں سکول مالکان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سکول بلڈنگ کا "بلڈنگ فٹنس سرٹیفکیٹ" بنوا کر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو مہیا کریں تاکہ اس حوالے سے اطمینان رکھا جاسکے کہ سکول بلڈنگ طلباء وطالبات کے لئے محفوظ ہے۔

سکول میں تحصیل کی سطح پر تمام بچوں کو درسی کتب کی بروقت فراہمی کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہر سال پیف سے منسلک تمام سکولوں کے بچوں کو درسی کتابیں تعلیمی سال کے آغاز پر ہی مہیا کر دی جاتی ہیں۔

ہر سکول میں معیار تعلیم کو جانچنے اور اس میں بہتری کے لئے سالانہ کوالٹی انشورنس ٹیسٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس کی مکمل تیاری اکیڈمک ڈویلپمنٹ یونٹ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے جس میں ناقص کارکردگی پیش کرنے والے سکولوں میں تعلیمی نظام میں بہتری کے لئے اساتذہ کے لئے خاص طور پر تربیت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اساتذہ کی تربیت کے پروگرامز کے توسط سے اساتذہ کی استعداد میں

اضافہ کیا جاتا ہے اور اب تک 5,370 ٹریننگ سیشنز کے ذریعے 16,232 سکولوں میں 53,029 اساتذہ کو پچھلے پانچ سالوں میں تربیت دی جاچکی ہے۔

منتخب سکولوں میں چھوٹے بچوں کو کھیل کود کے ذریعے معیاری تعلیم مہیا کرنے کے لئے Early Childhood Education پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کے تحت 51,070 بچوں کے 454 پارٹنر سکولوں میں تعلیم مہیا کی جارہی ہے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن طلباء میں پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کرتا ہے جس کے ذریعے سکولوں میں تقریری مقابلے اور کوئز پروگرامز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تمام طالب علموں کا ریکارڈ سٹوڈنٹ انفارمیشن سسٹم (SIS) کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے تاکہ سکولوں کا نظام جدید خطوط پر استوار کیا جا سکے۔ سکولوں اور پیف کے درمیان باہمی رابطے کی مضبوطی کے لئے ضلعی رابطہ اجلاس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں تمام سکولوں کی حاضری لازم ہوتی ہے تاکہ باہمی مشاورت سے تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔

پیف کی طرف سے محکمہ برائے خصوصی تعلیم کے تعاون سے معذور بچوں کے لئے Punjab Inclusive Education Project(PIEP) کے ذریعے 376 پارٹنر سکولوں کو چالیس ہزار روپے کی خصوصی گرانٹ دی گئی جس کے تحت 2582 بچوں کو چلنے کے لئے ریمپ، وہیل چیئرز اور مختلف جدید آلات فراہم کئے گئے۔ مزید برآں ہر سکول میں فی بچہ -/400 روپے اضافی بھی دیا گیا تاکہ ان بچوں کے لئے سپیشل اساتذہ تعینات کئے جاسکیں۔ اس کے علاوہ معذور بچوں کی تعلیم کے لئے اساتذہ کے لئے خصوصی تربیت کا انتظام بھی کیا جاتا رہا ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے منسلک ادارہ ہے جو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل پر کام کر رہا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تمام تر انتظامی اختیارات بورڈ آف ڈائریکٹرز کے پاس ہیں اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لئے گئے اقدامات کی توثیق بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل کے تحت منسلک سکولوں سے (MOU) سائن نہیں کرتا بلکہ معاہدہ شراکت داری(Partnership Agreement) کرتا ہے جس کے تحت پرائیویٹ سکولز تمام رجسٹرڈ طلباء و طالبات کو مفت تعلیم دینے کے پابند ہوتے ہیں۔اس وقت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ساتھ معاہدہ شراکت داری کے تحت چلنے والے سکولوں کی تعداد 7509 ہے۔

شیخوپورہ: گورنمنٹ منڈیالی سکول (بوائز)
کے تعلیمی ریکارڈ اور ایجوکیٹرز کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***3053: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سکول (بوائز) منڈیالی ضلع شیخوپورہ کا میٹرک، مڈل اور پرائمری کا دو سالہ تعلیمی ریکارڈ کیسا رہا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ منڈیالی سکول سے 23 ایجوکیٹرز کو ناقص کارکردگی کی بناء پر نکالا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ایجوکیٹرز کی کارکردگی جانچنے کا پیمانہ کیا رکھا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ سکول (بوائز) منڈیالی ضلع شیخوپورہ کا میٹرک، مڈل اور پرائمری کا دو سالہ تعلیمی ریکارڈ درج ذیل ہے:

سال	میٹرک	مڈل	پرائمری
2018	90**فیصد**	55**فیصد**	98**فیصد**
2019	82**فیصد**	65**فیصد**	86**فیصد**

میٹرک اور پرائمری کا رزلٹ بورڈز کے رزلٹ سے بہتر یا بہت قریب رہا۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ منڈیالی سکول (بوائز) سے 23 ایجوکیٹرز کو ناقص کارکردگی کی بناء پر نکالا گیا۔ جو کہ جناب CEO(DEA) ضلع شیخوپورہ کے جاری کردہ سرنڈرنگ آف سروسز آرڈر نمبر PA/4471/19 مورخہ 24.06.2019 کا پی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے مطابق وجوہات یہ ہیں۔

1. مورخہ 25.04.2019 کو سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کی سربراہی میں میٹنگ میں دیئے گئے احکامات منٹس آف میٹنگ کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. جناب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نے مارچ 2019 میں مذکورہ سکول کا اچانک وزٹ کیا اور کلاسز میں جا کر طلباء سے سوالات پوچھنے پر اساتذہ اور طلباء کی ناقص کارکردگی پر جناب CEO(DEA) ضلع شیخوپورہ کو مورخہ 12.06.2019 لیٹر نمبر SO (SE-III)5-84/2019 کے تحت ہدایات جاری کیں کہ ناقص ماحول اور ناقص کوالٹی ایجوکیشن کے باعث مذکورہ سکول کے ہیڈ ٹیچر سمیت تمام ٹیچرز کو معطل کر کے پوسٹ آؤٹ کیا جائے اور تاحکم ثانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سیکنڈری) کو رپورٹ کرنے کے احکامات جاری کئے گئے۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب اثبات میں ہے کیونکہ طلباء کی تعداد زیادہ ہونے کی بناء پر مذکورہ سکول کو چلانے کے لئے مورخہ 16.08.2019 کو ان 23 اساتذہ میں سے دس اساتذہ کو آرڈر نمبر PA/5072/19 کے تحت سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کی جاری کردہ ہدایات کے مطابق جناب CEO(DEO) شیخوپورہ کو دوبارہ اسی سکول میں بتاریخ اجراء سے سرنڈرنگ آرڈر واپس لے کر سروسز کو بحال کرنا پڑا۔ تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ بقیہ 13 اساتذہ کو مختلف سکولوں میں ایڈجسٹ کر دیا گیا۔ تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید یہ کہ ایجوکیٹرز کی کارکردگی جانچنے کا پیمانہ درج ذیل رکھا گیا ہے۔

1. طلباء کی تعلیمی حالت۔
2. استاد کا سبق پڑھانے کا طریق کار۔

3. طلباء کو دیئے گئے ہوم ورک کی جانچ پڑتال۔
4. کلاس روم کا ماحول۔
5. زبانی سوال و جواب۔

ضلع رحیم یار خان: پی پی۔266 میں
گورنمنٹ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3335: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں موجود ہائی سکولوں کی 19-2018 میں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں سے متعلق تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں کتنے گرلز ہائی سکول ہیں ان سکولوں کی 19-2008 کے نتیجہ اور کارکردگی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

پرائمری سکولز	مڈل/ایلیمنٹری سکولز	ہائی سکولز	کل سکولز
147	18	13	178

فہرست سکولز Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں موجود 13 بوائز/گرلز ہائی سکولوں میں 19-2018 کی نصابی سرگرمیاں بہت اچھی رہی ہیں۔ تمام ہائی سکولوں کے رزلٹ کی شرح فیصد مندرجہ ذیل ہے:

چھ ہائی سکولز میں رزلٹ کی شرح	:	81 فیصد سے 95 فیصد
چھ ہائی سکولز میں رزلٹ کی شرح	:	70 فیصد سے 80 فیصد

سکول وار رزلٹ کی شرح Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایک سکول گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر206/P جو کہ 2019 میں اپ گریڈ ہوا اس کا رزلٹ 2021 میں آئے گا۔ ان سکولز میں ان ڈور اور آؤٹ ڈور گیمز کروائی گئیں بعد از تحصیل سطح اور ضلعی سطح پر بھی تقریری مقابلہ جات، نعت گوئی، تلاوت کلام پاک اور مضمون نویسی جیسے مقابلہ جات منعقد کروائے گئے جن میں تمام ہائی سکولز نے حصہ لیا۔

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کوٹ سبزل نے تلاوت اور نعت میں ضلع میں دوسری پوزیشن اور کرکٹ میں تحصیل لیول پر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

(ج) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں تین گرلز ہائی سکول ہیں۔ ان سکولوں کے نتائج میٹرک سال 19-2018 درج ذیل ہے:

- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر195/P صادق آباد (76.67فیصد)
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر160/P صادق آباد (72.92فیصد)
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ سبزل صادق آباد (85.53فیصد)

فہرست Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ: سکولز ایجوکیشن کے لئے
مالی سال 20۔2019 میں مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3550: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس ضلع میں کتنی رقم سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال میں فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کس کس سکول کی بلڈنگ تعمیر کی جارہی ہے ان سکولوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں ان کے لئے کتنی رقم موجودہ مالی سال میں مختص کی گئی ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنے سکولز کی عمارات نہ ہے یا خستہ حالت میں ہے؟

(ہ) ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے حکومت کب تک فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع چنیوٹ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے لئے مالی سال 20-2019 میں 33.470 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 میں 23.069 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج)

1. گورنمنٹ ہائی سکول چنگڑانوالہ تحصیل لالیاں میں دو کلاس رومز جن کی تخمینہ لاگت 3.000 ملین روپے ہے۔
2. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول تحصیل لالیاں کی اپ گریڈیشن کی تخمینہ لاگت 9.720 ملین روپے ہے۔
3. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 190ج۔ب تحصیل بھوآنہ لاگت 3.470 ملین روپے۔ Construction & gate pillar of Boundary Wall(1486) Rft with gare
4. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹ میانہ چنیوٹ لاگت 2.530 ملین روپے Construction & gate pillar of Boundary Wall (1486) Rft with gare
5. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول پیلوال سیداں تحصیل لالیاں لاگت 1.264 ملین روپے Construction & gate pillar of Boundary Wall (1486) Rft with gare
6. گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جنڈ حسن قتال تحصیل لالیاں لاگت 1.085 ملین روپے Construction & gate pillar of Boundary Wall (1486) Rft with gare
7. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دارالبرکات چناب نگر لاگت 3.500 ملین روپے Construction of Shelter less School۔

(د) ضلع چنیوٹ میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ایم سی پبلک محلہ گڑھا چنیوٹ اور گورنمنٹ پرائمری سکول پکا تحصیل لالیاں کی عمارت خستہ حالت میں ہے۔

(ہ) ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے حکومت سے نئے مالی سال 20-2019 میں فنڈز فراہم کرنے کے لئے درخواست کی ہے۔

لاہور: پی پی۔146 میں موجود گرلز اور بوائز سکولز میں پینے کے صاف پانی اور لیٹرین کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*3565: **محترمہ سنبل مالک حسین**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔146 ضلع لاہور کے تمام گرلز اور بوائز سکولوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر نہ ہے جس کی وجہ سے طلباء وطالبات ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں لیٹرین کی تعداد بہت کم ہے اور صفائی کی صورتحال انتہائی خراب ہے ان سکولوں میں لیٹرین صفائی کے لئے عملے کی تعداد کیا ہے سکول وار تعداد اور نام کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے سکولوں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے تمام سکولوں میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے، لیٹرینوں کی صفائی کروانے اور مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) یہ درست نہ ہے حلقہ پی پی۔146 ضلع لاہور کے تمام گرلز اور بوائز سکولوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔ متعلقہ حلقہ میں کل 57 سرکاری سکول ہیں جن میں سے دس بوائز ہائی سکول، بیس گرلز ہائی سکولز، چار بوائز مڈل سکولز، گیارہ گرلز مڈل سکولز،

پانچ بوائز پرائمری سکولز اور سات گرلز پرائمری سکولز ہیں جن میں پینے کے لئے صاف پانی کی سہولیات میسر ہیں۔ سات ہائی سکولوں میں پہلے سے ہی واٹر فلٹریشن پلانٹ موجو ہیں اور ایک میں NSB کے تحت ایک فلٹریشن پلانٹ لگایا جارہا ہے جبکہ دو کا PC-I منظور شدہ ہے۔ مزید برآں حکومت نے اس سال 200 سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی منظوری دی ہے اور ان 200 میں سے 100 سکولوں کو پانچ لاکھ فی سکول کے حساب سے فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔146 میں طلباء وطالبات کے لئے واش رومز کی مناسب تعداد موجود ہے ان سکولوں میں واش رومز کی صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ صفائی کے عملے کی تعداد اور نام کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام سکولوں میں پینے کا پانی اور لیٹرینیں اور دیگر مسنگ فسیلٹیز کافی حد تک موجود ہیں اور اس مقصد کی لئے 20-2019 میں -/29011765 روپے فنڈز مختص کئے گئے جن میں سے -/21084509 روپے استعمال ہو گئے جبکہ -/7927256 روپے باقی فنڈز موجود ہیں۔

(د) تمام سکولوں میں پینے کا پانی، لیٹرینیں موجود ہیں اور گورنمنٹ مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے مناسب فنڈ سکولوں کو جاری کئے جاتے ہیں۔ تاہم مزید بہتری کے لئے جہاں کہیں سہولیات درکار ہوں گی دستیاب فنڈز سے فراہم کر دی جائیں گی۔

ضلع خانیوال سکولز میں فزیکل ٹیچر کی سیٹ ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3581: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال میں تقریباً 40 کے قریب سکولوں سے فزیکل ٹیچر کی سیٹ کو ختم کر کے کمپیوٹر سائنس و دیگر سبجیکٹ کی ٹیچر کو دے دی گئی ہے؟

(ب) سکولوں سے فزیکل ٹیچر کی جگہ دوسرے سبجیکٹ کے ٹیچر کے لئے کیوں دی گئی جبکہ ہر سکول کے بچوں کے لئے فزیکل ٹریننگ بہت ضروری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکولوں میں drill period نہ ہیں ان کو کب تک بحال کیا جائے گا؟

(د) کیا وجہ ہے کہ ضلع خانیوال کی ہر تحصیل کے سکولوں کی تحصیل لیول پر sports event میں شمولیت نہ ہونے کے برابر ہے کیا حکومت تمام سکولوں کی تحصیل لیول پر sports event میں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے کوئی اقدام اٹھا رہی ہے اگر ہاں تو کب تک اور کیسے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ سال 15-2014 اور 17-2016 جن مڈل / ہائی / ہائر سکولز میں کمپیوٹر لیبز موجود تھیں ان کو فنکشنل کرنے کے لئے کمپیوٹر سائنس (SESE) کی اسامیاں بذریعہ ریکروٹمنٹ دی گئی تھیں۔

(ب) تمام مڈل / ہائی / ہائر سیکنڈری سکولز میں فزیکل ٹیچر کی سیٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کوئی بھی سیٹ دوسرے سبجیکٹ کے ٹیچر کو نہ دی گئی ہے۔

(ج) جن سکولز میں فزیکل ٹیچر موجود ہیں ان میں باقاعدگی سے drill period ہو رہا ہے۔

(د) ضلع ہذا میں مراکز، تحصیل اور ضلع لیول پر ہر سال sports event منعقد کئے جا رہے ہیں۔

صوبہ میں دانش سکول سسٹم کے بجٹ اور عملہ کی تنخواہوں سے متعلقہ تفصیلات

*3621: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دانش سکول سسٹم کا سالانہ کتنا بجٹ ہے؟

(ب) آج تک کتنے بچے ان سکولوں سے مستفید ہوئے ہیں؟

(ج) ان سکولوں کے ملازمین کی تنخواہ کی مد سالانہ کتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) دانش سکولوں کا سالانہ آپریشنل بجٹ سال 20-2019، 2800 ملین روپے ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آج تک کُل 38524 طلباء وطالبات دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلنس سکولوں سے مستفید ہو چکے ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں سال 20-2019 میں اندازاً 1904 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری و پرائیویٹ سکولز میں موبائل فون کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*3636: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری و پرائیویٹ سکولز میں موبائل فون کا بے جا استعمال نوجوان نسل کو خراب کر رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے سرکاری و پرائیویٹ سکولز میں موبائل فون کے بے جا استعمال کو روکنے کے لئے سولہ سال کی عمر تک کے طلباء وطالبات کے لئے تمام سکولوں میں موبائل فون استعمال کرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ اس سلسلہ میں بذریعہ لیٹر نمبر DPI(SE)/13719 بتاریخ 08.11.2019 ہدایات جاری کی ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ کرسچین گرلز ہائر سیکنڈری سکول حاجی پورہ میں مستقل پرنسپل کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3682: **سیدہ فرح اعظمی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کرسچین گرلز ہائر سیکنڈری سکول حاجی پورہ سیالکوٹ میں گزشتہ تین سال سے گریڈ سولہ کی سینئر سائنس ٹیچر کو پرنسپل کا ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے جبکہ یہ پوسٹ گریڈ انیس کی ہے اس پوسٹ پر کب مستقل پرنسپل مقرر کی جائے گی تاکہ سکول بہتر طریقے سے چل سکے؟

(ب) سیالکوٹ میں پرائیویٹ طور پر چلنے والے سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا پرائیویٹ سکولز واکیڈمیز کسی قانون اور ضابطے کے تحت رجسٹرڈ ہیں اور کیا مہنگی فیسیں لے کر بچوں کو تعلیم دینے والی اکیڈمیز کے لئے قوانین وضابطہ مقرر ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ یہ پوسٹ 06.10.2016 سے خالی ہے۔ یہ پوسٹ گریڈ 20 کی ہے آن لائن ٹرانسفرز کے ذریعے کسی 20 گریڈ کی درخواست دہندہ پرنسپل کو خالی پوسٹ پر ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع سیالکوٹ میں پرائیویٹ طور پر چلنے والے سکولز کی تعداد 2680 ہے جن میں سے رجسٹر پرائیویٹ سکولز کی تعداد 2487 ہے جبکہ 193 سکولز رجسٹریشن کے پراسس میں ہیں۔

(ج)

1. The Punjab Private Educational Institution (Promotion and Regulation Ordinance, 1984 کے تحت پرائیویٹ سکولز کو رجسٹر کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ تمام پرائیویٹ سکولز سالانہ پانچ فیصد فیس میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ مزید تین فیصد اضافہ کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی سے منظوری لینا شرط ہے اگر کوئی مقرر کردہ شیڈول سے زیادہ اضافہ کرتا ہے تو وہ قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے اور ایسے سکولوں کے خلاف حسبِ ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

2. اکیڈمیز کی رجسٹریشن کے حوالے سے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی اختیار نہ ہے اور نہ ہی اس سے متعلقہ کوئی قانون موجود ہے۔ مزید برآں یہ کہ دفتر CEO(DEA) سیالکوٹ میں کسی بھی اکیڈمی میں رجسٹریشن کے حوالے سے درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے
بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیمی ترغیبی پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*3698: **محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والی ہزاروں بچیوں اور بچوں کو تعلیم دینے والا ترغیبی پروگرام چل رہا تھا کیا یہ پروگرام تاحال چل رہا ہے تو کس حیثیت میں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

محکمہ خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم نے وزیرِاعلیٰ کو ایک سمری مورخہ 21۔ جنوری 2016 کو ارسال کی جس کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو غیر رسمی تعلیم کی طرف مائل کرنا تھا لیکن بعد میں یہ پراجیکٹ محکمہ سکول ایجوکیشن کو سونپ دیا گیا جس نے الگ سے ایک سمری 22۔ جنوری 2016 کو وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جو کہ ایک مہینے بعد واپس موصول ہوئی اور اس کے تحت ضمنی گرانٹ 540.00 ملین روپے کی رقم مالی سال 16-2015 کے لئے مختص کی گئی۔ پنجاب میں بھٹوں پر بچوں کی جبری محنت روکنے کے لئے انسداد چائلڈ لیبر ایکٹ 20۔ جنوری 2016 کو نافذ کیا گیا اس ایکٹ کے تحت بچوں کی جبری محنت کو جرم سمجھا گیا۔ بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کی تعداد شمار کی گئی جس میں محکمہ سکول ایجوکیشن اربن یونٹ اور محکمہ محنت و افرادی قوت نے سروے کیا جن کی تعداد 91377 تھی۔

آغاز میں اس پروگرام کے تحت ان کارکنوں کو مبلغ -/2000روپے فی بچہ سکول میں داخلے پر دیئے گئے اور بعد میں مبلغ -/1000 روپے فی بچہ سکول میں 75فیصد حاضری کی تصدیق پر اعزازیہ دیا جاتا تھا اس ضمن میں یہ بات قابل غور ہے کہ بچوں کو کتب، یونیفارم، سکول بیگ اور جوتے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ مفت فراہم کرتا ہے۔

اپریل2018 تک پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی نے 75فیصد حاضری حاصل کرنے والوں کے لئے 1383.65 ملین روپے ادا کئے اس کے علاوہ خدمت کارڈز بھی جاری کئے۔ مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

i. مالی سال17-2016 میں900.000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے 250 ملین کی رقم مختلف ایجوکیشن اتھارٹیز کے ذریعے جبکہ 650.000 ملین روپے منجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے ذریعے جاری کئے گئے۔اس سال مستفید بچوں کی تعداد41504 تھی۔

ii. دورانِ مالی سال 18-2017 میں 1598.346 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے 351.620 ملین روپے کی رقم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز اور 621.579 ملین روپے کی رقم پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے ذریعے جاری کی گئی۔اس سال مستفید بچوں کی تعداد 87,013 تھی۔

iii. مالی سال19-2018کے دوران 1598.346 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے مبلغ 1118.398 ملین روپے کی رقم مختلف ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے ذریعے جاری کی گئی۔اس سال مستفید بچوں کی تعداد 91,055 تھی۔ یہ پروگرام کسی مرحلے پر بھی بند نہیں کیا گیا۔اس سلسلے میں موجودہ صورتحال یہ ہے کہ وزیرِاعلیٰ معائنہ ٹیم کے چیئرمین نے وزیرِاعلیٰ پنجاب آفس سے ایک تجویز کی منظوری حاصل کی ہے جس کے تحت پراجیکٹ پر مزید عملدرآمد جس میں مزید ضروری کارروائی، انتظامی اختیارات محکمہ خواندگی (لٹریسی) کو سونپ دیا جائے کیونکہ یہ ایک غیر رسمی تعلیم کا عمل ہے۔اس پر چیئرمین پی اینڈ ڈی بورڈ کی رائے لی گئی جس پر کچھ وضاحتیں طلب کی گئیں۔

ان وضاحتوں کی تشریح اور جواب کے بعد محکمہ سکول ایجوکیشن نے سمری وزیرِ اعلیٰ پنجاب کو منظوری کے لئے وزیر تعلیم کے آفس کے توسط سے جاری کر دی ہے۔اس میں محکمہ سکول ایجوکیشن نے تجویز دی ہے کہ قواعد وضوابط کے مطابق اس مد میں بچی ہوئی رقم مبلغ 500 ملین محکمہ خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم کو دی جائے۔ یہ معاملہ کابینہ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے مالیات وترقی کے اجلاس میں رکھا جائے گا اور ان کی منظوری کے بعد ان کو یہ رقم منتقل کر دی جائے گی۔

خانیوال: پی پی-209 میں بچیوں کے سکولز
کی عمارت کی تعمیر ومرمت اور بجلی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3700: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-209 خانیوال میں بچیوں کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی بلڈنگ کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کافی عرصہ سے ان کی طرف توجہ نہ دی جا رہی ہے ان کی تعداد و تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) پی پی-209 خانیوال میں بچیوں کے کتنے سکولز میں امتحانی ہال یا ملٹی پر پز ہال کی سہولیات موجود ہیں اگر جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی-209 خانیوال میں گرلز سکولز میں امتحانی ہال یا ملٹی پر پز ہال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-209 چک نمبر 10/45-آر کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں بجلی کی سہولت نہ ہے جبکہ وہاں پر صرف دو یا تین پول لگنے سے بجلی کی فراہمی ممکن ہے کیا حکومت اس سکول کے بجلی کے اہم مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔209 خانیوال میں چالیس گرلز پرائمری سکول، سولہ گرلز مڈل سکول، پانچ گرلز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول (ٹوٹل 62) سکولز موجود ہیں۔ مذکورہ بالا گرلز سکولوں میں کسی بھی سکول کی بلڈنگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔209 خانیوال میں کسی بھی گرلز سکول میں امتحانی ہال یا ملٹی پرپز حال موجود نہ ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے حلقہ پی پی۔209 میں فنڈز جاری کر دیئے جائیں تو پانچ گرلز ہائی سکولز اور ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں امتحانی ہال یا ملٹی پرپز ہال بنائے جاسکتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ پی پی۔209 چک نمبر45/10-آر کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں بجلی کی سہولت نہ ہے جبکہ بذریعہ سولر پینل بجلی کی سہولت مذکورہ سکول کو فراہم کی جارہی ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ سکول میں بجلی کنکشن کی منظوری اے ڈی پی سکیم 2019-20 میں ہوگئی ہے۔ درخواست برائے اجراء ڈیمانڈ نوٹس میپکو آفس خانیوال میں انڈر پراسس ہے۔ جیسے ہی ڈیمانڈ نوٹس محکمہ تعلیم کو موصول ہوگا اس پر مزید کارروائی کرتے ہوئے سکول میں بجلی کا کنکشن لگا دیا جائے گا۔

ساہیوال: 196، 199 اور 200 میں بوائز گرلز سکولز کی تعداد، بلڈنگز کی حالت اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3706: جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔196، پی پی۔199 اور پی پی۔200 میں کل کتنے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں، ان سکولوں کی مکمل تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پی پی۔196، پی پی۔199 اور پی پی۔200 میں کتنے بوائز و گرلز سکولز ایسے ہیں جن کی بلڈنگز کی حالت ناگفتہ بہ ہے یا مخدوش حالت میں ہے اور کتنے سکولوں کی چاردیواری نہیں ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) درج بالا حلقہ جات میں واقع سکولز میں مسنگ فسیلٹیز کیا کیا ہیں اور یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) پی پی-196، پی پی-199 اور پی پی-200 میں واقع کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ہے کب کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز 2019-20 میں کوئی اپ گریڈیشن پلان بھی موجود ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا پی پی-199 میں موجود پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز میں سٹاف و عملہ کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو کون کون سے سکولوں میں سیٹیں خالی ہیں کب تک ان کو پُر کر دیا جائے گا مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) **حلقہ پی پی-196:** میں کل بوائز پرائمری سکولز 47، مڈل سکولز چھ، ہائی سکولز بارہ اور ہائر سیکنڈری سکولز تین ہیں جبکہ کل گرلز پرائمری سکولز 59، مڈل سکولز 23، ہائی سکولز گیارہ اور ہائر سیکنڈری سکولز تین ہیں۔

حلقہ پی پی-199: میں کل بوائز پرائمری سکولز 8، مڈل سکولز 13، ہائی سکولز 13 اور ہائر سیکنڈری سکول ایک ہے جبکہ کل گرلز پرائمری سکولز 53، مڈل سکولز 24، ہائی سکولز 9 اور ہائر سیکنڈری سکولز 2 ہیں۔

حلقہ پی پی-200: میں کل بوائز پرائمری سکولز 50، مڈل سکولز 22 اور ہائی سکولز 21 ہیں جبکہ کل گرلز پرائمری سکولز 38، مڈل سکولز 23، ہائی سکولز 17 اور ہائر سیکنڈری سکولز 2 ہیں۔

(ب) پی پی-196 میں گیارہ سکولز کی بلڈنگ قابل مرمت ہے اور 17 سکولز کی چار دیواری نامکمل ہے، پی پی-199 میں چھ سکولز کی بلڈنگ قابل مرمت ہے اور چھ سکولز کی چار دیواری نامکمل ہے اور پی پی-200 میں تین سکولز کی بلڈنگ قابل مرمت ہے اور 32 سکولز کی چار دیواری نامکمل ہے، تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) جن سکولز میں مسنگ فسیلٹیز ہیں ان کی فہرست Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(د) مالی سال 18-2017 میں پی پی۔196 میں پرائمری سے مڈل ایک، مڈل سے ہائی تین، پی پی۔199 میں نیا پرائمری سکول ایک، پرائمری سے مڈل دو، مڈل سے ہائی دو اور ہائی سے ہائر سیکنڈری تین سکول اپ گریڈ ہوئے جبکہ پی پی۔200 میں کوئی سکول اپ گریڈ نہ ہوا۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) جی، نہیں۔ پی پی۔199 کے 124 سکولوں میں ٹیچرز کی مختلف اسامیاں خالی ہیں۔ گورنمنٹ ریشنلائزیشن کے ذریعے سکولوں میں درکار اساتذہ کی تعداد مہیا کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

تحصیل و ضلع ساہیوال کے سکولز میں کمپیوٹر لیب
کی سہولیات دینے کے اخراجات اور عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3710: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع ساہیوال میں کتنے سکولوں میں کمپیوٹر لیب موجود ہے یہ لیبز کب بنائی گئیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔196، پی پی۔199 اور پی پی۔200 میں واقع سکولوں میں کتنی کمپیوٹر لیب ہیں یہ کن کن سکولوں میں موجود ہیں اور وہاں پر کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) درج بالا کمپیوٹر لیبز کے قیام پر کل کتنی لاگت آئی وہاں پر تعینات سٹاف و عملہ کی تعلیمی قابلیت و مکمل تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا ان لیبز کی تعداد کو بڑھانے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے اگر ہاں تو کون کون سے سکولوں میں کمپیوٹر لیبز بنانے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع ساہیوال میں 201 سکولوں میں کمپیوٹر لیبز موجود ہیں، تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-196 میں کل 34 کمپیوٹر لیب موجود ہیں پی پی-199 میں کل 16 کمپیوٹر لیب موجود ہیں اور پی پی-200 میں کل 31 لیب موجود ہیں، تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ہر ایلیمنٹری سکول کی کمپیوٹر لیبز پانچ لاکھ فی کس اور ہائی سکول میں کمپیوٹر لیبز کی لاگت مختلف ریٹ 9 لاکھ اور 16 لاکھ فی لیب ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! زیر غور منصوبہ برائے کمپیوٹر لیب والے سکولز کی فہرست تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں سکولز ایجوکیشن میں
کنٹریکٹ اساتذہ کو مستقل کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3744: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ سکول ایجوکیشن میں اساتذہ میل / فی میل کی تعیناتی بابت کنٹریکٹ کا مستقل معیار کیا ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال کے تعلیمی مدارس میں کس معیار کے مطابق اساتذہ میل / فی میل کی تعیناتی کی گئی ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں کتنے معلم / معلمات ہیں جو فریضہ تعلیم کے لئے روزانہ اپنے گھر سے دور دراز کے سرکاری سکولز میں فروغ تعلیم کے لئے سفر کرتے ہیں کیا حکومت ان تمام مرد و خواتین اساتذہ کو اپنے گھر کے قریب ترین سکولز میں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ آف دی پنجاب، سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق تمام اساتذہ میل/فی میل کی تقرری کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور جن اساتذہ میل/فی میل کی سروس تین سال مکمل ہو جاتی ہے ان کوThe Punjab Regularization of Service Act, 2018کے تحتAppointing Authorityریگولر کرتی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں بھی گورنمنٹ آف دی پنجاب، سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق تمام اساتذہ میل / فی میل کی تعیناتی کی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں تقریباً 947 خواتین اساتذہ، 178 مرد اساتذہ فریضہ تعلیم کے لئے دور دراز گھر سے جاتے ہیں۔ جی ہاں گورنمنٹ آف دی پنجاب کی پالیسی کے مطابق تمام اساتذہ (مرد/خواتین) اپنی ٹرانسفر کے لئےonlineاپلائی کرسکتے ہیں اور ان کی ٹرانسفر بھی بذریعہ SIS پروگرام کی جاتی ہے۔

سرگودھا: کوٹ مومن میں
رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3760: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ مومن میں کتنے پرائیویٹ سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کتنے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چھوٹی چھوٹی گلیوں میں دو کمروں پر مشتمل سکول چلائے جارہے ہیں کیا حکومت اس طرح کے سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل کوٹ مومن میں کل 127 پرائیویٹ سکولز ہیں۔

(ب) تحصیل کوٹ مومن میں کل 62 رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز اور 65 غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز ہیں۔ 65 غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز کو شوکاز نوٹس جاری کئے گئے جن میں 14 سکولز نے رجسٹریشن کے لئے درخواست گزاردی ہے جبکہ 51 سکولز کو دوبارہ فائنل شوکاز نوٹس جاری کئے جا رہے ہیں۔

(ج) کوئی بھی رجسٹرڈ پرائیویٹ سکول صرف دو کمروں پر مشتمل نہ ہے۔ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی دو کمروں پر مشتمل سکولوں کو رجسٹرڈ نہیں کرتی ۔ تحصیل کوٹ مومن میں کسی بھی پرائیویٹ سکول کے صرف دو کمروں پر مشتمل ہونے کی رپورٹ نہ کی گئی ہے ۔اگر کوئی سکول چھ کمروں سے کم عمارت پر مشتمل ہوا تو اس کو تدریسی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور مالکان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

تحصیل صادق آباد گورنمنٹ گرلز پرائمری
سکول بستی مورن ودیگر سکولز کی اپ گریڈ سے متعلقہ تفصیلات

*3761: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد (ضلع رحیم یارخان) کے کتنے پرائمری سکولز کو2013 تا 2018 تک اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) مذکورہ تحصیل کے کتنے گرلز و بوائز مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ج) کیا گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی مورن اپ گریڈیشن کے معیار پر پورا اترتا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل صادق آباد (ضلع رحیم یار خان) کے چار پرائمری سکولز کو 2013 تا 2018 تک اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

سال	نام سکول	اپ گریڈیشن لیول
2018	GGESبہ بلوچاں	پرائمری سے ایلیمنٹری
2018	GGESچک NP/32	پرائمری سے ایلیمنٹری
2018	GGESطوطل مستوئی	پرائمری سے ایلیمنٹری
2018	GGESعابد کالونی	پرائمری سے ایلیمنٹری

(ب) مذکورہ تحصیل کے دو گرلز سکولز اور دو بوائز مڈل سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

سال	نام سکول	اپ گریڈیشن لیول
2016	GGHSچک P/173	ایلیمنٹری سے ہائی
2017	GGHSچک P/148	ایلیمنٹری سے ہائی
2019	GBHSداعووالا	ایلیمنٹری سے ہائی
2019	GBHSچک P/206	ایلیمنٹری سے ہائی

نیز GGHS چک P/186 کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے اس سکول کو ایلیمنٹری سے ہائی اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور SNE کے لئے اس سکول کا کیس CEO(DEA)، رحیم یار خان آفس کی طرف سے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بحوالہ نمبری D&P/9466 مورخہ 11.12.2019 کے تحت بھجوا دیا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ سکول گورنمنٹ آف پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دی گئی ہدایات بذریعہ SO(ADP-III)Policy/2019 مورخہ 17۔اپریل 2019 تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کے تحت اپ گریڈیشن کے معیار پر پورا اترتا ہے، اگلے مالی سال 21-2020 میں فنڈز کی دستیابی پر سکول کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جہلم: گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ڈھوک بدر کی اپ گریڈیشن و دیگر تفصیلات

*3767: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ڈھوک بدر تحصیل و ضلع جہلم کا رقبہ کتنے کینال ہے اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں طالبات کی تعداد کلاس وار کتنی ہے اور ٹیچرز کتنی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس گاؤں سے گرلز ہائی سکول کافی دور ہے جس کی وجہ سے بچیاں مڈل سے آگے تعلیم حاصل نہیں کر سکتی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سکول کو اپ گریڈ کرکے ہائی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ڈھوک بدر تحصیل و ضلع جہلم کا رقبہ دس کنال ایک مرلہ ہے اور عمارت دس کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) طالبات کی تعداد 201 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس	تعداد
ECE	11
N	16
I	26
II	26
III	18
IV	15
V	24
VI	20
VII	27
VIII	18
ٹوٹل	201

کل ٹیچرز کی تعداد چھ ہے۔

(ج) اس سکول سے تقریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈھوک لوناں ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ سکول ایجوکیشن فنڈز کی فراہمی پر قوانین وضوابط کے مطابق سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔189 میں گرلز ہائی سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3771: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں کس کس جگہ (گرلز و بوائز) ہائی سکولز چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) ان سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سکولز وار فراہم کریں؟

(د) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ سکول وار بتائیں نیز ان میں تعینات ٹیچرز کی تفصیل ان کے عہدہ گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹیز ہیں ان سکولوں کے لئے کتنے فنڈز موجودہ مالی سال20-2019 میں فراہم کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل سکول وار بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں گرلز و بوئز ہائی سکولز کی تعداد 16 ہے (گرلز 8 اور بوائز 8) فہرست ہائی سکولز تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں گرلز و بوئز ہائی سکولز کی بلڈنگز میں کمروں کی کل تعداد 528 ہے۔ فہرست کمرہ جات سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولز میں طلباء و طالبات کی کل تعداد 25578 ہے طالبات 13255 اور طلباء 12323 سکول وار تعداد تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) ان سکولز میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 671 اور خالی اسامیوں کی کل تعداد 32 جبکہ تعینات ٹیچرز کی تعداد 639 ہے ان کی تفصیل عہدہ و گریڈ وار تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں گرلز و بوائز ہائی سکولز میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں اور ان سکولوں کے لئے موجودہ مالی سال20-2019 میں کل فنڈز 11461177/- روپے فراہم کئے گئے ہیں سکول وار فنڈز کی تفصیلAnnex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: پی پی۔27 میں بوائز و گرلز سکول میں ہیڈ ماسٹر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3828: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔27 (جہلم) میں کتنے بوائز و گرلز سکولز ہیں ان سکولز میں ہیڈ ماسٹر کی کتنی پوسٹیں کب سے خالی ہیں تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے ایسے سکولز ہیں جن میں میل / فی میل ہیڈ ماسٹر گریڈ17 یا18 کی پوسٹ ہے اور وہاں پر جونیئر گریڈ ماسٹر / انچارج تعینات کیا گیا ہے اور کب سے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت جن سکولز میں جونیئر گریڈ کے سکول انچارج تعینات ہیں ان سکولز میں مستقل ہیڈ انچارج تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف)

بوائز سکول گریڈ17	بوائز سکول گریڈ18	گرلز سکول گریڈ17	گرلز سکول گریڈ18
12	05	10	0

(ب)

بوائز سکول گریڈ17	بوائز سکول گریڈ18	گرلز سکول گریڈ17	گرلز سکول گریڈ18
26	13	43	11

(ج) محکمہ تعلیم (سکولز) میں تمام تبادلہ جات آن لائن (SIS) کے ذریعے کئے جا رہے ہیں۔ جلد ہی آن لائن ٹرانسفر کا دور شروع ہونے والا ہے لہٰذا حتی الامکان کوشش ہو گی کہ خالی پوسٹوں پر مستقل ہیڈ لگا دیئے جائیں۔

پیف میں طلباء کی فیس کی ادائیگی (ب) فارم سے مشروط کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3846: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیف میں طلباء کی فیس کی ادائیگی (ب) فارم جمع کرانے سے مشروط ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ شرط کیوں عائد کی گئی ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والے سکولوں میں بچوں کی فیس کی ادائیگی تا حال (ب) فارم سے مشروط نہیں ہے۔

(ب) جواب نہ میں ہے۔

ڈیرہ غازی خان: گورنمنٹ گرلز ہائی سکولز میں سلائی مشینوں کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*3869: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکولز میں سینکڑوں کی تعداد میں سلائی مشینیں موجود ہیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں سلائی سکھانے والی ٹیچرز تعینات ہیں؟

(ج) یہ سلائی مشینیں کس حالت میں موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان کے پندرہ گرلز سکولوں میں 366 سلائی مشینیں موجود ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کی طرف سے سلائی سکھانے کے لئے کوئی ٹیچرز تعینات نہ ہیں تاہم بعض ٹیچرز جو سلائی کڑھائی کے کام سے واقفیت رکھتی ہیں، وہ طالبات کو سلائی کی بنیادی تربیت دے رہی ہیں۔

(ج) تمام سلائی مشینیں درست حالت میں ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں سکولز کی تعداد اور بنیادی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3890: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں کتنے ایسے سکولز ہیں جو چاردیواری اور بیت الخلاء کی بنیادی سہولت سے محروم ہیں؟

(ج) کون کون سے ایسے سکولز ہیں جن کی عمارت خستہ حال ہیں اگر ایسے کوئی سکولز ہیں تو ان کی تعمیر کب تک کروادی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں 475 پرائمری (205 بوائز، 270 گرلز) 127 مڈل (51 بوائز، 76 گرلز) 160 ہائی (74 بوائز، 86 گرلز) اور 16 ہائر سیکنڈری (6 بوائز، 10 گرلز) سکولز ہیں۔

(ب) ضلع کے تمام سکولز کی چاردیواری مکمل ہے ماسوائے ایک پرائمری سکول کے جس کی چار دیواری ADP 2020-21 میں ڈال دی گئی ہے جبکہ تمام سکولز میں بیت الخلاء کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ضلع کے کل 778 سکولز میں سے اٹھارہ سکولز کی عمارتوں کے کچھ حصہ جات خستہ حال ہیں جن کی تعمیر / مرمت کے لئے نام ADP 2020-21 میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: شہر میں گورنمنٹ بوائز اور گرلز سکولوں
کی تعداد اور ان میں صاف پانی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

824: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں بچیوں اور بچوں کے کل کتنے سرکاری سکول قائم ہیں؟

(ب) کیا لاہور کے تمام سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں؟

(ج) واٹر فلٹریشن پلانٹ میں فلٹرز کی صفائی کے لئے کیا مدت اور طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) لاہور شہر میں چلنے والے بچیوں اور بچوں کے سرکاری سکولز کی تعداد 1124 ہے۔

(ب) لاہور کے تمام سرکاری سکولوں میں سے صرف 54 سکولز میں ہی واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں۔ مزید برآں حکومت نے اس سال 200 سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی منظوری دی ہے اور ان 200 سکولوں میں سے 100 سکولوں کو پانچ لاکھ فی سکول کے حساب سے فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں اور واٹر فلٹریشن پلانٹ اسی سال لگا دیئے جائیں گے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ پرائیویٹ کمپنی کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں اور پرائیویٹ کمپنی اپنے طریق کار کے مطابق مدت صفائی کا تعین کرتی ہے اور فلٹرز کی مدت میعاد ختم ہونے کے بعد نیا نصب کر دیتی ہے۔

جھنگ: صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت
سے محروم گرلز پرائمری ہائی سکولز سے متعلقہ تفصیلات

852: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ کے کتنے گرلز، پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت نہ ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈ نہ ہیں اور کتنے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جھنگ کے تمام گرلز پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت موجود ہے شہری علاقہ میں جہاں پینے کے صاف پانی کا مسئلہ تھا وہاں فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں کچھ سکولوں میں تعداد کی نسبت لیٹرین کم تھیں۔UNICEF کی مدد سے 60 سکولوں میں 270 لیٹرین بنائی گئی ہیں تاہم NSB گرانٹ جاری کر دی گئی ہے جس سے لیٹرینوں کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع جھنگ میں 1482 میں سے 292 پرائمری، ایلیمنٹری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈ موجود ہیں باقی ماندہ سکولوں میں رقبہ کم ہونے کی صورت میں کھیلوں کے گراؤنڈ نہیں بنائے جاسکتے جھنگ کے تمام سکولوں میں کم از کم دو اساتذہ والی پالیسی نافذ ہونے کی وجہ سے تمام سکولوں میں سٹاف پورا ہے خالی سیٹوں پر بھرتی گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق کی جائے گی۔

ضلع بہاولپور میں سکولوں کی زیر تعمیر بلڈنگز اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

854: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں سکولوں کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں رکھی گئی ہے؟

(ب) اس وقت ضلع ہذا کے کتنے سکولوں کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے ان سکولوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 کے اختتام تک کس کس سکول کی بلڈنگ مکمل ہو جائے گی؟

(د) آئندہ مالی سال میں کتنے سکولوں کی عمارات کی تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے؟

(ہ) ضلع ہذا کے کتنے سکولوں کی عمارات خستہ حالت میں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ADP سال20-2019 کے لئے تمام بلاکس / سکیم کے لئے64.570 ملین روپے مختص ہیں۔ جس میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے36.220 ملین کی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے۔

(ب) کل آٹھ سکولوں میں بائیس عدد کلاس رومز زیر تعمیر ہیں جن کا کل تخمینہ لاگت 36.220 ملین روپے ہے، تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال20-2019 کے اختتام تک تمام سکولوں کی بلڈنگ مکمل ہو جائے گی۔

(د) آئندہ سال بجٹ کے مطابق سکولوں کی تعمیر کی جائے گی۔

(ہ) ضلع ہذا کے 231 سکولوں کی عمارت خستہ حالت میں ہے۔

تحصیل صادق آباد میں گرلز پرائمری، مڈل،
ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

891: جناب ممتاز علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں گرلز پرائمری مڈل ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنے گرلز پرائمری اور مڈل سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے؟

(ج) کتنے ایسے گرلز پرائمری اور مڈل سکول ہیں جن میں ٹوائلٹ کی سہولت تاحال نہیں ہے؟

(د) حکومت ان گرلز سکولوں میں سہولیات فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل صادق آباد میں گرلز پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد درج ذیل ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گرلز	پرائمری سکول	مڈل سکول	ہائی سکول	ہائر سیکنڈری سکول	کل سکولز
	231	37	21	03	292

(ب) تحصیل صادق آباد کے تمام گرلز پرائمری اور مڈل سکولوں میں چاردیواری کی سہولت موجود ہے۔

(ج) تحصیل صادق آباد کے تمام گرلز پرائمری اور مڈل سکولوں میں ٹوائلٹ کی سہولت موجود ہے۔

(د) تحصیل صادق آباد کے تمام گرلز پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

رحیم یار خان: پی پی-264 میں پرائمری، مڈل، ہائی بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

906: سید عثمان محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-264 میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی گرلز / بوائز سکولز ہیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے سکولز کی چار دیواری مکمل ہے اور کتنے سکولز چار دیواری سے محروم ہیں؟

(د) پی پی-264 کتنے سکولز میں پینے کا صاف پانی دستیاب نہ ہے؟

(ہ) جن سکولوں میں مندرجہ بالا سہولیات نہ ہیں حکومت کب تک ان سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) پی پی-264 میں پچھلے دو سالوں میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ہے سکولز وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-264 میں پرائمری، مڈل اور ہائی گرلز / بوائز سکولز کی تعداد درج ذیل ہے:

	پرائمری سکول	مڈل سکول	ہائی سکول	کل سکولز
بوائز	63	09	11	83
گرلز	52	11	06	69
ٹوٹل	115	20	17	152

(ب) حلقہ پی پی-264 کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی-264 کے تمام سکولوں میں چاردیواری کی سہولت میسر ہے۔

(د) حلقہ پی پی-264 کے تمام سکولوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی-264 کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(و) پچھلے دو سالوں کے دوران حلقہ پی پی-264 رحیم یار خان میں کوئی سکول اپ گریڈ نہ ہوا ہے۔

لاہور میں قائم سرکاری مسجد مکتب
سکول کی بندش اور متبادل تعلیمی بندوبست سے متعلقہ تفصیلات

910: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور میں قائم تمام سرکاری مساجد میں مسجد مکتب سکول بند کر دیئے ہیں ان سکولوں کو بند کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) ان سرکاری مسجد مکتب سکولوں میں کل کتنے طلباء زیر تعلیم تھے اور حکومت نے ان طلباء کی متبادل تعلیم کے لئے کیا بندوبست کیا ہے، تفصیل کے ساتھ بتایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) یہ درست نہ ہے گورنمنٹ نے کوئی بھی قائم شدہ مسجد مکتب سکول بند نہیں کیا ہے صرف وہ مسجد مکتب سکولز ضم کئے گئے ہیں جن میں لٹریسی ریٹ کم تھا اور بنیادی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ڈسٹرکٹ لاہور میں کل آٹھ مسجد مکتب سکولوں میں سے صرف پانچ مسجد مکتب سکولوں کو ضم کیا گیا ہے۔ باقی تین سکولوں کا لٹریسی ریٹ زیادہ ہونے

اور تمام بنیادی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے ضم نہیں کیا گیا اور پہلی حالت میں ہی چلنے دیا گیا ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور کے جن پانچ مسجد مکتب سکولوں کو حکومت پنجاب کی ضم کرنے والی پالیسی کے تحت اور بعد از مجاز اتھارٹی کی اجازت سے لیٹریسی ریٹ کم ہونے اور بنیادی سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے ضم کیا گیا وہاں کم و بیش 531 طلباء تھے جنہیں دیگر گورنمنٹ سکولوں میں داخل کروادیا گیا ہے اور وہ اپنی تعلیم وہاں پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چلڈرن لائبریری میں سٹاف اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

916: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں کل کتنا سٹاف کب سے تعینات ہے؟

(ب) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں سپوکن انگلش کورس کی مد میں کل کتنی آمدن اور اخراجات ہوئے سال 2016 تا 2019 کی تفصیل سال وار سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ لائبریری میں کل کتنی گاڑیاں ہیں ان گاڑیوں کی مینٹیننس اور ریپئرنگ کی مد میں سال 2017 سے اب تک کتنے اخراجات گاڑی وار ہوئے؟

(د) مذکورہ لائبریری میں پچھلے دو سالوں کے دوران کس کس سکول کے فنکشن کروائے گئے اور اس مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ہ) کیا حکومت نے مذکورہ لائبریری کا کبھی آڈٹ کروایا ہے اگر ہاں تو کب نہیں تو کیا اس کا آڈٹ تھرڈ پارٹی سے کروانے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعیناتی شہر	تعداد
لاہور	39
گوجرانوالہ	24
سرگودھا	20
سپیشل سیکشن لاہور	02
ٹوٹل	85

تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چلڈرن لائبریری کمپلیکس سپوکن انگلش کی مد میں آمدن اور اخراجات برائے سال 2016 تا 2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن (روپے)	اخراجات (روپے)
2016	108000	54000
2017	151000	75500
2018	169500	84750
2019	116000	58000
ٹوٹل	544500	272250

(ج) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں کل چھ گاڑیاں ہیں جس میں سے ایک گاڑی نمبر LOK-2428 ناقابل استعمال ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	اخراجات سال 18-2017	گاڑی نمبر	اخراجات سال 19-2018
LWL-532	102850/- روپے	LWL-532	19085/- روپے
LZU-3007	-	LZU-3007	93020/- روپے
LWQ-2572	111230/- روپے	LWQ-2572	91795/- روپے
LEG-6832	104440/- روپے	LEG-6332	32650/- روپے
LEG-6334	21880/- روپے	LEG-6334	-
LOK-2429	23600/- روپے	LOK-2429	40855/- روپے
ٹوٹل	364000/- روپے	ٹوٹل	277315/- روپے

(د) جنوری 2018 سے دسمبر 2019 تک دو سالوں میں 81 سکولوں کے پروگرام ہوئے اس مد میں -/1499000 روپے آمدن ہوئی۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی، ہاں! چلڈرن لائبریری کمپلیکس کا آڈٹ ستمبر 2018 میں برائے مالی سال 2012-2018 اے جی آفس نے کیا ہے۔

صوبہ کے تمام سکولز میں سولر پینل لگانے اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

953: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20۔2019 میں صوبہ کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے کیا لاہور میں ایسا سکول بھی ہے جہاں بجلی اور لٹرین کی سہولت میسر نہ ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔146 لاہور کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سولر پینل سال 2018 تا 2019 لگائے گئے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے متعدد پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں ابھی تک سولر پینل نہیں لگائے گئے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت نے مالی سال 20۔2019 کے بجٹ میں حلقہ پی پی۔146 لاہور کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مالی سال 20-2019 میں سولر پینل لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ ضلع لاہور میں تمام سکولوں میں بجلی اور لیٹرین کی سہولت میسر ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔146 لاہور میں سولر پینل سال19-2018میں کسی پرائمری، مڈل اور ہائی سکول میں نہیں لگایا گیا۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کیونکہ بجٹ میں ایسی کوئی تجویز نہ ہے۔

(د) حکومت نے بجٹ20-2019میں حلقہ پی پی۔146 لاہور کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) فی الحال ضلع لاہور میں حکومت سولر پینل لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور: پی پی۔146 میں بوائز و گرلز
سکولوں کی تعداد اور ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

954: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔146 لاہور میں کتنے بوائز و گرلز، پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں ان سکولوں کی تفصیل الگ الگ بیان فرمائیں ان سکولوں میں کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(ب) مالی سال19-2018میں مذکورہ سکولوں کی بہتری کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ سکولوں میں طالب علموں کی تعداد کے لحاظ سے ضرورت کے مطابق بلڈنگ موجود ہے اگر نہیں تو بلڈنگ کی کمی کو حکومت کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ٹیچنگ سٹاف و دیگر سٹاف کی تعداد کیا ہے مذکورہ حلقہ میں کس کس گریڈ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں طلباء و طالبات کی تعداد سٹاف کی تعداد سے مناسبت رکھتی ہے اگر سٹاف کی تعداد کم ہے تو حکومت کب تک ٹیچنگ سٹاف کو بھرتی کرے گی؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد بڑھانے اور مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-146 ضلع لاہور میں سرکاری تعلیمی اداروں کی تعداد درج ذیل ہے:

درجہ سکول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
پرائمری	05	08	13
مڈل	04	10	14
ہائی	10	20	30
ٹوٹل	19	38	57

ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں موجود ہیں۔

(ب) مالی سال19-2018 میں مذکورہ سکولوں کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے NSBفنڈز جاری کئے گئے ہیں تا کہ ان سکولوں میں زیادہ سے زیادہ بنیادی سہولتیں میسر ہو سکیں۔

(ج) حلقہ پی پی-146 کے تمام سکولوں میں طالب علموں کی تعداد کے مطابق بلڈنگ موجود ہے اور ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں موجود ہیں۔

(د) حلقہ پی پی-146 کے تمام سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف اور دیگر سٹاف و تعداد اور طالبات کی سکول وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مستقبل قریب میں حکومت جن سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی ہو گی وہاں حکومتی پالیسی کے مطابق اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

(ہ) حلقہ پی پی-146 کے جن سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی ہے حکومت پنجاب ان کو جلد از جلد پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جہاں مسنگ فسیلٹیز ہوں گی ان کو حکومت کی طرف سے فراہم کردہ NSBفنڈز سے مہیا کر دیا جائے گا۔

لاہور: بوائز و گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

981: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں سے کتنے سرکاری عمارتوں میں اور کتنی کرائے کی عمارتوں میں ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں جو سکول کرائے کی عمارتوں میں ہیں ان کا کتنا کرایہ سالانہ ادا کیا جارہا ہے؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں کی سرکاری عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور میں بوائز و گرلز سرکاری سکولز کی تعداد 1124 ہے:

نمبر شمار	لیول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
1	ہائر سیکنڈری سکول	10	19	29
2	ہائی سکولز	175	208	383
3	مڈل سکولز	67	117	184
4	پرائمری سکولز	279	246	525
5	مسجد مکتب سکولز	3	0	3
	ٹوٹل سکولز	534	590	1124

(ب) ضلع لاہور میں 1111 بوائز / گرلز سکولز سرکاری عمارتوں میں چل رہے ہیں جبکہ 13 سکولز کرائے کی بلڈنگز میں چل رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں کرایہ کی عمارتوں میں چلنے والے سکولز کے لئے کرایہ کی مد میں سالانہ مبلغ -/14,83,068 روپے ادا کئے جارہے ہیں۔

(د) گنجان آبادی کی وجہ سے ضلع لاہور میں کرایہ کی عمارتوں میں چلنے والے سکولز کے لئے متبادل سرکاری عمارات بنانے کے لئے مناسب جگہ میسر نہ ہے جیسے ہی ان سکولز کے قرب جوار میں مناسب جگہ میسر ہو گی تو سرکاری عمارتیں تعمیر کرکے ان سکولز کو شفٹ کردیا جائے گا۔

صوبہ میں اساتذہ کی کردار سازی کے حوالہ سے پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

1008: محترمہ شاہینہ کریم: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے سکولز میں طلباء کی کردار سازی کے حوالے سے کون کون سے پروگرام چلائے جارہے ہیں؟

(ب) کیااساتذہ کی کردار سازی پر بھی کوئی کام ہورہاہے ؟

(ج) کردار سازی کے حوالے سے محکمہ کس طرح اور کتنا چیک رکھ رہاہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ بھر کے سکولز میں طلباء کی کردار سازی کے حوالے سے مارننگ اسمبلی، گرل گائیڈنگ، ہفتہ وار بزم ادب ، ماہانہ بزم ادب ، سکاؤٹنگ مختلف تہوار پر کھیلوں کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

(ب) اساتذہ کی کردار سازی کے لئے سیمینار ، ریفر شر کورسز کا ضلعی سطح پرQAED میں ٹریننگ کاانعقاد کیاجاتاہے۔

(ج)

1. سپروائزری سٹاف مثلاً (CEO(DEA، DEOs، Dy DEOs اور AEO's سکولوں میں معائنے کے دوران کلاسز میں جاکر طلباء سے مختلف سوالات کرکے ان کے کردار کاجائزہ لیتے ہیں۔
2. سال بھر میں کئی موضوعات پر طلباء کے درمیان مقابلہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔
3. طلباء کو باقاعدہ ان کی کردار سازی کے حوالے سے کریکٹر سرٹیفکیٹ جاری کیاجاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ڈی پی ایس کی تعداد، برانچز کی رجسٹریشن اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1022: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایس پی ساہیوال میں کتنے کس کس جگہ ہیں کون کون سی برانچز کس کس بورڈ اور ادارے سے رجسٹرڈ ہیں ان کی ہر کیمپ کی اراضی کتنی کتنی ہے؟

(ب) ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار اور ادارہ وار بتائیں ان طالب علموں سے کتنی فیس کلاس وار وصول کی جاتی ہے؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، تعلیمی قابلیت بتائیں یکم جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک کتنے افراد کو ان اداروں میں کس کس عہدہ گریڈ پر بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت اور عہدہ بتائیں؟

(د) ان میں طالب علموں کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ہ) کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی ہیں عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(و) ان کیمپس کے پاس کتنی بسیں / وین پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں؟

(ز) ان کیمپسز کے پرنسپل کے نام بتائیں ان کے بورڈ آف ڈائریکٹر / گورنر کون کون سے افراد پر مشتمل ہیں ان کے نام مع سرکاری عہدہ بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع ساہیوال میں ڈی پی ایس کی دو برانچز اور چار سکول ہیں۔ ڈی پی ایس ساہیوال جس میں بوائز کالج اور گرلز ہائر سیکنڈری سکول شامل ہیں جبکہ چیچہ وطنی ڈی پی ایس میں بھی اسی طریقہ سے سکولز ہیں جن میں بوائز ہائر سیکنڈری سکول اور گرلز ہائر سیکنڈری سکول شامل ہیں۔ دونوں برانچز ساہیوال بورڈ سے رجسٹرڈ ہیں۔

ڈی پی ایس ساہیوال 61 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے جبکہ ڈی پی ایس چیچہ وطنی سات ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے؟

ساہیوال میں ایک اور برانچ کی تعمیر کے لئے 114 کنال اراضی لیز پر حاصل کر لی گئی ہے جس کی بلڈنگ کی تعمیر بہت جلد شروع ہو جائے گی؟

(ب) کلاس وار اور ادارہ وار طلباء کی تعداد اور کلاس وار فیس کی تفصیل Annexure–A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل Annexure–B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چیچہ وطنی سکول Annexure–C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جنوری 2019 سے دسمبر 2019 میں بھرتی کئے جانے والے افراد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ساہیوال سکول Annexure–D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟ چیچہ وطنی سکول Annexure–E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

(د) سائنس لیبارٹریز، کمپیوٹر لیبارٹریز، لائبریز، ملٹی پرپز ہال (ائر کنڈیشنڈ)، انڈور گیمز و آؤٹ ڈور تمام گیمز کی سہولت، ٹھنڈے پانی کے لئے تین عدد فلٹریشن پلانٹ ساہیوال میں اور ایک عدد فلٹریشن پلانٹ چیچہ وطنی میں۔ اس کے علاوہ پانی ٹھنڈا رکھنے کے واٹر کولرز میسر ہیں۔ دونوں برانچز میں بھاری جنریٹرز کی سہولت موجود ہیں۔ دونوں برانچز میں سکیورٹی کے لئے تقریباً 55 سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔ نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد کی سہولت موجود ہے۔ کورڈ واکنگ ٹریک گیٹ تا کلاس روم۔

(ہ) ڈی پی ایس ساہیوال اور چیچہ وطنی میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

ڈی پی ایس ساہیوال

نام اسامی	سکیل	تعداد
سبجیکٹ سپیشلسٹ انگریزی (فی میل) مارننگ	17	01
سبجیکٹ سپیشلسٹ ریاضی (میل) آفٹر نون	17	01

ڈی پی ایس چیچہ وطنی

نام اسامی	سکیل	تعداد
جونیئر ٹیچر (فی میل)	16	01

(و) ڈی پی ایس ساہیوال میں پانچ بسیں اور ڈی پی ایس چیچہ وطنی میں ایک بس پک اینڈ ڈراپ کے لئے موجود ہیں۔

(ز) ڈی پی ایس ساہیوال اور ڈی پی ایس چیچہ وطنی کے پرنسپل کا نام (بریگیڈئر (ر) سیّد انوار الحسن کرمانی ہے) جو کہ 2007 سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بورڈ آف ڈائریکٹر / گورنرز کی تفصیل Annexure – F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: حلقہ پی پی-185 میں
گرلز ایلیمنٹری سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1029: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں کل کتنے گرلز ایلیمنٹری سکولز ہیں؟

(ب) پچھلے مالی سال 19-2018 اور موجودہ مالی سال 20-2019 کے دوران اب تک کتنے گرلز پرائمری سکولز کو ایلیمنٹری سکولز اپ گریڈ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مستقبل قریب میں مزید گرلز پرائمری سکولز کو ایلیمنٹری سکولز اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل حلقہ 185 سے متعلقہ فراہم فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں کل 27 گرلز ایلیمنٹری سکولز ہیں۔

(ب) مالی سال کی 19-2018 اور موجودہ مالی سال 20-2019 کے دوران کوئی بھی گرلز پرائمری بطور گرلز ایلیمنٹری سکول اپ گریڈ نہ ہوا ہے۔

(ج) اس کا انحصار حکومت پنجاب کی طرف سے ADP 2020-21 کے دوران Block Allocation میں اپ گریڈیشن سکیم کے تحت فنڈز کی Allocation پر ہے۔

صوبہ کے سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1042: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں تاحال خالی ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں خواتین اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے تفصیل ضلع وار بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ پنجاب محکمہ سکول ایجوکیشن میں اساتذہ کی تاحال 77818 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن پنجاب میں خواتین اساتذہ کی تاحال 38150 اسامیاں خالی ہیں۔ ضلع وار خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں تجویز زیر غور ہے۔

ساہیوال: پی پی-198 میں پرائمری، مڈل، ہائی سکولز (بوائز و گرلز) کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

1051: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-198 ساہیوال میں جو پرائمری مڈل اور ہائی سکولز بوائز / گرلز موجود ہیں کیا سال 20-2019 میں ان کو اپ گریڈ کرنے کے لئے پلان موجود ہے اگر ہاں تو اب تک انہیں کیوں اپ گریڈ نہیں کیا گیا، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حلقہ پی پی-198 میں موجود بوائز / گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز میں سٹاف و عملہ کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو محکمہ ان خالی سیٹوں پر عملہ و سٹاف بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ ان حلقہ جات کی عوام کے اعلیٰ تعلیم کے لئے نئے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی، ہاں! گورنمنٹ آف پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر SO(SNE)Upgradation 2020 مورخہ 08-06-2020 کے تحت حلقہ پی پی-198 کے اٹھارہ عدد مڈل سکولوں کو ہائی سکول لیول پر اپ گریڈ کر دیا ہے۔ اور ان سکولوں میں نہم جماعت کے داخلہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-198 میں موجود بوائز / گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز میں سٹاف و عملہ کی تعداد پوری نہ ہے۔ خالی اسامیاں بذریعہ ٹرانسفر / ریشنلائزیشن پُر کی جارہی ہیں ضرورت پر نئی بھرتی حکومت کی پالیسی کے مطابق کی جائے گی۔

(ج) حکومت کا فی الحال ان علاقوں میں نئے سکولز قائم کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلا نوٹس نمبر 516 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ میں آپ سے request کرتا ہوں آپ walk out نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

No cross talk please. جناب محمد ارشد ملک! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت

561: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور "نیوز چینل" مورخہ 2020-06-28 کی خبر کے مطابق کاہنہ کے علاقہ گجومتہ کے قریب مسلح افراد نے شدید فائرنگ کی جس سے دو افراد جاں بحق اور دو شدید زخمی ہوگئے جس سے پورے علاقہ میں خوف وہراس پھیل گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تو کن افراد کے خلاف، کیا اس واقعہ میں کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ اس کی اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 568 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ!

ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل

568: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 2020-07-06 کی خبر کے مطابق لاہور ہربنس پورہ کے علاقہ میں موٹر سائیکل سواروں نے گاڑی پر فائرنگ کر دی جس میں پولیس ہیڈ کانسٹیبل کاشف سمیت دو افراد جاں بحق ہو گئے ؟

(ب) کیا مندرجہ بالا واردات میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس کیس کی اب تک کی کارروائی اور تفتیش سے آگاہ فرمائیں ؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 5757 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈجکوٹ روڈ پر جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی

577: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ فیکٹری ایریا ڈجکوٹ روڈ جانی پان شاپ کے مالک محمد رمضان کے گھر چار ڈاکو آتشیں اسلحہ سمیت داخل ہوئے گھر والوں کو اسلحہ کے زور پر یرغمال بنا کر گھر سے نقدی مبلغ -/7700000 روپے سمیت پرائز بانڈز، سعودیہ ریال مع طلائی زیورات اور موبائل سیٹ لے گئے جس کا مقدمہ 20/503۔جون 2020 تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد میں درج ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد ضلع خاص کر فیصل آباد شہر کی حدود میں ایسی وارداتیں روزمرہ ہو رہی ہیں مگر پولیس خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے درج بالا FIR میں ملزمان گرفتار نہ کرنے اور برآمدگی نہ ہونے پر متعلقہ ڈی پی او اور آر پی او نے کیا کارروائی ذمہ داران افسران کے خلاف کی ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں ؟

جناب چیئرمین: وزیر قانون!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/816 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ میں اس کا جواب محکمہ سے لے لوں گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/3 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی وزیر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کو بھی پینڈنگ کر دیں۔ میں ان دونوں تحاریک کا جواب محکمہ سے لے لوں گا اور ایوان کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/14 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں میڈیکل ٹاور قائم کرنے کا منصوبہ موجودہ مالی سال میں 400 ملین روپے کی allocation کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ پر لاگت کا تخمینہ تقریباً 6۔ارب روپے لگایا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے منظوری کے بعد IDAP کے اس منصوبے کی executing agency مقرر کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج جناح ہسپتال لاہور نےIDAP کے ساتھ agreement بھی کر لیا ہے۔IDAP نے اس منصوبے کےdocuments پر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔وہ عنقریب منظوری کے لئے متعلقہforum کو بھیج دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! تاہم معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ ان خدشات کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے کہ جناح ہسپتال کے ارد گرد بہت ٹریفک پہلے ہی ہوتی ہے جس میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور یہاں پارکنگ کے مسائل بہت بڑھ جائیں گے اس لئے اس دوران مناسب جگہ کی تلاش بھی جاری ہے لہٰذا یہ تاثر درست نہیں ہے کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی سستی کے باعث اس منصوبہ میں تاخیر ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین!اس میں تھوڑی سی یہ مشکل ہو گئی تھی کہ وہاں پہلے ہی ٹریفک کا بہت دباؤ ہے اگر ہم سڑک کے پار وہ ٹاور بنائیں گے تو پارکنگ کا بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ اس سے آگے یونیورسٹی کے قریب زمین ہے جو دیکھی جا رہی ہے۔انشاءاللہ اس منصوبے پر کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ بات کرنا چاہوں گی کہ ہم سوال جمع کراتے ہیں تو اس کے بعد ہمیں چھ چھ مہینے ان سوالات کے جوابات کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پہلے تو یہ ہے کہ حکومتی ممبران کے جوابات آپ بعد میں دیتے ہیں اور اپوزیشن کے سوالات پہلے ہوتے ہیں۔ ہمارا اسمبلی اجلاس دیر سے شروع ہوتا ہے اور اپوزیشن کے ممبران ایک ایک سوال کو اتنا لمبا کر دیتے ہیں کہ ہمارے سوالات رہ جاتے ہیں۔ ہمارے بہت اہم سوالات ہوتے ہیں تو ہم کس سے discuss کریں۔ ہمارے سوالات تو dispose of ہو گئے ہیں کیا ہم یہ سوالات دوبارہ جمع کرائیں؟

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ آئندہ ایسے نہیں ہو گا۔

سرکاری کارروائی

عام بحث

صحت پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس وقت پاکستان دنیا کی طرح ایک بہت بڑے pandemic کا سامنا کر رہا ہے جسے COVID-19 کے نام سے ساری دنیا اب جانتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ پنجاب نے اس دوران کیا کیا ہے۔ پنجاب میں پہلا کورونا کا کیس 10۔مارچ 2020 کو رپورٹ ہوا تھا۔ ہم نے کورونا ایکسپرٹ ایڈوائزری گروپ کو مارچ میں notify کر دیا تھا۔اس کے بعد ہم نے Provisional Response to COVID-19 پر کام شروع کر دیا۔ ہم نے ریگولر meetings کرنا شروع کر دیں اور اس کی سفارشات پر safety guidelines for healthcare service providers for use of PPs duty hours کا باقاعدہ نوٹیفکیشن کیا۔ Advisory regarding use of Chloroquine and Hydroxychloroquine notify کیا۔ Policy Algorithm for management of corona patients develop کیا۔ guidelines algorithm for management of critical patients develop کیں۔ پالیسی اور SOPs سامنے لائے، trial use of plasma transfusion therapy جس کی سب سے پہلے banking میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور PKLI میں شروع کی گئیں۔ سنٹرل کنٹرول روم علیحدہ سے establish کیا اور لاہور کے لئے ایک کنٹرول روم میو ہسپتال میں establish کیا گیا۔ Actemra injection which is considered to be a life-saving drug اس کی import کی گئی۔ اس کو باقاعدہ monitor کیا گیا۔ وزیراعلیٰ

نے ایک ہزار doses پبلک سیکٹر کے ہسپتالوں میں serious patients کے لئے منگوائے۔ ہم نے Antibodies tests اور Urological tests کا بندوبست کیا۔ Mortality audit or death due to corona were conducted الحمدللہ یہ سارے اقدامات اٹھانے کی وجہ سے بہتری آئی۔

جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم شروع ہوئے تھے تو ہماری 600 سے 700 tests کی capacity تھی۔ الحمدللہ اب ہم بارہ ہزار tests کی capacity رکھتے ہیں۔ ہم نے خاص طور پر لیول تین کی آٹھ labs تیار کیں۔ یہ اقدامات اٹھانے کے بعد آج اچھی خبر سامنے ہے اور میں آج کی figure آپ کے سامنے رکھتی ہوں کہ آج پنجاب کے اندر positive cases 90 ہزار ہیں لیکن آج پورے پنجاب میں positive 398 نکلے ہیں اور 24 گھنٹوں میں total deaths only four ہوئی ہیں۔ ہم اب چھ لاکھ 50 ہزار tests کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج ہم نے جو اقدامات اٹھائے ہیں تو میں آپ کو Washington Post کی headline ضرور دکھانا چاہوں گی کہ اس نے کہا ہے کہ Pakistan has flattened its coronavirus curve الحمدللہ یہ کام ساروں نے مل کر کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس پر خراج تحسین اپنے ڈیپارٹمنٹ کو، ایڈمنسٹریشن کو، وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کو پیش کرتی ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ جس طرح انہوں نے اس کو supervise کیا اور سنٹرل کمانڈ اینڈ کنٹرول سب سے بڑی بات ہے کہ ہر بندے نے اس میں اتنا اچھا حصہ ڈالا کہ آج پاکستان مع پنجاب فخر سے سر اونچا کر کے کہہ سکتا ہے کہ الحمدللہ اس وقت کورونا کے حالات پاکستان کے اندر اور خاص طور پر پنجاب میں جہاں infectivity rate اس وقت دس سے بھی کم ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! اس ایوان میں جتنے بھی معزز ممبرز بیٹھے ہیں اُن کو میں مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ ہم سب نے مل کر جنگ لڑی ہے اور اس میں اللہ نے ہمیں کامیابی دی ہے۔ جس طرح عید آ رہی ہے اس پر ہمیں خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ ہر قسم کا پرہیز کریں تاکہ جو downward curve جا رہا ہے اسی طرح ہی چلے۔

جناب چیئر مین! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس بات کا credit اسی article کے اندر دیا گیا ہے کہ جناب عمران خان نے جس طرح سمارٹ لاک ڈاؤن کیا ہے اس میں بازار بھی کھولے گئے ہیں، معیشت کو چلانے کی کوشش بھی کی ہے اور الحمدللہ لوگوں کے حالات بھی بہتر کئے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے پانچ ماہ سے مسلسل ایک جنگ رہی ہے اور اس جنگ میں frontline پر جو لوگ شہید ہوئے ہیں اُن کے نام میں نے صبح پیش کر دیئے تھے۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے وائس چانسلر مصطفیٰ کمال کے لئے highest civilian award recommend کیا ہے جو اچھی بات ہے کیونکہ وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے frontline warriors کی طرح شہادتیں نوش فرمائی ہیں اُن کو ہمیں خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔ ہم سب اُن کے خاندان والوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ commitment کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہ جنگ لڑی ہے ہم سب اُن کے ساتھ ہیں۔ جہاں تک الاؤنسز کی بات ہے تو جن ڈاکٹروں نے frontline پر کام کیا ہے ان کے لئے ہر قسم کے الاؤنس کی disbursement ہو رہی ہے۔ ہمیں 12۔ارب روپے دیئے گئے تھے جن میں سے تقریباً 275۔ ارب روپے واپس کر دیئے اور ایک ایک آنے کا سارا حساب کتاب website پر available ہے جو دیکھا جا سکتا ہے۔

جناب چیئر مین! ہم یہاں بحث کر رہے ہیں کہ ہم نے کیا کیا ہے تو میں یہ بتاتی چلوں کہ ہم نے شاید بہت بڑے بڑے پُل تو کھڑے نہیں کئے ہوں گے یا اورنج لائن ٹرین نہیں چلائی ہو گی لیکن ایک بات ضرور کی ہے کہ عام آدمی کی زندگی میں بہتری لانے کے لئے پوری کوشش کی ہے۔

جناب چیئر مین! صحت کا شعبہ جس پر سب نے تنقید کی ہے لیکن آج الحمدللہ Punjab is in a much better position to deal with huge pandemic. اتنے بڑے pandemic کے ساتھ جس طرح پنجاب میں کام ہوا ہے آج ہمارے پاس دس ہزار beds available ہیں جن میں oxygenated beds اور آئی سی یو میسر ہیں۔ ہم نے 100 ventilators add کئے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ بھی پڑھ کر بتاتی ہوں کہ پچھلے ایک سال کے اندر ہم نے 9۔ارب روپے کا equipment خریدا ہے جس میں ایم آئی آر مشینیں اور 300 وینٹی لیٹرز بھی شامل ہیں۔ اگر ہم پچھلے سال یہ 300 وینٹی لیٹرز نہ خریدتے تو آج شاید ہم اس وبا کا سامنا نہ کر پاتے

لہٰذا اس چیز کا credit حکومت کو جانا چاہئے کہ بروقت یہ قدم اُٹھایا۔ آج بہت سے ممبران یہاں پر موجود نہیں ہیں لیکن ہماری ایک بہن مسلسل یہ شکایت کرتی تھیں کی کون سی ڈویلپمنٹ کا کام ہوا ہے کیونکہ ابھی تک ایک اینٹ بھی نہیں لگائی تو میں اُن کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے آپ کی پرانی اینٹوں کو سنبھال لیا ہے اور یورالوجی انسٹیٹیوٹ کی بلڈنگ جسے آپ نے incomplete چھوڑا تھا اُس کو پورا کر کے چلا لیا ہے۔ اس انسٹیٹیوٹ نے کورونا کے مریضوں کی اس وقت بہت بڑی خدمت کی ہے کیونکہ وہاں 450 بیڈ تیار کئے گئے اور الحمدللہ راولپنڈی کے مریضوں کے لئے بڑی خدمات حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جہاں پر ہمارے سپیکر صاحب کا نام لکھا ہوا تھا اس وجہ سے شروع نہیں کیا لیکن اب الحمدللہ اس پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم نے جو پراجیکٹس شروع کئے ہیں وہ کورونا اور مشکل حالات کے باوجود پورے کریں۔ میرے خیال میں کافی عرصہ کے بعد جنوبی پنجاب کو ایک ہسپتال مل رہا ہے جس پر مسلسل کام ہو رہا ہے۔ آپ کہیں تو ہم آپ کو وہاں لے جا کر دکھائیں کہ اس پر کتنا اچھا کام ہو رہا ہے۔ گنگارام ہسپتال کے ساتھ 600 بیڈز کا mother and child ہسپتال بن رہا ہے وہ بھی ضرور جا کر دیکھیں کہ اس پر کتنی محنت ہو رہی ہے اور اگر اینٹیں گننی ہیں تو میں گن کر بتا دوں گی کہ اب تک کتنی اینٹیں لگ چکی ہیں۔ اسی طرح میانوالی میں بھی mother and child ہسپتال بن رہا ہے۔ اس COVID-19 کے باوجود کام رکنے نہیں دیا اور پنجاب کے لوگوں کے ساتھ ہماری یہ commitment ہے کہ ہم ماں اور بچے کے لئے بہتر سے بہتر سہولتیں دیں گے۔ اسی طرح ڈیرہ غازی خان جیسی backward جگہ پر کارڈیالوجی ہسپتال کی سہولت نہیں تھی لیکن وہاں پر شروع کیا گیا ہے۔ آپ ڈی جی خان میں اینٹوں کا ڈھیر کھڑا کر کے incomplete چھوڑ کر گئے تھے یعنی وہاں جو مسنگ فسیلٹیز تھیں اُن کو مکمل کر کے الحمدللہ ہم وہاں mother and child ہسپتال اور باقی ڈیپارٹمنٹس بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ اُس کا ہم آخری floor develop کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ صحت سہولت پروگرام الحمدللہ بڑے اچھے طریقے سے چل رہا ہے اور اس سال 12۔ارب روپے صحت سہولت پروگرام کے لئے رکھے گئے ہیں۔ یہ صحت سہولت پروگرام انشاءاللہ 72 لاکھ خاندانوں کو سپورٹ کرے گا اور تمام

36 اضلاع میں یہ کارڈ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ آپ نے پرانے صحت کارڈ دیئے تھے جو کام نہیں کرتے تھے اور کچھ کارڈ میں پیسے نہیں تھے اُن تمام کارڈوں کو ہم نے ختم نہیں کیا بلکہ جاری کیا ہے اور آج اُن کو 3 لاکھ 20 ہزار سے convert کر کے 7 لاکھ 20 ہزار پر کر رہے ہیں تاکہ سب کو یہ سہولت ملے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ یہ صحت کارڈ صرف پارٹی کو دیکھ کر نہیں دیئے گئے بلکہ پارٹی سے ہٹ کر غریب آدمیوں میں یہ کارڈ تقسیم کئے گئے ہیں اور اب تک پچاس لاکھ خاندان اس کارڈ سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ پانچ مہینوں کے اندر ہسپتالوں کی capacity تقریباً ایک ہزار بیڈ کے ساتھ بڑھا دی ہے بلکہ یہ تمام بیڈ oxygenate کروائے ہیں۔ ہم نے 300 وینٹی لیٹرز کے علاوہ الحمدللہ NDMA اور اپنی طرف سے 100 وینٹی لیٹرز مزید add کئے ہیں تاکہ آئندہ بھی خدانخواستہ اس وبا کا سامنا کرنا پڑے تو ہمارے پاس adequate facilities ہوں۔

جناب چیئرمین! میں آج سے چار دن پہلے وائس چانسلر کی دعائے مغفرت میں شامل ہونے کے لئے نشتر ہسپتال گئی تھی تب ڈاکٹر مجھے وارڈ میں لے کر گئے تو مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہاں صرف COVID کے مریض نہیں بلکہ سرجیکل وارڈ میں 100 فیصد occupancy تھی۔ اس کے علاوہ وہاں elective and emergency surgery بھی ہو رہی تھی۔ صحت کے شعبہ پر جتنا آپ اعتراض اور تنقید کرتے تھے لیکن اللہ کی مہربانی سے آج ہم آپ کے سامنے یہ figures لے کر کھڑے ہیں اور پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اس کام میں جتنی محنت کر سکتے ہیں وہ کریں۔ اس کے علاوہ ایک بڑا مسئلہ جس پر عموماً ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ نئے میڈیکل کالجز نہیں بنائے جا رہے لیکن ہمارے پاس سب سے بڑا مسئلہ ٹیچرز کا تھا۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق جو بڑے جوش و خروش سے بات کرتے ہیں تو میں انہیں بتاتی ہوں کہ دس سال کے عرصہ میں properly promotions ہوئیں اور نہ ہی appointments کی گئیں۔

جناب چیئرمین! میں اِن کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے ایک سال کے اندر 51 ایسوسی ایٹ پروفیسرز different specialties میں induct کئے ہیں، پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 274 سینئر رجسٹرار induct کئے ہیں، 143 اسسٹنٹ پروفیسر اور گیارہ پروفیسرز induct کئے ہیں۔ اس وقت تقریباً 800 وہ لوگ promote ہوئے ہیں جن کی سالہا سال سے پروموشنز رُکی ہوئی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں لمبی بات نہیں کروں گی کیونکہ سب کو بات کرنے کا موقع دینا چاہئے۔ ہمیں human resource پر پہلے دن سے concentrate کرنا چاہئے تھا جس پر حکومتوں نے کبھی توجہ نہیں دی لیکن آج الحمدللہ 28 ہزار لوگوں کو employee کرنے کے بعد تقریباً چھ ہزار نئی سیٹیں create ہوئی ہیں جس میں 500 پچھلے سال اور 500 اس سال کے پوسٹ گریجویٹ طلباء کو دے رہے ہیں۔ آج تک کبھی کسی نے male نرسز کو appoint نہیں کیا لیکن یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے 560 male nurses employ کئے۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے نرسوں کی جتنی سیٹیں خالی تھیں انہیں fill کیا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاتی جاؤں کہ ہمارے future development programmes کے اندر پانچ Mother and Child Hospitals پر سارے PC-I انشاءاللہ clear ہو گئے ہیں جو کہ اٹک، لیہ، بہاولنگر اور راجن پور میں ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جن کی طرف آج سے پہلے کبھی کسی نے دھیان نہیں دیا تھا۔ ہم sustainable development goals کے signatories ہیں، ہم committed ہیں اور ہم نہیں بلکہ ہم سے پہلی حکومت نے commit کیا ہے۔ پندرہ سال پہلے جب انہوں نے 2015 from year 2000 to millennium development goals کا commit کیا تھا they could not fulfil their obligations ہمارے ہاں۔ We are focused because sustainable development goals کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ ماں کی زچگی کے دوران اموات اور neonatal mortality by 2030 ہم نے آدھی کرنی ہے۔ الحمدللہ اس چیز کو focus رکھتے ہوئے اس وقت پنجاب کے اندر not only five hospitals are being constructed in the rural areas we are also constructing mother and child and

teaching hospitals. One is in Sialkot and one is Fatima Jinnah four hundred bedded کے لئے Medical College. Recently Gujrat mother and child hospital یہ واحد حکومت ہے جسے اپنے focus کا پتا ہے۔یہ واحد حکومت ہے جو sustainable development goals پر کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ واحد حکومت ہے جسے پتا ہے کہ ہم کس direction میں جا رہے ہیں اور انشاء اللہ جس طرح ہم COVID-19 کے مسئلے میں flatten کر کے سرخرو ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی مہربانی کی ہے کہ آج انٹرنیشنل میڈیا میں ہم acknowledge ہو رہے ہیں۔اپنے سب فاضل بھائیوں سے کہوں گی کہ آپ ہمارے ساتھ cooperate کریں گے کیونکہ ماں اور بچے کی اموات کی وجہ سے ہمیں لوگوں کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے تو ہم انشاء اللہ امید رکھتے ہیں کہ یہ شرمندگی آئندہ نہیں اٹھانا پڑے گی۔شکریہ

جناب چیئرمین: آپ نے بار بار SDG's کا نام لیا ہے کبھی SDG's کے کنوینرز کو بھی اعتماد میں لے لیا کریں۔بہت شکریہ۔جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرے پوائنٹس تو کچھ اور تھے لیکن معزز بہن نے میرے سارے ہی points change کر دیئے ہیں تو میں تھوڑا سا میرا خیال ہے کہ بجلی آ جائے کیونکہ گیارہ ہزار میگاواٹ تو میاں صاحب نے بھی بجلی بنائی تھی جبکہ دو سالوں میں تو ایک میگاواٹ بھی بجلی نہیں بنی تو ظاہر ہے کہ یہی حالات ہونے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری بہن نے جو گفتگو کی ہے میں اس پر پہلے بات کروں گا اس کے بعد میں اپنے points اور جو مجھے ڈیپارٹمنٹ کی reservations ہیں وہ بیان کروں گا۔ابھی آپ نے کہا کہ کورونا ایڈوائزری گروپ مارچ میں ترتیب دیا تھا۔آپ ہی نے ایک میٹنگ میں جسے جناب سپیکر chair کر رہے تھے اور اس میں وزیر قانون بھی موجود تھے، کہا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ نے جنوری میں اپنے کام کا آغاز کیا تھا تو دو ماہ ٹیکنیکل گروپ یعنی کورونا ایڈوائزری گروپ کیوں نہیں بنایا گیا۔

جناب چیئرمین! یہ میرا پہلا سوال ہے کیونکہ یہ basically جو ایڈوائزری گروپ تھا جو protocols بنے تھے اور algorithm بننا تھا بالکل درست کہا اس کو بنایا گیا۔ جب چین میں outbreak ہو گئی تھی تو یہی اپوزیشن بار بار کہہ رہی ہے کہ کام کو سستی، کاہلی اور نااہلی کی وجہ سے delay کیا گیا۔ وزیراعظم جناب عمران خان لاک ڈاؤن کے حوالے سے بہت confused تھے کبھی "سمارٹ لاک ڈاؤن" اور کبھی "جزوی لاک ڈاؤن" کا کہہ رہے تھے۔ لاک ڈاؤن مارچ اپریل میں باقاعدہ ایک نظم وضبط کے تحت کرنا چاہئے تھا چونکہ اس کو ڈسپلن کے ساتھ نافذ نہیں کیا گیا تو اس کا خمیازہ پوری پاکستانی قوم بھگت رہی ہے۔ Actemra انجکشن کے متعلق آپ نے بالکل درست کہا کہ کچھ تعداد میں اسے حکومت نے لیا اور ہسپتالوں میں بھیجا تھا لیکن جنوری فروری میں وفاقی حکومت کیا کر رہی تھی۔ وزیراعظم جناب عمران خان کی جو meetings ہو رہی تھیں تو اس میں کیا اس بات کا خیال نہیں رکھا جانا چاہئے تھا کہ بیماری آ رہی ہے تو اس بیماری کے لئے کون کون سی ادویات چاہئیں۔ Actemra کی ایک ہزار dose تو بہت کم تھی اور آپ کے علم میں ہے کہ Actemra کا انجکشن کئی گنا زائد قیمت میں black ہوتا رہا۔ آپ لوگوں نے بالکل interfere کیا لیکن لوگوں کا وقت ضائع ہوتا رہا۔

جناب چیئرمین! جب ہم Actemra انجکشن کی بات کریں تو ہم Remdesivir کی بات بھی کریں گے اور لوگوں کو یہ بتائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس معزز ایوان کو بھی یہ بتانا ہوگا کہ ایک ماہ اس کی فائلیں وزیراعظم ہاؤس میں کیوں پڑی رہیں۔ اس کی قیمت کا جب تعین ہونا تھا، کیوں ڈاکٹر ظفراللہ اور وزیراعظم جو خود وفاقی وزیر صحت ہیں، ایک ماہ آپ کی DRAP یا PPMA کی میٹنگ ہو رہی تھی، پنجاب اس کا سٹیک ہولڈر تھا تو آپ کو بطور وزیر صحت اسے pursue کرنا چاہئے تھا اور وزیراعلیٰ کو اسے pursue کرنا چاہئے تھا۔ لوگ فقیروں کی طرح اس Remdesivir انجکشن کے لئے پھر رہے تھے یعنی یہ بات تو خود ان کے وفاقی وزیر نے کی ہے کہ مجھے انجکشن نہیں مل رہا تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اس بات کی توثیق کی ہے۔

جناب چیئرمین! ہم کئی دفعہ یہ بات اسی معزز ہاؤس کے فورم پر، میڈیا پر اور ہر اس levelپر جہاں ہم بات کر سکتے تھے کی کہ اس کی پروڈکشن فروری مارچ میں شروع ہونی چاہئے تھی ورنہ بنگلہ دیش کے پاس کوئی جادو تو نہیں تھا کہ بنگلہ دیش کی اتھارٹی نے ایک دن میں انہیں اختیار دے دیا تھا۔ اب PPMAسے پوچھ لیں جو اس کے آج manufacturesہیں اور آج اس کی پروڈکشن fieldمیں لا رہے ہیں کہ کن مشکل حالات سے انہیں گزرنا پڑا۔ یہ وفاقی حکومت جناب ظفر اللہ جو ایڈوائزر ہیں اور وفاقی وزیر صحت جس کا portfolioجناب عمران خان کے پاس ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ان کی طرف سے بہت تساہل کیا گیا۔

جناب چیئرمین! وزیر صاحبہ نے testingکی بات کی، درست کہا کہ ٹیسٹ کرنے کی capacityبڑھائی مگر اس کی capacity آپ کو جلدی بڑھانی چاہئے تھی۔ آپ نے اسے لیول تین پر لانا تھا بالکل ٹھیک ہے لیکن اسے اپ لفٹ کروانا چاہئے تھا مگر آپ نے تو کئی مہینے لگا کر اس کی capacityبڑھائی۔ اس میں ظاہر ہے کمرہ بننا تھا اور فلٹر لگنا تھا جو کہ دنوں کا کام تھا جسے مہینوں میں کر دیا گیا اور جس بندے کو آپ نے آرڈر دیا اس کا سامان بیجنگ پڑا رہا۔

جناب چیئرمین! یہ چیزیں تو آپ کو لوگوں کو بتانی پڑیں گی کہ جو چیز کی گئی وہ تساہل سے کیوں کی گئی۔ ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ 2011 میں جب ڈینگی آیا تھا اور CBCٹیسٹ کا -/800 یا -/900 روپے کا ریٹ تھا تو میاں محمد شہباز شریف نے اس کا -/90 روپے ریٹ کیا تھا۔ آپ نے پرائیویٹ labsکے ساتھ بیٹھ کر جو ٹیسٹ ساڑھے آٹھ نو ہزار یا سات ساڑھے سات ہزار کی costکا تھا۔ اگر اس کی FDA standard kitsاستعمال کریں تو وہ دو اڑھائی ہزار روپے سے زیادہ قیمت کی نہیں تھی لیکن اس کو کم کیوں نہیں کیا۔ جہاں پر آپ نے poor patientsکو ہسپتالوں میں بہتر ٹیسٹ کی سہولت دینی تھی، پرائیویٹ لیب میں تو متوسط طبقہ تھا جو تنخواہ دار تھا یا upper mediocreکا تھا تو ان کے بارے میں بھی ہمیں سوچنا چاہئے لیکن سوچ نہیں سکے۔

جناب چیئرمین! Protection equipment's پر بہت بات کی گئی ہے لیکن یہ بہت کم تعداد میں آپ نے دیئے جس کی وجہ سے ڈاکٹروں کی شہادتیں ہوئیں۔ یہ آپ نے اچھا کام کیا کہ پروفیسر مصطفیٰ صاحب جو بہت عظیم آدمی تھے کو "سول ایوارڈ" دیا لیکن میرا مطالبہ ہے کہ ان کے ساتھ جتنے بھی ڈاکٹرز چاہے وہ نوجوان ڈاکٹر ہوں، وہ پروفیسر ہوں، نرس ہوں، پیرا میڈک ہوں

جن کی اموات یا شہادت اس وجہ سے ہوئی ہے تو آپ کو ان سب کو ایوارڈ دینا چاہئے اور سب کو سرٹیفکیٹ دینا چاہئے تاکہ تاریخ میں مورخ یہ لکھے کہ ڈاکٹروں، نرسوں، پیرامیڈیکل سٹاف اور درجہ چہارم کے ملازمین نے پاکستان کے ہیرو کے طور پر فرنٹ لائن پر کام کیا ہے اس لئے یہ ایوارڈ سب کو دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین !الاؤنسز کے حوالے سے میری بہن نے بات کی تو ہم نے بار بار کہا کہ الاؤنس سب کو دیں۔ کورونا وارڈ کے سٹاف کو نہ دیں کیونکہ exposure ہوا کیسے ہے وہ تمام ڈاکٹرز چاہے وہ نشتر ہسپتال ملتان کے تھے وہ جنرل ہسپتال لاہور کے تھے یا وہ پی سی آئی کے تھے، جب کوئی مریض heart attack سے آئے گا یا کسی اور وجہ سے ہسپتال آئے گا تو اس کا ڈاکٹروں یا نرسوں کو کیسے پتا چلے گا کہ اس کا کورونا ٹیسٹ positive ہے یا negative ہے۔ So protection gear تو سب کو دینے چاہئیں تھے۔ ہمارے بار بار کہنے کے باوجود ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے بار بار کہنے کے باوجود اور میڈیا کے بار بار کہنے کے باوجود حکومت نے protection gear کے متعلق اس بات کو سنا اور نہ ہی اسے پورا کیا۔

جناب چیئرمین !محترمہ نے وزیر آباد ہسپتال کی بات کی تو اس ہسپتال میں انجیو گرافی ہم نے اپنے دور میں شروع کی تھی جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں لیکن کچھ کام آپ نے بھی کرنا تھا۔ اگر آپ نے وہاں پر سرجری شروع کی تو بہت اچھی بات ہے جس کی میں تعریف کرتا ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ ہسپتال بند تھا تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ہسپتال بند نہیں تھا بلکہ جس دن اس ہسپتال میں پہلی انجیو گرافی ہوئی تھی میں خود وہاں پر موجود تھا اور پروفیسر ندیم بھی وہاں پر موجود تھے۔ یہ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وزیر آباد ہسپتال بند تھا۔ راولپنڈی کے یورالوجی کی بات کی تو راولپنڈی کے یورالوجی انسٹیٹیوٹ میں لوگ آکسیجن بھی اپنے پیسے سے لا رہے تھے آپ اس بات کو confirm کر لیں۔ وہ انفراسٹرکچر بھی ہمارے دور میں بنا تھا اور ongoing schemes کو اگلی حکومت نے ہی پورا کرنا ہوتا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یورالوجی انسٹیٹیوٹ ابھی مکمل نہیں ہے اور اسے کم از کم ایک سے ڈیڑھ ارب روپیہ مزید چاہئے۔

جناب چیئرمین! جب میں نے بجٹ میں motions cut پر بات کی تھی تو اس کا میں نے data analysis جناب سپیکر اور پوری اسمبلی کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اس کو اگر آپ فوری شروع کر دیں تو بہت بڑی بات ہے لیکن اگر آپ دیکھیں کہ اس سال اس کے لئے جو پیسا مختص کیا گیا ہے وہ بھی کافی کم ہے۔

جناب چیئرمین! محترمہ نے مختلف پراجیکٹس کی بات کی تو گزارش یہ ہے کہ جو نئے میڈیکل کالجز ہم نے بنائے تھے ان کی فیکلٹی کو بھی تو ہم نے ہی پورا کیا تھا ناں۔ آپ ان کو مختلف طریقے سے پورا کرتے ہیں تو جو پروموشنز آپ نے کی ہیں تو یہ پروموشنز ہر دور میں ہوتی ہیں۔ نئے نئے لوگوں کے سال مکمل ہوتے ہیں، اے سی آرز مکمل ہوتی ہیں، بعض اوقات ٹیچنگ کیڈر کے لوگ آپ کو چھوڑ جاتے ہیں اور آپ نے نئے لوگ بھرتی کرنے ہوتے ہیں تو یہ کہنا کہ پچھلی حکومت نے کچھ نہیں کیا درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آپ حکم کر دیں کہ پچھلے دس سالوں کا اور ان دو سالوں کا promotions comparison آپ منگوا لیں۔ DPC ہوئی کوئی نہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ DPC نہ ہوئی ہو تو اس دور میں DPC بالکل ہوتی تھی اور سیٹیں ہم خود create کرواتے تھے۔ آپ نے جو وینٹی لیٹرز کی بات کی 272 وینٹی لیٹرز کے متعلق میں نے پہلے بھی وضاحت کی تھی کہ 272 وینٹی لیٹرز کی LC ہمارے دور میں کھولی گئی تھی ہم صرف procedure سمجھ لیں کہ کیا ہے۔ Procedure یہ ہے کہ assessment کی جاتی ہے کہ human resource کتنا ہے ICUs کتنے ہیں اور کس کس جگہ مصنوعی مشین کو لگایا جا سکتا ہے تو اس کے ساتھ اس کو ٹیکنیکلی کرنا، اس کے کنٹریکٹ کرنا پھر کس ملک کا کون سا brand ہو گا PEPRA کے تحت اس کا پورا process کرنا، آپ نے اچھا کیا کہ جب وہ آئے تو یہ بھی دیکھا جائے کہ LC کب کھلی تھی۔

جناب چیئرمین! جب ہماری حکومت 31۔ مئی کو گئی اور آپ لوگوں نے اگست 2018 کو over take کیا تو بتایا جائے اس کے کتنے عرصہ بعد لاٹ آئی، اس کو کس طرح سے تقسیم کیا گیا، financial year 2019-20 اور 2020-21 میں آپ نے کتنے وینٹی لیٹرز کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا تھا اور اس میں سے اب تک کتنے وینٹی لیٹرز آ چکے ہیں؟ اس کا بھی آپ ضرور جواب دیں۔

جناب چیئرمین! یہ میں نے COVID-19 کے حوالے سے بات کی ہے۔ آپ ٹائم کی طرف دیکھ رہے ہیں لیکن میری گزارش ہے کہ میرے پاس بڑے اہم پوائنٹس ہیں اور میں کوشش کروں گا کہ ان پر جلدی جلدی بات کر لوں۔

جناب چیئرمین! بجٹ کے حوالے سے اپوزیشن کا بہت reservation ہے۔ ہم نے 2017-18 میں 50۔ارب روپیہ close کیا تھا۔ آپ devaluation دیکھیں، مہنگائی دیکھیں، ڈالر کی قیمت دیکھیں، آبادی کا تناسب دیکھیں آپ نے 33۔ارب روپے رکھا ہے جبکہ کم از کم 66 یا 70۔ارب روپے رکھنا چاہئے تھا۔ انہوں نے پہلے ہی کم بجٹ رکھا ہے اور financial year 2019-20 کا comparison بھی انہوں نے ہاؤس میں پیش کیا تھا کہ ہم نے کہاں پچاس دیا، کہاں دس دیا، کہاں پانچ دیا اور کہاں اڑھائی دیا۔ انہوں نے 33۔ارب روپے رکھے ہیں میں بڑے ادب سے کہنا چاہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ ان کو 33۔ارب روپے بھی مکمل نہیں ملیں گے۔ Announce ضرور کیا گیا لیکن یہ ان کو ملے گا نہیں۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے request ہے کہ آپ کو اب تک ریڈیالوجی سروسز کو مکمل کر دینا چاہئے تھا لیکن جو آپ کی funding کی صورتحال ہے وہ اگلے دو سال میں بھی مکمل ہو جائے تو بڑی بات ہو گی۔ آپ اس کی سیٹیں create کروائیں۔

جناب چیئرمین! میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ گوجرانوالہ میڈیکل کالج آپ کا منتظر ہے، ساہیوال میڈیکل کالج کا ہسپتال جو 500 beds کا ہے وہ آپ کا منتظر ہے۔

جناب چیئرمین! آپ نے اچھا کیا کہ آپ نے ڈی جی خان میں کارڈک انسٹیٹیوٹ شروع کیا لیکن ڈی.جی خان کا جو 500 beds کا ہسپتال ہے۔ میری submission ہے کہ اس کو بھی مکمل کر دیں۔ ڈی.جی خان میں ابھی صحت انصاف کارڈ کی بات ہوئی اس کارڈ کو بھی میاں نواز شریف نے شروع کیا تھا۔ ہم پنجاب میں 20 لاکھ لوگوں کو یہ کارڈ بانٹ چکے تھے اور ڈی.جی خان میں یہ کارڈ جا چکا تھا لیکن چونکہ اس پر میاں صاحب کی تصویر تھی لہٰذا وہ کارڈ تو تبدیل کرنا ہی تھا تو وہ انہوں نے کیا۔ بہت اچھا ہوتا کہ آپ اس کارڈ پر پاکستان کے جھنڈے کی تصویر دے دیتے آپ نے تحریک انصاف کے جھنڈے کو چھاپا اور سرکار اور عوام کے ٹیکسوں کے پیسوں پر پھر آپ اس کارڈ کو

پورے ملک میں تقسیم کر رہے ہیں۔ جو باتیں آپ ہمارے بارے میں کرتے تھے اس کا آپ کو بھی جواب دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! یہاں سےMTIبل پاس ہو چکا ہے اس میں لوگوں کی بہت زیادہ reservations ہیں۔ سٹیک ہولڈرز،MTOہو،PMAہو،YDAہو، نرسنگ ہو یا پیرا میڈیکل سٹاف ہو ان سب کوreservationsہیں۔ ہماراreservation یہ ہے کہMTIایکٹ میں سنیارٹی اور کیڈر سسٹم ختم ہو جائے گا۔ اس پر بہت زیادہ اعتراضات ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم کہتے ہیں کہ سٹیک ہولڈرز کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اگر کسی چیز کو نافذ کرنا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ کر نافذ کریں۔ پنجاب کے تمام ہسپتالوں میں ریڈیالوجی، لیب ٹیسٹ کی فیسوں میں کئی گنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم اس کا خیبر پختونخواcomparison سے کریں تو آپ نے سات سالوں میں وہاں پر کون سی دودھ اور شہد کی نہریں بہادی ہیں؟

جناب چیئرمین! بتائیں کہ کیا آپ وہاں پر چلڈرن ہسپتال بنا سکے ہیں؟ آپ ہمارے بارے میں تو پوچھتے ہیں ذرا اپنی حکومت کے بارے میں بھی جواب دیں۔ اس بات کی وضاحت کریں کہ پورے خیبر پختونخوا میں ایک چلڈرن ہسپتال نہیں ہے، ایک کارڈک انسٹیٹیوٹ نہیں ہے، آپ لیور ٹرانسپلانٹ شروع نہیں کر سکے، آپ بون میرو ٹرانسپلانٹ شروع نہیں کر سکے اور پھر آپ سوچ رہے ہیں کہ MTI ایکٹ میں ترامیم کریں۔ ایک ایسا شخص جو آپ کا کزن ہے، ڈاکٹر ہے، غالباًpulmonologistہے ڈاکٹر نوشیرواں برکی وہ ٹیلیفون پر لیڈی ریڈنگ ہسپتال چلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ یہ عہدہadvisor to KPK, advisor to Punjab اور جو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل(PMDC)بن رہا ہے یہ چاروں ان کے حوالے کر دیں کیونکہ جب انہوں نے ہی تمام چیزوں کو چلانا ہے اورface ہمارے elected لوگوں نے کرنا ہے تو پھر انہی کو دے دیا جائے۔ وہMTIایکٹ جو خیبر پختونخوا میں ناکام ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کو پنجاب میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے یا تو آپ اس کو resist کریں لیکن چونکہ ان کے ساتھ عزیز داری ہے، اُن کا آپ پر دباؤ ہے اور جو نوشیرواں برکی صاحب کہتے ہیں اس کو آپ مان لیتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ چاروں عہدے ان ہی کے حوالے کر دیں تاکہ معاملات چلانے میں بہت آسانی ہو۔

جناب چیئرمین! ہیومن ریسورس مینجمنٹ کی بات کی گئی ہے fellow ship پروگرام بڑا اہم پروگرام ہے۔ ہاؤس افسر کی تنخواہیں بھی ہمارے دور میں بڑھی ہیں، نئے میڈیکل کالج بھی ہمارے دور میں بڑھے ہیں، نرسنگ کالجز اور سکول بھی ہمارے دور میں بڑھے ہیں۔ آج کی صورتحال یہ ہے کہ جو یونیورسٹی پروگرام ہے جو یونیورسٹی ہمارے دور میں بنی ہے جو ہم نے چارٹر دیا ہے اب وہ آپ کو اچھا لگے یا بُرا لگے بہر حال وہ ایک continuity تو چلنی ہے۔ جو MS MD پروگرام ہے اس کے چھ ہزار بچے آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں، ان کو PMDC سے regulate کرائیں۔ PMDC تو ایک مذاق بن چکی ہے۔ کبھی وہ بند ہوتی ہے، کبھی کوئی تجربہ کیا جاتا ہے۔ تین ماہ PMDC بند رہی ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے بتائیں کہ 70 سال کی تاریخ میں کبھی PMDC بند رہی ہے؟ وہ بچے جو MS MD پروگرام کے تھے ان کے پروگرام کو منظور کروانا ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور PMDC activate ہوگی تو یہ کام ہوگا۔ یعنی 6 ہزار بچے آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ معاملات ہیں جن کو آپ نے حل کرنا ہے۔ جو بچے باہر سے ڈگری لے کر آرہے ہیں، جو foreign graduates ہیں ان کا National Examination Board کا ٹیسٹ ہونا ہے۔ چارٹر کے مطابق آپ کو سال میں دو ٹیسٹ کرنے چاہئیں لیکن ان کے ٹیسٹ نہیں ہو رہے ہیں۔ جب وہ پاکستان آتے ہیں تو ان کو تین سے چار ماہ دھکے کھانے پڑتے ہیں تب ان کا ٹیسٹ ہوتا ہے جو RMP نے لینا ہے۔ ان کی میڈیکل practitioner کی رجسٹریشن کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ اس کے جوابدہ ہیں کیونکہ آپ ایڈمنسٹریٹر ہیں۔ پنجاب بھی اس کا جوابدہ ہے اور وفاق بھی جوابدہ ہے۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ایم ایس ایم ڈی پروگرام کے ساتھ FCPSپوسٹ گریجویشن ہے۔CPSPایک بہت ہیprestigiousادارہ ہے۔اللہ غریق رحمت کرے جنرل برکی کو جنہوں نے 1962 میں شروع کیا تھا۔ میں خود اس ادارے کا بہت بڑا fan ہوں اور اس نے واقعی پاکستان کی تاریخ میں بہت خدمت کی ہے۔ حکومت کا کام چیزوں کو وسیع canvas پر لے کر جانا ہوتا ہے۔ ایم ایس ایم ڈی پروگرام انتہائی زبوں حالی کا شکار ہے۔ یونیورسٹی کا حال تو ویسے ہی زبوں حالی کا شکار ہے اور HEC نے بجٹ بھی آدھا کر دیا ہے۔UET جس کا میں خود سٹوڈنٹ ہوں اس کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں کے ٹیچروں کی تنخواہوں کو آدھا کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ ایم ایس ایم ڈی کے جن پروگراموں کو منظور کروانا ہے اس کو جلدpursueکریں کیونکہ یہ چھ ہزار بچوں کا معاملہ ہے۔اس طرحforeign medical graduatesہیں گیارہ ہزار بچے انتظار میں ہیں، جب وہ ہاؤس جاب کرتے ہیں اور اس کے بعد جب انہیںpermanent RMPملنا ہوتا ہے تو وہ بھی ان کو چھ، چھ ماہ تک نہیں ملتا لہٰذا آپ اس سسٹم کو بہتر کریں۔ بے شک اس کی ذمہ داری وفاقی حکومت پر ہے لیکن وہاں پر بھی وفاقی حکومت آپ ہی کی ہے، وہ آپ ہی کی جماعت کی حکومت ہے تو ظاہر ہے کہpursue بھی آپ کو ہی کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے کہوں گا، انشاء اللہ ڈینگی پر طاہر صاحب بات کریں گے اس پر بھی ہماری بہت reservations ہیں۔ وہ ڈینگی جس کو میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم نے مل کرmanageکیا تھا2019 میں وہpandemicبن گیا۔جو endemicتھا وہpandemicپر چلا گیا۔اس کے ورکرز بھی آدھے کر دیئے گئے ہیں، جب آپ ورکرز ہی کم کر دیں گے تو اس کا جو پروٹوکول ہے، جو گھروں کوsweep کرنا ہے وہ آپ کے لئے مشکل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں پولیو پر بات کرنا چاہوں گا۔ پولیو پاکستان کا بہت بڑاissue ہے۔ ہمارے پاس کوئی جادو تھا اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی ایسا علم تھا۔ ہمارے پاس وہی علم تھا جو ہمیں بڑوں نے دیا اور جو اللہ پروردگار کا حکم ہے۔ ہم نے نیک نیتی کے ساتھ خدمت کی اور 2016 میں

پولیو کو زیرو کر دیا۔ اب پولیو پھر reemerge کر رہا ہے۔ 2019 میں بارہ مریض آ چکے ہیں، 2020 میں چار مریض آ چکے ہیں اور بچے کی death بھی ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! ظاہر ہے کہ یہ خیبر پختونخوا، بلوچستان سے آ رہا ہے اور سندھ سے بھی آ رہا ہے۔ جو ہم نے پنجاب میں سسٹم قائم کیا تھا اور اس کی کوریج کو بہتر کیا تھا کم از کم آپ اس کو sustain تو کریں۔ اب پولیو کی صورتحال یہ ہے کہ لاہور، راولپنڈی کے سیمپل زیادہ تعداد میں positive ہو رہے ہیں، ہمارے دور میں بھی ہوتے تھے۔ باقی شہر ڈی جی خان بھی اس میں آ چکا ہے اور دوسرے شہروں میں بھی یہ positive آ رہا ہے۔ جب تک آپ اپنی campaign کو بہتر نہیں کریں گے اس میں بہتری نہیں آ سکتی۔ آج آپ نے میٹنگ کی ہے، اچھی بات ہے کہ وزیراعلیٰ نے اس پر میٹنگ کی ہے لیکن یہ میٹنگ آپ کو ہر تین ماہ بعد کرنی چاہئے۔ میٹنگ کا پروٹوکول تو یہ ہے کہ اس میں وزیراعظم میٹنگ کرتے ہیں ان کو سال میں کم از کم دو میٹنگز کرنی چاہئے تھیں۔ اگر آپ ایک آدھ میٹنگ کرتے ہیں کوئی انٹرنیشنل delegation آ رہا ہے یا کوئی انٹرنیشنل طور پر کوئی ایسی بات ہے تو اس کے لئے میٹنگ نہ کریں۔ آپ ٹارگٹ کے ساتھ میٹنگ کریں۔

جناب چیئرمین! اب صورتحال یہ ہے کہ خیبر پختونخوا میں پولیو سات سالوں میں کنٹرول سے باہر ہے۔ اگر ہم کہیں کہ پولیو کے لحاظ سے ریڈ خطہ کون سا ہے تو وہ بدقسمتی سے خیبر پختونخوا ہے کیونکہ ان کی وہاں پر سات سالوں سے حکومت ہے۔ نہ یہ اپنی EPI coverage کی کوریج بہتر کر سکے۔ جب تک خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت کی governance بہتر نہیں ہو گی۔ پنجاب میں ہمیشہ پولیو کے اثرات آتے رہیں گے تو میری خیبر پختونخوا والوں سے گزارش ہے اور آپ فیڈرل لیول پر ان کو کہیں کہ وہ اپنے کام کو بہتر کریں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہاں بتانا چاہوں گا کہ جب میاں محمد نواز شریف وزیراعظم تھے اور گورنر سردار مہتاب عباسی تھے تو افواج پاکستان سے مل کر فاٹا کو کس طرح سے کنٹرول کیا گیا تھا آخر کوئی محنت کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! پولیو پر میری آپ سے submission ہے کہ آپ محنت کریں اور اپنے بجٹ میں اضافہ کریں۔ یہ کہنا کہ آپ کی ذاتی محنت کے حوالے سے یا آپ زیادہ دیانت کے حوالے سے وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن جب ہم پارٹی کی بات کریں گے overall analyses کی

بات کریں گے تو میں بڑے ادب اور احترام سے کہنا چاہوں گا کہ ہم جس قسم کا سسٹم چھوڑ کر گئے تھے آپ اسے بہتreverse کر چکے ہیں۔ خدا کا نام ہے میڈیکل ایجوکیشن پر کام کریں بلکہ سسٹم پر کام کریں اور کوئی نہ کوئی پراجیکٹ مکمل کریں اور یہ نہ سوچیں کہ یہ پراجیکٹ میاں محمد شہباز شریف کے دور کا ہے۔ اس سے آپ کی bed capacity بہتر ہو گی۔ بہت اچھی بات ہے کہ نئے پراجیکٹ بنائیں لیکن ان کو بنتے سالوں سال لگیں گے۔ میری request ہے کہ جو پراجیکٹس مکمل ہونے والے ہیں ان کو آپ مکمل کریں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آپ نے SDG's کی بات کی۔ آپ سے بہتر SDG's کو کون سمجھے گا۔ آپ تو کنوینر ہیں پاکستان تمام ستارہ SDG's 2030 کو honour کرتا ہے۔ اسی طرح سے بہت international treaties ہیں جس کے ہم signatories ہیں ان میں سے ایک International Health Regulation جو کہ پاکستان میں 2005 میں ratify کی تھی۔

جناب چیئرمین! میں ذرا اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی، ابھی میں نے خواجہ سلمان رفیق کی گفتگو سنی تھی۔ ان کی بھی تو پنجاب میں دس سال حکومت رہی لیکن وہ treaties جو ہم نے 2005 میں sign کی تھی اس کی جب 2016 میں ایک external evaluation کروائی گئی تو اس میں یہ پتا چلا کہ پاکستان core health facilities provide کرنے میں فیل ہو گیا ہے اور یہ ایک external evaluation تھی پھر دوبارہ 2019 میں ایک self-evaluation کروائی گئی جس میں پاکستان کی rating بہت اوپر آ گئی یعنی 66 فیصد پر آ گئی اور پنجاب باقی تمام صوبوں سے اس میں آگے تھا۔

جناب چیئرمین! یہ ان کی کارکردگی کی بات ہے، جہاں پر آپ کی priorities ایسی ہوں کہ آپ ہیلتھ فسیلٹیز پر اپنے بجٹ میں سے ایک فیصد صرف مختص کریں تو پھر آپ سوچیں کہ آپ کی ہیلتھ کی کیا priority ہو گی؟ وزیر اعظم جناب عمران خان اور پی ٹی آئی حکومت کا جو

manifesto ہے اس میں تمام تر توجہ human resources development پر ہے اس میں ایجوکیشن اور ہیلتھ سر فہرست ہے۔

جناب چیئر مین! ہمارے پنجاب کا جو رائس پروگرام ہے میں آپ کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہوں گی کہ اس میں one health approach کو importance دی گئی اور اس کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلی دفعہ one health council establish کی گئی ہے۔ One health کونسل کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان تمام stakeholders کو integrate کریں جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ ہیں لیکن جس کے اثرات پاکستان کی عوام کی صحت پر پڑتے ہیں۔ اس میں جوڈیشری ہے، اس میں لائیوسٹاک ہے، ایگریکلچر ہے، آپ کی فوڈ سیفٹی ہے، آپ کی transportation ہے، آپ کی tourism ہے اور آپ کی پولیس ہے۔

جناب چیئر مین! یہ پہلی دفعہ ہے کہ پنجاب میں one health council کا اجراء ہو چکا ہے اور وہ تمام health related issues پر مل بیٹھ کر پوری طرح سے resolve کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

جناب چیئر مین! میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ جو انہوں نے آج ایک واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ پڑھی ہے اس سے زیادہ ان کو اب اور بتانے کی کیا ضرورت ہے کہ Pakistan has been successful in flattening the curve of Covid-19. WHO نے بھی اس کو سراہا ہے۔ جناب اسد عمر جو ہمارے اس وقت نیشنل کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر کے انچارج ہیں۔

جناب چیئر مین! جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ سارے provinces کو مانیٹر کر رہے ہیں اور coordinate کر رہے ہیں تو وہ کون سا province ہے جس نے سب سے بہتر طریقے سے COVID-19 کو handle کیا اور کنٹرول کیا تو انہوں نے برملا جواب دیا کہ وہ پنجاب کا province ہے جہاں سب سے بہترین طریقے سے COVID-19 کے ساتھ deal کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس ایک فیلڈ ہسپتال نہیں تھا اور اب اس وقت تقریباً آپ کو ہر ضلع میں فیلڈ ہسپتال اور isolation wards ملیں گے۔ ہمارے پاس پنجاب میں ایک پی سی آر لیب نہیں تھی جو کہ پراپر طریقے سے یہ testing کر سکے۔

جناب چیئرمین !اب آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس تقریباً15 سے18 لیبز بن چکی ہیں۔ آپ کو ساری تفصیلalreadyمنسٹر صاحبہ نے بتادی ہے۔ مجھے دوبارہrepeatکرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جس طریقے سے یہ ہمیں کھنڈرات میں ایک سسٹم دے کر گئے تھے۔ ہم نے تو سب سے پہلےexistence BHUsاورDHQsکی مسنگ فسیلٹیز کو پورا کیا۔ یہ بھی توtax payerکے پیسے سے چیزیں بنا کر کھنڈرات چھوڑ کر گئے تھے۔ ان کو بھی تو ضائع نہیں کیا جاسکتا تھا پھر اس کے بعد9 نئے ہسپتال کا اجراء ہوگیا ہے جوfive Mother & Child Hospitalsہیں۔ راجن پور جیسے علاقوں میں،لیّہ اور میانوالی سارے backward علاقے کیونکہ انہوں نے تو ساؤتھ پنجاب کو ماسوائے ٹرک کی بتی کے پیچھے لگانے کے کبھی کچھ دیا نہیں۔انہوں نے 160۔ارب روپے وہاں کے فنڈزrevered کرکے اورنج لائن ٹرین میں لگا دیئے تھے تو انہوں نے وہاں صحت کی کیا سہولیات دینی تھیں؟اب ان کو کیا پتا کہ جو ڈی جی خان میں کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ بن رہاہے اس کی کتنی وہاں پر شدید ضرورت ہے۔ نشتر ہسپتالIIجو ملتان میں ہے اس کی بھی کتنی زیادہ ضرورت تھی جو کہ سالہاسال سے وہاں کھنڈرات کی شکل میں پڑا ہوا تھا۔ ہیلتھ پی ٹی آئی گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ کیpriorityہے اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ جو صحت سہولت کارڈ ہے یہ خیبر پختونخوا کی بات کرتے ہیں تو وہاں پر100 فیصد آبادی کو صحت سہولت کارڈ مل چکا ہے اور پنجاب میں72لاکھ خاندانوں کو ملنے جارہاہے۔اس کا مطلب ہے کہ7لاکھ 20ہزار کا کہیں بھی علاج کراسکتے ہیں۔ایک غریب خاندان کے پاس اگر بچوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی،پلیز!آپwind upکریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین !اگر غریب خاندان کے پاس بچوں کے علاج کے لئے پیسے نہ ہوں تو پھر ان کی زندگی مشکل میں آجاتی ہے تو کسی پرائیویٹ ہسپتال یا کسی گورنمنٹ ہسپتال میں جاکر اپنے اور اپنے بچوں کا علاج کراسکتے ہیں۔ یہ ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کا وژن ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی،بہت شکریہ۔ جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

تجھے اب کس لئے شکوہ ہے کہ بچے گھر نہیں رہتے
جو پتے زرد ہو جائیں وہ پیڑوں پر نہیں رہتے
جھکا دے گا تیری گردن کو یہ خیرات کا پتھر
جہاں میں مانگنے والوں کے سر اونچے نہیں رہتے
یقیناً یہ رعایا بادشاہ کو قتل کر دے گی
مسلسل جبر سے اسلم دلوں میں ڈر نہیں رہتے

جناب چیئرمین! ہیلتھ منسٹر صاحبہ فرمارہی تھیں جو کہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ ساری بحث COVID-19 پر ہے نہ کہ پورا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، نہیں، جب تک ایک common man کو آپ کے اقدامات سے، اگر ایک common man اپنے جسم اور روح کا رشتہ برقرار نہیں رکھ سکتا تو اس کو یہ جو خواب بیچ رہے ہیں اور امیدیں دکھا رہے ہیں اس کا کیا فائدہ؟

جناب چیئرمین! میں صرف admitted fact پر بات کروں گا اگر ان کا کوئی بندہ اس کو چیلنج کردے even میڈم منسٹر صاحبہ چیلنج کردیں کہ ان دو سالوں میں چھ دفعہ دوائیوں کی prices بڑھیں ہیں۔ ابھی پرسوں سات فیصد سے دس فیصد کا اضافہ ہوا ہے عام آدمی کہاں سے دوائی لے گا اور کہاں سے ٹیسٹ کرائے گا؟

جناب سپیکر! انہوں نے دوائیوں میں اضافہ کا پہلا نوٹیفکیشن 24- دسمبر 2018 کو کیا اور انہوں نے اس وقت 18 فیصد میڈیسن کو بڑھایا۔

جناب چیئرمین! انہوں نے 2019-01-10 کو دوبارہ نوٹیفکیشن کیا پھر انہوں نے 9 فیصد میڈیسن کو بڑھایا جو میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ٹیسٹ فری ہوتے تھے اور دوائی فری ملتی تھی ان سب کو ختم کر دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے قیمتوں میں multinational companies کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ان کے جو منسٹر تھے جن کو بعد میں انہوں نے اسے ترقی دے کر پارٹی کا جنرل سیکرٹری بنا دیا ایک دن میں 4۔ارب روپے کا ٹیکہ کس طرح سے لگایا کہ Multi international companies اور جو local companies تھیں ان کو کہا کہ اگر آپ کی Augmentin -/150 روپے میں ہے تو آپ کا جو اپنا generic name ہے اس کی دوائی -/125 روپے میں کر لیں جب انہوں نے -/125 روپے کی تو اس کو ایک رات میں 4۔ ارب روپے کا profit ہوا۔ اس کا جواب کون دے گا؟ یہ admitted fact ہے۔ جب ڈریپ کے خلاف نیب نے کارروائی کی تو انہوں نے کیا کیا کہ ایک شیخ اختر نامی شخص کو مردہ show کر کے نیب میں رپورٹ پیش کر دی۔ Drug Regulatory Authority کا جو چیئرمین تھا بعد میں پتا چلا کہ وہ تو زندہ ہے۔ جو ڈریپ ادویات کو کنٹرول کرتی ہے اس میں 2018 سے انہی کا پسندیدہ شخص وہاں پر بیٹھا ہوا ہے وہ دوائیوں کو کنٹرول نہیں کر رہا اور ان کی قیمتوں کو کنٹرول نہیں کر رہا بلکہ ادویات ساز جو کمپنیز ہیں اُن کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ ان کے پاس ٹماٹر کا تو ریکارڈ موجود ہے کہ ٹماٹر کی قیمت کتنی ہے لیکن DRAP والوں کے پاس اور جو ان کا پرائس کنٹرولر ہے اُس کے پاس جو ادویات ساز کمپنیاں ہیں اُن کی جو قیمتیں ہیں اُن کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں ابھی بات کر رہا ہوں ڈینگی کی محترمہ ہیلتھ منسٹر نے چونکہ صرف COVID-19 کی بات کی ہے۔ اس سے پہلے بلکہ جولائی میں بھی ابھی ڈینگی کے 34 مریض ہیں admitted fact ہے ان کے جو اپنے بڑے competent ہیلتھ کے دونوں secretaries ہیں اُن سے پوچھ لیں اور جہاں سے لاروا نکلتا ہے SOPs یہ ہوتے ہیں کہ وہاں پر چاہئے ٹائر شاپ ہو، چاہئے سکول ہو، چاہے کوئی بلڈنگ ہو جہاں سے لاروا بر آمد ہو گا اُس کے مالک پر مقدمہ درج کیا جاتا ہے تاکہ وہ next اس کو کنٹرول کر سکیں اور نہ پھیلے لیکن ان کے پاس کسی قسم کا کوئی تدارک نہیں اور ابھی صرف ایک ماہ میں جولائی کے چند دن ہیں اس میں 4 ہزار جگہوں سے لاہور میں لاروا بر آمد ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! محترمہ منسٹر صاحبہ اس بات کوnegate کر دیں جہاں مرضی چیلنج کر لیں انہوں نے کہا کہ یہ ہم نے نوٹس لے لیا ہے ہماری ایک بہن فرما رہی تھیں ابھی وہ چلی گئی ہیں وہ پتا نہیں کس منسٹر کا نام لے رہی تھیں کہ اُس نے کہا پنجاب نے بہتر کام کیا وہ کس طرح سے کہہ رہی ہیں جہاں پر آپ ٹیسٹ نہ کریں، جہاں پر آپ اموات کا ریکارڈ صحیح نہ دیں،[**********] تو اس حالت میں بار بار اس بات کو کہنا کہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے تو ڈینگی کے بارے میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں بالکل تھوڑا ٹائم لوں گا بہت سارے اور معزز سپیکر مجھ سے زیادہ competent ہیں، تھوڑا عرصہ میں بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر رہا ہوں ابھی ان کی surveillance کا کوئی معیار نہیں ہے۔ ساری ٹیمیں غیر مؤثر ہیں اور ان کی ڈینگی کے لئے جتنی تعداد تھیSOPs کے مطابق اُس کو جس طرح خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا آدھا کر دیا گیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ نہیں جی، کوئی بات نہیں نیت بہت اچھی ہے، مریض کو دوائی نہیں ملتی، نہیں جی وزیر اعظم کی نیت بہت اچھی ہے، مریض مر رہا ہے نہیں جی نیت بہت اچھی ہے تو ہم نے اُس کی نیت کو کیا کرنا ہے؟ کبھی لاک ڈاؤن آ گیا، کبھی سمارٹ لاک ڈاؤن، کبھی ہینڈ سم لاک ڈاؤن، کبھی کوئی لاک ڈاؤن ایک طرف کہتے ہیں ہم WHO کے signatories ہیں۔

جناب چیئرمین! WHO نے محترمہ ہیلتھ منسٹر کو لیٹر لکھا اور انہوں نے کہا yes, we are signatories. ہم نے اُس کو ratify کیا ہوا ہے پھر اُس کے بارے میں کہتے ہم اس بات کے پابند نہیں ہیں تو پھر کدھر گئی وہ ساری International covenants تو میری ان سے دست بدستہ گزارش ہو گی کہ بمطابق ان کے مجھے اس بات کا نہیں پتا کہ کس حد تک COVID-19 ختم ہوا ہے لیکن اب یہ ڈینگی پر توجہ دیں۔

جناب چیئرمین! ابھی یہ جو جولائی اور اگست ہے آپ دیکھیں کہ یہ نہ ہو کہ بارش کے نیچے سے نکل کر پرنالے کے نیچے کھڑے ہو جائیں کہ یہ نیا کام شروع ہو گیا ہے۔ جب تک یہ ٹیمیں کام نہیں کریں گی اور جو میں نے facts دیئے ہیں admitted facts 34 patients۔

---

* بحکم جناب چیئرمین قاعدہ نمبر 221 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! لاہور میں کتنے patient ہیں، ایک ایک صوبہ وار کتنے ہیں اور جو ان کی ڈینگی surveillance ہے وہ کام نہیں کر رہی یہ اُس پر توجہ دیں تا کہ لوگوں کی جان کو بچایا جا سکے اور سب سے بڑھ کر آخر میں یہی ہے کہ دوائیوں کی جو قیمتیں ہیں اس پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ ضرور توجہ دیں۔

جناب چیئرمین! میرے پاس سارے نوٹیفکیشنز اور پوری dates ہیں یہ دوائیں چھ دفعہ بڑھی ہیں، آپ اس پر توجہ دیں، آپ نے پرسوں بھی دوائی کی قیمتیں 7 فیصد سے 9 فیصد تک بڑھائیں تو اس پر ضرور توجہ دیں تا کہ عام آدمی کی جو پہنچ ہے ایک تو وہ بھوک سے مر رہا ہے دوسرا اُس کے پاس دوائی کے لئے پیسے نہیں ہے تو میری آپ سے گزارش ہے اس بات پر توجہ دیں تا کہ عام آدمی امن کی زندگی بسر کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ ہیلتھ ایشو بہت important ہے اور اس پر میں محترمہ یاسمین راشد صاحبہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے ایک مجاہد کی طرح کام کیا۔ COVID-19 کے حالات میں اور overall health issues کے اوپر دو سال میں وہ اپنے گھر نہیں بیٹھیں وہ سارا ٹائم سڑکوں پر رہیں، گاڑیوں میں رہیں، وزٹ کرتی رہیں۔

جناب چیئرمین! میں COVD-19 کے معاملات میں وزیراعظم جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گی، اپنے وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کروں گی کہ جنہوں نے ثابت قدمی سے اس حوالے سے کام کیا۔ وزیراعظم کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اُن کی confuse policy تھی حالانکہ اُس وقت پوری دنیا confuse تھی جب WHO کی recommendation بار بار مختلف آ رہی تھیں لیکن ہمارے وزیراعظم اس بات پر committed تھے کہ ہم نے smart lockdown کرنا ہے، ہم نے عوام کو educate کرنا ہے اور ہم نے اپنی معیشت کو چلنے دینا ہے۔ پوری دنیا میں تاریخ اس بات کی گواہی دے گی کہ جو انہوں نے پالیسی بنائی تھی وہ سب سے best پالیسی تھی اُس کی وجہ سے ہماری نا صرف معیشت چلتی رہی بلکہ ہمارے کورونا کے کیسز بہت کم ہو گئے اور بہت جلدی ہم نے اس پر success حاصل کی۔

جناب چیئرمین! آپ اس پر سو اعتراض کریں لیکن All is well that ends well جب یہ کہا جا رہا تھا کہ پاکستان میں خدانخواستہ 50 لاکھ تک کیسز ہو سکتے ہیں، ایک لاکھ سے زیادہ deaths ہو سکتی ہیں وہاں پر دو تین لاکھ کے اندر کیسز کا رُک جانا، وہاں پر 5 ہزار کے بعد deaths کا کم ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ اس حکومت نے نا صرف بہت اچھی کارکردگی دکھائی بلکہ عوام کو educate کرنے میں بھی اپنا پورا کردار ادا کیا۔ جہاں تک ہیلتھ فسیلٹیز کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں ڈی جی خان کے حالات یہاں highlight کرنا چاہوں گی کہ ڈی جی خان کے اندر آپ اس سے اندازہ لگا لیں کہ پورے ساؤتھ پنجاب کا یہی حال ہو گا کہ وہاں پر ہیلتھ کے حالات شرمناک تھے بلکہ بعض دفعہ جب میں وہاں پر as a doctor بھی حالات دیکھتی تھی مجھے لگتا تھا کوئی سفاک حکومت وہاں پر بیٹھی ہوئی ہے جو وہاں کے لوگوں کی لاکھوں کی آبادی اور وہاں پر شمال مشرقی بلوچستان سے لوگ آتے ہیں، وہاں دور دراز سندھ کے بارڈر سے لوگ آتے ہیں اُس ایریا کے لئے صرف 200 بیڈ کا ہسپتال تھا اور جب سیلاب آیا تو اُس کی حالت اتنی بُری ہو گئی کہ وہ مخدوش حالت میں تھا ڈاکٹر نرسز وہیں پر کام کرتے تھے، ڈاکٹر نرسز کی تعداد بہت کم تھی ایمرجنسی کی وہاں پر سہولت نہیں تھی وہاں پر جب مریض ایمرجنسی میں آتا تو ہر دوسرے مریض کو refer کر دیا جاتا اور ڈیرہ غازی خان تک پہنچتے اُس کی death ہو جاتی۔ آپ سوچیں ایک PTHA اور APH اتنی بڑی بیماری نہیں ہے اُس کو وہیں پر handle کر لیا جائے تو مریض بچ جاتے ہیں لیکن اُن کو بھی refer کر دیا جاتا اور وہ مریض بھی مر جاتے ہیں اور جو maternity home تھا اُس کی یہ حالت تھی کہ اُس کی چھت اتنی مخدوش تھی کہ وہاں سے چونا گرتا تھا، سیمنٹ گرتا تھا تو جو بے چارے مریض refer نہیں ہوتے تھے جو caesarean operation کے simple کیسز تھے وہ جب بیڈ پر لیٹے ہوتے تھے اُن کے اوپر یہ چونا گر رہا ہوتا تھا یا بارش کا پانی اُن کے اُوپر گرتا وہاں پر چھت seepage تھی اور وہ مریض septic ہو کر مر جاتے تھے۔ وہاں پر کوئی ICU نہیں تھا۔

جناب چیئرمین! میں خراج تحسین پیش کروں گی وہاں پر ڈاکٹر ابرار، ڈاکٹر حق داد کو کہ اُن لوگوں نے وہاں پر privately local پیسے جمع کر کے لوگوں سے، ڈاکٹرز سے وہاں پر آئی سی یو بنایا جب انہوں نے وہاں آئی سی یو بنا لیا وہاں وینٹی لیٹرز بھی آ گئے تو وہ بے چارے فائلیں

لے لے کر ان کی حکومت کے پاس پھر رہے ہوتے تھے کہ ہمیں یہاں پر oxygen سپلائی لگا دیں۔ یہ لوگ وہ بھی دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔جب ہماری حکومت آئی تو اُس نے وہاں پر oxygen کی سپلائی فراہم کی اور جو میڈیکل کالج تھا اُس کا منصوبہ پہلے سے بن چکا تھا ان کی حکومت نے اُس کو اتنی سست رفتاری سے چلایا اور جب وہاں پر بچے pass out ہو کر نکل رہے تھے تو وہ recognize نہیں تھا وہ بچے Provisional Certificate لے کر پھر رہے تھے اور وہاں پر ہر وقت اُن کے جلوس ہو رہے ہوتے تھے،وہ بچے ہر وقت وہاں پر اپنا احتجاج کر رہے ہوتے تھے۔اُن کے احتجاج میں،میں خود شامل ہوتی تھی اور پھر وہ ہماری حکومت میں recognize ہوا۔ نا صرف Medical college for bachelors recognize ہوا بلکہ وہاں پر FCPS کی ٹریننگ بھی شروع ہو چکی ہے۔ان کی حکومت اس ہسپتال کو کچھوے کی چال سے بنا رہی تھی ہماری حکومت نے اُس کو ایک دو سال کے اندر مکمل کیا۔

جناب چیئرمین!میں again ہیلتھ منسٹر محترمہ یاسمین راشد کا ڈی جی خان کی عوام کی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ ہر مہینے وہاں پر visit کرتیں اور آ کر کام کو boost up کرتیں اور وہاں پر انہوں نے اس ہسپتال کو اتنا اچھا چلا دیا کہ ہمارے Maternal and Child کے سارے کیسز وہاں پر ہوتے ہیں،Neurosurgery کے تمام کیسز وہاں پر ہوتے ہیں،ہمارا کوئی کیس وہاں سے refer نہیں ہوتا سارے کیس وہاں ڈی جی خان میں deal ہوتے ہیں۔آگے کے لئے آپ کو plans کا پتا ہے Maternal and Child Hospital اور اس کے علاوہ کارڈیالوجی سنٹر جو کہ وہاں کہ لوگوں کی شدید ضرورت تھی صرف دو سال کے اندر یہ ہماری حکومت کی کارکردگی ہے اور انشاء اللہ اگلے تین سال کے اندر جو ہمارے ڈی جی خان کے لئے plans ہیں اور باقی پنجاب کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کی ساری عوام ہیلتھ منسٹر محترمہ یاسمین راشد کے ساتھ ہے اور ہم ڈاکٹرز ان کا ساتھ دیں گے۔

جناب چیئرمین!میں منسٹر ہیلتھ صاحبہ سے آخر میں ایک request کرنا چاہوں گی کہ ہمیں ہر سال کوئی ایک ہیلتھ ایشو کو لے کر اُس پر خاص طور پر focus کرنا چاہئے تو اس سال کے لئے میں چاہوں گی کہ ہم Maternal and Child Health کے اوپر focus کریں۔ COVID-19 کے حالات میں ہم خواتین اپنا ایک پروگرام بنا لیں کہ جتنی بھی خواتین

pregnantہیں اُن سب تک antenatal پہنچائیں گے۔ اُس کے لئے چاہے این جی اوز کے ساتھ مل کر اُن گھروں کے قریب کیمپس لگالیں، میں نے ڈی جی خان میں ایک این جی او کے ساتھ مل کر یہ کام شروع کر دیا ہے کہ ہم گھروں کے قریب جا کر کیمپس لگائیں تا کہ اُن کو ہسپتالوں میں بھی نہ آنا پڑے۔ ہم اُن کو antenatal بھی دیں۔ ہم اُن کو جو ضروری ادویات ہیں، جو اُن کے بچے کی ذہنی صحت کے لئے جو stunted growth کو کم کرنے کے لئے وہ اُن کو فراہم کریں اور ساتھ ہی ہم اُن کو فیملی پلاننگ کی advise بھی دیں یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری ہیلتھ کے سارے ایشوز اُس کے ساتھ related ہیں تو ہم جو فیملی پلاننگ ہے اُس کے اوپر پوری توجہ دیں تا کہ آئندہ ہم ایک اچھا پنجاب، ایک خوبصورت پنجاب، ایک خوشحال پنجاب کا خواب پورا کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، اب ملک محمد وحید۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راحیلہ نعیم۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب خواجہ عمران نذیر اپنی بات کر لیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہم اس ہاؤس میں ساتویں یا آٹھویں مرتبہ ہیلتھ پر بحث کر رہے ہیں تو یہ بڑی اچھی بات ہے کہ debates ہوتی ہے اور حکومتی بنچز اور اپوزیشن بنچز کی طرف سے بھی بات ہوتی ہے۔ چلیں کوئی نہ کوئی اچھی بات ہی سننے کو ملتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اچھی بات کو سننا اور اس سے سیکھنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز بھی طبیعت میں شامل ہونی چاہئے لیکن اگر آپ کی طبیعت میں یہی چیز شامل ہو کہ سب سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ smart ہم ہی ہیں اور دوسرا بالکل بے وقوف ہی ہے اور اس کی بات کی کوئی value نہیں ہے تو پھر شاید کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ابھی میں سن رہا تھا میری بہن نے بہت اچھی تعریفیں کی ہیں تو اللہ کرے کیونکہ ہم اس ملک کے شہری ہیں تو میری دعا ہے کہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں وہ واقعی ہی سچی ہوں لیکن میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی جو ڈیرہ غازی خان کا دکھ بتایا گیا اور مجھے پتا چلا ہے کہ کوئی ایسا پروگرام لا رہے ہیں کہ کسی کو ادھر لاہور میں نہیں آنا پڑے گا اور یہ خود ہی تمام فسلیٹیز وہاں لے کر جائیں گے تو جو already ایسے پروگرام موبائل ہسپتال کی صورت میں چل رہے تھے جو کہ میاں محمد شہباز شریف کا تحفہ تھا کہ دور دراز جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع، تحصیلوں اور تمام یونین

کونسلز میں وہ ہسپتال چل کر جایا کرتا تھا اور کسی کو آنا نہیں پڑتا تھا تو انہوں نے اس ہسپتال کا کیا بنایا ہے یہ بھی بتادیں؟

جناب چیئرمین!ڈیرہ غازی خان کا دُکھ رکھنے والے یہ بھی ذرا بتادیں کہ وہ گائنی ایمبولینس سروس جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے شروع کی تھی جو ایک حاملہ خاتون کو گھر سے pick کرتی تھی اور اس کو اس مطلوبہ جگہ پر لے جاتی تھی جہاں پر اس خاتون کا treatment ہونا ہوتا تھا وہ ایمبولینس کہاں چلی گئی؟

جناب چیئرمین!یہ بھی مجھے بتادیں کہ PMDC کا ابھی یہاں پر ذکر کیا گیا کہ ڈیرہ غازی خان کے ڈاکٹرز گریجویشن کرنے کے بعد Provisional Certificate لے کر پھرتے تھے شاید وہ لے کر پھرتے ہوں لیکن مجھے جہاں تک یاد ہے خواجہ سلمان رفیق نے دن رات محنت کر کے غازی میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان کو recognized کروایا اور ساہیوال کے میڈیکل کالج کو بھی recognize کروایا اور اس چیز کا میں خود گواہ ہوں کہ انہوں نے بے تحاشا محنت کر کے اس کی فیکلٹی پوری کروائی۔پہلے تو ڈیرہ غازی خان یا ساہیوال کے ڈاکٹر Provisional Certificate لے کر پھرتے تھے لیکن آج PMDC کا جو حال آپ نے کیا ہے تو اب پورے پاکستان کے ڈاکٹرز اپنی ڈگریاں ہاتھوں میں اٹھائے پھرتے ہیں کہ ہمیں ڈاکٹرز بنے دو دو سال ہو گئے ہیں ساڈاتے شناختی کارڈ دے دیو توڈیرہ غازی خان کا دُکھ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ان سے میری humble request ہے کہ[*******]پاکستان کے ڈاکٹرز کی جو درگت انہوں نے بنادی ہے کہ انہیں دو دو سال سے ڈگریاں ملی ہوئی ہیں لیکن ان کا PMDC Registration نہیں ہے وہ kindly ذرا ان کو دلوادیں تو ہم سب آپ کے بہت شکر گزار ہوں گے۔

جناب چیئرمین! اب موجودہ صورتحال کی بات کرتے ہیں۔ ہم پر چوبیس گھنٹے یہی الزامات لگائے جاتے ہیں کہ ہم نے ہیلتھ کے شعبے میں کچھ نہیں کیا۔ قائداعظم کا فرمان تھا کہ کام،کام اور بس کام،[**********]

---

* بحکم جناب چیئرمین قاعدہ نمبر 221 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین !میرے بہن بھائی جو کہ حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں ان کو بھی شاید یہی لگتا ہے کہ بہت کام ہو رہا ہے لیکن جب بات indicators کی آئے گی اور ہم پولیو کیسز کو دیکھیں گے تو پھر پتا چلے گا کیونکہ بقول ان کے کہ پرانا پاکستان چوروں کا تھا اس وقت پنجاب میں پولیو کے کتنے کیسز تھے؟

جناب چیئرمین !2017 پولیو فری سال تھا جس کو اب منسٹر صاحبہ ماننے کو تیار نہیں کہ اب یہ sample positive تھا تو اب یہ اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اور بتائیں کہ وہ sample کیوں positive تھا؟ ہم شیدائیت کے قائل نہیں ہیں لیکن ان کو پتا چلے کہ sample کیوں positive تھا اس کے root کہاں جاتے تھے تو وہ sample صوبہ پنجاب کی وجہ سے positive نہیں آیا تھا بلکہ جہاں سات سال سے ان کی حکومت ہے اس کی وجہ سے positive تھا تو ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔ ہمارے دور میں zero patients تھے اور آج قابلیت کے ڈھنڈورے پیٹنے والو آپ کے کتنے patients ہیں؟ آپ نے تو 26 ماہ کے معصوم بچے کا قتل کر دیا اب اس کی ایف آئی آر کس کے خلاف درج ہونی چاہئے؟ پہلے تو آپ بڑا بھاگ بھاگ کر ٹی وی پر کہتے تھے کہ فلاں پر ایف آئی آر ہونی چاہئے اور فلاں ذمے دار لہٰذا اس کو مستعفیٰ ہونا چاہئے لیکن ہم یہ نہیں کہتے [*************] پالیٹکس سے لے کر PMDC تک اور PMDC سے لے کر economy تک اور economy سے لے کر سمارٹ لاک ڈاؤن تک آپ نے پاکستان کا کیا حال کر دیا ہے؟

جناب چیئرمین !ہمارے پرانے منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں وہ ابھی فرما رہے تھے کیونکہ بیماری بتا کر نہیں آتی اگر آپ امیر ہیں تو یہ بیماریاں لگ جائیں اور اگر غریب ہیں تو یہ بیماریاں لگ جائیں جس غریب نے شوگر، بلڈ پریشر اور دل کی دوائی لینی ہے اور آپ کے دو سالوں میں غریب آدمی ادویات purchase کرنے کے قابل نہیں رہا تو آپ کس منہ سے یہاں پر تعریفیں کرتے اور اپنے آپ کو مجاہد کہلواتے ہیں؟

---

* بحکم جناب چیئرمین قاعدہ نمبر 221 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! میں تو آپ کو چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ ہم آپ کو بہترینCentral procurement systemدے کر گئے تھے لیکن آپ سے تو ادویات کیpurchaseنہیں ہو سکی جس کی وجہ سے پورے پنجاب میں ادویات کا کال پڑا ہوا ہے اور آپ یہاں پر خوشی کے شادیانے بجاتے پھرتے ہیں لہٰذا آپ کو خوشی کے شادیانے نہیں بجانے چاہئیں یہ تو آپ کے لئے لمحہ فکریہ ہے آپ اپنی کارکردگی پر توجہ دیں۔ آپ کے انفارمیشن منسٹر یہاں پر موجود نہیں ہیں ورنہ میں ان کو آج ضرورrequestکرتا کہ ان کو اپوزیشن کی APC ہوتی ہے یا نہیں ہوتی اس کا درد ہونے کی بجائے یہ درد ہونا چاہئے کہ پولیو سے بچہ کس طرح مر گیا، ان کو یہ درد ہونا چاہئے کہ ان کے صوبے میں غریب کو دوائی ملی ہے یا نہیں ملی، ان کو یہ درد ہونا چاہئے کہ انہوں نے اساتذہ پر تشدد کیا اور ان پر لاٹھیاں برسائیں اور ان کو سڑک پر گھسیٹا گیا تو کیا یہ آپ کی ریاست مدینہ کا عالم ہے؟ ریاست مدینہ والے اساتذہ کرام کی جوتیاں اٹھاتے تھے اور آپ اساتذہ پر لاٹھیاں برساتے ہیں کیا یہ آپ کی ریاست مدینہ ہے؟

جناب چیئرمین! میں اپنے آپ کو شامل کر کے یہ بات کہتا ہوں کہ ہم سب کی حیا باقی نہیں رہی اگر ہمارے اساتذہ کرام بھوکے بیٹھے ہیں اور ان کو گرفتار کیا گیا ہے تو ہم کس طرح یہاں پر آرام سے بیٹھے ہیں؟ ہمارے ڈاکٹرز کو آپ لاٹھیاں مارتے ہیں اور دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ ان کوsaluteکریں اور دوسری طرف آپ ان کو ڈنڈے مارتے ہیں وہ آپ سے کیا مانگتے ہیں آپ بتائیں یہ وہی ڈاکٹرز ہیں جن کے دھرنے میں جا کر بیٹھنے کو آپ باعث ثواب سمجھتے تھے؟

جناب چیئرمین! ہم پہلی مرتبہ ایجوکیشن والوں کے ساتھ بیٹھے ہیں تو منسٹر ایجوکیشن نے بیان دے دیا کہ مسلم لیگ (ن) والے دھرنے میں آ رہے ہیں ذرا ریکارڈ کوrewindکریں اور memoryکو ذرا پیچھے لے کر جائیں تو کیا کوئی دھرنا ایسا تھا جس میں آپ آ کر نہیں بیٹھتے تھے یا کوئی ایسا ایشو تھا جس پر آ کر آپ سیاست نہیں کرتے تھے؟ ہمیں سیاست کا طعنہ دینے والے اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھیں لیکن یہاں پر یہ روایت ہے کہ ہم اپنے گریبانوں میں نہیں جھانکتے بلکہ ہم دوسروں پر انگلی اٹھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کے پاس قابل افسران موجود ہیں پولیو کو deal کرنے والے آپ کے پاس موجود ہیں آپ کے پاس الحمدللہ ہر قسم کے ایسے لوگ موجود ہیں جن کے میں نام نہیں لیتا کیونکہ اگر میں ان کے نام لیتا ہوں تو پھر خرابی ہوتی ہے لیکن آپ ان کو کام کرنے دیں اپنے آپ کو عقل کل نہ سمجھیں۔

جناب چیئرمین! مشورہ تو خیر والا معاملہ ہے اور سرکار مدینہ ﷺ کی سنت ہے اور مشورہ لے لینا بڑی اچھی بات ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی کارکردگی نظر آئے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ کا اور ہمارا کارکردگی پر مقابلہ ہو اور جھوٹ پر مقابلہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے figures آپس میں compete کریں۔ آپ نے بجٹ میں figures دیئے ہیں کہ جیسے آپ نے ہیلتھ پر بہت بڑا بجٹ رکھ دیا ہے لیکن آپ کی حالت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہ نو من تیل ہو گا اور نہ رادھا ناچے گی۔ نہ آپ کے پلے پیسے ہیں یعنی پلے نئی دھیلا تے کردی میلہ میلہ۔ ڈائیلسز کے لئے آپ نے کاغذوں میں 91 کروڑ روپے کا بجٹ رکھ دیا ہے لیکن آپ نے پچھلے اس بجٹ میں سے صرف 21 کروڑ روپے خرچ کئے تو آپ کو اس بات پر شرم آنی چاہئے وہ جو بقایا پیسہ جن سے لاکھوں مریضوں کے ڈائیلسز ہونے تھے وہ کدھر گئے؟ مریض نے تو اپنے ڈائیلسز کروانے ہی ہیں کہ کیا کوئی مریض بغیر ڈائیلسز کے ہی گزارا کرلے گا جب اس کا criten بڑھے گا تو پھر وہ کیا کرے گا وہ ڈائیلسز کروائے گا اور اگر آپ وہ facility غریب کو نہیں دیں گے تو پھر وہ پرائیویٹ ہسپتالوں کے دھکے ہی کھائے گا۔ ہم الحمدللہ پورے ڈسٹرکٹ میں سی ٹی سکین مشینیں لگا کر گئے تھے آپ نے ان مشینوں کا کیا حال کر دیا ہے؟ ہمارا ہسپتالوں کو revamping کرنے کے پروگرام کو دو سال نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر میری بہن جو ابھی بات کر رہی تھی ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آپ جائیں اور جا کر خانیوال، لیہ، وہاڑی، جہلم، قصور اور کلور کوٹ کے ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو دیکھیں ان میں آئی سی یوز بھی بنے ہیں، چار، چار وینٹی لیٹرز بھی لگے ہوئے ہیں، وہاں پر instatnt raters بھی لگے ہیں، وہاں پر سی ٹی سکین مشینیں بھی لگی ہیں، وہاں ایکسرے مشینیں بھی لگی ہوئی ہیں، وہاں پر بیڈز بھی آئے ہیں اور وہاں پر ادویات بھی آئی ہیں تو میں دعویٰ کے ساتھ

یہ بات کہتا ہوں کہ جو دوائی میاں محمد شہباز شریف نے اس صوبے کے غریب مزدور کسان کو دی آج وہ دوائی لینے کے بارے میں غریب سوچ بھی نہیں سکتا۔

جناب چیئرمین! ہمارے دور میں top quality کی میڈیسن دی جاتی تھی جس پر میرے بھائی کو نیب میں بلا کر پوچھا جاتا ہے کہ اتنی اچھی دوائی خریدنے کی کیا ضرورت تھی تو یہ کیا سوال ہے کہ اتنی اچھی دوائی کیوں غریب کو دی تو کیا غریب مزدور کسان کا حق نہیں ہے کہ اس کو اچھی دوائی ملے؟

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! آپ اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! آپ کہتے ہیں تو میں اپنی speech wind up کر دیتا ہوں۔ ابھی میں نے بہت ساری باتیں کرنی تھیں لیکن میری درخواست ہے کہ خدارا point scoring کرنے کی بجائے اپوزیشن کی APC دیکھنے کی بجائے، لوگوں کی TTs پر نظر رکھنے کی بجائے اپنے اعمال نامے درست کریں۔ اڑھائی برس کے بعد حساب شروع ہو جاتا ہے calm down ٹک ٹک بجنا شروع ہو جاتا ہے اور اڑھائی برس میں شادیانے جا رہے ہیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ سیاست میں اور لوگوں کے دلوں میں رہنا چاہتے ہیں اور آپ واقعی چاہتے ہیں کہ صحیح competition کریں تو اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں اور اپنے گریبان میں جھانکیں اور پنجابی میں کہتے ہیں کہ اپنی منجی تھلے ڈانگ پھیرو۔

جناب چیئرمین: جی، سیدہ زہرہ نقوی!

سیدہ زہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّل فَرَجَھُم۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا، میں سب سے پہلے اپنی قابل احترام وزیر صحت ڈاکٹر یاسمین راشد کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے جب سے یہ ذمہ داری سنبھالی ہے ہمت، جرأت اور جوانمردی کے ساتھ محنت اور کاوش کر رہی ہیں اور صوبہ بھر کے لوگوں کو awareness دی رہی ہیں ان کا یہ اقدام نہایت ہی قابل تحسین ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم بہت مشکل اور بلا سے گزر رہے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ COVID-19 کی وجہ سے پوری دنیا متاثر ہوئی ہے۔ خصوصاً صوبہ پنجاب پاکستان کا most populated province ہے جس کی زیادہ تر آبادی دیہی علاقوں میں ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس جانب توجہ دلانا چاہوں گی کہ منسٹر صاحبہ نے موبائل، ٹیلیویژن اور سوشل میڈیا کے ذریعے عوام کو awareness دینے کا پروگرام شروع کیا ہے اور جس طرح سے لوگوں کو awareness دی جا رہی ہے اس نے واقعی بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ہمارے وہ لوگ جو بالکل پڑھے لکھے نہیں ہیں اور پسماندگی کا شکار ہیں لیکن ان کو awareness دے کر اس صوبے کے اندر آپ نے مثال قائم کر دی ہے اور آج الحمد للہ ہم اس پر بہت حد تک قابو پا چکے ہیں۔ میں یہاں پر ایک مشورہ دینا چاہوں گی کہ انسان بلاؤں سے، مشکلات سے، مصیبتوں سے سیکھتا ہے تو ہم نے اس COVID-19 سے بھی سیکھنا ہے، ہمارے ہیلتھ کے issue پر بہت ساری مشکلات ہیں، بزرگوں کی ایک کہاوت ہے کہ پرہیز علاج سے بہت بہتر ہے۔ اگر ہم عوام میں دیکھتے ہیں تو وہ افراد اور طبقہ جو deficiency of food سے متاثر ہے جن کے پاس کھانے پینے کو نہیں ہے انہیں نہیں پتا کہ ہم نے کون سی غذائیں اپنی روٹین کے اندر شامل کرنی ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسری طرف ہمارے سامنے وہ طبقہ ہے جو مٹاپے یا چربی وغیرہ سے پریشان ہے جو diet پر جا رہا ہے، جو nutrition کی طرف رجوع کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس مقدس ایوان میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ وزیر صحت اس بات پر focus کریں اور لوگوں کو awareness دی جائے کہ کس طرح سے وہ اپنی diet کنٹرول کریں اور کس طرح سے متوازن غذا کا انتخاب کیا جائے تاکہ بیماریوں سے بچا جا سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب محترمہ رابعہ نسیم فاروقی بات کریں گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آج آپ نے مجھے صحت کے متعلق بات کرنے کا موقع دیا۔ مجھے اس معزز ہاؤس کے قیمتی وقت کا اندازہ ہے اس لئے میں بہت مختصر اور حقائق پر مبنی بات کروں گی اور کوشش کروں گی کہ selected حکومت کے سوئے ہوئے ارباب اختیار کو جگا سکوں۔

جناب چیئر مین!میں پہلے تو حکومتی ارباب اختیار سے یہ پوچھنا چاہوں گی چونکہ مجھے بھی بہت curiosity ہے اور عوام بھی جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کھانے میں کیا کھاتے ہیں یا کھانے میں ملا کر کیا کھاتے ہیں؟ آپ دیکھیں یہ ہر وقت مزے لے کر سو رہے ہوتے ہیں، جب پانی سر سے گزر جاتا ہے اور ہر چیز کا بیڑہ غرق ہو جاتا ہے تو تب یہ اٹھتے ہیں اور ہڑ بڑا کر اٹھتے ہیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! Please restrict to the health.

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین!میں آگے اسی بات پر آ رہی ہوں پھر بے ہنگم طریقے سے ہاتھ پیر ہلاتے ہیں اور عوام کو یہ show کرا رہے ہوتے ہیں کہ ہم بڑی محنت کر رہے ہیں لیکن اب عوام ان کے چکروں سے بہت باہر نکل آئی ہے اور انہیں سمجھ آ گئی ہے کہ انہوں نے جو دھما چکری مچائی ہوئی ہے یہ ہماری بہتری کے لئے نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ہے۔ حکومتی اقدامات صرف باتوں کی حد تک رہ گئے ہیں یا صرف اپوزیشن کو گالی گلوچ دینے کی حد تک ہیں لیکن ground reality negative ہے۔ جس طرح COVID-19 کو deal کیا وہ بھی سب کے سامنے ہے لوگ تڑپ تڑپ کر مر گئے اور حکومتی ممبران آپس میں گتھم گتھا ہوتے رہے۔ حکومتی کارکردگی دیکھتے ہوئے یہ شعر یاد آ رہا ہے کہ:

کبھی خود پر کبھی حالات پر رونا آیا
بات نکلی تو ہر ایک بات پر رونا آیا

جناب چیئر مین!ابھی کورونا کی وبا ختم نہیں ہوئی تو ڈینگی نے سر اٹھانا شروع کر دیا ہے لیکن حکومت ہے کہ جاگنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ میرے پاس نیوز پیپر ہے میڈیا رپورٹس کے مطابق پچھلے دو ہفتوں میں، میں repeat کر رہی ہوں کہ میڈیا رپورٹس کے مطابق پچھلے دو ہفتوں میں لاہور میں 4200 جگہوں سے ڈینگی کا لاروا ملا ہے لیکن Dengue Act بحال نہیں ہو سکا اور according to the news papers محکمہ صحت کے پاس ڈینگی مار سپرے کا سٹاک ختم ہو چکا ہے اور پچھلے ایک روز میں ڈینگی کے بارہ کنفرم کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں۔ پتا نہیں حکومت کا کیا ارادہ ہے، یہ عوام کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں اور یہ عوام سے کون سی دشمنی کا بدلہ چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین: Order in the House please.جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! پچھلے سال جب بہت زیادہ ڈینگی آیا تو حکومت نے کہا کہ spike year کیا جائے، ہر دو سال کے بعد spike year کیا جاتا ہے جس میں ڈینگی بہت زیادہ پھیلتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ سے پوچھوں گی کہ کیا اس سال بھی spike year کیا ہے اور کیا اگلے سال بھی spike year ہو گی؟

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ آیا آپ لوگوں نے ڈینگی کی روک تھام کے لئے کوئی تیاری کی ہے؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اور پورا پاکستان جانتا ہے کہ جب میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ڈینگی کی وبا پھیلی تو کس طرح میاں محمد شہباز شریف اور ان کی پوری ٹیم نے war footing پر اس کا مقابلہ کیا۔ یہ پاکستان میں نہیں بلکہ اسے بین الاقوامی طور پر بھی سراہا گیا لیکن یہ اتنے نااہل ہیں کہ ان کے پاس already پوری ٹیم ہے---

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں چونکہ کافی مقررین باقی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میں حکومت وقت سے کہوں گی کہ خدارا پوری پاکستانی قوم آپ سے التجا کرتی ہے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں حکومت وقت سے تقاضا کروں گی کہ ہمیں، عوام اور میڈیا کو بتائیں کہ ڈینگی کی وبا کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔ مجھے اس کا جواب چاہئے اور عوام بھی اس کا جواب چاہتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **"ایاک نعبد وایاک نستعین"**

اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین! میں اپنی منسٹر صاحبہ کے لئے ایک شعر پڑھنا چاہوں گی:

اے کاش کہ میری ارض پاک پہ
اترے وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

جناب چیئرمین! یہاں پر جب بھی بات ہوتی ہے تو ہماری محترم اپوزیشن ہمیشہ میاں محمد شہباز شریف کے گن گاتی ہے کہ ڈینگی آیا تو میاں محمد شہباز شریف نے یہ کیا اور انہوں نے دن رات لگادیئے اور کام کیا۔ جب ڈینگی آیا تو بالکل میاں محمد شہباز شریف کا فرض بنتا تھا اور انہوں نے جو کام کیا so کیا۔ آج پوری دنیا COVID-19 کا شکار ہے اگر آج اس کے لئے کام کیا ہے تو وہ ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے کیا۔ الحمد للہ اگر آج ہم COVID-19 سے بہت بہتر حالات میں ہیں اگر یہاں پر کیسز کی تعداد کم ہوئی ہے تو یہ سب ہماری ہیلتھ منسٹر، ہمارے ڈیپارٹمنٹس، ہمارے وزیر اعلیٰ اور ہمارے وزیر اعظم کی وجہ سے ہوا ہے محترمہ رابعہ نسیم فاروقی! میری بات سن کر جایئے گا چونکہ جب آپ لوگ بولتے ہیں تو ہم سنتے ہیں اس لئے جب ہم بات کیا کریں تو آپ بھی اتنا حوصلہ رکھیں کہ ہماری بات سن کر جائیں۔

جناب چیئرمین: *محترمہ!* Address to the Chair!

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! انہوں نے THQs اور DHQs کی بات کی ہے تو میں آپ کے توسط سے انہیں یہ بتانا چاہوں گی کہ شاہد خاقان عباسی صاحب میرے حلقے سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ پاکستان کے وزیر اعظم رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے ٹی ایچ کیو کوٹلی ستیاں کی حالت انتہائی خراب تھی۔ وہاں کے BHUs کی حالت یہ تھی کہ وہاں پر باقاعدہ جانور بندھے ہوتے تھے۔ ڈاکٹرز وہاں پر موجود نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کا کوئی نام ونشان نہیں ہوتا تھا۔ ہماری حکومت آنے کے بعد آج الحمد للہ وہاں پر ڈاکٹرز بھی موجود ہیں اور تمام operations بھی ہو رہے ہیں۔ وہاں پر Mother and Childcare کا بھی پورا بندوبست کیا گیا ہے۔ ہمارے وہ تمام patients کہ جن کو پہلے ہولی فیملی ہسپتال یا راولپنڈی کے کسی بڑے ہسپتال میں refer کر دیا جاتا تھا آج الحمد للہ ان کا وہیں پر علاج ہو رہا ہے اور وہ تندرست ہو کر واپس اپنے گھروں کی طرف جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور نرسیں وہاں پر موجود ہیں۔ ہم یہ تو بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ اس گورنمنٹ نے کیا گیا ہے لیکن کیا ہم لوگوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ موجودہ حکومت نے COVID-19 کا کتنا مشکل pandemic دیکھا ہے؟ اگر حزب اختلاف ہماری حکومت کے ساتھ مل کر چلتی تو ہم بہت پہلے ان تمام مسائل پر قابو پا سکتے تھے۔ ہماری منسٹر ہیلتھ صاحبہ اور باقی تمام منسٹرز نے آپ لوگوں کی تجاویز کو ہمیشہ اہمیت دی ہے لیکن آپ لوگوں نے صرف مخالفت اور تنقید کی ہے اور کبھی appreciate نہیں کیا۔ ہم سب مل کر ایک قوم بنیں کیونکہ ایک قوم بنے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اگر ہم نے اپنے ملک کو ترقی دینی ہے تو پھر حکومت اور اپوزیشن سب کو مل کر اس کے لئے کام کرنا ہو گا تب ہی ہم اس ملک کو آگے لے کر جا سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب محترمہ راحیلہ نعیم بات کریں گی۔ چونکہ speakers زیادہ ہیں لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سب کو بولنے کا موقع دیا جائے گا لہٰذا تمام معزز ممبران مختصر بات کریں گے۔ It should be short.

محترمہ راحیلہ نعیم: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! میں in short تو پھر اتنا ہی کہوں گی کہ اس حکومت کی کارکردگی کوئی ایسی تسلی بخش نہیں ہے کہ جس پر میں تقریر کروں۔ یہاں پر میں پچھلے ایک گھنٹے سے یہی سُن رہی ہوں کہ شکریہ، بڑی مہربانی، منسٹر ہیلتھ صاحبہ نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور وہ گھر بھی نہیں جاتی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں کہوں گی کہ منسٹر ہیلتھ صاحبہ ہسپتالوں میں تو کبھی نظر نہیں آئیں لیکن سڑکوں اور گاڑیوں پر یقیناً نظر آتی رہی ہیں۔ پنجاب کے لوگوں کو ادویات نہیں مل رہیں۔ پی ٹی آئی کی طرف سے حکومت میں آنے سے پہلے ہمیں طعنہ مارا جاتا تھا کہ ہسپتالوں میں بیڈز available نہیں ہیں اور ایک ایک بیڈ پر دو دو مریض موجود ہیں لیکن آج تو وہ بیڈز بھی ہسپتالوں میں موجود نہیں ہیں۔ ہم کس کو طعنہ ماریں اور کس سے بات کریں؟ یہاں کہا جاتا ہے کہ ایک قوم بن کر کام کریں۔

جناب چیئر مین! ہم پچھلے دو سال سے آپ کو کہہ رہے ہیں کہ آپ انسان بنیں لیکن آپ انسان ہی نہیں بن سکے تو پھر قومی سوچ آپ کے اندر کیسے پیدا ہو گی؟ ہم نے اپنے دور حکومت میں اس ملک کے عوام کی خدمت کی ہے اور عوام کو serve کیا ہے۔ ہم نے صوبہ پنجاب کے اندر ڈینگی جیسے pandemic کے خلاف fight کی ہے۔ ایک طرف آپ ہمیں لعن طعن کر رہے ہیں اور دوسری طرف تسلیم کر رہے ہیں کہ ہم نے ڈینگی کے خلاف جانفشانی کے ساتھ fight کی ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں ادویات ناپید ہو چکی ہیں۔ صوبہ پنجاب کے اندر life saving injections میسر نہیں ہیں۔ ہسپتال میں مریضوں کو مفت ادویات نہیں مل رہیں۔ ہسپتالوں میں مریض خوار ہو رہے ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹر مریضوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ پرائیویٹ لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائیں۔ آپ اس کی وجوہات بتانا پسند کریں گے؟ اگر میری بات جھوٹی ثابت ہو جائے تو میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹرز مریضوں کو recommend کرتے ہیں کہ آپ فلاں پرائیویٹ لیبارٹری سے اپنا ٹیسٹ کروا کر لائیں۔

جناب چیئر مین! اب میں COVID-19 کے حوالے سے بات کروں گی۔ اس حوالے سے آپ کی نااہلی سب کے سامنے آ چکی ہے۔ آپ نے ایکسپو سنٹر کے اندر جس طرح قوم کے پیسے ضائع کئے ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔ آپ بڑے ایماندار بنتے ہیں تو اب مجھے بتائیں کہ آپ نے ایکسپو سنٹر پر عوام کے ٹیکس کا اتنا زیادہ پیسا کیوں خرچ کیا ہے؟ آپ نے SOP's کے تحت ایکسپو سنٹر کو quarantine center بنایا ہے تو اس کے اندر کیا سسٹم لے کر آئے ہیں اور مریضوں کو وہاں پر کیا سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اس پر ذرا روشنی ڈال دیں؟

جناب چیئر مین! منسٹر ہیلتھ صاحبہ COVID-19 کے حوالے سے روزانہ اپنی سٹیٹمنٹ دیتی رہی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم اپنی سٹیٹمنٹ دیتے رہے ہیں یعنی ان کی کوئی ایک پالیسی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! وزیر اعظم کہتے تھے کہ ضرورت نہیں ہے جبکہ پنجاب کی منسٹر ہیلتھ صاحبہ کہتی تھیں کہ اشد ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب کی منسٹر ہیلتھ صاحبہ فرماتی تھیں کہ COVID-19 ہے لہٰذا کورونا کی ادویات کی اشد ضرورت ہے، quarantine کرنا ہے اور lockdown بھی کرنا ہے جبکہ وزیراعظم کہتے تھے کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آ سکی کہ ان کی COVID-19 کے حوالے سے آج کے دن تک کیا پالیسی ہے؟

جناب چیئرمین! آج COVID-19 کو چار یا پانچ ماہ ہو چکے ہیں لیکن ہمیں حکومت کی اس حوالے سے کوئی واضح پالیسی نظر نہیں آئی۔

جناب چیئرمین! اب ڈینگی سر اُٹھا رہا ہے۔ لاہور کے اندر 42 جگہوں سے ڈینگی کا لاروا برآمد ہو چکا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ اس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟ COVID-19 کے pandemic کے بعد اب ڈینگی شروع ہونے والا ہے۔ اسی طرح ایشیا کا واحد ملک پاکستان ہے کہ جہاں پر پولیو کے مریض بڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت کس طرح کے اقدامات اُٹھا رہی ہے؟ ہمیں اپنی کوئی پالیسی واضح کر کے بتا دیں۔ ہمیں ضرور طعنے ماریں، صبح شام طعنے ماریں لیکن اپنے اچھے اقدامات تو بتا دیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے عوامی فلاح کے لئے جو انقلابی اقدامات کئے ہیں ان کے بعد آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے بھی بڑے اعلیٰ کام کئے ہیں؟

جناب چیئرمین! صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ترقیاتی کام میاں محمد شہباز شریف نے کروائے ہیں۔ نئے ہسپتال انہوں نے بنوائے اور مریضوں کو مفت ادویات ان کے دور حکومت میں مہیا کی گئیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میں صرف یہ بتا کر اجازت چاہوں گی کہ ہماری حکومت نے عوام کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے بہت زیادہ فنڈز دیئے تھے۔ ہم نے سال 2017-18 کے بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے 51۔ارب روپے دیئے تھے، اگر صحت کے ترقیاتی بجٹ کو بھی شامل کیا جائے تو ہم نے سال 2017-18 میں شعبہ صحت کے لئے کل 64۔ارب

روپے دیئے تھے جبکہ انہوں نے سال 21-2020 کے لئے صرف 40۔ارب روپے شعبہ صحت کے لئے مختص کئے ہیں یعنی شعبہ صحت کے بجٹ میں انہوں نے 37 فیصد کمی کر دی ہے۔

جناب چیئر مین! یہ صوبہ پنجاب کے عوام کی کون سی خدمت کرنے جارہے ہیں، ہمیں یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ ان حالات میں جبکہ COVID-19، ڈینگی اور پولیو کے خطرات لاحق ہیں تو پھر آپ نے شعبہ صحت کے بجٹ میں کمی کیوں کی ہے؟ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جی، مہربانی۔اب محترمہ شاہدہ احمد بات کریں گی۔ محترمہ! briefly بات کر لیں کیونکہ اجلاس ختم ہونے میں وقت بہت کم رہ گیا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین! شکریہ۔سب سے پہلے میں وزیر صحت ڈاکٹر یاسمین راشد کو سلام پیش کرتی ہوں کہ جن کو بڑی مشکل منسٹری دی گئی اور انہوں نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دیئے ہیں۔جب ہماری حکومت قائم ہوئی تو پاکستان کا ہر محکمہ شدید مالی بحران کا شکار تھا۔ابھی ہم تھوڑا سا سنبھلے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر COVID-19 کی آزمائش آن پڑی۔ہماری حکومت نے بڑی ہمت اور سمجھداری کے ساتھ اس pandemic کا مقابلہ کیا ہے۔ہمارے وزیر اعظم جناب عمران خان، منسٹر ہیلتھ صاحبہ محترمہ راشد یاسمین اور دوسرے سب ذمہ داروں نے احساس پروگرام کے تحت COVID-19 کے دوران بڑے اچھے طریقے سے لوگوں کا خیال رکھا ہے۔ابھی ہمارے ایک معزز ممبر بڑے جوش کے ساتھ تقریر کر کے گئے ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ہسپتالوں میں ڈائیلسز کی کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔جب بھی کوئی بیماری آتی ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔

جناب چیئر مین! انہوں نے اپنے دور حکومت میں فلٹریشن پلانٹس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔فلٹریشن پلانٹ کی مد کے سب پیسے یہ کھا گئے اور لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے فلٹریشن پلانٹس نہیں لگ سکے جس کے باعث عوام ناقص پانی پینے پر مجبور ہیں۔ناقص پانی پینے کی وجہ سے لوگوں کے گردے خراب ہو رہے ہیں۔جب لوگوں کے ناقص پانی پینے کی وجہ سے گردے خراب ہو گئے ہیں تو اب انہیں فکر لاحق ہوئی ہے کہ انہیں ٹھیک کیسے کرنا ہے اور اب یہ اس کے لئے ہمیں قصوروار ٹھہرا رہے ہیں کہ ہسپتالوں میں مریضوں کے ڈائیلسز نہیں ہو رہے۔

جناب چیئرمین!ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے اپنے دور حکومت میں اس جانب کیوں توجہ نہیں دی،انہوں نے فلٹریشن پلانٹس ہر اس علاقے میں کیوں نہیں لگائے کہ جہاں پر گندے اور ناقص پانی کے issues تھے؟

جناب چیئرمین!اس فلور کے اُوپر بولنا بڑا آسان ہے لیکن ان کو اتنی شرم نہیں آتی ہے کہ یہ اپنی ہی کی ہوئی غلطیوں کو دیدہ دلیری کے ساتھ ایسے بولتے ہیں کہ انہیں کسی چیز کا پتا ہی نہیں ہے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین!شکریہ۔میری بہن نے filtration plant کے حوالے سے بڑی اچھی بات کی ہے۔میری یہ گزارش ہے کہ میرا تعلق اُس belt سے ہے جس کا sub soil water تقریباً100 فیصد کڑوا ہے۔آپ بھی اُسی علاقے سے ہیں اس لئے آپ کو بھی یہ بات بڑے اچھے طریقے سے معلوم ہے۔

جناب چیئرمین!پچھلی حکومت میں میاں محمد شہباز شریف نے پورے علاقے میں filtration plant لگوائے تھے۔وہاں پر حضور اکرم ﷺ کے آل حسینؓ کو ماننے والے بہت زیادہ لوگ ہیں ان سے میری یہ گزارش ہے کہ حسینؓ کے ماننے والوں کا پانی بند نہ کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔میں آج ہی دیکھ کر آیا ہوں اس کی سکیم وزیر اعلیٰ کے دفتر میں آگئی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین!آپ کی مہربانی ہے کیونکہ اُس علاقے میں اتنی گرمی ہے کہ میٹھے پانی کے بغیر ایک دن گزارنا بھی مشکل ہے۔

جناب چیئرمین!میری دوسری گزارش یہ ہے کہ 2013 میں جب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تھی تو ہمارے ڈی ایچ کیو میں ڈائیلسز کے لئے ایک بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی۔اسی طرح cardiac patients کے لئے بھی ایک بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی تو cardiac کے لئے وہاں کے آپ جیسے مخیر حضرات نے CCU بنایا جس کا افتتاح بھی آپ نے ہی کیا تھا اُس میں حکومت کا ایک پیسا بھی نہیں لگا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ خان پور کے مخیر حضرات نے آٹھ ڈائیلسز مشینیں لے کر دی ہے جو الحمدللہ چل رہی ہیں لیکن مریضوں کی دوائیوں کے لئے ہمیں لوگوں سے پیسے مانگنے پڑتے ہیں۔

جناب چیئرمین! منسٹر ہیلتھ صاحبہ سے میری humble request ہے کہ مخیر حضرات کی دی ہوئی آٹھ ڈائیلسز مشینیں حکومت own کرلے۔ ہمارے علاقے میں COVID-19 سے زیادہ اموات گردوں کی وجہ سے ہوتی ہیں کیونکہ وہاں پر تمام sub soil water کڑوا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ وہ بلڈنگ میاں محمد شہباز شریف نے بنائی تھی، مشینیں وہاں کے مخیر حضرات نے لے کر دی ہیں تو حکومت اُس کو own کرلے تاکہ وہاں پر مریضوں کو دوائیاں ملنا شروع ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر ہیلتھ صاحبہ! میری دو گزارشات ہیں ہم نے سات ملین سے CCU establish کیا ہے اب وہاں پر issue یہ ہے کہ وہاں پر heart specialist صرف بارہ گھنٹے ڈیوٹی کرتا ہے وہاں پر ہمیں two heart specialists چاہئیں تاکہ 24 گھنٹے وہاں پر heart specialist available ہو جائے۔ اسی طرح میں نے بھی اور حاجی ارشد جاوید نے بھی مل کر آٹھ ڈائیلسز مشینیں دی ہیں اُن کا بارہ لاکھ روپے ماہانہ خرچہ ہے وہ ہم سب مل کر جیب سے دے رہے ہیں اگر آپ اُن machines کو own کرلیں تو ہم آپ کے اُس ہسپتال کے لئے کوئی اور اچھا کام کرلیں گے اور میں یہ بات ٹی ایچ کیو خان پور کے حوالے سے کر رہا ہوں۔ جی، اب چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ صوبہ پنجاب کے لوگوں کی صحت کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو اس صوبے میں صحت کے جو حالات ہیں 200 ملین روپے کوئی قابل فخر بجٹ نہیں ہے۔ پچھلے دو سال سے ہر لمحہ ہم deterioration کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے millennium میں Punjab Health Reforms کے تحت جو strategy بنائی گئی تھی اور general diseases and non-infectious diseases کے حوالے سے ہمیں جو challenges ہیں نمونیا، ٹی بی، ڈینگی اور پولیو کی بیماریاں ہیں اسی طرح

دنیا میں ہمارے لوگوں کی ratio بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح کینسر اور کارڈیک کی non-infectious diseases کا جو burden ہے جس میں شوگر اور بلڈ پریشر کے حوالے سے بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پنجاب میں جو strategies بنائی گئی تھی، جو millennium goals رکھے گئے تھے اور اُن پر جس محنت سے کام ہو رہا تھا اب وہ تمام indicators reverse میں جارہے ہیں جس طرح منسٹر ہیلتھ صاحبہ اور دیگر معزز ممبران نے بھی اپنی تقاریر میں اس کا ذکر بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں تو بار بار کہتا ہوں کہ ہمارا اصل issue resources ہے جیسے کہتے ہیں کہ "گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟" یہ حالت ہے کہ ہم نے بجٹ کو آدھا کر دیا ہے۔ 2017 کا بجٹ دیکھ لیں، آپ devaluation دیکھ لیں، inflation rates دیکھ لیں اُس کے بعد آپ دیکھیں کہ ہم آدھے بجٹ پر آگئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے پچھلے سال کے بجٹ میں صحت کے لئے جتنی allocation کی تھی وہ سب COVID-19 کی نذر کر دی گئی۔ نہ صرف صحت کے ڈویلپمنٹ فنڈز بلکہ water sanitation, population planning, irrigation and other so many development funds of all departments کا پیسا COVID-19 کی طرف divert کر دیا۔ ہمارے پاس صحت کا بڑا vast network ہے، ہمارے پاس پورے پنجاب میں BHU's سے لے کر teaching hospitals تک 30 ہزار health outlets موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! دیکھنا ہے کہ ہم نے BHU's or RHC's میں کیا improvement کی تھی۔ اگر آپ اس کی allocation دیکھیں تو کچھ اضلاع میں زیادہ ہے اور کچھ اضلاع میں کم ہے۔ ہمیں اس کی strategically distribution پر بھی توجہ دینی چاہئے کہ کچھ اضلاع میں ایک یونین کونسل میں ایک بی ایچ یو موجود ہے اور کچھ میں RHC's موجود ہیں اور کچھ میں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! اسی طرح آپ ٹی ایچ کیو ہسپتال کے حالات دیکھ لیں مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ہم کس بات پر تالیاں بجا رہے ہیں۔ ہم ابھی تک GDP کا 2.6 فیصد ہیلتھ پر خرچ کر رہے ہیں۔ آپ اگر per capita دیکھیں تو آپ 42 ڈالر خرچ کر رہے ہیں جو جنوبی ایشیاء میں سب سے

کم ہے۔ آپ کے جتنے بھی infertility mortality rates, maternal mortality rates ہیں وہ دنیا میں دوسرے تیسرے نمبر پر ہیں تو ہمیں اس پر بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے بجٹ کو improve کرنا ہے جو کہ پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ اسی طرح ہمارے ٹیچنگ ہسپتالوں کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ وہاں مریض کی عزت ہے اور نہ ڈاکٹر کی عزت ہے۔ آئے دن ہم اخباروں میں دیکھتے ہیں کہ مریضوں نے ڈاکٹرز کے گریبان پکڑے ہوتے ہیں اور وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی situation بن جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ڈاکٹر front line پر کھیل رہا ہوتا ہے تو مریض نے تو ڈاکٹر کو ہی ہر چیز کا موردِ الزام ٹھہرانا ہوتا ہے۔ اگر بجلی نہیں ہے، اے سی خراب ہے، پنکھا خراب ہے تو اُس میں ڈاکٹر کا کیا قصور ہے؟ آپ کے ڈاکٹرز پیٹ رہے ہیں کہ اُن کی protection کے لئے ہسپتالوں کو improve کریں، اُنہیں سکیورٹی دے دیں تاکہ وہاں پر کم از کم ایسے واقعات نہ ہوں لیکن اُس پر ابھی تک کوئی progress نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر منسٹر ہیلتھ صاحبہ نے شہداء package کے حوالے سے بات کر رہی تھیں تو صرف ایک سول ایوارڈ سے بات نہیں بنے گی۔60 کے قریب ہمارے ڈاکٹرز اور پروفیسرز COVID-19 کے دوران شہید ہوئے ہیں تو آپ اُن سب کو اس میں شامل کریں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہاں پر منسٹر ہیلتھ صاحبہ کے علم میں بہت ہی اہم پوائنٹ لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو ڈاکٹرز باہر جا رہے تھے تو اُنہیں American Board Exams کے حوالے سے بہت سی مشکلات ہیں کہ اب COVID-19 کی وجہ سے آپ کا criterion change ہوا ہے وہاں کچھ exams postpone ہوئے ہیں جیسا کہ clinical skills کا پروگرام امریکہ میں ختم ہو گیا۔ ہماری PMDC ابھی تک ورلڈ ہیلتھ اتھارٹیز کے تحت recognize نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ وہی ڈاکٹرز participate کر سکیں گے جن کی licensing authority recognize ہو گی چونکہ PMDC is still not recognized by WHO اور ڈاکٹرز جو ہماری cream of the class ہے وہ stuck ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین! خواجہ عمران نذیر ابھی جس طرح فرما رہے تھے کہ آپ کے لوگ provisional licenses لے کر چھ چھ ماہ سے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو permanent license نہیں ملے۔ Punjab is the biggest stakeholder آپ اس کے اوپر غور کریں۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں محکمہ ہیلتھ اور محکمہ ہاؤسنگ سے متعلق بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ پہلے صاف پانی کا کام شروع ہوا تھا لیکن صاف پانی کا منصوبہ معلوم نہیں کس جگہ غائب ہے اور اس کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے اس حوالے سے کیا کیا ہے اور کیا نہیں کیا بہر حال صحت کی لئے بنیادی ضرورت صاف پانی کی فراہمی ہے۔

جناب چیئرمین! میں سارے پنجاب کے لئے بھی کہوں گا اور اپنی تحصیل پتوکی اور کوٹ رادھا کشن کے لئے بھی آپ سے گزارش کروں گا کہ اس معاملہ میں ہماری مدد فرمائیں اور حکومت سے کہیں کہ جلد از جلد اس معاملے کو شروع کیا جائے اور صاف پانی کے منصوبے کو تکمیل تک پہنچایا جائے۔

جناب چیئرمین! صحت کے حوالے سے باقی تمام دوستوں نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی اچھی باتیں کی گئی ہیں۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ اس حوالے سے بہت محنت کر رہی ہیں باقی یہ معاملہ کچھ عجیب سا ہے کہ کرنا کچھ ہے، کہنا کچھ ہے، اس کا بننا کچھ ہے جبکہ طریقہ اور ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس پر comment نہیں کرنا چاہتا بہر حال ان کی حد تک ان کی محنت پر میں شاباش بھی دیتا ہوں اور شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کیونکہ پنجاب اور سارے پاکستان میں کورونا کے معاملے میں ساری قوم اکٹھی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا جو دشمن ہے اس کے مقابلے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکٹھی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سارے ملک میں صاف پانی

ہمیں ملے اگر یہ کر سکتے ہیں تو ان کی مہربانی ہے ورنہ آنے والے وقت میں آ کر کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔ بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وزیر صحت wind up speech کریں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان نے آخر میں بات کر کے بہت ساری باتیں جو میں نے کرنی تھیں وہ اس لئے ختم کر دیں کہ خواجہ صاحب جوش وخروش میں کُود کُود کر اور پِیٹ پِیٹ کر باتیں کر کے ایوان سے باہر چلے جاتے ہیں۔ وہ بول کر ایوان سے باہر چلے جاتے ہیں کیونکہ جواب سننے کی ان میں سقت نہیں ہوتی۔ رانا محمد اقبال خان نے بات کر دی ہے اس لئے میں بات نہیں کرتی ورنہ ان کی باتوں کے بہت سے جواب آج دیتی۔

جناب چیئرمین! مجھے اصل میں ان کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ ان کو بڑا دکھ ہے کہ کورونا سے زیادہ لوگ کیوں ہلاک نہیں ہوئے۔ مجھے تو یوں لگ رہا تھا کہ ان کو تکلیف ہو رہی ہے کہ کورونا ختم کیوں ہو رہا ہے یا why have we flatten the curve مقصد یہ ہے کہ اگر پاکستان میں ایک وبا آئی ہے اور آپ دنیا بھر میں حالات دیکھیں، آپ اپنے ہمسایہ ملک کو دیکھیں کہ اس وقت انڈیا میں جو حالات ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی حالات بہتر کرے۔ ہمیں سب کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ یہ اتنا بڑا عذاب ہے اور دنیا کے لئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! دنیا کی بہت بڑی بڑی economies have crashed. Look at what has happened. New York has gone bankrupt. People have been laid off right, left and center.

جناب چیئرمین! میں تو یہ سوچتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مہربانی اور بڑی عنایت پاکستان پر ہے کہ اس وقت ہمارا curve flatten ہوا ہے تو چلیں کوئی بات نہیں کئی دفعہ جس طرح رانا محمد اقبال خان نے دل بڑا کر کے تعریف کر دی کہ چلیں کورونا کے مسئلے پر تو کم از کم اور کچھ نہیں تو ہم نے مل کر اس جنگ کو لڑا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہے اس کے لئے تو ہم سب کو خوش ہونا چاہئے اور اس ایوان میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص مہربانی کی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ وقت جو اس وقت ہم پر ہے، آج آپ امریکہ کے حالات دیکھیں کہ اس سے بڑی economy اور اس سے زیادہ میڈیکل فسیلٹیز اور اس سے زیادہ پیسے تو کسی اور کے پاس نہیں تھے۔

جناب چیئرمین! آج آپ ان کا حال دیکھیں کہ وہاں آج 35ہزار بندہ مرا ہے۔ People had been dying right, left and center ہر جگہ re-emergence ہو رہی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمارے پر اس وقت اگر آج کے دن میں ہم یہ نمبر دیکھیں تو پورے پنجاب کے اندر چار وفات ہوئی ہیں۔ ہم اپنا مقابلہ اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یقین سے کہنا چاہتی ہوں کوئی point scoring کی بات نہیں ہے۔ یہ ساری قوم کے لئے ایک امتحان ہے، پاکستان رہے گا اس کی economy رہے گی تو آپ اور میں بھی رہیں گے اور بحث بھی کریں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہم پر مہربانی کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری بات یہ بتاتی ہوں کہ میں سب سے پہلے ڈاکٹر ہوں اور پھر کچھ اور ہوں۔ میرا خیال ہے کہ جتنی تکلیف سے میں ان پانچ ماہ میں گزری ہوں، میں کتنی راتوں کی نیند میں جاگ کر بیٹھی ہوں صرف اس وجہ سے کہ پریشانی یہ تھی کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں وینٹی لیٹر کی ضرورت ہے اور میرے پاس وہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین! ہمیں معلوم ہے کہ ہم کس طرح کی کیفیت سے گزرے ہیں۔ اس حکومت نے ہر طرح سے کوشش کی ہے صرف Actemra Injection پر ہماری حکومت نے باقاعدہ negotiate کر کے اس کی قیمت ایک لاکھ دس ہزار روپے پر لا کر پھر ایک ہزار انجکشن وزیر اعلیٰ نے غریب مریضوں کی لئے فراہم کئے، per doze ایک لاکھ دس ہزار روپے کی تھی۔ It was made available for all the poor patients وہ مریضوں کو لگا۔

جناب چیئرمین! آپ یہ بتایئے کہ کون سا ہسپتال تھا جس کے اندر ہم نے یہ ساری سہولیات نہیں دیں پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ PPE کی بات ہوئی۔ یہاں شروع میں PPE کا ضرور problem تھا لیکن الحمد للہ جب سے پاکستان نے خود اپنا PPE بنانا شروع کر دیا تو کسی قسم کی

کی نہیں ہے۔ میں نے پچھلی بحث میں بھی یہ کہا تھا اور اب میں ڈاکٹروں سے پوچھتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ میڈم کسی قسم کا کوئی problem نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں مسلسل ان کے ساتھ رابطے میں رہتی ہوں۔ جہاں تک lab tests کا تعلق ہے تو I would like to acknowledge my Secretaries again میں اپنے دونوں سیکرٹریز اور ان کی ساری ٹیموں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے دن دیکھا اور نہ رات دیکھی۔ یہ آپ کے وہی بیوروکریٹس ہیں جو پہلے آپ کے ساتھ بھی کام کرتے رہے ہیں اور اب میرے ساتھ بھی کام کر رہے ہیں۔ یہ اصل میں پاکستان کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے محنت کر کے اپنی labs بنائیں اور راتوں رات بنائیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یہ افسوس ہے کہ یہ دنوں میں کیوں نہیں بنائیں انہوں نے جو کیا ہے وہ کسی معجزے سے کم نہیں ہے، اتنا جلدی labs قائم نہیں ہوتیں۔ ان labs کی وجہ سے tests کی capacity بڑھی اور الحمدللہ We were doing more than 12000 tests a day. ہمیں اس وقت لوگ جو شکوہ شکایت کرتے ہیں کہ آپ کم ٹیسٹ کیوں کرتے ہیں۔ ہم مریض ہوں گے تو ٹیسٹ کریں گے۔ ہم زبردستی لوگوں کو روک روک کر ٹیسٹ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ ہم نے اس کی already sampling شروع کر دی ہے۔ ہم لوگوں کو صرف خوش کرنے کے لئے ٹیسٹ نہیں کرائیں گے۔ ہمیں ایک ٹیسٹ کی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپے پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں خواجہ سلمان رفیق کو correct کرنا چاہتی ہوں because he has been very active in everything. He should know this is what which is costing us اس کے باوجود ہم لوگوں نے ensure کیا، ہیلتھ کیئر کمیشن نے private labs سے بات کر کے وہاں -/6500 روپے میں PCRs test ہر کسی کے لئے ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے labs پر کام نہیں کیا تو ہم نے ان کے ساتھ negotiate کیا ہے۔ ہم نے نہ صرف یہ کیا بلکہ جو لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جانا چاہتے تھے۔ ہم نے فروری کے ICUs اور CCUs کے اعداد و شمار declare کروائے تاکہ جو لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جانا چاہیں وہ exploit نہ ہوں۔ ہم نے اضافی تنخواہ دینے کے حوالے سے فوراً اعلان کیا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاتی ہوں کہ frontline workers جن لوگوں نے قربانیاں دیں جنہوں نے آگے کھڑے ہو کر کام کیا۔ ہر بندے کو دوسری تنخواہ مل رہی ہے اس کا باقاعدہ roster بنا تھا وہ ایک ہفتہ کام کرتے تھے اور ہم دو ہفتے ان کو rest دیتے تھے۔ اس کے بعد پھر وہ ایک ہفتے کے لئے کام پر آتا تھا۔ ہم نے ہر طریقے سے اپنے frontline workers کو accommodate کیا ہے۔ ہم سے زیادہ کس کو تکلیف تھی، ہمیں تو اس بات کی فکر تھی کہ خدانخواستہ یہ infect ہو گئے تو مریضوں کا علاج کون کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے رات دیکھی اور نہ دن دیکھا اور قربانیاں دیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ ہر بندہ ایوارڈ کے قابل ہے، ہر وہ بندہ جس نے قربانی دی ہے وہ ایوارڈ کے قابل ہے۔ یونیورسٹی کا وائس چانسلر اور پروفیسر frontline پر کھڑے ہو کر وارڈ کا round کرے جس طرح ایک جرنیل شہید ہوتا ہے تو میرے خیال میں ہمیں اُن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔ اُن کی عمر 58 سال تھی اس لئے میرے خیال میں اُن کا مقابلہ دوسروں کے ساتھ اس لئے نہیں کیا جاتا because a person who was at the right top was standing in the frontline اس لئے ہمیں اُن کو ضرور appreciate کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں بڑی خوش ہوں کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ نے acknowledge کرتے ہوئے ان کے لئے highest award کا اعلان کیا ہے اور وہ اس کے لئے deserve بھی کرتے تھے۔ جب میں اُن کے گھر گئی تو مجھے تکلیف ہوئی کیونکہ ابھی اُن کا چھوٹا بچہ آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے اور بڑی بیٹی میڈیکل کالج میں داخل ہوئی ہے جبکہ آگے بڑا لمبا اور کٹھن سفر ہے جس میں اُن کے چار بچے پلنے ہیں لہٰذا ہم بطور حکومت اُن کی ذمہ داری بھی لیں گے۔ ہمیں اور آپ سب کو مل کر اس چیز کا خیال اور احساس کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں نے ایکسپو سنٹر پر اتنی تنقید سنی ہے کہ اب میرے کان دُکھ گئے ہیں۔ میں بار بار دہراتی ہوں کہ دو کروڑ روپے اس کے بنانے پر لگائے جو کمشنر صاحب کو دیئے گئے۔ اُن کو سات کروڑ روپے کا چیک دیا تھا لیکن انہوں نے باقی پیسے واپس کر دیئے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ بجلی کا بل ملا کر تقریباً سات کروڑ روپے بنتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاتی ہوں کہ وہاں جتنے بیڈ، کمبل، آکسیجن کے پائپ یا دیگر سامان استعمال ہوا ہے اُن کی باقاعدہ inventory بنی ہے۔ ہم اس سامان میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہونے دیں گے کیونکہ ہم اپنے ہسپتالوں میں اسے استعمال میں لائیں گے۔ یہاں تک کہ جو کمپنی آکسیجن لگانے آئی تھی ہم نے اُن سے یہ بات کی تھی کہ کیا یہاں سے نکلنے کے بعد ہمارے اپنے ہسپتال میں یہ سسٹم لگ سکتا ہے تو انہوں نے کہا کہ بالکل لگائیں گے۔

جناب چیئرمین! اُن کے کنٹریکٹ میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے کہ:

The day it gets dismantled and the total supply of oxygen will go to one of our major hospitals and is going to be there.

جناب چیئرمین! ہم ایک ایک پیسے کا حساب دیتے ہیں بلکہ یہ سب کچھ ہماری website پر پڑا ہوا ہے اور کسی سے کچھ چھپایا نہیں ہے۔ ایکسپو سنٹر کیوں اہم تھا بلکہ ابھی بھی اُس کو stand by کیوں رکھا ہوا ہے تاکہ اللہ نہ کرے کہ دوبارہ spike آئے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے اور اس مشکل سے بچائے۔

جناب چیئرمین! سب سے اہم بات یہ ہے کہ دنیا میں حالات پھر سے خراب ہو رہے ہیں اور یہ کورونا وائرس resurgent ہو رہا ہے۔ آج جرمنی اور تائیوان پریشان ہے کیونکہ دوبارہ resurgence کی وجہ سے لاک ڈاؤن ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ آسٹریلیا جس نے سارے beaches open کر دیئے تھے وہ دوبارہ پریشان ہو گیا ہے اور سپین نے beaches close کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ وبا resurgence ہو سکتی ہے کیونکہ یہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ جب تک ہمارے پاس vaccine نہیں آئے گی تب تک اس وبا سے ہماری جان نہیں چھوٹے گی۔ ہمیں اپنے رہن سہن کا طریقہ تبدیل کرنا پڑے گا۔

We have to live with this COVID as we are living with Dengue. We have to live with it

جناب چیئرمین! جب تک اس کی vaccination نہیں آئے گی تب تک میرے خیال میں یہ جنگ جاری رہے گی اور اس میں کوئی point scoring والی بات نہیں ہے۔ یہ کورونا وائرس آپ کو بھی اتنا ہی لگے گا جتنا مجھے لگے گا۔ ایہہ نئیں کہ تہانوں زیادہ تے مینوں گھٹ لگے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! مجھے تو کورونا لگ چکا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اگر وائرس لگے گا تو برابر کا لگے گا اس لئے ہم سب کو احتیاط اور پرہیز کرنی چاہئے۔ اب وینٹی لیٹرز کا مسئلہ discuss کرتے ہیں۔ خواجہ سلمان رفیق نے بالکل صحیح فرمایا اور کاش کہ ہم وینٹی لیٹرز کی LC کھلوا لیتے تو میرا مسئلہ ختم ہو جاتا۔

جناب چیئرمین! میں نے آتے ہی چیف جسٹس کے سامنے کھڑے ہو کر جوتے کھائے اور آپ سب کو یاد ہے کہ انہوں نے میری کتنی بے عزتی کی اور کہا کہ تم incompetent ہو۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! وہ سب کے ساتھ ہی ایسا کرتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): آپ ذرا میری بات سن لیں کیونکہ میں آپ کی بات کے دوران cross talk نہیں کرتی۔

MR CHAIRMAN: Please address the Chair and no cross talk.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے وینٹی لیٹرز کے اوپر کہا کہ آپ خرید لیتے ناں۔

> That would have gone to them but I am really sorry to say the LC was opened by our Government and purchased by our Government. The LC was opened in 2019.

آپ آ جائیے گا تو میں آپ کو کاغذ دکھا دوں گی۔ مجھے ساری چیزیں by heart یاد ہوتی ہیں۔ Claims are always there کہ آپ نے ہسپتال بہت اچھے بنائے، one thing you people never did آپ سنگ مرمر کا ہسپتال بنائیں لیکن اس میں ڈاکٹرز اور نرسز نہ ہوں تو ہسپتال نہیں چلتے۔ ہم نے آتے ہی 28 ہزار لوگ تعینات کئے ہیں۔ مجھے اپوزیشن کا کوئی ممبر بتائے

کہ آپ نے پہلے یہ 28ہزار اسامیاں خالی کیوں رکھی ہوئی تھیں؟ میں نے یہ اسامیاں آسمان سے تو نہیں اتاریں یا نئی سیٹیں createتو نہیں کیں بلکہ میں نے آکر کاغذ نکلوا کر پوچھا کہ کون سی سیٹیں خالی ہیں؟ ہم ابھی بھی چھ ہزار نوکریاں مزید دینے لگے ہیں کیونکہ یہ سیٹیں آپ لوگوں نے خالی رکھی ہوئی تھیں۔ ایک ہسپتال جس میں دس ڈاکٹروں نے کام کرنا تھا وہ آپ تین ڈاکٹروں سے چلا رہے تھے اور وجہ یہ تھی کہ current expenseآخر میں reappropriateہو جاتا تھا۔ We are working on human resource managementاور ہمارا یہ کام ہے۔ آج اگر ہم نےhuman resourceکو improveکیا ہے تو ہر BUHاور رورل ہیلتھ سنٹر کے اندر ڈاکٹر موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ بتانے والی بات ہے کہ 2100 سیٹیں پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی خالی تھیں۔ مجھے بڑا دکھ ہے کہ خواجہ عمران نذیر چلے گئے ہیں۔ وہ یہاں ہوتے تو میں اُن کو بتاتی لیکن خواجہ سلمان رفیق اُن کو ضرور بتا دیں۔

جناب چیئرمین: خواجہ سلمان رفیق! آپ یہ نوٹ فرمالیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں consultantsکی 2100 سیٹیں خالی تھیں لیکن ان سیٹوں کو ہم نے آکر fillکیا ہے تب ہی کوئی specialistپرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں بیٹھا ہے ورنہ پہلے آپ کے پاس specialistنہیں تھے۔ آپ جب کہیں گے تو میں سارا ریکارڈ دکھا دوں گی۔ جب میں آئی تب تین تین gynecologistsموجود تھے لیکن anesthesiaکا ڈاکٹر نہیں تھا۔ دو surgeonsتھے لیکن anesthesiaکا ڈاکٹر نہیں تھا۔ میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق کافی عرصہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں بلکہ چیئرمین صاحب آپ کو ڈاکٹر ہی سمجھ بیٹھے تھے لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ بغیر anesthesiaکے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین! ہم نے آتے ہی پہلی priorityمیں یہ کام کیا کہ ایک سو anesthetistرکھے اور کہا کہ اُن کو extra elementsدیں کیونکہ anesthetistجائیں گے تو کام ہو گا۔ اس کے علاوہ anesthesiaکے اندر ساڑھے تین سو لوگوں کا دوسرا سال مکمل ہونے والا ہے لہٰذا اُن کو Diploma in Anesthesiaکا امتحان دلوا کر anesthesiaمیں لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین! اگر anesthesia کے ڈاکٹر موجود نہیں ہوں گے تو کسی کو وینٹی لیٹر استعمال کرنا آئے گا اور نہ ہی کوئی آپریشن کروا سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے پہلی دفعہ male نرسز کو appoint کیا ہے لیکن اس سے پہلے کبھی کسی حکومت نے نہیں کیا۔ پنجاب گورنمنٹ کی تاریخ میں پہلی بار پانچ سو male نرسز تعینات کئے گئے ہیں۔

Trained male nurses are waiting outside, nobody ever trained them. According to the provision on every nine nurses, we can induct a male nurse even where admission is concerned and train them. Male nurses are equally important you know very well particularly where ICUs are concerned.

جناب چیئرمین! اب کورونا پر تنقید والی بات نہیں رہی تو ڈینگی کی طرف رُخ کر لیا لیکن رانا صاحب کا شکریہ جنہوں نے کہا کہ حالات اب بہتر ہو گئے ہیں۔ میری جس بہن نے ڈینگی کی بات کی تھی وہ بھی چلی گئی ہیں جنہوں نے کہا کہ 4200 لاروا ہے۔ مینوں دسو کہ اپوزیشن والے جا کے لاروا لبھ کے آئے سن۔ جناب فیاض الحسن چوہان surveillance کروا رہے تھے جنہوں نے جا کر لاروا ڈھونڈا تھا۔ ہم نے بتایا کہ

Surveillance team which are working and I should give again the credit to our Primary Healthcare department.

جناب چیئرمین! جس vigilance سے اس وقت ہمارے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سیکرٹری اور اُن کی ٹیم کام کر رہی ہے۔

We have already had five meetings on it even the Chief Minister has come to one of these meetings.

جناب چیئرمین! الحمدللہ surveillance کی وجہ سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ڈینگی کا لاروا locate ہو کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ جب ڈینگی کا لاروا locate ہوتا ہے تب اس کو مارنا پڑتا ہے تاکہ ڈینگی نہ پھیلے۔ میں آپ کے اس دکھ میں بالکل اتنی ہی شریک ہوں جتنی آپ کو تکلیف

ہے۔ آپ لوگوں نے جوsurveillance patternبنایا تھا اس کوfollow کر رہے ہیں۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار یہاں ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے پہلے بڑا معرکہ مارا تھا اور اب ہمارے ساتھ بھی معرکہ مار رہے ہیں۔ یہ درمیان میں بے وفائی کر جائیں تو ہمیں نہیں پتا لیکن ابھی کام بالکل ٹھیک چل رہا ہے۔

جناب چیئر مین! میں پولیو کے حوالے سے بات کرتی ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پولیو دوبارہ سامنے آیا ہے اس لئے ہمارے لئے شرمندہ ہونے کی بات ہے۔ اس سال چار مریض سامنے آئے ہیں جن میں سے دو ڈی جی خان، ایک راجن پور اور ایک لاہور کا مریض ہے۔It is a very painful thing for usسب سے بڑی دُکھ والی بات یہ ہے کہ پولیو وائرس IIجو کہ ختم ہو گیا تھا وہ دوبارہemerge کر گیا ہے۔

جناب چیئر مین! صرف یہاں نہیںemerge کر گیا باہر کے دو ملکوں میں بھیemerge کر گیاso this is something to feel very worried aboutلیکن میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو پوری تسلی دینا چاہتی ہوں کہ ایک میٹنگ جو ابھی وزیر اعلیٰ کے ساتھ کی تھی جبکہ اس حوالے سے ہماری تینmeetings alreadyچیف سیکرٹریز کے ساتھ ہو چکی ہیں۔ آج اس وقت اٹک کے اندر اور جن اضلاع میں یہ مسئلہ تھا فیصل آباد میں ہماریcampaign چل رہی ہے۔

جناب چیئر مین! مقصد یہ ہے کہ جو یہareas identifyکر رہے ہیں۔ Of course which is something to ایک گوجرانوالہ سامنے آ گیاknow to new areas we but we are working on it and we are veryپہلے تھا نہیںabout worry happyکہ ہمارے ساتھ جو سیکرٹری صاحب ہیں، انہوں نے بہت اچھا کام پولیو پر بھی کیا تھا۔

So we are lucky to have him and he is working on exactly the same principles and we are hopeful insha Allah we will be able to control Polio

جناب چیئرمین! ہیلتھ کارڈز کے بارے میں بات کروں گی اور سب معزز ممبران بڑے ناراض ہوتے ہیں کہ سرخ اور سبز رنگ کا کارڈ بنا دیا ہے۔

جناب چیئرمین! کاش کہ میں آپ کو پہلے والا ہیلتھ کارڈ دکھا دوں جس کے اوپر میاں محمد نواز شریف کی تصویر تھی۔ ہم نے کسی کی تصویر نہیں بنائی اور یہ کسی کی تصویر نہیں۔

It's a color and I think that whenever a party works on it for identification purpose and I am hundred percent sure

جناب چیئرمین! جو پچھلی دفعہ آپ نے کارڈ دیئے تھے وہ میاں محمد نواز شریف نے تو نہیں دیئے تھے بلکہ سرکار کے پیسوں سے دیئے گئے تھے اور عوام کے پیسوں سے دیئے گئے تھے۔ ابھی بھی میں بتاؤں کہ جو ہیلتھ کارڈ ہے اس کے اوپر we work very hard اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوئی differentiate نہیں کیا۔ ہم نے یہ بالکل نہیں کیا کہ یہ تحریک انصاف کے ورکرز ہیں انہیں کارڈ دینے ہیں، پیپلز پارٹی کے ورکرز کو نہیں دینا اور مسلم لیگ (ن) کے ورکرز کو نہیں دینا۔ ہم نے غریبوں کو ہیلتھ کارڈ دیا ہے اور جن غریبوں کو کارڈز ملے ہیں وہ آپ کی پارٹی کے بھی غریب ہیں اور میری پارٹی کے بھی غریب ہیں۔ اگر ہم تمام مل کر ان کا خیال رکھیں گے تو انشاءاللہ اس میں اللہ بہت بہتری لائے گا۔

جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ آپ اور میں ہم مل کر سرخرو ہوں گے کیونکہ غریب آدمی کے ہاتھ میں 7 لاکھ 20 ہزار روپے کا کارڈ آ جائے تو وہ دعائیں دے گا۔ ہمارے سامنے جو ابھی results آئے ہیں تو ان کارڈز سے ایک لاکھ 80 ہزار لوگ مستفید ہوئے ہیں جن میں سے بہت سارے لوگوں نے سٹنٹس ڈلوا لئے، کئی لوگوں نے اپنی ٹانگوں کا اور گھٹنوں کا آپریشن کروا لیا اور کئی لوگوں نے اپنے ہرنیا کے آپریشن کروائے۔ میرے پاس جو لسٹیں آتی ہیں تو اس میں ان لوگوں نے آپریشن کروائے جو بےچارے آٹھ آٹھ اور دس دس سال سے انتظار کر رہے تھے وہ آپریشن بھی لوگوں نے کروائے۔ this is good for us and good for you also.

جناب چیئرمین! جہاں تک بات ہے BHUs کی تو ہمارے پاس اڑھائی ہزار BHUs ہیں اور BHU کا 24/7 ہونا for the sake of a mother and child is extremely important بہت important ہے۔ ہمارے آنے کے بعد ایک ہزار 24/7 BHUs ہوئے ہیں۔ ہم نے آتے ہی 250 BHUs کو 24/7 کیا اور اس سال کے پلان کے اندر ہم انشاءاللہ پوری کوشش کریں گے کہ کم از کم 500 BHUs مکمل کریں اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے پاس جو باقی وقت رہ گیا ہے سارے BHUs کو 24/7 کریں تاکہ child mother and کے لئے یہ سہولت موجود ہو۔ میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کے معزز ممبران کے سارے موٹے موٹے سوالوں کا جواب تو میں نے دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک پوسٹ گریجویٹس کی بات ہے تو میں خواجہ سلمان رفیق کو پوری تسلی دینا چاہتی ہوں اور انہیں پتا ہے کہ میں خود استاد ہوں۔ ساری زندگی پڑھاتی رہی ہوں اور مجھے پتا ہے کہ ایک پوسٹ گریجویٹ کتنی تکلیف سے گزرتا ہے کیونکہ پڑھائی اور باقی سب کچھ کتنا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین! میں انہیں یقین سے بتا رہی ہوں کہ جب میں آئی اور مجھے پتا چلا کہ ہمارے تقریباً 500 ایسے بچے ہیں جنہیں ابھی تک پوسٹ گریجویشن میں seats نہیں ملیں تو پہلے ہم نے پچھلے سال 500 سیٹیں بڑھائیں۔ اس سال پھر 500 سیٹیں بڑھائیں اور یہ بھی میں بتاتی چلی جاؤں کہ پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس میں 100 بچے گلگت بلتستان کے علاقے کے لئے سیٹیں مختص ہیں کیونکہ ان کے لئے پہلے مخصوص سیٹیں کم تھیں تو ہم نے ان کی سیٹیں بڑھا کر ان سب کو accommodate کیا تاکہ وہ trained ہوں اور trained ہو کر واپس چلے جائیں۔ جہاں تک ایم ایس اور ایم ڈی کا تعلق ہے تو ہمارے لئے

MS, MD and FCPS carry the same importance we gave the same sort of importance to all of them, so I assure you with these I would like to end

کہ آپ بالکل فکر نہ کریں اور انشاء اللہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ postgraduate studies کو maximum approve کریں for a simple reason یہ پوسٹ گریجویٹ جب پاکستان سے باہر جاتے ہیں they are our ambassadors تو جتنے بہتر trained ہوں گے اس سے اتنا ہی ہمیں فائدہ ہوگا۔ ان لفظوں کے ساتھ میں جناب چیئرمین دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب ثاقب خورشید کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! میں رانا اقبال خان کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ انہوں نے منسٹر صاحبہ کی آنی جانی اور کارکردگی کو سراہا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بھی شکر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سابق حکومت کے دس سال کے عرصہ کا جو راگ الاپا جا رہا ہے تو الحمد للہ ہماری قیادت نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس پر انہیں بھی شکر ادا کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! الحمد للہ میرا یہ چوتھا tenure ہے میں 1993 میں بھی میاں محمد منظور وٹو اور نکئی کے دور میں اپوزیشن میں رہا ہوں تو اس وقت ایسا ماحول نہیں ہوتا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ محسوس ہو رہا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تین tenures خصوصی طور پر سپیکر لابی میں ہمیشہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری اور سیکرٹری notes لکھتے ہیں جو۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ثاقب خورشید! سپیکر گیلری میں سیکرٹری صاحبان تشریف رکھے ہوئے ہیں جو باقاعدہ notes لے رہے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! جو ممبران مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں ان پر فوری ایکشن لیا جاتا تھا لیکن ان دو سالوں میں یہاں تو ایک دوسرے کی تعریف کر کے یہ کام ختم کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اصل بات پر آنا چاہتا ہوں کہ ڈی ایچ کیو وہاڑی میں چار عدد وینٹی لیٹرز تقریباً دو اڑھائی سال سے پیٹیوں میں بند پڑے ہیں جو کہ کھولے نہیں گئے اور یہی کہا جا رہا ہے کہ یہ decode نہیں ہوئے کیونکہ ہمارے پاس عملہ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں نے ایم ایس سے بھی دو تین دفعہ نشاندہی کی لیکن اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ اسی طرح ڈائیلسز کی مشینیں، اس وقت میں بھی ہیلتھ کونسل کا ممبر تھا، مجھے معلوم ہے کہ ہماری قیادت اور منسٹر ہیلتھ صاحبہ نے ان ہیلتھ کونسلوں کو بہت promote کیا تھا تو اس کے تحت ہم نے ڈائیلسز مشینیں اور دیگر مشینیں لی تھیں لیکن وہ ساری مشینیں ابھی تک out of order ہیں جنہیں ٹھیک کروایا جانا مقصود ہے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ اب اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 21۔جولائی 2020 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.

QUESTION regarding-

-Repair and construction of road from bypass to Head Qadirabad Gujranwala *(Question No. 2983*)* 253

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amongst allottees due to giving state land for auction after taking back the same from allottees 273
-Anxiety amongst farmers due to not fixing price of potato 265
-Attack of Locusts on crops 268
-Attempt of illegal possession in Sahafi Colony Harbanspura by influential persons 270
-Condonation of death sentence of prisoner Muhammad Iqbal and Muhammad Anwar due to being adolescent 176
-Delay in construction of surgical tower in Jinnah Hospital Lahore 401
-Demand for appointment of legal advisors in Government Departments with the approval of Law Department 177
-Demand for paying dues to widow of late employee of Local Government and Community Development tehsil Athara Hazari 173
-Demand for reconstruction of bridge over canal at Zafar Chowk Samundari 267
-Deprivation of employees from houses and plots despite of deduction by Punjab Government Servants Housing Foundation 171
-Dilapidated condition of roads from Samundari to Kamalia and Samundari to Mamu Kanjan 266
-Deprivation of students from educational scholarships due to financial difficulties of Punjab Education Endowment Fund 167
-Non availability of machinery for sanitation in Town Committee Mamu Kanjan 271
-Risk of collapse of bridge over "Saim Nala" in Mamu Kanjan city 266

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-15th July, 2020 3
-16th July, 2020 95
-17th July, 2020 219
-20th July, 2020 307

AKHTAR ALI, CHAUDRY

QUESTIONS regarding-

-Details about making illegal path by removing safety bun of Ghan ki drain bridge at Nougran road Jhelum *(Question No. 3059*)* 256
-Establishment of Sabzazar Scheme Lahore and number of plots therein *(Question No. 1026)* 77

PAGE NO.

-Funds incurred upon sewerage system Mahalam Kalan, Kasur *(Question No. 1025)* 76
-Number of tube wells and employees in PP-154 Lahore *(Question No. 2467*)* 28
-Parks in administrative control of P.H.A in PP-154 Lahore *(Question No. 2464*)* 25
-Procedure of admission in University of Engineering and Technology Lahore *(Question No. 3642*)* 153
-Repair and construction of road from Chowk Hafiz Lal to Chak Hafiz Lal road Depalpur Okara *(Question No. 3503*)* 258
-Upgradation of Government Girls Elementary School Dhok Beedar Jhelum *(Question No. 3767*)* 377

ALI HAIDER GILANI, SYED

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for explanation from Government about establishment of Secretariat of Southern Punjab whether in Multan or Bahawalpur 168

AMAN ULLAH WARRAICH, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about illegal housing societies in Gujranwala *(Question No. 4151*)* 65
-Funds allocated for water supply and sewerage schemes in Gujranwala during 2018-19 *(Question No. 4152*)* 67

AMIN ULLAH KHAN, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Deprivation of security guards of different colleges from salary 172

ANEEZA FATIMA, MS.

QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for Ferozpur road Gajju Matta to Depalpur road *(Question No. 2548*)* 244
-Details about contract of toll tax at Depalpur to Lahore via Kasur *(Question No. 2549*)* 245

AUTHORITIES-

-Of the House 7

AYSHA IQBAL, MS.

DISCUSSION On-

-Agriculture and Food 279

-Price Control 205

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-

-Affiliation of University of Gujrat with University of Health Sciences and details about fee structure therein *(Question No. 4257*)* 137
-Criterion for selection of teachers in Secondary and Higher Education Boards for paper checking *(Question No. 4548*)* 141
-Details about falling water level down in Lahore *(Question No. 3999*)* 61
-Details about sewerage system in Nain Sukh Bazar, Shahdara *(Question No. 3866*)* 44
-Details about staff and budget of Danish School System *(Question No. 3621*)* 365

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

QUESTION regarding-

-Closure of Masjid Maktab Schools in Lahore and details about its alternate system *(Question No. 910)* 387

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

QUESTION regarding-

-Construction of bridge over Ravi river between Sandhelianwali and Mian Channu *(Question No. 2667*)* 247

BILAL YASEEN, MR.

DISCUSSION On-

-Price Control 192

BILLS-

-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 85-87
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 *(Introduced in the House)* 275
-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 82-85
-The Punjab Prevention of Housing Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 87-89
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotions and Regulations) (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 90-92

C

CABINET-

-Of the Punjab 7

	PAGE NO.
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Dacoity at Jani Pan Shop Dajkot Road Factory area Faisalabad	400
-Death of two persons by firing in Gajjumata, Lahore	399
-Murder of a head Constable and two other persons in Harbanspura, Lahore	399
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-	
QUESTION Sregarding-	
-Budget allocated for Ferozpur road Gajju Matta to Depalpur road *(Question No. 2548*)*	244
-Construction of bridge over Ravi river between Sandhelianwali and Mian Channu *(Question No. 2667*)*	247
-Construction of bridge over rivers in South Punjab *(Question No. 2971*)*	252
-Construction of bridges over Jhelum river in Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 3562*)*	260
-Construction of Jampur link road and details about making dual to Jampur bypass *(Question No. 3440*)*	231
-Construction of Interchange Hiran Minar to Garmula Virkan, Sheikhupura *(Question No. 3014*)*	255
-Details about contract of toll tax at Depalpur to Lahore via Kasur *(Question No. 2549*)*	245
-Details about length and construction of Jarranwala to Satyana road Faisalabad *(Question No. 2673*)*	248
-Details about making illegal path by removing safety bun of Ghan ki drain bridge at Nougran road Jhelum *(Question No. 3059*)*	256
-Expenditures incurred upon renovation of Houses of Ministers *(Question No. 3610*)*	261
-Improper arrangements of water supply and sewerage in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 2539*)*	243
-Issuance of funds for repair and construction of roads in Rawalpindi *(Question No. 3614*)*	234
-Procedure for reservation of rooms in Punjab House Islamabad *(Question No. 3152*)*	229
-Reconstruction of Narowal Muridkey road *(Question No. 2653*)*	225
-Reconstruction of Tillu road Sadiqabad *(Question No. 3386*)*	257
-Repair and construction of Baseerpur to Hamu Now abad road Okara *(Question No. 3660*)*	236
-Repair and construction of road from Chowk Hafiz Lal to Chak Hafiz Lal road Depalpur Okara *(Question No. 3503*)*	258
-Repair and construction of Rajuwal Bridge to Head Sulemanki canal road and details about budget allocated for it *(Question No. 2529*)*	242
-Repair and construction of road from bypass to Head Qadirabad Gujranwala *(Question No. 2983*)*	253

PAGE NO.

-Repair and construction of roads in Chiniot *(Question No. 3553*)* 259
-Repair and construction of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2717*)* 248
-Repair of Sanjarpur Walhar road and Machka Noor Shah road in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 2777*)* 251
-Widening and repair of Fort Abbas to Walhar road , Bahawalnagar *(Question No. 2878*)* 251

D

DISCUSSION On-
-Agriculture and Food 275-303
-Health 403-459
-Price Control 180-216

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-
-Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan 283

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

QUESTIONS regarding-
-Construction of separate building of Sub Campus Gujrat University Mandi Bahauddin *(Question No. 4534*)* 163
-Number of schools in district Mandi Bahauddin and missing facilities therein *(Question No. 3890*)* 382

FARAH AZMI, SYEDA

QUESTION regarding-
-Permanent posting of Principal in Government Christian Girls Higher Secondary School Haji Pura Sialkot *(Question No. 3682*)* 366

FATEHA KHWANI *(Condolence)-*
-On sad demises father of Mrs. Azma Zahid Bokhari, MPA, Dr. Mustafa Kamal Pasha (V.C Nashtar Hospital Multan) and Muhammad Alsaml Jinnah (Grand son of Quaid-e-Azam) 17
-On sad demises of Doctors, Nurses and Technicians died with decease of Covid-19 311

G

GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.

PAGE NO.

QUESTION regarding-

-Construction of bridges over Jhelum river in Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 3562*)* 260

H

HASSAN MURTAZA, SYED

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Anxiety amongst allottees due to giving state land for auction after taking back the same from allottees 273

DISCUSSION On-

-Agriculture and Food 284

-Price Control 184

QUESTIONS regarding-

-Funds allocated for School Education Department district Chiniot for the year 2019-2020 *(Question No. 3550*)* 361

-Funds allocated for water supply schemes in PP-95 Chiniot during 2019-2020 *(Question No. 3895*)* 53

-Number of colleges in PP-95, Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 4008*)* 157

-Repair and construction of roads in Chiniot *(Question No. 3553*)* 259

-Water supply and drainge schemes of dictric Chiniot and estimated cost thereof *(Question No. 3896*)* 54

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Affiliation of University of Gujrat with University of Health Sciences and details about fee structure therein *(Question No. 4257*)* 137

-Budget allocated for number of employees and vehicles in office of Director Colleges Faisalabad *(Question No. 2444*)* 104

-Completion of building of Government Girls College and start of classes therein *(Question No. 4098*)* 160

-Construction of separate building of Sub Campus Gujrat University Mandi Bahauddin *(Question No. 4534*)* 163

-Criterion for selection of teachers in Secondary and Higher Education Boards for paper checking *(Question No. 4548*)* 141

-Delay in distribution of Laptop Scheme in Dera Ghazi Khan Board *(Question No. 3871*)* 156

-Details about funds issued during last four years to Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 3371*)* 149

	PAGE NO.
-Details about officers resigned and retired from University of Gujrat *(Question No. 3755*)*	155
-Details about posting period of Director and Deputy Director Colleges in a district *(Question No. 4212*)*	135
-Establishment of Boys Degree College in Mandi Ahmad Abad Okara *(Question No. 3974*)*	112
-Establishment of Government Degree College Kot Naina and Kanjror and details about construction of building and number of vacant posts therein *(Question No. 4015*)*	124
-Establishment of Narowal Univesity and details about completion of its building *(Question No. 4012*)*	120
-Establishment of Sub Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 3413*)*	150
-Establishment of University of Okara and number of students therein *(Question No. 3975*)*	117
-Income and expenditures of BISE Sahiwal during2018 to 2020 *(Question No. 1020)*	164
-Issuance of NOC for programmes in Private Colleges *(Question No. 3495*)*	151
-Non availability of missing facilities in Institute of Higher Education in Hasilpur *(Question No. 4521*)*	139
-Number of colleges in Faisalabad and Busses available therein *(Question No. 2442*)*	99
-Number of colleges in PP-243 Bahawalnagar and vacant posts of teachers therein *(Question No. 4064*)*	127
-Number of colleges in PP-95, Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 4008*)*	157
-Posting of the officer having required qualifications against the post of Registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)*	148
-Procedure of admission in University of Engineering and Technology Lahore *(Question No. 3642*)*	153
-Start of B.S Classes in Government Post Graduate Islamia College Chiniot *(Question No. 4213*)*	161
-Violation of hygienic standards in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)*	144

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about establishment of Children Library Complex, Courses for children and fee thereof *(Question No. 3423*)*	340
-Details about government and private buildings of schools in Lahore *(Question No. 981)*	392
-Details about installation of solar energy system in schools of Lahore city *(Question No. 3330*)*	331
-Number of staff and vehicles in Children Library Complex Lahore *(Question No. 916)*	388

PAGE NO.

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Allocation of funds for sewerage system in NA-178 and 180 Rahim Yar Khan *(Question No. 888)* 74

-Allocation of funds for sewerage system in Sohawa, Jhelum *(Question No. 3886*)* 46

-Cleanliness of sewerge pipe line of Sultan Mehmood Road Lahore *(Question No. 3917*)* 55

-Completion of sewerage schemes in housing societies situated at Raiwind road Lahore *(Question No. 1032)* 78

-Conditionalized the provision of electricity and gas with the provision of other basic facilities in Housing Colonies in Lahore *(Question No. 3542*)* 39

-Conditions and rules about leasing of plot in front of district Kachehri Rawalpindi *(Question No. 3969*)* 60

-Construction of pedestrian bridge on Bank Stop Wahdat Road Lahore *(Question No. 4337*)* 70

-Defective Drainage System in Faisalabad city *(Question No. 2937*)* 34

-Details about approval of new housing schemes by LDA in Lahore *(Question No. 4412*)* 72

-Details about development schemes in PP-48 Narowal *(Question No. 3907*)* 47

-Details about employees working on contract and daily wages in Housing Urban Development and Public Health Engineering Department in district Lahore *(Question No. 1049)* 79

-Details about estimated cost and completion period of development schemes in PP-48 Narowal in 2019-2020 *(Question No. 4324*)* 68

-Details about falling water level down in Lahore *(Question No. 3999*)* 61

-Details about illegal housing societies in Gujranwala *(Question No. 4151*)* 65

-Details about launching App by LDA for approval of map for construction *(Question No. 1013)* 75

-Details about sewerage scheme Roda, Khushab *(Question No. 4096*)* 62

-Details about sewerage system in Nain Sukh Bazar, Shahdara *(Question No. 3866*)* 44

-Details about sewerage system in Sadiqabad city *(Question No. 3762*)* 51

-Embezzlement of funds of sewerage and water supply schemes in Kameer Sharif and Sahiwal *(Question No. 3950*)* 58

-Establishment of Ashiana Housing Scheme and construction of houses therein *(Question No. 4331*)* 69

-Establishment of Sabzazar Scheme Lahore and number of plots therein *(Question No. 1026)* 77

-Funds allocated for water supply and sewerage schemes in Gujranwala during 2018-19 *(Question No. 4152*)* 67

-Funds allocated for water supply schemes in PP-95 Chiniot during 2019-2020 *(Question No. 3895*)* 53

PAGE NO.

-Funds incurred upon sewerage system Mahalam Kalan, Kasur *(Question No. 1025)* 76
-Installation of traffic signal of Cup Store, GT Road Lahore *(Question No. 3635*)* 50
-Issuance of NOC for housing projects in Rawalpindi and Kahuta by Rawalpindi Development Authority *(Question No. 3968*)* 59
-Merging of sewerage system of Palm Villas Housing Society in sewerage system of Jubilee Town Lahore without approval *(Question No. 3791*)* 52
-Naromi Dhan water supply scheme, Jhelum *(Question No. 3832*)* 41
-Number of Sub Engineers in WASA Lahore *(Question No. 2866*)* 30
-Number of tube wells and employees in PP-154 Lahore *(Question No. 2467*)* 28
-Number of water supply, tube wells and working condition thereof in UC-133 and 134 Lahore *(Question No. 3916*)* 55
-Parks in administrative control of P.H.A in PP-154 Lahore *(Question No. 2464*)* 25
-Regular and work charge employees in PHA Lahore *(Question No. 4411*)* 71
-Sewerage system in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1409*)* 21
-Sewerage system of Sahiwal city and Kameer Sharif *(Question No. 3949*)* 56
-Water supply and drainge schemes of dictric Chiniot and estimated cost thereof *(Question No. 3896*)* 54
-Worst condition of sewerage and road in Mitranwali, Daska *(Question No. 4126*)* 64

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for calling explanation from Government on starting business of the House without constitution of Standing Committee 178

QUESTIONS regarding-

-Establishment of Boys Degree College in Mandi Ahmad Abad Okara *(Question No. 3974*)* 112
-Establishment of University of Okara and number of students therein *(Question No. 3975*)* 117
-Number of girls elementary schools in PP-185 Okara *(Question No. 1029)* 397
-Repair and construction of Rajuwal Bridge to Head Sulemanki canal road and details about budget allocated for it *(Question No. 2529*)* 242

IMRAN NAZEER, KHAWAJA

DISCUSSION On-

-Health 428

PAGE NO.

J

JAVED KAUSAR, MR.

QUESTION regarding-

-Issuance of funds for repair and construction of roads in Rawalpindi *(Question No. 3614*)*	234

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about the Punjab Compulsory Teaching of Holy Quran Act 2018 *(Question No. 2804*)*	353
-Educational record and performance of Educators in Mandiali School (Boys) Sheikhupura *(Question No. 3053*)*	358
-Installation of traffic signal of Cup Store, GT Road Lahore *(Question No. 3635*)*	50
-Issuance of NOC for programmes in Private Colleges *(Question No. 3495*)*	151
-Number of girls and boys schools in Lahore and provision of clean drinking water therein *(Question No. 824)*	383
-Recruitment against vacant posts of teachers *(Question No. 1042)*	397

KHADIJA UMER, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Deprivation of employees from houses and plots despite of deduction by Punjab Government Servants Housing Foundation	171

QUESTIONS regarding-

-Conditionalized the provision of electricity and gas with the provision of other basic facilities in Housing Colonies in Lahore *(Question No. 3542*)*	39
-Improper arrangements of water supply and sewerage in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 2539*)*	243

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

DISCUSSION On-

-Health	422

M

MANAN KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about development schemes in PP-48 Narowal *(Question No. 3907*)*	47
-Details about estimated cost and completion period of development schemes in PP-48 Narowal in 2019-2020 *(Question No. 4324*)*	68

PAGE NO.

-Establishment of Government Degree College Kot Naina and Kanjror and details about construction of building and number of vacant posts therein *(Question No. 4015*)* 124
-Establishment of Narowal Univesity and details about completion of its building *(Question No. 4012*)* 120
-Reconstruction of Narowal Muridkey road *(Question No. 2653*)* 225

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-

-Health 443

QUESTION regarding-
-Number of colleges in PP-243 Bahawalnagar and vacant posts of teachers therein *(Question No. 4064*)* 127

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for sewerage system in NA-178 and 180 Rahim Yar Khan *(Question No. 888)* 74
-Cleanliness of sewerge pipe line of Sultan Mehmood Road Lahore *(Question No. 3917*)* 56
-Completion of sewerage schemes in housing societies situated at Raiwind road Lahore *(Question No. 1032)* 79
-Conditions and rules about leasing of plot in front of district Kachehri Rawalpindi *(Question No. 3969*)* 60
-Construction of pedestrian bridge on Bank Stop Wahdat Road Lahore *(Question No. 4337*)* 71
-Details about approval of new housing schemes by LDA in Lahore *(Question No. 4412*)* 72
-Details about employees working on contract and daily wages in Housing Urban Development and Public Health Engineering Department in district Lahore *(Question No. 1049)* 80
-Details about estimated cost and completion period of development schemes in PP-48 Narowal in 2019-2020 *(Question No. 4324*)* 68
-Details about falling water level down in Lahore *(Question No. 3999*)* 61
-Details about illegal housing societies in Gujranwala *(Question No. 4151*)* 66
-Details about launching App by LDA for approval of map for construction *(Question No. 1013)* 75
-Details about sewerage scheme Roda, Khushab *(Question No. 4096*)* 62
-Details about sewerage system in Nain Sukh Bazar, Shahdara *(Question No. 3866*)* 45
-Details about sewerage system in Sadiqabad city *(Question No. 3762*)* 51
-Embezzlement of funds of sewerage and water supply schemes in Kameer Sharif and Sahiwal *(Question No. 3950*)* 58

PAGE NO.

-Establishment of Ashiana Housing Scheme and construction of houses therein *(Question No. 4331*)* 70
-Establishment of Sabzazar Scheme Lahore and number of plots therein *(Question No. 1026)* 77
-Funds allocated for water supply and sewerage schemes in Gujranwala during 2018-19 *(Question No. 4152*)* 67
-Funds allocated for water supply schemes in PP-95 Chiniot during 2019-2020 *(Question No. 3895*)* 53
-Funds incurred upon sewerage system Mahalam Kalan, Kasur *(Question No. 1025)* 76
-Installation of traffic signal of Cup Store, GT Road Lahore *(Question No. 3635*)* 50
-Issuance of NOC for housing projects in Rawalpindi and Kahuta by Rawalpindi Development Authority *(Question No. 3968*)* 59
-Merging of sewerage system of Palm Villas Housing Society in sewerage system of Jubilee Town Lahore without approval *(Question No. 3791*)* 52
-Number of water supply, tube wells and working condition thereof in UC-133 and 134 Lahore *(Question No. 3916*)* 55
-Regular and work charge employees in PHA Lahore *(Question No. 4411*)* 72
-Sewerage system of Sahiwal city and Kameer Sharif *(Question No. 3949*)* 57
-Water supply and drainge schemes of dictric Chiniot and estimated cost thereof *(Question No. 3896*)* 54
-Worst condition of sewerage and road in Mitranwali, Daska *(Question No. 4126*)* 65

MEHWISH SULTANA, MS.

POINT OF ORDER regarding-

-Deprivation of hundreds of families from employment due to closure of Dandot Cement Factory 169

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD
-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

PAGE NO.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Agriculture and Food 277
-Health 446
MOMINA WAHEED, MS.

QUESTIONS regarding-
-Construction of bridge over rivers in South Punjab *(Question No. 2971*)* 252
-Details about launching App by LDA for approval of map for construction *(Question No. 1013)* 75
-Details about payments of PEF Schools according to students *(Question No. 3846*)* 381
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of a head Constable and two person in Harbanspura, Lahore 399
MUHAMMAD AFZAL GILL, MR

QUESTION regarding-
-Non availability of missing facilities in Institute of Higher Education in Hasilpur *(Question No. 4521*)* 139
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

POINT OF ORDER regarding-
-Demand to constitute committee for making amendment in Rules of Procedure to empower the Standing Committees 18
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
DISCUSSION On-

-Agriculture and Food 280
-Health 443
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

CALL ATTENTION NOTICES regarding-

-Death of two persons by firing in Gajjumata, Lahore 399

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-

-Details about branches and staff of DPS in Sahiwal *(Question No. 1022)* 394
-Details about expunction of words about "Aqeeda-e-Khatam-e-Nabuwat" in syllabus book of 9th class *(Question No. 3538*)* 343
-Details about procedure of regularization of teachers working on contract *(Question No. 3744*)* 374
-Embezzlement of funds of sewerage and water supply schemes in Kameer Sharif and Sahiwal *(Question No. 3950*)* 58
-Income and expenditures of BISE Sahiwal during2018 to 2020 *(Question No. 1020)* 164
-Sewerage system in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1409*)* 21
-Sewerage system of Sahiwal city and Kameer Sharif *(Question No. 3949*)* 56
-Upgradation of schools in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1051)* 398
-Widening and repair of Fort Abbas to Walhar road , Bahawalnagar *(Question No. 2878*)* 251

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for reconstruction of bridge over canal at Zafar Chowk Samundari 267
-Dilapidated condition of roads from Samundari to Kamalia and Samundari to Mamu Kanjan 266
-Risk of collapse of bridge over "Saim Nala" in Mamu Kanjan city 266

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for Ferozpur road Gajju Matta to Depalpur road *(Question No. 2548*)* 245
-Construction of bridge over Ravi river between Sandhelianwali and Mian Channu *(Question No. 2667*)* 247
-Construction of bridge over rivers in South Punjab *(Question No. 2971*)* 253
-Construction of bridges over Jhelum river in Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 3562*)* 261
-Construction of Jampur link road and details about making dual to Jampur bypass *(Question No. 3440*)* 232
-Construction of Interchange Hiran Minar to Garmula Virkan, Sheikhupura *(Question No. 3014*)* 255
-Details about contract of toll tax at Depalpur to Lahore via Kasur *(Question No. 2549*)* 246
-Details about length and construction of Jarranwala to Satyana road Faisalabad *(Question No. 2673*)* 248
-Details about making illegal path by removing safety bun of Ghan ki drain bridge at Nougran road Jhelum *(Question No. 3059*)* 257
-Expenditures incurred upon renovation of Houses of Ministers *(Question No. 3610*)* 262

PAGE NO.

-Improper arrangements of water supply and sewerage in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 2539*)* 243
-Issuance of funds for repair and construction of roads in Rawalpindi *(Question No. 3614*)* 235
-Procedure for reservation of rooms in Punjab House Islamabad *(Question No. 3152*)* 229
-Reconstruction of Narowal Muridkey road *(Question No. 2653*)* 225
-Reconstruction of Tillu road Sadiqabad *(Question No. 3386*)* 258
-Repair and construction of Baseerpur to Hamu Now abad road Okara *(Question No. 3660*)* 237
-Repair and construction of road from Chowk Hafiz Lal to Chak Hafiz Lal road Depalpur Okara *(Question No. 3503*)* 258
-Repair and construction of Rajuwal Bridge to Head Sulemanki canal road and details about budget allocated for it *(Question No. 2529*)* 242
-Repair and construction of road from bypass to Head Qadirabad Gujranwala *(Question No. 2983*)* 254
-Repair and construction of roads in Chiniot *(Question No. 3553*)* 259
-Repair and construction of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2717*)* 249
-Repair of Sanjarpur Walhar road and Machka Noor Shah road in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 2777*)* 251
-Widening and repair of Fort Abbas to Walhar road , Bahawalnagar *(Question No. 2878*)* 252

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

DISCUSSION On-

-Price Control 207

POINT OF ORDER regarding-

-Deprivation of hundreds of families from employment due to closure of Dandot Cement Factory 170

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Attempt of illegal possession in Sahafi Colony Harbanspura by influential persons 270
-Condonation of death sentence of prisoner Muhammad Iqbal and Muhammad Anwar due to being adolescent 176
-Demand for appointment of legal advisors in Government Departments with the approval of Law Department 177
-Non availability of machinery for sanitation in Town Committee Mamu Kanjan 271

PAGE NO.

BILLS *(Discussed upon)*-
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 85
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 275
-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Bill 2020 83
-The Punjab Prevention of Housing Bill 2020 87
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotions and Regulations) (Amendment) Bill 2020 90

ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Cooperative Societies (Amendment) Ordinance 2020 82
-The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Ordinance 2020 81
-The Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020 81

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for calling explanation from Government on starting business of the House without constitution of Standing Committee 179
-Demand for taking strict action under Rules of Procedure against making video in the House and making it viral 301

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

QUESTIONS regarding-
-Details about posting period of Director and Deputy Director Colleges in a district *(Question No. 4212*)* 135
-Start of B.S Classes in Government Post Graduate Islamia College Chiniot *(Question No. 4213*)* 161

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.

QUESTIONS regarding-
-Completion of sewerage schemes in housing societies situated at Raiwind road Lahore *(Question No. 1032)* 78
-Details about approval of new housing schemes by LDA in Lahore *(Question No. 4412*)* 72
-Regular and work charge employees in PHA Lahore *(Question No. 4411*)* 71

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

QUESTION regarding-
-Number of schools deprived of facility of toilet and clean drinking water in Jhang *(Question No. 852)* 383

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

DISCUSSION On-
-Health 458

PAGE NO.

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Dacoity at Jani Pan Shop Dajkot Road Factory area Faisalabad 400

QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for number of employees and vehicles in office of Director Colleges Faisalabad *(Question No. 2444*)* 104
-Construction of Interchange Hiran Minar to Garmula Virkan, Sheikhupura *(Question No. 3014*)* 255
-Defective Drainage System in Faisalabad city *(Question No. 2937*)* 34
-Number of boys and girls schools in PP-112 Faisalabad *(Question No. 3137*)* 323
-Number of colleges in Faisalabad and Busses available therein *(Question No. 2442*)* 99
-Number of Sub Engineers in WASA Lahore *(Question No. 2866*)* 30
-Number of girls high schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein *(Question No. 3138*)* 328
-Repair and construction of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2717*)* 248

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

QUESTIONS regarding-

-Completion of building of Government Girls College and start of classes therein *(Question No. 4098*)* 160
-Details about sewerage scheme Roda, Khushab *(Question No. 4096*)* 62

MUMTAZ ALI, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about sewerage system in Sadiqabad city *(Question No. 3762*)* 51
-Merging of sewerage system of Palm Villas Housing Society in sewerage system of Jubilee Town Lahore without approval *(Question No. 3791*)* 52
-Number of schools in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 3335*)* 360
-Number of schools in Sadiqabad *(Question No. 891)* 385
-Reconstruction of Tillu road Sadiqabad *(Question No. 3386*)* 257
-Repair of Sanjarpur Walhar road and Machka Noor Shah road in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 2777*)* 251
-Upgradation of Government Girls Primary School Basti Moran Sadiqabad *(Question No. 3761*)* 376

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

QUESTION regarding-

-Worst condition of sewerage and road in Mitranwali, Daska *(Question No. 4126*)* 64

PAGE NO.

MUNEEB-UL-HAQ, MR

QUESTION regarding-

-Number of girls high schools in PP-189 Okara *(Question No. 3771*)* 379

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

QUESTIONS regarding-

-Conditions and rules about leasing of plot in front of district Kachehri Rawalpindi *(Question No. 3969*)* 60

-Issuance of NOC for housing projects in Rawalpindi and Kahuta by Rawalpindi Development Authority *(Question No. 3968*)* 59

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Abolishment of vacancy of physical education teacher in schools of district Khanewal *(Question No. 3581*)* 365

-Closure of Masjid Maktab Schools in Lahore and details about its alternate system *(Question No. 910)* 387

-Details about branches and staff of DPS in Sahiwal *(Question No. 1022)* 395

-Details about buildings of schools under construction in district Bahawalpur *(Question No. 854)* 385

-Details about establishment of Children Library Complex, Courses for children and fee thereof *(Question No. 3423*)* 341

-Details about expunction of words about "Aqeeda-e-Khatam-e-Nabuwat" in syllabus book of 9th class *(Question No. 3538*)* 344

-Details about government and private buildings of schools in Lahore *(Question No. 981)* 393

-Details about installation of solar energy system in schools of Lahore city *(Question No. 3330*)* 331

-Details about merging girls and boys schools in Lahore *(Question No. 2581*)* 352

-Details about payments of PEF Schools according to students *(Question No. 3846*)* 381

-Details about procedure of regularization of teachers working on contract *(Question No. 3744*)* 375

-Details about programmes arranged for character building of students and teachers *(Question No. 1008*)* 394

-Details about registered and unregistered private schools in Kot Momin Sargodha *(Question No. 3760*)* 376

-Details about role of District Education Authorities in upcoming Local Government System *(Question No. 2725*)* 353

-Details about sewing machines in girls high school in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3869*)* 381

-Details about staff and budget of Danish School System *(Question No. 3621*)* 365

PAGE NO.

-Details about the Punjab Compulsory Teaching of Holy Quran Act 2018 *(Question No. 2804*)* 354

-Educational programme for children working at bricks kilns *(Question No. 3698*)* 368

-Educational record and performance of Educators in Mandiali School (Boys) Sheikhupura *(Question No. 3053*)* 358

-Expenditures upon provision of computer labs in schools of Sahiwal *(Question No. 3710*)* 374

-Extreme usage of mobile phone in educational institutions *(Question No. 3636*)* 366

-Funds allocated for School Education Department district Chiniot for the year 2019-2020 *(Question No. 3550*)* 362

-Increase in fee by all Private Schools in Lahore city *(Question No. 3402*)* 334

-Installation of Solar Energy Panel in Government Schools *(Question No. 953)* 390

-Non presence of middle schools for girls in U.Cs of Rojhan *(Question No. 1961*)* 316

-Number of boys and girls schools in Jampur, Rajanpur *(Question No.1216*)* 313

-Number of boys and girls schools in PP-112 Faisalabad *(Question No. 3137*)* 324

-Number of girls and boys schools in Lahore and provision of clean drinking water therein *(Question No. 824)* 383

-Number of girls elementary schools in PP-185 Okara *(Question No. 1029)* 397

-Number of girls high schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein *(Question No. 3138*)* 328

-Number of girls high schools in PP-189 Okara *(Question No. 3771*)* 379

-Number of primary middle and high schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 906)* 387

-Number of schools and condition of buildings therein PP-196, 199 and 200 Sahiwal *(Question No. 3706*)* 372

-Number of schools in district Mandi Bahauddin and missing facilities therein *(Question No. 3890*)* 382

-Number of schools in PP-146 Lahore and teaching staff therein *(Question No. 954)* 392

-Number of schools deprived of facility of toilet and clean drinking water in Jhang *(Question No. 852)* 384

-Number of schools in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 3335*)* 360

-Number of schools in Sadiqabad *(Question No. 891)* 386

-Number of staff and vehicles in Children Library Complex Lahore *(Question No. 916)* 389

-Permanent posting of Principal in Government Christian Girls Higher Secondary School Haji Pura Sialkot *(Question No. 3682*)* 367

-Provision of clean drinking water and cleanliness of toilets in girls and boys schools of PP-146 Lahore *(Question No. 3565*)* 363

-Recruitment against vacant posts of teachers *(Question No. 1042)* 398

PAGE NO.

-Repair and construction and supply of electricity in Girls Schools of PP-209 Khanewal *(Question No. 3700*)* 371
-Qualifications and period of posting of Principal Divisional Public College Jahanian *(Question No. 2939*)* 322
-Sanctioned posts and missing facilities in Government Boys High School Shikarpur, Rajanpur *(Question No. 2048*)* 318
-Step taken for betterment of schools under public private partnership *(Question No. 2994*)* 355
-Upgradation of Government Girls Elementary School Dhok Beedar Jhelum *(Question No. 3767*)* 378
-Upgradation of Government Girls Primary School Basti Moran Sadiqabad *(Question No. 3761*)* 377
-Upgradation of schools in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1051)* 398
-Vacant posts of Head Masters in girls and boys schools in PP-27 Jhelum *(Question No. 3828*)* 380

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-15th July, 2020 16
-16th July, 2020 98
-17th July, 2020 222
-20th July, 2020 310

NASEER AHMAD, MR.

QUESTION regarding-
-Establishment of Ashiana Housing Scheme and construction of houses therein *(Question No. 4331*)* 69

NASIR MAHMOOD, MR.

QUESTIONS regarding-
-Naromi Dhan water supply scheme, Jhelum *(Question No. 3832*)* 41
-Vacant posts of Head Masters in girls and boys schools in PP-27 Jhelum *(Question No. 3828*)* 380

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst farmers due to not fixing price of potato 265
-Attack of Locusts on crops 268
DISCUSSION On-
-Agriculture and Food 294

PAGE NO.

NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Expenditures upon provision of computer labs in schools of Sahiwal *(Question No. 3710*)* 373
-Number of schools and condition of buildings therein PP-196, 199 and 200 Sahiwal *(Question No. 3706*)* 371

NEELUM HAYAT MALIK, MS.
QUESTION regarding-
-Extreme usage of mobile phone in educational institutions *(Question No. 3636*)* 366

NOTIFICATION of-
-Summoning of 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2020 1

O

OFFICERS-
-Of the House 13

ORDINANCES *(Laid in the House)-*
-The Cooperative Societies (Amendment) Ordinance 2020 82
-The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Ordinance 2020 81
-The Ravi Urban Development Authority Ordinance 2020 81

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2020 17

PARLIAMENTARY SECRETARIES-
-Of the Punjab 11

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Taimoor Masood, Malik

PAGE NO.

POINTS OF ORDER regarding-

-Demand for calling explanation from Government on starting business of the House without constitution of Standing Committee 178

-Demand for explanation from Government about establishment of Secretariat of Southern Punjab whether in Multan or Bahawalpur 168

-Demand to constitute committee for making amendment in Rules of Procedure to empower the Standing Committees 18

-Demand for taking strict action under Rules of Procedure against making video in the House and making it viral 301

-Deprivation of hundreds of families from employment due to closure of Dandot Cement Factory 169

-Deprivation of security guards of different colleges from salary 172

PRICE CONTROL-

-Discussion on 180-216

Q

QUESTIONS regarding-

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Budget allocated for Ferozpur road Gajju Matta to Depalpur road *(Question No. 2548*)* 244

-Construction of bridge over Ravi river between Sandhelianwali and Mian Channu *(Question No. 2667*)* 247

-Construction of bridge over rivers in South Punjab *(Question No. 2971*)* 252

-Construction of bridges over Jhelum river in Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 3562*)* 260

-Construction of Jampur link road and details about making dual to Jampur bypass *(Question No. 3440*)* 231

-Construction of Interchange Hiran Minar to Garmula Virkan, Sheikhupura *(Question No. 3014*)* 255

-Details about contract of toll tax at Depalpur to Lahore via Kasur *(Question No. 2549*)* 245

-Details about length and construction of Jarranwala to Satyana road Faisalabad *(Question No. 2673*)* 248

-Details about making illegal path by removing safety bun of Ghan ki drain bridge at Nougran road Jhelum *(Question No. 3059*)* 256

-Expenditures incurred upon renovation of Houses of Ministers *(Question No. 3610*)* 261

-Improper arrangements of water supply and sewerage in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 2539*)* 243

	PAGE NO.
-Issuance of funds for repair and construction of roads in Rawalpindi *(Question No. 3614*)*	234
-Procedure for reservation of rooms in Punjab House Islamabad *(Question No. 3152*)*	229
-Reconstruction of Narowal Muridkey road *(Question No. 2653*)*	225
-Reconstruction of Tillu road Sadiqabad *(Question No. 3386*)*	257
-Repair and construction of Baseerpur to Hamu Now abad road Okara *(Question No. 3660*)*	236
-Repair and construction of road from Chowk Hafiz Lal to Chak Hafiz Lal road Depalpur Okara *(Question No. 3503*)*	258
-Repair and construction of Rajuwal Bridge to Head Sulemanki canal road and details about budget allocated for it *(Question No. 2529*)*	242
-Repair and construction of road from bypass to Head Qadirabad Gujranwala *(Question No. 2983*)*	253
-Repair and construction of roads in Chiniot *(Question No. 3553*)*	259
-Repair and construction of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2717*)*	248
-Repair of Sanjarpur Walhar road and Machka Noor Shah road in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 2777*)*	251
-Widening and repair of Fort Abbas to Walhar road , Bahawalnagar *(Question No. 2878*)*	251
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
-Affiliation of University of Gujrat with University of Health Sciences and details about fee structure therein *(Question No. 4257*)*	137
-Budget allocated for number of employees and vehicles in office of Director Colleges Faisalabad *(Question No. 2444*)*	104
-Completion of building of Government Girls College and start of classes therein *(Question No. 4098*)*	160
-Construction of separate building of Sub Campus Gujrat University Mandi Bahauddin *(Question No. 4534*)*	163
-Criterion for selection of teachers in Secondary and Higher Education Boards for paper checking *(Question No. 4548*)*	141
-Delay in distribution of Laptop Scheme in Dera Ghazi Khan Board *(Question No. 3871*)*	156
-Details about funds issued during last four years to Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 3371*)*	149
-Details about officers resigned and retired from University of Gujrat *(Question No. 3755*)*	155
-Details about posting period of Director and Deputy Director Colleges in a district *(Question No. 4212*)*	135
-Establishment of Boys Degree College in Mandi Ahmad Abad Okara *(Question No. 3974*)*	112
-Establishment of Government Degree College Kot Naina and Kanjror and details about construction of building and number of vacant posts therein *(Question No. 4015*)*	124

PAGE NO.

-Establishment of Narowal Univesity and details about completion of its building *(Question No. 4012*)* 120
-Establishment of Sub Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 3413*)* 150
-Establishment of University of Okara and number of students therein *(Question No. 3975*)* 117
-Income and expenditures of BISE Sahiwal during 2018 to 2020 *(Question No. 1020)* 164
-Issuance of NOC for programmes in Private Colleges *(Question No. 3495*)* 151
-Non availability of missing facilities in Institute of Higher Education in Hasilpur *(Question No. 4521*)* 139
-Number of colleges in Faisalabad and Busses available therein *(Question No. 2442*)* 99
-Number of colleges in PP-243 Bahawalnagar and vacant posts of teachers therein *(Question No. 4064*)* 127
-Number of colleges in PP-95, Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 4008*)* 157
-Posting of the officer having required qualifications against the post of Registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)* 148
-Procedure of admission in University of Engineering and Technology Lahore *(Question No. 3642*)* 153
-Start of B.S Classes in Government Post Graduate Islamia College Chiniot *(Question No. 4213*)* 161
-Violation of hygienic standards in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)* 144

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

-Allocation of funds for sewerage system in NA-178 and 180 Rahim Yar Khan *(Question No. 888)* 74
-Allocation of funds for sewerage system in Sohawa, Jhelum *(Question No. 3886*)* 46
-Cleanliness of sewerge pipe line of Sultan Mehmood Road Lahore *(Question No. 3917*)* 55
-Completion of sewerage schemes in housing societies situated at Raiwind road Lahore *(Question No. 1032)* 78
-Conditionalized the provision of electricity and gas with the provision of other basic facilities in Housing Colonies in Lahore *(Question No. 3542*)* 39
-Conditions and rules about leasing of plot in front of district Kachehri Rawalpindi *(Question No. 3969*)* 60
-Construction of pedestrian bridge on Bank Stop Wahdat Road Lahore *(Question No. 4337*)* 70
-Defective Drainage System in Faisalabad city *(Question No. 2937*)* 34
-Details about approval of new housing schemes by LDA in Lahore *(Question No. 4412*)* 72
-Details about development schemes in PP-48 Narowal *(Question No. 3907*)* 47

PAGE NO.

-Details about employees working on contract and daily wages in Housing Urban Development and Public Health Engineering Department in district Lahore *(Question No. 1049)* 79
-Details about estimated cost and completion period of development schemes in PP-48 Narowal in 2019-2020 *(Question No. 4324*)* 68
-Details about falling water level down in Lahore *(Question No. 3999*)* 61
-Details about illegal housing societies in Gujranwala *(Question No. 4151*)* 65
-Details about launching App by LDA for approval of map for construction *(Question No. 1013)* 75
-Details about sewerage scheme Roda, Khushab *(Question No. 4096*)* 62
-Details about sewerage system in Nain Sukh Bazar, Shahdara *(Question No. 3866*)* 51
-Details about sewerage system in Sadiqabad city *(Question No. 3762*)* 44
-Embezzlement of funds of sewerage and water supply schemes in Kameer Sharif and Sahiwal *(Question No. 3950*)* 58
-Establishment of Ashiana Housing Scheme and construction of houses therein *(Question No. 4331*)* 69
-Establishment of Sabzazar Scheme Lahore and number of plots therein *(Question No. 1026)* 77
-Funds allocated for water supply and sewerage schemes in Gujranwala during 2018-19 *(Question No. 4152*)* 67
-Funds allocated for water supply schemes in PP-95 Chiniot during 2019-2020 *(Question No. 3895*)* 53
-Funds incurred upon sewerage system Mahalam Kalan, Kasur *(Question No. 1025)* 76
-Installation of traffic signal of Cup Store, GT Road Lahore *(Question No. 3635*)* 50
-Issuance of NOC for housing projects in Rawalpindi and Kahuta by Rawalpindi Development Authority *(Question No. 3968*)* 59
-Merging of sewerage system of Palm Villas Housing Society in sewerage system of Jubilee Town Lahore without approval *(Question No. 3791*)* 52
-Naromi Dhan water supply scheme, Jhelum *(Question No. 3832*)* 41
-Number of Sub Engineers in WASA Lahore *(Question No. 2866*)* 30
-Number of tube wells and employees in PP-154 Lahore *(Question No. 2467*)* 28
-Number of water supply, tube wells and working condition thereof in UC-133 and 134 Lahore *(Question No. 3916*)* 55
-Parks in administrative control of P.H.A in PP-154 Lahore *(Question No. 2464*)* 25
-Regular and work charge employees in PHA Lahore *(Question No. 4411*)* 71
-Sewerage system in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1409*)* 21
-Sewerage system of Sahiwal city and Kameer Sharif *(Question No. 3949*)* 56
-Water supply and drainge schemes of dictric Chiniot and estimated cost thereof *(Question No. 3896*)* 54
-Worst condition of sewerage and road in Mitranwali, Daska *(Question No. 4126*)* 64

PAGE NO.

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

-Abolishment of vacancy of physical education teacher in schools of district Khanewal *(Question No. 3581*)* 364

-Closure of Masjid Maktab Schools in Lahore and details about its alternate system *(Question No. 910)* 387

-Details about branches and staff of DPS in Sahiwal *(Question No. 1022)* 394

-Details about buildings of schools under construction in district Bahawalpur *(Question No. 854)* 384

-Details about establishment of Children Library Complex, Courses for children and fee thereof *(Question No. 3423*)* 340

-Details about expunction of words about "Aqeeda-e-Khatam-e-Nabuwat" in syllabus book of 9th class *(Question No. 3538*)* 343

-Details about government and private buildings of schools in Lahore *(Question No. 981)* 392

-Details about installation of solar energy system in schools of Lahore city *(Question No. 3330*)* 331

-Details about merging girls and boys schools in Lahore *(Question No. 2581*)* 352

-Details about payments of PEF Schools according to students *(Question No. 3846*)* 381

-Details about procedure of regularization of teachers working on contract *(Question No. 3744*)* 374

-Details about programmes arranged for character building of students and teachers *(Question No. 1008*)* 394

-Details about registered and unregistered private schools in Kot Momin Sargodha *(Question No. 3760*)* 375

-Details about role of District Education Authorities in upcoming Local Government System *(Question No. 2725*)* 353

-Details about sewing machines in girls high school in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3869*)* 381

-Details about staff and budget of Danish School System *(Question No. 3621*)* 365

-Details about the Punjab Compulsory Teaching of Holy Quran Act 2018 *(Question No. 2804*)* 353

-Educational programme for children working at bricks kilns *(Question No. 3698*)* 368

-Educational record and performance of Educators in Mandiali School (Boys) Sheikhupura *(Question No. 3053*)* 358

-Expenditures upon provision of computer labs in schools of Sahiwal *(Question No. 3710*)* 373

-Extreme usage of mobile phone in educational institutions *(Question No. 3636*)* 366

-Funds allocated for School Education Department district Chiniot for the year 2019-2020 *(Question No. 3550*)* 361

-Increase in fee by all Private Schools in Lahore city *(Question No. 3402*)* 333

PAGE NO.

-Installation of Solar Energy Panel in Government Schools *(Question No. 953)* 390
-Non presence of middle schools for girls in U.Cs of Rojhan *(Question No. 1961*)* 316
-Number of boys and girls schools in Jampur, Rajanpur *(Question No.1216*)* 312
-Number of boys and girls schools in PP-112 Faisalabad *(Question No. 3137*)* 323
-Number of girls and boys schools in Lahore and provision of clean drinking water therein *(Question No. 824)* 383
-Number of girls elementary schools in PP-185 Okara *(Question No. 1029)* 397
-Number of girls high schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein *(Question No. 3138*)* 328
-Number of girls high schools in PP-189 Okara *(Question No. 3771*)* 379
-Number of primary middle and high schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 906)* 386
-Number of schools and condition of buildings therein PP-196, 199 and 200 Sahiwal *(Question No. 3706*)* 371
-Number of schools in district Mandi Bahauddin and missing facilities therein *(Question No. 3890*)* 382
-Number of schools in PP-146 Lahore and teaching staff therein *(Question No. 954)* 391
-Number of schools deprived of facility of toilet and clean drinking water in Jhang *(Question No. 852)* 383
-Number of schools in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 3335*)* 360
-Number of schools in Sadiqabad *(Question No. 891)* 385
-Number of staff and vehicles in Children Library Complex Lahore *(Question No. 916)* 388
-Permanent posting of Principal in Government Christian Girls Higher Secondary School Haji Pura Sialkot *(Question No. 3682*)* 366
-Provision of clean drinking water and cleanliness of toilets in girls and boys schools of PP-146 Lahore *(Question No. 3565*)* 363
-Recruitment against vacant posts of teachers *(Question No. 1042)* 397
-Repair and construction and supply of electricity in Girls Schools of PP-209 Khanewal *(Question No. 3700*)* 370
-Qualifications and period of posting of Principal Divisional Public College Jahanian *(Question No. 2939*)* 322
-Sanctioned posts and missing facilities in Government Boys High School Shikarpur, Rajanpur *(Question No. 2048*)* 318
-Step taken for betterment of schools under public private partnership *(Question No. 2994*)* 355
-Upgradation of Government Girls Elementary School Dhok Beedar Jhelum *(Question No. 3767*)* 377
-Upgradation of Government Girls Primary School Basti Moran Sadiqabad *(Question No. 3761*)* 376
-Upgradation of schools in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1051)* 398
-Vacant posts of Head Masters in girls and boys schools in PP-27 Jhelum *(Question No. 3828*)* 380

PAGE NO.

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
DISCUSSION On-
-Health 434

QUESTIONS regarding-
-Details about officers resigned and retired from University of Gujrat *(Question No. 3755*)* 155
-Details about role of District Education Authorities in upcoming Local Government System *(Question No. 2725*)* 353
-Expenditures incurred upon renovation of Houses of Ministers *(Question No. 3610*)* 261

RAHEELA NAEEM, MRS.
DISCUSSION On-
-Health 438

QUESTIONS regarding-
-Cleanliness of sewerge pipe line of Sultan Mehmood Road Lahore *(Question No. 3917*)* 55
-Increase in fee by all Private Schools in Lahore city *(Question No. 3402*)* 333
-Number of water supply, tube wells and working condition thereof in UC-133 and 134 Lahore *(Question No. 3916*)* 55
-Violation of hygienic standards in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)* 144

RASHIDA KHANAM, MS.
DISCUSSION On-
-Price Control 183

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-15th July, 2020 15
-16th July, 2020 97
-17th July, 2020 221
-20th July, 2020 309

S

SABA SADIQ, MS.
DISCUSSION On-
-Price Control 180

PAGE NO.

SABRINA JAVAID, MS.

QUESTION regarding-

-Allocation of funds for sewerage system in Sohawa, Jhelum *(Question No. 3886*)* 46

SADIA SOHAIL RANA, MS.

QUESTION regarding-

-Details about employees working on contract and daily wages in Housing Urban Development and Public Health Engineering Department in district Lahore *(Question No. 1049)* 79

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about merging girls and boys schools in Lahore *(Question No. 2581*)* 352

-Step taken for betterment of schools under public private partnership *(Question No. 2994*)* 355

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA

DISCUSSION On-

-Health 409

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Abolishment of vacancy of physical education teacher in schools of district Khanewal *(Question No. 3581*)* 364

-Closure of Masjid Maktab Schools in Lahore and details about its alternate system *(Question No. 910)* 387

-Details about branches and staff of DPS in Sahiwal *(Question No. 1022)* 394

-Details about buildings of schools under construction in district Bahawalpur *(Question No. 854)* 384

-Details about establishment of Children Library Complex, Courses for children and fee thereof *(Question No. 3423*)* 340

-Details about expunction of words about "Aqeeda-e-Khatam-e-Nabuwat" in syllabus book of 9th class *(Question No. 3538*)* 343

-Details about government and private buildings of schools in Lahore *(Question No. 981)* 392

-Details about installation of solar energy system in schools of Lahore city *(Question No. 3330*)* 331

-Details about merging girls and boys schools in Lahore *(Question No. 2581*)* 352

-Details about payments of PEF Schools according to students *(Question No. 3846*)* 381

-Details about procedure of regularization of teachers working on contract *(Question No. 3744*)* 374

PAGE NO.

-Details about programmes arranged for character building of students and teachers *(Question No. 1008*)* 394
-Details about registered and unregistered private schools in Kot Momin Sargodha *(Question No. 3760*)* 375
-Details about role of District Education Authorities in upcoming Local Government System *(Question No. 2725*)* 353
-Details about sewing machines in girls high school in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3869*)* 381
-Details about staff and budget of Danish School System *(Question No. 3621*)* 365
-Details about the Punjab Compulsory Teaching of Holy Quran Act 2018 *(Question No. 2804*)* 353
-Educational programme for children working at bricks kilns *(Question No. 3698*)* 368
-Educational record and performance of Educators in Mandiali School (Boys) Sheikhupura *(Question No. 3053*)* 358
-Expenditures upon provision of computer labs in schools of Sahiwal *(Question No. 3710*)* 373
-Extreme usage of mobile phone in educational institutions *(Question No. 3636*)* 366
-Funds allocated for School Education Department district Chiniot for the year 2019-2020 *(Question No. 3550*)* 361
-Increase in fee by all Private Schools in Lahore city *(Question No. 3402*)* 333
-Installation of Solar Energy Panel in Government Schools *(Question No. 953)* 390
-Non presence of middle schools for girls in U.Cs of Rojhan *(Question No. 1961*)* 316
-Number of boys and girls schools in Jampur, Rajanpur *(Question No.1216*)* 312
-Number of boys and girls schools in PP-112 Faisalabad *(Question No. 3137*)* 323
-Number of girls and boys schools in Lahore and provision of clean drinking water therein *(Question No. 824)* 383
-Number of girls elementary schools in PP-185 Okara *(Question No. 1029)* 397
-Number of girls high schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein *(Question No. 3138*)* 328
-Number of girls high schools in PP-189 Okara *(Question No. 3771*)* 379
-Number of primary middle and high schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 906)* 386
-Number of schools and condition of buildings therein PP-196, 199 and 200 Sahiwal *(Question No. 3706*)* 371
-Number of schools in district Mandi Bahauddin and missing facilities therein *(Question No. 3890*)* 382
-Number of schools in PP-146 Lahore and teaching staff therein *(Question No. 954)* 391
-Number of schools deprived of facility of toilet and clean drinking water in Jhang *(Question No. 852)* 383

PAGE NO.

-Number of schools in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 3335*)* 360
-Number of schools in Sadiqabad *(Question No. 891)* 385
-Number of staff and vehicles in Children Library Complex Lahore *(Question No. 916)* 388
-Permanent posting of Principal in Government Christian Girls Higher Secondary School Haji Pura Sialkot *(Question No. 3682*)* 366
-Provision of clean drinking water and cleanliness of toilets in girls and boys schools of PP-146 Lahore *(Question No. 3565*)* 363
-Recruitment against vacant posts of teachers *(Question No. 1042)* 397
-Repair and construction and supply of electricity in Girls Schools of PP-209 Khanewal *(Question No. 3700*)* 370
-Qualifications and period of posting of Principal Divisional Public College Jahanian *(Question No. 2939*)* 322
-Sanctioned posts and missing facilities in Government Boys High School Shikarpur, Rajanpur *(Question No. 2048*)* 318
-Step taken for betterment of schools under public private partnership *(Question No. 2994*)* 355
-Upgradation of Government Girls Elementary School Dhok Beedar Jhelum *(Question No. 3767*)* 377
-Upgradation of Government Girls Primary School Basti Moran Sadiqabad *(Question No. 3761*)* 376
-Upgradation of schools in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1051)* 398
-Vacant posts of Head Masters in girls and boys schools in PP-27 Jhelum *(Question No. 3828*)* 380

SEEMABIA TAHIR, MS.

DISCUSSION On-

-Health 436

SHAHEENA KARIM, MS.

DISCUSSION On-

-Health 425

QUESTIONS regarding-

-Delay in distribution of Laptop Scheme in Dera Ghazi Khan Board *(Question No. 3871*)* 156
-Details about programmes arranged for character building of students and teachers *(Question No. 1008*)* 394
-Details about sewing machines in girls high school in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3869*)* 381

SHAHIDA AHMED, MS.

DISCUSSION On-

-Health 441

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-

-Abolishment of vacancy of physical education teacher in schools of district Khanewal *(Question No. 3581*)* 364

-Procedure for reservation of rooms in Punjab House Islamabad *(Question No. 3152*)* 229

-Repair and construction and supply of electricity in Girls Schools of PP-209 Khanewal *(Question No. 3700*)* 370

SHAMIM AFTAB, MS

QUESTION regarding-

-Details about registered and unregistered private schools in Kot Momin Sargodha *(Question No. 3760*)* 375

SHAZIA ABID, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for paying dues to widow of late employee of Local Government and Community Development tehsil Athara Hazari 173

QUESTIONS regarding-

-Construction of Jampur link road and details about making dual to Jampur bypass *(Question No. 3440*)* 231

-Non presence of middle schools for girls in U.Cs of Rojhan *(Question No. 1961*)* 316

-Number of boys and girls schools in Jampur, Rajanpur *(Question No.1216*)* 312

-Qualifications and period of posting of Principal Divisional Public College Jahanian *(Question No. 2939*)* 322

-Sanctioned posts and missing facilities in Government Boys High School Shikarpur, Rajanpur *(Question No. 2048*)* 318

SUMMONING-

-Notification of summoning of 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th November, 2020 1

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTIONS regarding-

-Installation of Solar Energy Panel in Government Schools *(Question No. 953)* 390

-Number of schools in PP-146 Lahore and teaching staff therein *(Question No. 954)* 391

-Provision of clean drinking water and cleanliness of toilets in girls and boys schools of PP-146 Lahore *(Question No. 3565*)* 363

PAGE NO.

T

TAHIA NOON, MS.
QUESTION regarding-
-Educational programme for children working at bricks kilns *(Question No. 3698*)* 368

TAIMOOR MASOOD, MALIK *(Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for sewerage system in Sohawa, Jhelum *(Question No. 3886*)* 46
-Conditionalized the provision of electricity and gas with the provision of other basic facilities in Housing Colonies in Lahore *(Question No. 3542*)* 40
-Defective Drainage System in Faisalabad city *(Question No. 2937*)* 35
-Details about development schemes in PP-48 Narowal *(Question No. 3907*)* 47
-Naromi Dhan water supply scheme, Jhelum *(Question No. 3832*)* 42
-Number of Sub Engineers in WASA Lahore *(Question No. 2866*)* 31
-Number of tube wells and employees in PP-154 Lahore *(Question No. 2467*)* 28
-Parks in administrative control of P.H.A in PP-154 Lahore *(Question No. 2464*)* 25
-Sewerage system in PP-198 Sahiwal *(Question No. 1409*)* 22

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE AND FOOD 293

U

UMER TANVEER, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture and Food 290

USMAN MEHMOOD, SYED

QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for sewerage system in NA-178 and 180 Rahim Yar Khan *(Question No. 888)* 74
-Construction of pedestrian bridge on Bank Stop Wahdat Road Lahore *(Question No. 4337*)* 70
-Details about funds issued during last four years to Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 3371*)* 149
-Establishment of Sub Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 3413*)* 150

PAGE NO.

-Number of primary middle and high schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 906)* 386

UZMA KARDAR, MS.

DISCUSSION On-

-Agriculture and Food 294

-Health 419

-Price Control 189

QUESTION regarding-

-Repair and construction of Baseerpur to Hamu Now abad road Okara *(Question No. 3660*)* 236

W

WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.

QUESTION regarding-

-Details about length and construction of Jarranwala to Satyana road Faisalabad *(Question No. 2673*)* 248

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Deprivation of students from educational scholarships due to financial difficulties of Punjab Education Endowment Fund 167

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Affiliation of University of Gujrat with University of Health Sciences and details about fee structure therein *(Question No. 4257*)* 138

-Budget allocated for number of employees and vehicles in office of Director Colleges Faisalabad *(Question No. 2444*)* 105

-Completion of building of Government Girls College and start of classes therein *(Question No. 4098*)* 160

-Construction of separate building of Sub Campus Gujrat University Mandi Bahauddin *(Question No. 4534*)* 163

-Criterion for selection of teachers in Secondary and Higher Education Boards for paper checking *(Question No. 4548*)* 142

-Delay in distribution of Laptop Scheme in Dera Ghazi Khan Board *(Question No. 3871*)* 157

-Details about funds issued during last four years to Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 3371*)* 150

PAGE NO.

-Details about officers resigned and retired from University of Gujrat *(Question No. 3755*)* 155
-Details about posting period of Director and Deputy Director Colleges in a district *(Question No. 4212*)* 136
-Establishment of Boys Degree College in Mandi Ahmad Abad Okara *(Question No. 3974*)* 112
-Establishment of Government Degree College Kot Naina and Kanjror and details about construction of building and number of vacant posts therein *(Question No. 4015*)* 124
-Establishment of Narowal Univesity and details about completion of its building *(Question No. 4012*)* 120
-Establishment of Sub Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 3413*)* 151
-Establishment of University of Okara and number of students therein *(Question No. 3975*)* 117
-Income and expenditures of BISE Sahiwal during2018 to 2020 *(Question No. 1020)* 165
-Issuance of NOC for programmes in Private Colleges *(Question No. 3495*)* 152
-Non availability of missing facilities in Institute of Higher Education in Hasilpur *(Question No. 4521*)* 139
-Number of colleges in Faisalabad and Busses available therein *(Question No. 2442*)* 100
-Number of colleges in PP-243 Bahawalnagar and vacant posts of teachers therein *(Question No. 4064*)* 128
-Number of colleges in PP-95, Chiniot and vacant posts therein *(Question No. 4008*)* 158
-Posting of the officer having required qualifications against the post of Registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)* 148
-Procedure of admission in University of Engineering and Technology Lahore *(Question No. 3642*)* 154
-Start of B.S Classes in Government Post Graduate Islamia College Chiniot *(Question No. 4213*)* 162
-Violation of hygienic standards in Inter Cafe and PG Cafe in Government College University Lahore *(Question No. 4727*)* 145

POINT OF ORDER regarding-
-Deprivation of security guards of different colleges from salary 173

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Delay in construction of surgical tower in Jinnah Hospital Lahore 401
DISCUSSION On-
-Health 403, 447

PAGE NO.

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED
DISCUSSION On-
-Agriculture and Food 289
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-
-Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan 283

Z

ZAHEER IQBAL, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about buildings of schools under construction in district Bahawalpur *(Question No. 854)* 384
-Posting of the officer having required qualifications against the post of Registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)* 148
ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*
DISCUSSION On-
-Agriculture and Food 292
-Price Control 204
ZAHRA NAQVI, SYEDA
DISCUSSION On-
-Health 433
-Price Control 206

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(منگل 21، بدھ 22، جمعرات 23، جمعتہ المبارک 24، سوموار 27-جولائی

بدھ 5، جمعتہ المبارک 7، سوموار 10-اگست 2020)

(یوم الثلاثہ 29، یوم الاربعاء 30 ذیعقد، یوم الخمیس یکم، یوم الجمع 2،

یوم الاثنین 5-یوم الاربعاء 14، یوم الجمع 16، یوم الاثنین 19-ذی الحج 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : تئیسواں اجلاس

جلد 23 (حصہ دوئم) : شمارہ جات: 5 تا 12

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

منگل، 21-جولائی 2020

جلد 23 : شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	461
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	463
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	464
	تعزیت	
4۔	سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم کی وفات پر دعائے مغفرت	465

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ خوراک)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	466
	رپورٹیں (جو پیش کی گئیں)	
6۔	مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی2020، مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب2020، مسودہ قانون (ترمیم)کوآپریٹو سوسائٹیز2020کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر8کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	475
	پوائنٹ آف آرڈر	
7۔	شادی ہالز کھولنے کے حوالے سے SOPs جلد از جلد بنانے کا مطالبہ ---------	475
8۔	مساجد میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنا اور سکیورٹی گارڈ رکھنا لازمی قرار دینے سے مسجد انتظامیہ اور عوام کو پریشانی کا سامنا----------	478
9۔	صحافیوں کا SOPs پر عملدرآمد کرتے ہوئے اجلاس کی کارروائی کی رپورٹنگ کی اجازت کا مطالبہ ------------	480
	تحاریک التوائے کار	
10۔	لاک ڈاؤن کی وجہ سے صنعتی یونٹ بند ہونے سے صنعتی کارکنان کی بے روزگاری ------------	481
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
11۔	شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر حادثہ میں جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لئے دُکھ کا اظہار ------------	483
12۔	گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کا مطالبہ ------------	486

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
13-	تعلیمی اداروں میں بچوں کی ذہنی نشوونما	
	کے لئے سائیکالوجیکل کلاسز کے اجراء کا مطالبہ -----------	488
14-	بصیر پور مین بازار کے ریلوے پھاٹک کی توسیع کا مطالبہ -----------	491
15-	رنگ روڈ پر روزانہ آنے جانے والے افراد	
	کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کرنے کا مطالبہ -----------	492
16-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	494
	قرارداد	
17-	بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں پھیلانے کا مطالبہ -----------	495
	پوائنٹ آف آرڈر	
18-	وزیر اعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ سکیم	
	دیپالپور ہیڈ سلیمانکی روڈ پر کام شروع کرنے کا مطالبہ -----------	496
	بدھ،22-جولائی2020	
	جلد 23 : شمارہ 6	
19-	ایجنڈا -----------	501
20-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	503
21-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	504
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
22-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	505
23-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	546
24-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	593

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
25-	مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 -----------	623
26-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	623
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
27-	مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 -----------	624
28-	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020	
	پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال -----------	626
29-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	637
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
30-	مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 -----------	638
31-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	640
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
32-	مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 -----	641
33-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	643
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
34-	مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 -----------	644
	جمعرات، 23-جولائی 2020	
	جلد 23 : شمارہ 7	
35-	ایجنڈا -----------	651
36-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	653

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	نعت رسول مقبولﷺ	654
	سوالات(محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	655
39۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	706
40۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	731
	پوائنٹ آف آرڈر	
41۔	ایوان میں امن عامہ پر بحث کرانے کا مطالبہ	742
	توجہ دلاؤ نوٹس	
42۔	گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت (۔۔۔جاری)	743
43۔	ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل (۔۔۔جاری)	743
44۔	تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈجکوٹ روڈ جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی(۔۔۔جاری)	744
45۔	موضع جلالپور سیدا ں خوشاب میں زمین کے تنازع پر سترہ سالہ بچے کا قتل	745
46۔	چھچھر سٹاپ ملتان روڈ لاہور پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے باپ کی ہلاکت اور بیٹے کا زخمی ہونا	746
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	
47۔	ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان میں پیش کیا جانا	748
	تحاریک استحقاق	
48۔	اسسٹنٹ کمشنر تاندلیانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار	748

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
49-	جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	750
50-	گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	751
51-	ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	753
52-	سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں کے مسائل اُجاگر کرنے کے موضوع پر بحث کے اِنعقاد کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	755
53-	پابندی کے باوجود صوبہ بھر میں پتنگ بازی کا دھندہ جاری ------------	756
54-	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال (۔۔۔جاری) ------------	758
	جمعتہ المبارک، 24-جولائی 2020	
	جلد 23 : شمارہ 8	
55-	ایجنڈا ------------	781
56-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	783
57-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	784
	سوالات (محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)	
58-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	785
59-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	828
60-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	860

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
61۔	بلک واٹر سپلائی کو جاری رکھنے اور SOP's کے تحت مری کے ہوٹلز کھولنے کا مطالبہ ----------	869
	تحاریک التوائے کار	
62۔	ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 5/56 ایل کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ (---جاری) ----------	871
63۔	محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل (---جاری) ----------	872
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
64۔	تعلیم پر عام بحث ----------	872
	سوموار، 27۔جولائی2020	
	جلد 23 : شمارہ 9	
65۔	ایجنڈا ----------	893
66۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	895
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	896
	سوالات (محکمہ اطلاعات و ثقافت)	
68۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	897
69۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	920
	توجہ دلاؤ نوٹس	
70۔	خانیوال میں پسند کی شادی پر میاں بیوی کا قتل ----------	922

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
71۔	وزیراعظم کے گلوبل سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ گولز اچیومنٹ پروگرام، مواصلات و تعمیرات، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی برائے مالی سال 2016 تا 2018 پر سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	923
	تحاریک استحقاق	
72۔	ایس ڈی او سب ڈویژن عباسیہ لیاقت پور کی معزز ممبر اسمبلی سے بدتمیزی ------	924
	تحاریک التوائے کار	
73۔	شاہدرہ لاہور کی چھ سالہ بچی پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق -----------	925
74۔	لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ ---------	926
	زیرو آرنوٹس	
75۔	قیوم ہسپتال ساہیوال کی انتظامیہ کا مریضوں کو وینٹی لیٹر زپر نہ رکھنے سے متعدد مریض جاں بحق -----------	927
76۔	تھانہ گجر پورہ لاہور کی حدود میں مسلح افراد کا ڈاکٹر اور کمپاؤڈر سے موبائل فون چھیننا اور انیس سالہ لڑکی کو ریپ کا نشانہ بنانا -----------	927
	بدھ، 5۔ اگست 2020	
	جلد 23 : شمارہ 10	
77۔	بوجہ یوم استحصال کشمیر اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ تبدیل کرنے کا اعلامیہ ------	933
78۔	ایجنڈا -----------	935
79۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	937
80۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	938

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
81-	قواعد کی معطلی کی تحریک	939 ------------
	قرارداد	
82-	5-اگست2020یوم استحصال کشمیر کے موقع پر کشمیریوں سے مکمل یکجہتی کا اظہار	940 ------------
	جمعتہ المبارک، 7-اگست 2020	
	جلد 23 : شمارہ 11	
83-	ایجنڈا	963 ------------
84-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	965 ------------
85-	نعت رسول مقبول ﷺ	966 ------------
	پوائنٹ آف آرڈر	
86-	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 کو دوبارہ اسمبلی میں لا کر اس میں ترمیم کرنے کا مطالبہ	968 ------------
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	
87-	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2020	994 ------------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 10-اگست 2020	
	جلد 23 : شمارہ 12	
88-	ایجنڈا ----------	997
89-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	999
90-	نعت رسول مقبولﷺ ----------	1000
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
91-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1001
92-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	1047
93-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1065
	توجہ دلاؤ نوٹس	
94-	چک نمبر 58 گ ب فیصل آباد میں میاں بیوی کا قتل ----------	1067
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	
95-	مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020 ----------	1069
96-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1069
	قرارداد	
97-	قائداعظم محمد علی جناحؒ کی 11-اگست 1947 کو پہلی قانون ساز اسمبلی میں کی جانے والی تقریر کو پنجاب میں نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ ----------	1070

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	تحاریک التوائے کار	
1073	پنجاب میں جرائم میں اضافہ	98-
1075	چولستانی آبادعلاقوں کو فلڈ سپلائی چینلز کا پانی فراہم کرنے کا مطالبہ	99-
1077	حمیدہ ہسپتال ویلنشیا ٹاؤن لاہور کی ایمر جنسی وارڈ میں آنے والی مریضہ کو بے آبرو کرنے کی کوشش	100-
1079	پنجاب میں ای لائبریریز کے ملازمین کی برطرفی	101-
1083	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	102-
	انڈکس	103-

461

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21-جولائی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 9-جون 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔

462

(موجودہ قراردادیں)

1- جناب احسان الحق:
جناب محمد عبداللہ وڑائچ:
محترمہ خدیجہ عمر:
جناب محمد افضل:
یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یاتریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دُکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔
یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دُکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔
یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔

2- محترمہ سمیرا کومل:
پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم 1800 سے 2000 تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔

3- محترمہ سعدیہ سہیل رانا:
اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔

4- چودھری افتخار حسین چھچھر:
بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھاٹک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتا ہے، کئی مریض پھاٹک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھاٹک کی توسیع کیلئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔

5- محترمہ شعوانہ بشیر:
اس ایوان کی رائے ہے کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو -/90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔

463

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل، 21-جولائی 2020

(یوم الثلاثہ، 29-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 54 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿13﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿14﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿15﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿16﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿17﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿18﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿19﴾

سورة الانفطار آیات 13تا19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

تم پر میں لاکھ جان سے قربان یا رسول ﷺ
بر آئیں میرے دل کے ارمان یا رسول ﷺ
کیوں دل پہ میں فدا نہ کروں جان یا رسول ﷺ
رہتے ہیں اس میں آپ ﷺ کے ارمان یا رسول ﷺ
کشتہ ہوں روح پاک کا نکلوں جو قبر سے
جاری میری زبان پہ ہو قرآن یا رسول ﷺ
اس شوق میں کہ آپ ﷺ کے دامن سے جا ملے
میں چاک کر رہا ہوں گریبان یا رسول ﷺ
مشکل کشا ہیں آپ ﷺ امیر آپ ﷺ کا غلام
اب اس کی مشکلیں بھی ہوں آسان یا رسول ﷺ

تعزیت

سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم کے لئے دعا مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بات کرلیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، ہاؤس میں پنجاب کے جتنے لوگ بیٹھے ہیں اُن کے اپنے بھی جتنے حلقے ہیں اُن کے وہاں پر یہ مسئلہ ہے یہ کہ لوکل گورنمنٹ نے ایک ٹیکس جاری کیا ہے، مویشیوں پر ٹیکس لگایا ہے کہ جو زمیندار اپنا مویشی بیچنے کے لئے لائے گا وہ -/500 روپے وہاں پر اُن کو ادا کرے گا چاہے اُس کا مویشی بکے یا نہ بکے بڑے مویشی پر -/500 روپے اور چھوٹے مویشی پر -/100 روپے ٹیکس لگایا ہے۔ یہ بہت ظلم کی بات ہے کہ اگر ایک بندہ اپنا مویشی لے کر آتا ہے اُس پر کرایہ بھی دیتا ہے اور اُس کے بعد اُس کا مویشی فروخت نہیں ہوتا وہ اُس کو واپس لے جاتا ہے اور اُس سے پھر بھی -/500 روپے لے لیا جاتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے اگر اُس کا مویشی بک جاتا ہے پھر تو کوئی مسئلہ نہیں وہ ٹیکس دینے کے لئے تیار ہے لیکن جب اُس کا مویشی فروخت ہی نہ ہو تو وہ پھر بھی -/500 روپے ٹیکس دے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں اور وزیر قانون بھی موجود ہیں اگر وہ ہمیں اس پر کوئی commitment کردیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! یہ عام لوگوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے لوگ احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ اگر تو یہ کوئی سہولتیں دے دیتے ہیں، کوئی اے سی لگا دیتے، کھانا دے دیتے پھر ہم بھی کہتے -/500 روپے لے لیں لیکن اگر یہ کچھ بھی نہیں دیتے صرف وہاں آ کر چکر لگا کر جانے کا -/500 روپے لے رہے ہیں تو بہت بڑا ظلم ہے اس کو ختم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے اس پر بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ اس پر پوائنٹ آ گیا ہے۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اس کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں فلور ملز و دیگر تفصیلات

*1434: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز کتنی باڈیز اور یہ کب سے محکمہ خوراک کی لائسنس ہولڈر ہیں تفصیل سے آگاہ کریں، ان میں سے کتنی بند اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال کن SOP کے تحت فلور ملز کو گندم کس ریٹ پر فروخت کرتا ہے؟

(ج) سال18-2017 میں کن کن فلور ملز کو گندم کتنی اور کس شرح پر فروخت کی گئی نیز کتنی فلور ملز سے سیمپل لے کر نمونہ جات لیبارٹری بھجوائے گئے، نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے کون بااختیار ہوتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت عوام الناس کو بہترین، معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر/وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال موصولہ SOP بجانب گورنمنٹ آف پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے تحت (کوٹا+شرح فروخت) فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے جو کہ ہر بار مختلف ہو سکتی ہے۔

(ج) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے ضلعی افسر خوراک بااختیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اتھارٹی نمونہ حاصل کرنے کا اختیار واپس دوسرے افسر کو بھی تفویض کر سکتی ہے۔

(د) حکومت عوام الناس کو بہترین معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ہر ممکنہ کوشش کی جارہی ہے فورٹیفائیڈ آٹا کی اوپن مارکیٹ میں فراہمی اس کا ثبوت ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز ہیں اور ان میں سے کتنی بند اور کتنی چالو حالت میں ہیں تو اس کا جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ جواب میرے خیال سے غلط ہے اگر منسٹر صاحب بتادیں کہ کس طرح درست ہے؟ تو پھر میں اُس پر آگے بات کروں۔

سینئر وزیر/وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! معزز ممبر اس میں غلطی بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ غلطی یہ ہے کہ جو میں نے پوچھا تھا کہ کتنی فلور ملز چالو ہیں؟ اُن میں ایسی فلور ملز ہیں جو بند ہیں انہوں نے ان کو چالو شو کیا ہے اور جو چالو ہیں اُن کو بند شو کیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا غلط جواب کیوں دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس جو لسٹ فراہم کی گئی ہے اُس کے تحت ساہیوال میں 37 فلور ملز ہیں اور total bodies 339 ہیں اس میں سے جو functional ہمارے ریکارڈ کے مطابق 23 ہیں اور چودہ non-functiona ہیں چونکہ آپ وہاں سے منتخب ممبر ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں اس میں کوئی ایسی مل ہے جو کہ functional میں لکھی گئی ہے اور وہ non-functional ہے یا کوئی ایسی مل ہے جو non-functional تھی اور functional میں لکھی گئی ہے تو آپ ہماری راہنمائی کر دیں ہم اُس حساب سے اس کو ٹھیک کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میرے حساب سے اس وقت تک تیئس functional ہیں اور چودہ non-functional ہیں۔ ان functional ملز کو ہم کوٹا issue کر رہے ہیں، functional کے لئے جو ہم نے طریق کار بنایا اُس میں پہلے فوڈ ڈیپارٹمنٹ تھا پھر ہماری ایجنسیاں تھیں جو اس کے اندر ہم نے شامل کی ہیں اور جو ملز پورا سال کام کرتی ہیں اُن کو ہم functional کہتے ہیں اور جو صرف چند ماہ کے لئے آتی ہیں اور کوٹا لیتی ہیں اور پھر اُس کو grinding کرنے کے بعد بند کر دیتی ہیں اُن کو ہم نے non-functional کیا ہوا ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کوئی ایسی مل ہے جو functional تھی اور اُس کو ہم نے non-functional کر دیا آپ اُس میں ہماری راہنمائی کر دیں میں اُس کو ٹھیک کروا دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں کہ جو میں نے بتایا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہے سیریل نمبر 3 پر ہے افضل لکھا ہوا ہے بارہ باڈی کی مل انہوں نے functional show کی ہے جبکہ وہ non-functional ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت وہ کام نہیں کر رہی اور اسی طرح سیریل نمبر14 پر ظہور ہے وہ non-functional لکھا ہے وہ functional ہے تو آپ نے چونکہ فرمایا ہے کہ ہم آپ کو تصحیح کر دیں تو کر دیتے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہے اس پر آپ دیکھ لیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے؟ یہ جز(الف) میں نے بتادیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ جز(ب) میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے پوچھا تھا کہ فلور ملز کو کن SOPs کے تحت گندم کا کوٹا اور ریٹ مقرر کیا جاتا ہے تو میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ اس وقت جو ایک baseline مقرر کی ہے وہ کس بنیاد پر کی ہے۔ جو اس وقت یہ فلور مل کو گندم release کر رہے ہیں اور اُس میں جو urban population شامل ہے جبکہ rural population کو شامل نہیں کیا گیا اُس کی کیا وجہ ہے؟ ہمارے دیہاتی لوگ جو گندم اُگاتے ہیں، جو گندم کی آبیاری کرتے ہیں اُن کو اس کوٹے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر خوراک !

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو دو ملوں کا مجھے کہا ہے انشاءاللہ میں آج ہی اس کو دوبارہ سے چیک کر لیتا ہوں اور آپ نے جو دو ملوں کا بتایا ہے۔ اگر آپ کی بات ٹھیک ہوئی تو انشاءاللہ کل تک اس کی تصحیح ہو جائے گی اور جو دوسری بات آپ نے کی ہے اس وقت ہمارے پاس storage کی جو capacity ہے وہ تقریباً 43 لاکھ اور 50 ہزار ٹن کے قریب ہماری گندم کی تھی اور ہم جو روزانہ کی بنیاد پر ایشو کر رہے ہیں وہ 16 سے 17 ہزار ٹن ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو ہمیں تقریباً ½4 لاکھ ٹن گندم ہر مہینے چاہئے تو ہم اُس کے حساب سے دیکھ رہے ہیں کہ capacity کہاں پر ہے۔ مل کی grinding capacity کتنی ہے اور پھر population کے حوالے سے اُس ضلع کو اس میں لے کر آئے ہیں۔ تقریباً 16 ہزار کی capacity کے مطابق اس وقت per day کے حساب سے ہم گندم release کر رہے ہیں لیکن جو آپ نے سوال پوچھا ہے کہ اس کا میکنزم کیا ہے؟

جناب سپیکر! میکنزم اُس کا population based ہے اور ساتھ جس مل کو گندم جاتی ہے اُس کی grinding capacity ہے تو دونوں کے حساب سے ہم اس کو balance کرتے ہیں لیکن اس وقت جو مارکیٹ ریٹ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ ہم -/1475 روپے فی من گندم اس وقت مل کو release کر رہے ہیں اُس کے مطابق make sure کروا رہے ہیں کہ آٹے کا بیگ -/860 روپے میں ملے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میرا ضمنی سوال ہے مجھے اس پر بات تو کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا تیسرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ فرماتے ہیں تو سوال نہیں کرتے لیکن یہ بڑا اہم ایشو ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں معزز منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے بات کی تھی اُس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا تھا کہ urban population کو شامل کیا گیا ہے، rural population کو شامل نہیں کیا گیا اور اس وقت مارکیٹ میں ۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پانچ چھ دفعہ جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر اور ان سے پہلے سابقہ سپیکر رانا محمد اقبال رولنگ دے چکے ہیں کہ جس محکمے کا جس دن وقفہ سوالات ہو گا اُس محکمہ کا سیکرٹری اُس دن لازمی موجود ہو گا۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ ایک سینئر ترین وزیر جناب عبدالعلیم خان اُن کے محکمے کا سیکرٹری ادھر آفیسر گیلری میں موجود نہیں ہے ،اس سے پہلے جناب پرویز الٰہی نے اجلاس کو ملتوی کر دیا کہ جب تک متعلقہ محکمہ کا سیکرٹری نہیں آئے گا سوالات نہیں ہو سکتے یہ آپ اپنے آفس سے دیکھ لیں یا کہیں سے بھی دیکھ لیں۔ یہ ہے ان کی بے بسی اور بے کسی۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس دن بے بسی ہو گی اس دن میں اس سیٹ پر نہیں رہوں گا۔ میں اپنے بھائی سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج شام 5:00 بجے وزیر اعظم نے wheat پر میٹنگ رکھی ہے جس کی ہم تیاری کر رہے ہیں تو سیکرٹری صاحب مجھ سے اجازت لے کر گئے ہیں لہٰذا آپ کی اجازت سے ان کو آج کے دن کے لئے معافی دے دیں اور exempt کر دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! منسٹر صاحب نے اس پر معذرت کر لی ہے۔ شکریہ۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بہت respect ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام secretaries تو نہیں میٹنگ میں چلے گئے وہ نہیں آسکتے تھے تو ان کی جگہ یہاں پر سپیشل سیکرٹری موجود ہو سکتے تھے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کا شکریہ کیونکہ منسٹر صاحب نے اس پر معذرت کر لی ہے انہوں نے بتا دیا ہے کہ وہ میٹنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات نہیں کر رہا اس بارے میں جناب محمد بشارت راجہ فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! انہوں نے ایک important task کے لئے منسٹر صاحب سے اجازت لی ہے اور ان کی اجازت سے ہی سیکرٹری صاحب گئے ہیں اور میٹنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کا fault نہیں ہے یہاں پر ایک ایس او بیٹھا تھا وہ بھی اب اٹھ کر چلا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایس او صاحب سیکرٹری صاحب کو بلانے گئے ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان):جناب سپیکر!میں اپنے محترم بھائی سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین:جناب خلیل طاہر سندھو!آپ پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

سینئر وزیر/وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان):جناب سپیکر!ہمارے کین کمشنر صاحب یہاں پر تشریف فرماہیں اور باقی بھی ہمارے محکمے کے افسران آنے شروع ہوگئے ہیں اور آہستہ آہستہ تمام افسران پہنچ جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو:جناب سپیکر!آپ آج کے سوالات کوpending فرمادیں۔ آپ دیکھیں کہ اتنے تگڑے منسٹر صاحب ہیں لیکن ان کے سیکرٹری یہاں نہیں آرہے۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!اتنے تگڑے منسٹر صاحب کا سٹاف ان کے کہنے پر بھی نہیں آرہا۔

جناب خلیل طاہر سندھو:جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب کے ساتھpersonal نہیں ہورہا بلکہ میرا توان کے ساتھ ایک پیار کارشتہ ہے۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ سپیکر صاحب نے جو رولنگز دی ہوئی ہیں وہ میں آپ کو دے دیتاہوں وہ آپ دیکھ لیں سپیکر صاحب نے جب سیکرٹری یہاں تشریف نہیں لائے توانہوں نے اس دن کے سوالاتpending کردیئے تھے۔

جناب چیئرمین:منسٹر صاحب!ویسے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی سیکرٹری تو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا۔

سینئر وزیر/وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان):جناب سپیکر!میں نے اسی لئے اس پر کوئی بحث نہیں کی کیونکہ میں خود کہہ رہاہوں کہ جناب خلیل طاہر سندھو جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو:جناب سپیکر!ان کے محکمے کا سپیشل سیکرٹری یہاں پر آجائے۔

سینئر وزیر/وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ میرے معزز بھائی جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور میں آپ کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ سوالات کو pending فرمادیں۔ اگر آپ اجلاس چلاتے رہے تو میں بطور چیف وہپ ہاؤس میں نہیں بیٹھوں گا بلکہ ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! کیا آپ اس پر کوئی comments pass کرنا چاہتے ہیں؟ جی، اب ہم پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم واپس آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ وقفہ کے بعد

جناب چیئرمین 4 بج کر 33 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی، قانونی اور آئینی طور پر وقفہ سوالات کے دوران ہمارا پورا محکمہ یہاں پر آنے کا پابند ہے۔ میرے بھائی نے بالکل صحیح نشاندہی فرمائی ہے۔

جناب سپیکر! سیکرٹری محکمہ خوراک کے یہاں نہ پہنچنے پر میں اپنے بھائی اور پورے ایوان سے معذرت چاہتا ہوں۔ اصل میں آج 5:00 بجے وزیر اعظم کی میٹنگ ہے اور سارا محکمہ وہاں پر گیا ہوا ہے اسی وجہ سے سیکرٹری محکمہ خوراک یہاں نہیں آسکے۔

جناب سپیکر! میں یہ استدعا کروں گا کہ آپ محکمہ خوراک کے سوالات کو آج pending فرمادیں۔ یہ سوالات کسی اگلے دن take up کر لئے جائیں تاکہ اس روز سیکرٹری محکمہ خوراک اور دوسرا عملہ یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہو۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان نے کہا ہے کہ محکمہ خوراک سے متعلق آج کے سوالات pending کر لئے جائیں تو ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ وزیر خوراک نے معذرت کی ہے جبکہ ہم نہیں چاہتے کہ وہ معذرت کریں لیکن جس دن یا تاریخ کے لئے آپ یہ سوالات pending کریں گے اس روز سیکرٹری خوراک کا یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہونا لازمی ہے اگر وہ یہاں پر موجود نہیں ہوں گے تو پھر ہم بھرپور احتجاج کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ایک نشاندہی کرنی چاہتا ہوں کیونکہ معزز وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ میں نشاندہی کر دوں کہ میرے سوال کا جواب کس حد تک غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! جب آج کے سارے سوالات pending کئے جا رہے ہیں تو پھر کسی غلطی کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب سپیکر کی یہ رولنگ ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران آفیشل گیلری میں اگر متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری موجود نہیں ہوں گے تو وقفہ سوالات نہیں چل سکے گا۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور سینئر منسٹر / وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان نے بھی اس سے agree کیا ہے۔ محکمہ خوراک سے متعلق آج کے سوالات pending کئے جاتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کر لی جائے کہ وقفہ سوالات کے دوران آفیشل گیلری میں متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کا موجود ہونا ضروری ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس حوالے سے ایک یادداشت چیف سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں گے۔

رپورٹیں

(جو پیش کی گئیں)

جناب چیئرمین: وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020،
مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020،
مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں

(1) The Ravi Urban Development Authority Bill 2020 (Bill No.16 of 2020).

(2) The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020 (Bill No.17 of 2020).

(3) The Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 (Bill No.18 of 2020).

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شادی ہالز کھولنے کے حوالے سے SOPs جلد از جلد بنانے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ کے بارے میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جس کی وجہ سے پورا پنجاب suffer کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وزیر قانون بھی اس بابت آگاہ ہوں گے۔ COVID-19 کی وجہ سے سارے شادی ہالز بند ہو گئے ہیں۔ متعلقہ منسٹر

نے شادی ہالز کے نمائندگان کے ساتھ میٹنگ کی اور اس میں یہ طے پایا کہ جوSOPs دیئے جائیں گے۔اس کے مطابق پورے پنجاب کے شادی ہالز کھولے جائیں گے۔

جناب سپیکر! جیسے کہ پنجاب کے سارے کاروبار کُھل چکے ہیں اور میرے سامنے بیٹھے ہوئے میرے بہن بھائی اس بات سےaware ہوں گے کہ ہر حلقے کے اندر ایک معاشی قتل ہو رہا ہے۔ جن لوگوں کا روزگار تھا وہ نئے پاکستان میں ختم ہو گیا ہے۔اب پرانے پاکستان والوں کے شادی ہال بند ہیں تو آپ کی وساطت سے اور وزیر قانون کی وساطت سے میری گزارش ہے کہ یہ پہلے پچاس میٹنگز کر چکے ہیں اُن کا کوئی بھی حل نہیں نکلا۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ایوان میں وزیر متعلقہ نہ آئیں یا پارلیمانی سیکرٹری نہ آئیں تو یہ بات آئی گئی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ حکومت نے پچھلے چالیس دنوں میںSOP's finalize نہیں کئے تو جن شادی ہال والوں کا معاشی قتل ہو رہا ہے اُن کےSOP's بنائے جائیں۔ شادی ہال کا ایک پوراcircle ہے اُس کے اندرcooks ہیں، اُس کے اندر چوکیدار ہیں، اُس کے اندر سکیورٹی گارڈز ہیں اور جن لوگوں نے شادی ہال کرائے پر لئے ہوئے ہیں وہ سڑکوں پر آ چکے ہیں تو اس کے لئے ایوان کے اندر ایک ٹائم دیا جائے۔ ہم نے یہ پوائنٹ آف آرڈر پہلے کی طرح نہیں جانے دینا کہ حکومت سے یہاں پر سوال کیا جائے اور حکومت اُس کا جواب نہ دے۔ آپ نے اس مسئلے پر ایوان میں آج کوئی رولنگ دینی ہے کیونکہ شادی ہال والے انتہائی بے روزگار ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے وہ انتہائی پریشان ہیں۔ آپ وزیر قانون سے ہمیں کوئیtime limit لے کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائی ہے میں اُن سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ہمارے جن لوگوں کا روزگار ہی یہ تھا وہ اس مسئلہ سے متاثر ہوئے ہیں اور یہ معاملہ بارہاdiscuss بھی ہوا ہے لیکن جس طرح معزز ممبر نے ابھی خود بھی فرمایا ہمارے وزیر صنعت و تجارت اور سرمایہ کاری نے اُن کے ساتھ مذاکرات کئے تھے اور اُن مذاکرات کے

نتیجے میں اُن کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ عید الاضحیٰ کے بعد شادی ہال، ہوٹل اور ریسٹورنٹ کو کھولنے کے لئے SOP's develop کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کورونا کی وجہ سے lock down کے حوالے سے جتنے بھی decisions ہوئے تھے اُن تمام کی NCOC approval میں دی جاتی ہے اور پنجاب حکومت پہلے ہی NCOC کو بھیج چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو حل کرانے کی جلد از جلد کوشش کی جائے گی کیونکہ ہمارے بھائیوں کو جو مشکلات درپیش ہیں حکومت خود ان مشکلات سے apprise ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن مشکلات کو دُور کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ on the floor of the House اس مسئلے پر بات ہوئی ہے اگر وزیر قانون کہہ رہے ہیں تو عید الاضحیٰ کے بعد SOP's پر عملدرآمد کرا کر شادی ہال کھلوا دیں گے تو I shall be grateful.

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کی بات کو endorse کرتا ہوں اور وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر کہا کہ حکومت عید الاضحیٰ کے بعد SOP's پر عملدرآمد کرا کے شادی ہالز کو کھولنے کی پوری کوشش کرے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ banquet halls کے بزنس کی ایک پوری chain ہے کہ اس کے گرد پوری economy گھومتی ہے۔ اس میں پولٹری بھی use ہوتی ہے اور عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سوئی دھاگے سے لے کر تمام commercial activities ان کے ساتھ interlink ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ یہ ایک ایسا بزنس ہے کہ ان کی preparation کے لئے کم از کم بیس دن سے ایک مہینہ ٹائم چاہیے تو اگر حکومت عید الاضحیٰ کے بعد announce کرے گی تو شادی ہالز کا کُھلنا اور بھی late ہو جائے گا تو چونکہ کورونا کافی حد تک کم ہو گیا ہے لہٰذا حکومت شادی ہالز کو کھولنا ابھی سے announce کر دے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون نے ensure کرادیا ہے توانشاءاللہ یہ ہو جائے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کو مجھ سے بہتر پتا ہے کہ عیدالاضحیٰ کے فوراً بعد محرم کا آغاز ہو جاتا ہے تو فیصلہ کچھ بھی ہو اُس پر ultimately عملدرآمد محرم کے بعد ہی ہونا ہے تو جب وہ ٹائم آئے گا اُس وقت تک ہم decision لے لیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

مساجد میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنا اور سکیورٹی گارڈ رکھنا لازمی قرار دینے سے مسجد انتظامیہ اور عوام کو پریشانی کا سامنا

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ اور خاص طور پر وزیر قانون کی توجہ ایک اہم issue پر دلانا چاہتی ہوں کہ تمام مساجد کو متعلقہ تھانہ سے ایک نوٹیفکیشن موصول ہوا ہے جس میں تمام مساجد کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنے CCTV Cameras لگائیں اور ایک سکیورٹی گارڈ کا ہونا بھی ضروری ہے تو میری یہ درخواست ہے کہ تمام مساجد کا اپنا source of income نہیں ہوتا اور بعض مساجد ایسی ہیں جن میں صرف چندے کی بنیاد پر بڑی مشکل سے اُن کے بل ادا کئے جاتے ہیں تو اُس صورت میں سکیورٹی گارڈ رکھنا، اُس کے آلات خریدنا اور CCTV Cameras لگانا بہت ہی مہنگا پراجیکٹ ہے جس کو ہر مسجد afford نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دو روز کے اندر اندر اس پر عملدرآمد نہیں کیا جائے گا تو مساجد کو سیل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ مساجد کا بڑا sensitive matter ہے اگر کوئی مسجد یہ چیزیں afford نہیں کر سکتی اور اگر اُسے سیل کر دیا جائے گا تو یہ بدامنی اور انتشار کا باعث بنے گا۔ ریاست مدینہ میں یہ حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہئے کہ وہ مساجد اور نمازیوں کو تحفظ فراہم کرے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میری بہن نے جیسے بات کی تو یہی صورتحال ہے اور یہی سمجھا جا رہا ہے کہ یہ ایک سازش ہے۔ پہلے ہی نمازیوں کو فاصلے پر کھڑا کر دیا گیا تو اب اگر CCTV Cameras نہیں لگتے تو پھر مساجد سیل ہو جائیں گی اور اللہ کے گھر بے آباد ہو جائیں گے لہٰذا حکومت اس کے لئے خود کوئی ایسے انتظامات کرے اور عوام کو مجبور نہ کرے کہ کوئی اور ناخوشگوار واقعہ ہو جائے۔ مساجد ہر حال میں کھلی رہنی چاہئیں اور اب عیدالاضحیٰ آ رہی ہے تو اس کے لئے کوئی مثبت لائحہ عمل طے کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جس نوٹیفکیشن کو refer کیا ہے یہ نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن شہروں میں مساجد پرائیویٹ گارڈ afford نہیں کر سکتیں وہاں پر پولیس کانسٹیبلز کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے تمام امن کمیٹیوں کو ہدایت گئی تھی جہاں پر وہ afford کر سکتے ہیں وہاں پر ہو جائے گا اور جہاں پر وہ afford نہیں کر سکتے اُن کو ہماری ضلعی انتظامیہ assist کرے گی اور جیسے جناب محمد الیاس نے فرمایا کہ مساجد کو سیل کر دیا جائے گا تو قطعی طور پر یہ بات نہیں ہے۔ آج تک کوئی مسجد سیل ہوئی ہے، حکومت کسی مسجد کو سیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ misconception ہے کسی کو اس نوٹیفکیشن کا پابند نہیں بنایا جائے گا بلکہ ہم اُنہیں facilitate کرنے کی کوشش کریں گے۔

محترمہ ثانیہ کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

صحافیوں کاSOP's پر عملدر آمد کرتے ہوئے اجلاس کی کارروائی کی رپورٹنگ کی اجازت کا مطالبہ

محترمہ ثانیہ کامران: جناب سپیکر! ابھی ہم اجلاس میں آ رہے تھے تو باہر صحافی برادری احتجاج کر رہی تھی۔ فلیٹیز ہوٹل میں جب بجٹ اجلاس ہو رہا تھا تو وہاں پر limit کر دیا گیا تھا کہ دس سے زیادہ صحافی نہیں آئیں گے تو اب ہم اسمبلی بلڈنگ میں واپس آ گئے ہیں تو COVID کے حالات بھی تھوڑے بہتر ہو گئے ہیں تو اُن کی request یہ تھی کہ ہمیں بھی SOP's کو follow کرتے ہوئے اجلاس کی کارروائی کی reporting کی اجازت دی جائے تو اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اُنہیں اجلاس کی coverage کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں محترمہ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ کوئی یکطرفہ فیصلہ نہیں ہے۔ یہ فیصلہ سپیکر صاحب، حکومتی بنچوں اور نہ ہی اپوزیشن کا یکطرفہ فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات باقاعدہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوئی تھی کہ صحافی صاحبان کو کس حد تک coverage کے لئے اجازت دینی ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ لاہور پریس کلب اور ہماری پریس گیلری کے عہدیداروں کو باقاعدہ اعتماد میں لے کر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر پھر بھی کسی وقت اس فیصلہ میں تبدیلی آنی ہے تو ہم اپنے صحافی بھائیوں کو اعتماد میں لے کر انشاء اللہ فیصلہ کریں گے۔ یہ کوئی یکطرفہ فیصلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے قواعد کی معطلی کر کے قرارداد پیش کرنے کی درخواست دی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اسے بعد میں لے لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 310/20 جناب منیب الحق کی ہے۔ جی، آپ اسے پڑھیں۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے صنعتی یونٹ بند ہونے سے صنعتی کارکنان کی بے روزگاری

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے جب سے صوبہ میں لاک ڈاؤن ہوا ہے تب سے صوبہ میں مختلف فیکٹریوں، کارخانوں، ہوٹل، گھریلو صنعتی یونٹ اور دیگر چھوٹے بڑے کاروباری مراکز بند ہونے کی وجہ سے صوبہ بھر میں لاکھوں تحفظ شدہ کارکن بھی بے روزگار ہوگئے جبکہ یہ کارکن جن اداروں کی بندش کی وجہ سے بے روزگار ہوئے ہیں یہ باقاعدہ PESSI سے رجسٹرڈ ہیں اور یہ ادارہ ان کارکنوں کی تنخواہوں سے کٹوتی کردہ مختلف قسم کے فنڈز بھی وصول کرتا رہا ہے۔ اس کے باوجود PESSI نے ان کارکنوں کی کوئی مالی امداد کی ہے اور نہ ہی حکومت کی جانب سے شروع کردہ مختلف پروگرام خاص کر "احساس پروگرام" کے تحت ان کو مالی امداد ملی ہے جس کی وجہ سے لاکھوں benefited کارکن کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان کی فیملی متاثر ہو رہی ہے، بچے اور فیملی ممبر شدید اضطراب کا شکار ہیں، ان کے چولہے بند ہوگئے ہیں، ادویات تک نہیں لے سکتے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تحریک التوائے کار کے ذریعے جس مسئلہ کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزدوروں کا ایک genuine مسئلہ ہے۔ اس پر پہلے سے ہی کام ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی اس حوالے سے قائم کی تھی جس میں، میں، منسٹر انڈسٹریز اور منسٹر لیبر شامل تھے۔ اس کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا تھا اور اس میں چند ایک تجاویز سامنے آئی تھیں۔ منسٹر لیبر کو کہا گیا تھا کہ وہ باقاعدہ facts and figures لے کر آئیں تاکہ ان کی روشنی میں آگے فیصلہ کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے گزارش کروں گا کہ یہ معاملہ پہلے ہی گورنمنٹ کے علم میں ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس کمیٹی میں جو بھی فیصلہ ہو گا اس سے معزز ممبر کو بھی ہم مطلع کریں گے اور اس معزز ایوان کو بھی انشاءاللہ تعالیٰ مطلع کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی لیتے ہیں۔ مورخہ 9-جون2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد لیتے ہیں۔ یہ زیر التواء قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے وزیر خزانہ نے اس قرارداد کا جواب دینا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پہلے ایک دفعہ بزنس مکمل کر لیں اس کے بعد ہاؤس کو بے شکopen کریں کہ جن بھائیوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے وہ کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب احسان الحق، جناب محمد عبداللہ وڑائچ، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب محمد افضل کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارے ممبر جناب مہندر پال سنگھ کی بھی ایک قرارداد آئی ہوئی ہے۔ ان کا بھی اس میں نام شامل کر لیا جائے تا کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ خدیجہ عمر! اسے پیش کریں۔

شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر حادثہ میں
جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لئے دُکھ کا اظہار

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یاتریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دُکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دُکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یاتریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دُکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دُکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میری اس میں تھوڑی سی ترمیم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! ایک قرارداد پیش ہوئی ہے۔ اس میں ترمیم دینے کا ایک طریق کار ہے۔ ہمیں اس کو adopt کرنا پڑتا ہے لیکن جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ معزز ممبر اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرما دیں تو اِن کی حاضری لگ جائے گی اور اُن کی حاضری بھی لگ جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جناب مہندر پال سنگھ! آپ قرارداد کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں اس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے ہماری حکومت نے اس موقع پر لوگوں کو سروسز دی ہیں۔ اس وقوعہ میں بہت قیمتی جانوں کا زیاں ہوا وہ تو واپس نہیں آ سکتیں لیکن اس موقع پر حکومت پنجاب، حکومت پاکستان، وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، پنجاب کے اداروں اور پاکستان آرمی نے جس طرح اپنا کردار ادا کیا کہ موقع پر ایمبولینسز فوری بھیجیں۔ یہ سکھ یاتری پشاور سے آئے ہوئے تھے جب میتیں لاہور آئیں اور لاہور سے پاکستان آرمی نے سپیشل طیارہ پاکستان کی سکھ

کمیونٹی کو دیا اور میتیں پشاور پہنچائی گئیں۔ میں ان سب اقدامات پر پوری دنیا کی سکھ کمیونٹی کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور پاکستان آرمی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ سکھ برادری کی اس دکھ کی گھڑی میں شامل ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ سکھ کمیونٹی کی اس تکلیف میں ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری بہن نے بہت اچھی قرارداد پیش کی ہے۔ ہماری سکھ کمیونٹی پوری دنیا میں ہمارے سفیر ہیں۔ اس وقوعہ میں وفات پانے والوں کے لواحقین کے ساتھ حکومت جو کر رہی ہے تو بالکل ان کی زیادہ سے زیادہ مدد ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ اگر ہو سکے تو اس میں ہمارے دو مسلم بھائی بھی شہید ہوئے ہیں۔ اگر ان کو بھی اس میں شامل کر لیں تو یہ بھی بہت اچھا ہو گا کیونکہ اس میں کسی کا کوئی قصور تو نہیں تھا۔ زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ Nobody can change this میری یہی گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یاتریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دُکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دُکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ سمیرا کومل کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کا مطالبہ

محترمہ سمیرا کومل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم -/1800 سے -/2000 روپے تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم -/1800 سے -/2000 روپے تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے صرف اس پر بات کرنے کے لئے oppose کیا ہے otherwise میری بہن کی بڑی احسن تجویز ہے کہ گندم اور آٹے کا جو سرکاری ریٹ مقرر ہوا ہے اسی ریٹ پر ہی فروخت ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی ہماری کابینہ کی میٹنگ تھی جس میں یہ بات ہوئی ہے۔ اگر یہاں پر وزیر خوراک تشریف فرما ہوتے تو وہ بھی یقین دہانی کرواتے کہ گورنمنٹ انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کی پوری کوشش کر رہی ہے کہ آٹے کا جو ریٹ سرکاری طور پر مقرر کیا گیا ہے اسی پر مارکیٹ میں فروخت ہو اور انشاء اللہ ریٹس کی پابندی کروائی جائے گی۔ میں نے اس کو oppose اس لئے کیا تھا کہ میں بات کر سکوں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یقینی بنائیں گے کہ سرکاری ریٹ

پر ہی آٹا دستیاب ہو لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ میری اس یقین دہانی کے بعد محترمہ اپنی قرارداد کو press نہیں فرمائیں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جناب محمد بشارت راجہ نے assurance دی ہے اور انہوں نے یہ بھی quote کیا ہے کہ آج یہ معاملہ کابینہ میں بھی discuss ہوا ہے۔ چونکہ وزیر قانون آپ کو assurance دے رہے ہیں لہٰذا اگر آپ withdraw کرنا چاہتی ہیں تو withdraw کر لیں۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب سپیکر! آپ اس پر ووٹنگ کروا لیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر ووٹنگ کروا لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر یہ قرارداد پاس ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں نے گورنمنٹ کی طرف سے وضاحت دی ہے اور جب assurance آ جائے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم -/1800 سے -/2000 روپے تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہاں پر categorically اس بات کا اظہار کرنا اور statement دینا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ آٹے کا جو سرکاری ریٹ مقرر ہوا ہے اسی ریٹ پر فراہم ہو۔

جناب سپیکر! میں ساتھ ہی یہ استدعا کرتا ہوں کہ قرارداد کو مسترد فرمایا جائے کیونکہ already اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اب آپ ووٹنگ کروالیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر ووٹنگ ہو چکی ہے اور فیصلہ ہو گیا ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

تعلیمی اداروں میں بچوں کی ذہنی
نشوونما کے لئے سائیکالوجیکل کلاسز کے اجراء کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔"

چونکہ اس کی قرارداد مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جا سکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہماری طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی ہے وہ ہمارے حق میں ہوئی ہے اس لئے آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ آپ اس پر کوئی فیصلہ ہی نہیں سنا رہے۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! اُس پر ووٹنگ ہو چکی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اُس ووٹنگ پر فیصلہ کیا ہوا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ووٹنگ ہمارے حق میں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ میں سے رانا محمد اقبال خان سینئر ہیں اس لئے اُن کو بات کرنے دیں کیونکہ ایک وقت میں ایک ہی ممبر بات کریں گے ناں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ووٹنگ کے دوران ہمارے حق میں ممبران زیادہ تھے لیکن اب آپ کی مرضی ہے جو بھی کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ کو اس میں کچھ مشکلات پیش آ رہی ہیں تو مہربانی کر کے جب تک اس کا صحیح طرح جواب نہیں آ جاتا تب تک اس کو pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ قرارداد کا فیصلہ ان کے حق میں ہو۔ میں خود کہہ رہا ہوں اور assurance دے رہا ہوں کہ گورنمنٹ سرکاری ریٹ پر آٹے کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور یہی آپ کا مطالبہ تھا۔ اب گورنمنٹ کی assurance کے بعد کیا رہ جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر ووٹنگ ہو گئی ہے اور Chair نے decide بھی کر دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ یہ فیصلہ کر رہی ہے لیکن اُس کے بعد یہ ہوا کہ آپ نے اس قرارداد پر ووٹنگ کروا دی۔

جناب سپیکر! ووٹنگ کے دوران ہمارا مطالبہ تھا کہ گندم کی فلاں قیمت مقرر کی جائے لیکن دوسری طرف مخالفت میں کہا گیا کہ 2 ہزار روپے مقرر کی جائے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کی بات میں قطع کلامی کر رہا ہوں۔ میں نے اور وزیر قانون نے jointly آپ سے request کی ہے کہ کابینہ نے بھی آٹے کے ریٹ کے متعلق بات کی ہے اور یہاں لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے کہ آپ یہ قرارداد واپس لے لیں۔ اب جب ممبر نے واپس نہیں لی تو پھر ووٹنگ کروانی ہی تھی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ انہوں نے قرارداد کی مخالفت کی ہے۔ میں وزیر قانون کی بات نہیں بلکہ ان کے ممبران کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے ووٹنگ کے دوران مخالفت کر کے کہا ہے کہ گندم 2 ہزار روپے فی من ہی فروخت ہو گی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کابینہ میں آج decide ہو چکا ہے۔ جب ہم assurance دے رہے ہیں تو پھر ووٹنگ کس بات پر بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ چوتھی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

بصیر پور مین بازار کے ریلوے پھاٹک کی توسیع کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھاٹک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے، کئی مریض پھاٹک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھاٹک کی توسیع کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھاٹک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے، کئی مریض پھاٹک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھاٹک کی توسیع کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"بصیرپور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھاٹک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے، کئی مریض پھاٹک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھاٹک کی توسیع کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

رنگ روڈ پر روزانہ آنے جانے والے افراد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کرنے کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو -/90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہیں کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو -/90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ انتہائی اچھی قرارداد ہے لیکن اس میں تھوڑی سی تصحیح فرمالیں کیونکہ یہ گورنمنٹ آف پنجاب سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ NHA سے متعلقہ ہے۔ یہاں کہا جائے کہ یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی طرف سے ترمیم کرکے پیش کی جاتی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو -/90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہٰذا یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سعدیہ سہیل رانا out of turn اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسے کنٹرول کرنے کے پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسے کنٹرول کرنے کے پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسے کنٹرول کرنے کے پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

(اذان عصر)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں پھیلانے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"ملک بھر میں بالخصوص صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان کے مریض سب سے زیادہ ہیں اور مسلسل اضافے کے ساتھ سب سے زیادہ اموات بھی صوبہ پنجاب میں ہو رہی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چھاتی کے سرطان کی روک تھام کے لئے صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان سے بچاؤ، جانچ اور علاج کو یقینی بنایا جائے۔ مثالی بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو مرتب کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی جائے اور پنجاب حکومت اس کمیٹی کی بھرپور مدد کرے اور کمیٹی وقتاً فوقتاً اس اسمبلی کو اپنی پیش قدمی کی رپورٹ پیش کرے نیز بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں پھیلایا جائے اور بالخصوص پنجاب بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں چالیس سال سے زائد عمر کی خواتین کی میموگرافی سمیت دیگر طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ چھاتی کے سرطان سے ہونے والی اموات پر قابو پایا جاسکے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ملک بھر میں بالخصوص صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان کے مریض سب سے زیادہ ہیں اور مسلسل اضافے کے ساتھ سب سے زیادہ اموات بھی صوبہ پنجاب میں ہو رہی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چھاتی کے سرطان کی روک تھام کے لئے صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان سے بچاؤ، جانچ اور علاج کو یقینی بنایا جائے۔ مثالی بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو مرتب کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی جائے اور پنجاب حکومت اس کمیٹی کی بھرپور مدد کرے اور کمیٹی وقتاً فوقتاً اس اسمبلی کو اپنی پیش قدمی کی رپورٹ پیش کرے نیز بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں

پھیلایا جائے اور بالخصوص پنجاب بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں چالیس سال سے زائد عمر کی خواتین کی میموگرافی سمیت دیگر طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ چھاتی کے سرطان سے ہونے والی اموات پر قابو پایا جاسکے"۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش ہو گئی ہے چونکہ اس کی financial implications بھی ہیں کیونکہ پورے ملک میں ایک پروگرام کو پھیلانے کی بات ہو رہی ہے اور سہولیات پورے ملک میں دینے کی بات ہو رہی ہے تو اس کی financial implications بھی ہیں اس لئے مناسب یہ ہو گا کہ چونکہ قرارداد پیش ہو چکی ہے تو جب تک ہیلتھ منسٹر صاحبہ نہ ہوں اس کو پاس نہ کیا جائے بلکہ ان کا point of view لینے کے بعد آپ ووٹنگ کے لئے اس قرارداد کو پیش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے اور معزز ہیلتھ منسٹر کی رائے لے کر اسے پاس کیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب نورالامین وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر اعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ
سکیم دیپالپور ہیڈ سلیمانکی روڈ پر کام شروع کرنے کا مطالبہ

جناب نورالامین وٹو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم issue کی طرف دلانا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ 20۔ اپریل 2020 کو دیپالپور تشریف لے گئے جہاں پر انہوں نے دیپالپور ہیڈ سلمانکی روڈ کا باقاعدہ اعلان بھی کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی

منصوبوں کا اعلان کیا لیکن باقی منصوبوں پر کام شروع ہو چکا ہے جبکہ اس روڈ سے متعلق ابھی تک کوئی پروگراس نہیں ہوئی۔ یہ روڈنا صرف دیپالپور اور حویلی لکھا کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے بلکہ سنٹرل پنجاب کو ساؤتھ پنجاب کے ساتھ ملانے میں بھی بہت shortcut ہے اور اس وقت یہ روڈ بہت مصروف ہے۔ کل کی تاریخ میں اس سڑک کی خستہ حالی کی وجہ سے وہاں پر ڈکیتی کی چھ وارداتیں ہوئی ہیں لہٰذا وزیر اعلیٰ کی اعلان کردہ سکیم پر کام شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر مواصلات و تعمیرات!۔۔۔موجود نہیں ہیں وہ آکر انشاء اللہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

Now, the House is adjourned to meet on Wednesday the 22nd July 2020 at 2:00 P.M.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،22۔جولائی2020

(یوم الاربعاء،30۔ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تنیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 6

501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا، اس پر غوروخوض اور منظوری

مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020

ایک وزیر	مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

502

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 8 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 8 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 8 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 منظور کیا جائے۔

503

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ، 22-جولائی 2020

(یوم الاربعاء، 30-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا
خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَ
بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾

سورۃ الحج: آیات 36 اور 37

اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ مقرر کیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے فائدہ ہے تو (قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھ کر اُن پر اللہ کا نام لو۔ جب پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تا کہ تم شکر کرو (36) اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اِسی طرح اللہ نے ان کو تمہارا مسخر کر دیا ہے تا کہ اِس بات کے بدلے کہ اُس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اُسے بزرگی سے یاد کرو۔ اور (اے پیغمبر) نیکوکاروں کو خوشخبری سُنا دو (37)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے تیرا
منبر تیرا عرش بریں یا رحمت اللعالمین
تیری خموشی بھی اذاں نیندیں بھی تیری رَتجگے
تیری حیات پاک کا ہر لمحہ پیغمبر لگے
خیر البشر رُتبہ تیرا آوازِ حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعیں یا رحمت اللعالمین
پھر گڈریوں کو لعل دے جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا اس امت گمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں یا رحمت اللعالمین

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1306 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں ٹریفک سگنل کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1306: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں ٹریفک سگنلز کب، کتنے اور کس کس چوک میں لگائے گئے ان میں سے کتنے خراب ہیں نیز ان کی تنصیب پر کتنے اخراجات آئے؟

(ب) کیا مندرجہ بالا سگنلز پر عملدرآمد کے لئے ٹریفک پولیس تعینات ہے اور ٹریفک کے بہترین نظام کے لئے حکومت مزید سگنلز اس شہر میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ساہیوال شہر میں مندرجہ ذیل چوکوں میں ٹریفک سگنل لگائے گئے جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

1. مشن چوک ٹریفک سگنل مورخہ 30.04.2012 کو لگائے گئے۔ تخمینہ لاگت 2000000/- روپے ہے۔
2. ٹینکی چوک ٹریفک سگنل مورخہ 06.02.2013 کو لگائے گئے۔ تخمینہ لاگت 2000000/- روپے ہے۔

3. پاکپتن چوک، عارف والا چوک ٹریفک سگنل مورخہ 09.12.2017 کو لگائے گئے
تخمینہ لاگت -/4000000 روپے ہے۔

(ب) ٹریفک پولیس مندرجہ بالا سگنلز پر ٹریفک پولیس دو شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید برآں بجٹ کی دستیابی پر مزید ٹریفک سگنلز لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ ساہیوال شہر میں ٹریفک سگنلز کب، کتنے اور کس کس چوک میں لگائے گئے ان میں سے کتنے خراب ہیں نیز ان کی تنصیب پر کتنے اخراجات آئے تو میں بتائے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ جواب میری دانست میں اور آج کی تاریخ میں غلط ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ یہ سارے سگنلز چل رہے ہیں تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جواب کس حد تک غلط، کیوں غلط دیا گیا ہے اور آج ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جیسے ابھی آپ نے فرمایا کہ آج کا وقفہ سوالات ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت پولیس آتی ہے، ہم پولیس سے متعلقہ سوالات کے جواب دیتے ہیں، چائلڈ پروٹیکشن بیورو سے متعلق سوالات کے جواب دیتے ہیں اور ریسکیو 1122 سے متعلق جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال یہ پوچھا تھا کہ وہاں پر پولیس نے کتنے سگنلز لگائے ہیں تو یہ سگنلز لگانا پولیس کا کام نہیں ہے۔ سگنلز میونسپل کارپوریشن اتھارٹیز لگاتی ہیں، ٹیپا والے لگاتے ہیں اور ٹریفک پولیس نہیں لگاتی بلکہ یہ سگنلز ہماری لوکل اتھارٹیز لگاتی ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا اور ہم نے جواب دے دیا کہ وہاں تین سگنلز لگے تھے اور یہ جواب بھی ہم نے میونسپل کارپوریشن سے لے کر دیا ہے۔ اب رہا سوال اور یہ فرما رہے ہیں کہ کتنے سگنلز خراب ہیں تو ہماری یہاں پر ٹریفک پولیس کی ان سگنلز پر ڈیوٹی موجود ہوتی ہے اگر کوئی سگنلز خراب ہو جائے تو ٹریفک پولیس متعلقہ محکمے کو کہتی ہے کہ یہ سگنلز خراب ہے اس کو درست کرایا جائے تو کل بھی میں نے یہ ہدایت دی ہے کہ اگر ان سگنلز میں سے کوئی خراب ہے تو اس کو ٹھیک کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ کو کہا جائے اور یہ سوال ہمارے متعلقہ ہے ہی نہیں، یہ پولیس سے متعلقہ سوال ہے اور نہ ہی ٹریفک پولیس یہ سگنلز لگاتی ہے۔

جناب سپیکر: سوال کی تاریخ وصولی جواب سے پتا چلتا ہے کہ یہ سوال ایک سال پرانا ہے تقریباً 2019 کا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب محمد بشارت راجہ چونکہ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور ان کی بات اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن جو ٹریفک سگنلز نئے لگانے ہیں وہ تو میونسپل کارپوریشن یا ضلع کونسل بتائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس وقت جہاں پر پولیس تعینات ہے اور جہاں پر ٹریفک سگنلز پر پولیس ڈیوٹی دے رہی ہے تو میں ان کے متعلق یہ پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! معزز ہاؤس کو یہ غلط جواب دیا گیا ہے یہ سارے سگنلز اس وقت کارآمد نہیں ہیں، چل نہیں رہے اور پولیس وہاں پر تعینات ہے جو سگنلز چل رہے ہیں وہاں پر پولیس کبھی ڈیوٹی دیتی ہے اور کبھی نہیں دیتی تو کون اس کو دیکھے گا؟

جناب سپیکر! یہ کتاب میں تو محکمہ داخلہ کی بابت جو سوال ہے تو پنجاب اسمبلی نے اسی ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ لگایا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو سوال کا جواب اسی محکمہ داخلہ کے تحت ہی دیا گیا ہے اور یہ ٹریفک پولیس اور پولیس ڈیپارٹمنٹ بھی Interior Ministry یا محکمہ داخلہ کے under ہے تو وہاں پر نہ کوئی ڈیوٹی ہے۔ یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ساہیوال کی عوام کا اس میں کیا قصور ہے؟ وہاں پر جو سگنلز لگے ہیں ان پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی نہیں رہی اور جو خراب ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کل شام باقاعدہ میونسپل اتھارٹی کو خود یہ کہا ہے کہ اگر کوئی سگنل خراب ہے تو اس کو ٹھیک کیا جائے لیکن میری استدعا یہ ہے کہ یہ ٹریفک پولیس یا جنرل پولیس سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جناب محمد بشارت راجہ نے فون کر کے کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی سگنل خراب ہے تو اسے ٹھیک کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ قانون یہ کہتا ہے کہ ان سگنلز پر ٹریفک پولیس تعینات کرنا ڈی ایس پی ٹریفک اور ڈی پی او کے زمرے میں آتا ہے۔ میں ایک اور عرض کر دوں کہ آج میرے پاس اس کے evidences موجود ہیں، میرے پاس تصویریں ہیں، یہ جو پاکپتن والے چوک کا بتایا ہے تو یہ دو مہینے سے بند ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد وہ تصویریں بھی دے دیں ویسے کل جناب محمد بشارت راجہ نے خود بات کی ہے تو یہ ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس پر wind up کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس پر بات ہو گئی ہے اب آپ اس کو چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی طرف سے direction جائے گی تو ساہیوال کی عوام آپ کو دعا دے گی۔ آپ یہ سگنلز چالو کروا دیں۔

جناب سپیکر: وہ already جناب محمد بشارت راجہ نے کہہ دیا ہے انشاءاللہ وہ بات بھی کر لیں۔ آپ کے پاس جو ریکارڈ ہے وہ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمارا مسئلہ حل کروا دیں ہم تو جناب محمد بشارت راجہ سے بھی راضی ہیں اور آپ سے بھی راضی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ کریں گے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر میں

ملازمین کی تعداد اوران تھانوں میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***1681: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر ضلع ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ب) تھانہ ہذا میں جنوری 2018 سے 28۔ فروری 2018 تک چوری، ڈکیتی، راہزنی اور گاڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے نیز اغواء، زنا، قتل و دیگر جرائم کی کتنی آیف آئی آر درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہیں اور کتنے مفرور ہیں اور کون کون سا مال مقدمہ مسروقہ ان سے برآمد ہو چکا ہے؟

(د) کیا حکومت ان تھانہ جات میں بڑھتی ہوئی وارداتوں کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر کے ملازمین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوری 2018 سے 28۔ فروری 2018 تک تھانہ ڈیرہ رحیم میں چوری کے گیارہ مقدمات، راہزنی کے تین مقدمات، گاڑی چوری کا ایک مقدمہ درج ہوا جبکہ ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔ اغواء، زنا، قتل کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا جبکہ دیگر جرائم کے

تحت 59 مقدمات درج ہوئے۔اسی عرصہ کے دوران تھانہ کمیر میں چوری کے چار مقدمات، راہزنی کے تین مقدمات درج ہوئے جبکہ گاڑی چوری اور ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔اغواء، زنا، قتل کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا جبکہ دیگر جرائم کے تحت 51 مقدمات درج ہوئے۔

(ج) تھانہ ڈیرہ رحیم نے کل 146 ملزمان میں سے 115 ملزمان گرفتار کئے جبکہ 31 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔ گرفتار شدہ ملزمان سے مال مسروقہ مالیتی 732700 برآمد ہوا۔ تھانہ کمیر نے کل 98 ملزمان میں سے 69 ملزمان گرفتار کئے جبکہ 29 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔ گرفتار شدہ ملزمان سے مال مسروقہ مالیتی 2603000 برآمد ہوا۔

(د) جب کسی وقوعہ کی اطلاع ملتی ہے تو اسی وقت حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کی جز(الف) میں پوچھا تھا کہ تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر ضلع ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

جناب سپیکر! مجھے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ تھانہ کمیر میں مع باورچی، ڈرائیور اور ایس ایچ او کے 28 ملازمین ہیں۔ تھانہ ڈیرہ رحیم میں مع ایس ایچ او، ڈرائیور اور خانسامہ کے 44 ملازمین ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ متعلقہ تھانہ ڈیرہ رحیم میں کتنے گاؤں ہیں، تھانہ کمیر میں کتنا علاقہ ہے اور یہ نفری بالکل peanut ہے تو اس نفری کو ایس این ای کے مطابق تھانوں میں پوسٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کب تک یہ کر دیں گے تاکہ عوام کو لاء اینڈ آرڈر کے مطابق پولیس کی طرف سے protection مہیا ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے latest کل رات کو بریفنگ لی تھی اور جیسے آپ نے درست پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ یہ سوال کافی پرانا ہے تو اسے رات کو میں نے update کیا تو ڈیرہ رحیم تھانہ میں ملازمین کی تعداد 47 ہے اور تھانہ کمیر میں ملازمین کی تعداد 38 ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر تعداد اٹھائیس فرمارہے تھے تو اس کو درست فرمالیں تو۔فی الحال جو ہمیں فیلڈ سے سٹاف کی ڈیمانڈ آتی ہے تو اس کے مطابق یہ تعداد مناسب ہے لیکن اگر معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں مزید نفری کی ضرورت ہے تو ابھی نئی بھرتیاں ہو رہی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ اگر کوئی کسی جگہ پر کمی ہے تو اس کو دور کر لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ جیسے معزز وزیر موصوف نے فرمایا، اس وقت وہاں پر مزید نفری کی ضرورت ہے آپ ان دونوں تھانوں کا علاقہ نکال لیں کہ یہ کتنا بڑا علاقہ ہے۔ جیسے جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا کہ تھانہ ڈیرہ رحیم میں 47 ملازمین ہیں تو جواب میں 44 ملازمین کا لکھا تھا تو میں نے وہیں سے پڑھا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا کہ اس کی ایس این ای کے مطابق وہاں پر بالکل بڑی کم تعداد ہے اور اس تعداد کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی بہت بُری صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: اس لئے جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے کہ جونہی نئی بھرتی ہو جائے گی تو اس کمی کو دور کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات مدنظر رکھ لی ہے کہ جہاں جہاں پنجاب کے تھانوں میں نفری کی کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی کیونکہ پچھلے کئی سالوں سے نئی بھرتی نہیں ہوئی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ پورے پنجاب میں کہاں پر deficiency ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ جہاں پر ہم نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے پہلے یہ کروادیں اور یہ کنفرم کر دیں کہ یہ کب تک بھیجیں گے؟

جناب سپیکر: اس میں یہ ہے کہ جب پیچھے سے ڈیمانڈ آتی ہے تو نئی بھرتی ہوتی ہے پھر اس میں باقاعدہ تشہیر کی جاتی ہے تو اس میں ٹائم تھوڑا لگتا ہے۔وزیر قانون نے یہ on the floor of the House کہا ہے کہ جہاں جہاں بھی کمی ہے ہم پوری کر دیں گے۔انہوں نے کہا ہے کہ میں خود اس کو دیکھ رہا ہوں تو جہاں جس تھانے میں کمی ہو گی تو نئی بھرتی سے یہ مسئلہ حل ہو گا۔اگر ابھی اتنی strength ہی نہیں ہے تو لا محالہ اس پر ہی گزارہ کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میری جو سمجھ اور میرا مشاہدہ یہ ہے کہ باقی تھانوں میں نفری پوری ہے میں نے ان دو تھانوں کی specific بات کی۔پورے ضلع میں 28 تھانے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!وزیر قانون نے کہا ہے کہ جونہی نئی نفری بھرتی ہونے کے بعد آتی ہے تو وہاں ساہیوال میں جو کمی ہے جس کا آپ نے ذکر کیا وہ پوری ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!آپ اُس کا کوئی ٹائم فریم دے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!جب بھرتی ہو جائے گی آپ کو بھی پتا چل جائے گا اگر کچھ کمی رہ گئی تو آپ دوبارہ اس معاملے کو لے آنا۔جی،اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ جو بتایا گیا معزز منسٹر صاحب فرما دیں کہ دونوں تھانوں میں جو انہوں نے کہا ہے کہ اتنے ملزمان پکڑے کہ کمیر میں 98 ملزمان میں سے 69 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں یہ سارا ڈیٹا ایک ڈیڑھ مہینے کا ہے اور جو ڈیرہ رحیم میں 146 ملزمان میں سے 115 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں 31 بقایا ہیں تو جیسے آپ نے درست نوٹ فرمایا ہے کہ ایک سال ہو گیا تھا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ معزز منسٹر صاحب کیا باقی ملزمان پکڑے گئے ہیں یا وہ بھی pending ہیں اور آنے والے پانچ سالوں میں پکڑیں گے؟

جناب سپیکر: وزیر قانون!آپ کے پاس اس کی detail ہے یہ سال کی بات ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!جو ملزمان گرفتار نہیں ہوتے اُن کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جاتی ہے۔ان کیسز میں بھی جو ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اُن کو اشتہاری قرار دینے کے لئے باقاعدہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ یہ میں نے رات کو بھی چیک کیا تھا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2658 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2658: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے سرگودھا ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین برس میں سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) سرگودھا ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف و دیگر LEAs کے ساتھ مل کر مانیٹر کیا جاتا ہے اور کسی بھی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرنے والوں کے ساتھ zero tolerance رکھی جاتی ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف گزشتہ تین برس میں گیارہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور چالان داخل عدالت کروائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم سزا ہو چکا ہے جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ڈویژن ہذا میں مساجد، امام بار گاہوں، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات پر علماء کرام و دیگر مقررین کی تقاریر کو مانیٹر کیا جاتا ہے تاہم ڈویژن ہذا کے تمام SDPOs, DPOs اور SHOs کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ کسی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال ہے کیونکہ نیشنل ایکشن پلان کے بارے میں I am sure کہ اس ہاؤس میں اور آپ بھی پچھلی دفعہ نیشنل اسمبلی میں تھے تو you must be aware of this fact کہ نیشنل ایکشن پلان ہمارے ملک کے لئے کتنا ضروری تھا اور اس کو آگے لے جا کر ہمارے ملک کی سالمیت کے اوپر الحمد للہ سب نے بہت کام کیا۔

جناب سپیکر! اب یہ سوال جو میں نے کیا ہے یہ سرگودھا ڈویژن کے بارے میں تھا اب کچھ ایسی معلومات اور کچھ ایسی information's through ہمارے ووٹرز یا تحصیل لیول پر اور ڈسٹرکٹ لیول پر شکایتیں آرہی تھیں کہ جو SOPs بنائے گئے ہیں، جب آپ کی گورنمنٹ آئی تو اس میں یہ ہوتا ہے سوال کا جز (الف) ہے اُس میں جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف اور LEAs کے مل کر مانیٹر کرتے ہیں اور اس پر zero tolerance ہے بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میرا سوال یہ ہے کہ جو فیلڈ سکیورٹی سٹاف اور اُن کے متعلقہ جو وہاں پر گراؤنڈ پر کام کر رہے ہیں اُس کے بارے میں اس جُز کے اندر میری request ہے پہلی بات تو یہ بتا دیں کہ وہ سکیورٹی سٹاف specifically پولیس کے related ہے یا ہمارے آرمی کے related ہے اور ان کے SOPs اس بارے میں کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر اگر سوال ملاحظہ فرمائیں تو اس میں لکھا گیا ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت سرگودھا ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض انجام دینے

والے امام کی رجسٹریشن سے متعلق پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ رجسٹریشن پولیس نہیں کرتی، انہیں DO Industries رجسٹریشن کرتے ہیں یا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت رجسٹریشن کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود پیچھے جز(ب) میں جن جن مساجد علماء کی رجسٹریشن کی گئی ہے اُس کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں میں درخواست ہی کروں گا کہ میرا سوال نمبر 2658 ہی ہے جو میں نے جناب محمد بشارت راجہ سے پوچھا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ سوال نمبر 2659 پر چلے گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں اُس سوال کی فائل اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے میرے پاس فائل سوال نمبر 2659 کی تھی میں نے اُس کا جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر 2658 آپ سے اجازت لے کر پڑھا تھا اگر جناب محمد بشارت راجہ کے پاس اس سوال کا جواب موجود نہیں ہے تو آپ بتادیں اس سوال کو pending کر دیں اس سوال کو next time پوچھ لیں گے۔ جیسے آپ کا حکم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2659 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھاڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت
مساجد کے پیش امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2659: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت سرگودھا ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگرہاں تو سرگودھا ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

(ب) گزشتہ تین برس میں سرگودھاڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام وانصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین برسوں میں سرگودھاڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کی گئی مساجد اور مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:

نام ضلع	مساجد	مدارس
سرگودھا	39	02
میانوالی	28	08
خوشاب	39	09
بھکر	79	37
کل تعداد	185	56

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں نے توserious سوال کرنے ہیں میں300 کلومیٹر سے ہاؤس کا ٹائم ضائع کرنے نہیں آتا،I very much like to talk forward میں تو وہ بات کروں گا جو اس ہاؤس کے لئے فائدہ مند ہو گی۔ آپ حکم کریں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ نے صحیح پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اور جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگلا سوال اگر آپ کی اجازت ہو تو کر لوں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 ہے I am sure پتا نہیں ان کے پاس اس کی book ہے کہ نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا پڑھ کر آیا ہوں اُس کے اندر یہ direction دی گئی ہے کہ جو بھی علماء کرام یا جو بھی امام ہوں گے جو متعلقہ سوسائٹیز ہیں وہ اُن کا اندارج کریں گے انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ 1860 ایکٹ کے مطابق وہ رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے جو کہ میرے خیال سے غلط ہے، چلیں اگر نہیں کی جاتی تو ہمیں کوئی ایسا طریق کار بتا دیں کہ جو سوسائٹیز پنجاب میں کسی بھی جگہ پر موجود ہیں سرگودھا میں ہوں، گجرات میں ہوں، شیخوپورہ میں ہوں، سیالکوٹ میں ہوں، تو کس ترجیحات کے اوپر جو متعلقہ امام یا وہاں پر جو مدرسہ بنا ہے تو کس کے مطابق اُس کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے کیونکہ جز (الف) میں جو جواب ہے یہ غلط ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کی ہے کہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت ہی ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے اگر کوئی سوسائٹیز یا انجمن جس طرح انہوں نے بتایا ہے تو وہ بھی پہلے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت ہی رجسٹرڈ ہو گی پھر اُس کے بعد وہ علماء کی رجسٹریشن کر سکے گی یہ پولیس کے متعلقہ نہیں ہے۔ پولیس اُن سوسائٹیز کو regulate کرتی ہے اور نہ ہی علماء کرام کی رجسٹریشن کرتی ہے۔ DO industries رجسٹریشن کرتا ہے یا محکمہ سوشل ویلفیئر رجسٹریشن کرتا ہے۔

جناب سپیکر: پولیس مدرسوں کو تو deal نہیں کرتی یہ مجھے بھی پتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی آپ کو request کی ہے میں نے کہا ہے کہ اُس کے مطابق نہیں ہوتی۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ صفحہ نمبر 4 پر پہلی لائن پڑھ لیں۔ جناب محمد بشارت راجہ اپنے جواب کے ہی برخلاف جا رہے ہیں کہہ رہے ہیں اُس کے مطابق رجسٹریشن ہوتی ہے۔ جواب میں لکھا ہے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ کہہ رہے ہیں کی جاتی ہے تو جیسے آپ کا حکم ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس میں تصحیح آگئی ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کو تھوڑی سی غلط فہمی ہو رہی ہے "کی جاتی ہے" میں نے کہا ہے کہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے mention کرنے کا مقصد ہی یہ تھا اگر اس کے تحت رجسٹریشن نہ کی جاتی ہوتی تو میں اس کو کبھی mention نہ کرتا میرے پاس یہ موجود ہے۔ جو آپ کے پاس clerical mistake آگئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس جو کاپی ہے آپ کے پاس بھی سارا ہاؤس کا ریکارڈ ہو گا آپ چیک کر لیجئے گا میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! اب اس میں آپ سے درخواست یہ کرنی ہے کہ یہ انہوں powers اگر بہتری کے لئے اس کو سمجھا جائے تو اس کو add up کر لیں انہوں نے کہا کہ وہاں ایک لوکل کمیٹی بنا لیتی ہے جو آپ کے پاس بھی ہوں گی، I am sure پورے پنجاب میں ہر جگہ اسی طرح ہی ہیں تو وہ انجمنیں اُس کا طریق کار یا زائچہ یا اُس کے جو ایس او پیز بنائے ہوئے ہیں اُس کے بارے میں ہمیں تھوڑا highlight کر دیں۔ یہ issue کہ اُس کے اوپر کیا کوئی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یا کوئی پولیس کی طرف سے یا کوئی بھی army personnel کی طرف سے کوئی ایسے ہیں جو اس کو check and balance کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو general instruction ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں میں اُن کی کاپی معزز ممبر کو فراہم کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتاؤں مدرسوں کو پولیس deal کرتی ہے اور نہ ہی ہوم ڈیپارٹمنٹ deal کرتا ہے ان کو لوکل سوسائٹیز deal کرتی ہیں پھر مدرسوں کے حوالے سے جو important سلسلہ ہے اُن کے syllabus کے حوالے سے یہ علیحدہ علیحدہ بات ہے، syllabus کے لئے فیڈرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو deal کرتا ہے۔ پنجاب کا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ deal نہیں کرتا کیونکہ سارے پاکستان میں مدارس ہیں اس کے لئے فیڈرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو deal کرتا ہے اُس کے بعد کوئی نیا مدرسہ بنانا ہو تو اُس حوالے سے اپنے اپنے صوبوں میں اُس کی رجسٹریشن ہوتی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں تو بہتری کی بات کرتا ہوں پھر اگر اس کے اوپر کوئی اور کمیٹی بنا دی جائے تو بڑی اچھی لیکن آپ نے بڑا بہترین جواب دیا ہے میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2979 جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1009 محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ میں ان کے behalf پر ہوں۔ میں نے پہلے دن جب اسمبلی join کی تھی تو اس دن بھی میرا سب سے پہلا سوال beggars کے حوالے سے تھا اور میں نے یہ سوال دیا تھا کہ رائیونڈ روڈ پر ایک beggar home موجود ہے جو کہ خالی پڑا ہوا ہے اس کا آج تک کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 1009 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گداگر اور اپاہج بچوں سے بھیک منگوانے سے متعلقہ تفصیلات

*1009: **محترمہ صدیقہ صاحبداد خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں کے چوراہوں پر پیشہ ور گداگر، اپاہج اور معصوم بچوں کو نشہ آور دوا دے کر بھیک منگواتے ہیں؟

(ب) جن بچوں کی عمر سکول جانے کی ہے ان سے جو والدین سڑکوں پر بھیک منگواتے ہیں ان کو سزا دینے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے پیشہ ور گداگروں کو عزت سے پیسے کمانے کے لئے متبادل ذرائع فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اے آئی جی مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور۔

تجزیہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بھیک مانگنے والے بچوں کا تعلق پیشہ ور گداگروں کے اپنے خاندانوں سے ہوتا ہے جن کو وہ اس کام کے لئے بچپن سے ہی تربیت دینا شروع کر دیتے ہیں۔

ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب صوبے کے بہت سارے شہروں کے مختلف چوراہوں پر پیشہ ور گداگر بھیک مانگتے ہیں، ان میں کچھ اپاہج بچے بھی شامل ہیں اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر خواتین معصوم بچوں کو نشہ آور ادویات کی مدد سے سُلائے رکھتی ہیں اور اُن کی بے بسی اور لاچارگی کی آڑ میں بھیک مانگتی ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کے تحت بھیک مانگنے والے بچوں کو اپنی تحویل میں لیتا ہے۔ مزید برآں ایسے والدین جو بچوں کے حقوق کی پامالی کرتے ہیں۔ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 24 اور

مخصوص طریق کار کے تحت ایسے والدین سے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیتا ہے۔اس کے علاوہ Punjab Vagrancy Act 1958 کے تحت پولیس کی ذمہ داری ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کرے۔

(ب) اے آئی جی مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور۔

ایسے فعل کے سدّباب کے لئے The Punjab Prevention of Beggary Act, 1971 موجود ہے۔کوئی بھی ایسا فرد جو کسی بچے کا کفیل ہو اور سکول کی عمر کے بچے سے بھیک منگوائے وہ اس ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت قابل تعزیر ہے۔گزشتہ دو سالوں میں ایسے افراد کے خلاف کل 4462 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں کل 5890 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔

ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب

پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36A&36 کے تحت بچوں سے بھیک منگوانا جُرم ہے جس کی سزا پانچ سال قید اور -/100,000 جرمانہ ہے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو روزانہ کی بنیاد پر چوک چوراہوں میں ریسکیو آپریشن کرتا ہے اور دوران ریسکیو آپریشن بھیک مانگنے والے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لے کر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ میں قانونی چارہ جوئی کے لئے پیش کرتا ہے۔

(ج) اے آئی جی مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور۔

ایسے بچوں کی بحالی اور اُن کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے حکومتی ادارہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36A&36 کے تحت آج تک کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پیچھے دیکھیں تو محترمہ صدیقہ صاحبداد خان تشریف لے آئی ہیں اور یہ انہی کا سوال ہے۔ محترمہ صدیقہ صاحبداد خان! آپ کا سوال discuss ہو رہا ہے لہٰذا آپ نے جس مقصد کے لئے اسمبلی میں سوال جمع کروایا تھا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں کے چوراہوں پر پیشہ ور گداگر، اپاہج اور معصوم بچوں کو نشہ آور دوا دے کر بھیک منگواتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! وہ بھی یہی سوال کر رہی ہیں کہ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36A&36 کے تحت آج تک کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ کو یاد ہو گا بھیک مانگنے والے بچوں کے حوالے سے ہمارے دور میں چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ بنا تھا جس میں باقاعدہ چوراہوں اور مزاروں سے ایسے لوگوں کو اٹھالیا جاتا تھا اور پھر کچھ گینگ بھی ہم نے پکڑے جو کہ ان بچوں کو زبردستی بھیک مانگنے پر مجبور کرتے تھے لہٰذا یہ قانون تو already موجود ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے اگر آپ جواب ملاحظہ فرمائیں تو ہم نے چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے سے ہی جواب دیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے اس عرصے کے دوران کیا کارروائی کی؟

جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں سوال کے جز(ج) کے حوالے سے عرض کر دیتا ہوں کہ ایسے فعل کے سدّباب کے لئے The Punjab Prevention of Beggary Act, 1971 موجود ہے لہٰذا کوئی بھی ایسا فرد جو کسی بچے کا کفیل ہو اور سکول کی عمر کے بچے سے بھیک منگوائے وہ اس ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت قابل تعزیر ہے۔ اس جرم میں ہم نے 4462 مقدمات درج کئے اور 5890 ملزمان کو ہم نے اس حوالے سے گرفتار کیا ہے۔ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36A&36 کے تحت بچوں سے بھیک منگوانا جُرم ہے جس کی سزا پانچ سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو اس حوالے سے مسلسل کارروائی کرتا ہے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس حوالے سے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی پورے سال کی کارروائی آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج بھی انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج بھی یہ ادارہ آپ نے جس سوچ کے تحت قائم کیا تھا اسی سوچ کے تحت کام کر رہا ہے اور ایک فعال طریقے سے کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ ادارہ تو کام کر رہا ہے اور باقاعدہ جتنے بھی چوک یا مزار ہیں اور جہاں بھی کہیں ایسے بچوں کی اطلاع ملتی ہے یہ ادارہ فوری طور پر ایکشن میں آتا ہے اور وہاں سے بچوں کو اُٹھا کر لے جاتے ہیں اور پھر اس ایکٹ کے تحت ایک پورا طریق کار ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا ہے اور انیس مقدمات ابھی recently past میں درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ صدیقہ صاحبداد خان!

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ ان مانگنے والے بچوں کی تعداد کم ہو گئی ہے لیکن ایک اور problem ہے جس کے بارے میں، میں آپ کو بتانے کا سوچ رہی تھی وہ یہ ہے کہ نوجوان لڑکیاں منہ چھپا کر چوراہوں پر کھڑے ہو کر مانگتی ہیں اب میرا دل کرتا ہے کہ میں ان کو پیسے دوں لیکن میرے بچے کہتے ہیں کہ ان کو پیسے مت دیں ورنہ ان کو مانگنے کی عادت پڑ جائے گی۔ میرے خیال میں وہ لڑکیاں غریب ہی ہیں لیکن اب آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر ان بچیوں کے شناختی کارڈ بنے ہوئے ہیں تو ان کے لئے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کا احساس پروگرام چل رہا ہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس طرح کی بالغ لڑکیاں یا بالغ لوگ جو کہ چوک میں کھڑے ہو کر بھیک مانگتے ہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی ہوتی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر ہوتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم ان کو پکڑتے ہیں تو وہ پھر کسی بھی طریقے سے bail کروا کے باہر آ کر دوبارہ بھیک مانگنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ اس وقت موجودہ حکومت نے احساس پروگرام کے تحت جو مستحق لوگ ہیں ان کو باقاعدہ مالی امداد دی ہے لیکن اس کے باوجود جو

professionalلوگ ہیں وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے لیکن پولیس روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !وہ حکومت سے امداد بھی لے لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دوبارہ مانگنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تو پھر ایک بیماری ہے لہٰذا آپ پھر دعا کریں کہ اس بیماری کا کوئی حل نکل آئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی ایک دن ان سے اس حوالے سے گزارش کی تھی کہ اس کو aggressively لیں۔ اگر ابھی وزیر قانون کے پاس ٹائم ہے تو ابھی مال روڈ پر چلے جاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے لوگوں نے بچوں کو انجکشن لگائے ہوتے ہیں اور ان بچوں کو اپنے کاندھوں پر بٹھایا ہوتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو بہت اچھا کام کر رہی ہے لیکن پولیس ان کا اُس لیول پر ساتھ نہیں دیتی اس لئے جن کو چائلڈ پروٹیکشن والے پکڑیں ان کی رجسٹریشن کر لیں کیونکہ جن کو یہ پکڑتے ہیں وہ پھر دوبارہ اسی جگہ پر کھڑے نظر آتے ہیں تو یہ ایک بہت غلطpicture paintہوتی ہے لہٰذا ہمیں unanimouslyاس حوالے سے کچھ کر لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !میرے خیال میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے انچارج بہت اچھا کام کر رہے ہیں ان کو آپ ذرا اس حوالے سے گائیڈ کریں کہ کوئی ایسا سسٹم بنائیں کہ جن کو یہ پکڑیں ان کی باقاعدہ رجسٹریشن ہو تاکہ پھر پتا چل جائے گا کہ کون لوگ اس میں ملوث ہیں اور یہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !ڈائریکٹر چائلڈ پروٹیکشن بیورو یہاں پر موجود ہیں انہوں نے نوٹ کر لیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ ناراض ذرا کم ہوا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں، آپ سے ناراض نہیں ہو سکتے۔ آپ کی مہربانی ہے۔ سوال نمبر1682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں
پولیس تشدد سے ہلاک شدگان سے متعلقہ تفصیلات

*1682: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری2017 سے آج تک کتنے ملزم / افراد تشدد سے ہلاک ہوئے ان کے نام و پتا کی تفصیل تھانہ وار فراہم کریں؟

(ب) جن جن پولیس افسران / اہلکاران کے تشدد سے ہلاکتیں ہوئیں ان کے نام، عہدہ اور ان کے خلاف ہونے والی تادیبی کارروائی سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ضلع ساہیوال میں ملزمان / عوام الناس پر پولیس کے بہیمانہ تشدد کو روکنے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(لف) ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری2017 سے آج تک کوئی بھی ملزم / شخص تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔ تاہم تھانہ فتح شیر میں پولیس پر تشدد کا الزام لگایا گیا تھا جس پر مقدمہ نمبر18/583 مورخہ 26.12.18 بجرم 302 ت پ تھانہ فتح شیر درج ہوا جو کہ دوران تفتیش بمطابق میڈیکل رپورٹ تشدد ثابت نہ ہوا اور مقدمہ خارج ہوا جو کہ sent up ہو چکا ہے۔

(ب) Nil

(ج) ضلع ہذا میں کسی شخص پر تشدد نہ کیا جاتا ہے۔اس قسم کا وقوعہ سرزد ہونے کی صورت میں متعلقہ پولیس ملازمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ذرا سوال ملاحظہ فرمالیں یہاں پر ہمارے وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں میں نے اپنے سوال کے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری2017 سے آج تک کتنے ملزم / افراد تشدد سے ہلاک ہوئے ان کے نام وپتا کی تفصیل تھانہ وار فراہم کریں اور میں نے اپنے سوال کے جز(ب)میں پوچھا تھا کہ جن جن پولیس افسران / اہلکاران کے تشدد سے ہلاکتیں ہوئیں ان کے نام اور عہدہ سے آگاہ کریں تو مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری 2017 سے آج تک کوئی بھی ملزم / شخص تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔ تاہم تھانہ فتح شیر میں پولیس پر تشدد کا الزام لگایا گیا تھا۔ جس پر مقدمہ نمبر18 / 583مورخہ 2018-12-26 بجرم302 ت پ تھانہ فتح شیر درج ہوا جو کہ دوران تفتیش بمطابق میڈیکل رپورٹ تشدد ثابت نہ ہو سکا اور مقدمہ خارج ہو گیا اور چالان عدالت کو sent up ہو چکا ہے اور جز(ب) کے جواب میں nil لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے راہنمائی لینا چاہتا ہوں کہ میں جواب کے جز(الف)کو درست مانوں یا جز(ب) کو درست مانوں؟ ایف آئی آر میں جو ملزمان تھے ان کے نام دینے میں کیا قباحت تھی؟ کم از کم ہاؤس کو تو بتائیں کہ کون کون سے اہلکاران ذمہ داران تھے، یہ بات تو بعد کی ہے کہ وہ درست ثابت ہوا یا غلط لیکن ایف آئی آر تو درج ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کہا ہے کہ ایک مقدمے میں تشدد کا الزام لگا تھا بعد میں انکوائری ہوئی میڈیکل رپورٹ آئی اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ الزام درست ثابت نہیں ہوا۔ مقدمہ خارج ہو چکا ہے، جب مقدمہ ہی خارج ہو گیا اور کسی پر تشدد کا الزام ثابت نہیں ہوا تو میں کون سے پولیس افسر کا یہاں نام بتاؤں کہ تشدد کرنے پر ہم نے اس کے خلاف کارروائی کی

ہے۔ ہم نے اس صورت میں کارروائی کرنی تھی جب وہ guilty قرار دیا جاتا لیکن جب وہ guilty ہی قرار نہیں دیا گیا تو اس لئے nil لکھا ہے۔ ایک کیس رپورٹ ہوا تھا جو خارج کر دیا گیا اور اس میں کوئی پولیس افسر ملوث نہیں تھا اگر کوئی ملوث ہوتا تو میں نام بھی دے دیتا اور اس کے خلاف جو کارروائی ہوتی وہ بھی بتا دیتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں specific سوال پر رہنا چاہتا ہوں۔ آپ کے علم میں ہے کہ سانحہ ساہیوال میں جنہوں نے سب کے سامنے نہتے لوگوں پر گولیاں برسائیں وہ بندے بھی بے گناہ ہو گئے اور سانحہ ساہیوال manage ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کی خدمت میں دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ایف آئی آر درج ہوئی جس میں ایک بندہ تشدد سے ہلاک ہوا، اس کے گھر والوں نے احتجاج کیا روڈ بلاک کیا اور وہ لواحقین آج تک عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ رپورٹ sent to court ہو چکی ہے یہ تو ہمیشہ ایسے ہی ہوتا ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سوال دیا گیا اور اس پر جو گفتگو ہو رہی ہے یہ رہتی دنیا تک کاغذوں میں رہے گی۔

جناب سپیکر! میں تو صرف اتنا پوچھ رہا ہوں کہ ایک ایف آئی آر درج ہوئی کہ پولیس نے ایک بچے کو دوران حراست قتل کیا جس پر دفعہ 302 لگا تو ان ملزمان کے نام ایوان میں پیش کرنے میں کیا قباحت تھی؟ جب ایک ایف آئی آر درج ہو گئی تو اس کے ملزمان کے نام کیوں نہیں دیئے جا رہے چاہے بعد میں جو مرضی ہو جائے لیکن نام دینے چاہئیں۔

جناب سپیکر! محکمے نے جواب میں میری بات کو confirm کیا ہے کہ دفعہ 302 کی ایف آئی آر آئی ہے اور یہ اکلوتی ایف آئی آر ہے۔ یہ نہیں کہ دو، دس یا سو ایف آئی آرز ہیں اور لمبا کام تھا لیکن ایک ایف آئی آر کے ملزمان کا نام دینے میں کیا قباحت ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ایک ایف آئی آر درج ہوئی وہ ایف آئی آر خارج ہو گئی۔ جب ملزم ہی کوئی نہیں تو میں کس کا نام بتاؤں، جس پر الزام تھا کیا میں اس کا نام یہاں لینا شروع کر دوں؟ الزام پر تو اس طرح بات نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے دوسری بات سانحہ ساہیوال کے متعلق کی ہے - سانحہ ساہیوال کی انکوائری ہوئی، معزز ممبر کا تعلق بھی ساہیوال سے ہے اگر آپ یہ محسوس کرتے تھے کہ وہاں پر زیادتی ہوئی ہے اور وہاں پر غلط طور پر دباؤ ڈال کر کارروائی کی جا رہی ہے تو آپ کا فرض بنتا تھا کہ مدعی کو چھوڑ دیتے اور آپ سینہ چوڑا کر کے سامنے آ جاتے کہ میرے حلقے میں یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ضمیر اس لئے مطمئن ہے کہ ہم نے انکوائری کروائی، اس کے بعد پرچے دیئے، پرچوں کے بعد گرفتاریاں کیں۔ اگر صلح کر لیتے ہیں تو وہ گھر والوں کا فعل ہے لیکن گورنمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کے دور میں تو سانحہ ماڈل ٹاؤن کی انکوائری تک نہیں ہو سکی۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم شیم۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے، اب آپ چھوڑ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون نے میرا نام لے کر بات کی ہے اس لئے مجھے جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: پھر بات پولیس مقابلوں میں آ جائے گی پھر آپ کہیں گے کہ اس دور کی بات نہ کریں۔ آپ چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون نے مجھے target کیا ہے اس لئے مجھے جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگلا سوال بھی میرا ہی تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال کا نمبر نہیں بولا اس لئے اب وہ سوال گزر گیا ہے اور ہم اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے سوال کرنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کے چار سوال آ گئے ہیں اب کسی اور کو بھی کرنے دیں۔ اچھا ابھی آپ بیٹھیں وہ سوال بعد میں لے لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔ آپ کا سوال نمبر 1683 پینڈنگ کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ! آپ کا سوال نہیں لینے دے رہے تھے بڑی مشکل سے لیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2621 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کیمیکل والی ڈور کی تیاری و فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*2621: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پتنگ اڑانے والی قاتل ڈور کے بنانے کا گھناؤنا کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیمیکل والی اس ڈور کی تیاری و فروخت ایک جرم ہے؟

(ج) اگر جز (الف اور ب) کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ نے اس کے سد باب کے لئے کیا مؤثر اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ پتنگ اُڑانے والی دھاتی ڈور کا غیر قانونی کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ دھاتی دوڑ کی تیاری اور فروخت ایک جرم ہے جس کے تدارک کے لئے The Punjab Prohibition of Kite Flying Ordinance 2001 کی دفعات نمبر 3اور 4موجود ہیں۔

(ج) اب تک اس آرڈیننس کے تحت صوبہ بھر میں 2194 مقدمات درج رجسٹر ہو چکے ہیں جن میں سے 2451ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پتنگ اڑانے والی قاتل ڈور کے بنانے کا گھناؤنا کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے؟

جناب سپیکر! جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ پتنگ اڑانے والی دھاتی ڈور کا غیر قانون کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے۔ مزید یہ کہ اس کے جز(ج) میں یہ بتایا گیا کہ 2194 مقدمات درج ہوئے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ مقدمات کب سے کب تک یعنی کتنے دورانیے میں درج ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جس دن محترمہ نے سوال دیا اور وہ سوال محکمے کو دیا گیا یہ اس دن تک کے مقدمات ہیں۔ اس کے بعد کل تک کے مقدمات کی علیحدہ فہرست موجود ہے لیکن ہم نے جواب میں 2194 مقدمات لکھے تھے چونکہ جس دن جواب جمع کرایا گیا اس وقت تک 2194 مقدمات ہی درج ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: دراصل یہ مسئلہ پرانا چل رہا ہے اس لئے اس طرح ہے۔ ویسے آپ کی بات کی ایک چیز بالکل صحیح ہے کہ ساری حکومتوں میں یہ ہوتا رہا ہے۔ وزیر قانون! اس طرح کی بات ہونی چاہئے کہ جہاں یہ ڈور بنتی ہے ان بنانے والوں کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے تاکہ یہ ڈور بازار میں ہی نہ آئے چونکہ واقعی اس سے بڑے حادثے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا فرمانا بالکل درست ہے، جو یہ ڈور بناتے ہیں ان کے خلاف ہی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس وقت لاہور میں یہ کاروبار کافی حد تک کم ہو چکا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ باقی صوبوں سے یہ ڈور تیار کروا کر لاہور میں لائی جاتی ہے اور پھر اسے فروخت کیا جاتا ہے۔ ہم فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں، بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ڈور استعمال کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے سوال کے ذریعے صحیح نشاندہی کی ہے واقعی یہ ایک بہت ہی problem ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! actually آئے روز اس دھاتی ڈور کے ہاتھوں کوئی نہ کوئی اندھا قتل ہوتا ہے کبھی کوئی بچہ اور کبھی کوئی جوان قتل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سوال پوچھنے کا میرا مقصد یہی ہے کہ یہاں بتایا گیا ہے کہ فروخت کرنے والے 2194 لوگوں کے خلاف مقدمات ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو ڈور تیار ہو رہی ہوتی ہے اسے روکنے کے لئے ہم نے کیا حکمت عملی اپنائی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وزیر قانون نے وہی کہا ہے کہ یہاں پنجاب میں ان کے خلاف ایکشن ہوتا ہے لیکن جب تک باقی صوبے مثال کے طور پر اگر کوئی سندھ سے تیار کر کے ادھر لائے گا تو اس کا تو پتا نہیں چلتا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ہم نے اپنے گھر پنجاب کو اس سے محفوظ رکھنا ہے تو اس پر بھی ہمیں مل بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ جب دوسرے صوبوں سے ہمارے صوبے میں یہ ڈور آتی ہے تو اسے روکنے میں بھی تو ہم بے بس نہیں ہو سکتے اور ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہی چاہتی ہوں کہ اس کے سدّباب کے لئے، اس کی ترسیل روکنے کے لئے کوئی حکمت عملی اپنائی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وزیر قانون یہی بات باور کرائی گئی ہے، آپ کی نشاندہی صحیح ہے اور انشاءاللہ اس پر عمل ہو گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2628 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سی آئی اے پولیس ملازمین
کی تعداد اور بجٹ 19-2018 میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2628: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد سی آئی اے پولیس میں کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں؟

(ب) سی آئی اے فیصل آباد میں کانسٹیبل، اے ایس آئی، سب انسپکٹر اور انسپکٹر جو یہاں پر تعینات ہیں کے ناموں کی تفصیل مع عہدہ بتائیں؟

(ج) کتنے ملازمین عرصہ دراز سے فیصل آباد سی آئی اے ونگ میں کام کر رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) سی آئی اے فیصل آباد کے مالی سال 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) انسپکٹرز دو(BS-16)، سب انسپکٹرز چار(BS-14)،
اسسٹنٹ سب انسپکٹرز دس(BS-11)،
ہیڈ کانسٹیبلز دس(BS-9)، کانسٹیبلز 37(BS-7)

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دو کانسٹیبلز 2014 سے بطور کمپیوٹر آپریٹر اور انتھر وکلرک تعینات ہیں ان کے علاوہ کوئی بھی ملازم عرصہ دراز سے تعینات نہ ہے یہ دونوں ملازمان ٹیکنیکل اور شناخت کے کام میں ماہر ہیں اس وجہ سے ان کو تبدیل نہیں کیا گیا۔

(د) چار ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی چل رہی ہے۔
سب انسپکٹر محمد افضل / 22F(BS-14)، اے ایس آئی فہد علی / 535F ((BS-11)
ہیڈ کانسٹیبل اصغر علی HC/ 20(BPS-09) کانسٹیبل عنصر الطاف / 6371C(BPS-07)

(ہ) سی آئی اے فیصل آباد علیحدہ فورس نہ ہے بلکہ سی آئی اے فیصل آباد ڈسٹرکٹ پولیس فیصل آباد کا حصہ ہے جس کے لئے علیحدہ بجٹ مختص نہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جواب میں گریڈ16 کے انسپکٹر کی تعداد دو بتائی گئی ہے۔ کیا ان انسپکٹرز کی سی آئی اے میں تعیناتی کسی مخصوص عرصہ کے لئے کی جاتی ہے یا عرصہ کا تعین نہیں کیا جاتا اور جب ان کے خلاف کوئی درخواست آتی ہے تو پھر ان کو تبدیل کیا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کوشش یہ کی جاتی ہے کہ ان کی سی آئی اے میں تعیناتی کے لئے مدت ملازمت کے عرصہ کا تعین کر لیا جائے لیکن پولیس میں عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ان کا tenure مکمل ہونے سے پہلے ہی ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔ ٹرانسفر کے سلسلے میں کوئی ایسا hard and fast rule نہیں ہے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی شکایت آتی ہے تو وہ تعیناتی کے فوراً بعد بھی ٹرانسفر ہو سکتا ہے اور

اگر کوئی اچھا کام کر رہا ہے تو زیادہ عرصہ کے لئے بھی تعینات رہ سکتا ہے۔ بہرحال اس میں کوئی hard and fast rule نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے اور میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن فیصل آباد میں issue یہ ہے کہ جو ملازمین سی آئی اے میں تعینات ہوتے ہیں وہ صرف دس دن کے لئے اپنی ٹرانسفر کسی اور جگہ کروا لیتے ہیں اور پھر واپس سی آئی اے میں آ جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی تعینات کی تاریخ نئے سرے سے شروع ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ عرصہ سی آئی اے میں ہی تعینات رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے متعلقہ CPO/RPO سے بات کرنے کی ضرورت ہے کہ جو لوگ بار بار سی آئی اے میں تعینات ہوتے ہیں ان کو روکا جائے کیونکہ جو لوگ سی آئی اے میں تعینات ہوتے ہیں وہ شہر کے ہر علاقے میں جا کر منتھلی اکٹھی کرتے ہیں، وہ ہر علاقے میں جا کر raid کرتے ہیں اور لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش ہے کہ جو لوگ صرف دس دن کے لئے سی آئی اے سے باہر ٹرانسفر ہوتے ہیں اور دس دن بعد دوبارہ واپس سی آئی اے میں آ جاتے ہیں ایسے لوگوں کا کوئی سدّباب کیا جائے اور ان کو اس عمل سے روکا جائے۔ پولیس ملازمین ایک ضلع یا صوبہ پنجاب کے لئے بھرتی ہوئے ہیں اور انہوں نے ایک ضلع یا صوبہ میں نوکری کرنی ہوتی ہے نہ کہ انہوں نے صرف سی آئی اے میں نوکری کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ اچھی تجویز ہے لیکن فی الحال کوئی بھی انسپکٹر طویل عرصہ سے سی آئی اے فیصل آباد میں تعینات نہیں ہے۔ صرف دو ملازمین ایسے ہیں کہ جن کا تعلق field سٹاف سے نہیں بلکہ ٹیکنیکل سٹاف سے ہے وہ کافی عرصہ سے وہاں پر تعینات ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجویز بڑی مثبت ہے اور اس کی روشنی میں محکمہ کو ہدایت کی جائے گی کہ جو لوگ مختصر عرصہ کے لئے، tenure break کرنے کے لئے ٹرانسفر ہوتے ہیں انہیں discourage کیا جائے اور اس trend کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ ! یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس کو as a parking lot استعمال نہ کریں کہ کچھ دن لئے سی آئی اے سے ٹرانسفر ہوئے اور واپس پھر وہیں پر آ گئے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2629 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں تھانہ جات، چوکیاں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***2629: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں کون کون سی فورس امن عامہ کے لئے تعینات ہیں ان میں ملازمین کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(د) ان کے پاس کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں؟

(ہ) ان کو کیا کیا سہولیات حکومت فراہم کرتی ہے؟

(و) فیصل آباد شہر میں پچھلے چھ ماہ میں جرائم کی شرح کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کل 41 تھانہ جات اور 45 چوکیاں ہیں جبکہ 3105 ملازمین فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں ذیل فورس امن عامہ کے لئے تعینات ہیں۔

1۔ پنجاب پولیس 2۔ ایلیٹ فورس 3۔ ڈولفن فورس

عہدہ اور گریڈ وار تفصیل:

انسپکٹرز=(BS-16) 50، سب انسپکٹر=(BS-14)365،

اسسٹنٹ سب انسپکٹر=(BS-11) 721، ہیڈ کانسٹیبل=(BS-09)894،

کانسٹیبلز=(BS-07)5582

(ج)	انسپکٹرز(BS-16)	=	4499100
	سب انسپکٹرز(BS-14)	=	26598312
	اسسٹنٹ سب انسپکٹرز(BS-11)	=	41024900
	ہیڈ کانسٹیبل(BS-09)	=	46277910
	کانسٹیبلز(BS-07)	=	266328384

(د) کل گاڑیاں= 106، کل موٹر سائیکلز= 306

(ہ) ان کو درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1. گشت کے لئے سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل فراہم کئے گئے ہیں۔
2. کمیونیکیشن کے لئے وائرلیس سیٹ فراہم کئے گئے ہیں۔
3. ملازمان اور افسران کے علاج معالجہ کے لئے سرکاری ہسپتال پولیس لائن میں ہے۔
4. ملازمان اور افسران کی رہائش کے لئے سرکاری کوارٹر ہیں۔

(و) فیصل آباد شہر میں پچھلے چھ ماہ میں جرائم کی شرح کی تفصیل مقابلتاً کرائم سال 2018-19،01-01-2018/19تا30-06-2018/19

ہیڈز	سال2019	سال2018	فیصد
کل کرائم	19928	16539	20فیصد+
قتل	147	161	09فیصد-
اقدام قتل	201	167	20فیصد+
ڈکیتی	52	21	148فیصد+
راہزنی	965	638	51فیصد+
وہیکل چوری	672	607	11فیصد+

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ فیصل آباد شہر میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کل 41 تھانہ جات ہیں۔ ان میں سے کچھ تھانہ جات زیر تعمیر ہیں اور پچھلے دو سال سے ان کو پیسے نہیں دیئے جا رہے۔ یہ ongoing schemes ہیں۔ کیا وزیر قانون ان تھانہ جات کی عمارتوں کو مکمل کرنے کے لئے فنڈ release کرنے کی کوئی یقین دہانی کرواتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک تصحیح کر دوں کہ فیصل آباد میں اس وقت 41 نہیں بلکہ 42 تھانہ جات ہیں کیونکہ اس دوران ایک مزید تھانہ بن گیا تھا۔ پنجاب میں تقریباً ایک سو سے زائد ایسے تھانے تھے جو کہ زیر تعمیر تھے اور ان کی تعمیر مکمل نہیں کی جارہی تھی۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ موجودہ حکومت نے ان تھانہ جات کی عمارتوں کو مکمل کرنے کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔ جن تھانہ جات کی عمارتیں نامکمل ہیں ان کو مکمل کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور بہت جلد انشاءاللہ تعالیٰ یہ عمارتیں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جواب دیا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں امن عامہ کے لئے پنجاب پولیس، ایلیٹ فورس اور ڈولفن فورس تعینات ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ ڈولفن فورس والے گاڑیوں کو روکتے ہیں۔ پہلے وہ مجرموں کی نشاندہی کرتے تھے اور پولیس کی presence بتاتے تھے۔ یہاں تک تو چلیں ٹھیک ہے لیکن اب ڈولفن فورس والے لوگوں کو گاڑیوں سے باہر نکال کر چیک کرتے ہیں اور اگر گاڑی میں کوئی خاتون بیٹھی ہوئی ہے تو اس کا بھی کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ فیصل آباد میں ڈولفن فورس کے حوالے سے CPO کے پاس کافی زیادہ شکایات on record موجود ہیں۔ ڈولفن فورس نے موبائل گشت کرنا ہوتا ہے یا کسی مجرم کا پیچھا کرنا ہوتا ہے۔ کیا وزیر قانون کوئی ایسا میکنزم بنانا چاہتے ہیں کہ ڈولفن فورس وہی کام کرے جو کہ اس کی ذمہ داری ہے؟ ان سے ڈسٹرکٹ پولیس یا تھانہ کی پولیس کا کام نہ لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کا فرمانا درست ہے کہ ڈولفن فورس جس مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے اسے اسی کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔ یہ شکایت واقعی آتی ہے کہ ڈولفن فورس ویسے ہی عام شہریوں کو چیک کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اس سلسلے میں ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ فیصل آباد پولیس کو بالخصوص لکھا جائے گا کہ وہ اس سلسلے میں ڈولفن فورس کے لئے SOPs develop کریں اور جو کام ان کو تفویض کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ دوسرا کام نہ کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جب ڈولفن فورس بنائی گئی تھی تو کیا پہلے ان کی کوئی ٹریننگ ہوئی تھی؟ جیسے ہم نے پٹرولنگ پوسٹیں بنائی ہیں تو ان کی پہلے selection ہوئی اور پھر ان ملازمین کی باقاعدہ ٹریننگ کروائی گئی تھی اور انہیں اپنے کام کا بخوبی علم تھا۔ کیا ڈولفن فورس کی کوئی باقاعدہ ٹریننگ ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دہشت گردی کو combat کرنے کے لئے ان کی ٹریننگ کروائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! کتنے پیریڈ کے لئے ان کی ٹریننگ کروائی گئی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ڈولفن فورس کے جوانوں کو 9 ماہ کی ٹریننگ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! کیا انہوں نے وردیاں پہلے پہن لی تھیں اور ان کی ٹریننگ بعد میں ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے بلکہ پہلے ان کی ٹریننگ ہوئی ہے اور وردیاں بعد میں دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ہم SOPs پر عملدرآمد کروانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ان کو اتنے heavy موٹر سائیکل دے دیئے گئے ہیں کہ وہ ملزم سے آگے نکل جاتے ہیں اور اب ان میں سے زیادہ تر موٹر سائیکل کباڑ خانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو جو وردی دی گئی ہے وہ تو سردی میں بھی نہیں پہن سکتے کیونکہ یہاں ہمارے ہاں برف نہیں پڑتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف یہی عرض کروں گا کہ ڈولفن فورس قائم کرنے کا فیصلہ جس حکومت نے کیا تھا اب وہ نہیں ہے۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ ڈولفن فورس کی اصلاح کی جائے۔

جناب سپیکر: جی ہاں! بالکل۔ آپ اس ڈولفن فورس کی اصلاح کر لیں۔ اسے ختم نہ کریں بلکہ اس کی اصلاح کر لیں۔ جس طرح مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ٹریف وارڈن کا بیڑا غرق کر دیا تھا اس طرح نہ کیا جائے بلکہ ان میں بہتری لائی جائے اور ان کا جو کام ہے یہ وہی کریں۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2642 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں نفرت آمیز تقاریر
کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2642: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے راولپنڈی ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت آمیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین برس میں راولپنڈی ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) راولپنڈی ڈویژن کے اضلاع، تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی میں ضلع کی سطح پر CPO اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے دفاتر میں وقتاً فوقتاً ضلع امن کمیٹی کے اجلاس منعقد کرائے جاتے ہیں جس میں فقہ جعفریہ اور فقہ حنفیہ کے علماء کرام شرکت کرتے ہیں جنہوں نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے ہم خود نفرت آمیز تقاریر کریں گے اور نہ ہی کسی عالم یا ذاکر کو دعوت دیں گے جو نفرت آمیز تقاریر کرتا ہو نیز ایسے علماء کرام جو کہ ماضی میں نفرت آمیز تقاریر کے مرتکب ہوتے

رہے ہیں ان پر ضلع بندی کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ضلع راولپنڈی کے امام بار گاہوں کے متولی حضرات اور جلوسوں کے بانی حضرات نے ضابطہ اخلاق کی مکمل پاسداری کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع ہذا کے تمام SDPO صاحبان اور SHOs صاحبان اور سکیورٹی سٹاف کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ جات میں کڑی نگرانی جاری رکھیں اور اگر کوئی شخص نفرت آمیز تقاریر میں ملوث پایا جائے یا کوئی درخواست /رپورٹ موصول ہو تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا کے تمام SDPOs اور SHOs کو سخت ہدایات جاری کیں کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت اپنے علاقہ میں عملداری کو یقینی بنائیں نیز اگر کوئی بھی شخص نفرت آمیز تقریر کا مرتکب ہو تو فوری اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اس ضمن میں بالکل بھی نرمی نہ برتی جائے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع ہذا کے تمام SDPOs/DSP صاحبان و SHOs صاحبان و فیلڈ سکیورٹی سٹاف کو سخت ہدایات جاری کی گئیں ہیں کہ وہ کڑی نگرانی جاری رکھیں ۔ اگر اس قسم کی کوئی درخواست / رپورٹ موصول ہو تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائیں۔

(ب) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

نفرت آمیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین برس میں راولپنڈی ضلع میں ایک مقدمہ درج رجسٹر کر کے ایک کس ملزم کو پابند سلاسل کرایا گیا ہے جس کو عدالت مجاز سے جرمانہ کی سزا دلوائی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع ہذا میں گزشتہ تین برس میں ایک مقدمہ درج ہوا جس مقدمہ میں ایک شخص گرفتار ہوا اور مورخہ 28.02.2019 کو سزا ہوا۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کرنے پر کل دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس میں دو ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے پابند سلاسل کروایا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع ہذا میں نفرت آمیز تقاریر کے بابت کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ج) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

راولپنڈی ضلع میں تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے SDPOs اور SHOs نے اپنے اپنے علاقہ میں امن و مصالحتی کمیٹیوں کے اجلاس منعقد کروائے اور ضابطہ اخلاق کی مکمل پاسداری کی مکمل یقین دہانی کروائی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع ہذا کے تمام SDPO صاحبان اور SHOs صاحبان اور سکیورٹی سٹاف کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ جات میں کڑی نگرانی جاری رکھیں اور اگر کوئی شخص نفرت آمیز تقاریر میں ملوث پایا جائے یا کوئی درخواست / رپورٹ موصول ہو تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں شہری اور دیہی امن کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جس میں علماء کرام اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں جن کے ساتھ میٹنگز عمل میں لا کر نیشنل ایکشن پلان پر عمل داری کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع ہذا کے تمام SDPOs/ DSP اور SHOs صاحبان و فیلڈ سکیورٹی سٹاف کو سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ کڑی نگرانی جاری رکھیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں محکمہ اور وزیر قانون کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت تفصیلی جواب دیا ہے۔ میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر!سوال نمبر 2643 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیاجائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیاجاتاہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں
نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

***2643: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں گزشتہ چار برس میں کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف راولپنڈی ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) **سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:**

بمطابق ریکارڈ نیشنل ایکشن پلان کے تحت درج شدہ مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

1. پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن آرڈیننس2015 کے تحت 343 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں سے 357 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 190 ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔
2. نفرت آمیز مواد (295 تا C-298 ت پ، سیکشن W ATA- 11&9) کے تحت 19 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں سے 18 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

3. پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس 1960(ترمیم شدہ 2015)کے تحت 28 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 93ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 24ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

4. پنجاب کرایہ داری آرڈیننس 2015 کے تحت 3040مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 4886ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 2292ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

5. پنجاب وال چاکنگ آرڈیننس 2015 کے تحت 520 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 485ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 302ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

6. پنجاب اسلحہ آرڈیننس 1965(ترمیم شدہ 2015)کے تحت 7569 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 7581 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 1620 ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

7. پنجاب سکیورٹی آرڈیننس 2015 کے تحت 825 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 810 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 501 ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع اٹک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 تا آج تک کُل 3688 مقدمات درج ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 2541 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال۔

ضلع چکوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.15 سے آج تک کُل 2391 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 تا آج تک کُل 7407 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع اٹک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 سے آج تک کُل 4061افراد گرفتار کئے گئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 2541 مقدمات درج رجسٹر ہوئے، جس میں 3570 ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع چکوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.15 سے آج تک کُل 2524 افراد گرفتار کئے گئے۔

(ج) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 سے آج تک کُل 4929 ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع اٹک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 سے آج تک کُل 1530 ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 2750 ملزمان کو متعلقہ عدالت ہائے نے سزائیں دی ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع چکوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.15 سے آج تک کُل 2002 ملزمان کو سزائیں سنائی گئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔اگلا سوال نمبر2650 جناب منان خان کا ہے۔ان کی طرف سے requestآئی ہے کہ میرے سوال کوpending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2651 بھی جناب منان خان کا ہے۔ان کی طرف سےrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں جرائم کی روک تھام کے لئے

تھانوں میں مخبری کا نظام رائج کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2979: **جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں جرائم کی روک تھام کے لئے ہمہ وقت کوششوں کی ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل / تھانہ کی سطح پر مخبری کا نظام اہم کردار کرتا رہا ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس نظام کو فالو کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اہل علاقہ سے باکردار افراد کی اعزازی خدمات حاصل کرنا چاہتی ہے جو جرائم کے واقعات کے حتی المقدور خاتمے میں ممد و معاون ثابت ہوں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ملتان ریجن میں جرائم کی روک تھام کے لئے ناکہ بندی اور گشت سسٹم کو مؤثر کیا گیا ہے۔ اہم مقامات پر نصب سی سی ٹی وی کیمروں سے چیکنگ کی جاتی ہے منشیات کے مکروہ دھندہ کو ختم کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سیل NIU تشکیل دیا گیا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان پر سختی سے عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ جرائم پیشہ افراد اور انتہا پسندوں کے خلاف ٹھوس معلومات حاصل ہونے پر قانون کے مطابق بروقت کارروائی کی جاتی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور:

جرائم کی روک کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ افراد روز نئے نئے ہتھکنڈے استعمال کرکے جرائم کرتے ہیں جن کی بیخ کنی کے لئے جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا جارہا ہے اور ایسے جرائم کی روک تھام کے لئے مزید کوشش کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن لاہور:

جی ہاں! یہ درست ہے کہ جرائم کی روک تھام کی ہمہ وقت کوششوں کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں ڈویژن ہذا کی سطح پر خصوصی اقدامات کئے جارہے ہیں سنیپ چیکنگ گشت کے نظام کو مؤثر بنایا جارہا ہے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن لاہور:

بروئے رپورٹ All SDPOs ڈویژن ہذا یہ درست ہے کہ صوبے میں جرائم کے خاتمے کے لئے ہمہ وقت کوششوں کی ضرورت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن لاہور:

انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن میں کرائم کنٹرول کرنے کے لئے تھانہ کی سطح پر ہر دور میں کوشش جاری رہی ہیں اور پولیس کرائم کنٹرول کرنے کے لئے ہمہ وقت متحرک رہتی ہے پٹرولنگ، ناکہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ وغیرہ مفید انفارمیشن کے ذریعے جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

جی ہاں!

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع کے داخلی وخارجی راستوں پر سیف سٹی کیمرے لگائے جارہے ہیں اس سلسلہ میں تمام محافظ گشت اور ڈولفن فورس کی گشت بھی بڑھائی گئی ہے مزید تھانہ جات کے علاقہ میں وقتاً فوقتاً ہمراہ ایجنسیز سرچ آپریشن اور سنیپ چیکنگ بھی عمل میں لائی جاتی ہے نیز PFSA اور موبائل لیبارٹری کی مدد سے اور اقدامات بالا سے جرائم کی روک تھام میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں جرائم کی روک تھام کے لئے سپیشل محافظ اسکواڈ تشکیل دیا گیا جس کا کنٹرول روم ریسکیو 15 جہلم پر بنایا گیا ہے جہاں پر اطلاع وقوعہ ملتے ہی فوری طور پر رسپانس کیا جاتا ہے جس سے ملزمان کو گرفتار کرنے میں بھرپور مدد ملتی ہے۔ نیز پٹرولنگ سسٹم سے مانیٹر کیا جارہا ہے مزید برآں ضلع میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت ضلع میں اہم مقامات پر CCTV کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ مانیٹرنگ کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ لاہور:

جی ہاں!

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر لاہور:

پولیس کرائم کنٹرول کرنے کے لئے ہمہ وقت متحرک رہتی ہے پٹرولنگ ناکہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ وغیرہ مفید انفارمیشن کے ذریعے جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی کی جارہی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب:

جی ہاں جرائم کی روک تھام کے لئے پولیس ہمہ وقت چوکس وچوکند رہنے کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں اجتماعی شعور اُجاگر کرنے کے لئے حکومتی سطح پر جدید تقاضوں سے ہم آہنگ پالیسی سازی کی جاناضروری ہے۔

گوجرانوالہ ریجن:

جرائم کی روک تھام کے لئے گوجرانوالہ پولیس24 گھنٹے ہمہ وقت ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہے لہٰذا یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ جرائم کی روک تھام کے لئے ہمہ وقت کوشش کی ضرورت ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

جرائم کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوششیں کی جارہی ہیں اس سلسلہ میں ضلع چکوال میں پولیس کے روایتی اور ماڈرن دونوں طریقوں سے استفادہ کیا جارہاہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

جی، درست ہے

سٹی پولیس افسر فیصل آباد:

ضلع ہذا میں جرائم پر قابو پانے کے لئے ہمہ وقت کوشش کی جارہی ہے جس کی بابت پولیس افسران سے وقتاً فوقتاً کرائم میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں پولیس افسران کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور مؤثر پالیسیاں بنائی جاتی ہیں جس سے جرائم پر قابو پایا جاسکے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ:

سال2019 میں جرائم پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہاہے اور روک تھام کے لئے محکمہ پولیس میں اصلاحات کی جارہی ہیں۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن لاہور:

جرائم کے انسداد کے لئے مخبری کا نظام اہم کردار کرتا رہا ہے اس نظام کے ڈویژن کے تھانہ جات میں استفادہ کیا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن لاہور:

مؤثر پٹرولنگ اور عوام الناس کی معاونت سے جرائم پر کافی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے، عوام الناس کا تعاون بھی ضروری ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن لاہور:

تھانہ کی سطح پر پولیس مخبران کی مدد سے جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی کرواکر گرفتار کرتی ہے جس سے جرائم میں کمی واقع ہو رہی ہے پولیس اپناsource استعمال کرتے ہوئے کرائم کنٹرول کرتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

مطابقSOP عملدرآمد کیا جائے گا۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

جی ہاں!

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر لاہور:

تھانہ کی سطح پر پولیس مخبران کی مدد سے جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی کرواکر گرفتار کرتی ہے جس سے جرائم میں کمی واقع ہو رہی ہے، پولیس اپناsource استعمال کرتے ہوئے کرائم کنٹرول کرتی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب:

انسداد جرائم کے لئے مخبری کا نظام کام کر رہا ہے جس میں مقامی افراد جرائم پیشہ افراد کے متعلق معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

گوجرانوالہ ریجن:

کسی بھی جرم / وقوعہ کو ٹریس کرنے میں مخبری کا نظام نمایاں حد تک کارگر ثابت ہو سکتا ہے اکثر پیشتر جرائم کی روک تھام اور مجرموں کو ٹریس کرنے میں مخبر خاص مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ اس نظام کو فالو کرنا مناسب ہے۔

گوجرانوالہ ریجن:

جرائم کے انسداداور جرائم پیشہ عناصر کی گرفتاری کے لئے مخبری کا کردار متاثر کن ہے جس پر یکسو کرنے کے لئے عملدرآمد ہو رہا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

مخبری جرائم کا سراغ لگانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے جو اس ضمن میں ضلع ہذا میں DFC کو متحرک کیا گیا، جن سے خاطر خواہ معلومات حاصل کی جا کر ان پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

جرائم کے خاتمہ کے لئے یونین کونسل کی سطح پر عوام الناس میں سیمینار منعقد کرائے جارہے ہیں اور افسران پولیس جرائم کے خاتمہ کے لئے محلوں، یونین کونسلز اور اہم مقامات پر اپنے اپنے مخبر مامور کرتے ہیں جن سے مفید معلومات حاصل کر کے کارروائی کی جاتی ہے اس طرح ٹھکیری پہرہ کے نظام پر بھی روزمرہ کی بنیاد پر فالو اپ کیا جارہا ہے۔ پولیس عوامی نمائندوں کے ساتھ مل کر جرائم کے خاتمہ کے لئے مصروف عمل ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

ضلع ہذا کی پولیس کی طرف سے جملہ فیلڈ افسران اس نظام پر عملدرآمد کر رہے ہیں جو کہ مخبر علاقہ تھانہ میں کسی بھی جرم کی اطلاع جو کہ منظر عام پر نہ آئی ہو کی بابت متعلقہ تھانہ افسران کو اطلاع دیتے ہیں جس سے پولیس کو جرائم کی روک تھام میں مدد حاصل ہے۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

جی ہاں!

ریجنل پولیس آفیسر ملتان:

جرائم کی بیخ کنی /روک تھام کے لئے مخبری کا نظام اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ملتان ریجن میں تھانہ کی سطح پر مخبر مامور ہیں جن سے وقتاً فوقتاً جرائم میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور:
ریجن ہذا میں جرائم کی روک تھام کے لئے یونین کونسل / تھانہ کی سطح پر مخبری کا نظام اہم کردار ادا کر رہا ہے جس کی وجہ سے جرائم پیشہ افراد کو پکڑنے اور جرائم کی روک تھام میں مدد ملتی ہے اور بمطابق قانون شہادت مخبر کو قانونی تحفظ بھی حاصل ہے۔
ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ:
جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن لاہور:
جرائم کے انسداد کے لئے اہل علاقہ سے باکردار افراد کی اعزازی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں جو جرائم کے خاتمے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن لاہور:
اس بارے میں صوبائی گورنمنٹ ہی بہتر فیصلہ کر سکتی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن لاہور:
متعلقہ نہ ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:
N/A
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:
جی، ہاں! حکومتی سطح پر اہل علاقہ سے باکردار لوگوں پر مشتمل مصالحتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو پولیس کے ساتھ مل کر جرائم کی کمی میں کافی مثبت کردار ادا کرتی ہیں
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر لاہور:
متعلقہ نہ ہے۔
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب:
جرائم انسداد کے لئے کیمونٹی پالیسی پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔اہم متعلق حکومت کی طرف سے مزید ہدایات موصول ہونے پر من وعن عملدرآمد کیا جائے گا۔
گوجرانوالہ ریجن:
تھانہ جات میں مخبری اور معلومات کے حصول کا مربوط نظام قائم ہے مزید تھانہ / سرکل کی سطح پر پولیس عوام رابطہ کے لئے امن کمیٹی، مصالحتی کمیٹی، اور تاجر کمیٹوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے یہ تمام کمیٹیاں عوام الناس سے بہتر شہرت اور کردار کے حامل افراد پر مشتمل ہے

یہ کمیٹیاں ایک طرف تو انسداد جرائم میں معاون ہیں اور دوسری طرف امن و امان کو قائم رکھنے میں مددگار ہیں۔

گوجرانوالہ ریجن:

عوام کے تعاون سے ہی پولیس جرائم پر قابو پا سکتی ہے عوام اور پولیس مل کر ہی جرائم پیشہ عناصر کا خاتمہ کر سکتے ہے اگر حکومت علاقہ کے باکردار افراد کی اعزازی خدمات حاصل کرے تو مزید بہتری آسکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

تھانہ کی سطح پر باکردار لوگوں کی مصالحتی کمیٹی بنائی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

جرائم کے خاتمہ کے لئے خدمت کمیٹیاں،CPLC وغیرہ انتہائی مؤثر ہے اور ان سے جرائم کے خاتمہ میں بہت حد تک مدد مل رہی ہے اور ان کمیٹیوں کے فعال ہونے سے کافی سود مند نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

یہ بات درست ہے کہ اہل علاقہ کے باکردار افراد کی معاونت سے جرائم پر قابو پایا جاسکتا ہے اور اسی طرح چھوٹی نوعیت کے واقعات اور لڑائی جھگڑے وغیرہ کی روک تھام میں علاقہ کے باکردار افراد اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

اس بابت علاقہ کے لمبر داران / امن کمیٹی ممبران / مصالحتی کمیٹی ممبران سے میٹنگ کر کے ان کو بریف کیا گیا ہے اور جرائم کی روک تھام میں اپنا کردار ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ لمبر داران کے لئے ایک خصوصی APP تیار کی گئی جس کے ذریعے وہ کسی بھی وقوعہ کی اطلاع دیتے ہیں۔ نیز لمبر داران کے ذریعے ٹھیکری پہرہ کو مؤثر کیا گیا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر ملتان:

معاشرہ کے باکردار افراد کی اعزازی خدمات سے جرائم کی کمی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور:

جرائم پر قابو پانے کے لئے عوام کا تعاون بہت ضروری ہے اس سلسلہ میں پولیس ہمہ وقت عوام سے رابطہ میں رہتی ہے شہریوں کی جان و مال لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو برقرار رکھنے اور سماج دشمن عناصر کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی

ہے۔ پولیس جرائم کی روک تھام کے لئے معززین علاقہ، ریٹائرڈ پولیس ملازمان، ریٹائر فوجی افسران، معزز وکلاء، میڈیا اور لمبرداران وغیرہ اچھی شہرت کے حامل افراد کی مدد حاصل کر رہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ:

عوام الناس کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے جرائم کے انسداد میں کیمونٹی پالیسنگ نے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے یہ ایک اچھی تجویز ہے جس پر عمل کرکے جرائم پیشہ اشخاص کے بارے میں بروقت آگاہی حاصل کرکے ان کا بروقت تدارک کیا جا سکتا ہے۔ کیمونٹی پولیسنگ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے جس کے ذریعے پولیس عوام الناس کے درمیان رابطہ اور جرائم کی نشاندہی اور سرکوبی میں مدد مل سکتی ہے۔

ضلع سرگودھا: ریسکیو1122 سنٹر بھیرہ کی تعمیر و سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2902: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ ضلع سرگودھا کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اس سنٹر کی کتنی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کیا ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ ورکنگ کنڈیشن میں ہے کیا اس پر عملہ کام کر رہا ہے اگر ہاں تو کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ کے تعینات ہیں ان کے نام بھی بتائیں؟

(د) اس سنٹر میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں اور کون کون سی گاڑیاں اور مشینری موجود ہے مزید کون کون سی گاڑیاں، مشینری اور سہولیات فراہم کرنا مقصود ہے کب تک یہ فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پانچ لاکھ فنڈز مختص کئے گئے۔

(ب) اب تک اس کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ریسکیو1122 سنٹر بھیرہ ابھی تک ورکنگ کنڈیشن میں نہیں ہے۔

(د) ابھی تک ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ نامکمل ہے۔ تمام سہولیات سنٹر مکمل ہونے کے بعد فراہم کی جائیں گی۔

لاہور: تھانہ گجرپورہ کی بلڈنگ کی مناسب جگہ پر منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

***2950: چودھری اختر علی:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گجرپورہ لاہور کی عمارت کرایہ کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ کی حالت نہایت خستہ حال ہے جو کہ ویران اور غیر معروف علاقہ میں واقع ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تھانہ کی حدود میں منشیات فروشی، چوری، ڈکیتی راہزنی جیسی وارداتیں عام ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تھانہ کی پولیس ملازمین نے ٹارچر سیل بنائے ہوئے ہیں ان ٹارچر سیل سے چند روز قبل 8/9 افراد ملے تھے جن کو بغیر کسی ایف آئی آر اور غیر قانونی طور پر رکھا ہوا تھا؟

(ہ) کیا حکومت اس تھانہ کی بلڈنگ کسی ایسی جگہ بنانا چاہتی ہے جو کہ عوام الناس کی پہنچ میں ہو تو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ گجرپورہ کی عمارت پرائیویٹ اور کرائے پر ہے۔

(ب) تھانہ گجرہ پورہ کی بلڈنگ چائنہ سکیم میں واقع ہے جو پرانی اور خستہ حال ہے۔

(ج) علاقہ تھانہ گجرپورہ میں کرائم کنٹرول کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ باوردی اور سول پارچات میں خصوصی ڈیوٹی لگائی جارہی ہے سال رواں میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 132 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔

(د) علاقہ تھانہ گجر پورہ میں پولیس نے کوئی ٹارچر سیل نہ بنایا ہوا ہے تاہم ایسی کوئی شکایت موصول ہونے پر سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) ایس ایچ او تھانہ گجر پورہ نے آٹھ کنال رقبہ جو کہ تھانہ گجر پورہ کے علاقہ میں ہے نشاندہی کی ہے اور رپورٹ مرتب کی ہے لہٰذا اس سلسلے میں ڈی جی، ایل ڈی اے کو لیٹر لکھا گیا ہے کہ متذکرہ بالا پلاٹ محکمہ پولیس کو الاٹ کیا جائے۔ لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور، گوجرانوالہ اور ساہیوال ڈویژن
میں پولیس کے تشدد سے ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

*2980: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور، گوجرانوالہ اور ساہیوال ڈویژن میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس کے تشدد سے کتنے لوگ ہلاک ہوئے مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران تشدد میں ملوث کتنے پولیس افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کر کے سزا دلوائی جا چکی ہے نام وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور تشدد سے ہلاک کئے گئے بے گناہ شہریوں کے ورثاء کی داد رسی کرنے اور ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے پالیسی یا قانون بنا کر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:**

بروئے رپورٹ نقشہ نویس اقبال ٹاؤن لاہور میں سال اگست 2018 سے سال اگست 2019 تک پولیس کے تشدد سے کوئی فرد / ملزم ہلاک نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

سٹی ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ میں دوران تشدد ہلاکت کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس کے تشدد سے کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ SDPOs صدر ڈویژن لاہور تحریر ہے کہ تھانہ جات میں اگست 2018 تا اگست 2019 تک ڈویژن ہذا میں پولیس تشدد سے کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

سول لائن ڈویژن میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس تشدد سے ہلاک ہونے کا کوئی وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

مقدمہ نمبر 19/ 1720 مورخہ 02.09.2019 بجرم 34/342/302 ت پ تھانہ شمالی چھاؤنی لاہور میں مقدمہ درج بالا پولیس افسران کے خلاف درج رجسٹر ہونا پایا گیا ہے جس کی تفتیش بحوالہ آرڈر نمبر DSP-Legal-11277 مورخہ 05.09.2019 کے تحت تبدیل ہو کر CIA نواں کوٹ عمل میں لائی جا رہی ہے لہٰذا مقدمہ ہذا کی مزید پراگرس رپورٹ CIA نواں کوٹ سے حاصل کی جانا مناسب ہوگی۔

ضلع گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس تشدد سے کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

ضلع نارووال:

بمطابق رپورٹ ضلع نارووال میں اگست 2018 سے لے کر 2019 تک پولیس تشدد سے ہلاکت کی بابت کوئی وقوعہ درج نہ ہوا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین:

بمطابق رپورٹ ضلع منڈی بہاؤالدین میں اگست 2018 سے لے کر 2019 تک پولیس تشدد سے ہلاکت کی بابت کوئی وقوعہ درج نہ ہوا ہے

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں اگست 2018 تا اگست 2019 تک ضلع ہذا میں کوئی بھی ایسا ناخوشگوار وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

ضلع ساہیوال:

ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کوئی بھی ملزم / شخص تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔ تاہم تھانہ فتح شیر میں پولیس پر تشدد کا الزام لگایا گیا تھا جس پر مقدمہ نمبر 18/583 مورخہ 26.12.2018 بجرم 302 ت پ تھانہ فتح شیر درج ہوا جو کہ دوران تفتیش بمطابق میڈیکل رپورٹ تشدد ثابت نہ ہوا اور مقدمہ خارج ہوا جو کہ sent up ہو چکا ہے۔

ضلع پاکپتن شریف:

ضلع ہذا میں مورخہ 13.05.2019 کو تھانہ صدر عارف والا میں ایک شخص محمد عباس پولیس تشدد سے ہلاک ہوا جس پر پولیس ملازمان محمد منشاء SI/SHO، شوکت علی TSI، صابر علی C/723 ، خالد عزیز C/151 خلیل احمد C/718، محمد یلسین C/916، محمد رمضان C/521 اور ڈرائیور کانسٹیبل محمد اسلم کے خلاف مقدمہ نمبر 294/19 مورخہ 13.05.19 بجرم 302/201/148/149 ت پ C-155 تھانہ سٹی عارف والا درج ہوا۔

ضلع اوکاڑہ:

ضلع ہذا میں اگست 2018 تا 2019 کے دوران پولیس تشدد کے نتیجے میں کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور۔

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

Nil

ضلع گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کوئی بھی ایسا وقوعہ رونما ہوا ہے جس میں کسی پولیس آفیسر کے تشدد سے ملزم کی ہلاکت ہوئی ہو۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران پولیس تشدد سے متعلق واقع رونما ہوا ہے اور نہ ہی پولیس میں کسی پولیس آفیسر و اہلکار کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران پولیس کے تشدد سے متعلق واقع رونما ہوا اور نہ ہی پولیس تشدد میں کسی پولیس آفیسر و اہلکار کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

ضلع نارووال:

Nill

ضلع منڈی بہاؤالدین

Nil

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں کوئی بھی ایسا ناخوشگوار وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے

ضلع ساہیوال:

Nil

ضلع پاکپتن شریف:

محمد منشاءSI/SHO،شوکت علی TSI، صابر علی C/723 ، خالد عزیز C/151 خلیل احمد C/718، محمد یٰسین C/916، محمد رمضان C/521 اور ڈرائیور کانسٹیبل محمد اسلم کو نوکری سے برخاستی کی سزا دی گئی جبکہ عبدالوحید محرر HC/720 کو دو سال سروس ضبطگی کی سزا دی گئی۔

ضلع اوکاڑہ:

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ضلع ہذا میں دیئے گئے عرصے کے دوران کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی کسی ملازم کو سزا دی گئی ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ نقشہ نویس / تمام SDPOs صاحبان ڈویژن ہذا تحریر ہے کہ ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے افسران بالا کے احکامات کی روشنی میں ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر ان کی کارکردگی چیک کی جاتی ہے اور ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے تمام ممکنہ وسائل عمل میں لائے جارہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے سانحہ میں اگر کوئی افسر یا اہلکار ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

Nil

ضلع گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں بذریعہ میٹنگ ایس ایچ او سے لے کر کانسٹیبل تک ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ کوئی بھی پولیس آفیسر کسی بھی ملزم پر تشدد نہ کرے گا اور اگر ایسی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پر فوراً قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ:

اس بابت قبل ازیں پالیسیاں اور قانون موجود ہے ایسا وقوعہ رونما ہونے پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں ملزمان پر تشدد کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے تاہم ایسے ناخوشگوار واقعات کی روک تھام کے لئے تمام تھانہ جات بشمول حوالات CCTV کیمرہ جات لگائے گئے ہیں بوقت گرفتاری ملزمان کا میڈیکل چیک اپ حوالات میں بند کرنے سے پہلے کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ ویجیلنس ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر تھانہ جات کی سرپرائز چیکنگ کرتی ہیں تاکہ تشدد کا کوئی واقعہ رونما نہ ہو۔

ضلع نارووال:

Nill

ضلع منڈی بہاؤالدین:

Nil

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں ایسا کوئی وقوعہ رپورٹ نہ ہے تاہم اگر حکومت ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی یا قانون پاس کرے تو اس پر سختی سے عمل پیرا ہو گا۔

ضلع ساہیوال:

ضلع ہذا میں کسی شخص پر تشدد نہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا وقوعہ سرزد ہونے کی صورت میں متعلقہ پولیس ملازمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع پاکپتن شریف:

ایسے معاملہ میں پالیسی یا قانون بنانا متعلقہ ضلعی پولیس نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ:

حکومت پنجاب کی پالیسی اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کی ہدایات کے مطابق تمام پولیس ملازمین کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ کسی بھی شخص پر تھانہ میں تشدد نہ کیا جائے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بلا تاخیر قانونی و محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

صوبہ میں سال2019 میں جرائم پر قابو پانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3003: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2019 میں صوبہ بھر میں جرائم پر قابو پانے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ان اقدامات سے جرائم کی شرح کتنی کم ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کر رہی ہے، اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی، سیف سٹی کے کیمرہ جات، ہوٹل آئی،ای، گیجٹ، موبائل ٹریکنگ اور سی ڈی آر وغیرہ سے استفادہ کیا جارہاہے، سنیپ چیکنگ اور گشت کو مؤثر بنایا جارہاہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

مطابق SOP حکومت پنجاب وضابطہ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ SDPOs All ڈویژن ہذا سنگین وارداتوں کے انسداد/ تدارک کے لئے پٹرولنگ کو مزید مؤثر اور بامقصد بنایا گیاہے۔ تھانہ جات کی گاڑیاں، پیرو اور ڈولفن سکواڈ رونڈ دی کلاک پٹرولنگ کرتی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

تھانہ کی سطح پر پٹرولنگ کے نظام کو بہتر بنایا گیا اور ڈولفن فورس، پیرو وغیرہ علاقہ میں گشت کرتے ہیں ساتھ ساتھ خفیہ کیمرہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ کو مؤثر بنایا گیا ہے جس سے کرائم کی ریشو میں خاطر خواہ کمی آرہی ہے۔ سرکاری گاڑیوں پر کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور سیف سٹی کے کیمرہ جات سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے نیز فرانزک سائنس لیبارٹری PFSA کی مدد سے ملزمان کو ٹریس کیا جاتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت بہت مثبت اقدامات کر رہی ہے۔

سیف سٹی سسٹم کیمرہ جات:

PRU اور ڈولفن نئی فورسز بنائی گئی ہیں جو اپنے اپنے علاقہ جات میں پٹرولنگ کرتی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

تھانہ کی سطح پر پٹرولنگ کے نظام کو بہتر بنایا گیا اور ڈولفن اور پیرو وغیرہ علاقہ میں گشت کرتے ہیں، ساتھ ساتھ خفیہ کیمرہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ کو مؤثر بنایا گیا ہے جس سے جرائم کی ریشو میں خاطر خواہ کمی آرہی ہے، سرکاری گاڑیاں پر کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور سیف سٹی کے کیمرہ جات سے استفادہ کیا جارہا ہے نیز فرانزک سائنس لیبارٹری PFSA کی مدد سے ملزمان کو ٹریس کیا جاتا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ ریجن:

سال 2019 میں جرائم پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات اُٹھائے گئے ہیں روائتی طریق کار کے علاوہ جدید ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کیا جارہا ہے جدید ٹیکنالوجی ملزمان کو ٹریس کرنے میں بڑی معاون ثابت ہو رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ CCTV کیمرہ جیولری شاپ، پٹرول پمپ اور بنک ہائے پر نصب کئے گئے ہیں پولیس گشت کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے پولیس گاڑیوں میں ٹریکر بھی نصب کئے گئے ہیں۔ جس سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے اور جرائم پیشہ افراد کو ٹریس و گرفتار کرنے میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن:

گوجرانوالہ ریجن میں جرائم کے انسداد کے لئے داخلی / خارجی مقامات پر ناکہ بندی کر کے وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جارہی ہے۔ گشت ناکہ بندی اور بیٹ سسٹم کو مؤثر بنایا گیا ہے جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی سے بھی مدد حاصل کی گئی ہے جس سے جرائم کے انسداد میں کافی مدد ملی ہے مزید دیہات کے علاقہ تھانہ جات میں ٹھیکری پہرہ کو دوبارہ فعال کیا جارہا ہے۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

انسداد جرائم کے لئے نیشنل ایکشن پلان کے تحت متحرک کریمنل گینگز کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لائی گئی ضلع کے داخلی و خارجی راستوں پر سیف سٹی کیمرے لگائے جارہے ہیں اس سلسلہ میں تمام محافظ گشت اور ڈالفن فورس کی گشت اور سنیپ چیکنگ بھی عمل میں لائی جاتی ہے نیز PFSA اور موبائل لیبارٹری کی مدد اور اقدامات بالا سے جرائم کی روک تھام میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا ریجن سرگودھا:

سرگودھا ریجنل کے اضلاع: سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بھکر میں جرائم پر قابو پانے کے لئے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ جرائم پیشہ افراد کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے جدید ٹیکنالوجی کو بھی جرائم پر قابو پانے کے لئے مؤثر انداز میں استعمال کیا جارہا ہے۔ تاہم جملہ افسران وملازمان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی تمام تر ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دی جائیں اور جرائم کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد:

ضلعی پولیس فیصل آباد نے جرائم پر قابو پانے کے لئے ایک جامع پلاننگ کی ہے جس کے تحت جن علاقوں / گلیوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئے ہیں ان کے پن پوائنٹ نکال کر گشت کے نظام کو مؤثر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ڈولفن فورس اور QFR کو تشکیل دے کر مؤثر گشت کے ذریعے جرائم پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے مؤثر گشت کے نظام اور دیگر نظام سے سٹریٹ کرائم میں کمی ہوئی ہے۔

ریجن پولیس آفیسر ملتان:

ملتان ریجن میں عوام کی جان ومال کی حفاظت وانسداد جرائم کے لئے گشت اور ناکہ بندی سسٹم کو نہایت مؤثر کیا گیا ہے۔ اہم مساجد، عبادت گاہوں، تھانوں، ہسپتالوں، پبلک مقامات سمیت دیگر سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں سی سی ٹی وی اور دیگر جدید آلات کی تنصیب سے جرائم کی روک تھام اور مجرموں تک پہنچنے میں مدد لی جاتی ہے

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

ان قدامات سے ڈکیتی، 382، کار چھیننا، موٹر سائیکل چھیننا، کار چوری اور نقب زنی کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

N/A

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ان اقدامات کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے اور مزید بہتری آرہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ان اقدامات کی وجہ سے کرائم میں بتدریج کمی آرہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

پٹرولنگ اور CCTV کیمرہ جات کی وجہ سے جرائم پیشہ عناصر اپنے پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکتے ہیں جس کی وجہ سے جرائم میں کافی کمی ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

ان اقدامات کی وجہ سے کرائم میں بتدریج کمی آرہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ ریجن:

جدید ٹیکنالوجی اور حکومتی اقدامات کی وجہ سے جرائم میں خاطر خواہ سنگین نوعیت کے جرائم ڈکیتی، اغواء برائے تاوان وغیرہ میں تقریباً40 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن:

گوجرانوالہ میں منشیات فروشوں، رسہ گیروں اور ڈکیتوں کو گرفتار کرکے بند حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور سابقاریکارڈ یافتگان کی خفیہ طریقہ سے نگرانی جاری ہے جس کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

اقدامات بالا سے جرائم کی روک تھام میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

محکمہ پولیس میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے تفتیشی عمل میں کافی حد تک مثبت پیشرفت ہورہی ہے۔ حکومت کی طرف سے ضلع راولپنڈی میں سیف سٹی پراجیکٹ لگایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ جدید لیبارٹری پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی لاہور کام کررہی ہے۔ جس کی مدد سے مقدمات کو ٹریس کرنے میں مدد ملتی ہے مزید انفارمیشن ٹیکنالوجی لیب کے ذریعے CDR حاصل کرکے سنگین مقدمات میں کافی حد تک بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا ریجن سرگودھا:

سرگودھا ریجن کی طرف سے جرائم کے کنٹرول پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جس وجہ سے پچھلے سالوں کی نسبت اب جرائم کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ریجن ہذا میں جرائم کی روک تھام کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد:

ڈولفن فورس اور QFR کی تشکیل کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی، سیف سٹی کے کیمرہ جات، ہوٹل آئی، ای، گیجٹ، موبائل ٹریکنگ اور سی ڈی آر وغیرہ سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن سیف سٹی اتھارٹی اور PFSA اور دیگر ٹیکنالوجی کا استعمال عمل میں لارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے ملزمان کی گرفتاری میں کافی حد تک مدد مل رہی ہے اور جرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

تھانے کی سطح پر بھی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے جیو فینسنگ، موبائل ٹریکنگ اور سیف سٹی کیمرہ جات کی مدد سے ملزمان کو ٹریس اور گرفتار کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

حکومت مندرجہ ذیل جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہی ہے جو ذیل ہے:

سیف سٹی کیمرہ جات جو شاہراہوں پر نصب ہیں۔

موبائل ٹریکنگ سسٹم اورCDR کی مدد سے جرائم پر قابو پانے پر کافی مدد ملتی ہے۔

ٹول کٹ کی مدد سے جرائم پیشہ عناصر کی نشاندہی میں کافی مدد ملتی ہے۔ فنگر پرنٹ اور جیو فینسنگ کی وجہ سے بھی کافی مدد ملتی ہے۔ حکومت نے اور بھی بہت مثبت اقدامات کئے ہیں جن کی مدد سے جرائم کی روک تھام میں کافی کمی ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

تھانہ کی سطح پر جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے، جیو فینسنگ، موبائل ٹریکنگ اور سیف سٹی کیمرہ جات کی مدد سے ملزمان کو ٹریس اور گرفتار کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ ریجن:

جی، ہاں! حکومتی ہدایات کے مطابق پنجاب پولیس جدید ٹیکنالوجی مثلاً CDR ڈیٹا جیو فینسنگE-GADGET فنگر پرنٹ، موبائل ٹریسنگ / ٹریکنگ، کرائم سین پر بذریعہ PFSA شہادتوں کے محفوظ کرنے کے طریقہ جات سے ملزمان کو ٹریس کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔ مزید برآں گشت کے نظام کو مؤثر اور فعال کیا گیا ہے کرائم پاکٹس کا پتا چلا کر کرائم میپنگ کی جاتی ہے جس سے لوکل پولیس کو کرائم کنٹرول کرنے اور ملزمان گرفتار کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن:

گوجرانوالہ ریجن میں جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے، جس میں جائے وقوعہ سے جدید طریقہ سے کرائم سین یونٹ کے ذریعے فنگر پرنٹ اور بلڈ سیمپلز اکٹھے کئے جاتے ہیں بذریعہ آئی ٹی برانچ ملزمان کیCDR اور جیو فینسنگ کی جاتی ہے نادرا اور اورسز، ہوٹل اور ٹریول آئی کے ذریعہ مجرمان اشتہاری کو گرفتار کیا جاتا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا ریجن سرگودھا:

سرگودھا ریجن کے اضلاع میں جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے ملزمان کا ریکارڈ فنگر پرنٹ باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے مزید برآں CDR، جیو فینسنگ اور فرانزک ٹیکنیکس سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے جس سے ملزمان کا سراغ لگانے

میں مدد ملتی ہے۔ جرائم پیشہ افراد کی گرفتاری اور نقل و حرکت میں خصوصی مدد حاصل کی جارہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد:

آئی ٹی کنٹرول روم سے CCTV کیمرہ کی مدد سے تمام گشت سکواڈ اور hot spots پر نظر رکھی جاتی ہے جس کی مدد وجہ سے جرائم کی شرح میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

صوبہ میں پولیس ٹریننگ کے لئے
مختص بجٹ اور ٹریننگ سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3050: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس کے لئے مختص بجٹ کا کتنے فیصد حصہ (بجٹ) پولیس کی ٹریننگ پر خرچ کیا جاتا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے پولیس ٹریننگ سنٹر کام کر رہے ہیں؟

(ج) پولیس ٹریننگ کے لئے کتنے ٹریز اور لاء انسٹرکٹر کام کر رہے ہیں؟

(د) پولیس کو ٹریننگ دینے والے لاء انسٹرکٹر کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب پولیس کے کل بجٹ کا پولیس ٹریننگ سنٹرز کے لئے کل مختص شدہ بجٹ 2.428 فیصد جو کہ 2.794 بلین ہے۔

(ب) ٹریننگ ڈائریکٹوریٹ کے ماتحت درج ذیل سات ٹریننگ سنٹرز کام کر رہے ہیں جس میں تین کالج اور چار سکول ہیں:

1. پولیس ٹریننگ کالج، سہالہ
2. پولیس ٹریننگ کالج، لاہور۔
3. پولیس ٹریننگ کالج، ملتان۔
4. پولیس ٹریننگ سکول، فاروق آباد۔
5. پولیس ٹریننگ سکول، روات، راولپنڈی

6. پولیس ٹریننگ سکول، سرگودھا

7. ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول، لاہور (ٹریننگ معاملات)

(ج)

1. پولیس ٹریننگ کالج، سہالہ۔

لاءسٹاف = 49 دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 52

2. پولیس ٹریننگ کالج، لاہور۔

لاءسٹاف = 86 دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 108

3. پولیس ٹریننگ کالج، ملتان۔

لاءسٹاف = 46 دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 55

4. پولیس ٹریننگ سکول، فاروق آباد

لاءسٹاف = 48 دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 70

5. پولیس ٹریننگ سکول، سرگودھا۔

لاءسٹاف = 34 دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 46

6. پولیس ٹریننگ سکول، راولپنڈی

لاءسٹاف = 32 دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 53

مجموعہ: کل لاءسٹاف = 295 کل دیگر ٹرینرز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 384

(د) درج بالا ٹریننگ سنٹرز میں تعینات لاءسٹاف کی تعلیمی قابلیت کم از کم گریجویشن ہے جبکہ بعض سبجیکٹ سپیشلسٹ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ بھی ہیں۔

جہلم: موضع نوگراں سے حفاظتی اقدامات کے بغیر گزرنے والی ریت کی ٹرالیوں کے مالکان کے خلاف گزشتہ سال سے ہونے والی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***3060: چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریت / مٹی لے کر چلنے والے ٹریکٹر ٹرالی کے لئے لازم ہے کہ وہ اوورلوڈ نہ ہوں ترپال سے کور ہوں اور ڈالے مکمل بند ہوں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بمقام موضع نوگراں تحصیل و ضلع جہلم سے ملحقہ نالہ گھان سے ریت بھرنے والی ٹریکٹر ٹرالیاں مذکورہ قواعد پر عمل نہیں کرتیں جس کی وجہ سے گاؤں سے گزرنے والی پنڈ دادنخان روڈ پر جگہ جگہ ریت کے ٹیلے بن گئے ہیں اور گرد وغبار کی وجہ سے مقامی آبادی پریشان ہے؟

(ج) گزشتہ ایک سال میں مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی پر تحصیل جہلم میں کتنے چالان اور کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(د) حکومت مذکورہ قواعد پر عملدرآمد نہ کرنے والے ٹریکٹر ٹرالی مالکان کے خلاف کب تک کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ بالکل درست ہے کہ ریت / مٹی لے کر چلنے والے ٹریکٹر ٹرالی کے لئے لازم ہے کہ وہ اوور لوڈ نہ ہوں ترپال سے کور ہوں اور ڈالے مکمل بند ہوں۔

(ب) بمقام موضع نوگراں تحصیل و ضلع جہلم سے ملحقہ نالہ گھان سے ریت بھرنے والے کچھ ٹریکٹر ٹرالیاں مذکورہ قواعد پر عمل نہیں کرتے جس کی وجہ سے مقامی آبادی کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف ٹریفک پولیس جہلم قانون کے مطابق عمل میں لاتی ہے۔

(ج) گزشتہ ایک سال میں مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی پر ٹریفک پولیس جہلم نے ان ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف کل639 چالان اور -/319500 روپے جرمانہ کیا جبکہ 76ٹریکٹر ٹرالیوں کو تھانہ میں بند بھی کیا ہے۔

(د) ٹریفک پولیس جہلم مذکورہ قواعد پر عملدرآمد نہ کرنے والے ٹریکٹر ٹرالی مالکان کے خلاف بھرپور قانونی کارروائی کر رہی ہے۔

صوبہ میں اسلحہ لائسنس کی معطلی سے متعلقہ تفصیلات

*3104: **محترمہ شاہینہ کریم**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اسلحہ لائسنس معطل کئے جا چکے ہیں اگر ہاں تو ان کو بحال کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

پنجاب حکومت نے صوبہ بھر میں مینیول بک لیٹس کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(Judl-1)1-1/2011(P) مورخہ 31.12.2018 کو معطل کیا، تاہم درخواست گزار اپنے متعلقہ ڈپٹی کمشنر زیا ہوم ڈیپارٹمنٹ کو revalidation کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور اپنا لائسنس بحال کروا کے کمپیوٹرائزڈ کروا سکتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن اداروں
کے قیام اوران میں بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3147: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سنٹرز کتنے اضلاع میں قائم ہیں ان کی عمارتوں کی تعمیر کتنے رقبے پر ہے اور اس میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں بچوں سے مشقت بھی لی جاتی ہے اور ان کو بروقت کھانا بھی نہیں دیا جاتا اور ان کی صحت کے حوالے سے کوئی خاص انتظامات بھی نہ ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل آٹھ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک

سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ٹبہ علی پور چک 112، نزدیک ائیرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس DB/42 بہاولپور پر واقع ہیں جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔ بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے گا۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔

20۔ نومبر 2019 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	315
2۔	گوجرانوالہ	127
3۔	فیصل آباد	67
4۔	سیالکوٹ	58
5۔	روالپنڈی	69
6۔	ملتان	56
7۔	بہاولپور	63
8۔	رحیم یار خان	37

عمارتوں کی تعمیر کا رقبہ:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	رقبہ
1۔	لاہور	48 کنال
2۔	گوجرانوالہ	27 کنال
3۔	فیصل آباد (زیرِ تعمیر)	39 کنال
4۔	سیالکوٹ	3 کنال
5۔	ساہیوال (زیرِ تعمیر)	19 کنال
6۔	ڈیرہ غازی خان (زیرِ تعمیر)	16 کنال
7۔	بہاولپور	46 کنال

8۔	رحیم یار خان	48کنال
9۔	سرگودھا(زیر تعمیر)	48کنال
10۔	ملتان	30کنال زمین ادارہ کو مل چکی ہے جبکہ P-C1 پروسیس میں ہے۔
11۔	راولپنڈی	19کنال رقبہ Indentify ہوچکا ہے اور ادارہ کو ٹرانسفر کے لئے بورڈ آف ریونیو میں زیر عمل ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھریلو طرز پر رکھا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں پر خلاف عدم تشدد کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ ملازمین کے خلاف شکایت اور بچوں پر تشدد کی شکایت پر سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بہاولپور میں مختلف شکایات پر انکوائری کی گئیں جس کے دوران بچوں پر تشدد کے حوالے سے حقائق نہ ملے۔

بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات بچوں کو خوراک مہیا کی جارہی ہے اور ان سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مینیو بنایا جاتا ہے تاکہ بچوں کو موٹاپے اور ذیابیطس اور دیگر امراض سے بچایا جاتا ہے۔ اگر بچے جلدی امراض کا شکار ہو جائیں تو ان کا بہترین علاج کروایا جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

صوبہ میں منشیات کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3148: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت منشیات کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے منشیات کی روک تھام کے اقدامات ہونے کے باوجود سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سمیت صوبے بھر میں منشیات کی فروخت اور استعمال جاری ہے؟

(ج) حکومت نے سال 2018 سے اب تک منشیات کے کتنے کیس پکڑے اور کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اب تک منشیات فروخت کرنے والے کسی بڑے گروہ کو پکڑا نیز حکومت منشیات کی روک تھام کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست ہے، منشیات جیسے عفریت پر قابو پانے کے لئے پولیس ٹھوس اقدامات کررہی ہے۔ منشیات فروشوں اور ایسے مقامات جہاں پر منشیات فروشی کا مکروہ دھندہ ہورہا ہے کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات بھی جاری کی جاچکی ہیں کہ اس جرم پر قابو پانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔

(ب) منشیات فروشی کے تناظر میں سکول، کالج ہائے اور یونیورسٹیوں پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ ان تمام اداروں کی بطور خاص بذریعہ خفیہ پولیس نگرانی بھی کی جارہی ہے اور کسی قسم کی شکایت پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بیشتر ان مقامات پر سماج دشمن عناصر (منشیات فروش) کی موجودگی کی خفیہ اطلاع یا نشاندہی پر فوری قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب پولیس سال 2018 میں منشیات کے کل 86928 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 94115 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔ کل درج شدہ مقدمات میں سے 744 مقدمات سکول کالج کے گردونواح میں منشیات بیچنے والوں کے خلاف درج ہوئے۔ سکول و کالج کے گردونواح میں منشیات بیچنے والوں کے خلاف درج مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2018 میں وسیع پیمانے پر منشیات کا مکروہ دھندہ کرنے والے جو گروہ گرفتار ہوئے اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منشیات کے مقدمات میں پنجاب پولیس zero tolerance کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا رہی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال میں ریسکیو 1122 کے دفتر کی تکمیل، مختص فنڈز اور سٹاف کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3163: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) اب تک اس کی عمارت کا کتنا کام مکمل کر لیا گیا ہے اگر کام مکمل نہیں ہوا تو کب تک اس کو مکمل کیا جائے گا اور کب اس کو فنکشنل کیا جائے گا؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 میں ریسکیو 1122 بھلوال سنٹر کے لئے کتنا فنڈز رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت تحصیل بھلوال میں ریسکیو 1122 کا عملہ اور دیگر سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحصیل بھلوال (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی منظوری 21-جولائی 2016 کو ہوئی۔

(ب) اب تک عمارت کا 96 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے محکمہ تعمیرات کے مطابق باقی ماندہ کام کو تقریباً ایک ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا جبکہ سروس کو فنکشنل کرنے کے لئے سٹاف کی بھرتی، ٹریننگ اور ایمبولینسز کی خریداری کرنے کا عمل جاری ہے جسے چھ ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) 19-2018 کل فنڈز 63 لاکھ روپے، 20-2019 کل فنڈز 20 لاکھ روپے

(د) ریسکیو 1122 بھلوال میں عملہ دیگر سٹاف کی بھرتی کا عمل آخری مراحل میں ہے۔ سٹاف کی ایمرجنسی ٹریننگ کے عمل کو تقریباً چھ ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

لوگوں کو مجروح کئے جانے کے خدشہ کے پیش نظر
حفاظتی اداروں کے قیام اوراس سے لوگوں کے استفادہ سے متعلقہ تفصیلات

***3166: محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Punjab Protection of Vulnerable Persons Board کا ادارہ کام کر رہاہے؟

(ب) عام عوام اس ادارے سے کیسے فائدہ اٹھاسکتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری2018 تااگست2018 تک کتنے لوگ اس سے مستفید ہوسکے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) Punjab Protection of Vulnerable Persons Rules, 2015کے تحت بورڈ کے قیام کانوٹیفکیشن جاری ہوچکاہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا رولز میں Rule 2(h)میں بیان کردہ اشخاص جن میں گواہ، جج، سرکاری وکیل استغاثہ، وکیل، ملزم یا کوئی دیگر شخص جو کہ قانون انسداد دہشت گردی،1997 کے تحت کارروائی میں شریک ہو، Rule 4 کے تحت قائم یونٹ کو درخواست دے سکتاہے اور یونٹ خود بھی کسی ایجنسی کی مہیاکردہ معلومات یا انٹیلی جنس پر کسی vulnerable کوپروگرام میں شامل کرسکتاہے۔

(ج) متذکرہ بالا وقفہ کے دوران کسی شخص نے کوئی درخواست رولز کے تحت استفادہ کرنے کے لئے نہ گزاری ہے۔

صوبہ میں ریسکیو1122 کے ملازمین
کے سروس سٹرکچراور پروموشن پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

***3174: محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ریسکیو1122 کاادارہ کب قائم ہواتھااور اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس وقت صوبہ بھر میں ریسکیو1122 کے کتنے ملازمین کام کررہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی اب تک نہ بنائی گئی ہے ؟

(د) کیا حکومت ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی مرتب کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ پنجاب میں ریسکیو1122 کا ادارہ2004 میں قائم ہوا اور اس کا مقصد حادثات کی صورت میں مریضوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا اور فوری اور بروقت ہسپتال منتقلی ہے اور آگ وبلڈنگ گرنے کے حادثات کو مینج کرنا ہے۔

(ب) اس وقت صوبے بھر میں ریسکیو1122 کے ملازمین کی کل تعداد13557 ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس سلسلے میں تین میٹنگز ہو چکی ہیں۔

(د) سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 06.11.2019 کو پانچویں پنجاب ایمرجنسی کونسل میٹنگ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کونسل نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ اگلی یعنی چھٹی پنجاب ایمرجنسی کونسل میٹنگ میں سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی کے متعلق اپنی سفارشات منظوری کے لئے پیش کریں گیا۔اس سلسلے میں تین میٹنگز ہو چکی ہیں۔

رحیم یار خان: حلقہ پی پی۔264 میں
تھانہ جات و چوکیوں کی تعداد اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3180: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں میں ان تھانہ جات میں چوری، راہزنی، ڈکیتی اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) حلقہ ہذا کے کتنے تھانہ جات میں بنیادی سہولیات نہ ہیں؟

(د) ان تھانہ جات میں درج مقدمات میں سے کتنے کیسز میں چوری اور ڈکیتی کا سامان واپس کروایا گیا تفصیلاً بتایا جائے نیز اغواء برائے تاوان میں کتنے مغوی بازیاب کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حلقہ پی پی۔264رحیم یار خان میں تھانہ جات کی تعداد تین ہے۔

نام تھانہ جات= کوٹسمابہ، اقبال آباد، آباد پور

نام چوکیاں= ترنڈہ سوائے خان، راجن پور کلاں، کوٹ کرم خان

(ب)

چوری	=	217مقدمات
راہزنی	=	10مقدمات
ڈکیتی	=	01مقدمہ
اغواء برائے تاوان	=	01مقدمہ

(ج) تمام تھانہ جات میں تمام تر سہولیات موجود ہیں۔

(د) ان تھانہ جات میں درج مقدمات میں سے چوری کے 189 مقدمات اور ڈکیتی کے ایک مقدمہ میں سامان واپس کرایا گیا اور باقی تفصیل درج ذیل ہے:

جرم	مسروقہ	بازیافتہ
چوری	25176462/-	4055000/-
راہزنی	860350/-	734700/-
ڈکیتی	200000/-	200000/-

اغواء برائے تاوان گیارہ اشخاص مع بیس بکرے چار موٹر سائیکل گیارہ اشخاص مع بیس بکرے چار موٹر سائیکل۔

ایکسپلوسیو کے لئے لائسنس کے اجراء کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***3270: رانا منور حسین:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کنٹرولڈexplosiveکے لئےEL-4 کے لائسنس کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) جعلیexplosiveکو کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے کیا ضرورت مند لیز ہولڈر کو قیمت لیز کے مطابق EL-4 لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ جو ایک بلاک 2۔ارب روپے سے لیز ہوا ہے اس پر کتنے EL-4 لائسنس جاری کئے جاتے ہیں۔ ایک بلاک 40 کروڑ میں لیز ہوا ہے اس پر کتنے EL-4 لائسنس جاری ہوتے ہیں؟

(ج) جو لوگ جعلیexplosive بنا کر استعمال کر رہے ہیں اس پر کیا چیک رکھا گیا ہے اس کو کس طرح سے کنٹرول کیا جا رہا ہے کیا سزا اور جزا دی گئی ہے یا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) کنٹرولڈ explosiveکے لئےEL-4 لائسنس حاصل کرنے کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر آفس رجوع کیا جاتا ہے۔ Law Enforcement Agencies کی رپورٹس کے بعدEL-4 لائسنس متعلقہ ڈپٹی کمشنر جاری کرتا ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ لیول پر ڈسٹرکٹexplosive کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ explosive سے متعلقہ تمام معاملات رولز 2010 اور پالیسی کے مطابق کنٹرول کرتی ہے۔ یہ کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوتی ہے:

1. چیئرمین ڈپٹی کمشنر
2. ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل
3. نمائندہIB
4. نمائندہCTD
5. نمائندہ سول ڈیفنس
6. نمائندہ District Inspector Mines
7. DPO تمام explosive EL-04لائسنسز کا ریکارڈ متعلقہ ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا ہے۔ جعلی لائسنز کے حوالے سے مندرجہ بالا کمیٹی کارروائی کرتی ہے۔SOPs are attached

(ج) جعلی لائسنسوں کو مندرجہ بالا کمیٹی جس میں CTD،IB اور DPO کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ جعلی explosive کو چیک کرتے ہیں اور ان کی جزا سزا جرم کے مطابق Explosive Rules 2010 کے تحت دی جاتی ہے۔

سیالکوٹ شہر میں جرائم کی صورتحال اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*3296: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سٹی اور تھانہ صدر سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے 30-ستمبر 2019 تک چوری، ڈکیتی، قتل اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنا سامان لوٹا گیا اور کتنے لوگوں کو قتل کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ شہر کی اکثر وارداتوں کے ملزمان روپوش یا بیرون ملک فرار ہو جاتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر فون کال کے ذریعے اپنے گینگ سے وارداتیں کرواتے ہیں؟

(ج) موضع کالا گمناں کپور والی تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں 4-دسمبر 2018 کو جو واردات ہوئی تھی اس میں کتنے لوگوں کو مدعیوں کی جانب سے نامزد کیا گیا تھا کیا وہ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اگر ہاں تو نام و پتاجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقدمہ میں نامزد ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے اور نہ ہی اشتہاری قرار دیا گیا ہے کیا ملزمان اتنے بااثر ہیں کہ پولیس ان کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ کوتوالی اور تھانہ صدر سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے 30-ستمبر 2019 تک چوری کے کل 67 مقدمات، ڈکیتی کے پانچ اور قتل کے کل اکیس مقدمات درج ہوئے جبکہ کل سامان -/16058600 مالیتی لوٹا گیا اور اکیس لوگوں کو قتل کیا گیا، چوری اور ڈکیتی کے مقدمات میں 78 ملزمان کو گرفتار کیا جن سے مال مسروقہ مالیتی -/5042100 مال مسروقہ برآمد کیا گیا جبکہ قتل کے مقدمات میں 55 کس ملزمان کو

گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا جبکہ اغواء برائے تاوان کا ایک مقدمہ درج ہوا جس میں تین کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا تین کس ملزمان کو انسداد دہشت گردی عدالت گوجرانوالہ سے عمر قید سزا مع 5 لاکھ روپے فی کس جرمانہ کی سزا ہو چکی ہے۔

(ب) ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی ملزم بیرون ملک فرار ہو جائے تو مطابق قانون اس کی گرفتاری کا تحرک کیا جاتا ہے۔

(ج) مقدمہ نمبر 18/695 تھانہ مراد میں جو واردات رونما ہوئی اس میں کل 12 ملزمان نامزد ہوئے جن میں سے (1) محمد سرور ولد شاہ محمد (2) محمد حبیب ولد محمد ناصر (3) محمد حنیف عرف حنیفا ولد سردار (4) بہادر علی ولد طارق علی (5) عبدالروف ولد محمد فضل (6) یاسین اوڈھ ولد عنایت (7) خالد ولد محمد شریف کو گرفتار کر کے مال مسروقہ برآمد کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جبکہ ملزمان (1) سرفراز پوما ولد فیاض سکنہ کرتو (2) عثمان علی ولد عبدالستار (3) محمد عارف ولد غلام محمد (4) محمد بوٹا عرف جاز ولد غلام محمد (5) محمد آصف اوڈھ مجرم اشتہاری ہیں جن کی گرفتاری کے لئے جدید تکنیک کو بروئے کار لایا جا رہا ہے انشاء اللہ جلد از جلد بقیہ ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمہ ہذا کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(د) مقدمہ ہذا میں سات کس ملزمان کو چالان کیا جا چکا ہے جبکہ پانچ کس ملزمان کو اشتہاری کروایا گیا ہے جن کی گرفتاری کے لئے تحرک جاری ہے انشاء اللہ جلد از جلد بقیہ ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمہ ہذا کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

صوبہ میں موٹر بائیک ایمبولینس

سروس کے سٹاف کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

*3339: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ریسکیو 1122 موٹر بائیک ایمبولینس سروس کو قائم ہوئے دو سال مکمل ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریسکیو 1122 موٹر بائیک ایمبولینس کے ملازمین کو بروقت تنخواہ اور مراعات دی جارہی ہیں ان کا سروس سٹرکچر اور عہدے کیا ہیں مطلع فرمائیں؟

(ج) حکومت ریسکیو 1122 موٹر بائیک ایمبولینس سروس لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ریسکیو موٹر بائیک ایمبولینس سروس کو قائم ہوئے دو سال مکمل ہو چکے ہیں تاہم اس سروس کو ابھی صرف ڈویژنز کی سطح پر قائم کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام ملازمین کو بروقت تنخواہ مراعات دی جارہی ہیں۔ موٹر بائیک پر صرف ایمرجنسی میڈیکل ٹیکنیشن اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں جو کہ بنیادی تنخواہ درجہ گیارہ میں کام کر رہے ہیں جو کہ شفٹ انچارج، سٹیشن کوآرڈینیٹر، ریسکیو سیفٹی آفیسر اور ایمرجنسی آفیسر کی سطح پر ترقی کر سکتے ہیں تاہم ان کا سروس سٹرکچر ابھی تکمیلی مراحل میں ہے جس کے لئے اعلیٰ سطح کی کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں قائم کی گئی ہے جو سروس سٹرکچر کی تکمیل کے لئے تیزی سے کام کر رہی ہے۔

(ج) موٹر بائیک ایمبولینس سروس پہلے ہی لاہور کے علاوہ فیصل آباد، گوجرانوالہ، ڈی جی خان، ساہیوال، بہاولپور، ملتان، سرگودھا اور راولپنڈی میں کام کر رہی ہے جبکہ اس سروس کو صوبہ بھر کے دیگر ضلعی شہروں میں فراہم کرنے کے لئے حکومت پہلے ہی منظوری دے چکی ہے جسے جلد ہی عملی جامہ پہنا کر سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔

پولیس میں رضاکار کی بھرتی اور تھانوں میں تعیناتی
نیز ضلع رحیم یار خان کے تھانوں میں ان کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3378: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس میں رضا کار بھرتی کرنے اورپولیس سٹیشن میں ان کی تعیناتی سے متعلق طریق کار سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا کوئی رضاکار تھانہ میں پنجاب پولیس کی وردی پہن سکتا ہے اگر ہاں تو کیا اس کی وردی پر ایسا کوئی بیج یا مونو گرام موجود ہوتا ہے جو اس کی پہچان ظاہر کرے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان کے تھانوں میں اس وقت رجسٹرڈ رضاکاران کی تعداد کتنی ہے؟

(د) صادق آباد کے تھانوں میں اس وقت موجود رضاکاروں کی تعداد نام، ولدیت مع ان کو سہولیات اوراعزازیہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) قومی رضاکار The West Pakistan Qaumi Razakars Rules 1966 کے تحت بھرتی کئے جاتے ہیں۔ جو رضاکار متعلقہ تھانہ کا رہائشی ہو اس کو تعینات کیا جاتا ہے کیونکہ وہ علاقہ تھانہ سے واقفیت رکھتا ہے۔ مقامی پولیس کی معاونت بھی کرتا ہے۔ قومی رضاکار کی عمر 18 سال سے 45 سال کے درمیان ہونی چاہئے بھرتی رولز 1966 کی کاپی برائے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پولیس کی وردی اور قومی رضاکاران کی وردی ایک جیسی ہے مگر وردی پر مونو گرام PQR لگایا جاتا ہے جس سے رضاکار کی پہچان ہوتی ہے۔

(ج) **ڈسٹرکٹ کمانڈر 01۔ کمپنی کمانڈر 24۔ پلاٹون کمانڈر 05۔ رضاکاران 158**
کل تعداد 188

(د) سرکل صادق آباد میں قومی رضاکاران کی تعداد 44 ہے جس کی فہرست برائے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ کمانڈر کو ماہانہ -/3200 روپے، کمپنی کمانڈر کو ماہانہ -/3000 روپے، پلاٹون کمانڈر کو 2750 روپے، رضاکاران کو ماہانہ -/2000 روپے ادا کیا جاتا ہے جو کہ حکومت پنجاب نے بروئے نمبری FD.PR.6-10/2006 مورخہ 04.02.2013 مقرر فرمائے ہیں۔

صادق آباد: تھانہ صدر میں 2019 میں قتل، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء کے اندراج مقدمات اور گرفتار ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

*3433: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ صدر صادق آباد میں 2019 میں کتنے مقدمات قتل، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء کے درج ہوئے کتنے ملزمان ان مقدمات میں گرفتار ہوئے؟

(ب) مذکورہ تھانہ کی حدود میں 2019 میں کتنے ملزمان اشتہاری قرار دیئے گئے ان کے نام اور پتاجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ میں 19-2018 میں بطور رضا کار فرائض انجام دینے والوں کے نام، ولدیت اور پتا جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) رضاکار کو فراہم کردہ اعزازیہ، مراعات اور ان کے فرائض و اختیارات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سال 2019 میں تھانہ صدر صادق آباد میں قتل چار، ڈکیتی کا ایک، راہزنی کے 9 اور اغواء کے چار مقدمات درج ہوئے جن کی فہرست تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکور تھانہ کی حدود میں 2019 میں 23 ملزمان اشتہاری قرار دیئے گئے ہیں جن کی فہرست تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ تھانہ میں سال 19-2018 میں بطور رضاکار فرائض انجام دینے والوں کی تعداد چار ہے جن کی فہرست تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ کمانڈر کو ماہانہ -/3200 روپے۔ کمپنی کمانڈر کو ماہانہ -/3000 روپے، پلاٹون کمانڈر کو -/2750 روپے، رضاکاران کو ماہانہ -/2000 روپے ادا کیا جاتا ہے۔ جو کہ حکومت پنجاب نے بروئے حکم نمبری FD.PR.6-10/2006 مورخہ 04.02.2013 مقرر فرمائے ہیں۔

بہاولپور ریجن میں اشتہاری ملزمان
کی تعداد اوران کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*3437: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ریجن میں اس وقت اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) سال17-2016اور18-2017کے دوران کتنے اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا گیا؟

(ج) حکومت نے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بہاولپور ریجن میں اشتہاری ملزمان کی تعداد (بہاولپور 2867، بہاولنگر2651، رحیم یار خان6192)ٹوٹل11710 ہے۔

(ب) گرفتار مجرمان اشتہاری سال17-2016

سال	ضلع	گرفتار مجرمان اشتہاری
2016	بہاولپور	4165
	بہاولنگر	3229
	رحیم یار خان	7819
	ریجن بہاولپور	15213
2017	بہاولپور	3388
	بہاولنگر	2933
	رحیم یار خان	9094
	ریجن بہاولپور	15415

گرفتار مجرمان اشتہاری ریجن بہاولپور سال19-2017

سال	ضلع	گرفتار مجرمان اشتہاری
2017	بہاولپور	3388
	بہاولنگر	2933
	رحیم یار خان	9094
	ریجن بہاولپور	15415

2018	بہاولپور	1780
	بہاولنگر	2025
	رحیم یار خان	5011
	ریجن بہاولپور	8816

(ج)

1. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے آئی جی کی طرف سے سپیشل مہم جاری ہے۔
2. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے مطلوبہ اشتہاری کا پہلے شناختی کارڈ حاصل کیا جاتا ہے مطلوبہ شناختی کارڈ پر جاری کردہ سم نمبرز کو حاصل کرکے مجرم اشتہاری کو ٹریس کیا جاتا ہے اگر مطلوبہ اشتہاری کو شناختی کارڈ نہ مل سکے تو اس کا اور اس کے قریبی عزیز و اقارب کے شناختی کارڈ نمبر اور موبائل نمبرز حاصل کرکے ان کی فیملی کے توسط سے مطلوبہ اشتہاری کو ٹریس کرنے کا تحرک کیا جاتا ہے۔
3. مجرم اشتہاری کے پناہ دہندگان کے خلاف زیر دفعہ 216 ت پ مقدمات درج کئے جا رہے ہیں۔
4. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے اس کے خلاف زیر دفعہ 88 ض ف کارروائی عمل لائی جاتی ہے۔ اگر مجرم اشتہاری کا ایڈریس دیگر اضلاع کا ہو تو متعلقہ اضلاع کے DC صاحبان سے درخواست بابت زیر دفعہ 88 ض ف کرنے کا تحرک کیا جاتا ہے۔
5. اگر مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہوں تو ان کی ٹریولنگ ہسٹری حاصل کرکے بذریعہ صوبائی وزارت داخلہ، وفاقی وزارت داخلہ کو اس مجرم اشتہاری کے خلاف ریڈ نوٹس ایشو کروانے کی تحرک عمل میں لایا جاتا ہے۔
6. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو مجرم اشتہاری کی رہائش اور ٹھکانوں پر ریڈ کرتی ہیں۔
7. ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں اور گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے۔

لاہور: پی پی-146 میں ریسکیو سنٹرز
کی تعداد اور ایمبولینسز کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*3531: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی-146 لاہور میں کتنے ریسکیو1122 کے سنٹر ہیں وہاں پر کتنی ایمبولینسز ہیں اگر نہیں ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے اس علاقہ کے لوگ اس سہولت سے کیوں استفادہ نہیں کر سکتے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

حلقہ پی پی-146 کی حدود میں دو کمیونٹی ریسکیو سٹیشن ہیں ان کمیونٹی ریسکیو سٹیشن پر چھ ایمبولینسز، تین فائر وہیکلز اور تیس موٹر بائیک ایمبولینسز موجود ہیں جو عوام الناس کو دن رات ایمرجنسی سروس فراہم کر رہی ہیں۔

لاہور سیف سٹی پروگرام کے لئے
مالی سال19-2018 میں مختص بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3532: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پروگرام کے لئے19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا بجٹ استعمال ہوا؟

(ب) لاہور سیف سٹی پروگرام شروع ہونے سے اب تک جرائم میں کتنی کمی آئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مالی سال 2018 سے 2019 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی مد میں 328.6 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 328.3 ملین روپے استعمال کئے گئے جبکہ لاہور PPIC3 سنٹر کو 3029.4 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 3018.8 ملین روپے استعمال کئے گئے۔

(ب) جرائم میں کتنی کمی آئی ہے اس کا ریکارڈ لاہور پولیس سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ تاہم پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے لاہور میں نصب شدہ کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً پندرہ ہزار سے زائد مقدمات کی تحقیقات میں پنجاب پولیس، مختلف عدالتوں اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کی ہے اور انہیں شہادتیں فراہم کی ہیں۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔

لاہور سیف سٹی پروگرام شروع ہونے سے مورخہ 31.12.2019 تک قتل، چوری، ڈکیتی، اغواء جیسے 747 مقدمات ٹریس ہوئے ہیں اور ملزمان کو ٹریس کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سیف سٹی پراجیکٹ سے کافی استفادہ ہو رہا ہے۔ تاہم سیف سٹی پراجیکٹ میں مزید اضافہ کی ضرورت ہے تاکہ غیر گنجان جگہوں پر بھی کیمرے نصب کئے جائیں تاکہ اس سے مزید استفادہ کیا جاسکے۔

ضلع چنیوٹ میں تھانہ جات پولیس و چوکیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3554: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنی نفری تعینات ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

(ہ) کن کن تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس میں سرکاری گاڑیاں نہ ہیں؟

(و) حکومت نے ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ز) ان تھانہ جات میں حکومت کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں کل 09 تھانہ جات اور 15 چوکیاں ہیں۔

(ب) ضلع ہذا کے تھانہ جات اور چوکیوں میں آٹھ انسپکٹر، 27 سب انسپکٹر، 44 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 42 ہیڈ کانسٹیبل، 427 کانسٹیبل اور 36 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں جبکہ 33 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے تھانہ جات میں سے تھانہ لالیاں، تھانہ صدر، تھانہ محمد والا اور تھانہ لنگرانہ کی عمارت (good) حالت میں موجود ہیں اور تھانہ چناب نگر، تھانہ کانڈیوال اور تھانہ بھوآنہ کی عمارت satisfactory ہیں جبکہ تھانہ سٹی اور تھانہ رجوعہ کی عمارت poor حالت میں ہیں۔ ضلع ہذا میں کل پندرہ چوکیاں ہیں جو کہ notified نہ ہیں جن میں سے چوکی سیٹلائٹ ٹاؤن اور دوست محمد پل کی عمارت good ہے جبکہ بقیہ تمام چوکیوں کی عمارات poor ہیں۔

(د) ضلع ہذا کے 9 تھانہ جات میں کل 16 سرکاری گاڑیاں جبکہ پندرہ چوکیوں پر کل 12 سرکاری گاڑیاں موجود ہیں۔

(ہ) چوکی شخین، چوکی گہلاخان اور چوکی امتیاز شہید پر سرکاری گاڑی موجود نہ ہے۔

(و) حکومت نے ضلع ہذا کے تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے کل رقم مبلغ 18,000,00/- روپے مختص کی ہے۔

(ز) تمام سہولیات گورنمنٹ قوانین کے مطابق پہلے سے موجود ہیں۔

ملزم سہیل ایاز کے خلاف بچوں سے زیادتی کے علاوہ دیگر کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*3588: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملزم سہیل ایاز کے خلاف بچوں سے زیادتی کے علاوہ اور کون کون سے اور کتنے مقدمات کون کون سی تاریخ پر درج کیئے گئے؟

(ب) ملزم سہیل ایاز کی راولپنڈی میں گرفتاری کن مقدمات کے تحت عمل میں لائی گئی اوراب تک اس حوالے سے دوران تفتیش کون کون سے پہلو سامنے آئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) جیسا کہ مذکورہ ملزم مختلف اہم عہدوں پر فائز رہ چکا ہے تو کیا صوبہ بھر میں دوران تعیناتی متعلقہ شخص کے ماضی کے ریکارڈ کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کی تفصیلات کے حصول کے لئے کیالائحہ عمل اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مقدمہ نمبر 341 مورخہ 03.06.2008 بجرم /377 A-367 ت پ تھانہ ویسٹریج درج ہوا۔ مقدمہ نمبر 723 مورخہ 22.11.2019 بجرم CNSA/C-9 تھانہ روات رجسٹر ہوا۔

(ب) ملزم سہیل ایاز کے خلاف تھانہ روات ضلع راولپنڈی میں ذیل مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

1. مقدمہ نمبر19/689 مورخہ 12.11.2019 بجرم 367-J/342/377/A/337 تھانہ روات۔
2. مقدمہ نمبر/19 694 مورخہ 14.11.2019 بجرم 363 ت پ تھانہ روات۔
3. مقدمہ نمبر/19 696 مورخہ 14.11.2019 بجرم 367-J/377/337/A/342/ تھانہ روات۔
4. مقدمہ نمبر19، 723 مورخہ 22.11.2019 بجرم CNSA/C-9 تھانہ روات۔

ملزم سہیل ایاز نے چھوٹے بچوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کا انکشاف کیا ہے۔ ملزم بحریہ ٹاؤن اسلام آباد میں اپنے گھر میں بچوں کو لے جا کر ان کے ساتھ بدفعلی کرتا اور فحش تصاویر و ویڈیوز بناتا تھا۔ ملزم کے موبائل فون اور لیپ ٹاپ میں سے متعدد قابل اعتراض عریاں تصاویر و ریکارڈنگ برآمد ہوئی ہیں جن سے ٹریس کرتے ہوئے تین متاثرہ بچوں 1۔ حمزہ بعمر 11 سال 2۔ عدیل بعمر 11 سال اور ذیشان بعمر 14 سال کے میڈیکل کروا کر مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ ملزم کے قبضہ سے منشیات اور

جنسی ادویات بھی بر آمد ہوئی ہیں۔ ملزم سہیل ایاز کے ہمراہی جرائم پیشہ ساتھیوں میں خرم طاہر عرف کالا ولد محمد ظہیر سکنہ خیابان سرسید، راولپنڈی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزم اور اس کے ساتھیوں کے خلاف چالان مرتب کر کے عدالت بھجوائے گئے ہیں جو مقدمات اب زیر سماعت عدالت ہیں ملزم کے بیرون ملک ریکارڈ اور موبائل فون ولیپ ٹاپ کی فرانزک تفتیش کے لئے ایف آئی اے سے رابطہ کیا گیا ہے۔

(ج) ملزم خیبر پختونخواصوبہ کے محکمہ گورنمنٹ گورنس پالیسی پراجیکٹ پشاور میں بطور چارٹر اکاؤنٹنٹ ملازمت کر رہا تھا جبکہ اس کی دیگر سرکاری ملازمت کا علم نہ ہے مزید یہ کہ کسی سرکاری ملازمت کی صورت میں متعلقہ محکمہ اس شخص کی تصدیق چال چلن / سابقہ ریکارڈ چیک کراتا ہے۔

چلڈرن پروٹیکشن بیورو میں بچوں کے رہنے کی حد سے متعلقہ تفصیلات

3602*: محترمہ طحٰیٰ نون: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابقہ چھ ماہ میں کتنے بچوں کو چلڈرن پروٹیکشن اتھارٹی کی تحویل میں لیا گیا کیا بچے کے وہاں پر رہنے کے لئے کوئی عرصہ کی حد مقرر ہے عمومی طور پر ایک بچہ وہاں کتنا عرصہ گزارتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یکم جولائی 2019 سے لے کر 24۔ جنوری 2020 تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیا، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	963
2۔	گوجرانوالہ	965
3۔	فیصل آباد	810
4۔	سیالکوٹ	636

5۔	راولپنڈی	080
6۔	ملتان	815
7۔	بہاولپور	289
8۔	رحیم یار خان	219
9۔	ٹوٹل	5505

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجابPunjab Destitute and Neglected Children Act 2004کی شق نمبر 32 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی ہدایت پر ایک دن سے لے کر اٹھارہ سال کی عمر تک کسی بھی بچے کو اپنی حفاظتی تحویل میں رکھ سکتا ہے جو کہ نیچے بیان کی گئی ہے۔

32. Period of custody. Subject to any order of the Court or any direction of the Bureau, a child ordered to be admitted to a child protection institution shall be kept in such custody till he attains the age of eighteen years.

لاہور: فٹ پاتھوں اور نہروں کے کنارے نشہ کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3604: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں نشے کے عادی افراد فٹ پاتھوں/نہروں کے کناروں پر نشے کا سرعام استعمال کرتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں ایسے عناصر کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) یکم اگست 2018 سے لے کر اب تک حکومت نے نشہ آور افراد کے خلاف کتنے مقدمات کا اندراج کیا اور کتنے لوگوں کو اس میں کیا کیا سزا دی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر کے ساتھ گزرنے والی عوام ان عناصر سے انتہائی پریشان ہیں اور متعدد بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نشئیوں کے خلاف جو نہروں کے کناروں پر اور فٹ پاتھوں پر پڑے ہوئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں نشے کے عادی افراد جو کہ فٹ پاتھوں اور نہر کے کنارے سر عام نشے کا استعمال کرتے ہیں ان کے خلاف کریک ڈاؤن بھی کیا جاتا ہے اور ان کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ مذکورہ ضلع میں ایسے عناصر کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل کیا جاتا ہے جن کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے ان کو ہسپتال میں برائے علاج معالجہ داخل کروایا جاتا ہے۔

(ج) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یکم اگست 2018 سے اب تک حکومت نے نشہ کرنے والے افراد کے خلاف کل 8258 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(د) یہ بات درست نہ ہے نہر کے ساتھ گزرنے والی عوام ان سے پریشان ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی وجہ سے کسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، بلکہ نہر کے کنارے ایسے عناصر کہیں بھی نظر آتے ہیں تو ان کے خلاف مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے

(ہ) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ نشے کے عادی افراد جو نہروں / فٹ پاتھوں پر پڑے ہوتے ہیں اور ان کو پکڑ کر محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف مقدمات درج رجسٹر کئے جاتے ہیں مزید کڑی نگرانی جاری ہے اگر ڈویژن ہائے میں ایسا کرتے ہوئے پائے گئے تو ان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور شہر میں خراب اور چالو ٹریفک سگنل سے متعلقہ تفصیلات

542: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی کس سڑک اور چوک پر ٹریفک سگنل کام کر رہے ہیں نیز کتنے ٹریفک سگنل کب سے خراب ہیں؟

(ب) کیا لکشمی چوک میں ٹریفک سگنل لگا ہوا ہے اگر نہیں ہے تو کیا محکمہ وہاں سگنل لگانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کو سگنلز کی مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری مورخہ 01.07.2017 کو دی گئی۔ قبل ازیں یہ ذمہ داری TEPA سر انجام دے رہا تھا جس وقت یہ ذمہ داری پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کو سونپی گئی اس وقت کل 105 سگنلز میں سے 85 سگنلز کام کر رہے تھے۔ پنجاب سیف سٹیز نے غیر فعال سگنلز کی مرمت کر کے ان کو قابل استعمال بنادیا اور ضرورت کے مطابق اہم چوراہوں پر نئے سگنلز بھی نصب کئے گئے۔ اس وقت سگنلز کی کل تعداد 130 ہے جو مکمل طور پر درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) لکشمی چوک میں تاحال بوجہ اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کوئی ٹریفک سگنل نصب نہ ہے۔

صوبہ میں پولیس افسران کی خالی اور پُر اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

650: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ایڈیشنل آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی، ایس پی اور اے ایس پی کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں کن وجوہات کی بناء پر ہیں؟

(ج) سال 2018 میں کتنے ایس ایس پی، ایس پی، اے ایس پی اور ڈی آئی جی کی پروموشن ہوئی کتنے افسران کی پروموشن کس کس بناء پر defer ہوئی؟

(د) جن افسران کی پروموشن defer ہوئی ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان افسران کو کب تک پروموشن دی جائے گی اور خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی، تفصیلاً بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

Rank	Sanctioned	Posted	Vacant
Addl.IGP	17	14	03
DIG	42	42	00
SSP	90	49	41
SP	200	168	32
ASP	65	49	16

(ب) صوبوں اور وفاقی محکموں میں پی ایس پی افسران کی تعیناتی وفاقی حکومت کرتی ہے۔ پنجاب میں سینئر پی ایس پی افسران کی تعیناتی کے لئے بارہا وفاقی حکومت کو درخواست کی گئی ہے۔ حال ہی میں ایڈیشنل آئی جی اور ڈی آئی جی کے عہدہ کی ترقی کے لئے وفاقی حکومت میں پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ ان عہدوں کی کمی جلد ہی پوری ہو جائے گی جبکہ صوبائی پولیس افسران کی ترقی کا بورڈ آخری مرتبہ 03.03.2020 کو ہوا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1-	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2-	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	92
3-	خالی اسامیاں	48
4-	لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18 سیٹوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔	
5-	بقایا خالی اسامیاں	30
6-	ترقی کی سفارش کی گئی	20

اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل اٹھائیس اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ اٹھارہ اسامیاں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔ ان خالی سیٹوں کو اگر نکال دیا جائے تو اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف دس اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چندماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کر کے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کر دی جائے گی۔Defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

(ج) ڈی آئی جی، ایس ایس پی، ایس پی، اے ایس پی اور ایڈیشنل آئی جی کی ترقی وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے لہٰذا اس حوالے سے معلومات وفاقی حکومت ہی مہیا کر سکتی ہے۔ تاہم پنجاب میں صوبائی افسران کے کوٹا کی ایس پی کے عہدہ میں سال 2018 کے دوران مورخہ 13۔ نومبر کو ڈی ایس پی سے ایس پی کے عہدہ کے لئے پروموشن بورڈ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ بورڈ کی میٹنگ کے وقت اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2۔	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	68
3۔	خالی اسامیاں	72
4۔	لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ اٹھارہ سیٹوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔	
5۔	بقایا خالی اسامیاں	54

"حکومت پنجاب کی پروموشن پالیسی2010"اور پنجاب سپرنٹنڈنٹس آف پولیس سروس رولز2008"،(Annex-A&B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق جن افسران کے کیس شرائط کو پورا نہ کر سکے ان کی ترقی کی سفارش نہیں کی گئی تھی۔

مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بناء پر defer ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

مندرجہ بالا پروموشن بورڈ کی میٹنگ کے بعد مندرجہ ذیل تاریخوں پر پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں جن میں ذیل افسران کی ترقی کی سفارش کی گئی:

مورخہ 29-مارچ2019 = چھ افسران

مورخہ 7-اگست2019 = انیس افسران

مورخہ 3-مارچ2020 = بیس افسران

(د) مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بناء پر defer ہوئے، جن کی تفصیل Annex -C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل اٹھائیس اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ اٹھارہ اسامیوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے لہٰذا اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف دس اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کرکے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کی جائے گی جبکہ پی ایس پی افسران کی ترقی وفاقی حکومت (اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد) کرتی ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر و دیگر چکوک میں منشیات فروشی کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیلات

694: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال کے اکثر دیہات اور میونسپل کمیٹی کمیر منشیات کا گڑھ بنے ہوئے ہیں حکومت ان منشیات بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) منشیات جیسے فعل کی روک تھام کے لئے ضلع ساہیوال میں کوئی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ بنائی گئی نیز قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کرنے والے منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ساہیوال میں مورخہ 01.01.2019 تا 31.8.2019 منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 963 مقدمات درج کئے اور 976 منشیات فروش گرفتار کئے۔ میونسپل کمیٹی کمیر جو کہ تھانہ کمیر کی حدود میں ہے۔ تھانہ کمیر کی پولیس نے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاون کرتے ہوئے 37 مقدمات درج کئے اور 38 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا۔

(ب) منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کے لئے ایک یونٹ Narcotic Investigation Unit (NIU) قائم کیا گیا ہے جس میں منشیات کے مقدمات کی تفتیش میں ماہر آفیسرز شامل ہیں اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بمطابق ضابطہ عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) منشیات فروشوں کے خلاف پہلے ہی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی اور فرائض سے متعلقہ تفصیلات

804: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایس پی لیگل کون تعینات کرتا ہے اور ڈی ایس پی لیگل کے فرائض کیا ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ بسا اوقات ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی التواء کا شکار ہو جاتی ہے صوبہ بھر میں ڈی ایس پی لیگل کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بسا اوقات انسپکٹرز سے ڈی ایس پی لیگل کا کام لیا جاتا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی آئی جی پنجاب کرتا ہے۔ ڈی ایس پی لیگل کے فرائض پولیس ٹریننگ کالجز، یونٹس اور ضلعی سطح پر مختلف ہیں عمومی طور پر ڈی ایس پی لیگل مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

1. دفتر ہذا میں عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ، سیشن کورٹس، سول کورٹس، پنجاب سروسز ٹریبونل اور دفاتر وفاقی / صوبائی محتسب وغیرہ کی طرف سے موصول ہونے والی رٹ پٹیشن ہائے / کیسز کی رپورٹس و کمنٹس بروقت تیار کر کے پیش کرنا۔
2. انچارج مال خانہ و جوڈیشل لاک اپ کے فرائض سرانجام دینا۔
3. مختلف محکمانہ امور میں قانونی مشورہ و معاونت کرنا۔
4. پولیس ٹریننگ کالجز و سکولز میں بطور لاء انسٹرکٹر۔
5. ہیومن رائٹس کیسز سے متعلق رپورٹ سپریم کورٹ کو ارسال کرنا۔
6. عدالت عظمیٰ و عالیہ اور سروس ٹربیونل سے موصول ہونے والے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا CPLA/ICA دائر کرنا۔
7. اس کے علاوہ عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ اور سیشن کورٹس میں پولیس کے متعلقہ تمام معاملات کی پیروی کرنا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 129 ہے لیکن افسران کی کمی ہے اور اس وقت صرف 33 ایس پی لیگل موجود ہیں باقی 96 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) جیسا کہ سوال کے ضمن (ب) کے جواب میں درج کیا گیا ہے صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی کمی ہے۔ جہاں ڈی ایس پیز لیگل موجود نہ ہیں وہاں انسپکٹر لیگل اپنے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ لیگل برانچ کے امور کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

818: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، تھانہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے چوری اور ڈکیتی کی کتنی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلاً آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے مورخہ 11.10.2019 تک قتل کے 215 مقدمات چوری کے 1830 مقدمات، ڈکیتی کے 30 مقدمات اور راہزنی کے 227 مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں 5280 ملزمان گرفتار ہوئے ان مقدمات میں سے چوری، راہزنی اور ڈکیتی کی ٹوٹل ریکوری -/863،49،70،37 ہوئی۔

(ج) مفرور کی گرفتاری کے لئے SHOs صاحبان اور تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے نیز مفرور ملزمان کو ٹریس کر کے گرفتاری کی کوششیں کی جارہی ہیں نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا جارہا ہے CRO کے ریکارڈ سے مدد لی جارہی ہے نامزد ملزمان کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے جارہے ہیں ان کے کال ریکارڈ ڈیٹا کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ جو ملزمان اشتہاری قرار دیئے جاچکے ہیں ان کی جائیداد کی ضبطی کے لئے زیر دفعہ 88 ض ف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں قتل چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے اندراج مقدمہ جات سے متعلقہ تفصیلات

829: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 2019 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، تھانہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں نیز کتنی چوری اور ڈکیتی کی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف حکومت کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحصیل بھیرہ دو تھانہ جات پر مشتمل ہے سال 2019 سے درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل تھانہ وار ذیل ہے:

تھانہ بھیرہ:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	03	09	41

تھانہ میانی:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	00	02	45

(ب)

تھانہ بھیرہ:

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار40مفرور9	گرفتار7مفرور9	گرفتار16مفرور8	گرفتار34مفرور90
	مسروقہ /بازیافتہ	مسروقہ /بازیافتہ	مسروقہ /بازیافتہ
	260000/260000	211500/454400	2346000/31147480

تھانہ میانی:

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار28مفرور19	گرفتار00مفرور00	گرفتار00مفرور5	گرفتار23مفرور47
	مسروقہ /بازیافتہ	مسروقہ /بازیافتہ	مسروقہ /بازیافتہ
	00/00	79500/-	335000/6464665

(ج) مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعلقہ SDPOs/ SHOs کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کریں۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو
کے دفاتر اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

835: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کتنے دفاتر کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اس وقت کتنے بچے زیر کفالت ہیں؟

(ج) افسران اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے، عہدہ کے لحاظ سے تفصیل بیان کی جائے؟

(د) ان بچوں اور افسران پر سالانہ خرچ ہونے والے اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز سالانہ donationسے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل آٹھ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ٹبہ علی پور چک 112، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس DB/42 بہاولپور پر واقع ہیں جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔ بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے

گا۔مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔

(ب) 20۔نومبر2019 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	332
2۔	گوجرانوالہ	107
3۔	فیصل آباد	49
4۔	سیالکوٹ	56
5۔	راولپنڈی	60
6۔	ملتان	38
7۔	بہاولپور	51
8۔	رحیم یار خان	32

(ج) 650 سیٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. فائنل گرانٹ ریلیز حکومتِ پنجاب مبلغ-/471674000روپے
2. خرچ بمطابق reconciliation مبلغ-/427555833روپے
   (i) سیلری-/217201705 روپے
   (ii) کنٹیجنسی-/210354128 روپے

صوبہ میں بچوں کے اغواء، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

853: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آئے روز بچوں کے قتل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور بہت سارے بچوں کو زیادتی کے بعد قتل کیا جاتا ہے؟

(ب) اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر میں کتنے بچے کس کس جگہ قتل ہوئے، اور کتنے بچے زیادتی کے بعد قتل کئے گئے، کتنے بچے اغواء ہوئے اور کتنوں کو بازیاب کرایا گیا؟

(ج) حکومت کی طرف اگست 2018 سے اب تک کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنے ملزمان تفتیش مکمل نہ ہونے پر رہا ہوئے اور کتنے ملزمان کو سزا ہوئی ہے؟

(د) حکومت نے اب تک ان بڑھتے ہوئے قتل کے واقعات کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

سال2018 میں جو بچے قتل ہوئے	98
سال2019 میں جو بچے قتل ہوئے	104
سال2018 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	14
سال2019 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	20

سوال کے جز(الف) کی وضاحت کر دی گئی ہے، بچوں کے قتل کے مقدمات کی سال 19-2018 کے مقابلتاً مقدمات کی تفصیل کے مطابق چھ مقدمات کا اضافہ ہوا ہے نیز زیادتی کے بعد بچوں کے قتل میں بھی چھ مقدمات کا اضافہ ہوا ہے جس میں سے سال 2019 میں چار مقدمات ایک ملزم سہیل شہزادہ کے خلاف درج ہو کر چالان ہوئے ہیں۔اس ملزم کو سزائے موت کا حکم بھی ہو چکا ہے۔

(ب) اگست سے اب تک صوبہ بھر میں زیادتی کے بعد قتل کئے جانے والے بچوں کو اکثر ویران جگہوں، قریبی فصلوں، زیر تعمیر عمارتوں اور غیر آباد جگہوں پر لے جا کر قتل کیا گیا جبکہ صرف قتل ہونے والوں بچوں کو کسی مخصوص جگہ پر نہیں لے جایا گیا۔

قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	92
زیادتی کے بعد قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	18
اغواء ہونے والے بچوں کی تعداد	1056
بازیاب ہونے والے بچوں کی تعداد	971

(ج)

گرفتار ملزمان کی تعداد	1095
عدالت سے رہا ہونے والے ملزمان کی تعداد	71
سزا ہونے والے ملزمان کی تعداد	12

(د) پنجاب پولیس نے اس ضمن میں مقدمات کا بروقت اندراج یقینی بنایا ہے اور تفتیش مقدمات میں فرانزک شہادت ہائے کے عمل کو بہتر بنایا ہے تاکہ اس نوعیت کے مقدمات میں گرفتار ملزمان کو عدالت مجاز سے سزا دلوا کر معاشرے کو ان درندہ صفت لوگوں سے پاک کیا جائے۔ مزید برآں تمام فیلڈ یونٹس کو اس جرم کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی ہدایات اور ایسے مقدمات کی تفتیش کے لئے معیاری ضوابط کار SOPs بھی جاری کئے گئے ہیں۔ حکومت نے دس سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی سزا زیر دفعہ III-373ت پ سزائے موت مقرر کر دی ہے جس سے اس جرم کے ارتکاب میں نمایاں کمی واقع ہو گئی۔

لاہور: ماہ جنوری 2019 سے تاحال

خودکشی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

860: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے افراد کے خلاف خودکشی کے مقدمات کن کن تھانوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک خودکشی کرنے والے کتنے افراد کے خلاف کیس مکمل ہونے کے بعد سزائیں ہوئیں کتنے افراد کو جرمانہ اور کتنے افراد کو معمولی جرمانہ کے بعد رہا کر دیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور:

مقدمہ نمبر 19/372 مورخہ 28.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ غازی آباد لاہور میں درج رجسٹر تحریر ہے کہ مقدمہ ہذا میں محمد طارق ولد بشیر نے اپنے آپ کو بذریعہ پسٹل فائر خودکشی کی نیت سے مضروب کیا تھا جو بیان تھا کہ میری بیوی 4/3 ماہ سے اپنے والدین کے پاس چلی گئی تھی میں مکان میں اکیلا رہتا تھا پریشان ہو کر میں نے اپنے آپ کو خود ہی فائر مارے تھے مقدمہ ہذا مورخہ 10.05.19 کو چالان ہوا جو زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/492 مورخہ 21.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ شمالی چھاؤنی لاہور محمد امتیاز مغل عرف پھاکا ولد فیاض گلی نمبر 9 میں بازار شیخوپورہ مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/652 مورخہ 13.04.19 تھانہ شمالی چھاؤنی جاوید ولد عابد مکان نمبر 5 گلی نمبر 10 رینجر ہیڈ کواٹر مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/1919 مورخہ 27.09.19 بجرم 325 ت پ عرفان ولد ایوب مسیح سکنہ جوڑے پل لاہور مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/221 مورخہ 26.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی برخلاف محمد فیاض ولد نیاز احمد سکنہ پھلروان کے خلاف درج رجسٹر ہوا جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بجھوایا گیا تھا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/426 مورخہ 03.07.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی برخلاف ہارون مسیح ولد یوسف مسیح سکنہ بووالا کے خلاف درج رجسٹر ہوا تھا جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بجھوایا گیا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

عرصہ متذکرہ کے دوران ڈویژن ہذا میں خودکشی کرنے والوں کے خلاف ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔

1. مقدمہ نمبر 13.11.19/946 جرم 325 تھانہ سول لائن (چالان 22.11.19)
2. مقدمہ نمبر 9.12.19/512 جرم 325 تھانہ گڑھی شاہو (چالان 14.12.19)
3. مقدمہ نمبر 25.9.19/571 جرم 325 تھانہ ریس کورس (زیر تفتیش)

4. مقدمہ نمبر680/ 6.11.19 جرم325 تھانہ ریس کورس(چالان8.11.19)

5. مقدمہ نمبر761/ 27.12.19 جرم325 تھانہ ریس کورس(چالان28.12.19)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

2019 سے آج تک ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

مقدمہ نمبر15/19 مورخہ02.01.2019 بجرم325 تھانہ نواں کوٹ لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر1680/19 مورخہ28.09.2019 بجرم325 تھانہ نواں کوٹ لاہور(زیر تفتیش)

مقدمہ نمبر52/19 مورخہ31.01.2019 بجرم325 تھانہ وحدت کالونی لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر238/19 مورخہ26.02.2019 بجرم325 تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر169/19 مورخہ09.03.2019 بجرم325 تھانہ ملت پارک لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر742/19 مورخہ25.10.2019 بجرم325 تھانہ ملت پارک لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر914/19 مورخہ20.06.2019 بجرم325 تھانہ شیر اکوٹ لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر1013/19 مورخہ21.09.2019 بجرم325 تھانہ گلشن راوی لاہور(زیر سماعت)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن آپریشن ڈویژن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں ماہ جنوری 2019 سے تاحال خودکشی کے کل 20 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہیں:

تھانہ نصیر آباد میں (9)، تھانہ کوٹ لکھپت میں (4)، تھانہ گارڈن ٹاؤن میں (1)، تھانہ اچھرہ میں (2)، تھانہ فیصل ٹاؤن میں (1)، تھاہ گلبرک میں (1)اور تھانہ شادمان میں (2) مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

مطابق رپورٹ SDPO صاحبان یکم جنوری تا آج تک تھانہ شاہدرہ میں سات ، تھانہ لوئر مال میں پانچ ، بادامی باغ میں تین ، تھانہ شفیق آباد تین ، تھانہ لوہاری گیٹ میں تین ، تھانہ نولکھا ایک ، تھانہ داتا دربار میں ایک، تھانہ موچی گیٹ میں ایک، تھانہ نیو انارکلی میں ایک اور تھانہ ٹبی سٹی میں ایک مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور:

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

تمام مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن آپریشن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں خودکشی کرنے والے 41 افراد کے خلاف چالان مرتب ہوئے تمام کیس زیر سماعت ہیں اور کسی بھی افراد کو جرمانہ یا رہائی نہ ہوئی ہے۔ دو مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

ڈویژن ہذا میں کل 26 مقدمات 33 افراد کے خلاف درج رجسٹر ہوئے جن کی تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی جارہی ہے جن میں سے پچیس مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

لاہور: ٹریفک وارڈنز کی تعداد اوران میں سے تعینات سے متعلقہ تفصیلات

861: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ٹریفک وارڈنز ہیں نیز کتنے وارڈنز VIP ڈیوٹی دے رہے ہیں اور کتنے ضلعی شاہراہوں پر تعینات ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست کیا گیا ان کے نام، پتا اور عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع لاہور میں کل ٹریفک سٹاف ٹریفک اسسٹنٹ (کانسٹیبل) سے سینئر ٹریفک وارڈن (انسپکٹر) تک 3073 ہیں صرف پانچ ملازمین (دو سینئر ٹریفک وارڈنز اور تین ٹریفک وارڈنز) VIPs کے ساتھ مستقل طور پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلع لاہور کی شاہراہوں پر کل 2525 ٹریفک اہلکار تین شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، جبکہ بقیہ سٹاف سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے مختلف دفاترہائے میں فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2019 میں کوئی ٹریفک وارڈن بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کسی ٹریفک وارڈن کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔

اوکاڑہ: اگست 2018 تا اگست 2019 تک ضلع کے تھانہ جات میں مویشی چوری کے اندراج مقدمات اور برآمدگی سے متعلقہ تفصیلات

870: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک مویشی چوری کے کتنے مقدمات تھانہ وار درج کئے گئے تھانہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں ہونے والے مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اوران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جو مقدمات درج کئے گئے ان میں کتنے مویشی چوری ہوئے تھے اور کتنے مویشی برآمد کئے گئے؟

(د) کیا جن مویشیوں کی ملزمان سے برآمدگی کی گئی وہ اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے ہیں ہر تھانہ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ اے ڈویژن میں مویشی چوری کے تین مقدمات، تھانہ بی ڈویژن میں دو، تھانہ کینٹ میں سات، تھانہ شاہ بھور میں پندرہ، تھانہ صدر اوکاڑہ میں گیارہ، تھانہ راوی میں سات، تھانہ گوگیرہ میں چھ، تھانہ چوچک میں بارہ، تھانہ ستگھرہ میں چھ، تھانہ سٹی رینالہ میں سات، تھانہ صدر رینالہ میں گیارہ، تھانہ شیر گڑھ میں بیس، تھانہ سٹی دیپالپور میں سولہ، تھانہ صدر دیپالپور، امیں 37، تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں 17، تھانہ بصیر پور میں بارہ، تھانہ حویلی لکھا میں 14، تھانہ منڈی احمد آباد میں 9اور تھانہ چورستہ میاں خان میں تین مقدمات درج ہوئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران 269 ملزمان کو گرفتار کرکے بعد از برآمدگی مال مسروقہ حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران 542 مویشی چوری ہوئے اور ان میں سے 247 مویشی برآمد ہو چکے ہیں۔

(د) برآمد مویشی ان کے اصل مالکان کے حوالے کئے جا چکے ہیں تھانہ وار تفصیل ذیل ہے:

تھانہ اے ڈویژن	4	تھانہ صدر اوکاڑہ	15	تھانہ گوگیرہ	22
تھانہ کینٹ	5	تھانہ شاہ بھور	16	تھانہ راوی	10
تھانہ سٹی رینالہ	2	تھانہ رینالہ	2	تھانہ شیر گڑھ	10
تھانہ ستگھرہ	11	تھانہ چوچک	20	تھانہ سٹی دیپالپور	24
تھانہ صدر دیپالپور	44	تھانہ حویلی لکھا	4	تھانہ حجرہ شاہ مقیم	42
تھانہ بصیر پور	10	تھانہ منڈی احمد آباد	4	تھانہ چورستہ میاں خان	2

رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

872: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں لاہور اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل کتنی ایف آئی آرز رجسٹرڈ کی گئیں؟

(ب) ان میں سے ڈکیتی، راہزنی، قتل اور چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج کی گئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں میں جمع کروا دیئے گئے ہیں؟

(د) ان ایف آئی آرز میں کتنی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں اور کتنے افراد اب تک مفرور ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز لاہور میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل 15977 ایف آئی آر ز رجسٹر کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! ڈکیتی 18، راہزنی 524، قتل 88، چوری 3812 ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں! 1712 ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں۔

(د) ان ایف آئی آرز میں 3331 گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں 27 افراد اب تک مفرور ہیں۔

رحیم یار خان: اشتہاری مجرمان کی تعداد
اوران کی گرفتاری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

877: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان شہر میں روز بروز بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کے اشتہاری مجرمان کی تعداد کتنی ہے اوران کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) گزشتہ ایک سال کے دوران منشیات فروشی کے کتنے مقدمات اس ضلع میں درج ہوئے اوران میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر لئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) رحیم یار خان شہر میں روٹین کے جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے جس سے شہریوں میں کوئی اضطراب یا بے چینی نہ پائی جاتی ہے تاہم روٹین کے کرائم کو روکنے کے لئے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1. سابقاریکارڈیافتہ مجرمان کی سرگرمیوں کی نگرانی۔
2. ملزمان کی گرفتاری کے لئے مسلسل ریڈ۔
3. مخصوص اوقات میں جنرل ہولڈاپ۔
4. ہر وقوعہ کی اطلاع پر پولیس کو فوری تحرک۔
5. سابقاریکارڈیافتہ ملزمان کی عدالت سے نیک چال چلن بارے ضمانت۔
6. شہری اور آبادی والے علاقوں میں CCTV کیمروں کی تنصیب۔
7. گرفتار ملزمان کی درست انٹیروگیشن۔
8. اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی مہم۔
9. مؤثر پٹرولنگ اور ٹھیکری پہرہ کا قیام۔
10. پولیس افسران کی عوام تک زیادہ سے زیادہ رسائی۔

مندرجہ بالا اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ جرائم بر خلاف مال میں ملوث متعدد گینگ گرفتار کئے جاکر ان سے مال مسروقہ بر آمد ہو چکا ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت مجرمان اشتہاری کی تعداد 6192 ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ یہ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے جبکہ دیگر مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ ان کی ممکنہ جگہوں پر باقاعدگی سے ریڈ کرتی ہیں تاکہ انہیں جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ مجرمان اشتہاری کی منقولہ ، غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کے لئے کارروائی زیر دفعہ 88ض ف عمل میں لائی جارہی ہے جو مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں ان کے ریڈ نوٹس جاری کروانے کا تحرک کیا گیا ہے۔ مقدمات کے مدعیوں سے

مسلسل رابطہ ہے مجرمان اشتہاری کے عزیز واقارب کے فون ڈیٹا کی نگرانی کی جارہی ہے۔

(ج) رپورٹ مقدمات1544، مکمل چالان:1544

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو

کے سنٹرز میں بچوں کے ماہانہ خرچ سے متعلقہ تفصیلات

887: جناب سمیع اللہ خان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے سنٹرز میں کتنے بچے موجود ہیں اور فی بچہ ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟

(ب) ان بچوں کی فلاح وبہبود اور تعلیم کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر اہتمام بچوں کا کفالت خانہ لاہور میں کہاں واقع ہے اور اس کفالت خانہ میں کتنے بچے مقیم ہیں اور اس کا ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) 10۔مارچ2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	345
2۔	گوجرانوالہ	107
3۔	فیصل آباد	58
4۔	سیالکوٹ	69
5۔	راولپنڈی	48
6۔	ملتان	54
7۔	بہاولپور	64
8۔	رحیم یار خان	40

اور فی بچہ ماہانہ خرچہ11,190 روپے ہے۔

(ب) درج بالا چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں۔ بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھریلو طرز پر رکھا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مدنظر رکھ کر مینیو بنایا جاتا ہے تاکہ بچوں کو موٹاپے اور ذیابیطس اور دیگر امراض سے بچایا جاسکے۔ اگر بچے کسی قسم کی مرض کا شکار ہو جائیں تو ان کا بہترین علاج کروایا جاتا ہے نیز ہر انسٹیٹیوٹ میں نرس اور میڈیکل سٹاف موجود ہے جو بچوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس)، انگوری باغ سکیم، لنک شالیمار روڈ پر واقع ہے یہاں اس وقت چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن لاہور میں 345 بچے مقیم ہیں اور ماہانہ فی کس بچہ خرچہ 11,190 روپے ہے۔ ٹوٹل ماہانہ خرچہ X11,190345 3860550/- روپے ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں جھوٹی

ایف آئی آر کے اندراج کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

897: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت جھوٹی ایف آئی آر کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

سال 2019 میں کل 490155 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اب تک 27894 مقدمات مبنی بر حقیقت نہ ہونے کی بنیاد پر خارج ہو چکے ہیں اور ان میں رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہے۔انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے مورخہ 15.05.2019 کو تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ان ہدایات کی روشنی میں اب تک 4590 مقدمات میں کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ عمل میں لائی جا چکی ہے۔تاہم بقایا مقدمات میں بھی حسب ضابطہ کارروائی کا تحرک جاری ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں
تھانہ جات کی تعداد آبادی کے تناسب سے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

905: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان حلقہ پی پی۔264 میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے تمام تھانہ جات کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں کتنی نفری موجود ہے نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں جو گرفتار نہیں کئے گئے ان کے گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور گرفتار نہ ہونے والے اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

جناب عالی: مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہے:

نام تھانہ	نام علاقہ
تھانہ آباد پور	نبی پور، چک وہیہ، کچہ گوپانگ ، فتح پور ٹوانہ، احسان پور، دولت پور، بیٹ میر محمد، آباد پور، نوناری، نظام آباد، چک 48/NP وزیر، 49/NP، مڈمنٹھار ، ہیڈ دیگی ، ٹھل، کچہ محازی، رسول پور، 47/NP راجن پورکلاں، کڑمان سنگھ، بیٹ اللہ وسایا، مسلم آباد، 46/NP ، پہوڑاں ، مکھن بیلہ ، راجن پورخورد، کوٹ کرم خان، فضل آباد، ڈیرہ ڈاہراں، جندوڈہ، پیر عبدالمالک، شیریں، شیخ بھکر۔
تھانہ اقبال آباد	شینہ والا، قیصر چوہان، بدلی شریف پیر بھورا سلطان، پیرولی محمد سلطان، قادر آباد، اشرف آباد، عبدالرحمان، یہودی پورماچھیاں، علی پور ماچھیاں، 52/NP،53/NP
تھانہ صدر صادق آباد	روتی، پیر فتح دریا، علی پور،اقبال نگر، کوٹلہ حیات،کوٹ فقیرہ، محمد پور کیکری، بہادر پور، سنجر مشائخ، رانجھے خان، روشن بھیٹ، میرل عبدالواحد کھمپڑہ، واسہ، کوٹ موہانہ ،رحموں، امیر علی بھیٹ، 164 S/A /P
تھانہ بھونگ	کوٹ غلام میراں، نذر محمد چھلن، جمال دین والی، سیدپور۔

(ب) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں / تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ چوک بہادر پور میں تقسیم کرنے کی تجویز ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ نقشہ جات تیار کروائے جا رہے ہیں بہت جلد تجویز سنٹرل پولیس آفس پنجاب لاہور بھجوائی جائے گی۔ باقی تھانہ جات میں ابھی تقسیم کی ضرورت نہ ہے۔ امن عامہ کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔

(ج)

تعیناتافسران وملازمان تھانہ آبادپور

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	02	05	05	28

تعیناتافسران وملازمان تھانہ صادق آباد

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	03	05	02	33

تعیناتافسران وملازمان تھانہ بھونگ

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	-	05	03	27

مذکورہ تھانہ جات میں تعینات کل نفری

SHO	SI	ASI	HC	FC
04	07	22	15	128

تھانہ بھونگ میں آٹھ پک اپ اور تین بکتر بند۔ تھانہ صدر صادق آباد میں تین پک اپ آبادپور تین پک اپ اور اقبال آباد میں دو پک اپ گاڑیاں موجود ہیں۔

(د)

نام تھانہ	کل مجرمان اشتہاری	گرفتار مجرمان اشتہاری	بقایا مجرمان اشتہاری
آبادپور	545	425	120
اقبال پور	587	365	222
صدر صادق آباد	662	369	293
بھونگ	609	235	374
کل	2403	1394	1009

ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے یہ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے۔

(ہ) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں، تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ بہادر پور میں تقسیم کرنے کی تجویز ہے۔ مجرمان اشتہاری کا کال ڈیٹا باقاعدگی سے مانیٹر کیا جارہا ہے اور باقاعدگی سے ان کی گرفتاری کے لئے ریڈ بھی جاری ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88ض ف کے لئے بھی تحرک جاری ہے۔ مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے مسلسل مہم جاری ہے۔

صوبہ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے
تحت لگائے گئے کیمروں اوران کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

915: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کتنے شہروں میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں کیا یہ کیمرے درست حالت میں کام کررہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت سیف سٹی پراجیکٹ کو مزید وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگرہاں توکب تک اس پراجیکٹ کومزید وسیع کیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیرانتظام تاحال لاہور اور قصور شہر میں جدید طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً60 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کررہے ہیں تاہم متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بناء پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔

(ب) پنجاب سیف سٹیز پراجیکٹ کو حکومت مزید شہروں میں بھی وسعت دینا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈی جی خان اور تونسہ میں سیف سٹی کے تحت پراجیکٹ کے لئے پری کوالیفکیشن (بمطابق قوانین خریداری پنجاب) کا عمل شروع ہو چکا ہے جو کہ بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر شہروں میں راولپنڈی، مری اور فیصل آباد میں بھی اسی طرز کے منصوبہ جات لگائے جائیں گے۔

لاہور شہر میں سال2018 سے
تاحال تھانوں میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

925: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سال 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے جرائم کے مقدمات درج ہوئے ہیں کن کن تھانوں کی حدود میں ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کی طرف سے جگہ جگہ ناکہ لگانے اور چیکنگ کرنے کے باوجود لاہور شہر میں جرائم پر قابو نہیں پایا جاسکا بلکہ ناکہ لگانے والے اہلکار مجرموں کو پکڑنے کی بجائے عوام کو تنگ کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں چوری، ڈکیتی، راہزنی کی روزانہ درجنوں وارداتیں ہورہی ہیں اور پولیس بے بس نظر آتی ہے؟

(د) لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوتی صورتحال کے پیش نظر حکومت کے طرف سے کیااقدامات اٹھائے جارہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور شہر میں سال 2018 میں جرائم کے کل مقدمات 86061 اور سال 2019 میں جرائم کے کل مقدمات 124961 درج ہوئے۔

(ب) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ پولیس کی طرف سے عوام الناس کی جان و مال کے تحفظ اور جرائم کی روک تھام اور پیشہ ور ڈاکوؤں، چوروں اور پیشہ ور جرائم میں ملوث ملزمان کی بیخ بنی کے لئے اہم مقامات پر ناکہ بندی کی جاتی ہے ناکہ بندی سے قبل تمام لوئر اینڈ اپر سبارڈینیٹ کو بریف کیا جاتا ہے کہ عوام الناس سے حسن سلوک سے پیش آئیں اس سلسلہ میں عوام الناس کی شکایت موصول ہونے پر اہلکاران کی انکوائری کی جاتی ہے اور ان کے خلاف قصور وار ہونے کی روشنی میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ لاہور میں چوری ڈکیتی، راہزنی سنگین کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے سنگین کرائم کا ٹائم وار وقوعہ تجزیہ کر کے متاثرہ مقامات اور متاثرہ اوقات کی نشاندہی کرتے ہوئے جیسے سنگین جرائم کے انسداد کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ کرائم پکٹس میں پیدل اور موبائلز گشت لگائی جاتی ہے اور سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ڈیوٹی کا مناسب بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو سکے۔

لاہور: جنوری2019 تا دسمبر2019
میں قتل چوری، ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

973: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر2019 تک قتل، چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی کتنی وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں اور کن کن علاقوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں؟

(ب) ایک سال کے دوران لاہور کے کس تھانے کی حدود میں سب سے زیادہ جرائم کے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس اور حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور:

لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک قتل کے 412، چوری کے 52487، ڈکیتی کے 82 اور دیگر جرائم کے 74402 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

لاہور شہر کے ذیل تھانہ جات میں زیادہ واردات رپورٹ ہوئی ہیں۔

تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ مغلپورہ میں 2065 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ SDPO صاحبان ڈویژن ہذا میں یکم جنوری 2019 تا 31۔دسمبر 2019 کے عرصہ کے دوران قتل کے 86، ڈکیتی کے 17، چوری کے 18440 اور دیگر (متفرق کرائم) کے 17323 مقدمات درج ہونا پائے گئے ہیں تاہم یہ وارداتیں کسی مخصوص علاقہ میں نہ ہوئی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

سال 2019 صدر ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 13 تھانوں میں قتل کے 97، چوری 10286، ڈکیتی 44 اور راہزنی کے 727 اور دیگر جرائم کے 10454 مقدمات اور کل 21608 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔راہزنی جو تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات سب سے زیادہ درج رجسٹر ہوئیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

سال 2019 میں ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں جنوری 2019 تا دسمبر 2019 تک بارہ تھانوں میں قتل کے 56 مقدمات، چوری کے 6337 مقدمات اور ڈکیتی کے 14 مقدمات درج ہوئے اور دیگر جرائم کے 11868 مقدمات درج ہوئے اور علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں سب سے زیادہ واردتیں رپورٹ ہوئیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

سال 2019 سٹی ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 22 تھانوں میں قتل کے 91، ڈکیتی کے دو، چوری کے 10304 و دیگر جرائم کے 16727 ٹوٹل 27124 درج رجسٹر ہوئے تھانہ شاہدرہ میں سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

سال 2019 اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک دس تھانوں میں قتل کے 38، ڈکیتی کے دو، چوری کے 2565 اور دیگر جرائم کے 8457 مقدمات اور کل 11062 مقدمات رپورٹ ہوئے جو تھانہ نواں کوٹ میں سب سے زیادہ 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور:

ایک سال کے دوران لاہور کے علاقہ تھانہ شاہدرہ کی حدود میں 3358 سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران کینٹ ڈویژن لاہور علاقہ تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران صدر ڈویژن میں علاقہ تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں سال 2019 کے دوران علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج ہو کر حوالے انوسٹی گیشن ونگ ہوئے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران سٹی ڈویژن میں علاقہ تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں علاقہ تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ، اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے ڈویژن ہذا میں گشت و ناکہ بندی کو مؤثر بنایا گیا ہے، علاوہ ازیں علاقہ کی PRU اور ڈولفن سکواڈ سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے تا کہ عوام الناس کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کے سلسلہ میں صدر ڈویژن میں گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈالفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی سرکاری گاڑیاں اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020.

مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020."
>
> Now, the question is:
>
> "That the motion for the the suspension of rules be carried."

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال

جناب سپیکر: جی، میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں جس کے فضل و کرم سے آج تحفظ بنیاد اسلام بل منظور ہوا جو کہ ایک تاریخی بل ہے۔ یہ بل دین اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے لئے انشاء اللہ سنگ میل ثابت ہوگا۔ وفاق اور صوبے اس معاملے میں ہماری تقلید کریں گے اور وفاق سمیت تمام صوبے اس بل کو پورے پاکستان میں نافذ کریں گے۔ خصوصی طور پر اس بل کے Section-3(6)(f) کو Pakistan Penal Code 1860 کی شق نمبر 295 میں شامل کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ تمام مقدس ہستیوں کی عزت اور ناموس کی حفاظت ہو سکے جس میں آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ، تمام انبیاء کرام، تمام آسمانی کتابیں، تمام فرشتے اور تمام صحابہ کرامؓ شامل ہیں تاکہ اسلام کی بنیادوں کی حفاظت ہو سکے۔

میں سپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے بھی اس میں ذاتی دلچسپی لی۔ میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے دن رات لگا کر اس بل کی تیاری، بل پیش کرنے اور بل منظور کرنے میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔

میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا بھی تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساری کابینہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اس بل کو منظور کرایا۔

میں اس بل کا پس منظر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تقریباً ایک سال قبل تین ایسی کتابوں کا معاملہ سامنے آیا جس میں ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین اور اسلام کے بارے میں نہایت گھٹیا اور توہین آمیز زبان استعمال کی گئی اس پر وزیر معدنیات جناب عمار یاسر نے فوری طور پر ایک قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ پھر ہم نے ضروری سمجھا کہ

اس پر قانون سازی کی جائے۔ اس سلسلے میں صوبائی وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں ایک سپیشل کمیٹی قائم کی گئی۔

میں یہاں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی کوششوں کو سراہتا ہوں کہ اُن کی سربراہی میں اس سپیشل کمیٹی نے اس معاملے پر دن رات کام کر کے کتابوں کا کھوج لگایا، پیش بندی کے لئے سفارشات تیار کیں جو آج تحفظِ بنیادِ اسلام بل کے نام سے آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس کمیٹی میں اس قرارداد کو پیش کرنے والے جناب عمار یاسر، قائد حزب اختلاف میاں محمد حمزہ شہباز شریف،وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس، کمیٹی کے دیگر ممبران میاں شفیع محمد، جناب محمد کاشف محمود، جناب محمد معاویہ، جناب محمد الیاس، سید حسن مرتضٰی شامل ہیں جن کا میں تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی ، مفتی منیب الرحمٰن، قاری حنیف جالندھری، مولانا طاہر اشرفی اور تمام مکاتبِ فکر کے علماء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں خاص طور پر سیکرٹری پنجاب اسمبلی جناب محمد خان بھٹی ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور جناب عنایت اللہ لک، سیکرٹری قانون جناب نذیر گنجیانہ،خاص طور پر سیکرٹری اطلاعات راجہ جہانگیر نے بڑا کام کیا، مولانا زاہد راشدی، سید کفیل شاہ اور تمام پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈر، تمام ممبران اسمبلی اور خاص طور پر جناب خلیل طاہر سندھو کی اس میں بڑی کاوشیں ہیں انہوں نے اس میں اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی بھرپور نمائندگی کی، سردار مہندر پال سنگھ اور سردار رمیش سنگھ اروڑا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے دین اسلام کی خدمت کے لئے مزید قبول فرمائے اور ہم ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک عمل کا حصہ بننے والے تمام احباب کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!(خراج تحسین)

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وزیر معدنیات جناب عمار یاسر اس کے محرک ہیں اُس کے بعد اس سارے معاملے کو آگے لے کر چلنے کا سارے کا سارا سہرا آپ کے سر ہے۔ آپ نے قابل لوگوں کو چُنا اور یہ معاملہ کابینہ

کے سپرد کیا، کابینہ نے اس معاملے کو سراہا، سارے ایوان اور ساری پارلیمانی پارٹیوں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا لیکن اس معاملے کی نشاندہی کے بعد سب سے اہم کردار آپ کا ہے اس پر میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور آپ کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا صلہ اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک نیک اور اتنا بڑا کام unanimously ہو رہا تھا اُس دوران below average ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی گئی اُس پر میں افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور میں ایک بار پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (خراج تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، حافظ عمار یاسر!

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر):

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

جناب سپیکر! آج کا دن بہت بڑا دن ہے۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں اور پھر میں آپ کو، تمام ہاؤس کو اور تمام پارٹیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! تمام انبیائے کرام علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء خاتم النبین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جن پر میرے اور آپ سب کے ماں باپ قربان، آپ ﷺ کی آل آپ ﷺ کی اولاد آپ ﷺ کے تمام اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے جو

اس اسمبلی نے کام کیا ہے۔ ہم اسمبلی کے ایک ایک فرد کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! آپ نے آج نہیں ہمیشہ ناموس رسالت ﷺ کا خیال رکھا ہے۔ آپ کا ایک خاندانی پس منظر ہے کہ جب بھی دین کے خلاف سازش ہوئی ہے آپ کا خاندان دین کی حفاظت کے لئے سب سے آگے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندان کا اپنے مبارک دین کے لئے انتخاب کیا۔ چودھری ظہور الٰہی شہید نے تحفظ ختم نبوت ﷺ کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ختم نبوت ﷺ کی تحریک میں جن جن لوگوں نے حصہ لیا اللہ تعالیٰ نے اس مبارک دین کی برکت سے آج تک اُن لوگوں کا نام زندہ رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس موقع پر ذوالفقار علی بھٹو شہید کا بھی ذکر کرتا ہوں کہ جنہوں نے ختم نبوت ﷺ کے تحفظ کا اقدام کیا تھا پیپلز پارٹی آج بھی اس کا صلہ کھا رہی ہے۔ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جن پر ہمارے ماں باپ قربان، جو شخص بھی خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے تحفظ کے لئے اٹھے گا تو اللہ کی قسم اللہ کی قسم اس کی نسلیں سرسبز و شاداب رہیں گی۔ ان کے اوپر کوئی آنچ نہیں آسکتی اور ان کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! میں ایک ایک ممبر سے appeal کرتا ہوں کہ ہمارے ملک میں internationally سازشیں ہو رہی ہیں، روزانہ کوئی نہ کوئی سازشی اپنی سازش کرتا ہے کہ ختم نبوت ﷺ کے قانون میں یہ کریں وہ کریں۔ (کاغذات دکھاتے ہوئے)

جناب سپیکر! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں 2017 سے ہائی کورٹس میں پھر رہا ہوں، میں اسلام آباد ہائی کورٹ میں گیا ہوں کہ اس پاکستان میں خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہوئی ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مجھ پر گزر رہی ہے یا (کاغذات دکھاتے ہوئے) میں یہ اٹھا کر پھر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! ہماری جو قرارداد تھی اس کا یہ حصہ تھا کہ اس پاکستان میں خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اگر عزت محفوظ نہیں ہے تو پھر ہمیں زندہ رہنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس ملک میں قرآن کریم کی بے حُرمتی ہوئی ہے لیکن کوئی قانون حرکت میں نہیں آیا۔ میں ایف آئی اے کے پاس گیا۔ میری پوری ٹیم پھِر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا اس دین کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی گئی، ان کے کارٹون بنائے گئے، خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اس پاکستان کے اندر کارٹون بنائے گئے۔ ہم باہر والوں کو روتے ہیں لیکن ہمارے ملک کی کیا صورتحال ہے؟ اللہ کی قسم اس طرح ملک میں امن نہیں آسکتا۔

جناب سپیکر: جناب عمار یاسر!اس قانون کے بننے سے انشاء اللہ یہ سب کچھ رُک جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کام لیا ہے اور آج کی اسمبلی اور تمام ممبران نے ایک تاریخ رقم کی ہے۔ ہم انشاء اللہ دیکھیں گے کیونکہ اس طرح کے معاملات کو روکنے کی آج بنیاد رکھ دی گئی ہے اور انشاءاللہ یہ رُک کر رہے گا۔

میں یہاں خاص طور پر مولانا منظور احمد چنیوٹی (مرحوم) کا ذکر کروں گا۔ ان کے صاحبزادے جناب محمد الیاس نہیں آئے۔

آپ سب کو یاد ہوگا کہ میں جب پہلے سپیکر پنجاب اسمبلی تھا تو مولانا منظور احمد چنیوٹی (مرحوم) نے بڑا تاریخ ساز کام کیا تھا اور ہم نے یہاں ایک قرارداد پاس کی تھی جس کے نتیجے میں ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھا گیا تھا۔ مجھے جناب محمد الیاس نے خود کہا تھا کہ میں نے آج تقریر کرنی ہے شاید وہ ابھی نہیں آئے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر!ہمارے ملک کے اندر نعوذباللہ من ذالک یہ قانون۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔جناب عمار یاسر!بیٹھ جائیں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔ میں نے اپوزیشن کو بھی وقت دینا ہے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ ہمارے وزیر قانون کی سربراہی میں جو کمیٹی قائم کی گئی تھی ابھی تک اس پر کام مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آج قانون بن گیا ہے انشاءاللہ اب اس پر عملدرآمد ہو گا۔ ہم اس معاملہ پر بھی جناب محمد بشارت راجہ کے ساتھ بیٹھ کر علیحدہ کمیٹی بنا لیں گے۔ آپ فکر نہ کریں اور اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج آپ نے ایک مبارک فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے ایسا کام لینا چاہتا ہے تو وہ اپنے بندوں کو مقرر کرتا ہے۔ میں آپ کو یہ بل منظور ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے کمیٹی کے ممبران میں لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف، مجھے اور ہمارے دیگر ممبران کو شامل کیا۔ آپ یقین جانئے کہ مجھے بہت زیادہ خوشی ہے کہ پہلی دفعہ Holy Bible، تورات، زبور اور انجیل کا بھی ذکر آیا۔

جناب سپیکر! آپ نے جو بات فرمائی ہے وہ سو فیصد درست ہے کہ اب کبھی یہ بات نہیں ہو گی، ویسے بھی right to expression یا right to freedom جیسی باتیں کتابوں میں ضرور اچھی لگتی ہیں لیکن جو باتیں کسی کو hurt کرتی ہیں چاہے وہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہوں یا Jesus Christ ہوں یا Holy Bible کے بارے میں ہوں یا جو دوسرے ہمارے الہامی مذاہب کے بارے میں ہوں ان کا تدارک ہو گا۔

جناب سپیکر! میری طرف سے اور تمام minority ممبران کی طرف سے آپ کے لئے بہت سی دعائیں۔ میں اور تو کچھ نہیں دے سکتا لیکن دعا دے سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اس کا اجر دے۔ حافظ عمار یاسر بھائی کو جس نے بڑا جرأتمندانہ قدم اٹھایا انہیں بھی اجر دے، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بھی اجر دے۔ یہ آپ کی کمال مہربانی ہے کہ آپ نے ان کو کمیٹی میں شامل کیا، وہ میٹنگز میں آئے اور انہوں نے بھی اس میں اپنی پوری consent ظاہر کی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک نیک کام کا آغاز ہوا ہے اس کا انجام پاکستان اور پوری قوم کی تقدیر بدل دے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ نے اس کام میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے یہ ذکر کروں گا کہ آج سے دو تین دن پہلے ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا۔ میں اس پر بڑا شرمندہ ہوں کہ جو react میں نے کیا وہ کم از کم مجھے نہیں کرنا چاہئے تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس کام کی ستر کی دہائی میں بنیاد رکھی اور اسے آئین کا حصہ بنایا۔ یہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا جس پر دستخط کرتے ہوئے جناب ذوالفقار علی بھٹو کے یہ الفاظ تھے کہ میں ایک آرڈیننس یا ایکٹ پر دستخط نہیں کر رہا بلکہ میں اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر رہا ہوں۔ اس وقت اس ملک کے اندر جو قوتیں طاقتور تھیں وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس وقت ہمارا سارا دفاع انہی لوگوں کے ہاتھوں میں تھا وہ چاہے ائر چیف تھے، چاہے چیف آف آرمی سٹاف تھے لیکن اس کے باوجود اس مرد مومن اور مرد مجاہد نے ایک ایسا کام کیا جیسا کہ ابھی جناب عمار یاسر کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ بندے منتخب کرتا ہے اور اس کا آپ کو credit جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا اور یہ نیک کام آپ کے ہاتھوں سے کروایا۔ میں آپ کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت و توفیق دے کہ ہم اس ملک کے اندر امن پیدا کر سکیں اور اس ملک کے اندر کسی کے شعار کو نشانہ نہ بنا سکیں۔ اس ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے ہم اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر اپنے اپنے نظریات اور اپنے اپنے عقائد کے ساتھ زندہ رہیں اور اپنے عقائد دوسروں پر کہیں بھی مسلط نہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ میرے دوستوں نے اور خاص طور پر حافظ یاسر عمار نے یہ ساری تحریک چلائی اور ایک قرارداد لے آئے اس پر میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ چیئر پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا mind set دیکھا جاتا ہے اور اُن کو جانچا جاتا ہے یعنی وہ ذات جن کی وجہ سے ہم اسلام میں داخل ہوئے اگر اُن پر کوئی question mark کرے تو کرسی پر بیٹھے ہوئے کیسے تڑپتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں آپ کو اور آپ کے خاندان کو بڑے عرصہ سے جانتا ہوں کیونکہ ہمارے بزرگوں کا ایک تعلق ہے۔ جیسے حافظ صاحب نے فرمایا کہ ہر اس معاملے میں جہاں اسلام اور رسالت مآب ﷺ کی بات آئی تو آپ لوگ تڑپے ہیں۔ آپ نے پچھلے بجٹ اجلاس میں ایک قانون سازی کی جو آج تک appreciate ہو رہی ہے۔ آپ اس صوبے اور اس ملک میں کسی بھی فتنہ کو ختم کرنے کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں تاکہ جن معاملات سے ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں یا ہمارے اوپر question mark آتا ہے وہ دوبارہ رونما نہ ہوں۔ جن کی وجہ سے آپ سارا دن لاالہ الااللہ پڑھتے رہیں لیکن ساتھ محمد رسول اللہ نہ پڑھیں تو آپ کو مسلمان کوئی نہیں کہے گا۔ جن کی وجہ سے ہم مسلمان کہلواتے ہیں اُن پر اگر اس طرح کی باتیں شائع ہوں اور ہم سب اس پر خاموشی سے درگزر کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے بڑے افسوس کا مقام ہے اور ہم پر بھی question mark لگنا چاہیے۔ آج جو قانون سازی متفقہ طور پر ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ گیارہ کروڑ لوگوں کی آواز ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تحفظ رسالت کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا میں قربانی دی اور یہی وجہ تھی کہ اُس وقت جب رسالت مآب ﷺ پر حرف آنے لگا تو انہوں نے اپنا پورا کنبہ شہید کروا دیا لیکن رسالت مآب ﷺ پر آنچ نہیں آنے دی اور آج تک ہم اس قربانی کو یاد کرتے ہیں۔ جو شخص بھی اس میں حصہ ڈالے گا تاریخ میں اُس کو سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ہونے والی قانون سازی اور جو آج ہوئی ہے اس پر آنے والی نسلیں آپ کا بھی شکریہ ادا کریں گی اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کریں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے اور ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے لہٰذا میں اب گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس قانون پر عملدرآمد میں کوئی کمی نہ آئے کیونکہ ہمیشہ کچھ کمی بیشی یا خرابی implementation میں ہی آتی ہے۔ دوسرے قوانین پر عملدرآمد کرنے میں کچھ کمی بیشی رہے تو وہ بھی قابل برداشت نہیں ہے لیکن اُس کو ignore کیا جا سکتا ہے البتہ جو قانون سازی پہلے یا آج کروائی گئی ہے اگر اس پر عملدرآمد میں کوتاہی برتی جائے تو وہ ہمارے لئے

بڑا لمحہ فکریہ ہوگا لہٰذا آپ کی وساطت سے حکومتِ پنجاب سے میری یہ اپیل ہے کہ اس کی implementation میں بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ بہت شکریہ

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: وزیر قانون! جناب سعید اکبر خان کی بڑی valid تجویز ہے لہٰذا جس طرح آپ کی کمیٹی نے اتنی محنت کی ہے اسی طرح اس قانون پر implementation کے حوالے سے ایک کمیٹی permanently follow کرتی رہے تو بہتر ہے تاکہ implementation کے حوالے سے اگر کوئی issue آئے تو وہ کمیٹی اس پر working کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہوگی کہ already جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کو ہی continue کروایا جائے تاکہ یہی کمیٹی implementation بھی کروائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بہتر ہے کیونکہ آپ سب ممبران نے دو ماہ تک کام کیا ہے بلکہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی میٹنگز attend کرتے رہے ہیں اور سب ممبران نے اچھا contribute کیا ہے لہٰذا یہی کمیٹی implementation کے لئے کام کرے تاکہ اگر ایسا کوئی issue آئے تو اسی کمیٹی میں آجائے۔ یہ جناب سعید اکبر خان کا پوائنٹ valid ہے۔

ابھی اس پر بات کرنے کے لئے سید یاور عباس بخاری کی request آئی ہے جن کے بعد جناب محمد بشارت راجہ بات کر لیں گے۔ سید یاور عباس بخاری! مختصر بات کیجئے گا کیونکہ اگلے ایجنڈے پر بھی کام کرنا ہے۔ ابھی سید یاور عباس بخاری اور جناب محمد بشارت راجہ بات کر لیں گے لیکن کل اس discussion کو continue کریں گے۔

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّل فَرَجَھُم

جناب سپیکر! سب سے پہلے ہمارے حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کو اس بڑے کارنامے پر ایک مشترکہ مبارکباد ہو کیونکہ آج بہت عظیم دن ہے۔ جو کچھ کتابوں میں لکھا جاتا ہے اور جس قسم کی بھونڈی باتیں کی جاتی ہیں ہم لوگوں نے آج یہ قانون سازی کر کے foreign agents کے خلاف بھی بہت بڑا اقدم اٹھایا ہے۔ اس ملک میں ایک unity تھی چاہے یہاں پر مسلم، عیسائی، ہندو

یا سکھ ہوں لیکن ہم سب ایک قبیلے اور فیملی کے طور پر رہتے تھے۔70 کی دہائی کے بعد جب اس ملک کے اندرforeign intervention شروع ہوئی تب سے ہمارے اندر نفاق پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ ہم لوگ تفرقہ بازیوں میں پڑ گئے اور ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کون کیا کہہ رہا ہے؟ ہم لوگوں نے ایک دوسرے پر صرف اور صرف انگلیاں اُٹھائیں اور پتھر مارے۔

جناب سپیکر! آج آپ نے جو قانون سازی پاس کی ہے اس سے آپ قوم میںunity واپس لے آئے ہیں۔ ہم لوگوں کو ایک دوسرے کا لحاظ کرنا پڑے گا اور ہمیں بطور پارلیمنٹیرین لیڈر بن کر اپنے اپنے علاقوں میں جا کر اس بل کے بارے میں لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اس بل کی اہمیت کیا ہے۔ یہ وہ بل ہے جو صرف خاتم الانبیاء اور سردار الانبیاء کا تحفظ نہیں کرتا بلکہ یہ ہمارے ایک لاکھ 24 ہزار پیغمبروں کی عزت کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ ہم لوگوں کو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جہاں پر پاک نبی ﷺ کا نام آئے، اُن کی پاک ازواج کا نام آئے، اہل بیت کا نام آئے اور پاک اصحاب کا نام آئے تو ہم کسی کو جرأت نہ دیں کہ وہ اس قسم کا کام کریں، اس قسم کی باتیں لکھیں یا بولیں جو ہماریunity میں تفرقہ ڈالتے ہیں۔ جہاں پر ہماریunity خراب ہو گئی وہاں پر یہ ملک بالکل پارہ پارہ ہو جائے گا اور ہم اس چیز کو بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! ایک دفعہ پھر آپ کو، اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کو مبارک ہو کیونکہ آج بہت بڑا دن ہے۔ ہم اس دن کو خوشی سے بھی منائیں اور آگے تبلیغ بھی کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: راجہ یاور کمال خان! صرف دو منٹ میں ذرا جلدی بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز و اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (راجہ یاور کمال خان): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھےfloor دیا۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی حافظ عمار یاسر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہ قرارداد اسمبلی میں لے کر آئے۔ اسمبلیاں پہلے بھی تھیں، ممبر پارلیمنٹ پہلے بھی لوگ منتخب ہوتے تھے اور آئندہ بھی ہوں گے لیکن یہ شاید اللہ کی مہربانی سے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اتنا تاریخ ساز لمحہ ہم سب کے حصے میں آیا ہے جو کہ بہت کم لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میں اپنی حکومت کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں اپنے وزیراعظم جناب عمران خان کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ ہمارے وزیراعظم جناب عمران خان نے اقوام متحدہ میں تقریر کی تھی اور internationally انہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا تھا اور اسے condemn کروایا تھا کہ ہماری آل اور اولاد ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہونے کو تیار ہے تو internationally اس کی recognition پہلی دفعہ پوری دنیا میں ہمارے وزیراعظم نے کروائی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اچھے لوگوں سے اچھا کام لیتا ہے تو میں اس اسمبلی کے توسط سے تمام بھائیوں اور تمام فاضل ممبران کے توسط سے آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ آپ نے بڑی دلجمعی کے ساتھ اس بل کو بڑی جلدی لا کر اسمبلی سے منظور کروایا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ایک واقعہ یہاں ہوا کہ ایک فاضل ممبر آئے اور مجھے نہیں سمجھ آئی کہ ہم سب یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ تو آج سب کے لئے بڑا قابل فخر دن ہے کہ آج یہ بل پاس ہوا۔ وہ کس بات پر condemn کر رہے تھے اور پریس گیلری کی طرف دیکھ کر کس بات پر شور مچا رہے تھے تو ان کا یہ عمل قابل مذمت ہے کیونکہ جب اتنا تاریخ ساز دن تھا تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب یہ طے ہوا ہے کہ اسی معاملے کے اوپر ہم speeches کے لئے کل continue کریں گے اور کل جناب محمد وارث شاد open کریں گے۔ اس وقت آپ explain کر دینا اور اب ہم بل کو take up کریں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے جو فرمایا ہے تو اس معاملے پر اگر ایک دن مزید بھی دینا پڑے تو ہمیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کل کا دن اس کے لئے رکھا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ہر ایک ممبر کو اس معاملے پر بھرپور بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ کل کا دن اس کے لئے رکھ دیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: کل اس معاملے پر جناب محمد وارث شاد speech کرکے open کر لیں گے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Ravi Urban Development Authority Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority Bill 2020."

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ oppose اس لئے نہیں ہو سکتا کہ آپ کی طرف سے ترمیم نہیں آئی۔

Now, the question is:

"That the motion for the suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ زیادتی ہے کہ آپ ہمیں بولنے بھی نہیں دے رہے اور بات بھی نہیں کرنے دیتے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد وارث شاد! آپ بیٹھ جائیں کیونکہ اس میں آپ کی ترمیم نہیں ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, be taken into consideration at once."

CLAUSES 3 to 57

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 57 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 57 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for the suspensionh of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ)

ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2 and 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clause 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 (Bill No.18 of 2020). Minister for Law may move the motion for the suspension of the rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for the suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Now, Minister for law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 24

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause1 Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی جناب محمد وارث شاد نے پہلے بل پر بھی بغیر سوچے سمجھے، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذی شعور مسلمان جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی باقی ہے وہ یہ کام نہیں کر سکتا جو انہوں نے کیا۔ یہ ان کا انتہائی افسوسناک طرز عمل رہا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ایک منٹ۔ ویسے کمال ہو گئی ہے کہ اس شخص نے دو ماہ میں ایک دفعہ بھی یہاں پر آپ کی کوئی میٹنگ attend کی ہو یا دین کے حوالے سے کوئی بات کی ہو۔ انہیں پتا ہی نہیں کہ ہو کیا رہا ہے اور اٹھ کر بولنا شروع کر دیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے بعد جو انہوں نے یہ کیا کہ ہمارے یہ تین بل آئے ہیں ان تینوں پر اگر اپوزیشن کی طرف سے ترمیم ہو گی تو اپوزیشن اس میں participate کر سکتی ہے۔ یہ محترم کھڑے ہوتے ہیں، گیلری کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں، ایوان سے ان کا تعلق کوئی نہیں ہوتا اور وہ بات گیلری کے لئے کرتے ہیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: دیکھیں، وزیر قانون کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تین بل سٹینڈنگ کمیٹیز کو refer کئے گئے، ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھرپور طریقے سے contribute کیا اور ان بلوں کو پاس کیا۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے اور معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی میں نواز لیگ کے دو ممبران تھے جن کی حاضری لگی ہوئی ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کی representation موجود تھی اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی participation نہیں تھی(ن) لیگ کی participation جتنی ان کی دو کی strength بنتی ہے دونوں ممبران موجود تھے، پیپلز پارٹی کا ممبر موجود تھا اور پی ٹی آئی کے ممبران تھے۔ تمام ممبران نے متفقہ طور پر یہ بل clear کیا ہے۔ یہ اعتراض کرنے سے پہلے کم از کم یہ رپورٹ دیکھ لیتے کہ یہ کس بات پر اعتراض کر رہے ہیں؟ ان کا اعتراض بنتا ہی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ان کا اعتراض بالکل غلط ہے کیونکہ یہ میٹنگز ہو چکی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!یہ آج آئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جناب محمد وارث شاد نیند میں تھے، ان کے لوگوں نے بل پاس کیا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 23۔جولائی2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعرات،23۔جولائی2020

(یوم الخمیس، یکم ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 7

651

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال19-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

653

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعرات،23۔جولائی2020

(یوم الخمیس، یکم ذی الحج1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب چیئر مین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ
فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرًا ۨ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سُورَۃُ الاَحزَاب آیات38تا40

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا(38) یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جوں کے توں پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
میری ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپؐ سے ہے
گنہگار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپؐ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا شرف بار بار آپ ﷺ سے ہے

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر2249 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2250 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!سوال نمبر 2271 ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ہسپتالوں کے فضلہ کو تلف کرنے کے لئے انسینریٹرز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2271: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیاان ہسپتالوں کاخطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے انسینریٹرز ہیں؟

(ج) کن کن ہسپتالوں کے پاس انسینریٹرز نہ ہیں ان کے نام بتائیں ان کا فضلہ / خطرناک کوڑا کرکٹ کو تلف کیسے کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا فضلہ انسانی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے، کیا حکومت فیصل آباد شہر کے تمام ہسپتالوں کو انسینریٹرز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد شہر میں چیف ایگزیکٹو افیسر (ڈی ایچ اے) فیصل آباد کے ماتحت دو ہسپتال گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد اور RB/224 حسیب شہید ہسپتال ہیں۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد 250 بیڈز اور اس کی ایمرجنسی اٹھارہ بیڈز پر مشتمل ہے اور گورنمنٹ جنرل ہسپتال RB/224 حسیب شہید زیر تعمیر ہے اور اس کی ایمرجنسی چار بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کو ٹھکانے لگانے کا مؤثر نظام موجود ہے۔ اس مقصد کے لئے کوڑا اکٹھا کرنے والی ایک گاڑی (yellow vehicle) متعین ہے جو خطرناک کوڑے کو محفوظ انداز میں انسینریٹرز تک پہنچاتی ہے۔ یہ انسینریٹرز محکمہ نے خود لگائے ہیں۔ انسینریٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام ہسپتالوں کو yellow vehicle کے ذریعے انسینریٹرز تک رسائی میسر ہے۔

(د) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ ہسپتالوں کا خطرناک کوڑا صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اپنے زیر انتظام چلنے والے تمام ہسپتالوں کو انسینریٹرز تک رسائی کی سہولت yellow vehicle کے ذریعے مہیا کی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ سے میری گزارش ہو گی کہ وہ جز(الف)کا جواب ہاؤس کے سامنے پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! فیصل آباد شہر میں چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ایچ اے) فیصل آباد کے ماتحت دو ہسپتال گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد اور RB/224 حسیب شہید ہسپتال ہیں۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد 250 بیڈز اور اس کی ایمرجنسی اٹھارہ بیڈز پر مشتمل ہے۔ RB/224 حسیب شہید ہسپتال زیر تعمیر ہے اور اس کی ایمرجنسی چار بیڈز پر مشتمل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیصل آباد شہر میں جن ہسپتالوں کا ذکر کیا گیا ہے میں پھر سے گزارش کروں گا کہ میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

جناب سپیکر! یہاں پر جز(الف) میں جواب یہ دیا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ایچ اے) فیصل آباد کے ماتحت دو ہسپتال ہیں تو یہاں پر ڈی ایچ کیو کا ذکر کیا گیا ہے اور نہ ہی سول ہسپتال کا ذکر کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس کے ساتھ محکمے کی زیادتی ہے کہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا سب سے بڑا ہسپتال ہے اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور سول ہسپتال کا ذکر نہیں کیا گیا تو کیا وجہ ہے کہ منسٹر صاحبہ نے یا تو صحیح طریقے سے تیاری نہیں کی یا جواب نہیں پڑھا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ دو محکمے ہیں آج کے سوالات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے بارے میں تھے اور جن ہسپتالوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں یہ سارے ہسپتال Tertiary Care کے نیچے آتے ہیں یا یہ کہہ دیتے کہ سارے ہسپتال primary اور tertiary

میں، آپ نے جن سوالوں کا پوچھا ہے اس کا پرائمری ہیلتھ کیئر سے تعلق ہے اوران دونوں ہسپتالوں کانام میں نے بتایا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے جن ہسپتالوں کا ذکر کیا ہے وہ پرائمری وسیکنڈری کے ہیں انہوں نے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا ذکر نہیں کیا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس میں بڑے احترام کے ساتھ یہ گزارش کرناچاہوں گا کہ کیاوہ محکمہ محکمہ زراعت کے under آتا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ title دیکھ لیں آج کے جو سوالات ہیں وہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری ذرابات سن لیجئے گا۔ میں یہ کہہ رہاہوں کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں، کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اوران کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے تواس میں سرکاری ہسپتال میں وہ تمام کے تمام ہسپتال آتے ہیں اور صوبے کے اندر کام کررہے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی محکمہ زراعت نے کوئی ہسپتال بنا کردے دیا ہے تو وہ ان کو deal کررہا ہے۔ یہی منسٹر صاحبہ ان کو deal کررہی ہیں اور یہی ان کی منسٹر ہیں تو میرے خیال میں میرا سوال pending کیا جائے کیونکہ اس کا صحیح جواب ہاؤس کے اندر پیش کیا جائے۔ اگر نہیں تو اس کی وضاحت کردیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! اگر کہتے ہیں تو ہم اس سوال کے ایک portion کو pending کرلیتے ہیں کیونکہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کا جواب آگیا جب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا جواب آئے گا تو پھر اس میں آپ کے یہ ہسپتال نہیں ہوں گے تو پھر آپ کا اعتراض آئے گا کہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے کیوں نہیں آئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔

جناب چیئرمین: اس کا آپ خود ہی solution بتادیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ہم on the floor of the House یہ پوچھ رہے ہیں کہ فیصل آباد میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟ اس میں کوئی ایسا کام تو ہے نہیں جو میں کوئی چھپا کر پوچھ رہا ہوں اور on the floor of the House منسٹر صاحبہ بھی کہہ رہی ہیں۔ اگر آپ یہ حصہ pending کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ دو مکمل محکمے ہیں، ہر محکمہ کا اپنا سیکرٹری ہے اور ہم نے یہ سارے جواب سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر جس سیکرٹری کی ذمہ داری ہے اس نے یہ جواب دیا ہے اور بالکل صحیح جواب دیا ہے کیونکہ یہ دونوں ہسپتال پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے نیچے آتے ہیں باقی سارے ہسپتال جو ہیں سب کے بارے میں پتا ہے اور بہت دفعہ جواب دیا ہے کہ یہ tertiary care کے نیچے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کو سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی حد تک pending کرتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال pending کر دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2881 محترمہ طحیانون!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3226 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کرتے ہیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3315 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ آر ایچ سی میانی میں ایمبولینس کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***3315: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) آر ایچ سی میانی کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سنٹر پر ایمبولینس کی سہولت میسر تھی لیکن اس ایمبولینس کو کسی اور ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور اس فنڈ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ آر ایچ سی میں ایمبولینس کی سہولت مہیا کرنے اور ادویات کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) آر ایچ سی میانی 20 بیڈز اور 4 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے مطابق تمام ایمبولینسز ریسکیو 1122 کے سپرد کر دی گئی ہیں جن میں آر ایچ سی میانی بھی شامل ہے۔

(ج) برائے سال 19-2018 میں -/56,83000 روپے (5.68 ملین) یہ رقم پورے سال میں contingency bills کی مد میں خرچ ہوئی جن میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، بجلی، ٹیلیفون، COS اور X-Ray وغیرہ شامل ہیں۔ برائے سال 20-2019 میں -/6540672 روپے (6.54 ملین) اب تک -/9,10,559 روپے رقم خرچ کی گئی جن میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، بجلی، ٹیلیفون، COS اور X-Ray وغیرہ شامل ہیں۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب نے مریضوں کو ریفر کرنے کے فرائض ریسکیو1122 کے سپرد کر دیئے ہیں گورنمنٹ ویلفیئر کی طرف سے مہیا کئے جانے والی ایمبولینسز میں سے ایک ایمبولینس آر ایچ سی سنٹر میانی پر مہیا کی گئی ہے اور وہ فنکشنل ہے جبکہ لائف سیونگ ادویات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ جب کل آپ ہاؤس میں تھے تو میرا ریسکیو1122 سے متعلق سوال تھا تو وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں۔ ہماری تحصیل بھیرہ کا جو میرا حلقہ بنتا ہے اور تحصیل بھلوال کے ریسکیو1122 کا process ابھی تک complete نہیں ہوا اور جو ان کے محکمہ نے جواب داخل کیا ہے اس میں آپ کی میں attention چاہوں گا کہ جز(ب) میں فرما رہے ہیں کہ سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے مطابق تمام ایمبولینسز ریسکیو1122 کے سپرد کر دی گئی ہیں جس میں آر ایچ سی میانی بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ تو وزیر قانون بتا سکتے ہیں کیونکہ کل انہوں نے اس کا جواب دیا ہے تو میری آپ کی وساطت سے یہ request ہے کہ جز(ب) کے اندر یہ جواب غلط ہے۔ ہماری تحصیل کے اندر ریسکیو1122 زیر عمل ہے اور جب اس کا کام ہی مکمل نہیں ہوا تو یہ اس کے سپرد کس طرح کر سکتے ہیں؟ اگر وہ سپرد کر دی گئی ہے تو مجھے بتا دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک ایمبولینس سروس ہے تو اس کا تعلق ریسکیو1122 سے ہے جتنی ایمبولینسز ہیں یہ ساری ریسکیو1122 کے حوالے اس لئے کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے جب ان کے وقت میں ہی ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کو ایمبولینسز دی ہوئی تھیں تو these Ambulances were being misused اب ہم نے یہ ایمبولینس ریسکیو1122 کو دی ہوئی ہے بہت اچھی سروس چل ہو رہی ہے۔ اس سروس کے مطابق جس وقت ایمبولینس چاہئے ہوتی ہے within ten to

fifteen minutes ایمبولینس پہنچ جاتی ہے۔ مریض نے جہاں شفٹ ہونا ہے سرکاری ہسپتال کے اندر ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں shifting کا بالکل کوئی problem نہیں ہوتا اس لئے اس چیز کو مزید فعال کرنے کی خاطر جتنی بھی ایمبولینسز ہیں ان کو دیا گیا ہے سوائے mother and child health services کے، جو ہم کر رہے ہیں تو وہ basically Basic Health Units کے لیول پر ہیں اس کے لئے 480 علیحدہ ایمبولینسز ہیں اگر خدانخواستہ ایک خاتون کو زچگی کے دوران کوئی مسئلہ بن جائے تو علیحدہ ایمبولینسز سسٹم جو ان کو Tertiary Healthcare میں لے کر جاتا ہے۔ جہاں تک ریسکیو 1122 کا تعلق ہے for emergency purposes now 1122 is going to serve

جناب چیئرمین: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو وزیر قانون ہاؤس میں موجود ہیں۔ میں نے mother and child کے ایمبولینسز کی بات نہیں کی جب ایک چیز ریسکیو 1122 آپریشنل نہیں ہے kindly اس سوال کو pending کریں۔ یہ جواب درست نہ ہے۔ اگر اس کی تائید میں وزیر قانون کہہ دیتے ہیں کہ وہ آپریشنل ہے تو میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وقفہ سوال معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ کا ہے اور وہی جواب دیں گی۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ریسکیو 1122 کو ایمبولینسز فراہم کر دی ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر ریسکیو 1122 میں complete نہیں ہیں تو پھر ہم بھیرہ اور بھلوال والے لاہور فون کریں؟ ہمارا ادھر ریسکیو 1122 آپریشنل ہی نہیں ہے، ادھر کی سیٹیں نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں پلیز! آپ question put کریں۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا تو میرا ضمنی سوال آپ کی وساطت سے یہ ہے کہ اس میں لکھا گیا ہے آپ جز (ب) میں پڑھ لیں کہ ہم نے ایمبولینسز ریسکیو 1122 کے حوالے کر دی ہیں۔ ہمیں تو نہیں پتا لگ رہا، یہ میری بزرگ بھی ہیں میں تو گستاخی نہیں کر سکتا لیکن میرے کہنے کا

مطلب ہے کہ ایک چیز موجود ہی نہیں ہے تو آپ کس طرح اس کے حوالے کر سکتے ہیں؟ آپ اس سوال کو pending کر دیں یا آپ وزیر قانون سے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: میں بات کرتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کل ان کا سوال ریسکیو 1122 کے حوالے سے تھا انہوں نے دو سنٹرز سے متعلق پوچھی تھی کہ وہاں پر progress کیا ہے تو ہم نے اس کے جواب میں یہ گزارش کی تھی وہاں کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور انشاءاللہ بہت جلد اس کو functional کر دیں گے یہ کل کی بات ہے۔

جناب سپیکر! اب جو یہ سوال ہے اس میں لکھا یہ گیا ہے کہ جتنی بھی مختلف ہسپتالوں کی آر آئی سی کی ایمبولینسز تھیں وہ ریسکیو 1122 کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ یہاں پر کہیں نہیں لکھا ہوا کہ آر ایچ سی میانی کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ لکھا ہوا ہے کہ ریسکیو 1122 کے حوالے کی گئی ہیں اور جس طرح منسٹر صاحبہ فرما رہی تھیں کہ وہ patients transfer کے کام کرتی ہیں اور جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں چلی جاتی ہیں۔ آپ کے دونوں سنٹرز کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہاں کہیں نہیں لکھا کہ یہ ایمبولینسز آپ کے سنٹرز کے لئے دی گئی ہیں۔ آپ کا سنٹر تو ابھی مکمل نہیں ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ میرا تو پہلا ضمنی سوال ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے specific نہیں ہے آپ اوپر heading پڑھیں۔ تحصیل بھیرہ آر ایچ سی میانی میں ایمبولینس کی فراہمی سے متعلق سوالات، وہ کہہ رہے ہیں، میں سرگودھا کی بات ہی نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! میں تحصیل بھیرہ کی بات کر رہا ہوں، آپ اوپر heading پڑھیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے اس سے متعلق سوال ہی نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم نے آر ایچ سی میانی کو کوئی ایمبولینس نہیں دی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کہہ رہے ہیں کہ ریسکیو 1122 کو دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایمبولینسز 1122 کو دی ہیں میانی صاحب کو تو نہیں دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہاں پر ریسکیو 1122 تو آپریشنل ہی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جب آپریشنل ہو گا تو وہ ایمبولینسز استعمال ہو جائیں گی جو آپریشنل سنٹر ہے وہاں پر یہ ایمبولینسز استعمال ہو رہی ہیں، specifically آپ کے سنٹر کے لئے ہم نے کہیں نہیں کہا وہاں پر ایمبولینس دی گئی ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میرا specific سوال تھا۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! منسٹر صاحبہ! آپ کو جواب دینا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا بتانا چاہتی ہوں کہ جو ریسکیو 1122 کی سروس ہے وہ پورے پنجاب کے لیول پر for shifting patients from one hospital to another خدانخواستہ اگر کسی علاقے میں accident ہو یا کوئی ایمرجنسی ہو تو یہ مریض کو ہسپتال شفٹ کرنے کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ پنجاب حکومت نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنی ساری ایمبولینسز ریسکیو 1122 کو handover کر دی ہیں اور یہ پہلے سے handover ہوئی ہوئی ہیں اور یہ سروسز بالکل احسن طریقے سے دی جا رہی ہیں within 15 minutes جب ریسکیو 1122 پر فون کرتے ہیں ایمبولینس پہنچ جاتی ہے اور جو قریب ترین سرکاری ہسپتال ہے وہاں تک وہ پہنچا دیتی ہے۔ یہ ایک پالیسی تھی جس کے basis پر ساری ایمبولینسز دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اُس کے علاوہ بھی میں نے آپ کو بتایا ہے کہ mother and child service جو ہم کر رہے اُس کے basis پر 480 ایمبولینسز ہمارے پاس ہیں جو چھوٹی ایمبولینسز ہیں only to shift زچگی میں خاتون اگر کسی complication میں ہوں تو اُس کو ہم اُس وقت شفٹ کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب مقصد یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آپ کا خیال ہے کہ آپ کے ہسپتال کے لئے ایک علیحدہ ایمبولینس تھی اُس کو اُٹھا کر دے دیا گیا ہے۔ جتنی ایمبولینسز ہیں

They all have been handedover to 117 and it is performing very well.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک ضمنی سوال کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ کی اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ محترمہ نے collectively جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک ہی ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے تین ضمنی سوال کر لئے ہیں، چلیں آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں ہے کہ 19-2018 میں -/56,83,000 روپے (5.68 ملین) یہ رقم پورے سال میں contingency bills کی مد میں خرچ ہوئی جن میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، وغیرہ وغیرہ ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں میرا ایک اور سوال نمبر 3652 تھا اُس کے صفحہ نمبر 5 پر تحصیل بھیرہ کا ہے یہ اگلا سوال ہے لیکن اس کے اندر ہی انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے medicines پر خریدا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! جب یہ سوال آئے گا تب یہ سوال کر لیجئے گا ابھی اسی سوال پر رہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! medicines کے حوالے سے آر ایچ سی ہسپتال میانی میں 20-2019 کے اندر جو دوائیاں فراہم کی گئی ہیں اُس کی مجھے مخصوص قیمت بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ 20-2019 میں -/65,40,672 روپے یہ رقم پورے سال میں contingency bills کی مد میں خرچ ہوئے ہیں جس میں ادویات، سٹیشنری پرنٹنگ، بجلی، ٹیلیفون۔ آپ نے جو سوال کیا تھا سوال یہ کیا تھا کہ کتنا فنڈ فراہم ہوا ہے۔ آپ کو ٹوٹل فنڈ کا بتا دیا گیا ہے آپ کو detail چاہئے تو وہ detail بھی آپ کو حاضر کر دیں گے۔

جناب سپیکر! مقصد یہ ہے کہ یہ سارے پیسے جو ہیں ان چیزوں کا آپ کو بھی پتا ہے کہ ہسپتالوں میں زیادہ تر پیسے دوائیوں پر ہی خرچ ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 3334 جناب ممتاز علی کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 3377 بھی جناب ممتاز علی کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل دیپالپور کے آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3383: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی بٹک، رورل ہیلتھ سنٹر منڈی احمد آباد، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو چک فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر اور بی ایچ یو معروف میں زندگی بچانے والی ادویات اور کتے، سانپ کے کاٹنے کی ویکسین موجود نہ ہے؟

(ب) مذکورہ سنٹروں کو یکم اگست 2018 سے اب تک کتنی ادویات فراہم کی گئی کیا مذکورہ ویکسین بھی فراہم کی گئی تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کے کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان کو کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں کتنے مریض جان کی بازی ہار گئے اور کتنے مریض علاج کے بعد صحت یاب ہوئے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سنٹروں میں ضروری ادویات، ویکسین اور مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) درست نہ ہے۔ آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی بٹک، رورل ہیلتھ سنٹر منڈی احمد آباد، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو چک فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر اور بی ایچ یو معروف میں زندگی بچانے والی تمام ادویات موجود ہیں۔ کتے کے کاٹنے، سانپ کے ڈسنے کی ویکسین ٹی ایچ کیو اور آر ایچ سیز میں موجود ہے جبکہ BHU's میں کتے کے کاٹنے، سانپ کے ڈسنے کی ویکسین دستیاب نہ ہے البتہ مریض کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس refer کر دیا جاتا ہے جہاں ویکسین موجود ہوتی ہے۔

(ب) مذکورہ سنٹروں کو یکم اگست 2018 سے اب تک جو ادویات اور ویکسین فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیلات ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) **آر ایچ سی بصیر پور:**

کتے کاٹے مریضوں کو ARV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 294 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

سانپ ڈسے مریضوں کو ASV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 63 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

آر ایچ سی بٹک:

کتے کاٹے مریضوں کو ARV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد چالیس ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

سانپ ڈسے مریض کو ASV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد ایک ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

آر ایچ سی منڈی احمد آباد:

کتے کاٹے مریضوں کو ARV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 130 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

سانپ ڈسے مریضوں کو ASV ویکسین لگائی گئی جن کی تعداد 24 ہے جبکہ کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

(د) مذکورہ سنٹروں میں ضروری ادویات، ویکسین اور تمام فسیلٹیز موجود ہیں اور عوام صحت علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مفت مستفید ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) کے متعلق ہے میرا سوال یہ تھا کیا حکومت مذکورہ سنٹروں میں ادویات ویکسین اور مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں۔ اب اس کا stereo type/typical اور ٹوٹل حقائق سے برعکس ایک جواب دیا گیا ہے۔ وہ جواب یہ دیا گیا ہے کہ مذکورہ سنٹروں میں ضروری ادویات ویکسین، تمام فسیلٹیز موجود ہیں اور عوام کو صحت علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مفت مستفید ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس جواب سے ٹوٹل disagree ہوں اور یہ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ یہ منسٹر صاحبہ کو غلط جواب دیا گیا ہے اگر مناسب سمجھیں تو اس کو reconfirm کر لیں یہ حقائق کے بالکل برعکس ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی۔185 میں تین آر ایچ سیز ہیں، آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد، آر ایچ سی بٹک۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ ضمنی سوال پر آئیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کیا منسٹر صاحبہ اپنے اس جواب کو own کرتی ہیں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے پھر میں اُس کے بعد میں دوبارہ سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے دوائیوں کے بارے میں پوچھا ہے، ویکسین کے بارے میں پوچھا ہے۔ ان کو باقاعدہ ایک ایک میڈیسن کی detail دی گئی ہے اور یہ سارے کاغذ لف ہیں اور اس پر باقاعدہ stamps ہیں اگر آپ ان ساری کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں تو آپ ضرور ہمیں بتا دیں۔

جناب سپیکر! شکایت درج کر دیجئے کہ یہ جو چیزیں ہمیں اُدھر کے سی ای او نے اور جو وہاں کا ایم ایس ہے اُس نے لکھ کر بھیجی ہیں وہ غلط ہیں تو we will do enquiry لیکن یہ چیزیں آپ کی انفارمیشن کے لئے ہیں تبھی تو کاغذ جواب کے ساتھ لف کئے گئے ہیں۔ اُن سے detail منگوائی گئیں کہ کون کون سی دوائی موجود ہے اور جہاں تک rabies کی ویکسین ہے وہ میں آپ کو بتا دوں آج بھی میں اس کے اوپر ایک پوری detailed رپورٹ لے کر آئی ہوں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ rabies کی ویکسین ہر ڈسٹرکٹ کے اندر available ہو، سی ای او کے پاس available ہو۔ اُس کی core chain کی وجہ سے low bound جیسے بی ایچ یو اور آر ایچ سی پر وہ ہمارے لئے maintain کرنا مشکل تھا so according to it ہم نے یہ کہا اگر خدانخواستہ اگر بچے کو یا کسی کو کتا کاٹ جائے تو information immediately should be given to the CEO اور اُس کے اوپر ہر ضلع میں ہمارے پاس اس وقت ویکسین موجود ہے اور سنٹرل سٹور جو ہے اُس کے پاس 25 ہزار doses موجود ہیں۔ اس کے علاوہ 50 ہزار doses ہماری اس مہینے کے end تک آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس ویکسین کے بارے میں بالکل کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے یہ جو آپ کو detail دی گئی ہیں اگر آپ کا خیال ہے کہ یہ جواب غلط ہے تو آپ پلیز اس پر لکھ کر دے دیں۔ we will have find out کہ اگر یہ کوئی غلط بیانی کسی نے کی ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! اگر آپ کو doubt ہے تو۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میرا یہ سوال ہی نہیں ہے جس کا میری بڑی بہن محترمہ نے جواب دیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ جو جز(د) ہے اس میں بڑا clear لکھا ہوا ہے کہ ضروری ادویات ویکسین اور مسنگ فسیلٹیز کے متعلق ہے انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ دیا ہے کہ ضروری ادویات اور ویکسین اور تمام فسیلٹیز موجود ہیں میرا سوال ان کے متعلقہ تھا کہ کیا منسٹر صاحبہ اس جواب کو on the floor of the House own کرتی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میں اس پر تحریک استحقاق دوں گا، یہ ٹوٹل ہاؤس کو misguide کیا جارہا ہے اور اس کا جواب غلط دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے مجھے اگر ایک منٹ دے دیں آر ایچ سی بصیرپور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک۔ آر ایچ سی منڈی احمد آباد کی ایکسرے مشین خراب، آر ایچ سی بٹک کی ایکسرے مشین خراب ہے۔ یہ basic چیزیں ہیں ای سی جی دو جگہ موجود نہیں اور جو محترمہ نے کہا ہے کہ مفت فسیلٹیز ہیں مفت نہیں ہیں 2018 سے پہلے تمام فسیلٹیز۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! محترمہ نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کو جواب پر doubt ہے تو وہ انکوائری کے لئے تیار ہیں۔ آپ کے پاس دو option موجود ہیں محترمہ کی offer بھی موجود ہے اور تحریک استحقاق کی offer بھی موجود ہے تو آپ جس کو adopt کرنا چاہیں یہ آپ کا اپنا prerogative ہے۔ اب میرے خیال میں ہم اگلے سوال پر چلیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House please

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اس ایوان کی sanctity کیا ہے میں تو سوال یہ کرتا ہوں میں نے یہ نہیں کہا کہ منسٹر صاحبہ غلط کہہ رہی ہیں یا غلط بیانی کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ بالکل حقائق کے برعکس جواب دیا ہے اس سوال کو pending کر لیں اس پر انکوائری کروالیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! انکوائری کی تو محترمہ نے آپ کو خود آفر کی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مجھے انکوائری پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ! آپ پلیز انکوائری کی assurance دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، انکوائری کروا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 3404 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3405 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3458 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3498 محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3583 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3592 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جنوری تا اکتوبر 2019 میں ڈینگی مہم سے متعلقہ تفصیلات

***3592: محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈینگی مہم 2019 (یکم جنوری 2019 تا 31۔اکتوبر 2019) کے لئے کتنے ورکرز بھرتی کئے گئے ان علاقہ جات کی تفصیل فراہم کریں جہاں ڈینگی مہم جنوری 2019 سے اکتوبر 2019 تک سرانجام دی گئی تفصیل یونین کونسل وار مع ٹیم اراکین اور انچارج ٹیم فراہم فرمائیں؟

(ب) کن علاقوں میں لاروا کی شناخت ہوئی اور کس قسم کے حفاظتی اقدامات اٹھائے گئے فالواپ پلانز کی بھی تشریح سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات کرنے کا کیا معیار ہے مذکورہ اہلکار کو دوبارہ لگانے کے لئے کیا طریق کار ہے اور 2005 سے لے کر2019 تک فیصل آباد ضلع میں کتنے ایم ایس اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈینگی مہم2019(یکم جنوری2019 تا31-اکتوبر2019)میں بھرتی کئے جانے والے ورکرز کی پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے اجازت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میں ڈسٹرکٹ وار تفصیل ملنے والے ڈینگی لاروا کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔پنجاب میں ڈینگی حفاظتی اقدامات میں درج ذیل کام انجام دیئے گئے:

- روزانہ کی بنیاد پر گھر گھر ڈینگی لاروا کی سرویلینس کی گئی۔
- عوام کی آگاہی کے لئے آگاہی مہم شروع کی گئی۔اخبار اور ٹی وی میں ڈینگی سے حفاظت کے بارے میں آگاہی پروگرام کئے گئے۔
- ڈینگی کے تدارک کے تمام تر اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے تمام محکموں کی ہفتہ وار ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور تحصیل سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کے زیر صدارت ڈینگی میٹنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
- صوبائی سطح پر (Cabinet Committee on Dengue) کے اجلاس منعقد کئے گئے جس کی صدارت منسٹر ہیلتھ نے کی اور تمام محکموں کے سربراہان کو ضروری ہدایات جاری کی گئیں۔
- Third Party Validation(TPV) کی گئی اور Anti Dengue Activities کو مزید مؤثر بنایا گیا۔
- تمام Anti Dengue Activities کی سخت monitoring کی گئی اور تمام محکموں نے اس میں بھرپور کردار ادا کیا۔
- تمام فیلڈ سٹاف کی ریفریشر ٹریننگ کروائی گئی تاکہ بہتر طریقے سے فیلڈ میں کام ہوسکے۔

- تمام سرکاری ہسپتالوں میںDengue Expert Advisery Group (DEAG)سے تربیت یافتہ ڈاکٹرز کی موجودگی کو یقینی بنا گیا۔
- تمام ضروری ادویات Dextran-40 فراہم کی گئی جو کہ Dengue Fever (DHF)کے مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
- ڈینگی کے کام کو مزید بہتر کرنے کے لئے(Enforcement Activities) بھی کی گئیں اورSOPsپر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج بھی کیا گیا۔

(ج) ان ہسپتالوں میں ایم ایس تعیناتی کا اختیار سیکرٹری پرائمری وسیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے جو کسی بھی اہل ڈاکٹر کو تعینات کرسکتے ہیں۔

2005 سے 2019تک جنرل اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں جو ایم ایس تعینات رہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت تفصیل سے جواب دیا ہے اور میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے جو بھی جوابات چاہئے تھے وہ مجھے میری tableپرprovide کر دیئے گئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3613 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرخان میں ڈاکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3613: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرخان(ضلع راولپنڈی)میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اوران پر کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) ہسپتال ہذا میں سپیشلسٹ ڈاکٹر کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں اگر اسامیاں خالی ہیں تو کب تک، ان پر ڈاکٹرز سپیشلسٹ تعینات کر دیئے جائیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، تعینات شدہ ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

Sanctioned	Filled	Vacant
70	55	15

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، تعینات شدہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد تفصیل درج ذیل ہے:

Sanctioned	Filled	Vacant
23	16	07

جو اسامیاں خالی ہیں اُن کو ایڈہاک کی بنیاد پر پُر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی راولپنڈی میں ہر مہینے کے دوسرے اور چوتھے ہفتے میں انٹرویوز کئے جاتے ہیں اور سفارشات موصول ہونے پر محکمہ آرڈرز ایشو کر دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 70 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 55 اسامیاں پُر ہو چکی ہیں اور پندرہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 23 منظور شدہ اسامیوں میں سے 16 اسامیاں پُر ہیں اور سات اسامیاں خالی ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان کی OPD میں ماہانہ 36 ہزار سے زائد مریض آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں مریضوں کی تعداد کئی اضلاع سے زائد ہے اگر وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر میں اتنی اسامیاں خالی ہیں اور وہاں پر مریض رُل رہے ہیں تو منسٹر صاحبہ یہ بتانا پسند فرمائیں گی کہ کب تک یہ posts fill کر دی جائیں گی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ایک تو میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ جب میں شروع میں آئی تھی تو اس وقت 50 فیصد سیٹیں خالی تھیں اور ہم نے پھر 55 میڈیکل افیسرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 16 سیٹیں پُر کیں۔ اس وقت پبلک سروس کمیشن میں WMO's کا ہمارے پاس رزلٹ آگیا ہے اور WMO's کا جس طرح رزلٹ آئے گا اس کی روشنی میں انشاءاللہ باقی ماندہ خالی اسامیوں پر عنقریب according to the merit لوگوں کو choices دی جائیں گی اور ان کو لگادیا جائے گا۔ جہاں تک specialists کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ جب ہم آئے تو اس وقت specialists کی 2200 سیٹیں خالی تھیں تو ان 2200 سیٹوں کے against صرف 1800 لوگوں نے apply کیا تھا تو 1800 سپیشلسٹس اس وقت کام کر رہے ہیں، ہمارے پاس اس وقت 400 سیٹیں خالی ہیں اور ہم نے دوبارہ اس کے لئے ریکوزیشن بھیج دی ہے۔ COVID-19 کی وجہ سے تھوڑا delay ہو گیا ہے لیکن انٹرویوز ہر جگہ پر ہو رہے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کو اجازت دے دی گئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں جتنی جلدی ان کی selection ہو گی اتنی جلدی یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، COVID-19 کے بعد بھرتیاں ہو جائیں گی۔ اگلا سوال بھی جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3615 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان
میں پیرامیڈکس کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3615: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان(ضلع راولپنڈی) میں پیرامیڈکس کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں پیرامیڈیکس کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
Paramedics	76	62	14

(ب) اسامیاں پُر کرنے کے لئے اشتہار دیا جائے گا اور قواعد وضوابط کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان میں پیرامیڈکس کی اسامیاں خالی ہیں تو یہ اسامیاں بھی جلدی پُر کر دی جائیں کیونکہ وہاں پر مریضوں کا بہت زیادہ رش ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت پریشانی کا سامنا ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے پیرامیڈکس بھی NTS کے through بھرتی کئے ہیں۔ ہم نے اس مرتبہ پوری کوشش کی ہے کہ ڈاکٹرز، نرسز اور گریڈ 17 یا اس سے above کی جو بھرتیاں کرنی ہیں ان سب کو پبلک سروس کمیشن کے through کریں۔ پیرامیڈکس کو NTS کے through لے رہے ہیں تاکہ transparency اور میرٹ بھی رہے تو میں اپنے بھائی کو پوری تسلی دے رہی ہوں کہ اس پر already ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔ We have already employed more than four thousand paramedics through NTS اب مزید جو اگلی کھیپ آرہی ہے اس میں انشاءاللہ آپ کے پیرامیڈکس بھی شامل ہوں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3619 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی تیاری سے متعلقہ تفصیلات

***3619: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں کون کون سی کمپنیاں کتے کے کاٹنے کی ویکسین تیار کرتی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

پاکستان میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین صرف National Institute of Health (NIH)، اسلام آباد میں تیار کی جاتی ہے جو پنجاب اور پاکستان کے باقی صوبوں کے صرف سرکاری ہسپتالوں میں فراہم کی جاتی ہیں۔ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب نے NIH سے گزشتہ تین سالوں میں درج ذیل ویکسین خریدی:

1. 2016-17 میں 45,000 ویکسین،
2. 2017-18 میں 1,50,000 ویکسین،
3. 2019-20 میں 1,50,000 ویکسین

ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب NIH سے ویکسین خریدتا ہے جو کہ تمام THQ/DHQ اور پھر CEOs Health کو فراہم کی جاتی ہے اس وقت پنجاب میں تقریباً 18000 ویکسین صوبائی سٹور میں دستیاب ہے۔ NIH اسلام آباد کے علاوہ پاکستان کے تمام صوبوں کی مارکیٹ میں جتنی بھی کتے کے کاٹنے کی ویکسین موجود ہیں وہ پرائیویٹ کمپنیاں دوسرے ممالک سے درآمد کرتی ہیں۔ ان کمپنیوں کو ایسی ویکسین درآمد کرنے کی اجازت ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (DRAP) اسلام آباد کے دائرہ اختیار میں ہے اور ان کمپنیوں کی مکمل تفصیلات بھی ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان، اسلام آباد کے پاس موجود ہیں۔ تاہم جن کمپنیوں کی کتے کاٹنے کی ویکسین صوبہ پنجاب کی مارکیٹ میں دستیاب رہی ہیں، ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1. Amson Vaccines & Pharma Islamabad.
2. Atlantic Pharmaceutical, Karachi.
3. Cirin Pharmaceuticals (Pvt.) Ltd. Hattar.
4. Hakimsons (Impex) (Pvt.) Ltd. Karachi.
5. Hi-Warble Pharmaceuticals (Pvt).Ltd Lahore.
6. Hospital Services & Sales Karachi.
7. Novartis Pharma Pakistan, Ltd. Karachi.
8. Sanofi Aventis Pakistan Karachi.
9. Sind Medical Stores Karachi.

اس وقت محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تمام ہسپتالوں (DHQs, THQs & RHCs) میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین دستیاب ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے کیا ہم یہ ویکسین مزید produce کر سکتے ہیں کیونکہ چائنا ویکسین کا result اتنا اچھا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ rabies کی vaccine produce کر رہی ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ جتنی پاکستان میں اس ویکسین کی ضرورت ہے وہ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ ہی پوری کرے۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ نے اپنی capacity کچھ حد تک بڑھائی ہے لیکن ہماری ضرورت کے مطابق ابھی تک نہیں بڑھی اس لئے ہم ابھی بھی کچھ خاص ویکسین چائنا سے امپورٹ کر رہے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے فرمایا ہے اس پر فیڈرل گورنمنٹ بہت کام کر رہی ہے اور ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہم کو جتنی بھی rabies کی ویکسین چاہئے وہ ہم مکمل طور پر پاکستان میں ہی produce کریں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3651 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں
ڈاکٹرز / سٹاف کی تعداد اور ڈائیلسز مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

***3651: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا تھا اس فنڈ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف کام کر رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈائیلسز کی کتنی مشینیں کام کر رہی ہیں کیا یہ مشینیں مریضوں کی تعداد کے مطابق کافی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سٹاف اور فنڈز کی کمی کے باعث مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) کو سال 19-2018 میں 4,00,06,000/- روپے 40.006 ملین کی رقم دی گئی تھی اور 20-2019 میں 2,00,06,000/- روپے 20.006 ملین کی رقم دی گئی ہے جس کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں 171 ملازمین کی سیٹیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
Doctors.1	84	70	14
Others Staff.2	87	70	17
	171	140	31

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں ڈائیلسز مشینز کی تعداد پانچ ہے۔ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں ڈائیلسز کی دو شفٹ چل رہی ہیں جس میں رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد30 ہے۔

(د) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہر ماہ کی پہلی اور آخری جمعرات کو واک ان انٹرویو کئے جاتے ہیں۔ مبلغ-/9,72,000 روپے مورخہ 2020-01-20 کو تحصیل ہیڈکوارٹر جام پور کے اکاؤنٹ میں ڈائیلسز کے فنڈز ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور ضلع راجن پور کو سال 19-2018 اور20-2019 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا تھااور اس فنڈ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ تو یہ جو تفصیل سے آگاہ کیا گیاہے یہ مجھے ایک بلیک پیپر دے دیا گیاہے تو یہ پیپر مجھے منسٹر صاحبہ خود ہی پڑھ کے سنائیں تو ہی میں سمجھ سکتی ہوں کیونکہ یہ پڑھا ہی نہیں جا رہا اگر ہاؤس میں اس طرح کی تفصیل فراہم کی جائے گی تو پھر ہمارا قصور بتادیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! اسمبلی سیکرٹریٹ آپ کو اس کی clear copy provide کر رہا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں ابھی تو اس تفصیل کو نہیں پڑھ سکتی بعد میں ہی پڑھوں گی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اب یہ تفصیل میں پڑھوں گی تو ہی اس پر کوئی ضمنی سوال کر سکتی ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف کام کر رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹرز کی 84 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 70 اسامیاں پُر ہیں اور بقیہ 14 اسامیاں خالی ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی یہ مجھے ذرا تفصیل سے بتائیں کہ کون کون سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز وہاں پر موجود نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور ضلع راجن پور میں اس وقت جو ٹی ایچ کیو لیول پر specialties permitted ہوتی ہیں ان کی یہ مجھ سے اگر detail لینا چاہتی ہیں تو میں ان کو provide کر دوں گی، ٹوٹل سٹاف اور ڈاکٹرز کی تعداد تو میں نے آپ کو پہلے ہی فراہم کر دی ہے کہ وہاں پر ڈاکٹرز کی ٹوٹل 84 سیٹیں ہیں جن میں سے 70 پُر ہیں۔ آپ مجھے بتائیں اور انصاف بھی کریں کہ کیا آج سے پہلے کبھی اتنے ڈاکٹرز وہاں پر موجود تھے؟ ہم نے آنے کے بعد پوری کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ڈاکٹرز لیں اور دیہی علاقوں میں یہ سہولیات دیں تو کم از کم اس بات سے تو آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ ڈاکٹرز ہم نے بڑھا دیئے ہیں اور بقیہ کی 14 سیٹیں بھی انشاءاللہ جلد ہی پُر کر دیں گے۔ جہاں تک specialists کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتادوں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ضلع راجن پور جب میں گئی تو مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ میرے اپنے پرانے سٹوڈنٹس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے وہاں پر موجود تھے جن میں فزیشن، یورالوجسٹ اور سرجن بھی موجود ہیں تو یہ ابھی recently وہاں پر گئے ہیں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ پوری کوشش کریں گے یہ تفصیل ابھی میرے پاس نہیں ہے اگر آپ کہیں گی تو میں وہ بھی میں آپ کے ساتھ شیئر کرلوں گی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتی ہوں میرا نہیں خیال کہ اس دو سال کے عرصے میں کوئی نیا سپیشلسٹ ڈاکٹر وہاں آیا ہو، وہاں جو بھی سپیشلسٹ موجود ہیں وہ پہلے سے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Please address to the Chair.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ میرے ساتھ بات کر رہی تھیں اس لئے میں نے ان کے ساتھ بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ مجھے بتائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ جو 14 اسامیاں خالی ہیں وہاں سب سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی ضرورت ہے وہ remote area ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحبہ کب تک یہ اسامیاں پُر کریں گی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل یہ ان کی جائز بات ہے کہ ہمارے جو دیہی علاقے ہیں وہاں سب سے بڑا مسئلہ یہ بنتا ہے کہ ہمارے سپیشلسٹ وہاں جانے سے انکار کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی انہیں بتاتی جاؤں کہ محترمہ راجن پور کے علاقے سے آگے جام پور کی بات کر رہی ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ راجن پور تک بھی ڈاکٹروں کو مشکل سے بھیجا گیا ہے لیکن میں انہیں پوری تسلی دے رہی ہوں کہ ہم دوبارہ 400 سیٹیں ایڈورٹائز کر رہے ہیں جیسے ہی سپیشلسٹ آئیں گے انشاءاللہ first priority پر آپ کے پاس بھجوائیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! آخری سوال بھی آگیا ہے؟ ڈاکٹرز کا وہاں نہ آنا تو بعد کی بات ہے کیا منسٹر صاحبہ بتا سکتی ہیں کہ کیا دو سال کے دوران کوئی اسامیاں announce کی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جیسے میں نے شروع میں بتایا تھا کہ ہمارے پاس سپیشلسٹ کی 2200 اسامیاں تھیں۔ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے اندر کنسلٹنٹ کی 2200 اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں لیکن ہم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 1800 ڈاکٹر رکھے ہیں مگر ابھی 400 اسامیاں خالی رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہم نے دوبارہ پبلک سروس کمیشن کو اس کی ریکوزیشن بھیج دی ہے چونکہ نئے پوسٹ گریجویٹ نکل رہے ہیں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ 400ڈاکٹر آجائیں گے، ان کی باقاعدہ staggering ہوئی ہوئی ہے لیکن COVID کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن کی چار ماہ کی delay چل رہی ہے چونکہ پہلے انہیں انٹرویو لینے کی اجازت نہیں دی گئی تھی لیکن اب ہم نے کیبنٹ کے ذریعے اجازت لے لی ہے اور پبلک سروس کمیشن نے اپنے انٹرویو شروع کر دیئے ہیں لہٰذا میں اپنی بہن کو تسلی دیتی ہوں کہ انشاء اللہ ہماری پوری کوشش ہے اور یہ ہماری اپنی ضرورت ہے کہ ہمارے جو سپیشلسٹ نکل رہے ہیں یہ accommodate ہوں۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر اسے priority No.1 پر رکھ کر گزارش کر دوں گی کہ آپ پہلے ان 400 کی selection پر کام کر لیں تاکہ ہم جلد سے جلد اپنی periphery میں سپیشلسٹ بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3652 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال اور بھیرہ کے
بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے لئے سال مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3652: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں BHUs اور RHCs کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) مذکورہ سالوں کے فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تھا سال وار اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کے تمام ہسپتالوں میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے میڈیسن اور دیگر سہولیات کا فقدان پیدا ہے؟

(د) ان تحصیلوں کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں کون کون سی مشینری چالو حالت میں ہے اور کتنی مشینری کب سے خراب ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل بھلوال میں ایک رورل ہیلتھ سنٹر، 14 بی ایچ یوز اور تحصیل بھیرہ میں ایک رورل ہیلتھ سنٹر اور دس بی ایچ یوز ہیں جن کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

	بجٹ2018-19	بجٹ2019-20
تحصیل بھلوال	-/17,00,000روپے	-/8,00,000روپے
تحصیل بھیرہ	-/19,80,592روپے	-/23,26,999روپے

(ب) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودہا کی ہیلتھ فسیلٹیز کو بجٹ سال 2018-19 اور بجٹ سال 2019-20 میں ملنے والے فنڈز کے اخراجات سول ورک، ادویات، پرچیز آف مشینری ایکوئمنٹ اور other expense پر خرچ ہوئے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ درج بالا سوالات کی مد میں جواباً درج کیا گیا ہے کہ سال 2018-19 اور موجودہ سال 2019-20 کے دوران جو بجٹ موصول ہوا اس میں سے ضروری ادویات و اشیاء خریدی گئیں جبکہ essential ادویات ہر ماہ کے ٹارگٹ کے مطابق ہر رورل ہیلتھ سنٹرز اور بی ایچ یوز کو ضلعی ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا کی طرف سے فراہم کی جاتی ہیں اور کسی قسم کی میڈیسن کی اور دیگر سہولیات کا فقدان نہ ہے۔ دستیاب ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں موجود آر ایچ سی اور بنیادی مراکز صحت پر جو علاج معالجہ کے لئے ضروری مشینری موجود ہے تمام چالو حالت میں ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے ٹائم نہیں دینا تو میں strait forward ادھر چلا جاتا ہوں۔ میرے دو تین سوال ہوتے ہیں لیکن آپ مہربانی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں جز (د) کے حوالے سے بات کروں گا کہ جز (د) کے جواب میں موجود ہے کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں موجود آر ایچ سی اور بنیادی مراکز صحت پر جو علاج معالجہ کے لئے ضروری مشینری موجود ہے تمام چالو حالت میں ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تفصیل پڑھیں گے تو پھر آپ نے کہنا ہے کہ آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کا تعلق بھی دیہات سے ہے اور ہم بھی دیہات سے تعلق رکھتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی بھی حلقے اور پنجاب کے اندر ساری مشینیں چالو ہوں۔

جناب سپیکر! میں مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتا لیکن میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے سوال ڈالنے کا مقصد ہوتا ہے کہ بہتری ہو چونکہ ہم اپوزیشن میں ہیں ہمارے جو معاملات نہیں ہو سکتے ان کے بارے میں سوال ڈال کر ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ان کا بازو بننا چاہتے ہیں۔ میں سوال ہی نہیں کرتا چونکہ پھر آپ نے ٹائم نہیں دینا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری finger tips پر ہیں، میں آپ کی وساطت سے آر ایچ سی پھلروان اور دھوری کے حوالے سے انفارمیشن منسٹر کے ساتھ share کر دیتا ہوں۔ مشین کی جو تفصیل میرے پاس ہے منسٹر صاحبہ مہربانی کر کے اسے چالو کروا دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ منسٹر صاحبہ آپ share کر لیجئے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، میں share کر لیتی ہوں اور جو ان کی مسنگ فسیلٹیز ہیں وہ پوری کرا دوں گی۔ جس طرح جناب صہیب احمد ملک نے کہا ہے definitely I will cooperate and

coordinate with himاگر ہماری طرف سے کوئی کمی بیشی رہ گئی ہے تو میں پوری تسلی دیتی ہوں کہ آپ جو کہیں گے انشاءاللہ پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! آپ کا مسئلہ حل ہو گیا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمارے بھائی جناب صہیب احمد ملک نے اپنے ضمنی سوال سے پہلے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ یہاں پر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کبھی ساری مشینری ٹھیک چل رہی ہو۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ یہ جو لکھا گیا ہے یہ بالکل صحیح لکھا گیا ہے، یہ پچھلے پانچ سال نہیں ہیں کہ مشینری نہیں ہو گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! پلیز آپ میری بات مانیں اور تشریف رکھیں۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جب میرے بھائی ایم پی اے تھے تو انہوں نے اس وقت پانچ کروڑ روپے کی مشینری منگوائی تھی اور وہ آج بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر3671 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3672 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3693 محترمہ طحیا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3704 جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: آر ایچ سی کمیر کے لئے

سال19-2018 میں فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3738: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے؟

(ب) سال19-2018 میں اس ہسپتال کے لئے کتنے فنڈ جاری کئے گئے تھے اس کی بلڈنگ کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے اس کے لئے مزید کتنے فنڈز درکار ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) ہسپتال ہذا کے لئے حکومت اور محکمہ نے کون کون سی جدید مشینیں فراہم کی ہیں جو اس ہسپتال کے لئے ضروری ہیں، اس کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

(ب) سال 19-2018 میں ہسپتال ہذا کے ترقیاتی کاموں کے لئے10.314 ملین جاری ہوئے تھے اور اس کی بلڈنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ بلڈنگ کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کو محکمہ نے درج ذیل مشینری فراہم کی ہے۔

1- ایمبولینس مع آلات	2- ایکسرے یونٹ
3- لیب کی تمام مشینری	4- آپریشن تھیٹر کا سامان
5- ائرکنڈیشنرز	6- بیڈز، سائیڈ لاکر

7- آٹو کلیو، ایمرجنسی ٹیبل، کاوچ، گدے	8- بلڈ پریشر مشین
9- سٹریچر، ویل چیئر	10- مائیکروسکوپ مشین
11- ہاٹ ائیراوون	12- ای سی جی مشین
13- سکشن یونٹ	14- کمپیوٹر مع پرنٹر
15- کلوری میٹر، آٹو میٹک اینالائزر، OTلائٹ	

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو پانچ سات منٹ مشاورت میں لگے ہیں اگر انہیں بڑھا دیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ ہاؤس کا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔ میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے اور 19-2018 میں ہسپتال کے ترقیاتی کاموں کے لئے 10.314 ملین جاری ہوئے اس کی بلڈنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے بلڈنگ کے لئے مزید فنڈ کی ضرورت نہیں ہے اور جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ ایمبولینس مع آلات دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں میری گزارش ہے کہ on the floor of the House میرے سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں پھر ٹائم پورا ہو جانا ہے اور آپ نے تین ضمنی سوال بھی گن لینے ہیں چونکہ یہ کمیر اور ساہیوال کی پبلک کا معاملہ ہے یہ تحصیل لیول ہسپتال ہے لیکن ابھی تک چالو نہیں ہوا وہاں پر ایمبولینس موجود نہیں ہے جو بلڈنگ بنی ہے وہ بھی takeover نہیں کروائی گئی وہاں پر کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہ سوال پوچھا تھا کہ آر ایچ سی کمیر ساہیوال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل لیول ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ جی کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی لہٰذا منسٹر صاحبہ دوبارہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: .Order in the House پلیز منسٹر صاحبہ کی بات سن لیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے اس ہسپتال کے کام کے بارے میں پوچھا ہے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ 10.314 ملین روپے جاری ہوئے اور اس کا سارا سول ورک مکمل ہو گیا ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ جب سول ورک مکمل ہو تو اس کی باقاعدہ انسپکشن ہونے کے بعد اسے takeover کرتے ہیں لیکن آپ نے جو سوال پوچھا تھا اس سلسلے میں عرض ہے کہ سول ورک کے لئے مزید پیسوں کی ضرورت نہیں ہے اس کا سامان بھی منگوا لیا گیا ہے انشاء اللہ جلد سے جلد we will put working condition in to

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہ as a Rural Health Center کام کر رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ جلد ہی بطور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کام کرنا شروع کر دے گا۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ بالکل فکر نہ کریں۔ آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اب تو ہماری بہن وزیر صحت نے آپ کو یقین دہانی کروا دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ ماشاءاللہ ڈاکٹر، پروفیسر اور وزیر بھی ہیں۔ انہوں نے on the floor of the House فرمایا ہے کہ اس ہسپتال کا سامان آ چکا ہے۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہمیں منسٹر صاحبہ کے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: آغا علی حیدر! آپ کو سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے حلقہ کی عوام کا مسئلہ ہے لہٰذا مہربانی فرمائیں۔ میری بہن وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ سامان آ چکا ہے۔ میرے لئے وہ بہت معزز ہیں لیکن ان کی یہ بات غلط ہے۔ میں اس کو on the floor of the House challenge کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ریونیو Component میں 40 ملین روپے کا سامان خریدنے کے لئے ڈپٹی کمشنر دستخط ہی نہیں کر رہا۔ ٹینڈر کمیٹی ابھی تک pending پڑی ہوئی ہے کیونکہ ڈپٹی کمشنر 40 ملین روپے کی خریداری کی اجازت نہیں دے رہا۔ اس ہسپتال میں لیب کی مشینری، ایمرجنسی کا روم، فرنیچر اور دوسری بہت سی اشیاء کی ضرورت ہے۔ یہ کل اُنیس items ہیں جو کہ اس 40 ملین روپے کی رقم سے خریدی جانی ہیں لیکن ڈپٹی کمشنر اس کی اجازت ہی نہیں دے رہا۔ اس ہسپتال کے لئے تین ایمبولینس خریدی جانی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا اس میں ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔ ابھی تک کمیر شہر میں ریسکیو 1122 کی سروس establish نہیں ہوئی لیکن آر ایچ سی کمیر جو کہ ایک تحصیل لیول کا ہسپتال ہے اس کی تین ایمبولینسوں پر ریسکیو 1122 نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہم کدھر جائیں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحبہ! آپ کو جواب دیتی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے as a policy matter شروع میں بھی explain کیا ہے کسی تحصیل یا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے لئے جو بھی ایمبولینس آئی ہے۔ پنجاب حکومت نے وہ ساری ایمبولینسز ریسکیو 1122 کو دے دی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال RHCs اور BHUs کے لئے ایمبولینس کی یہ سہولت میسر ہے۔ ان ایمبولینسوں کا ہمیں یہ فائدہ ہے کہ جب کوئی کال کرتا ہے تو وہ پندرہ منٹ کے اندر پہنچ جاتی ہیں اور مریض کو جہاں شفٹ کرنا ہوتا ہے کر دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس سروس کا بڑا اچھا result آ رہا ہے۔ جب بھی کسی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال یا تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے لئے نئی ایمبولینس آئے گی، خریدی جائے گی تو اسے ریسکیو 1122 کے سپرد کیا جائے گا۔ It's a part of the policy. خدانخواستہ ان کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے ساتھ کوئی ناروا سلوک نہیں کیا گیا بلکہ یہ ایک پالیسی ہے جس پر یکساں طور پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق آر ایچ سی کمیر کے لئے سارا سامان آ چکا ہے۔ معزز ممبر نے اس حوالے سے شک وشبہ کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کا بالکل پتا کروں گی لیکن میری اطلاع کے مطابق سامان آ چکا ہے۔ جب ہسپتال کا سول ورک مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد یہ سامان وہاں پر installation کے لئے شفٹ ہو گا۔ اس سے پہلے یہ سامان ہسپتال کو نہیں دیا جاتا کیونکہ اس طرح قیمتی سامان کے نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میرا تیسرا ضمنی سوال رہتا ہے۔ منسٹر صاحبہ مجھے assurance دے دیں کہ کب تک یہ ہسپتال مکمل ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3785 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3785: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے مگر اس پر کام کافی عرصے سے بند پڑا ہے جس سے عوام الناس شدید مشکلات کا شکار ہیں اس پر کام کی بندش کے کیا اسباب ہیں؟

(ب) اس ہسپتال کی تعمیر اور توسیع کب شروع کی جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نامکمل بلڈنگ کی وجہ سے آئے روز ڈاکٹروں کے کمروں کو تبدیل کیا جاتا ہے جس بناء پر مریضوں کو ڈاکٹروں کی تلاش میں پورے ہسپتال کے چکر لگانے پڑتے ہیں اور اکثر اوقات وہ بغیر مشورے اور دوائیوں کے واپس لوٹ جاتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت عوام کی تکالیف دور کرنے کے لئے مذکورہ ہسپتال کی تعمیر و توسیع کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن کی بلڈنگ IDAP کے تحت زیر تعمیر ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی revamping کا کام IDAP نے اگست 2017 میں شروع کیا تھا اور اس کام کو اگست 2018 میں مکمل کرنا تھا تاہم ابھی تک کام نامکمل ہے اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر پاکپتن اور CEO ہیلتھ پاکپتن نے IDAP کو مراسلے لکھے تاہم ابھی تک IDAP نے دوبارہ کام شروع نہیں کیا۔

(ب) حکومت کی طرف سے فضائی سفر سے پابندیاں ہٹانے کے بعد محکمہ نے IDAP سے درخواست کی ہے۔ لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کہ چینی کمپنی چائنا ریلوے گروپ کو پابند کیا جائے کہ باقی ماندہ چالیس فیصد کام جلد از جلد مکمل کرے۔

(ج) جی نہیں! لیکن زیر تعمیر تمام OPD Rooms ہونے کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا ہے لیکن پھر بھی مریضوں کو تمام ہر ممکن سہولت مہیا کی جا رہی ہے۔

(د) مذکورہ سوال کا جواب جز (الف اور ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر پاکپتن اور CEO ہیلتھ پاکپتن نے IDAP کو مراسلے لکھے تاہم ابھی تک IDAP نے دوبارہ کام شروع نہیں کیا۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت اس کا exactly کیا status ہے اور IDAP والے کیوں response نہیں کر رہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہماری حکومت کے آنے سے پہلے تقریباً 25 ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور 16 تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال revamping, re-building اور دوسری مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کے

لئےIDAPکو دے دیئے گئے تھے۔ چینی کمپنی نے یہ کنٹریکٹ لیا تھا لیکن litigation کی وجہ سے یہ کام delay ہو گیا۔ یہ معاملہ litigation میں جانے کی وجہ سے ہمیں کافی نقصان ہوا ہے لیکن اب IDAP والوں نے پوری تسلی دی ہے کہ within this month everything will be sorted out اور انشاءاللہ ان ہسپتالوں کی revamping کا کام جلد از جلد شروع ہو جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری سیٹ پر COVID-19 کا مریض بیٹھ گیا ہے۔ یہ بیمار آدمی ہے لہٰذا میری سیٹ اس سے خالی کروائی جائے۔ کورونا دے مریض نوں محترمہ یاسمین راشد دے کول بٹھاؤ تے میری سیٹ ایہدے کولوں خالی کراؤ۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! اگر رولز آف پروسیجر دے وچ گنجائش ہووے تے میں تہاڈی سیٹ اپنے نال لوا دیاں۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ادارہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام
کے قیام کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*3793: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا قیام کس بناء پر عمل میں لایا گیا اس پر ہونے والی پیشرفت کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پروگرام اور اس سے متعلقہ افسران کے کام کا دائرہ کار کیا ہے، اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اب تک صوبہ بھر میں ایڈز کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں ان کے علاج کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ایڈز کی روک تھام اور عوام میں اس کا شعور اجاگر کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا اس پروگرام کی کارکردگی کی رپورٹ متعلقہ ویب سائٹ پر شائع کی جاتی ہے، اگر نہیں تو وہ کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا قیام صوبہ میں ایچ آئی وی / ایڈز کی بڑھتی ہوئی شرح کو روکنے کے لئے 1998 میں عمل میں لایا گیا۔ اس کی ابتداء لاہور سے ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں تک سہولیات کی آسان رسائی کے لئے نئے سنٹرز کھولنے پر پیشرفت ہوتی رہی ہے۔ اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے 16 اضلاع میں 26 سنٹر موجود ہیں جہاں عوام کی سہولت کے لئے تمام سہولیات بالکل مفت فراہم کی جارہی ہیں اور تمام 36 اضلاع میں سنٹرز کی توسیع کا عمل تیزی سے جاری ہے جو کہ جون 2021 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ پروگرام کے پاس اپنی ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری بھی موجود ہے۔

(ب) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب کے محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت اپنی خدمات عوام کو فراہم کر رہا ہے۔ پروگرام کا دائرہ کار 16 اضلاع میں پھیلا ہوا ہے جہاں موجود 26 سنٹرز میں ایچ آئی وی / ایڈز کے مشتبہ افراد کو مفت معائنہ ومشاورتی سہولیات کے ساتھ ساتھ بالکل مفت سکریننگ، ٹیسٹنگ اور ایچ آئی وی پازیٹو ہونے کی صورت میں مفت ادویات کے ذریعے ان کا علاج کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پروگرام کی اپنی ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری کے ذریعے پی سی آر اور سی ڈی فور جیسے مہنگے ٹیسٹ بالکل مفت کئے جاتے ہیں۔ پروگرام اس وقت 36 اضلاع میں اپنے سنٹرز کھولنے پر کام کر رہا ہے تاکہ صوبہ کے ہر ضلع کے لوگ آسانی سے علاج معالجہ کی سہولیات سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

(ج) اب تک صوبہ پنجاب میں11080 افراد ایچ آئی وی پازیٹو رپورٹ ہوئے ہیں۔ ان افراد کو پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی جانب سے مفت ادویات،مُشاورت اور طبّی راہنمائی فراہم کی جارہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ادارہ کے پاس ایک مربوط فالواپ نظام موجود ہے جس کے ذریعے اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ مریض باقاعدگی سے ادویات لیتارہے۔ماں سے پیدا ہونے والے بچے میں ایچ آئی وی کی ترسیل کے روکنے پر کامیابی سے کام جاری ہے جس کے نتیجے میں اب تک 160 ایچ آئی وی فری بچوں کی پیدائش ہوئی ہے جن کی مائیں ایچ آئی وی پازیٹو تھیں۔

(د) ایڈز کی روک تھام اور عوام میں شعور اور آگہی اُجاگر کرنے کے لئے ادارہ مہم جوئی کرتا رہتا ہے۔ اس حوالے سے ریڈیو، پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ایچ آئی وی / ایڈز کی روک تھام کے پیغامات نشر کئے جاتے ہیں۔ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے ادارہ کی جانب سے میسر سہولیات کی مفت دستیابی کے ساتھ ساتھ اس بیماری سے بچنے کے طریقوں کی تعلیم اور اس بیماری سے منسلک غلط افواہوں کو دور بھی کیا جاتا ہے۔ مزید برآں ایچ آئی وی / ایڈز کی آگاہی سے متعلق یونیورسٹی اور کالجز میں مختلف پروگرامز کئے جاتے ہیں اور ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اشتراک کے ساتھ آگاہی مہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا web page محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس web page پر کارکردگی رپورٹ شائع نہیں کی جاتی۔ ادارہ کی کارکردگی کی رپورٹ کے لئے محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میں منسٹر ہیلتھ صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے 16 اضلاع میں 26 سنٹر موجود ہیں جہاں عوام کی سہولت کے لئے تمام سہولیات بالکل مفت فراہم کی جا رہی ہیں اور تمام 36 اضلاع میں سنٹرز کی توسیع کا عمل تیزی سے جاری ہے جو کہ جون 2021 تک مکمل کر لیا جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی اپنی ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری بھی موجود ہے۔یہ ایک قابل ستائش بات ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ 2020-21 تک اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر3815 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: آر ایچ سیز بصیر پور، منڈی احمد آباد اور ہٹک میں ایکسرے مشینوں کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3815: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ایچ سی بصیر پور آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی ہٹک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ایکسرے مشین کتنی اور کس حالت میں ہیں؟

(ب) اگر تمام مشین ٹھیک ہیں تو اس سے کتنے لوگ روزانہ مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) کون کون سی مشینیں خراب حالت میں ہیں حکومت ان کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی بصیر پور میں دو ایکسرے مشینیں دستیاب ہیں اور دونوں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔ آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں دو ایکسرے مشینیں دستیاب ہیں اور دونوں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں اور آر ایچ سی بٹک میں دو ایکسرے مشینیں دستیاب ہیں اور دونوں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔

(ب) آر ایچ سی بصیر پور میں ایکسرے کی Average Daily OPD 10 سے 15 ہے۔
آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں ایکسرے کی Average Daily OPD 10 ہے۔
آر ایچ سی بٹک میں ایکسرے کی Average Daily OPD 3 سے 5 ہے۔

(ج) اس وقت تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری اب دوبارہ معزز منسٹر ہیلتھ صاحبہ کی خدمت میں دست بدستہ عرض ہے کہ میرے اس سوال کا جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House مکمل اعتماد کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور میں چیلنج کر رہا ہوں کہ میرے سوال کا جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ایکسرے مشین کتنی اور کس حالت میں ہیں؟

جناب سپیکر! اس کا جواب دیا گیا ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور آر ایچ سی بٹک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں دو دو ایکسرے مشینیں ہیں اور سب کام کر رہی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر ایک ایک مشین ہے اور کوئی بھی working میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے جس دوسری مشین کا ذکر کیا ہے یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں سال 2018 میں خریدی گئی تھی اور وہ ابھی تک ڈبہ pack پڑی ہوئی ہے۔ میرے سوال کا جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بڑی بہن معزز منسٹر صاحبہ سے کہوں گا کہ اگر اسی طرح غلط جواب ہی آنا ہے تو پھر میں آج کے بعد کوئی سوال نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تین RHCs کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا وہاں پر ایکسرے مشینیں کام کر رہی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر! انہیں بتایا گیا ہے کہ تینوں RHCs میں ایکسرے مشینیں کام کر رہی ہیں۔ معزز ممبر نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ وہاں پر کتنے ایکسرے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اس کے جواب میں عرض کرتی ہوں کہ آر ایچ سی بصیر پور میں دس سے پندرہ ایکسرے روزانہ ہوتے ہیں۔ آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں روزانہ کی بنیاد پر دس ایکسرے کی average ہے۔ اسی طرح آر ایچ سی بٹک میں روزنہ تین ایکسرے ہو رہے ہیں۔ اگر ان RHCs میں ایکسرے مشینیں کام نہ کر رہی ہوتیں تو پھر ایکسرے نہ ہو رہے ہوتے۔ وہاں پر مشینیں کام کر رہی ہیں اور ایکسرے بھی ہو رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ محکمہ کی طرف سے غلط جواب دیا گیا ہے۔ میں آپ کی بات کو چیلنج نہیں کرتی۔

جناب سپیکر! میں پتا کر لیتی ہوں۔ میرے حساب سے محکمہ نے مجھے غلط رپورٹ نہیں دی لیکن میں دوبارہ چیک کر لیتی ہوں کہ آیا دونوں مشینیں کام کر رہی ہیں یا نہیں۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ ان RHCs میں روزانہ ایکسرے ہو رہے ہیں۔ اگر وہاں پر مشینیں کام نہ کر رہی ہوتیں تو پھر ایکسرے نہ ہوتے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری humble submission ہے میں نے بات بھی طے کر دی ہے۔ میں سرکاری رجسٹر کا ایک پیپر لے کر آیا ہوں 2018 کے بعد اگر ایک بھی ایکسرے ہوا ہے تو میں ذمہ دار ہوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ معزز چیئر کے غور طلب ہے کہ یہ افسر شاہی اس ایوان کے ساتھ کیا کر رہی ہے، ہم کہاں پر جا کر روئیں اور کہاں پر جا کر بات کریں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ! آپ اس معاملے کی ضرور انکوائری کروائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر وہ پیپر مجھے دے دیں میں انشاءاللہ انکوائری کراؤں گی۔ میں نے معزز ممبر سے شروع میں یہ بات کی ہے کہ آپ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ بالکل صحیح نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر محکمہ نے کوئی غلط انفارمیشن دی ہے تو محکمہ کے جس بندے کی یہ ذمہ داری ہے He will be taken to task. معزز ممبر مجھے وہ پیپر بھجوادیں۔ شکریہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں on the floor of the House اپنی بہن کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس سوال کے جواب میں ایک ایک لفظ حقائق کے برعکس ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اس ہاؤس کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ نے انکوائری کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! وزیر صاحبہ نے انکوائری کا وعدہ تو کر لیا ہے لیکن تب تک آپ اس سوال کو pending فرمالیں۔ یہ انکوائری رپورٹ آپ کی خدمت میں آجائے تاکہ آپ کو بھی پتا چلے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو بالکل pending کر دیں جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے ہم انشاءاللہ اس پر انکوائری کر کے رپورٹ آپ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3829 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3830 بھی جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! چودھری افتخار حسین چھچھر نے on the floor of the House اپنے سوال کے جواب کو چیلنج کیا۔ جس محکمہ نے یہ جواب دیا ہے اگر وہی محکمہ اس کی انکوائری کرے گا تو انہوں نے جس طرح کا جواب دیا ہے اُسی طرح کی انکوائری کرے گا۔ میری گزارش ہے کہ آپ custodian of the House ہیں اور سوالات پر بہت بڑی exercise ہوتی ہے اور ان پر فنڈز بھی خرچ ہوتے ہیں تو چیئر کا یہ فرض ہے کہ معزز ممبران کو صحیح جوابات ملنے چاہئیں، وگرنہ نہ ملیں۔ ہم نے آپ کو ہی کہنا ہے، ہم نے آپ سے ہی یہ ضد کرنی ہے کہ یہ ہمارا prerogative ہے کہ ہمارے سوالات کے صحیح جوابات آنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں 35 سال میں پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ ایوان میں اتنی لاپروائی سے جوابات آتے ہیں جو یہاں ہر روز چیلنج ہوتے ہیں۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ بہترین کام کرتی ہیں اور بہت محنت سے کام کرتی ہیں انہوں نے کورونا کے دوران جو کام کیا ہم انہیں appreciate کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! معزز ممبران کا بہت بڑا right ہے کہ ان کو صحیح جوابات ملنے چاہئیں اور اس بات کا نوٹس لینا چاہئے کیونکہ ہر سوال کا جواب ہی چیلنج ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے کہتی ہوں کہ ان دو سوالوں کے علاوہ کوئی سوال چیلنج نہیں ہوا اور میں نے ان دونوں سوالوں کے بارے میں کہا کہ ان سوالوں کو pending کر دیا جائے اور ہم اس کا پتا کر لیتے ہیں۔ محکمہ میرا ہو یا کسی کا بھی ہو، حکومت کا کام ہے اور اگر حکومت کسی کام میں کوتاہی کر رہی ہے تو ہم سب کا حق ہے کہ اُس کے بارے میں سوال و جواب کریں اور میں نے اس بات سے بالکل انکاری نہیں کی۔ میرے بھائی کا یہ کہنا کہ ہر سوال چیلنج ہوا ہے یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہی ہوں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اگر آپ کسی اور محکمے سے بھی انکوائری کرانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! چودھری افتخار حسین چھچھرنے آپ پر اعتماد کیا ہے تو آپ اپنی مرضی کا انکوائری افسر مقرر کر کے اس کا جواب ایوان میں جمع کرائیں گے اور اگر پھر بھی معزز ممبر کو doubt ہوا تو پھر یہ تحریک استحقاق لے آئیں گے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3844 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز کمپنی میں میرٹ کے بر عکس تقرریوں سے متعلقہ تفصیلات

***3844: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی میں ماضی میں میرٹ کے بر عکس تقرریاں کی گئیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کن افسران کو میرٹ کے بر عکس بھرتی کیا گیا ان کے بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمپنی نے ماضی میں پابندی کے باوجود کروڑوں روپے کی گاڑیاں خریدیں اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی میں تمام عملہ میرٹ پر اور تمام قواعد و ضوابط کو پورا کرنے کے بعد رکھا گیا ہے۔ خالی اسامیوں کی کمپنی کے بورڈ سے منظوری کے بعد ان کا اشتہار دیا گیا۔ امیدوار / امیدوارں کو شارٹ لسٹ کرنے کے بعد بورڈ کی قائم کردہ بھرتی کمیٹی نے انٹرویو اور تقرر کیا تھا جس کی بعد میں توثیق / منظوری کمپنی کے بورڈ نے بھی دی ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی نے اپنے قائم ہونے کے بعد مالی سال 17-2016 اور 18-2017 میں کمپنی کے بورڈ اور پروکیورمنٹ کمیٹی کی منظوری کے بعد پندرہ عدد ٹیوٹا ہائیلکس سنگل کیبن خریدے جو کہ کمپنی کے آپریشنز چلانے کے لئے ناگزیر تھے کیونکہ کمپنی صوبہ پنجاب کے چودہ اضلاع کی 1300 ہیلتھ فسیلٹیز کے آپریشنز چلا رہی ہے اور یہ ہیلتھ فسیلٹیز ان اضلاع کے دوردراز علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

مزید یہ کہ کمپنی "Punjab Government Rules of Business 2011" کے تحت پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے انتظامی کنٹرول میں ہے اس لئے Austerity/Economic Measures میں جو چھوٹ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی ہے اس کا PHFMC پر بھی اتنا ہی اطلاق ہوتا ہے اور یہ کہ خریدی گئی گاڑیاں Austerity/Economic Measures سے مستثنیٰ تھیں اور ان پر حکومت کی جانب سے خریداری پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔ Austerity Letter کی متعلقہ شقیں مندرجہ ذیل ہیں:

Austerity/Economy Measures 2016-17

Notification No FD.SO)Goods) 44-4/2016 dated: 19.09.2016. Para VI of the above referred notification: Specialized Healthcare & Medical Education Department, Primary & Secondary Healthcare Department, School Education Department, Higher Education Department, Literacy & Non-Formal Education Department and Specialized Education Department will be exempted from Austerity Measures for the FY 2016-17 except purchase of Cars/Jeeps which will only be procured after clearance from Austerity Committee and approval from the Chief Minister .

Austerity /Economy Measures 2017-18

Notification No. FD.SO)Goods) 44-4/2016 dated: 14.09.2017. Para V of the above referred notification: There shall be complete ban on procurement of locally assembled and imported new vehicles out of current & development budgets. Under un-avoidable circumstances, the vehicles, except listed below, shall be procured with the prior concurrence of Austerity Committee and subsequent approval of Chief Minister through submission of summary:

a. Ambulances and all operational vehicles for hospitals except cars/jeeps .

b. Tractors, Dumpers, Water Boozers, Fire Fighting Vehicles, Flood Relief Equipment(s)/Vehicles and solid Waste Management equipment(s)/vehicles

c. Motorcycles.

Para XII of the above referred notification: Specialized Healthcare & Medical Education Department, Primary & Secondary Healthcare Department, School Education Department, Higher Education Department, Literacy & Non-Formal Education Department and Special Education Department, IDAP, Punjab Food Authority and PAFDA will be exempted from Austerity Measures for the FY 2017-18 except purchase of Cars/Jeeps which will only be procured after clearance from Austerity Committee and approval from the Chief Minister.

(ج) مزید یہ کہ PHFMC نے کاروں / جیپوں کے زمرے میں آنے والی کوئی بھی گاڑی نہیں خریدی لہٰذا Austerity Committe سے کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی خریدی گئی گاڑیاں صرف آپریشنل گاڑیاں (پک اپس / ڈیلوری وین / منی ٹرک وغیرہ) ہیں اور یہ گاڑیاں PHFMC کے تحت پنجاب کے چودہ اضلاع میں 1300 ہیلتھ فسیلٹیز کی نگرانی اور متعلقہ سامان کی ترسیل کے لئے استعمال کی جاتی ہیں تاکہ عام عوام / غریب مریضوں کو صحت کی معیاری سہولیات بروقت فراہم کی جاسکیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker! I am quite satisfied from the answer.

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی
کے ہیڈ آفس کی تزئین آرائش پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3847: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے ہیڈ آفس کی تزئین وآرائش پر قواعد کے برعکس 33 لاکھ روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کو ساڑھے دس لاکھ روپے عید بونس کے نام پر ادا کئے گئے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی نے مورخہ 10.03.2017 کو اپنے قائم ہونے کے بعد کرایہ پر ایک عمارت جو کہ GOR-II,35-A بہاولپور ہاؤس، لاہور میں واقع ہے وہاں اپنا ہیڈ آفس قائم کیا۔ مندرجہ بالا عمارت کو کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے کمپنی نے عمارت کے مالک سے پانچ سال کے لئے رینٹل لیز معاہدہ کیا۔

عمارت چونکہ انتہائی کم کرایہ جو کہ محض اڑھائی لاکھ روپے ماہانہ پر حاصل کی تھی اس لئے اس کو دفتری حالت میں قابلِ استعمال لانے کے لئے کچھ مرمتی کام ناگزیر تھے۔ جو کہ PPRA قوانین کے مطابق کروائے گئے جس کی رقم کو اگر پانچ سال پر تقسیم کیا جائے تو یہ محض -/45000 روپے ماہانہ بنتی ہے اور یہ بات بھی انتہائی اہم ہے کہ کمپنی جب بھی اس عمارت کو خالی کرائے گی تو بہت سا سامان اتار لے گی۔

(ب) پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی جس کا قیام مورخہ 10.03.2017 کو عمل میں آیا اپنی ابتدائی مدت کے دوران مینجر اور اس سے نچلی سطح کے ملازمین کو ان کی سخت محنت، لگن اور شاندار کارکردگی کی بناء پر ایک مہینہ کی بنیادی تنخواہ بطور اعزازیہ مالی سال 18-2017 میں دی گئی۔ اعزازیہ کی اس رقم کی منظوری کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر نے دی جس کی بعد میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے توثیق کی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker! I am satisfied.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں پولیو مہم کی ناکامی کے حوالہ سے

19-2018 کے دوران تھرڈ پارٹی آڈٹ کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*2249: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے اندر پولیو مہم کے حوالہ سے ستمبر 2018 سے مارچ 2019 کے دوران عالمی ادارہ صحت نے پولیو مہمات کی ناکامی کے اسباب جانچنے کے لئے کوئی تھرڈ پارٹی verification کروائی؟

(ب) اگر ہاں تو کون کون سی یونین کونسلز تھرڈ پارٹی کے لئے منتخب کی گئی تھیں؟

(ج) کتنی یونین کونسلز کے نتائج مؤثر رہے اور کتنی کے نتائج غیر مؤثر رہے؟

(د) عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کی روشنی میں اگر اس بابت کوئی کارروائی کی گئی ہے تو تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ستمبر 2018 سے فروری 2019 کے درمیان پانچ انسداد پولیو مہم کا انعقاد کیا گیا جس میں سے تین قومی اور دو خصوصی مہم تھیں ہر مہم کے معیار کو جانچنے کے لئے خصوصی چیکنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے جسے لاٹ کوالٹی اشورنس سیمپلنگ کہا جاتا ہے یہ چیکنگ پارٹنر ایجنسیوں کے نمائندوں اور پرائیویٹ پارٹی کے نمائندوں کی طرف سے کی جاتی ہے ان تمام مہمات کے معیار کا بھی جائزہ لیا گیا اور ان مہمات کے دوران بچوں کو پلائے گئے انسداد پولیو قطروں کا مجموعی تناسب 91.4 رہا ستمبر میں یہ تناسب 94 فیصد رہا نومبر بھی 93 فیصد اور دسمبر میں 88 فیصد جنوری میں 82 فیصد اور فروری میں 100 فیصد رہا۔

(ب) جو یونین کونسلز منتخب کی گئیں تھیں اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سیمپلنگ کے دوران 76یونین کونسلز کا جائزہ لیا گیا جس میں سے 69یونین کونسلز مکمل طور پر ٹھیک تھیں اور سات یونین کونسلز میں مسائل پائے گئے جن کے تدارک کے لئے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے۔

(د) چیکنگ کی روشنی میں مرتب کی گئی رپورٹ کے مطابق انسداد پولیو پروگرام کی جانب سے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے رہ جانے والے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کی خوراک پلانے کا بندوبست کیا گیا اور غفلت برتنے والی ٹیموں کے خلاف تادیبی کارروائی کا آغاز بھی کیا گیا انسداد پولیو پروگرام میں ہر یونین کونسل میں رہ جانے والے بچوں کا ریکارڈ رکھنے اور اُن کی چیکنگ کے لئے لاگ بک کا آغاز بھی کر دیا ہے اس رجسٹرڈ کے ڈیٹا کا موازنہ پروگرام ڈیٹا کے ساتھ کیا جاتا ہے تاکہ کوئی بچہ قطرے پینے سے محروم نہ رہ جائے۔

لاہور کے اندر ٹی ایچ کیو لیول کے ہسپتال
کی تعداد اور ان میں طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2250: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کے اندر ٹی ایچ کیو لیول کے کتنے ہسپتال ہیں یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سے ہسپتال میں ڈائیلسز کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا لاہور کے علاقہ لدھڑ میں واقع ہسپتال بھی ٹی ایچ کیو لیول کا ہے اور وہاں پر کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے زیرانتظام تحصیل ہیڈکوارٹر کے درجے کا ایک گورنمنٹ میاں میر ہسپتال ہے جو کہ دھرمپورہ کے علاقہ عقب دربار میاں میر میں واقع ہے۔

(ب) گورنمنٹ میاں میر ہسپتال میں ڈائیلسز کی سہولت میسر نہ ہے۔لاہور کے بارہ ہسپتالوں میں ڈائیلسز کی سہولت موجود ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! لاہور کے علاقہ لدھڑ میں واقع ہسپتال تحصیل ہیڈ کوارٹر درجے کا ہے جو کہ رجب طیب اردگان ٹرسٹ (انڈس فاؤنڈیشن) کے زیر انتظام ہے۔ اس ہسپتال میں تحصیل ہیڈ کوارٹر کی تمام سہولیات میسر ہیں جن میں شعبہ ایمرجنسی، آؤٹ ڈور، سرجری اور مریضوں کے داخلے کی سہولیات نمایاں ہیں۔

صوبہ کے دیہاتی علاقوں میں
دانتوں کے علاج کے لئے سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2881: محترمہ طحیانون:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر کے دیہاتی علاقوں کی عوام کو ڈینٹل ہیلتھ کی کیا سہولیات میسر ہیں ضلع وار تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹروں میں دانتوں کے علاج کی تمام سہولیات حاصل ہیں۔ ہر ایک ہسپتال اور رورل ہیلتھ سنٹرز پر تجربہ کار ڈینٹل سرجن اور ماتحت عملہ دانتوں کے مریضوں کا علاج کر رہے ہیں۔ صرف بنیادی مراکز صحت میں دانتوں کے علاج کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔

صوبہ بھر کے دیہاتی علاقوں کے عوام کو ڈینٹل ہیلتھ کی درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1. ڈینٹل اوپی ڈی
2. دانتوں کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج، کیوٹی وغیرہ کو بھرا جاتا ہے۔
3. ایمرجنسی کیسز جیسے دانتوں میں درد کا علاج کیا جاتا ہے۔
4. زیادہ خراب دانت نکالے جاتے ہیں اور قابل علاج دانتوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
5. دانتوں کی سکیلنگ اور پالشنگ کی جاتی ہے۔
6. مریضوں کو خوراک اور برُش استعمال کرنے کے طریقوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں ٹیسٹوں کی فیسوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*3226: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سرکاری ہسپتالوں میں ٹیسٹوں کی فیسوں میں تین سو فیصد اضافہ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اس اضافے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیسٹ سابقہ حکومتوں کے دور میں بالکل فری کئے جاتے تھے؟

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک تمام ٹیسٹوں کی فیسوں میں کتنی بار اضافہ کیا گیا ہر ٹیسٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ٹیسٹوں کی فیسوں میں کیا گیا اضافہ واپس لینے اور عوام کو ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گورنمنٹ ہسپتالوں میں1985-05-01 کے ریٹ نافذ العمل تھے جو کہ موجودہ دور کے مطابق انتہائی کم تھے یہاں تک کے مطلوبہ chemical/reagent بھی مارکیٹ سے خریدے نہیں جاسکتے تھے، جس کی وجہ سے تمام diagnostic tests کی سہولت میسر نہ تھی یا فراہم کردہ diagnostic tests مطلوبہ معیار کے مطابق نہ تھے۔ diagnostic tests کی فراہمی یقینی بنانے اور مطلوبہ معیار حاصل کرنے کے لئے no profit, no loss کی بنیاد پر صرف استعمال ہونے والے chemical/reagent کی قیمت کے مطابق نئے نرخ مقرر کئے گئے ہیں پہلے ہسپتالوں میں اکیس ٹیسٹوں کی سہولت میسر تھی اب پچیس مزید ٹیسٹوں کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان اقدامات سے جو مریض پرائیویٹ سیکٹر سے یہ سہولیات مہنگے داموں حاصل کرتے ہیں انہیں بھی ریلیف ملے گا۔ICU، Emergency اور CCU کے تمام مریضوں کو یہ سہولیات بدستور بالکل فری میسر رہیں گی۔ اس کے علاوہ ان ڈور اور آوٹ ڈور کے تمام شعبہ جات کے مستحق مریضوں کو یہ سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے ہسپتالوں میں سہولت ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ بالکل درست نہ ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ سابقاحکومتوں کے دور میں ایمرجنسی اور ان ڈور کے مریضوں کے ٹیسٹ فری کئے جاتے تھے۔

موجودہ حکومت میں بھی تمام مریضوں کو ایمرجنسی، آئی سی یو اور سی سی یو کی سہولیات بدستور بالکل فری میسر ہیں۔ اس کے علاوہ ان ڈور اور آوٹ ڈور کے تمام شعبہ جات کے مستحق مریضوں کو یہ سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں اور اس مقصد کے لئے ہسپتالوں میں سہولت ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک تمام ٹیسٹوں کی فیسوں میں صرف ایک مرتبہ اضافہ کیا گیاہے۔ تفصیلاً جواب جُز (الف) میں دے دیا گیاہے۔

(د) یہ معاملہ فی الحال زیر غور نہیں ہے۔

تحصیل صادق آباد میں رورل

ڈسپنسریوں کی اپنی اور کرایہ کی عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

*3334: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کتنی رورل ڈسپنسریز کی عمارات اپنی ہیں اور کتنی ڈسپنسریز کے لئے حکومت نے عمارات کرایہ پر حاصل کررکھی ہیں؟

(ب) ان عمارات کا آخری سروے کب ہوا اس وقت کتنی ڈسپنسریز کی سرکاری عمارات کی حالت خستہ ہے اور حکومت ان کی تعمیر و مرمت سے متعلق کیا اقدامات اٹھارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل صادق آباد میں تمام ڈسپنسریز گورنمنٹ بلڈنگز یا عطیہ کی ہوئی بلڈنگ میں چل رہی ہیں کسی بھی رورل ڈسپنسری کے لئے بلڈنگ کرائے پر حاصل نہیں کی گئی۔

(ب) مختلف اوقات میں ڈسپنسریز وزٹ کی جاتی ہیں کیونکہ ان بارہ بلڈنگز کی مرمت کے فنڈز کبھی موصول نہ ہوئے ہیں اس لئے تمام ڈسپنسریز کی حالت خستہ ہے۔ ان ڈسپنسریوں کی مرمت کی ذمہ داری بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔ ان کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز موصول ہونے پر ڈسپنسریز کی مرمت کروائی جائے گی۔

تحصیل صادق آباد میں بنیادی مراکز
صحت کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3377: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کتنے بنیادی مراکز صحت قائم ہیں؟

(ب) کسی بھی بنیادی مرکز صحت میں سٹاف کی مختص تعداد یکساں ہوتی ہے یا آبادی اور علاقہ کی مناسبت سے ہوتی ہے؟

(ج) کیا صادق آباد کے بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹروں کی تعداد مطلوبہ ضرورت کے مطابق ہے یا مزید ڈاکٹرز تعینات کرنے کی ضرورت ہے؟

(د) جن بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں ان کے نام فراہم فرمائیں؟

(ہ) حکومت ڈاکٹروں کی تعداد کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا حال اس پر کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل صادق آباد میں 24 بنیادی مراکز صحت قائم ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

1- ماچھکہ
2- چک نمبرNP/39
3- محمد نواز واسہ
4- بھونگ
5- میرے شاہ
6- کوٹ سبزل
7- چک نمبرP/206
8- کوٹ سنجر خان
9- بندور عباسیاں
10- چک نمبرP/264
11- بستی سبزل خان
12- چک نمبرP/158
13- چک نمبرP/186
14- چک نمبرP/255
15- سعدی سلطان
16- روتی شریف
17- بستی عبدلکریم
18- چک نمبرNP/26
19- چک نمبرNP/5
20- چوک سویترا
21- بستی چوہدری صادق
22- گڑھی خیر محمد جھک
23- چک نمبرP/148
24- بیگر گڑھی

(ب) تمام بنیادی مراکز صحت میں گورنمنٹ کی مخصوص کردہ سٹاف کی تعداد یکساں ہوتی ہے۔

(ج) بنیادی مراکز صحت پر پالیسی کے تحت مخصوص کردہ صحت کی سہولیات کے مطابق ڈاکٹرز کی تعداد ضرورت کے تحت پوری ہے۔

(د) تحصیل صادق آباد کے تمام بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز کی کوئی اسامی خالی نہ ہے اور تمام بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

(ہ) فی الحال ڈاکٹروں کی تعداد اسامیوں کے مطابق پوری ہے اور اگر کوئی بھی اسامی خالی ہوتی ہے تو اسے Walk in Intererview کے ذریعے جلد از جلد فل کر دیا جاتا ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں

کے وارڈز، بیڈز اور ایمرجنسی سے متعلقہ تفصیلات

***3404: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں کتنے وارڈز اور بیڈز ہیں؟

(ب) اس ہسپتال کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے کیا یہ 24/7 گھنٹے سروس فراہم کر رہی ہے؟

(ج) ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف بیک وقت ڈیوٹی دیتے ہیں کیا اس ایمر جنسی میں حادثات میں serious زخمی ہونے والے مریضوں کے علاج معالجہ کی تمام سہولیات میسر ہیں؟

(د) ایمر جنسی میں کون کون سی مشینری available ہے اور کس کس ٹیسٹ کے لئے ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میاں چنوں میں بیڈز کی کل تعداد 66 ہے جبکہ وارڈز کی تعداد سات ہے جس میں ایمر جنسی مردانہ، ایمر جنسی زنانہ، انڈور مردانہ، انڈور زنانہ، پیڈز وارڈ، گائینی وارڈ، ڈائیلسز وارڈ شامل ہیں۔

(ب) ہسپتال کی ایمر جنسی آٹھ بیڈز پر مشتمل ہے اور یہ 24/7 سروسز فراہم کر رہی ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں ایمر جنسی مریضوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر شفٹ میں دو ڈاکٹرز، تین نرسز اور دو ڈسپنسریز ہسپتال کی ایمر جنسی میں بیک وقت ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مزید برآں ایمر جنسی میں serious زخمی ہونے والے مریضوں کے علاج معالجہ کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(د) ایمر جنسی میں درج ذیل مشینری اور ان کے متعلقہ آلات مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

1-	ای سی جی مشین،	2-	بی پی اپریٹس
3-	ڈیفبریلیٹر	4-	الٹراساؤنڈ مشین
5-	ویٹ مشین، سکشن مشین	6-	گلوکو میٹر
7-	پلاسٹر کٹنگ مشین	8-	پلس آکسی میٹر
9-	ڈریسنگ سیٹ	10-	کارڈیک مونیٹر
11-	لارنجو سکوپ	12-	نبولائزر مشین

ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں
مختلف امراض کے ڈاکٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3405: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں کارڈیک، گائنی، ذہنی امراض اور آرتھوپیڈک کے کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام مع عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ب) کیا اس ہسپتال میں آرتھوپیڈک اور گائنی کے کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں کتنے مریضوں کا روزانہ آپریشن کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آرتھوپیڈک، گائنی، ذہنی امراض اور کارڈیک کے مریضوں کی تعداد کے مطابق ڈاکٹرز بہت کم تعینات ہیں کیا حکومت اس بابت اقدامات اٹھا رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میاں چنوں میں گائنی شعبہ کے ڈاکٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. ڈاکٹر ندا اصغر، کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ، ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس۔
2. ڈاکٹر صائمہ ملک، کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ، ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں کارڈیک، ماہر نفسیات، آرتھوپیڈک کے شعبہ جات موجود نہیں ہیں اس وجہ سے متعلقہ ڈاکٹرز ہسپتال میں تعینات نہ ہیں۔

(ب) گائنی کے روزانہ اوسطاً مریضوں کی تعداد 160 ہے۔ ہسپتال میں گائنی کے روزانہ اوسطاً دو مریضوں کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے گائنی کے آپریشنز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ہسپتال میں آرتھوپیڈک کا شعبہ ہی موجود نہیں ہے۔

(ج) اس وقت گائنی کا شعبہ بالکل صحیح چل رہا ہے اور باقی شعبہ جات کے لئے ضروری اقدامات کر رہے ہیں جس کا ثبوت ٹی ایچ کیو ہسپتال میاں چنوں میں ٹراما سنٹر کی تعمیر کا آغاز ہے۔

بہاولنگر: آر ایچ سی چھ گنجیانی کی بلڈنگ، رہائشی کوارٹرز مع کوٹھیوں کی ازسر نو تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3458: **جناب محمد جمیل**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی چھ گنجیانی ضلع بہاولنگر کی بلڈنگ مع رہائشی کوارٹرز اور کوٹھیاں نہایت خستہ حالت میں ہیں؟

(ب) ان کی بلڈنگ اور کوارٹرز مع کوٹھیاں کب تعمیر کئے گئے تھے؟

(ج) کیا اس آر ایچ سی کی بلڈنگ اور کوارٹرز کی چیکنگ کسی ضلع یا پراونشل لیول کے آفیسرز نے کی ہے تو کب؟

(د) کیا حکومت اس آر ایچ سی کی بلڈنگ اور کوارٹرز مع کوٹھیاں ازسر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) اس ہسپتال کی مین بلڈنگ درست حالت میں ہے جو کہ 2017 میں تعمیر ہوئی جبکہ دیگر رہائشی کوارٹرز جو کہ پرانے ہیں اس لئے ان کی حالت درست نہیں ہے۔

(ب)

1. مین بلڈنگ سال 2017 میں بنی۔
2. رہائشی کوارٹرز سال 1975 میں تعمیر ہوئے۔
3. نرسنگ کوارٹرز سال 1990 میں تعمیر ہوئے۔
4. ڈاکٹرز کوارٹرز سال 1975 میں تعمیر ہوئے۔

(ج) چونکہ ان کی مرمت کا کام محکمہ بلڈنگ پنجاب کے ذمے ہوتا ہے اس لئے ان کی مرمت کی ذمہ داری محکمہ بلڈنگ کی ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی نے اس کی تعمیر نو کی ابھی تک کوئی سکیم نہیں بنائی اور نہ ہی محکمہ کو موصول ہوئی ہے۔

(د) رورل ہیلتھ سنٹر چھ گنجیانی ضلع بہاولنگر کے کوارٹرز مع کوٹھیاں از سر نو تعمیر کرنے کی سکیم صوبائی ترقیاتی پروگرام میں نہیں ہے اس لئے فوری طور پر ان کی تعمیر و مرمت کا کام شروع کرنا ممکن نہیں ہے۔

منڈی بہاؤالدین: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے مختص فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3498: **محترمہ حمیدہ میاں:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے قیام کے لئے 1071.712 ملین کی رقم مختص کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال20-2019 سے قبل878.584 ملین کی رقم مذکورہ منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے خرچ کی گئی تھی؟

(ج) محکمہ ہذا نے مالی سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ منصوبے کے علاوہ کیا نئے منصوبہ کے لئے رقم مختص کی ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا نے فنڈز کی دستیابی کے باوجود مالی سال20-2019 کے بجٹ میں ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے لئے صرف 15 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ محکمہ ہذا کب بقایا رقم 178.128 ملین روپے اس منصوبہ کے لئے جاری کرے گا اور کب تک اس منصوبے کو مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج،د) جی نہیں۔

(ہ) یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے پہلے سال 20-2019 کے لئے مذکورہ منصوبے کے لئے 15 ملین روپے مختص کئے تھے۔ اب اس منصوبے کے لئے اضافی 17 ملین روپے جاری کئے گئے تھے اور اب بلڈنگ کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے اور دوسرا مشینری اور انسٹرومنٹس وغیرہ کے لئے مالی سال 21-2020 میں مذکورہ رقم جاری کردی جائے گی۔

سرگودھا ایس پی 46 جنوبی میں
رورل ہیلتھ سنٹر میں سہولیات کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*3583: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایس پی-46 جنوبی سرگودھا میں موجود آر ایچ سی رورل ہیلتھ سنٹر کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ہسپتال اپ گریڈ ہونے اور بلڈنگ تیار ہونے کے باوجود ابھی تک فعال نہ ہو سکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ باقی ڈاکٹرز کو تعینات نہ کیا گیا ہے اور مریضوں کے لئے ادویات کا بھی حصول ناممکن ہے؟

(د) کیا حکومت کی طرف سے اس ہسپتال کو بنیادی سہولیات دینے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں تو کتنے فنڈز جاری ہوئے ہیں کیا حکومت فنڈز جاری کرنے اور اس ہسپتال میں ڈاکٹروں مع ادویات کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چک 46 جنوبی میں موجود رورل ہیلتھ سنٹر کو 18-05-2018 کو ٹی ایچ کیو میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ ہسپتال اپ گریڈ ہونے اور بلڈنگ تیار ہونے کے بعد فعال ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ یہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ، دو سینئر وومن میڈیکل آفیسرز، ایک بچوں کا ماہر ڈاکٹر، آٹھ میڈیکل آفیسر، ایک وومن میڈیکل آفیسر اور ایک ڈینٹل سرجن مریضوں کا معائنہ کر رہے ہیں اور مریضوں کے لئے تمام ادویات موجود ہیں۔ ویکنسی پوزیشن اور میڈیسن لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت کی طرف سے ہسپتال کو بنیادی سہولیات دینے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں اور گورنمنٹ نے دسمبر 2019 میں مبلغ 79 لاکھ 38 ہزار 400 روپے کے فنڈ ا دویات کی مد میں ٹی ایچ کیو بی ایس۔46 جنوبی کو جاری کر دیئے ہیں۔ محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب کا جاری شدہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
مزید ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی بھرتیوں کے لئے ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو انٹرویو ہوتے ہیں جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعیناتی کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: پی پی۔189 کی حدود میں
سرکاری ہسپتالوں کی تعداد، ڈاکٹرز اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***3671: جناب منیب الحق:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔189 اوکاڑہ کی حدود میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے کیا تمام فنکشنل پوزیشن میں ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں کیا تمام کو بیڈز میسر ہوتے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

Health Facilities	No of Beds	No of Wards
DHQ Hospital Okara City UC 0-91	260	13
DHQ Hospital (SC) Okara UC 0-17	125	13
BHU 1/4L UC 0-89	2	1
BHU 53/2L UC 0-16	2	1
TB Clinic UC 0-93	1	0
UC-0-97 2MCH Center People Colony NO.	1	0
MCH Center Aastana Alia UC-0-95	1	0
MCH Center Samdpura UC-0-96	1	0
Total	393	28

(ب) ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی سے متعلقہ تفصیل درج ذیل ہے:

Health Facilities	No of Beds in Emergency
DHQ Hospital Okara City UC 0-91	90
DHQ Hospital (SC) Okara UC 0-17	15
ToTal	105

(ج) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

Health Facilities	No. of Doctors	No of Nurses	No of Pramedics staff
DHQ Hospital Okara City UC-91	40	30	15
DHQ Hospital (SC) Okara UC-17	28	61	15
Total	68	91	33

(د) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں ٹیسٹوں سے متعلقہ مشینری تفصیلات درج ذیل ہے:

Ultrasound, Lab Test DHQ City : CT-Scan, X-ray

DHQ South City: X-ray, Ultrasound, Lab Test

تمام آلات کارآمد ہیں۔

(ہ) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں روزانہ جو مریض داخل ہوتے ہیں اور ان کے لئے جو بیڈز میسر ہوتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Health Facilities	No of Patients Admitted per day in Emergecny
DHQ Hospital Okara City UC 0-91	50-200
DHQ Hospital (SC) Okara UC 0-17	15

نوٹ: مورخہ 10-04-2020 سے DHQ Hospital(SC)Okara کو کورونا کے لئے مختص کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایمرجنسی اور OPD کو بند کر دیا گیا ہے۔

(و) جی ہاں! جیسے ہی متعلقہ فنڈز میسر ہوئے تو ہسپتالوں کی ایمرجنسی کی استطاعت بڑھائی جائے گی۔ گزشتہ سال ایمرجنسی کے بیڈز کی تعداد 40 سے 80 تک بڑھائی گئی ہے۔ گزشتہ سال ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ سٹی میں ایمرجنسی بیڈز کی تعداد 40 سے 90 تک 2019 میں بڑھائی گئی تھی جبکہ ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ ساؤتھ سٹی میں ایمرجنسی بیڈز کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا گیا۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو میں مختلف وارڈز میں تعینات ڈاکٹرز کی تعداد اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*3672: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کب تعمیر کیا گیا ہے اس کی بلڈنگ کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں کارڈیک وارڈ، گائنی وارڈز اور سرجیکل وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان وارڈز میں تعینات ڈاکٹرز کے نام اور تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(د) کیا کارڈیک وارڈز میں دل کے مریضوں کو first aid کے علاوہ اور بھی کوئی سہولت میسر ہے؟

(ہ) اس کارڈیک وارڈ میں کون کون سی مشینری دستیاب ہے؟

(و) اس کارڈیک وارڈ میں بیک وقت کتنے مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے؟

(ز) اس وارڈ میں وینٹی لیٹرز مشینیں کتنی ہیں کتنی خراب ہیں کتنی چالو حالت میں ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پہلے یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تھا1982 میں اسے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ دیا گیا تھا۔ اس میں کل 13 وارڈز اور 250 بیڈز ہیں۔

(ب) ہسپتال میں وارڈز کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے:

(i) کارڈیک وارڈ میل دس بیڈز، فی میل دس بیڈز اور انتہائی نگہداشت پانچ بیڈز پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 25 بیڈز ہے۔

(ii) گائنی وارڈز 26 بیڈز، لیبر روم 16 بیڈز پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 42 بیڈز ہے۔

(iii) سرجیکل وارڈز، میل سرجیکل وارڈز 24 بیڈز، فی میل سرجیکل وارڈز 24 بیڈز پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 48 بیڈز ہے۔

(ج)

کارڈیک وارڈ

1) ڈاکٹر ساجد حسین (Diploma in Cardiology)

2) ڈاکٹر سجاد انور (Diploma in Cardiology)

3) ڈاکٹر محمد عمران ڈوگر (FCPS Cardiology)

گائنی وارڈ

1. ڈاکٹر رفعت زاہد(Obs & DGO, Gyne)
2. ڈاکٹر بابرہ شوکت(Obs & FCPS, Gyne)
3. ڈاکٹر فرح سہیل(Obs & DGO, Gyne)
4. ڈاکٹر فریحہ صفی مظفر(Obs&MCPS,Gyne)
5. ڈاکٹر علینہ عمران(Obs & FCPS, Gyne)
6. ڈاکٹر نورین کنول(Obs&MCPS,Gyne)

سرجیکل وارڈز

1. ڈاکٹر کیپٹن محمد نعیم(FCPS Surgery)
2. ڈاکٹر محمد شفیق(FCPS Surgery)
3. ڈاکٹر فیصل رؤف(FCPS Surgery)
4. ڈاکٹر حافظ اظہر اقبال(FCPS Surgery)

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال کے کارڈیک وارڈ میں دل کے مریضوں کو first aid کے علاوہ E.TT + ایکو گرافی اور ای سی جی کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال کے کارڈیک وارڈ میں سکشن مشین + ڈی فیب +کارڈیک مانیٹر + ایمرجنسی ٹرالی ادویات۔ سنٹرل آکسیجن سپلائی جیسی مشینری دستیاب ہے۔

(و) کارڈیک وارڈ میں بیک وقت 25 مریضوں کو داخل کیا جاسکتا ہے۔

(ز) اس وارڈ میں ٹوٹل پانچ وینٹی لیٹرز ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

ٹی ایچ کیو بھلوال میں ادویات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3693: **محترمہ طحیانون:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال ضلع سرگودھا میں کون کون سی ادویات دستیاب ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال ضلع سرگودھا میں تمام ضروری ادویات موجود ہیں۔ ادویات کی تفصیل مع تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

ساہیوال: ہڑپہ میں قائم آر ایچ سی میں ادویات کی فراہمی اور آپریشن تھیٹر میں سرجری کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3704: جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال ہڑپہ شہر میں محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب قائم آر ایچ سی میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) آر ایچ سی ہڑپہ میں مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں ادویات کی مکمل تفصیل اور روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریضوں کو چیک کیا جاتا ہے سال18-2017اور 19-2018 میں کس کس قسم کی ادویات آر ایچ سی کو فراہم کی گئیں ماہانہ کتنے مریض اس میں چیک کئے جاتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا آر ایچ سی میں آپریشن تھیٹر موجود ہے اور وہاں مریضوں کو سرجری کی سہولت فراہم کی جاتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا روزانہ آر ایچ سی میں الٹراساؤنڈ سمیت دیگر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو کیا کوئی فیس بھی مریضوں سے وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈینٹیسٹ ڈاکٹر موجود ہے کیا وہاں پر ڈینٹسٹ لیب ہے اگر ہے تو یہ لیب کتنی پرانی ہے اور کب سے آپریشنل ہے اس میں کون کون سا انفراسٹرکچر اور سامان موجود ہے کیا حکومت موجودہ لیب کو جدید طرز پر اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر یہ ڈینٹل یونٹ آپریشنل نہیں ہے تو ڈینٹسٹ ڈاکٹر کی تعیناتی کا کیا مقصد ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈیلوری، لیب، ایکسرے، ڈینٹل یونٹ، ٹی بی ڈاٹ، ای سی جی، ڈینٹل ایکسرے اور ای پی آئی کی سہولت موجود ہے۔

(ب) گورنمنٹ سے منظور شدہ تمام ادویات موجود ہیں اور یہ ادویات تمام مریضوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 18-2017 میں مریضوں کی تعداد 5,524 ماہانہ تھی اور سالانہ 66,294 تھی۔ 19-2018 میں مریضوں کی تعداد 5098 ماہانہ تھی اور سالانہ 61,176 تھی۔

(ج) جی ہاں! آر ایچ سی ہڑپہ میں آپریشن تھیٹر موجود ہے لیکن سرجن نہ ہونے کی وجہ سے آپریشن نہیں ہوتے۔

(د) جی ہاں! آر ایچ سی ہڑپہ میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔ یہاں صرف حاملہ عورتوں کے الٹرا ساؤنڈ کئے جاتے ہیں۔ الٹرا ساؤنڈ کی فیس -/150 روپے ہے۔

(ہ) جی ہاں! آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈینٹل سرجن موجود ہے۔ ہسپتال میں ڈینٹل لیب موجود نہیں ہے دسمبر 2019 میں نیا ڈینٹل یونٹ لگایا گیا ہے۔ جہاں دانتوں کا ابتدائی علاج اور سکیلنگ کی جاتی ہے۔

جہلم: تحصیل پنڈ دادنخان کے ہسپتالوں میں گائنی وارڈز کی تعداد اور ڈاکٹرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3829: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان کے کس کس ہسپتال میں گائنی وارڈ ہیں ان میں کتنے ڈاکٹر کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان وارڈز میں اس عرصہ کے دوران کتنے مریض داخل ہوئے؟

(د) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ان میں کتنے اور کون کون سے ڈاکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ہ) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی میں کون کون سی مشینری ٹیسٹوں کے لئے موجود ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان میں شعبہ گائنی کا ایک وارڈ ہے جو کہ چھ بیڈز پر مشتمل ہے۔شعبہ گائنی میں چوبیس گھنٹوں (تین شفٹوں میں) کل چھ ڈاکٹرز ڈیوٹی کررہے ہیں جس کے عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

سینئر وومن میڈیکل آفیسر گریڈ18	01
وومن میڈیکل آفیسر گریڈ17	05

(ب) شعبہ گائنی میں مختلف مد میں ہونے والے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال18-2017 تنخواہ سینئر وومن میڈیکل آفیسر	-/1117704روپے
سال19-2018 سینئر وومن میڈیکل آفیسر	-/1306272روپے
سال18-2017 تنخواہ وومن میڈیکل آفیسر	-/1178664روپے
سال19-2018 تنخواہ وومن میڈیکل آفیسر	-/1258272روپے
سی سیکشن18-2017 کے اخراجات	-/4850000 روپے
سی سیکشن19-2018 کے اخراجات	-/735000

(ج) سال18-2017 میں کل داخل ہونے والے مریض3261 ہے۔
سال19-2018 میں کل داخل ہونے والے مریض2019 ہے۔

(د) آر ایچ سی للہ، سول ہسپتال کھیوڑہ، آر ایچ سی جلالپور شریف ان تمام آر ایچ سیز پر شعبہ گائنی چار بیڈز پر مشتمل ہے اور شعبہ گائنی میں لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ Skilled Birth Attendent بھی ڈیوٹی پر موجود ہیں۔ درج ذیل بنیادی مراکز صحت 24/7 کام کررہے ہیں۔

1۔بی ایچ یو احمد آباد، 2۔بی ایچ یو ٹوبہ، 3۔بی ایچ یو پنڈی سید پور

ان سب کا شعبہ گائنی دو بیڈز پر مشتمل ہے اور لیڈی ڈاکٹرز کے ساتھ Skilled Birth Attendent بھی ڈیوٹی پر موجود ہیں۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان کا شعبہ گائنی چھ بیڈز پر مشتمل ہے اور کل چھ عدد ڈاکٹرز 24 گھنٹے تین شفٹوں میں موجود رہتے ہیں۔

(ہ) شعبہ گائنی آؤٹ ڈور وارڈ میں مندرجہ ذیل سہولیات موجود ہیں:

1۔ الٹرا ساؤنڈ مشین
2۔ سی ٹی جی مشین
3۔ ڈی این سی سیٹ
4۔ ڈلیوری کٹ
5۔ سی سیکشن کٹ
6۔ انکوبیٹر
7۔ بے بی وارمر
8۔ ویکیوم ایکٹریکٹر
9۔ بلب سکر
10۔ سکشن مشین
11۔ بے بی سکشن مشین
12۔ ایمرجنسی ٹرالی،
13۔ شعبہ گائنی میں ایمرجنسی کی صورت میں ایچ بی، شوگر اور بلڈ گروپ کرنے کی سہولت موجود ہے۔

جہلم: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان میں اسامیوں کی تعداد اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3830: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان (جہلم) میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ہسپتال میں کتنے مریض OPD اور ایمرجنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟

(د) ہسپتال میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے نیز کس کس مشینری کی ضرورت ہے اور کب تک مہیا کر دی جائے گی؟

(ہ) کیا حکومت ہسپتال میں مسنگ فسیلٹیز اور اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں میڈیکل آفیسرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے۔ ہسپتال میں داخل شدہ مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے چوبیس گھنٹے عملہ موجود ہوتا ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر 700 سے 800 تک مریض چیک اپ کے لئے آتے ہیں۔

(د) ہسپتال ہذا میں موجودہ ضروریات کے مطابق تمام تر مشینری موجود ہے۔ تحصیل کی سطح پر علاج کے لئے جن ٹیسٹوں کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے مشینری موجود ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1.	X-ray Unit	=	2
2.	Anasthesia Machine	=	01
3.	Diathermy Machine	=	01
4.	Cardiac Monitor	=	05
5.	Defibrilator	=	04
6.	USG Machine	=	03
7.	ECG Machine	=	05
8.	CTG Machine	=	02
9.	Dental Unit	=	01
10.	Cealing Operating Light	=	01
11.	Microscope	=	04
12.	Centrifuge Machine	=	05
13.	Blood Storage Cabinet	=	02
14.	Chemistry Analyzer	=	01
15.	Hematology Analyzer	=	01

(ہ) ہسپتال ہذا میں تمام ضروری سہولیات میسر ہیں۔

ضلع چنیوٹ: پی پی-95 میں ٹی ایچ کیو

اوررورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3933: **سید حسن مرتضیٰ**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ حلقہ پی پی-95 میں کتنے ٹی ایچ کیو ہسپتال اور رورل ہیلتھ سنٹرز کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان میں اس سال کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کر رہی ہے؟

(د) ان میں کون کون سی ڈاکٹرز کی اسامیاں عہدہ، گریڈ وار خالی ہیں؟

(ہ) ان کی ایمرجنسی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(و) کیا ان میں لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں گائناکولوجسٹ کی اسامیاں کتنی خالی ہیں؟

(ز) ان میں کون کون سی سہولیات میسر نہیں ہیں اور ان کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی-95 میں ایک آر ایچ سی چک نمبر 14 ج ب اور 13 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 14 ج ب کے لئے مالی سال 20-2019 میں ٹوٹل بجٹ -/400,39,900 روپے ہے۔

(ج) میڈیسن، لیبارٹری، OPD، ایمرجنسی، الٹراساؤنڈ، ان ڈور، لیبر روم اور ڈینٹل کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) آر ایچ سی چک نمبر 14 ج ب میں صرف ایک سیٹ APMO/BS-19 کی خالی ہے۔

(ہ) رورل ہیلتھ سنٹر میں میڈیسن، ای سی جی، چوبیس گھنٹے میڈیکل سروسز۔

(و) جی ہاں! لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں جبکہ گائناکالوجسٹ کی سیٹ رورل ہیلتھ سنٹر میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق منظور نہ ہے۔

(ز) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 14ج۔ب میں تمام سہولیات موجود ہیں اور ابھی نئی ایمر جنسی بلڈنگ بھی تعمیر ہو چکی ہے اور بچوں کی نرسری بھی اس نئی بلڈنگ میں بنائی گئی ہے۔ جس میں Paediatrician کو بھی تعینات کیا جائے گا ضروری مشینری خریدی جا رہی ہے۔

ضلع بھکر کے سرکاری ہسپتالوں میں
وینٹی لیٹر کی سہولت کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3955: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بھکر کے سرکاری ہسپتال میں کیا وینٹی لیٹر کی سہولت موجود ہے؟

(ب) بھکر شہر میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع بھکر کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھکر	چار وینٹی لیٹر
2۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دریا خان	ایک وینٹی لیٹر
3۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہستپال منکیرہ	ایک وینٹی لیٹر
4۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کلور کوٹ	نہیں ہے

(ب) بھکر شہر میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھکر موجود ہے اس کے علاوہ ضلع بھکر میں تین تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، پانچ رورل ہیلتھ سنٹرز اور چالیس بنیادی مراکز صحت ہیں۔

صوبہ میں حکومت کے پاس
کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3961: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک آوارہ کتوں کے کاٹنے کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے اور یہ واقعات کن کن شہروں میں زیادہ ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے پاس کتے کے کاٹنے کی ویکسین دستیاب نہیں ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک آوارہ کتوں کے کاٹنے کے 2,27,696 واقعات رپورٹ ہوئے اور یہ واقعات درج ذیل شہروں میں زیادہ ہوئے:

1- میانوالی	2- رحیم یار خان
3- فیصل آباد	4- بہاولپور
5- بھکر	6- ڈی جی خان

(ب) یہ بات درست نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کے پاس کتوں کے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: پی پی-189 میں آر ایچ سی

میں بنیادی سہولتوں و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

537: جناب منیب الحق: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-189 اوکاڑہ میں کتنے آر ایچ سی اور ہسپتال کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں کون کون سی مشینری اور ادویات دستیاب ہیں، ہسپتال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) سال19-2018 میں پی پی-189 اوکاڑہ کے تمام آر ایچ سی اور ہسپتالوں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور کتنی ادویات فراہم کی گئیں، ہسپتال وار تفصیل بیان فرمائیں نیز تمام آر ایچ سی میں ECG کی سہولت موجود ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتالوں میں کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، ہر آر ایچ سی کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں اور آر ایچ سیز میں صحت کی بنیادی سہولیات اور مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے نیز خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی-189 میں کوئی آر ایچ سی نہ ہے آٹھ سرکاری ہسپتال محکمہ صحت کے تحت کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

DHQ Hospital Okara City	UC O-91
DHQ Hospital (SC)Okara	UC O-17
BHU 1/4-L	UC O-89
BHU 53/2-L	UC O-16
TB Clinic	UC O-93

MCH Center People Colony No.2	UC O-97
MCH Center Aastana Aalia	UC O-95
MCH Center Samad Pura	UC O-96

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں مشینری اور ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ میں کوئی آر ایچ سی موجودہ نہیں ہے اور باقی ہسپتالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ میں کوئی آر ایچ سی موجودہ نہیں ہے اور باقی ہسپتالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ کے ہسپتالوں اور مراکز صحت میں عملہ اور ادویات موجود ہیں اور تعمیر و مرمت کا کام بھی ضرورت کے مطابق ہوتا رہتا ہے اس لئے حکومت پنجاب مزید عملہ اور ادویات کی فراہمی کا فی الحال ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ڈینگی کے مریضوں کی تعداد اور علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

866: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک لاہور راولپنڈی، اوکاڑہ ،ساہیوال اور قصور میں کتنے افراد کو ڈینگی بخار کی وجہ سے داخل کیا گیا اور کتنے افراد ڈینگی بخار کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) حکومت نے ڈینگی کی روک تھام اور خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم اگست 2018 سے 11۔دسمبر 2019 تک ضلع لاہور میں ڈینگی کے 832 کنفرم مریض رپورٹ ہوئے اور چار اموات واقع ہوئیں، راولپنڈی میں 7063 کنفرم مریض رپورٹ ہوئے اور آٹھ اموات واقع ہوئیں،اوکاڑہ میں پانچ کنفرم مریض رپورٹ ہوئے، ساہیوال میں بائیس اور قصور میں تین کنفرم ڈینگی مریض رپورٹ ہوئے۔

(ب) تمام اضلاع میں ڈینگی کی روک تھام کے لئے بروقت تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ڈینگی SOPs کے مطابق جہاں جہاں بھی ڈینگی لاروا اور مچھر یا کنفرم مریض رپورٹ ہوئے وہاں وافر مقدار میں مچھر مار سپرے کیا گیا، عوام الناس کی آگاہی کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مربوط آگاہی مہم چلائی گئی۔ تمام اضلاع میں متعلقہ مشینری اور تربیت یافتہ عملہ موجود ہے جو کہ ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی ڈینگی کے تدارک کے لئے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ صحت کے علاوہ حکومت پنجاب کے دیگر ادارے جن میں لوکل گورنمنٹ، ایگریکلچر، ماحولیات، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سب SOPs کے مطابق ڈینگی کے تدراک کے لئے اپنا اپنا کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں اور بروقت ڈینگی سرویلینس کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ ڈینگی کے علاج معالجہ کے لئے صوبے کے تمام ٹیچنگ اور ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں High Dependency Units(HDUs) قائم کئے گئے ہیں جن میں ڈینگی کی تشخیص اور علاج معالجے کی تمام سہولیات موجود ہیں اور (DEAG) ڈینگی ایکسپرٹ ایڈوائزری گروپ سے تربیت یافتہ عملہ ڈاکٹرز اور نرسز موجود ہیں۔ تمام تحصیل ہسپتالوں میں ڈینگی کاؤنٹرز اور آئسولیشن وارڈز موجود ہیں۔ اس ضمن میں ڈینگی کے مریضوں کے علاج کے لئے سرکاری ہسپتالوں میں Dextran-40 فراہم کی گئی ہے۔ حکومت پنجاب ڈینگی کی روک تھام کے لئے تمام اقدامات کو یقینی بنائے ہوئے ہیں۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں بی ایچ یوز
کی تعداد اور ان میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

921: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں کتنے بی ایچ یو ہسپتال ہیں ان میں جون 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا مذکورہ مراکز صحت میں کون کون سی میڈیسن مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی ہر مراکز کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ مراکز صحت میں علاج کی کون کون سی سہولیات میسر ہیں موجودہ حکومت نے حلقہ پی پی۔185 کے مراکز صحت کی اپ گریڈیشن یا بہتری کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے اکثر مراکز صحت میں ملازمین کے رہائشی کوارٹر خستہ حال ہیں جو کسی بھی وقت حادثے کا سبب بن سکتے ہیں؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔185 کے تمام مذکورہ مراکز صحت کی اپ گریڈیشن اور مسنگ فسیلٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں 16 بی ایچ یو، تین آر ایچ سی اور دو ڈسپنسریاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آر ایچ سی بصیرپور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد، آر ایچ سی ہٹک بی ایچ یو کانی پور، بی ایچ یو چشتی قطب دین، بی ایچ یو معروف، بی ایچ یو روحیلہ تیجکا، بی ایچ یو فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو اٹاری، بی ایچ یو بھیلا گلاب سنگھ، بی ایچ یو گدڑ ملکانہ، بی ایچ یو قادر آباد، بی ایچ یو پھلاں تولی، بی ایچ یو بدری داس، بی ایچ یو حنیف نگر، بی ایچ یو جندراں کلاں، بی ایچ یو راجوال RD بصیرپور، RD ڈھلیانہ جون 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ مذکوہ مراکزِ صحت میں کون کون سی میڈیسن مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی، ہر مراکز کی الگ الگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) RHCs میں تمام بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ان سہولیات میں ایکسرے،ECG، لیبارٹری ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ، ڈینٹل سیکشن، آپریشن تھیٹر، لیبر روم،EPI،MLC روم موجود ہیں اوران سے متعلقہ تمام مشینری بھی دستیاب ہے۔اسی طرح تمام ضروری ادویات بھی موجود ہیں جن سے عوام صحت،علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

BHUs میں Vaccination EPI,IRMNCH اور تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں جن سے عوام صحت،علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں!مذکورہ حلقہ کے اکثر مراکزِ صحت میں ملازمین کے رہائشی کوارٹر خستہ حال ہیں۔ حکومت جیسے ہی تعمیر و مرمت کی مد میں فنڈز فراہم کرے گی ان کو فوراً مرمت کیا جائے گا۔

(د) حلقہ پی پی۔185 کے تمام مراکزِ صحت جن میں آر ایچ سیز،بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں سٹاف،ادویات اور تمام فسیلٹیز موجود ہیں اور حکومت پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں موجود آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی بہترین کارکردگی کے لئے مزید مناسب اقدامات اٹھا رہی ہے۔ حکومت موجودہ سال میں مذکورہ حلقہ میں موجود مراکزِ صحت کی رہائش گاہوں کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے مذکورہ سنٹرز کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

ضلع جھنگ میں ڈرگ انسپکٹرز
کی تعداد اور 2019 میں کیئے گئے چالانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

956: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کتنے ڈرگ انسپکٹر تعینات ہیں ان کا تبادلہ کتنے عرصہ بعد کیا جاتا ہے؟

(ب) یکم جون 2019 سے اب تک ضلع جھنگ میں کتنے ڈرگ سٹورز کے چالان کئے گئے سیل ہوئے اور کیا کیا سزائیں دی گئیں جعلی ادویات اور Expire Date کی فروخت کی وجہ سے کن کن میڈیکل سٹورز کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

1. عمر حیات ڈرگ انسپکٹر تحصیل جھنگ:01.05.2017سے تاحال
2. محمد عرفان ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر تحصیل شورکوٹ:28.03.2015سے تاحال
3. نوید شہزاد فارماسسٹ ایڈیشنل چارج DI تحصیل 18-ہزاری:23.02.2020سے تاحال محمد آصف نواز ڈرگ انسپکٹر تحصیل احمد پور سیال:15.02.2020سے تاحال ڈرگ انسپکٹر کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر لاہور ہیں اور ان کا تبادلہ سیکرٹری پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر لاہور کے دفتر سے ہوتا ہے۔

(ب) یکم جون 2019 تا 10-مارچ 2020 تک 64 مختلف میڈیکل سٹور کے چالان کئے گئے ہیں اور اُنیس دکانیں سیل کی گئی ہیں اور کیس ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ جھنگ کو بھجوائے گئے ہیں اور دو میڈیکل سٹوروں expire ادویات کی فروخت کی وجہ سے چالان کئے گئے ہیں اور کیس ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ جھنگ کو بھجوائے گئے تھے اور ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ جھنگ کے فیصلوں کے مطابق کیس ڈرگ کورٹ فیصل آباد میں بھجوائے گئے ہیں جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں اکتوبر 2018 تا اکتوبر 2019 میں کتے کاٹنے کے علاج کے لئے داخل ہونے والے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

976: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بھر میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان سرکاری ہسپتالوں میں اکتوبر2018 سے اکتوبر2019 تک کل کتنے مریض کتے کاٹنے کا علاج اور ویکسینیشن کے لئے رجسٹرڈ کئے گئے اور ان میں سے کتنے مریض جاں بحق ہوئے؟

(ج) کیا حکومت کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا فری علاج / ویکسینیشن کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب بھر میں کل 188 سرکاری ہسپتال ہیں۔

(ب) سرکاری ہسپتالوں میں اکتوبر2018 سے اکتوبر2019 تک کل 227,696 مریض کتوں کے کاٹنے کے علاج اور ویکسینیشن کے لئے رجسٹرڈ کئے گئے اور ان میں سے کوئی مریض جاں بحق نہیں ہوا۔

(ج) حکومت کے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں کتے کاٹنے کا مفت علاج / ویکسینیشن کی سہولت موجود ہے۔

صوبہ بھر میں سال19-2018 میں

آوارہ کتوں کے کاٹنے کے واقعات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

987: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال19-2018 میں صوبہ بھر میں آوارہ کتوں کے کاٹنے کے کتنے واقعات پیش آئے ہیں؟

(ب) آوارہ کتوں کے کاٹنے کے واقعات زیادہ کن شہروں میں رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے ہسپتالوں اور مراکز صحت میں کتے کے کاٹے کی ویکسین نایاب ہو چکی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سال19-2018 میں صوبہ بھر میں آوارہ کتوں کے کاٹنے کے2,27,696واقعات پیش آئے۔

(ب) آوارہ کتوں کے کاٹنے کے واقعات درج ذیل اضلاع میں زیادہ ہوئے:۔

1۔	میانوالی	2۔	رحیم یار خان
3۔	فیصل آباد	4۔	بہاولپور
5۔	بھکر	6۔	ڈی جی خان

(ج) جی یہ درست نہیں ہے، بلکہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں کتے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے۔

اوکاڑہ پی پی-185 کے آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین مہیا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1044: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2019 تا یکم مارچ 2020 تک پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کے کتنے آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین اور کتے مارنے کی ادویات مہیا کی گئیں ہر آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران یونین کونسل نمبر100 مصروف بی ایچ یو فیض آباد کے ایریا میں کتنے کتوں کو کون سی زہر دے کر مارا گیا نیز اس عرصہ کے دوران مذکورہ حلقہ پی پی-185 میں کتے کے کاٹنے کے کتنے کیس رپورٹ ہوئے، کتنے مریضوں کو ادویات دے کر فارغ کیا گیا اور کتنے لوگوں کی کتے کے کاٹنے کی وجہ سے اموات ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہر آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں ایک اہلکار کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ آوارہ کتوں کو زہر دے کر مارے اور کتوں کی ویکسین کرے آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں جن اہلکاروں نے آج تک اپنے فرائض میں غفلت برتتے ہوئے آوارہ کتوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے حکومت ان اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم جنوری2019 تا یکم مارچ2020 تک پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں تین آر ایچ سی میں کتے کاٹنے کی ویکسین مہیا کی گئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آر ایچ سی بصیرپور میں ARV ویکسین مہیا کی گئی	:	108وائل
آر ایچ سی ہٹک میں ARV ویکسین مہیا کی گئی	:	73وائل
آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں ARV ویکسین مہیا کی گئی	:	75وائل

کتے کے کاٹنے کی ویکسین صرف ٹی ایچ او اور آر ایچ سیز میں موجود ہوتی ہے جبکہ BHUs کے لئے کتے کے کاٹنے کی ویکسین ڈی ایچ او آفس میں موجود ہے۔

حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں 16 بی ایچ یو، تین آر ایچ سی اور دو ڈسپنسریاں موجود ہیں اور یکم جنوری2019 تا یکم مارچ2020 تک پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں ہر یونین کونسل کو دس گرام کتے مارنے کی ادویات (strychnine زہر) مہیا کی گئی۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران (یونین کونسل معروف) بی ایچ یو فیض آباد کے ایریا میں 116 کتوں کو strychnine زہر دے کر مارا گیا۔ نیز اس عرصہ کے دوران مذکورہ حلقہ میں کتے کے کاٹنے کے 292 کیس رپورٹ ہوئے اور تمام مریضوں کو ARV ویکسین دی گئی اور کتے کے کاٹنے کی وجہ سے کوئی اموات نہیں ہوئیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہر آر ایچ سی اور بی ایچ یو میں ایک اہلکار کی ڈیوٹی ہے کہ وہ آوارہ کتوں کو زہر دے کر مارے اور کتوں کے کاٹنے کی ویکسین کرے۔ ان آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں کسی بھی اہلکار نے آج تک اپنے فرائض میں غفلت نہ برتی ہے اور آوارہ کتوں کو تلف کرنے کی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

صوبہ میں یکم مارچ سے تاحال کورونا ٹیسٹ
کی تعداد قرنطینہ سنٹرز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1056: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں یکم مارچ 2020 سے اب تک کورونا وائرس کے کتنے ٹیسٹ کئے گئے کتنے ٹیسٹ درست آئے اور کتنے لوگوں میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی؟

(ب) صوبہ کے کتنے اضلاع میں قرنطینہ سنٹر بنائے گئے ان میں کون کون سی سہولیات مہیا کی گئیں اوران میں کتنے مریضوں کو رکھا گیا، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ قرنطینہ سنٹر میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو دستانے اور کٹس وغیرہ کس ملک سے کتنی تعداد میں منگوا کر دیئے گئے اوران پر کتنا خرچہ آیا؟

(د) یکم مارچ 2020 سے اب تک اس بیماری سے کتنے مریض جاں بحق ہوئے اور کتنے صحت یاب ہوئے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم مارچ 2020 سے اب تک کل 6,63,539 کورونا وائرس کے ٹیسٹ کئے گئے جن میں سے 90,816 مریضوں میں کورونا کے مرض کی تشخیص ہوئی۔

(ب) صوبہ بھر میں 255 قرنطینہ سنٹرز بنائے گئے اوران میں 4586 کورونا کے مریض رکھے گئے۔ ان قرنطینہ سنٹرز کی کل اہلیت 30641 مریض رکھے جاسکتے ہیں۔ سنٹرز میں تمام تر رہائشی انتظامات کئے گئے۔

(ج) مذکورہ سنٹرز میں کل 2,50,000 خریدی گئی کٹس میں سے 1,13,961 کٹس سپلائی کی گئیں جبکہ 1,36,039 کٹس صوبائی سٹور میں موجود ہیں اس طرح 7,75,000 خریدے گئے دستانوں میں سے 2,55,091 دستانے دیئے گئے جبکہ باقی مقدار صوبائی سٹور میں موجود ہیں۔

(د) صوبہ پنجاب میں یکم مارچ 2020 سے لے کر اب تک کورونا وائرس کے مرض کے باعث 2095 اموات رجسٹر کی گئیں جبکہ کل 66,425 مریض مکمل صحت یاب ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بہت اہم مسئلے پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ رحیم یار خان پنجاب کا آخری ضلع ہے وہاں شیخ زید ہسپتال میں سندھ اور بلوچستان سے بے تحاشا مریض آتے ہیں۔ وہاں پچھلے دو سال سے سی ٹی سکین مشین خراب پڑی ہے تو ہمارے rural area سے مریض آتے ہیں تو ڈاکٹر انہیں پرائیویٹ کلینک میں بھیج دیتے ہیں جہاں سے اُنہیں سی ٹی سکین کرانا پڑتا ہے لیکن وہ سی ٹی سکین کی رقم afford نہیں کر سکتے تو وہاں پر نئی سی ٹی سکین مشین دی جائے۔ انہوں نے پرانی مشین کی مرمت کرائی ہے لیکن وہ پھر بھی کام نہیں کر رہی اور وہ بتاتے ہیں کہ سی ٹی سکین مشین کی مرمت پر 50/40 لاکھ روپیہ لگ گیا ہے اس مشین کی مرمت کے حوالے سے انکوائری بھی ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

ایوان میں امن عامہ پر بحث کرانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے میری گزارش ہے کہ ہم نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی عرض کی تھی کہ لاء اینڈ کمیٹی پر بحث کے لئے ایوان میں ٹائم رکھا جائے کیونکہ حالات بہت خراب ہیں لیکن لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے کوئی ٹائم نہیں رکھا گیا۔ اگر لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے ٹائم نہیں رکھنا تو براہ مہربانی مجھے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اجلاس کا ایجنڈا حزب اختلاف کے ساتھ مشاورت سے طے ہوتا ہے اور جتنی بھی general discussions رکھی گئی ہیں اُن کے لئے حزب اختلاف سے باقاعدہ مشاورت کی گئی ہے۔ حزب اختلاف آپس میں مشاورت کر لیں وہ جس دن بھی لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنا چاہتے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف نے جناب خلیل طاہر سندھو کو nominate کیا ہوا ہے وہ ابھی تشریف لے جا چکے ہیں لیکن جانے سے پہلے وہ مجھے بتا کر گئے ہیں کہ کل ایجوکیشن پر عام بحث رکھیں۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے حزب اختلاف جس دن چاہے وہ لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث رکھ سکتی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج کوئی بھی عام بحث نہیں ہے تو آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرا لیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے agree کر لیا تو ہم سوموار کو لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھ لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئر مین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر561 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا جا چکا ہے اور وزیر قانون نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کی واقعہ کی ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پچھلی دفعہ pending کیا گیا تھا اُس وقت اِس کی situation اور تھی۔ اب مزید ڈویلپمنٹ ہوئی ہے کہ اس مقدمہ میں اِس وقت تک ہم چھ افراد کو گرفتار کر چکے ہیں۔ ان سے تفتیش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ تفتیش مکمل ہونے پر چالان یکسو کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر568 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا جا چکا ہے اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس میں جس مسئلہ کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور جن ملزمان کو اس میں نامزد کیا گیا ہے ان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے لیکن فی الحال اس میں ہمیں زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ہم نے کچھ ملزمان کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے اور تفتیش جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی تفتیش مکمل ہو گی اور گرفتاریاں مکمل ہوں گی تو اس کا چالان بھی عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر تفتیش ہو رہی ہے تو آپ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو کس چیز کے لئے pending کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے ابھی کہا ہے کہ اس کا جواب مکمل نہیں آیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے جواب دیا ہے اور کہا ہے کہ تفتیش ہو رہی ہے اور جیسے ہی گرفتاریاں مکمل ہو جائیں گی چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ اب گورنمنٹ کو اس بات پر پابند نہیں کیا جاسکتا کہ ہم یہاں کھڑے ہو کر ایک توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دیں اور اس کو pending کر دیا جائے کہ ابھی تک تفتیش مکمل نہیں ہوئی۔ اس میں نیا توجہ دلاؤ نوٹس دیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 577 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی پڑھا جا چکا ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون!

تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈجکوٹ روڈ جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر جنہوں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا۔ ان سے میری بات بھی ہوئی تھی۔ اس کیس میں فیصل آباد کے ایس پی جو تفتیش کے انچارج ہیں وہ بھی تشریف لائے تھے۔ ان کو ساری تفصیلات بتائی گئیں۔

جناب سپیکر! اس میں تفصیل یہ تھی کہ ہم نے دو ملزمان گرفتار کر لئے ہیں اور ایک نامزد ملزم جھنگ میں کسی پولیس مقابلہ میں مارا گیا ہے۔ یہ professional لوگ تھے ان میں سے کچھ کی گرفتاری عمل میں لائی جا چکی ہے اور کچھ کو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 581 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

موضع جلالپور سیداں خوشاب میں زمین کے تنازع پر سترہ سالہ بچے کا قتل

581 محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جلالپور سیداں خوشاب میں مورخہ 13۔جولائی2020 کو صبح 9:45 پر زمین کے تنازع پر ایک سترہ سالہ بچے سید علی تقی شاہ کو چاقوؤں کے پے در پے وار کر کے شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا؟

(ب) اس واقعہ میں ملوث کتنے افراد کے خلاف کون کون سی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 391 مورخہ 13-07-2020 بجرم 149/148/302 ت پ تھانہ سٹی جوہر آباد میں درج ہوا۔ اس مقدمہ میں کل پانچ ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا جن میں سے تین گرفتار ہو چکے ہیں، ایک ملزم عبوری ضمانت پر ہے اور ایک ملزم کی ابھی گرفتاری بقایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو ملزم عبوری ضمانت پر ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ضمانت خارج کرانے کے لئے پوری کوشش کی جائے گی اور ایک ملزم جس کی گرفتاری ابھی بقایا ہے اس کی گرفتاری کے لئے بھی تحرک کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! اس بچے کا تعلق سادات خاندان سے اور انتہائی غریب خاندان سے ہے۔ اس کی عمر سترہ سال تھی۔ اس وقوعہ کے بعد تمام برادری میں انتہائی غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ اس بچے کے قتل میں ملوث لوگ انتہائی بااثر ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون اور پنجاب حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ ایسے لوگوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ہم والدین کا نوجوان بچہ واپس تو نہیں لاسکتے لیکن کم از کم ان کے دکھ کا اتنا مداوا کر سکتے ہیں کہ اصل مجرم کو سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر582 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

چھچھڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور پر
نامعلوم افراد کی فائرنگ سے باپ کی ہلاکت اور بیٹے کا زخمی ہونا

582: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ نواں کوٹ لاہور کی حدود میں مورخہ 6۔جولائی2020 کو چھچھڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور پر نامعلوم افراد نے اسلم اور اس کے بیٹے حمزہ پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں اسلم موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا اور اس کا بیٹا شدید زخمی ہو کر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کی ایف آئی آر درج ہوئی تو پولیس نے کون سی دفعات لگائی ہیں اور ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا کارروائی کی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا۔ اس وقوعہ کا مقدمہ نمبر 1731/20 مورخہ 06-07-2020 بجرم 324/34/302 ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں دو ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا۔ اس وقت دونوں ملزمان پولیس کی حراست میں ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ کا اس پر کوئی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے یہ request ہے کہ اس گینگ میں سے جو دو لوگ گرفتار ہوئے ہیں، کیا ان کے علاوہ کسی اور کو بھی نامزد کیا گیا تھا یا صرف یہی دو تھے جن کو نامزد کیا گیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے جن دو ملزمان کا کہا ہے کہ وہ شامل تفتیش ہیں ان کی گرفتاری ابھی ہم نے نہیں ڈالی۔ ہم investigate کر رہے ہیں انہیں شامل تفتیش کیا گیا ہے جیسے ہی تفتیش مکمل ہوتی ہے اگر کسی مزید ملزم کی اس میں نشاندہی کی گئی تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے ایک رپورٹ پیش کرنی ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: وزیر قانون! ایک رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Disaster Management Organizations Punjab for the audit year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر تاندلیانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا ہر معزز ممبر خواہ اس کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا

حکومت سے وہ اپنے حلقہ کے عوام کے مسائل کے حل کے لئے اس ایوان میں بھی آواز اٹھاتا ہے اور اپنے ضلع اور تحصیل کے افسران سے بھی رابطہ کرتا ہے۔ اس دَور سے پچھلے دَور میں انتہائی قابل احترام سپیکر پنجاب اسمبلی نے ایک رولنگ دی تھی کہ ہر افسر ہر معزز ممبر کی کال سننے کا پابند ہے، اگر وہ مصروف ہو تو بعد میں خود رابطہ کرے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد جس کا نام اُسامہ شارون ہے جس کی تعیناتی کو تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے، اُس کو جب بھی کال کی ہے وہ فوراً کال کاٹ دیتا ہے اور آج تک اس نے بیک کال کی ہے اور نہ کبھی یہ message آیا ہے کہ میٹنگ میں مصروف ہوں۔ اُس کے gun man کو بھی کال کر کے بتایا لیکن کوئی response نہیں آیا۔ تحصیل تاندلیانوالہ کے عوامی نمائندے اس کے تکبرانہ روّیہ سے پریشان ہیں اور اس افسر نے قاعدہ نمبر 15 استحقاقات ایکٹ 1972 اور اسمبلی رولنگ کی خلاف ورزی کی ہے جس سے نا صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے ابھی اس کی کاپی ملی اور نہ ہی یہ circulate ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود معزز ممبر نے جیسے ارشاد فرمایا ہے میں قطعی طور پر اس سے اختلاف نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے نزدیک اگر سب سے اہم بات ہے تو اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر ممبر کا احترام اور عزت ہے جو سب پر لازم ہے۔ اگر کسی آفیسر سے اس طرح کا واقعہ سرزد ہوا ہے تو اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک استحقاق کو سپیشل کمیٹی نمبر 8 کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ دی جائے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر18/219 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جس کا جواب میاں محمود الرشید نے دینا تھا۔

جناب باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے جس کا میں جواب دیتا ہوں۔ باغِ جناح اب بھی اپنی مثال آپ ہے جس کو پہلے لارنس گارڈن کہتے تھے اور سرکاری طور پر اس کو باغِ جناح کہتے ہیں۔ اب بھی دنیا کے چند بہترین باغوں میں اس کا شمار ہے۔ باغِ جناح میں محکمہ زراعت کے کوئی دفاتر نہ ہیں بلکہ Floriculture, Horticulture and Landscaping کے چھ ہفتے سے ایک سال تک کے مختلف مدت کے کورسز کروانے کا محکمہ زراعت نے انسٹیٹیوٹ بنایا تھا اور ابھی یہ محکمہ زراعت کے زیر سایہ چل رہا ہے۔ باغِ جناح کا کنٹرول پی ایچ اے کے ماتحت آنے سے پہلے کا یہ انسٹیٹیوٹ بنا ہوا ہے جس سے لاہور اور مختلف شہروں کے شہری مستفید ہو رہے ہیں جن میں خواتین و حضرات گھروں کی سجاوٹ اور flower cut لگانے کے کورس کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طالب علم ایک سالہ کورس کر کے مختلف شہروں میں مختلف محکمہ جات میں بطور سپروائزر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ باغبانی اور کچن گارڈننگ کے متعلق بلا معاوضہ طریقہ جات اور تجاویز مہیا کرتے ہیں۔ یہ انسٹیٹیوٹ چلڈرن پارک اور لیڈی کلب کے ایریا میں نہ ہے بلکہ ان کے قریب علیحدہ بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ باغِ جناح میں داخل ہونے کے لئے پانچ گیٹ ہیں جہاں پر پارکنگ سٹینڈز بنے ہوئے ہیں جو باغ میں سیر کرنے کے لئے آنے والے حضرات کی سہولت کے لئے ہیں۔ لوگ اپنی موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں پارک کر کے سیر کرتے ہیں جس سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ باغِ جناح کے اندر تین fast food کے points ہیں جو عوام الناس کے لئے ہیں جس سے تمام سیر کرنے والے حضرات مختلف اشیاء خورد ونوش سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ عوام کی سہولت کے لئے ہیں نہ کہ تجاوزات میں آتے ہیں بلکہ قانون کے مطابق یہ lease پر دیئے ہوئے

ہیں۔ اس کے علاوہ باغِ جناح کے مغرب میں امتحانی مرکز ہے، وہاں تمام علاقہ کے ہزاروں موٹر سائیکلوں کی پارکنگ باغِ جناح کے باہر سڑک پر امتحانی مرکز لاہور بورڈ کے ماتحت ہے اور موٹر سائیکلوں کی پارکنگ امتحان دینے والے امیدواروں کی ہوتی ہے جبکہ سڑک ٹیپا اور کارپوریشن کے ماتحت ہے۔ باغ کے اندر موٹر سائیکلوں یا گاڑیوں کی پارکنگ نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ انٹری ٹیسٹ یا مقابلے کا امتحانات ہوتے ہیں تب ضلعی انتظامیہ گاڑیاں اور موٹر سائیکل باغ کے سٹینڈ پر park کرواتی ہے جن خدشات کا اظہار شیخ علاؤالدین نے کیا تھا اس طرح کی کوئی بات یہاں پر نہیں ہے۔ محکمہ نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ باغ اب بھی بہترین باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جہاں تک پارکنگ کا تعلق ہے تو جن دنوں امتحانات ہوتے ہیں اُن دنوں وہاں پر ہزاروں موٹر سائیکلیں وغیرہ ہوتی ہیں اور ضلعی انتظامیہ عارضی طور پر دو چار گھنٹوں کے لئے جگہ مہیا کرتی ہے جس کے بعد وہ disburse ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 71/19 چودھری اشرف علی کی ہے جس کا جواب میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار بوائلر کے حوالے سے ہے۔ معزز ممبر کا تعلق بھی متعلقہ ضلع سے ہے اس حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے وہ اپنی انفارمیشن اور کچھ اخباری رپورٹ کی بناء پر کی ہے لیکن میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ یہ صرف اخباری خبر ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ گوجرانوالہ یا پورے پنجاب کے اندر جتنے بھی بوائلر ہیں اُن کی باقاعدہ سالانہ inspection کی جاتی ہے اور اس کے لئے علیحدہ Directorate موجود ہے جس پر چیف بوائلر انسپکٹر تعینات ہے اور وہ تمام چیزوں کو دیکھتا ہے۔ ان کی تحریک التوائے کار میں فرمایا گیا کہ یہاں پر صرف دو انسپکٹر ہیں اور جہاں تک انسپکٹر کم

ہونے کا تعلق ہے تو اُس حد تک میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن inspection کے حوالے سے باقاعدہ سالانہ inspection کی جاتی ہے اور تمام معاملات کو دیکھا بھی جاتا ہے۔ ہم نے اگلا step یہ لیا ہے کہ اس کو ہم تھرڈ پارٹی کی طرف لے جارہے ہیں کیونکہ مختلف چیمبرز کے کچھ industrialists ہیں جن کے ساتھ میری ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے شکایات کی ہیں کہ بوائلر انسپکٹر کی سطح پر رشوت لی جاتی ہے اس لئے outsource کرنے کے لئے ہم تھرڈ پارٹی کی طرف لے کر گئے ہیں جس پر میں کام کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آئندہ جو بھی inspection ہوگی اُس کا پورا میکنزم تھرڈ پارٹی کے ذریعے کروایا جائے گا، اُس کی validation اور سرٹیفکیٹ اس کے ذریعے سے لیا جائے گا تاکہ inspector less and inspection less regime کے بارے جو بات ہو رہی ہے اُس کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 133/19 شیخ علاؤالدین کی ہے جس کا جواب میاں محمود الرشید نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی تک محکمہ کی طرف سے نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی اس تحریک التوائے کار نمبر 839/19 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے جس کا جواب بھی میاں محمود الرشید نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 19/839 کا جواب میرے پاس ہے۔ یہ لاہور گارڈن کے نام سے ایک سکیم ہے جس کے اندر سہولیات کا نہ ہونا اور باقی چیزوں کے بارے میں اعتراضات اٹھائے گئے تھے جس کا جواب ایل ڈی اے کی طرف سے آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق ٹی ایم اے فیروز والا نے 16۔مارچ 2012 کو 89 کنال گیارہ مرلے پر مشتمل لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم منظور کی۔ بعد ازاں سپانسر نے ٹی ایم اے فیروز والا میں 291 کنال پر مشتمل نئی ہاؤسنگ سکیم نیو لاہور گارڈن کے نام سے پلاننگ کے لئے درخواست جمع کروائی۔ 2013 میں ایل ڈی اے ایکٹ میں ترمیم کے بعد ایل ڈی اے کی حدود لاہور ڈویژن تک بڑھ گئی لہٰذا ٹی ایم اے فیروز والا نے مجوزہ سکیم کا ریکارڈ بحیثیت زیر کارروائی یعنی under process ایل ڈی اے کو ٹرانسفر کر دیا۔ ریکارڈ ٹرانسفر ہونے کے بعد موقع ملاحظہ کیا گیا تو موقع پر بغیر منظوری ترقیاتی کام کی نشاندہی ہوئی لہٰذا ایل ڈی اے نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے شوکاز نوٹس جاری کیا جبکہ ڈویلپر نے شوکاز نوٹس کا جواب نہ دیا تو ایل ڈی اے نے مزید کارروائی کرتے ہوئے اخبار میں پبلک نوٹس اور متعلقہ محکموں کو services کی معطلی کے لئے letters ارسال کئے کیونکہ جمع شدہ سکیم لاہور کے ماسٹر پلان 2021 کے مطابق ایگریکلچر زون میں آتی تھی اس لئے ایل ڈی اے نے نیو لاہور گارڈن سکیم کی پلاننگ permission کی منظوری کی درخواست مسترد کر دی۔

جناب سپیکر! بعد ازاں 2016 میں پورے لاہور ڈویژن کی بنیاد پر ماسٹر پلان بنایا گیا جس کے بعد نیو لاہور گارڈن سکیم کا رقبہ ماسٹر پلان کے رہائشی علاقے میں آ گیا۔ اس کے بعد سپانسر نے 875 کنال پندرہ مرلے پر مشتمل نئی سکیم نیو لاہور گارڈن سکیم کی پلاننگ permission کی درخواست جمع کروائی جس پر اس وقت کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر! ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز2014 کے تحت سکیم کی منظوری دی جائے گی۔ مزید برآں ضروری ترقیاتی کام نہ ہونے پر ان کے اوپر جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد سکیم کی منظوری اور اس کے مطابق سروسز ڈیزائن کی منظوری کے بعد سپانسر کو ترقیاتی کام کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ اس طرح کی ایک شکایت نہیں ہے بلکہ اس طرح کی درجنوں شکایات ہیں کہ لوگوں نے سکیمsubmit کی اور اس کی باقاعدہ منظوری سے پہلے پلاٹ فروخت کرنا شروع کر دیئے، سروسز ڈیزائن کی approval کے بغیر چھوٹی موٹی سڑکیں بنائیں۔ جن لوگوں نے وہاں پر پلاٹس لئے تھے انہیں شدید ذہنی کوفت اور مالی نقصان کا بھی اندیشہ تھا۔

جناب سپیکر! ایل ڈی اے اس کے بارے میں سخت ترین اقدامات اب اٹھا رہا ہے اور کسی سکیم کو اس وقت تک اجازت نہیں دے رہا کہ آپ اس وقت تک اخبار میں اشتہار دے سکتے ہیں نہ ان پلاٹس کو فروخت کر سکتے ہیں جب تک باقاعدہ طور پر اس کی پلاننگ permission اور اس کی منظوری کی حتمی منظوری نہیں ہوتی اور اس کے پلاٹس mortgage نہیں ہوتے اس وقت تک کوئی سکیم کوئی اشتہاری مہم نہیں چلا سکتی تو یہ سکیم approval کے مراحل میں ہے اس لئے جونہی یہ منظور ہو گی تو اس کے سارے ترقیاتی کاموں کو مکمل کروانے کی ذمہ داری ایل ڈی اے پر ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR: Mr Speaker! Thank you very much; I am satisfied with the answer of Honorable Minister

جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ بالکل بجا فرمایا ہے کہ لوگوں کا ایک طریقہ واردات ہے تو وزیر موصوف سے میری دست بستہ استدعا ہو گی کہ جن لوگوں سے انہوں نے پیسے لئے ہیں یا غیر قانونی پلاٹ فروخت کئے ہیں اس کے متعلق اگر کوئی مناسب اقدام ہو جائے یعنی جب تک اس سکیم کی approval نہ ہو تو کوئی ایسی حرکت نہ ہو سکے اس پر اگر کوئی مناسب کارروائی ہو تو بہتر ہے۔ بہر حال میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ سکیم آج نہیں بنی بلکہ 2013 میں بنی اور پھر 2016 میں بنی تو اُس وقت یہاں پر ائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں نہیں بن سکتی تھیں کیونکہ ماسٹر پلان کے مطابق یہ ایگریکلچر زون تھا اور یہ گرین ایریا تھا۔ اس کے بعد 14-2013 میں جب ایل ڈی اے ایکٹ کے تحت اس میں ترمیم ہوئی اور مزید دو تین اضلاع ایل ڈی اے کی jurisdiction میں شامل ہو گئے۔ پھر یہ brown area کے اندر آئی اور اب میرا خیال ہے کہ یہ پلاٹس تو کئی سال پہلے انہوں نے فروخت کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ جن لوگوں نے وہاں پر پلاٹس خریدے ہیں ہم انہیں اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ اس کی فائنل و حتمی منظوری ہو گی اور ان کی رقم نہیں ڈوبے گی جبکہ ایل ڈی اے ان کے mortgage پلاٹس کو فروخت کر کے ان تمام سروسز کی فراہمی وہاں پر یقینی بنائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب آگیا ہے تو اس dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 829/19 شیخ علاؤالدین کی ہے جس کا جواب میاں اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں کے مسائل اُجاگر کرنے کے موضوع پر بحث کے اِنعقاد کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار میں ایک فیشن ڈیزائنر اور جو لوگ کپڑے ڈیزائن کرتے ہیں، کے حوالے سے ہے کہ شادی بیاہ کے اوپر جو مہنگے کپڑے بنتے ہیں اور otherwise انہوں نے اس کا connection کشمیریوں کے ساتھ بھی جوڑا ہے کہ سادگی کا ماحول ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ حکومت کی list کے اندر essential items کا جو پرائس structure ہوتا ہے اس پر implement کرواتی ہے کیونکہ وہ essential items کے اندر ہی declare ہے جس میں آٹا، چینی، گھی، دالیں اور سبزیاں وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں پر اس حوالے سے ایک انڈسٹری ہے جس کی different categories ہیں کہ اے کلاس انڈسٹری ہے، بی کلاس ہے، سی کلاس ہے یا ڈی کلاس ہے تو یہ A+class کے بارے میں بات کی جا رہی ہے کہ آپ انہیں منع کریں کہ یہ جو برائیڈل شو ہوتا ہے جس میں مہنگے کپڑے پہن کر ramp کے اوپر "کیٹ واک" کی جاتی ہے اور اس طرح کے کچھ سوال کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر کیا پابندی لگائی جا سکتی ہے کیونکہ یہ ہر کسی کا اپنا ایک فعل ہے۔ ویسے تو سادگی کا عنصر جس کا اسلام درس دیتا ہے وہ ہونا چاہئے لیکن اگر کسی کی affordability ہے اور وہ جا کر بازار سے مہنگی چیز لیتا ہے تو اسے حکومت روک سکتی ہے اور نہ کوئی دوسرا شخص روک سکتا ہے۔ اگر کوئی essential item ہے تو اس کے اوپر حکومت اپنی ایڈمنسٹریشن کے ذریعے implement کروا سکتی ہے لیکن جہاں تک برائیڈل کے کپڑوں کا، میک اپ کا اور دوسری چیزوں کا تعلق ہے تو اس کے اوپر کیا پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ جس معزز ممبر نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے تو میں انہیں بھی کہوں گا کہ وہ سادگی کے ساتھ پینٹ کوٹ سے ذرا باہر نکلیں اور سادہ کپڑے پہن کر آیا کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 313/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو انہوں نے پڑھنی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں!

پابندی کے باوجود صوبہ بھر میں پتنگ بازی کا دھندہ جاری

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ یکم جولائی 2020 کی خبر کے مطابق جنوبی پنجاب اور صوبہ بھر میں پتنگ بازی کا دھندہ جاری، کئی جانیں ضائع اور پولیس خاموش تماشائی۔

تفصیلات کے مطابق جنوبی پنجاب سمیت صوبہ بھر میں پتنگ بازی اور پتنگ سازی کا دھندہ عروج پر ہے۔ قانونی احکامات کی واضح خلاف ورزی کی جا رہی ہے، پولیس خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور پتنگ بازوں کو گرفتار نہیں کیا جاتا جبکہ یہ جان لیوا کھیل لوگوں کی اکثریت کھیل رہی ہوتی ہے جس سے کئی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ نوجوان سرعام سڑکوں، گلیوں، محلوں میں پتنگ بازی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیمیکل ڈور سے کسی بھی وقت کوئی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا ہے مگر پولیس نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ پولیس اہلکار دفتروں میں بیٹھ کر فرضی کارروائیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ شہریوں کے مطابق پتنگوں سے آسمان بھرا نظر آتا ہے اور پولیس والوں کو صاف نظر آتی ہیں لیکن کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ اگر اس قدر پتنگیں اڑائی جاتی ہیں تو یقیناً پتنگ سازی کا دھندہ پس دیوار کیا جا رہا ہو گا یا پولیس سے پتنگ سازوں نے کوئی ساز باز کر رکھی ہو گی۔ اس بابت ایکشن لیں تاکہ اندھی اور آوارہ کیمیکل زدہ ڈور سے لوگوں کی قیمتی جانوں کا تحفظ کیا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے خیال میں جب ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سوالات تھے تو اس دن بھی اسی نوعیت کا ایک سوال تھا اور میں نے اس کے جواب میں گزارش کی تھی کہ باقاعدہ طور پر پولیس کارروائی کرتی ہے۔ اس میں ایک تو وہ طبقہ ہے جو ڈور بناتا ہے، دوسرا طبقہ اس کو استعمال کرتا ہے اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو صوبے سے باہر سے ڈور لے کر یہاں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً تین ہزار سے زیادہ مقدمات درج کئے گئے، وہ ایک specific period تھا جس کا میں نے کل ذکر کیا تھا۔ اس کی کاپی مجھے اب ملی ہے اگر یہ کاپی مجھے پہلے ملی ہوتی تو میں آپ کو up to date figures بھی دے دیتا۔ یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ پولیس کارروائی نہیں کرتی بلکہ تین ہزار سے زیادہ مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں ڈور بنانے والوں کے خلاف ہیں، ڈور فروخت کرنے والوں کے خلاف ہیں اور استعمال کرنے والوں کے خلاف بھی ہیں۔ یہ ایک social evil ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے

ایک آگاہی کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ وہ کام بھی کر رہی ہے لیکن بحیثیت ایک شہری کے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ اگر میرے دائرہ کار میں یا میرے دائرہ اثر میں اگر کوئی غیر قانونی کام کرتا ہے تو مجھے بھی اس کو روکنا چاہیئے یہ کام صرف پولیس تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔

جناب سپیکر! پولیس تین ہزار سے زائد لوگوں کے خلاف مقدمات درج کر چکی ہے یہ بات نہیں ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی ہے بلکہ وہ کارروائی کرتی ہے۔ میں محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ مزید اس میں سختی کے ساتھ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک request یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے جو میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہیں ہے یہ لوکل گورنمنٹ اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے اس لئے اس کو متعلقہ منسٹر کے پاس بھیج دی جائے۔

مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال

(---جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم تحفظ بنیاد اسلام بل پر بات کریں گے۔ اس بل کو کل بڑے فخر سے پیش کیا گیا تھا اور اس میں جناب محمد الیاس کی بہت contribution ہے وہ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مقدس اور تاریخی بل پر فیصلہ ہوا اور پاس ہوا میں اس پر ایوان کو، آپ کو اور تمام ممبران کو مبارک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آج اگر سپیکر صاحب ہوتے تو میری تقریر کچھ اور ہوتی کیونکہ میں نے ان کی سابقہ کارکردگی پر ان کو خراج تحسین پیش کرنا تھا۔

جناب سپیکر! اب میں مختصر کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ جب 2018 آیا تو ایسے حالات پیدا ہوئے کہ حضورﷺ کا خصوصی لقب "خاتم النبیین" کہنا اور بولنا مشکل ہو گیا۔ ان حالات میں قومی اسمبلی کے ممبر جناب طارق بشیر چیمہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ درخواست کی کہ خاتم النبیین کا لقب حضورﷺ کے لئے لازمی ہونا چاہئے چنانچہ قومی اسمبلی نے یہ قرارداد پاس کی پھر سندھ اسمبلی نے پاس کی اور اس کے بعد سینیٹ نے بھی پاس کی۔ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

جناب سپیکر! واقعہ یہ ہوا کہ چک نمبر12 کھرڑیانوالہ چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنس ہو رہی تھی اس کے متعلق خبر آئی کہ اس پر پابندی لگا دی گئی۔ ہمارے نہایت ہی قابل احترام بھائی جناب عمار یاسر منسٹر معدنیات کو خبر ہوئی تو انہوں نے اس پر بات کی پھر سپیکر صاحب نے اس پر ایک کمیٹی بنادی اور میری خوش قسمتی کہ مجھے اس کمیٹی میں شامل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! وہ معاملہ ایک کانفرنس سے شروع ہوا تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک محاورہ اسی ختم نبوت کے عنوان سے اُٹھا تھا اور اب میں کہوں گا کہ "جٹاں دامنڈا بازی لے گیا۔" میری اس سے مراد جناب پرویز الٰہی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! باقی اسمبلیوں میں صرف "خاتم النبیین" کے لفظ پر قرارداد پاس ہوئی لیکن جناب سپیکر نے صرف حضورﷺ کی جو صفت خاص ہے اس کو ہی نہیں بلکہ ایمان مفصل کی جتنی جزویات ہیں ان سب کو تحفظ دینے کے لئے یہ بل پاس کروایا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ پاک کی نازل کردہ چاروں آسمانی کتابیں ہیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید ہے۔ ایسے ہی امام الانبیاء آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰﷺ آپ کی ذات اقدس کے لئے، آپﷺ کے چاروں خلفائے راشدین کے القابات کے لئے، آپﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت عظام کے القابات کے لئے، تمام صحابہ کرام مرد ہیں یا خواتین ان کے لئے رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا کی اصطلاحات کی گئیں اور اس سے بڑھ کر حضورﷺ کی چاروں صاحبزادیوں پر ایمان لانے کو لازمی قرار دیا۔ پھر آپﷺ کی بیٹیوں کی جو اولادیں ہیں ان کا بھی اس بل میں تذکرہ کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایک بہت وسیع القلبی کے ساتھ جیسے ہمارے بھائی حافظ عمار یاسر نے کمیٹی میں کہا کہ یہ حضورﷺ کی ذات کا مسئلہ ہے اس میں ہم سے جتنی فراخی ہو سکے ہم کریں گے لہٰذا ہم ایسا قانون بنائیں کہ کسی دشمن کو میلی آنکھ سے دیکھنے کا موقع نہ مل سکے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمارے لئے ہمارے ایمان کا حصہ اور جزو ختم نبوت ہے مگر چونکہ اس میں توحید باری تعالیٰ آگئی، آسمانی کتب کی بات بھی آگئی۔ معاملہ ختم نبوت کے مسئلہ سے بڑھ گیا غالباً اسی وجہ سے اس بل کا نام "تحفظ بنیاد اسلام" رکھا گیا۔ یعنی اسلام کی جتنی بنیادیں ہیں ان کو تحفظ دیا گیا اور بنیادی عقائد اس میں شامل کئے گئے۔ الحمدللہ مجھے بھی سعادت ملی ہماری کمیٹی نمبر6 بنی اور میں نے اس کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے شرکت کی، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان اور اقلیتی ممبر جناب طاہر خلیل سندھو شریک ہوئے۔ بعض جگہوں پر الجھنیں بھی پیدا ہوئیں اور ہماری بعض میٹنگز میں ہمارے بھائی جناب محمد معاویہ بھی شریک ہوئے۔ قرارداد کے محرک جناب عمار یاسر نے بھی بڑی سرگرمی کے ساتھ اس میں معاونت کی۔ جہاں کہیں مشکلات پیدا ہوئیں تو ہمارے جناب طاہر خلیل سندھو اور جناب عمار یاسر نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اس بل کو پاس کروانے کے قریب سے قریب تر کر دیا۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز سپیکر جناب پرویز الٰہی نے اس سارے معاملے کی نگرانی کی اور خصوصی طور پر وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار سے گزارش کر کے فوری طور پر کیبنٹ کا اجلاس بلوایا۔ پرسوں اس میں اس کو منظور کروایا گیا اور کل کے ہی اجلاس میں الحمدللہ اسے پاس کروایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سارے معزز ممبران کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ رولز ہیں کہ جب کوئی بل پیش ہوتا ہے تو ایک مہینہ کے لئے اس کو lay کیا جاتا ہے مگر چونکہ یہاں سب کو ہی اعتماد تھا تو کل ہی وہ بل اسمبلی میں پیش ہوا، الحمدللہ وہ کل ہی پاس ہو گیا اور الحمدللہ متفقہ طور پر یہ قانون پاس ہو گیا۔ میں اس پر سپیکر پنجاب اسمبلی، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور ہماری سپیشل کمیٹی کے تمام ممبران اور تمام ممبران اسمبلی کو میں تہہ دل سے مبارک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!میں آج اس سلسلے میں مٹھائی لایا تھا جناب سپیکر،جناب محمد بشارت راجہ ، وزیر اعلیٰ کو پیش کرنے لئے اور جو ہمارے ممبران اسمبلی ہیں ان کے لئے اور ہماری یہاں جو کمیٹیاں ہیں تو میری درخواست ہوگی اور میں نے جناب محمد بشارت راجہ کو رُقعہ بھی لکھا ہے تو اجلاس کے بعد مجھ سے وہ مٹھائی وصول کر لیں۔

جناب سپیکر!اب میں آخر میں دو گزارشات کرنا چاہوں گا کہ ایک یہ کہ ان ایام میں بھی،یہ جو ہمارا بل پاس ہو رہا تھا بیرونی بہت دباؤ تھا کہ اس بل کو پاس نہ کیا جائے،اس میں سے فلاں شق نکال لی جائے لیکن میں جناب پرویز الٰہی کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جواں مردی کے ساتھ اس بل کو پاس کروایا۔

جناب سپیکر!اب خطرہ یہ ہے کہ بیرونی سازشوں کی وجہ سے اس قانون پر عملدرآمد نہ ہوسکے تو آپ کے توسط سے گزارش یہ ہے اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ تشریف فرما ہیں تو کوئی ایسا میکنزم بنایا جائے کہ اس قانون کو فوری طور پر نافذ والعمل کیا جائے تاکہ کسی دشمن کو کوئی موقع نہ مل سکے۔

جناب سپیکر!دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ 1974 میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس وقت جو پاسپورٹ کا فارم بنا تھا تو اس میں ختم نبوت کے حلف نامہ کا اضافہ کیا گیا،یہ تین چار سطریں تھیں،جو بھی پاکستانی وہ فارم پُر کرتا ہے اس پر اپنا انگوٹھا اور دستخط لگاتا ہے لیکن جب اس فارم کی بنیاد پر شناختی کارڈ تیار ہوتا ہے تو اس میں مذہب کا خانہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس تیار شدہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا نہ ہونا یہ اس تیار کردہ فارم کی روح کے خلاف ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ شناختی کارڈ کے فارم کے مطابق تیار ہونے والے شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ براہ مہربانی مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین: جی، میں ایک explain کر دوں کہ کل جناب سپیکر اور جناب محمد بشارت راجہ کی مشاورت سے اس قانون پر عملدرآمد کے لئے جو کمیٹی نمبر6 جناب سپیکر نے بنائی تھی جس میں آپ اور میں بھی شامل ہیں۔ اس کو جناب سپیکر نے continue رکھا ہے تا کہ اس قانون پر عملدرآمد ہوتا رہے اور اس کی نگرانی بھی کی جائے۔ شکریہ۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

جناب سپیکر! میں مبارکباد کی طرف آنے سے پہلے گزشتہ کل جو حاضر نہیں ہو سکا اور گزشتہ پرسوں جو حاضر نہیں ہو گا۔ میں اس کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈوائزری کمیٹی میں، میں جناب پرویز الٰہی کی موجودگی میں اس خط کو ان کے ساتھ شیئر کیا، جناب محمد بشارت راجہ سے اور دیگر جو کمیٹی کے ممبران تھے ان کی موجودگی میں کہ میرے جھنگ کے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر نے مجھے یہ خط دیا اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کی جان کو شدید خطرات ہیں آپ بلٹ پروف گاڑی کا استعمال کریں اور آپ اپنے گن مینوں کی تعداد کو بڑھائیں اور آپ اپنی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ کہا کہ بات یہ ہے کہ میں اپنے پروگرامز کو تو جس درجہ ممکن ہو مخفی رکھ سکتا ہوں لیکن جو اسمبلی کا اجلاس ہے اس کو تو میں مخفی نہیں رکھ سکتا چونکہ وہ اسمبلی کا ایک ایسا اعلانیہ شیڈول ہے جو ہر عام وخاص کو پتا ہوتا ہے اور میں ریکارڈ پر لانے کے لئے یہ بات عرض کر دوں کہ 6۔اکتوبر 2003 کو میرے والد مولانا اعظم طارق شہیدؒ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے اور گولڑہ موڑ پر ان کو دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔

جناب سپیکر! میں نے ایڈوائزری کمیٹی میں یہ درخواست کی کہ اگر آپ میری سکیورٹی کا مناسب بندوبست کر دیں تا کہ کم از کم اجلاس میں آنے جانے کے لئے مجھے آسانی ہو جائے تو میرے لئے بہتر ہو گا لیکن ابھی تک مجھے کسی قسم کی کوئی سکیورٹی فراہم نہیں کی گئی سوائے اس کے کہ ڈی پی او کی طرف سے یہ خط مجھے دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر انہوں نے خط لہرایا)

جناب سپیکر! میں ایک بات واضح کر دوں چونکہ گزشتہ کل تحفظ بنیاد اسلام بل منظور ہوا۔ آج مجھے سکیورٹی نہیں ملی، میں اس کے باوجود آیا ہوں چونکہ اگر میرے نبی ﷺ کی عزت کے لئے جناب محمد معاویہ شہید ہو جائے تب بھی میں اپنے گھر میں نہیں بیٹھوں گا میں اسمبلی کے فورم پر آؤں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میرا ایمانی جذبہ ہے لیکن دو دن پہلے جھنگ میں میرے ہی دفتر کے اندر ایک دہشت گرد گرفتار ہوا، اس threat alert کے بعد کی صورتحال عرض کر رہا ہوں اور اس نے یہ مانا کہ مجھے ہمسائے ملک سے کروڑوں روپے دیئے گئے ہیں کہ میں آپ اور آپ کی جماعت کے دیگر بزرگوں کو نشانہ بناؤں اور اس کو ہم نے سی ٹی ڈی کے حوالے کیا، آئی ایس آئی اور پولیس کے حوالے کیا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہم نے جھنگ میں اور مختلف علاقوں میں اس کی نشاندہی پر لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور اس نے مانا کہ کروڑوں روپے دیئے جا چکے ہیں تاکہ ملک میں امن وامان کی صورتحال کو ایک ناقص صورتحال سے دوچار کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے اس لیٹر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر آپ کو سکیورٹی کے حوالے سے خدشات ہوں، آپ متعلقہ پولیس حکام کو اطلاع کریں تاکہ وہ آپ کے لئے بندوبست کریں۔ میں نے مقامی ڈی پی او کو بتایا، میں نے مقامی پولیس انتظامیہ، آئی ایس آئی اور سی ٹی ڈی کے لوگوں کو بتایا لیکن اس کے باوجود آج تک میری سکیورٹی کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آج اس فورم پر وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، جناب محمد بشارت راجہ، ہماری سی ٹی ڈی کے راہنما رائے طاہر صاحب، ڈی جی آئی ایس آئی جنرل فیض حمید اور آپ تمام کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے والد کے ساتھ اس سے پہلے یہ واقعہ ہو چکا ہے اور ملک دشمن عناصر ہمارے اوپر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ نے ہمیں یہ لیٹرز ہی دینے ہیں تو تب بھی کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر! موت کا ایک دن مقرر ہے لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کا تحفظ کرے تو پھر میرا خیال ہے کہ پورے ایوان کی رائے یہی ہے کہ کم از کم حالات کے مطابق جو سکیورٹی میرا حق ہے وہ مجھے ضرور دی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسرے مرحلے میں جو گزشتہ کل تحفظ بنیاد اسلام بل حکومت کی طرف سے آیا اور متفقہ طور پر منظور ہوا۔ سپیشل کمیٹی نمبر 6 کے جتنے بھی ممبران نے اس پر کام کیا وہ سارے ہی قابل تحسین کے مستحق ہیں۔ جس میں محترم چیئرمین آپ بھی شامل ہیں۔ ہمارے محترم بھائی اور بزرگ جناب الیاس احمد شامل ہیں۔ ہماری (ن) لیگ اور دیگر حکومتی پارٹی سے تعلق رکھنے والے احباب کے ساتھ ہمارے انتہائی قابل احترام جناب محمد بشارت راجہ، سید صمصام شاہ بخاری اور جناب عمار یاسر ان تمام کی کوششیں لائق صد تحسین ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں اس بل کے پاس ہونے پر اور اس کمیٹی کے تمام ممبران کو جنہوں نے اس پر محنت کی میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے حضور ﷺ کی بیٹیاں، حضور ﷺ کی بیویاں، حضور ﷺ کے اصحاب، حضور ﷺ کے اہل بیت اور خاتم النبیین ﷺ کے عنوان پر وہ ہاتھ جو کئی سالوں سے چھپا ہوا تھا اور ہر حکومت میں آنے والے لوگ یہ کہتے تھے کہ اس چھپے ہوئے ہاتھ کا ہمیں پتا نہیں چل رہا ہے جو خاتم النبیین پر ڈاکا مارتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آج پنجاب اسمبلی میں اس چھپے ہوئے ہاتھ کو کاٹ کر رکھ دیا ہے اب میرے نبی ﷺ کی ختم نبوت پر کوئی ہوگا جو بات کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ اگر اس بل کو بغور پڑھیں تو جہاں اس لحاظ سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ پنجاب اسمبلی نے اپنا کردار ادا کیا اس کا کریڈٹ جناب پرویز الٰہی اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کو اگر نہ دیا جائے تو ناانصافی ہوگی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی بہت کام ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر! ہم صوبے کی اسمبلی ہیں میں چونکہ وکالت کے شعبہ سے وابستہ نہیں ہوں جناب محمد وارث شاد ہیں، ہمارے یہاں پر ملک محمد احمد خان ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ ہیں یہ وکالت سے تعلق رکھنے والے لوگ زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ ہم نے کتنا سفر طے کر لیا ہے اور کتنا سفر باقی ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں اس کو اس طور پر دیکھوں تو مجھے ابھی بھی نظر آتا ہے کہ ہم نے ابھی بھی بہت بڑا سفر طے کرنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں سائبر کرائم ایکٹ کے اندر اگر کسی عورت کی تصویر کو آپ facebook پر share کر دیں اور اُس share کی گئی تصویر سے اُس عورت کو

ناگواری گزرے، سائبر کرائم ایکٹ کے تحت اُس شخص کو14 سال کی سزا دی جاتی ہے، اگر اُس عورت کے کوئی شخص کپڑے پھاڑ دے تو اُس ملزم کو14 سال تک سزا بھگتنا پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں A-354 کی بات کر رہا ہوں اور بعض دفعہ پوری زندگی بھی پابند سلاسل رہنا پڑتا ہے ابھی بہت بڑا سفر باقی ہے۔ جب ایک عام عورت کی گستاخی ہوتی ہے تو14 سال کا قانون ہے، جب facebook پر کسی عام عورت کی عزت کو اچھالا جائے 14 سال کی سزا ہوتی ہے لیکن اگر میرے نبی ﷺ کی بیٹی کی عزت کو کوئی ہاتھ ڈالے، میرے نبی ﷺ کی بیوی کی عزت کو اگر کوئی ہاتھ ڈالے تو ہم عدالت میں جاتے ہیں، ہم تھانے میں جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں آپ کو A-398 کے تحت مقدمہ درج کروانا ہو گا، آپ کو A-295 کے تحت مقدمہ درج کروانا ہو گا اور آپ جانتے ہیں، آپ لرز جائیں گے A-298 اور A-295 کیا ہے؟ عام عورت جس کی لاہور کے اندر عزت اُچھالی گئی تو اُس کے ملزم کو 14 سال جیل میں رہنا پڑے گا لیکن میرے نبی ﷺ کی بیٹی کی عزت کی بات ہو تو A-298 کے تحت مقدمہ درج کرنے مطلب یہ ہے کہ اُس کو صرف اور صرف تین سال تک جیل میں رہنا پڑے گا، اُس کو صرف اور صرف تین سال کے لئے پابند سلاسل کیا جائے گا۔ A-295 کو دیکھیں اُس شخص کو زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک آپ پابند سلاسل رکھ سکتے ہیں۔ کائنات کی ساری بیٹیاں میرے نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ کے جوتوں پر قربان ہیں۔ کائنات کی ساری بیٹیاں میرے نبی ﷺ کی بیٹی رُقیہ اُم کلثومؓ کی عزت پر قربان ہیں۔ کائنات کی ساری مائیں، میری ماں طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہؓ کے جوتوں کے ساتھ لگنے والی خاک پر قربان ہیں۔ ہم نے ابھی بہت بڑا سفر طے کرنا ہے اور انشاءاللہ یہ سفر ہم جناب پرویز الٰہی کی قیادت میں، جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں جاری رکھیں گے۔ پاکستان کے اندر پنجاب اسمبلی سے اُٹھنے والی اس فکر کے نتیجے میں وہ وقت آئے گا کہ انشاءاللہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے لئے مومنوں کی ماں حضرت فاطمہ زہرہؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت کا قانون بنے گا۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بعض قانونی مجبوریوں کے تحت جب پینل کورٹ کے معاملات آتے ہیں عین ممکن ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے ہونے کے باوجود ہم اُن میں اُدھر ترمیم نہ کر سکتے ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں وفاق سے تعلق رکھنے والے سپیکر ہمارے محترم اسد قیصر ہوں یا وزیراعظم پاکستان ہوں میں اس ایوان میں کہتا ہوں وزیراعظم پاکستان اور محترم اسد قیصر اب یہ

گیند پنجاب اسمبلی نے نکال کر آپ کے کورٹ میں ڈالی ہے، اب آپ کے وفاق نے یہ قانون بنانا ہے، اب وہاں ایسے قانون بنانے والے کی ضرورت ہے کہ ان تمام بُرے اور جو بدبودار عناصر ہیں ان کا راستہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو۔ مجھے لوگ کہتے ہیں آپ کس اسمبلی سے ہیں میں کہتا ہوں۔ میں پنجاب کی اسمبلی سے نہیں ہوں، میں جاگتی اسمبلی سے نمائندہ ہوں اس وقت لوگ تعریف کرتے ہیں تو پنجاب اسمبلی کی بات ہوتی ہے اس لئے نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے نمائندگان نے کوئی اپنے حلقے میں سڑکوں کے جال بچھوا دیئے ہوں گے اس لئے نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے لوگوں نے اپنے حلقے میں کوئی نوکریوں کے انبار لگا دیئے ہوں گے۔ آج پورے پاکستان میں اگر پنجاب اسمبلی کو جاگتی اسمبلی کہا جاتا ہے تو اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ پنجاب اسمبلی کے نمائندوں نے اپنے نبی ﷺ کی عزت پر پہرے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اگر یہ جاگتی اسمبلی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران حضور ﷺ کی ازواج پر، حضور ﷺ کی بنین اور حضور ﷺ کے بنات پر، حضور ﷺ کے نواسے اور حضور ﷺ کی نواسیوں پر اپنا جو حق ہے اُس کو ادا کرنے کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میری دُعائیں ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس پر کامیاب کرے۔ میرے پاس کرنے کے لئے بہت سی باتیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں آج کا دن اس ایوان کو مبارکباد دینے کا دن ہے باتیں کرنے کے بڑے مواقع آئیں گے لیکن بار بار کہوں گا کہ یہ جناب پرویز الٰہی کو اللہ نے جو توفیق دی ہے۔ صدیوں میں ایسے لوگ آتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ یہ کام لیتا ہے۔ صدیوں میں وہ لوگ آتے ہیں جو حضور ﷺ کی عزت کے رکھوالے بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر مزید آگے بڑھنے کی توفیق دے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اُس شکوے کو تازگی کے لئے دُہرانا چاہوں گا نبی ﷺ کی عزت کے لئے جس اجلاس میں بُلائیں سکیورٹی کی کوئی ضرورت نہیں معاویہ تن تنہا بھی آئے گا اگر میری کمر اپنے باپ کا لاشہ اُٹھا کر نہیں جُھکی تو جھکنے والا میں اب بھی نہیں ہوں لیکن میرا جو ریاست کے ساتھ حق ہے میں نے اُس کا اظہار ضرور کیا ہے اللہ تعالیٰ میرے ملک کو میرے پنجاب کو سلامت رکھے پاکستان زندہ آباد، پنجاب زندہ آباد۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین):

الھم صلے علیٰ سیدنا و مولنا محمد و علیٰ سیدنا و مولانا محمد و بارک و سلم و صلے علیٰ۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے بلکہ آپ کل موجود تھے آپ کو، جناب پرویز الٰہی کو، جناب عمار یاسر کو اور جناب محمد بشارت راجہ کو جنہوں نے یہ سارا کچھ ترتیب دیا خصوصاً جناب محمد بشارت راجہ کو اور سارے ایوان کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جس میں انہوں نے کل تعاون کیا اور رسالت مابﷺ جس پر میرے ماں باپ قربان، میری اولاد قربان میرا مال قربان اُن کے نام کے اوپر جن کے لئے یہ سب کچھ جو ہمارے سیاسی قائد یہاں پر کہتے ہیں کہ میں اس ملک کو مدینہ کی ریاست کے اصولوں پر استوار کروں گا یہ وہی اصول ہیں عزت کے اور رحمت کے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بنیاد ہے کہ:

سلام اُس پر جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے فیض کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیات طیبہ جناب رسول اکرمﷺ پھر میں کہتا ہوں کہ میرے ماں باپ اولاد قربان اُن کی حیات طیبہ کے اوپر، اُن کے ارشادات احادیث کی شکل میں اس طرح ہمارے پاس موجود ہیں جو سینہ بہ سینہ ہمارے پاس آئے، وہ جنہوں نے یہاں تک کہا کہ جب رات کو سوو تو اپنے کمرے کی کنڈی لگا کر سوو جب صبح اُٹھو تو اپنی جوتی کو جھاڑو اُس میں کوئی بچھو نہ بیٹھا ہو، چھوٹی چھوٹی چیزیں، ایک بدو آیا اُس نے کہا حضورﷺ مجھے نجات کا ذریعہ بتائیں پھر رسول اکرمﷺ نے اپنے تمام صحابہ جب مسجد میں بیٹھے تھے یہ مصدقہ ہے اُس کی طرف دیکھ کر کہا اپنی زبان پر قابو رکھو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

جناب سپیکر! اس سے بڑی ہدایت ہو نہیں سکتی کئی لوگ نادانی میں اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکتے نیک کام بھی ہو رہے ہوتے ہیں تو اُس کے اندر مسلسل اپنی زبان استعمال کرتے رہتے ہیں جبکہ کہا گیا کہ رسول ﷺ کی آواز سے اُونچی آواز مت کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے تمام نیک اعمال ضائع ہو جائیں۔ بات کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جیسے علامہ صاحب نے کہا ہے:

دل سوز سے خالی ہے، نگاہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

جناب سپیکر! بے باک ہونے کے لئے کوئی طریقے ،کوئی اصول ہوتے ہیں۔ رسالت ماب ﷺ کی عزت کے لئے اور صحابہ کی عزت کے لئے اور رسولوں کی عزت یہ جو کل قانون متعین کیا گیا ہے اُس کے لئے میں یہ عرض کروں گا اس سے جو گستاخ ہیں اُن کو کوئی نہ کوئی ہدایت ہو گی کہ وہ گستاخی سے باز رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس چیز کی ہمیں کمی ہے اور رسالت ماب ﷺ نے بارہا اپنی احادیث میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود کہا ہے کہ **"ان اللہ مع الصبرین"** اللہ فرماتے ہیں میں صبر کرنے ولوں کے ساتھ ہوں اس کا مطلب ہے جو اللہ کا ساتھ چاہتے ہیں وہ صبر کریں اور جو صبر نہیں کرتے اس کا مطلب ہے وہ اللہ کا ساتھ نہیں چاہتے اللہ کے پاس نہیں جانا چاہتے، اللہ تعالیٰ کی قربت نہیں چاہتے۔ جو صبر نہیں کرتے ہمیں یہ سارے ارشادات انسانیت کی بھلائی کے لئے، انسانیت کو سرفراز کرنے کے لئے رسالت ماب ﷺ کو کہا گیا ہے کہ رحمت للعالمین ہیں رحمت اللہ مسلمین نہیں کہا گیا تمام عالموں کے لئے رحمت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ رب للعالمین ہیں تمام عالموں کے رب ہیں جو بھی انسان ہیں وہ اس بات کا مستحق ہے کہ جو رسالت ماب ﷺ نے اُس کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے کہا گیا ہے اُس کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے خواہ وہ کسی بھی رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بل جس کے لئے میں پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کو جس کی قیادت میں جناب سپیکر، جناب چیئرمین اور پورے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں ایک بات اور عرض کروں گا کہ ہمیں

اس حوالے سے مزید آگے بڑھنے کی ضرورت ہے جس طرح کہ ابھی جناب محمد معاویہ نے بھی فرمایا ہے اس میں بہتری کے لئے آسمان کی چھت جتنی limit چاہئے اس سے کم نہیں اس لئے اپنا افکار، زبان اور خیالات کو پاک کریں تاکہ وہ انسانیت کے لئے بہتر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ صوبہ پنجاب میں پاکستان کی تاریخ کا کل ایک تاریخی دن تھا۔ ایک طرف مبارک دن یعنی ذی الحج کا چاند طلوع ہو رہا تھا تو دوسری طرف پنجاب اسمبلی کے ایوان میں اتنی اہمیت کا حامل بل منظور ہو رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں صوبائی اسمبلی کے ہر فرد چاہے خاتون ہو یا مرد تمام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں کی اور میں جناب سپیکر کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں ان تمام دوستوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو کہ اس کمیٹی میں شامل تھے اور انہوں نے اپنی اس حوالے سے شبانہ روز محنت کی۔ صحابہ کرام، انبیاء کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت سب کا احترام ہم سب پر لازم ہے اوراس کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔ ہم سب نے دیکھا ہے کہ ختم نبوت ﷺ کی تحریک ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ہو ہم سب اس چیز پر متفق ہیں۔

جناب سپیکر! الحمد للہ مجھے اس چیز پر فخر ہے کہ 1976 میں قومی اسمبلی نے جب ختم نبوت ﷺ کا بل پاس کیا تو پنجاب اسمبلی میں میرے والد محترم میاں خورشید انور (مرحوم) جو کہ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر تھے انہوں نے ختم نبوت ﷺ کی قرارداد پیش کی اور وہ قرارداد اُس وقت متفقہ طور پر منظور ہوئی تو اُس وقت کے تمام کے تمام عمائدین خراج تحسین کے لائق تھے۔ یہ بل جو کہ کل پاس ہوا ہے اس پر بھی میں آپ سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! کل یہاں جناب سعید اکبر خان نے بہت اچھا پوائنٹ اُٹھایا تھا کہ اس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے لہٰذا صرف بل پاس کر کے اسمبلی میں قانون سازی ہو جانے کے بعد اس کو کسی الماری میں نہ رکھ دیا جائے بلکہ اس پر عملدرآمد کروایا جائے تو ان کی اس بات سے ہم سب متفق ہیں۔ اس میں مزید جو اصلاح ہو سکتی ہے ہو ہمیں کرنی چاہئے جیسا کہ جناب محمد معاویہ نے ابھی نشاندہی کی ہے کہ اگر کوئی گستاخی کرتا ہے تو اس حوالے سے سزا بہت کم ہے تو جو کمیٹی بنی ہے اس کمیٹی میں ہمیں اس سزا میں اضافہ کرنے کے لئے اصلاحات کرنی چاہئیں اور اس حوالے سے خاطر خواہ انتظامات کرنے چاہئیں۔ میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اب جناب نذیر احمد چوہان اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان):

الصلوۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاخاتم النبیین ﷺ

جناب سپیکر! ہماری امہات المومنین، ازواج مطہرات اور ان کی صاحبزادیوں اور صاحبزادوں پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔ خاتون جنت اماں بی بی فاطمۃ الزہرہ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔ میں سب سے پہلے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ماشاءاللہ اسمبلی میں ایک تاریخی بل پاس کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کل ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے نبی پاک ﷺ کے غلام، ازواج مطہرات اور ان کے آل کے محافظ ابھی زندہ ہیں اور ابھی موجود ہیں اور اسمبلی کی سطح پر موجود ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کو اور خاص طور پر جناب پرویز الٰہی، جناب عثمان احمد خان بُزدار اور یہاں پر بیٹھے ایک ایک بھائی اور بہن جو کہ اس اسمبلی کے ممبرز ہیں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر وہ لوگ جنہوں نے اس بل کے حوالے سے شب و روز محنت کی اور خاص طور پر جناب محمد بشارت راجہ جنوں نے ہمیشہ دین کے حساس معاملات پر احسن طریقے سے قانون سازی کی تو آپ سب ہی دوست مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ایمان ہے کہ میرے نبی ﷺ اور ہماری ماں آپ سب ممبران کو دیکھ کر فخر کرتی ہوں گی کہ یہ میرے بچے، نوجوان اور یہ ہمارے غلام ہیں جو کہ ہمارے ناموس کے لئے اپنی جانوں کو پیش کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہاں پر تھوڑی سی گزارش ہے کیونکہ میں کل یہاں پر موجود نہیں تھا تو میں اپنی گزارش ضرور شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ بل پیش کیا گیا تو اس میں جو آپ کا پیرا نمبر 3 تھا اس کا (a,b,c,d,f) جز میں لکھا ہوا ہے کہ:

(f) Any material, printed or graphic that defames, criticizes, brings into ridicule or disrepute Allah(اللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی), the Last Prophet(Khatam-an-Nabiyyin خاتم النبیین) (آخری نبی) Muhammad حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ or any of the Prophets(انبیاء کرام علیہم السلام), Angels (فرشتے), Holy Quran (قرآن مجید), Zaboor(زبور), Torah(تورات), Anjeel(Bible) (انجیل), Deen-e-Islam(دین اسلام), any of the Ummahat-ul-Momineen(امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین), any of the four Khulfa-e-Rashideen(خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین), any of the four blessed daughters and any of the three blessed sons(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)of the Prophet Last Prophet Muhammad حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ, any of the Ahl-e-Bait(اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین), any of the blessed grand sons and grand daughters of the Last Prophet (Khatam-an-Nabiyyin خاتم النبیین)(آخری نبی) Muhammad حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ and any of the As'haab-e-Rasul(اصحاب رسول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین).

جناب سپیکر! یہ آپ کا جز(C) تھا یہ جو کہ کل ماشاءاللہ آپ کی قرارداد میں آیا ہے۔ اچھا جب اس کو آگے پڑھتے ہیں جیسے ہمارے محترم دوست نے بھی فرمایا ہے تو ہماری تھوڑی سی گزارش ہے کہ یہ پیراگراف جب آگے جاتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ آگے جو قانون بنایا گیا ہے وہ تھوڑا کمزور قانون ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! یہ بل اسمبلی سے پاس ہو چکا ہے۔ آپ اس سے آگے چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! ہم اس سے تھوڑا آگے چلتے ہیں۔ اس میں میری گزارش ہے اور اب کمیٹی سے request ہے کہ آپ براہ مہربانی اس کو re-consider کر لیں۔ یہ جو پینل کورٹ آپ نے ڈالا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ کا بہت شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک بل جو کہ پاس ہو چکا ہے کیا آج ہم اس کو تبدیل کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ بل کو غور سے پڑھیں تو اس میں جز(F) کی explanation میں بتایا گیا ہے کہ وہ پاکستان پینل کوڈ کے جو sections ہیں ان پر ہو گا اور اس کی سزا، سزائے موت اور عمر قید ہے۔ جیسا کہ آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے فرمایا تھا کہ باقاعدہ یہ کمیٹی قائم رہے گی اگر اس کی implementation میں کہیں لچک آئی تو یہ کمیٹی اس کو دیکھے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس assurance کے بعد اس کو بغیر پڑھے، بغیر سمجھے اور بغیر سوچے اس کو criticize کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس میں ترمیم کی ضرورت ہوتی تو کل اس پر ترمیم پیش کی جا سکتی تھی۔ اس وقت یہ کہہ دینا کہ اس بل کو تبدیل کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! پلیز میری بات سن لیں۔ پلیز! آپ میری بات سن لیں، پلیز آپ میری بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر اتنا ہی سمجھتے تھے کہ یہ مناسب نہیں ہے تو کل ان کو ایوان میں موجود ہونا چاہئے تھا اور اس وقت point out کیا جانا چاہئے تھا لیکن آج اس وقت فورم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! آپ میری عرض سن لیں جب یہ بل تیار ہو رہا تھا تو جناب محمد بشارت راجہ کی convenership میں ہم سب بیٹھے تھے اس میں جو Federal laws ہیں، جو Provincial laws ہیں وہ سارے کے سارے discuss ہوئے تھے تا کہ contradictory نہ ہو کہ ہم جو ایک قانون بنا رہے ہیں یہ کسی اور قانون سے متصادم نہ ہو۔ اس میں علمائے کرام کی رائے تھی کہ کوئی چیز رہ نہ جائے، اس میں سیکرٹری انفارمیشن اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس کی گرائمر اور باقی چیزوں کو دیکھا لہٰذا اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو آپ pinpoint کر رہے ہیں۔ اس پر کافی لوگوں نے چھ ماہ brainstorming کی ہے۔ پلیز! اب آپ اس سے آگے چلیں۔ شکریہ اب چودھری افتخار حسین چھچھر بات کریں گے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس پر کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے میں صرف چند منٹ اپنی گزارشات کروں گا۔ میں اپنی اور اپوزیشن کے تمام ممبران کی طرف سے جناب محمد بشارت راجہ، جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی، حکومتی بنچز پر بیٹھے تمام بہن بھائیوں، اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تمام بہن بھائیوں اور بالخصوص قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف، اس کمیٹی اور ہر وہ فرد جس نے اس میں حصہ لیا اس میں سٹاف بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دوں گا۔ اللہ نے تیسرا موقع دیا ہے لیکن میں دل سے بات کر رہا ہوں کہ جو کام کل پنجاب اسمبلی نے کیا ہے شاید یہ میری اور آپ سب لوگوں کی بخشش کا وسیلہ بنے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک مسلمان ہونے کے ناتے ہمارا یہ ایمان ہے کہ جس کی زلفوں کی قسم میرا رب کھاتا ہے اس کی ذات ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ بہر حال لمبی بحث میں جانے سے اختصار کی طرف جاتے ہوئے عرض کروں گا کہ میں نے اسے study کیا ہے جنہوں نے یہ ڈرافٹ کیا ہے میں ان کو مبارکباد دوں گا چونکہ اس میں کوئی topic miss نہیں ہوا۔ ضرورت صرف اس امر

کی ہے جس کا اظہار مختلف دوستوں نے کیا ہے اور اس پر میں پھر بالخصوص جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد بشارت راجہ کو مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے کل ensure کیا کہ جس کمیٹی نے یہ کام کیا ہے اور میں دل سے کہوں گا کہ شاید اس کام کرنے کے بعد جنت میں اپنا گھر بنایا ہے اس کمیٹی کو continue کیا جائے گا تاکہ اس پر سو فیصد implementation ہو سکے۔ قانون کا ایک طالب علم ہونے کے ناتے میں نے روز مرہ دیکھا ہے کہ قانون موجود ہیں لیکن بد قسمتی سے ان پر implement نہیں ہوتا لہٰذا ہمیں اس پر مکمل دھیان بھی دینا چاہئے اور کام بھی کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری طرف سے پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران اور جو لوگ اس میں drafter بھی شامل ہیں جنہوں نے مشورہ بھی دیا ہے جو علمائے کرام آئے ہیں سب کو بہت مبارک، بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب محترمہ مہوش سلطانہ بات کریں گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو جناب پرویز الٰہی اور پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران، معزز وزیر قانون اور تمام لوگوں کو جنہوں نے اس بل بنانے میں حصہ لیا ان سب کو مبارکباد دینا چاہوں گی۔ یہ ایک بہت تاریخی اقدام ہے اور انہوں نے جو تحفظ بنیاد اسلام بل پاس کیا ہے اس پر پنجاب اسمبلی خصوصی طور پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی رسالت کے منصب پر فائز ہو گا اور نہ ہی کوئی نبوت کے منصب پر آئے گا۔ اس کے بعد مزید کوئی گنجائش رہتی بھی نہیں ہے اور ہمارے دین اسلام کو جب مکمل کر دیا گیا ہے تو مزید اس میں کوئی گنجائش نہیں بچتی۔ کل جب یہ بل پاس ہوا ہے اس میں پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک بہت بڑا initiative لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک واقعہ بھی بتانا چاہوں گی کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد جب اس طرح کے فتنہ نے سر اٹھایا تھا تو خلیفہ اوّل کے حکم پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسی فتنہ کے خلاف جنگ یمامہ لڑی تھی جس میں 1200 صحابہ کرام شہید ہوئے اور یہ 1200 وہ صحابہ کرام تھے جنہوں نے رسول ﷺ کے ساتھ بہت ساری غزوات میں حصہ بھی لیا تھا اور ان کے دلوں میں قرآن حضرت محمد ﷺ نے اتارا تھا جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت ملی تھی۔ میرے خیال میں یہ واحد جنگ تھی جس میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے، شاید تاریخ میں ہی اسلام اور فتنہ کی جنگ چلی آ رہی ہے لیکن کل پنجاب میں ہمارے اس ایوان نے contribution کیا ہے اس اہم قدم کی طرف اس پر تمام ایوان مبارکباد کا مستحق ہے جیسا کہ یہاں پہلے بھی بات ہوئی ہے کہ اس عمل میں implementation بہت زیادہ important ہے۔ اس میں جو جو چیزیں سامنے آتی جائیں گی ان پر implementation ضرور مکمل کرایئے چونکہ اس لاء کا فائدہ تب ہی ہو گا جب اس پر مکمل طور پر implementation ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر اپنی اور اپنے حلقے کی تمام عوام کی طرف سے تمام ایوان اور آپ سب کو مبارکباد دینا چاہوں گی۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔ اسلام پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اگر آپ موقع نہ دیتے تو بہت تشنگی رہ جاتی۔ اللہ تعالیٰ is the supreme power انہوں نے بہت پہلے یہ کہہ دیا تھا کہ قرآن شریف کی حفاظت تا قیامت میرا ذمہ ہے میں خود کروں گا۔

جناب سپیکر! کل آپ نے پنجاب اسمبلی میں ایک اعلیٰ مثال دیکھی، میں سب سے پہلے پنجاب اسمبلی کے سپیکر جناب پرویز الٰہی، وزیر اعلیٰ پنجاب، ہمارے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ، ہمارے وزیر اعظم جو ریاست مدینہ کا خواب لے کر آگے چل رہے ہیں یہ اس خواب کی تعبیر ہے ان سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کل جو پنجاب تحفظ بنیاد اسلام بل پاس ہوا ہے یہ ایک بہت وسیع document ہے اس بل کی کلاز (b)2 میں جو بک کی definition دی گئی ہے وہ بہت زبردست definition ہے کیونکہ آج کل جو ماڈرن زمانہ ہے اس میں سوشل میڈیا کا ایک بہت

کردار ہے وہ negative بھی ہو سکتا ہے اور positive بھی ہو سکتا ہے اور جو شر پسند عناصر اس کے ذریعے حملہ کرتے ہیں ان کو روکنا بہت اشد ضروری تھا۔

جناب سپیکر! یہاں پر Use of digital and electronic storages, even sheet of music یہ ہر چیز کو encompass کرتا ہے اس میں کوئی چیز بچی نہیں رہ جاتی کہ کوئی بھی شر پسند عناصر ہمارے sentiments پر، ہماری جو حضرت محمد ﷺ سے محبت ہے، اہل بیت اور قرآن پاک کے خلاف اگر کوئی اتنی سی بھی غلط بات کرے تو ہمارا فرض بنتا ہے ہم ان کے خلاف کارروائی کریں کیونکہ ہم اس August House میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان کو بنے ہوئے 70 سال سے زیادہ گزر گئے ہیں ہم سے کوئی تو کوتاہی ہوئی ہے کہ ہم ابھی تک fool proof قانون نہیں بنا سکے اور اب یہ ہمارے سامنے آرہا ہے الحمدللہ اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس میں ایک اور Clause-3 (c) کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ اس میں ایک بہت ضروری لفظ inter-faith disorder لکھا گیا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی فلاحی مملکت ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ ہماری اقلیتیں بھی ہیں اور ان کے ساتھ مل کر ہم نے ایک inter-faith harmony قائم کرنی ہے۔ ہمیں یہی سکھایا گیا ہے اور اس بل کے ذریعے ہم اس کو بھی protection دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کرنی چاہوں گی کہ ہم قرآن مجید کو صرف پڑھنے کے لئے نہ رکھیں۔ ایسا نہ کیا جائے کہ ہم نے قرآن مجید پڑھ کر ختم کر لیا اور پھر اُوپر رکھ دیا۔ It's a book of knowledge.

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کرکے wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرنے لگی ہوں کہ Michael. H. Hart نے ایک کتاب .The best hundred statesmen of the world لکھی تھی۔ اس میں نمبر 1 کون statesman تھا؟ وہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ان کی

governanceکا طریق کار،ہم نے معاشرے میں کس طرح رہنا ہے اور ہمارا code of conduct کیاہوناچاہئے یہ ساری چیزیں ان کی statesmanship میں شامل تھیں۔

جناب سپیکر!ہمیں چاہئے کہ ہم یہ اپنے سکولوں میں بچوں کو پڑھائیں اور انہیں قرآن مجید as a book of knowledge پڑھائی جائے تا کہ یہ ساری چیزیں جو کہ ہم نے Clause-3(f) میں لکھی ہیں وہ بچپن سے ہی انہیں instill ہو جائیں۔ہر پاکستانی اس بل کا علمبردار بن جائے اور کسی کی جرأت نہ ہو کہ کوئی ہمارے sentiments کو hurt کر سکے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین نے بل کے اوپر بات کی ہے اور ساتھ ساتھ نصیحتیں بھی کی ہیں۔اللہ کرے کہ لوگ ان پر عمل کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر!مجھے آج بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔میں متعدد بار اس ہاؤس کا ممبر منتخب ہوا ہوں لیکن آج الحمدللہ مجھے اس ہاؤس میں بیٹھ کر فخر محسوس ہو رہا ہے اسی لئے میں نے آپ سے وقت مانگا ہے تا کہ میں بھی ان خاکساروں میں شامل ہو جاؤں جو کہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ کا اصل حق ادا کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر!مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں پی ٹی آئی کا حصہ ہوں اور مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ میں وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ٹیم کا حصہ ہوں۔الحمدللہ جناب عمران خان نے ریاست مدینہ کا جو وعدہ کیا تھا آج ہم اس کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں اور پنجاب کے عوام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے منتخب کر کے ان نمائندوں کو بھیجا ہے۔

جناب سپیکر!الحمدللہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ رحمت العالمین ہیں۔ مسلمان تو مانتے ہی ہیں لیکن کافر اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی یہ مانتے ہیں کہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد ﷺ دنیا میں نمبر1 ہیں۔معزز ممبر جناب محمد معاویہ ایوان میں تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر!انہوں نے کہا ہے کہ بہت عرصہ سے کچھ ہاتھ اور آنکھیں اُٹھی ہوئی تھیں۔ الحمدللہ ہمیں اس بات پر بھی فخر ہے کہ جناب عمران حان نے اقوام متحدہ میں بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ کوئی بھی شخص ہمارے دین اسلام کے خلاف سازش نہیں کر سکے گا۔ انشاءاللہ ہمارے دین اور اس ملک کے خلاف جناب عمران خان کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دے گا۔وقت کی کمی ہے اور میں صرف اپنانام لکھوانا چاہتا تھا کہ میں بھی ان خاکساروں میں شامل ہوں۔

جناب سپیکر!میں اس ٹیم کو مبارکباد دیتاہوں کہ جو اس بل کو ایوان میں لائی ہے اور پھر اسے منظور کروایا ہے۔ اس بل کو منظور کروانے میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی بہت زیادہ struggle ہے۔

جناب سپیکر!میں ان کو خصوصی طور پر مبارکباد دیتا ہوں۔میں جناب پرویز الٰہی اور جناب عثمان احمد خان بزدار کو مبارکباد دیتاہوں۔جناب عمران خان کی قیادت میں آج الحمدللہ ہم سرخرو ہوئے ہیں۔میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں اپنے آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔بڑی مہربانی

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔اب اجلاس بروز جمعۃالمبارک مورخہ 24۔جولائی 2020بوقت صبح00-9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،24۔جولائی2020

(یوم الجمع،2۔ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 8

781

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

تعلیم پر بحث

ایک وزیر تعلیم پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

783

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،24۔جولائی2020

(یوم الجمع،2۔ذی الحج1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝9 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝10

سورۃ الجمعۃ آیات 9تا10

اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(9) پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ کامیاب ہو جاؤ(10) وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مَولَا یا صَلِّ وَسَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمِ
مُحَمدٌ سَیّدُ، الْکَونَینِ وَاثَقَلَیْن
وَالفَرِیقَینِ مِن عُرب وَّمِن عَجَمِ
نہ کوئی آپ جیسا ہے نہ کوئی آپ جیسا تھا
کوئی یوسف سے پوچھے مصطفیٰ کا حُسن کیسا تھا
زمین و آسمان میں کوئی بھی مثال نہ ملی
ھُوَ الحَبِیبُ الَّذِی تُرجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ حَولِ مِنَ الأھوَالِ مُقْتَحِم
یا ربِّ بِالمُصطَفیٰ بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَغْفِرلَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الکَرَمِ

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر1631 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2057 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2058 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر2455 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال میں جنگلات کے لئے سال19-2018 کے لئے مختص کردہ بجٹ اور روڈ پر لگائے جانے والے درختوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

***2455: جناب منان خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال محکمہ جنگلات کو کتنا فنڈ کس کس مد میں مالی سال19-2018 میں فراہم کیا گیا شجر کاری مہم کے لئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کس کس مقام، نہر اور روڈ پر شجر کاری مہم کے تحت درخت کون کون سی اقسام کے لگائے گئے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے درخت بہتر ہیں جو لگائے جانے چاہیں؟

(د) کیا سفیدے کا درخت بھی لگایا جارہا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ سفیدے کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ زیادہ پانی چاہتا ہے اس کے متبادل کون کون سے درخت لگانے کا ارادہ ہے کیا پھولدار اور پھلدار درخت لگانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

1. ضلع نارووال میں دورانِ سال 19-2018 میں درج ذیل فنڈ مختص کئے گئے:۔

.i	غیر ترقیاتی بجٹ، سال 19-2018	
	Regional Field Establishment(P&A)	1,15,55,272/- روپے
	Work & Conservancy	47,94,197/- روپے
.ii	ترقیاتی بجٹ، سال 19-2018	1,10,44,133/- روپے
	ٹوٹل ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ	2,73,93,602/- روپے

2. ضلع نارووال میں دورانِ سال 19-2018 میں درج ذیل فنڈ برائے شجرکاری گورنمنٹ نے مختص کئے:

برائے شجرکاری ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ	53,47,513/- روپے

(ب) درج ذیل رقبہ محکمہ جنگلات پر شجرکاری دورانِ سال 19-2018 کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ	قسم پودہ جات
1۔	دھاریوال / ٹڈوال	جامن، سفیدہ، سمبل وغیرہ
2۔	نگروٹہ	سفیدہ، کیکر وغیرہ
3۔	خانپور ویراں	امرود / سفیدہ
4۔	جھمریال	امرود / سفیدہ

(ج) شیشم، کیکر، سمبل، جامن، بکائن، نیم، ارجن، دھریک، مورنگا، سکھ چین، شریں، سفیدہ۔

(د) سفیدے کا درخت بھی لگایا جارہا ہے۔ سفیدے کے پوداجات سخت زمین اور سیم زدہ زمین میں لگانا بہت فائدہ مند ہے اس کے علاوہ سفیدہ ایک قد آور درخت ہے جو بارڈر ایریا میں ایک باڑ کا کام بھی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کیکر، سمبل، ارجن اور بکائن وغیرہ

کے پودا جات بھی لگائے جارہے ہیں۔ پھلدار درخت مثلاً امرود، جامن وغیرہ بھی رقبہ جات پر لگائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ 53 لاکھ کی شجرکاری ہوئی ہے لہٰذا مجھے اس کی تفصیل بتادی جائے کہ یہ کہاں پر ہوئی ہے؟ آگے جو نام دیئے ہوئے ہیں وہاں تو نہیں ہوئی یا کیا اس حوالے سے visit کروایا جاسکتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ

"ضلع نارووال محکمہ جنگلات کو کتنا فنڈ کس کس مد میں مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا اور شجرکاری مہم کے لئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟"

جناب سپیکر! اس حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ ترقیاتی فنڈز کی مد میں ٹوٹل ایک کروڑ 10 لاکھ 44 ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ یہ natural بات ہے کہ ترقیاتی فنڈ پلانٹیشن پر لگا ہے جبکہ غیر ترقیاتی فنڈ وہاں کی maintenance اور عملہ کی تنخواہوں وغیرہ پر لگا ہے۔

جناب سپیکر! اب 19-2018 میں ان کی گورنمنٹ کا "گرین پاکستان پروگرام" اور ہمارا جو 10 بلین کا "سونامی ٹری پروگرام" آیا ہے اس کے تحت ہم نے پلانٹیشن کی ہے جبکہ پوری تفصیل ان کے گوش گزار کر دی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے لیکن انہوں نے جز(ب) میں areas کے نام دیئے ہوئے ہیں جن کے متعلق میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ وہاں پر کوئی پلانٹیشن نہیں ہوئی، اگر ہوئی ہے تو اس کے بارے پوائنٹ آؤٹ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ 19-2018 کی بات کر رہا ہوں تو یہ 20-2019 کے متعلق بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان):جناب چیئرمین!میں معزز ممبر جناب منان خان سے request کروں گا کہ نارووال، سیالکوٹ اور یہ علاقہ اس ایریا میں آتا ہے جہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اگر یہ ضلع نارووال میں لگائے گئے پودوں کی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو 19-2018 میں لگائے گئے پودوں کی تعداد 88 ہزار 662 تھی اور میں یہ exact figure بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ انہوں نے سفیدے کے پودوں کے متعلق پوچھا ہے تو میں کہوں گا کہ یہ جو ایک misconception ہے کہ یوکلپٹس یعنی سفیدہ زمین سے زیادہ پانی لیتا ہے تو یہ بات نہیں ہے۔ پشاور میں ہمارا ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے جہاں سے یہ بات prove ہوئی ہے اور پھر اس کے بعد لاہور ہائی کورٹ میں بھی یہ case ہوا تھا تو اس میں بھی یہ بات prove ہوئی ہے کہ یہ perception ہے fact نہیں ہے اور یہ پاکستان انسٹیٹیوٹ پشاور کا بھی یہی result ہے۔ ہم جو پلانٹیشن کر رہے ہیں تو ہم نے اس وقت تک ان کے exact 88662 plantation کئے ہیں۔ اگر جناب منان خان اسے physically check کرنا چاہیں تو میں انہیں on the floor of the House دعوت دیتا ہوں کہ یہ تشریف لائیں اور نارووال میں انہیں یہ پلانٹیشن check کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر!انہوں نے دیہاتوں کے نام غلط لکھے ہوئے ہیں کیونکہ دھاریوال اور ٹڈوال گاؤں کے نام ہیں جبکہ یہاں پرنٹنگ غلط ہوئی ہے۔ وزیر موصوف یہاں پر محکمہ کو direction دے دیں کہ وہاں پر مجھے visit کروا دیں تو یہی کافی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر!محکمہ والے انہیں visit بھی کروائیں گے اور اگر منان صاحب میرے پاس practically خود تشریف لانا چاہیں تو ہم اکٹھے visit کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2425 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2454 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کا بجٹ اور شجر کاری کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2454: **جناب منان خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات کا مالی سال 19-2018 کا کل بجٹ مد وار کتنا تھا اور اس میں شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اب تک کتنی رقم شجر کاری پر خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) ضلع وار شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اس کے مختص کرنے کا کیا طریق کار یا معیار اپنایا گیا؟

(د) صوبہ بھر میں کون کون سی اقسام کے درخت لگائے جا رہے ہیں؟

(ہ) کیا صوبہ میں سفیدے کے درخت بھی لگائے جا رہے ہیں اگر ہاں تو سفیدے کا درخت زیادہ پانی لیتا ہے اس بابت وضاحت فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات کو مالی سال 19-2018 میں ملنے والے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:
اس بجٹ میں تنخواہیں اور دیگر اخراجات بھی شامل ہیں اور شجر کاری پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

کُل بجٹ: 3۔ارب 37 کروڑ 84 لاکھ 86 ہزار 134 روپے ہے۔

اس میں سے شجر کاری پر مبلغ 76 کروڑ 85 لاکھ 32 ہزار 631 روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے اور کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں ضلع وار شجرکاری کی تفصیل اور خرچ کی گئی رقم درج ذیل ہے:

نام ضلع/فاریسٹ ڈویژن	شجرکاری کے لئے مختص کی گئی رقم
لاہور	3کروڑ76لاکھ 34ہزار250روپے
قصور	8کروڑ94لاکھ90ہزار120روپے
شیخوپورہ / ننکانہ	2کروڑ8لاکھ6ہزار162روپے
اوکاڑہ	ایک کروڑ40لاکھ65ہزار360روپے
گوجرانوالہ /حافظ آباد	25لاکھ71ہزار841روپے
گجرات / منڈی بہاؤالدین	2کروڑ38لاکھ 73ہزار469روپے
سیالکوٹ / نارووال	ایک کروڑ17لاکھ39ہزار213روپے
فیصل آباد /ٹوبہ ٹیک سنگھ	8کروڑ 75لاکھ 91 ہزارروپے
جھنگ	2کروڑ 26لاکھ 24ہزارروپے
چنیوٹ	9لاکھ 45 ہزارروپے
سرگودھا	31لاکھ62ہزار300روپے
خوشاب	3کروڑ79لاکھ30ہزارروپے
میانوالی	2کروڑ80لاکھ 83ہزار700روپے
بھکر	ایک کروڑ49لاکھ 31ہزارروپے
چکوال	2کروڑ85لاکھ 4ہزارروپے
اٹک	ایک کروڑ74 لاکھ 91ہزارروپے
جہلم	ایک کروڑ18لاکھ 84ہزارروپے
راولپنڈی ساؤتھ	69لاکھ 16ہزارروپے
راولپنڈی نارتھ	ایک کروڑ73لاکھ37ہزارروپے
مری	80لاکھ 8ہزازروپے
ملتان	50لاکھ48ہزار800روپے
خانیوال	3کروڑ80لاکھ62ہزار800روپے
لودھراں	21لاکھ80ہزارروپے
ساہیوال	ایک کروڑ85لاکھ81ہزار765روپے
پاکپتن	-
وہاڑی	-
بہاولپور	2کروڑ23لاکھ62ہزار812روپے
لال سوہانرا نیشنل پارک	2کروڑ96لاکھ75ہزار706روپے
رحیم یارخان	4کروڑ17لاکھ57ہزار321روپے

بہاولنگر	ایک کروڑ91لاکھ4ہزار370روپے
ڈیرہ غازیخان سرکل	2کروڑ90لاکھ 97ہزار روپے
راجن پور	ایک کروڑ12لاکھ57ہزار100روپے
مظفر گڑھ	ایک کروڑ20لاکھ88ہزار57روپے
لیہ	3کروڑ32لاکھ4ہزار991روپے
ٹوٹل	76کروڑ 85 لاکھ 32 ہزار 631روپے

ہر ضلع اپنے رقبہ اور اپنی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے شجر کاری کے لئے گورنمنٹ سے بجٹ ڈیمانڈ کرتا ہے جو کہ گورنمنٹ بجٹ کی availablity کے مطابق الاٹ کرتی ہے۔ یہ بجٹ سال کے پہلے کوارٹر میں پورے سال کا بجٹ الاٹ ہونا چاہئے کیونکہ فاریسٹری ورکس season orianted ہوتے ہیں جبکہ زیادہ تر بجٹ سال کے آخر میں فراہم کیا جاتا ہے۔ اس وقت شجر کاری کا موزوں وقت باقی نہیں رہتا۔

(د) صوبہ بھر میں کروائی گئی شجر کاری میں شیشم، کیکر، توت، املتاس، بیڑی، سکھ چین، کونوکارپس، بوتل برش، سفیدہ، نیم، جامن وغیرہ کی اقسام لگائی جارہی ہیں۔

(ہ) محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں رقبہ کی موزونیت کی بنیاد پر سفیدے کے پودے لگائے جاتے ہیں سفیدہ کا درخت اپنی ضرورت کے مطابق زمین سے پانی جذب کرتا ہے یہ زیادہ تر سیم زدہ رقبہ کے لئے موزوں ہے۔ اچھے رقبہ پر اس کی شجر کاری ممنوع ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ضلع نارووال میں کوئی علاقہ سیم زدہ ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! موصوف اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کیا ضلع نارووال کے اندر کوئی سیم زدہ زمین ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جناب منان خان کس جز کی بات کر رہے ہیں؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! جز (ج) میں ضلع وار شجر کاری اور مختص فنڈز کی تفصیل دی ہوئی ہے تو اس کے فنڈز مختص کرنے کا کیا طریق کار ہے؟ یہ الگ سے میرا ضمنی سوال ہے جبکہ پہلے میں نے ضلع نارووال میں سیم زدہ زمین سے متعلق پوچھا ہے کہ اگر ہے تو کہاں پر ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! زمین کی قسم کو determine کرنا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے اور بورڈ آف ریونیو کا کام ہے کہ یہ زمین saline water والی ہے یا waterlogging سے متاثر ہے تو فاریسٹ والوں کا یہ کام نہیں ہے بلکہ فاریسٹ والوں سے یہ پوچھیں کہ پودے کہاں لگا رہے ہیں۔ اگر ہم غلط کہتے ہیں تو آپ آ کر visit کر لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں اس لئے زحمت دے رہا ہوں کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سفیدے کا درخت سیم زدہ علاقے میں لگایا جاتا ہے۔ میرے حلقے میں اکثر سڑکوں پر سفیدہ لگا ہوا ہے تو اگر تھوڑی سی ہوا چلتی ہے تو سفیدے کے درخت گر جاتے ہیں اور سڑک بلاک ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اس درخت سے سڑک کو بھی نقصان پہنچتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف اس حوالے سے تھوڑی سی روشنی ڈال دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جناب منان خان کی بڑی positive بات ہے اور میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سفیدے کے quick results آتے ہیں اور ہمارے زمیندار اور کاشتکار بھائی سفیدے کو اس لئے زیادہ prefer کرتے ہیں کہ یہ جلد ہی چار پانچ سالوں کے اندر جوان ہو جاتا ہے اور فروخت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جس سے انہیں آمدن حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح "آندے نیں کہ جی او بُھبھڑوی آندا اے" تو وہ دوبارہ بھی اُگ جاتا ہے باقی جہاں تک سیم زدہ زمین کا تعلق ہے تو سفیدہ سیم زدہ زمین پر لگانے کی preference ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ سیم زدہ زمین کے علاوہ یہ کہیں اور لگتا ہی نہیں ہے۔ انہوں نے نارووال میں سیم زدہ

زمین کے متعلق دریافت کیا ہے تو میں محکمہ اریگیشن یا بورڈ آف ریونیو سے رپورٹ لے کر انہیں بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل یہ سوال اس سے relevant نہیں ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں جواب کی تفصیل وزیر موصوف پڑھ دیں تاکہ ہاؤس میں معزز ممبران کو پتا چل جائے کہ حقیقت کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں کہ کیا صوبے میں سفیدے کے درخت بھی لگائے جا رہے ہیں، اگر ہاں تو سفیدے کا درخت پانی زیادہ لیتا ہے تو اس بات کی وضاحت کریں؟ محکمہ جنگلات کا یہ concept ہے کہ سفیدے کے درخت لگائے جا رہے ہیں۔ جہاں تک ان کی یہ perception ہے کہ یہ درخت پانی زیادہ لیتا ہے تو آپ سفیدے کی original زمین دیکھیں تو یہ آیا ہی آسٹریلیا سے ہے جہاں کا گرمیوں میں ٹمپریچر ہمارے جیسا ہی ہوتا ہے تو یہ perception تھوڑا سا may be پانی کا 19 / 20 کا فرق ہو ورنہ لاہور ہائی کورٹ میں بھی یہ کیس چلا اور ہمارے پشاور ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے بھی clear کیا ہوا ہے تو یہ صرف perception ہے اور یہ غلط ہے کہ یہ درخت زیادہ پانی استعمال کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر کو وہم ہے، اگر یہ سوال کرتے ناں کہ پچھلے پانچ سالوں میں سفیدے کے درخت کتنے لگے ہیں اور اب کتنا لگ رہا ہے تو اس میں آپ کو واضح decline نظر آئے گا کہ ہماری حکومت سفیدے کو تھوڑا سا discourage کر کے ساتھ fruit plants اور دیگر درخت بھی لگا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی منان خان کا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ دوسری طرف چلے گئے تھے اور میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! نہیں۔ آپ اگلے سوال پر آ جائیں کیونکہ اس پر آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور سپیکر صاحب کی رولنگ ہے کہ تین سے زیادہ ضمنی سوال نہیں کئے جا سکتے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اگر یہ نہیں پڑھ سکتے تو میں خود ہی پڑھ دیتا ہوں کہ ہر ضلع اپنے رقبے پر اپنی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے شجر کاری کے لئے حکومت سے بجٹ ڈیمانڈ کرتا ہے جو کہ حکومت بجٹ کی availability کے مطابق الاٹ کرتی ہے۔ سال کے پہلے کوارٹر میں پورے سال کا بجٹ الاٹ ہوتا ہے کیونکہ forestry works season oriented ہوتے ہیں جبکہ زیادہ تر بجٹ سال کے آخر میں فراہم کیا جاتا ہے تو اس وقت شجر کاری کا موزوں وقت باقی نہیں بچتا۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب منان خان جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب وقت ہی نہیں بچتا اور پیسے انہیں بعد میں ملتے ہیں تو یہ کیسے شجر کاری کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جناب منان خان specifically کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں میں انہیں وہ بتانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! محکمہ نے جواب میں کہا ہے کہ پیسے سال کے آخر میں ملتے ہیں اور اس وقت شجر کاری کا وقت جا چکا ہوتا ہے تو آپ شجر کاری کیسے کر سکتے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ یہ بجٹ quarterly ہوتا ہے اور یہ تھوڑی سی misunderstanding ہے کیونکہ ہمیں پیسے first quarter میں ملتے ہیں second quarter, third quarter اور fourth quarter میں ملتے ہیں تو ابھی صرف fourth quarter والے پیسے آنے ہیں بلکہ ہمیں تو اس دفعہ یہ دس بلین جو سونامی tree programme ہے، اس میں حکومت پنجاب جو پیسا funding کرتی ہے وہ کر رہی ہے but وفاقی حکومت بھی کر رہی ہے اور انشاء اللہ آنے والے دو سے تین سالوں میں دیکھیں گے کہ پنجاب میں بہت بڑی greenery کے point of view سے تبدیلی آئے گی۔ اگر ہمارے دوستوں کو وہم ہے تو کسی دن آپ پلانٹیشن پر اور گرین پاکستان یا گرین پنجاب پر debate کا time رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر2669 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: محکمہ جنگلات کو
سال19-2018 میں فراہم کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***2669: جناب منان خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال محکمہ جنگلات کو مالی سال19-2018 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی؟

(ج) شجرکاری کس کس علاقہ جات روڈز، انہار پر کی گئی؟

(د) کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں شجرکاری کی گئی؟

(ہ) کون کون سے درخت / پودے لگائے گئے؟

(و) کیا پھلدار پودے بھی لگائے گئے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ سفیدہ کے درخت زیادہ پانی زمین سے حاصل کرتے ہیں ان کی شجرکاری پھر بھی کی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ح) کیا حکومت آئندہ سے پھلدار درخت زیادہ سے زیادہ لگانے کو ترجیح دے گی؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع نارووال دورانِ سال 19-2018 میں نئے رقبہ تعدادی 122 ایکڑ کی شجرکاری، 306 ایکڑ اور80AV.Km کی دیکھ بھال4لاکھ10ہزار پودہ جات کی تیاری اور ایک لاکھ29ہزار پودہ جات کی دیکھ بھال، 10ایکڑ رقبہ پر نئیBed Nursery اور10ایکڑ پرائیویٹ رقبہ پرsocial forestry projectکے تحت مبلغ14.38 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع نارووال میں دورانِ سال 19-2018 میں 14.38 ملین روپے رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی۔

(ج) درج ذیل رقبہ محکمہ جنگلات / پرائیویٹ رقبہ پر شجرکاری دورانِ سال 19-2018 کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ	رقبہ تعدادی
1	دھاریوال / ٹڈوال	25ایکڑ
2	نگروٹہ	45ایکڑ
3	خانپور ویراں	32ایکڑ
4	جھمریال	20ایکڑ
5	پرائیویٹ رقبہ	10ایکڑ
ٹوٹل	(محکمہ جنگلات122ایکڑ، پرائیویٹ10ایکڑ	

(د)

1۔ آفتاب الرؤف احمد، SDFO
2۔ سید اعتزاز حسین شاہ، RFO
3۔ عاطف پریم، RFO
4۔ شہباز احمد، بلاک افیسر
5۔ محمد نواز شاکر، بلاک افیسر
6۔ محمد انور، بلاک افیسر
7۔ غلام مرتضٰی، فاریسٹ گارڈ
8۔ عبدالمنعم، فاریسٹ گارڈ
9۔ محمد عارف، فاریسٹ گارڈ

(ہ) شیشم، کیکر، سمبل، جامن، امرود، سفیدہ وغیرہ کے پودہ جات لگائے گئے ہیں۔

(و) پھلدار پودہ جات جامن، امرود وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں۔

(ز) سفیدہ کے درخت کے بارے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ دیگر درختوں کے مقابلہ میں زیادہ پانی استعمال کرتا ہے، سفیدہ کا درخت ہر قسم کی زمین کے لئے موزوں ہے ایسے تمام رقبہ جات جہاں پانی کی فراوانی ہو یا پانی کی کمی ہو، ہر دو صورتوں میں سفیدہ کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ تاہم محکمہ جنگلات اچھی زرعی زمینوں پر سفیدہ کی کاشت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

(ح) جی ہاں! آئندہ پھلدار پودہ جات ترجیحی بنیادوں پر لگائے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں میرا ضمنی سوال ہے کہ کون کون سے درخت اور پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال ہے کہ کیا حکومت آئندہ سے پھلدار درخت لگانے کو ترجیح دے گی؟

جناب سپیکر! ہم نے کہا کہ ہم ترجیح دے رہے ہیں جس میں پھلدار پودے لگانے کے لئے محکمہ نے ایک پراجیکٹ کا آغاز کر دیا ہے اس کا نام Wild Fruit Tree Species. اس کے تحت ہمارا پانچ لاکھ پودے لگانے کا پلان ہے۔

جناب سپیکر! ہم خاص طور پر typical plantation کو تبدیل کر رہے ہیں اور ہم اس میں فروٹ کی species بھی لا رہے ہیں۔ اس میں جامن، بکائن، کیکر، آم اور امرود اس قسم کے درخت لگانے کا پلان ہے۔ اس میں ان کا ضلع بھی شامل ہے اور ہم ان کو دعوت بھی دیں گے۔

جناب سپیکر! میں categorically کہہ رہا ہوں کہ محکمہ جنگلات کو وزیراعظم جناب عمران خان اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان کے آنے کے بعد فنڈز کا کوئی issue نہیں ہے اور انشاءاللہ ہمارا کام شروع ہے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا کہ وہ مجھے دعوت دیں گے تو میں ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ یہ unelected لوگوں کو دعوت دیتے ہیں ہمیں دعوت نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: وہ آپ کو بھی دعوت دے رہے ہیں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ مجھے جناب منان خان کی بات سن کر یاد آگیا کہ پچھلے پانچ سالوں میں ہم تمام لوگ اُدھر والی نشستوں پر ہوتے تھے اور وہ لوگ اِدھر ہوتے تھے۔ اُس وقت ہمیں on the floor of the House کہا گیا تھا

کہ ہم ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیوں کی میٹنگز میں ان حضرات کو شامل کریں گے لیکن وہ وعدہ صرف وعدہ ہی رہا۔Unelected کی بات نہیں ہے ہم جناب منان خان کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔ ہمارا جو بارڈر ایریا ہے وہاں پر لوگ شکار پر جاتے ہیں جو لوگ غیر قانونی شکار کرتے ہیں ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی جاتی ہیں کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ جرمانے کی مد میں کتنا پیسا اکٹھا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب منان خان! آپ کے اس سوال میں تو اس کا ذکر نہیں ہے یہ تو آپ کا fresh question بنتا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2711 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2714 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2850 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2892 محترمہ طحیا نون کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2895 محترمہ طحیا نون کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے ساتھی جو سپیکر صاحب کے پاس تشریف لے گئے تھے ایڈوائزری کمیٹی میں ایک فیصلہ ہوا تھا شاید یہ بھول گئے ہیں یا کسی طرح سے اسے نظر انداز کر گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جن ممبران کے سوالات آئے ہیں اور وہ ممبران آج کے batch میں نہیں ہیں تو اُن کے سوالات کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! یہ طے ہوا تھا کہ جن کے سوالات ہوں گے ان کو آنے کی اجازت ہو گی۔ آپ کی طرف سے چیف وہپ صاحب کی ڈیوٹی تھی کہ وہ ان کو invite کریں۔ اگلا سوال نمبر 2982 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3023 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3259 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3263 حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3319 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چڑیا گھر کے بڑے جانوروں کو سفاری زو رائیونڈ روڈ منتقل کرنے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

***3319: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ روڈ لاہور پر safari zoo بنا ہوا ہے؟

(ب) اس سفاری زو کی کل زمین کتنی ہے یہ کب اور کتنی مالیت سے بنایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مال روڈ لاہور پر قائم چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی صحت پرورش اور ماحول کی تبدیلی کی وجہ سے بُرے اثرات پڑ رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت چڑیا گھر مال روڈ لاہور سے بڑے جانوروں کو safari zoo رائیونڈ روڈ لاہور پر شفٹ کرنے اور چڑیا گھر کو اس کے نام کی مناسبت سے صرف خوبصورت اور مختلف اقسام کے پرندوں کے لئے مختص کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی، ہاں! بالکل درست ہے کہ رائیونڈ روڈ پر safari zoo موجود ہے۔

(ب) safari zoo 250 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ یہ پہلے محکمہ جنگلات کی ملکیت تھا بعد ازاں یہ پارک 1996 میں محکمہ جنگلی حیات کو ٹرانسفر کیا گیا تھا اور اس پر اب تک 725.090 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی رہائشگاہیں اس طرح ڈیزائن کی گئی ہیں کہ وہ موسمیاتی تبدیلی اور شائقین کے رش کی صورت میں اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔

(د) نہیں اس طرح کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ مال روڈ پر قائم چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی صحت پرورش اور ماحول کی تبدیلی کی وجہ سے برے اثرات پڑ رہے ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ درست نہ ہے۔ چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی رہائشگاہیں اس طرح ڈیزائن کی گئی ہیں کہ وہاں ماحول کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو association of zoo and aquarium کے جو law بنائے گئے ہیں ان کو ذرا دیکھیں تو اس میں ایک ہاتھی کے لئے 1800 مربع فٹ جگہ رکھی گئی ہے۔ اسی طرح زرافہ اور زیبرا کے لئے بھی جو جگہیں ہیں وہ 900 مربع فٹ اور 600 مربع فٹ ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ 60 سال پہلے بنایا گیا تھا اُس وقت سے لے کر آج تک ماحول کا اثر تبدیل ہو گیا ہے وہ اثر انسانوں سے لے کر ہماری فصلوں اور پودوں پر بھی پڑا ہے تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کا اثر جانوروں پر نہیں ہو رہا ہو گا؟ اس لئے میں یہ چاہ رہی تھی کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو safari zoo رائیونڈ روڈ پر بنا ہے ہمیں بڑے جانوروں کو چڑیا گھر سے وہاں ٹرانسفر کر دینا چاہئے اور یہاں چڑیا گھر میں صرف پرندوں کو رکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کی تجویز ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جو ہمارا environment کا اثر اس zoo میں جانوروں پر ہو رہا ہے---

جناب چیئرمین: محترمہ! ٹھیک ہے آپ کی یہ تجویز منسٹر صاحب نے نوٹ کر لی ہے انشاءاللہ وہ اس کو دیکھیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! پھر میں قرارداد پیش کر دوں تاکہ آپ سب کی اس میں رائے شامل ہو جائے؟ جو انہوں نے جز(ج) کا جواب دیا ہے اس پر مجھے اعتراض ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی تجویز آگئی ہے اگر آپ کا کوئی سوال ہے تو وہ کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں جز(ج) کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ جز(ج) سے مطمئن نہیں ہیں۔ پلیز! have your seat۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس میں میری یہ گزارش ہے کہ اس حد تک تو میرا بالکل اتفاق ہے کہ چڑیا گھر بہت پرانا recreational park ہے اور اب اس کے ارد گرد آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ محترمہ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں یہ بالکل قرارداد بھی لے آئیں لیکن چڑیا گھر کا alternative رائیونڈ روڈ پر safari zoo اور جلو پارک میں safari zoo ہے۔ ہم جن جگہوں پر دیکھتے ہیں کہ رش زیادہ ہو رہا ہے تو وہاں سے species چاہے وہ پرندے ہوں یا جانور ہوں ان کو نکال کر safari zoo میں شفٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری پوری environment پر توجہ ہے۔ آپ چڑیا گھر کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں وہ بڑا neat and clean ہے۔ It is a self-sustainable project۔ وہ اپنا خرچہ خود اٹھاتا ہے۔ یہ چڑیا گھر لاہور شہر کے اندر ہے وہاں لوگ زیادہ آتے ہیں وہ اپنا خرچہ خود ہی نکالتا

ہے اس لئے یہ ایک profitable project ہے لیکن اس کے ساتھ رائیونڈ safari zoo اور جلوپارک safari zoo بھی بن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ آخری سوال کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں آخری سوال کرتی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ گیارہ مربع فٹ زمین پر بنایا گیا safari zoo بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔ وہاں پر جا کر دیکھیں کہ وہاں پر کتنے جانور ہیں اور کس طریقے سے وہ چل رہا ہے؟ اس زمین کا فائدہ کیا ہے اور ہمیں اس پر لگائی گئی انوسٹمنٹ کا کیا فائدہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ he will look in to it. اگلا سوال نمبر 3331 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3398 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چڑیا گھر میں جانوروں کی تعداد اور ان کی خوراک و ادویات سے متعلقہ تفصیلات

***3398: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی کل تعداد کتنی ہے اس کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ چڑیا گھر میں موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں کیا ان کی ویکسینیشن بروقت کی جاتی ہے؟

(ج) چڑیا گھر لاہور میں تمام جانوروں کی خوراک / ادویات کا ریکارڈ چیک کرنے کا کیا طریق کار ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) سیر و تفریح پر آئے لوگوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں بھی آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور چڑیا گھر میں109اقسام کے 1236پرندے اور جانور موجود ہیں ان میں 39اقسام کے ممالیہ جانور، 12اقسام کے رینگنے والے جانور اور 58اقسام کے پرندے ہیں۔

(ب) جانوروں کو سردی سے بچاؤ کے لئے پرالی کیbedding دی جاتی ہے، پنجروں کو پلاسٹک شیٹ سے ڈھانپا جاتا ہے، راشن سکیل بڑھا دیا جاتا ہے، خوراک میں خشک میوہ جات، انڈے، گڑ شامل کئے جاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں پنجروں میں پنکھے، کولر مسٹ فین لگا دیئے جاتے ہیں، برف کے بلاک رکھے جاتے ہیں، جانوروں کی خوراک میں رس دار پھل شامل کئے جاتے ہیں، پنجروں میں، پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے، پرندوں کو گرمی کے اثرات سے بچانے کے لئے پانی میں گلوکوز اورamino acid ملا کر دیئے جاتے ہیں۔ موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے ویکسینیشن کی جاتی ہے۔ ویکسینیشن ہر تین ماہ کے بعد کی جاتی ہے۔ جانوروں کی باقاعدگی سےdeworming کی جاتی ہے، خون اور فضلہ کے نمونے لے کر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جانوروں کے مدافعتی نظام کو بہتر بنانے کے لئے supplementation دی جاتی ہے۔

(ج) خوراک کے حصول کے لئے متعلقہ ٹھیکیدار کو روزانہ کی بنیاد پر انڈنٹ دیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار جب راشن لے کر آتا ہے تو راشن کمیٹی چیک کرنے کے بعد وصول کرتی ہے اور ہیڈ کیپر کی سربراہی میں جانوروں تک خوراک کی ترسیل ممکن بنائی جاتی ہے۔ وصول کئے جانے والے راشن کا اندراج راشن رجسٹر میں کیا جاتا ہے۔ ادویات مارکیٹ سے خریدنے کے بعد سٹاک میں رکھی جاتی ہیں اور ان کا اندراج سٹاک رجسٹر میں کیا جاتا ہے اور ضرورت کے مطابق ویٹرنری سٹاف کو جاری کی جاتی ہیں۔

(د) چڑیا گھر میں گیٹ سے حاصل ہونے والی آمدن چڑیا گھر اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاتی ہے۔ جانوروں کی خوراک / ادویات اور ملازمین کی تنخواہیں و دیگر اخراجات اسی اکاؤنٹ سے ادا کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر صاحب سے جز (ب) کے بارے میں ضمنی سوال ہے انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ یہاں پر جانوروں کی زبردست دیکھ بھال کی جاتی ہے جس کے اندر ان کی deworming بھی شامل ہے۔ اتنی زبردست دیکھ بھال کے بعد کیا معزز منسٹر صاحب بتائیں گے کہ وہاں اتنی قیمتی جانوروں اور پرندوں کی ہلاکتوں کی بڑی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ بتاؤں گا کہ انہوں نے جز (ب) کے بارے میں specifically پوچھا ہے کہ اس چڑیا گھر میں موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں تو ہم نے سیزن کے حساب سے ان کی plastic sheet beddings کی ہیں، جب سردیوں کا سیزن آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا کہ سردیوں سے common sense کی بات ہے۔ بچاؤ کا کام ہوتا ہے جب گرمیوں کا سیزن سے آتا ہے تو گرمیوں سے بچاؤ کے لئے جو بھی medication ہے میں نے وہ ساری details یہاں دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے اس میں ایک بات کی ہے کہ اتنے قیمتی جانور کیوں چڑیا گھر میں مر چکے ہیں تو میں ان کو یہ بھی details دے دیتا ہوں کہ یہ بھی encouraging result ہے اور کوئی بہت زیادہ discouraging result نہیں ہے کہ جتنے جانور اپنی natural age کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں یا تو وہ یہ پوائنٹ آؤٹ کریں کہ unnatural circumstances میں کوئی جانور ہلاک ہوا ہے تو that is the specific thing but it the question is general sir. تو جن کی age پوری ہو جاتی ہے تو انہوں نے مرنا ہی ہے۔ اس میں کوئی ایسی

پریشانی والے facts and figures نہیں ہیں بلکہ یہ ایک قابل تسلی بات ہے۔ اگر یہ پوچھنا چاہیں تو میں ان کو بتادوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال آپ کا؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بقول پی ٹی آئی کے اس ملک کے اندر بارہ موسم ہیں انہوں نے صرف گرمی اور سردی کا بتایا ہے جو باقی دس موسم بچتے ہیں ان کے بارے میں بھی اگر بتادیں تو زیادہ بہتر ہو گا؟ (قہقہے)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وہ جو پچھلے دنوں جانوروں کی ہلاکتیں ہوئیں، میں یہ دوسرا ضمنی سوال کر رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال پوچھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جو پچھلے دنوں جانوروں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں وہ unnatural تھیں میں نے تو ان کے بارے میں سوال کیا کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے خود پہلے سوال کے اندر اس کا جواب دے رکھا ہے اور وہ میں نے پڑھا ہے کہ وہاں پر کیسے ہلاکتیں ہوئیں۔ مہربانی فرما کر دنوں کا بتا دیں اور دس موسموں کا بتادیں کہ باقی دس موسموں میں یہ کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا وہ جو unnatural deaths ہوئی ہیں اس کا ذمہ دار کون تھا کیونکہ اُن میں بڑے قیمتی جانور تھے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میڈم بارہ موسموں کا نام بتادیں تو میں ان بارہ کے مطابق ہی جواب دے دیتا ہوں پہلی بات۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ انہوں نے جو جز (ب) میں پوچھا ہے تو میں نے بڑا categorically اور specifically اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب یہ اگر ہلاکتوں کا پوچھنا چاہتی ہیں تو یہ سوال لے آئیں۔

جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں کہ تقریباً 30 یا 31 جانور جو بہت عرصے سے بیمار تھے، میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ جو اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکے تھے وہ بے چارے ہلاک ہوئے ہیں۔ اگر یہ specifically پوچھیں تو میں specifically بتا دیتا ہوں اور مجھے اس میں کیا اعتراض ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال ہے آپ اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کو زیادہ تنگ نہیں کرتی کیونکہ وہ already بے چارے نیب کے ہاتھوں بڑے تنگ ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہی سوال کر رہی تھی کہ میں نے تو بارہ موسم نہیں کہے، میں نے تو گرمی اور سردی کا پوچھا تھا لیکن پی ٹی آئی کے جو خود ماشاءاللہ چیئرمین ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں ناں، آپ سوال تو پوچھنے دیں۔ میں نے تو انہی کا quote کیا ہے کہ جناب یہاں پر بارہ موسم ہوتے ہیں۔ میں تو پوچھ رہی ہوں کہ آپ باقی دس موسموں کا بھی بتا دیں؟

جناب سپیکر! میں نے اپنے پاس سے تو سوال کیا نہیں ہے میں تو اس وقت کے جو وزیراعظم ہیں میں تو اُنہی کی بات کو quote کر رہی ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔.Please come to the question

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! دیکھیں میری بات سنیں یہ جو سوال ہے اب یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے تو اس کا جواب بتا دیں کہ وہاں پر جو قیمتی جانوروں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں آخر وہ کیسے ہوئیں اور اس کا ذمہ دار کون تھا؟ ابھی تک وہاں پر اس کا متبادل بھی نہیں لایا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے آپ کو بتا تو دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! نہیں، وہ کہتے ہیں کہ تفصیل پوچھیں گے تو میں بتا دوں گا۔ یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے آپ مہربانی کرکے بتائیں؟

جناب چیئرمین: چلیں! وہ آپ کو بتا رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: kindly دس موسموں کا بھی پتا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ وہ بتا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ انہیں detail بتا دیں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جو میڈم بار بار نیب کے بارے میں insist کر رہی ہیں تو میں اس کا جواب ضرور دینا چاہوں گا کہ نیب سے گزر کر الحمدللہ clarity کے بعد یہاں آئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی میں request کروں گا کہ انشاءاللہ ہم پاکستان میں ہی ہیں اور پاکستان میں ہی جینا مرنا ہے۔ اس کے بعد on moral grounds یہ بات میں کہنا چاہوں گا کہ میں پورے ہاؤس کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے کسی نے resign نہیں مانگا تھا۔ میں نے اپنے آپ خود خوشی سے resign کیا تھا (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں میڈم کے جواب میں اگلی بات بھی کرنا چاہوں گا کہ جب clarity کے بعد باہر آئے تو یہ بھی میں پورے ہاؤس کے سامنے کہہ رہا ہوں اور میڈیا کے دوست سن رہے ہیں کہ میں نے promise to God منسٹری کے لئے سفارش بھی کسی کو نہیں کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک آخری بات یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کو تھوڑے سے اپنے morals تبدیل کرنے چاہئیں جو بھی نیب میں جاتا ہے، نیب ایک ادارہ ہے اور یہ کہیں نہیں لکھا ، دیکھیں سیشن کورٹ بھی ایک عدالت ہے۔۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال گندم جواب چنا۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ ریمارکس دیتی ہیں تو پھر جواب بھی سن لیں ناں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! سیشن کورٹ کا ایک decision آتا ہے یہ ضروری تو نہیں ہے کہ ہائی کورٹ اس سے اتفاق کرے، جب ہائی کورٹ کا decision آتا ہے یہ ضروری تو نہیں کہ سپریم کورٹ اس کے ساتھ اتفاق کرے۔ نیب بھی ایک ادارہ ہے اور میں on the floor of the House یہ سمجھتا ہوں کہ جس جس پر نیب کا کوئی کیس بھی ہے ان کو resign کرنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ ہماری بہن ہیں چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک irrelevant معاملہ تھا یہاں نیب کے حوالے سے نہیں بلکہ ان کا relevant سوال یہ بنتا تھا کہ آج جو کارروائی جارہی ہے اس سے متعلق سوال کرتیں لیکن جس طرح منسٹر صاحب نے وضاحت فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا انہیں اس بات پر بھی غور کر لینا چاہئے کہ محترم منسٹر صاحب نیب سے ضمانت کے بعد اس ہاؤس میں تشریف لائے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری ہمت کا اندازہ کیجئے گا کہ آپ کے قائد حزب اختلاف ضمانت پر بھی نہیں ہیں اور ہم ان کو بھی برداشت کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 3411 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ شازیہ عابد کا سوال ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3442 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: محکمہ جنگلات کے ملازمین
کی تعداد اور شجرکاری مہم کے تحت لگائے گئے پودوں سے متعلقہ تفصیلات

*3442: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کا کتنا سٹاف کام کر رہا ہے ان کے عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں اب تک شجرکاری مہم کے تحت کتنے پودے کس کس قسم کے کہاں کہاں پر لگائے گئے؟

(ج) اس ضلع میں پودوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف کہاں کہاں پر کام کر رہا ہے؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کے سٹاف کی عہدے کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام عہدہ	سکیل	تعداد	خالی پوسٹ
1۔	مہتمم جنگلات راجن پور	18	01	10
2۔	نائب مہتمم جنگلات راجن پور	17	01	0
3۔	رینج فاریسٹ آفیسرز	16	02	1
4۔	اسسٹنٹ	16	01	0
5۔	سینئر کلرک	14	01	0
6۔	جونیئر کلرک	11	07	0
7۔	فاریسٹر	11	18	10
8۔	چوکیدار	01	05	02
9۔	فاریسٹ گارڈ	09	69	16
10۔	ٹریکٹر ڈرائیور	05	06	04
11۔	جیپ ڈرائیور	05	01	0
12۔	بلڈوزر ڈرائیور	05	01	01
13۔	ٹیوب ویل آپریٹر	02	12	06
14۔	مکینک	05	01	0
15۔	نائب قاصد	01	06	0

(ب) ضلع راجن پور میں مختلف محکمہ جات نے مون سون شجرکاری مہم 2019 میں تعدادی 258419 مختلف اقسام کے پودے اپنے دفاتر، پلے گراؤنڈ، سکول، کالجز اور ہسپتال وغیرہ میں لگائے ہیں پودوں کی دیکھ بھال کے لئے ہر محکمہ نے اپنے اہلکار تعینات کر رکھے ہیں اور پلانٹیشن کی دیکھ بھال کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ جات کے سپرد ہے جبکہ محکمہ جنگلات راجن پور نے سرکاری اراضی پر رکھ کوٹلہ حسن جامڑہ میں 50 ایکڑ رقبہ پر رکھ مٹھن کوٹ میں 209 ایکڑ رقبہ پر، رکھ بیٹ سوئنترہ میں 50 ایکڑ رقبہ پر، رکھ ڈائمہ

میں 75 ایکڑ رقبہ، رکھ لنڈہ ابراہیم میں 13 ایکڑ اور رکھ نور پور غربی میں 30 ایکڑ رقبہ پر شیشم ، کیکر، بیری ،ارجن، پلکن ، سکھ چین، نیم، بکائن وغیرہ کے تقریباً 226512 پودے شجر کاری کئے ہیں۔

(ج) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کے تعدادی آٹھ فاریسٹر اور 53 فاریسٹ گارڈ پلانٹیشن کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ہیں۔ یہ عملہ فیلڈ کمپیکٹ پلانٹیشن، روڈ سائیڈ پلانٹیشن اور کینال سائیڈ پلانٹیشن پر اپنی سرکاری ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے۔ پلانٹیشن کی دیکھ بھال کے لئے فاریسٹر بی ایس۔11 کی تعداد دس پوسٹیں خالی ہیں اور فاریسٹ گارڈ بی ایس۔9 کی 16 پوسٹ خالی ہیں جس کے لئے دونوں پوسٹ ہائے پر تعیناتی مطلوب ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ ضلع راجن پور محکمہ جنگلات کا کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور ان کے عہدوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟ یہ عہدوں کی تفصیلات تو ہیں مگر اس میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں بہت ساری vacancies خالی ہیں، مہتمم جنگلات راجن پور کی دس اور رینج فاریسٹ افیسر کی ایک پوسٹ خالی ہے، اس کے علاوہ فاریسٹرز کی دس پوسٹیں خالی ہیں، فاریسٹ گارڈ کی 16 خالی ہیں، ٹریکٹر ڈرائیورز کی چار پوسٹیں خالی ہیں، ٹیوب آپریٹرز کی چھ پوسٹیں اور بلڈوزر ڈرائیورز کی ایک پوسٹ خالی ہے۔ یہ جو اتنی بڑی تعداد میں پوسٹیں خالی ہیں تو کیا معزز منسٹر بیان فرمائیں گے کہ کیا ان پر کوئی vacancies announce کی گئی ہیں، کوئی اشتہار یا کوئی ان پوسٹوں کو fill کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب آپ کو جواب دیتے ہیں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس پر میں کہوں گا کہ جتنی بھی خالی اسامیاں ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے تھوڑے بہت فیڈرل اور پراونشل گورنمنٹ کے finances upsets ہوئے ہیں۔ انشاءاللہ جس وقت یہ Cabinet approve کرے گی اور transparent طریقے سے اخبار میں اشتہار آئے گا لیکن میں اس کی limit نہیں دے سکتا کیونکہ

یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جب وہ پابندی اُٹھائیں گے بس ایک میں assurance کروں گا کہ forestry پر چاہے پانچ بندے ہوں، چاہے 500 ہوں، چاہے vacancies ہوں، چاہے vacancies نہ ہوں ہماری plantation جاری رہے گی اور forestry پر اس کے اثرات مثبت آئیں گے negative نہیں آئیں گے۔ اگرچہ میری یہ بات ختم ہوگئی ہے لیکن میری بہن کی وجہ سے اب آپ یہ دیکھیں کہ ہماری گورنمنٹ تھی، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، وزیر قانون بیٹھے ہیں تو میں نے کبھی بھی پروڈکشن آرڈر کی request نہیں کی تھی کہ مجھے پروڈکشن آرڈر پر یہاں ہاؤس میں لایا جائے، یہاں تو پروڈکشن آرڈر کے لئے بڑی tension بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد سبطین خان! شکریہ۔ جی، محترمہ! اب آپ کا اگلا ضمنی سوال!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں اپنی گورنمنٹ سے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ آپ نے COVID-19 کو ایک shelter بنالیا ہے کہ کوئی بھی کام ہو۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ سوال کریں۔ .please come to the question

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ اسامیاں آج کی خالی نہیں ہیں، کچھ مہینوں سے خالی نہیں ہیں کہ COVID-19 آ گیا ہے، کم از کم اس دلیل کو ختم کیا جائے اور میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے جو انہوں نے بتایا ہے کہ اتنے ہزار، اتنے لاکھ پودے ہم نے دفاتر، پلے گراؤنڈز، سکولز، کالجز اور ہسپتالوں وغیرہ میں لگائے ہیں تو کیا گورنمنٹ کے پاس اس کی لسٹ ہے کہ کون کون سے کالجز میں، کون کون سے ہسپتالوں میں یہ پودے وغیرہ لگائے گئے ہیں میرا یہ سوال تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ نے کون سے جز کے متعلق پوچھا ہے یہ بتادیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جز (ب) کے متعلق ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جز(ب) میں یہ پوچھا ہے کہ ضلع راجن پور میں شجر کاری بہار مہم 2020 میں کتنے پودے لگائے ہیں تو اُس کی ہم نے آپ کو request کر دی ہے کہ 900 ایکڑ رقبے پر شجر کاری کی گئی، اب اُس 900 ایکڑ میں سے آپ specifically پوچھنا چاہتی ہیں کہ کون سے کالج میں لگے کون سی یونیورسٹی میں لگے، کینال روڈ سائیڈ پر کتنے لگے یا جو provincial highway کے روڈز ہیں اُن پر کتنے پودے لگے تو اس کے لئے محترمہ fresh question دے دیں۔ I stick to my words جتنا میں نے کہا ہے لیکن انہوں نے سوال میں detail نہیں پوچھی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بالکل میرا آخری ضمنی سوال ہے سوال میں detail پوچھی گئی تھی مگر اب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ detail نہیں پوچھی گئی تو آپ سوال دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہمارا جو عملہ ہے وہ فیلڈ کمپیکٹ پلانٹیشن، روڈ سائیڈ پلانٹیشن اور کینال سائیڈ پلانٹیشن کی نگرانی کر رہا ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ پہلے جو درخت موجود تھے جن کا بالکل صفایا ہو گیا ہے وہاں سے کاٹ لئے گئے ہیں کیا محکمہ اُن کا بھی جواب دہ ہے، کیا اُن کی بھی نگرانی، اُن کی بھی کوئی نگہداشت کی کوئی گورنمنٹ کے ذمہ داری تھی یا نہیں تھی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں یہ درخواست کروں گا کہ محترمہ! سوال کا جز(ب) پڑھ لیں اُس میں لکھا ہے کہ کتنے پودے لگائے گئے؟ تو جتنے پودے لگائے گئے ہیں وہ میں نے بتا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں تو کس کس جگہ کے لئے تو علیحدہ سوال ہوتا ہے۔ آپ اگر محسوس نہ کریں تو اس سوال کے جز(ب) پر ایک نظر خود ڈال لیں شجر کاری مہم کے تحت کتنے پودے کس کس قسم کے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس کی detail آگئی ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ معزز وزیر جنگلات سے آپ کی اجازت سے ایک بہت simple سا سوال ہے۔ جب ان کی حکومت آئی تو ایک South Punjab Forest Company تھی 99 ہزار ایکڑ زمین اُس کے پاس تھی اُس 99 ہزار ایکڑ جو blank forest area ہے اُس کا یہ بتانا چاہیں گے کہ اُس 99 ہزار ایکڑ میں کتنے درخت، کتنے ایکڑوں پر لگائے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! یہ fresh question اس واسطے ہے کہ اے ٹی ایم والا چلا گیا ہے اُس نے سارا کام بند کروا دیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، سوال میں یہ چیز mention نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 3494 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3514 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ماہی پروری کے فروغ کے لئے موبائل لیبارٹریز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3514: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر میں ماہی پروری کو فروغ دینے کے لئے موبائل لیبارٹریاں قائم کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) یہ موبائل لیبارٹریز کب تک قائم ہوں گی اوران لیبارٹریز میں مچھلیوں کی کتنی اور کون کون سی بیماریوں کی تشخیص ہو گی؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! پنجاب میں ماہی پروری کے فروغ کے لئے ایک میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا گیا ہے جس میں فش ہیلتھ کے لئے موبائل لیبارٹریاں قائم کرنے کا منصوبہ موجود ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں آٹھ موبائل لیبارٹریاں بنائی جائیں گی جو کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر کام کریں گی تاکہ محکمہ فش فارمرز کو موقع پر سروسز مہیا کرے جس کا تخمینہ تقریباً 274 ملین روپے ہے اور پراجیکٹ کی مدت پانچ سال ہے۔

(ج) مندرجہ بالا پراجیکٹ پر کام شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ 21-2020 کے آخر تک اپنی خدمات فراہم کرنا شروع کر دیں گے اور مچھلی کو لاحق ہونے والی تمام بیکٹیریل بیماریوں کی تشخیص وعلاج کی سہولت میسّر ہو گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ سوال کا جز(الف) ہے اس میں میرا سوال یہ کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ یہ جو پراجیکٹ ہے یہاں کہاں پر شروع کیا گیا ہے اور اب تک اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ اپنے سوال کا جز بتا دیں کس جز سے سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ سوال کا جز(الف) ہے اس میں میرا سوال یہ کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ یہ جو پراجیکٹ ہے یہاں کہاں پر شروع کیا گیا ہے اور اب تک اس منصوبہ پر کتنے پیسے خرچ ہو چکے ہیں؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! پنجاب میں ٹوٹل 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں ساہیوال میں fisheries department ابھی establish نہیں ہوا جو remaining eight divisional headquarters ہیں اُن پر فش ہیلتھ کے لئے لیبارٹریز قائم کرنے کا منصوبہ موجود ہے اور انشاءاللہ اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے اور آئندہ سال تک انشاءاللہ اس پر ہم۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ جو ان کا ایک میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کے بارے میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ آپ نے کہاں پر شروع کیا ہوا ہے اور اس منصوبہ پر آپ کا کتنا پیسا خرچ ہوا ہے؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ سوال کے جز(الف) کی بات کر رہی ہیں یا جز(ج) کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں سوال کے جز(الف) کی بات کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! سوال کے جز(الف) میں تو صوبہ بھر میں ماہی پروری کو فروغ دینے کے لئے موبائل لیبارٹریوں کے اوپر سوال ہے۔

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ نے موبائل لیبارٹریوں کا پوچھا ہے؟ تو اُس کا میں یہ جواب دے رہا ہوں کہ ہمارے 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں ایک ساہیوال میں ابھی ہم۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال کا جز(الف) ہے اُس میں یہ پوچھا ہے کہ موبائل لیبارٹریز قائم کرنے کا منصوبہ ہے تو اس سوال کا آپ نے جواب دیا ہے تو kindly اس جواب کو ذرا پڑھیں اس میں آپ نے جو پراجیکٹ لکھا ہے میں اس کے بارے میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ یہ کہاں پر شروع کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم نے پنجاب کی ماہی پروری کے فروغ کے لئے میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا ہے جس میں فش ہیلتھ کے لئے موبائل لیبارٹریز بنائی جائیں گی آپ نے موبائل لیبارٹریز کے بارے میں ہی پوچھا ہے اور وہ میں گزارش کر رہا ہوں کہ ابھی بنی ہے اور۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا گیا ہے یہ نہیں کہا کہ ابھی ہو گا۔Kindly ذرا اس کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس میں کہا گیا ہے قائم کرنے کا منصوبہ موجود ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! سوال میں انہوں نے موبائل لیبارٹریز کا پوچھا ہے تو لیبارٹریز انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال تک۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے اجازت دی۔ سوال نمبر 3577 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کو جدید کمپیوٹرائزڈ نظام سے منسلک کرنے سے متعلقہ تفصیلات

3577*: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 آج بھی مستعمل ہے؟

(ب) کیا محکمہ جنگلات کا سارا نظام آج بھی مینول ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات میں اصلاحات ممکن ہیں اور نظام کو جدید کمپیوٹرائزڈ نظام میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) فاریسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2016،2010 کے تحت محکمہ جنگلات کا انتظام چلایا جا رہا ہے۔

(ب) جی نہیں! محکمہ جنگلات میں شجرکاری کے لئے earth work (زمین کی تیاری) اور گڑھا جات بنانے کے لئے ٹریکٹر اور augur مشین استعمال کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح سڑکات کے کنارے پلانٹیشن کو پانی لگانے کے لئے water boozer استعمال ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ فاریسٹ باؤنڈریز کی نشاندہی کرنے کے لئے جدید GPS کا استعمال کیا جا رہا ہے اور GIS لیب کے تحت digital mapping کی جا رہی ہے۔ مزید محکمہ کو بہتر طریقے سے کرنے کے لئے Monitoring and Evaluation drone footage کا استعمال کر رہا ہے تاکہ جنگلات کی کامیابی کا تناسب درست معلوم کیا جا سکے۔ آئندہ محکمہ جنگلات درختوں کی Geo tagging کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

(ج) جی ہاں! اصلاحات ممکن ہیں۔ اگر مناسب بجٹ برائے خرید جدید مشینری، IT items اور سٹاف کی capacity building کے لئے فراہم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں میرا صرف ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے کہ جو درختوں کی تعداد ہے وہ بھی computerized ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس میں ایک تو درختوں کے لگانے کی تعداد ہوتی ہے تو اس میں گورنمنٹ آف پنجاب میں ہمارا جنگلات ڈیپارٹمنٹ اُن ڈیپارٹمنٹس میں سے ایک ہے جس کی ہم نے GIS lab maintain کی ہے اور android mobiles ہم نے DFOs کو دیئے ہیں اور یہ تو بہت بڑا اس گورنمنٹ کا کارنامہ ہے اور قابل فخر بات ہے کہ DFOs وہاں سے android کے ذریعے سے تصویر کھینچ کر GIS labs Lahore بھیجیں گے۔

جناب سپیکر! محترمہ! اگر یہ دیکھنا چاہتی ہیں تو میرے ساتھ آئیں ہم آپ کو لاہور میں بیٹھ کر دکھائیں گے کہ قصور میں اتنے درخت ہیں، پاکپتن میں اتنے درخت ہیں، میانوالی میں اتنے درخت ہیں اور اگر ان میں سے کچھ درخت کٹیں گے تو اُن کا red circle آ جائے گا اُن کی نشاندہی بھی ہو جائے گی کہ اس جگہ سے درخت کٹے ہوئے ہیں اس سے شفاف نظام اور کیا بنے گا؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3603 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جانوروں کے شکار کی اجازت سے متعلقہ تفصیلات

*3603: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنگلات صوبہ بھر میں کن کن جانوروں کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے؟

(ب) چکوال میں کتنے عرصہ بعد شکار کی اجازت دی جاتی ہے؟

(ج) کیا تحصیل چوآسیدن شاہ میں ہر سال شکار کی اجازت دی جاتی ہے؟

(د) شکار کرنے والے شکاری حضرات کو کن شرائط پر اجازت دی جاتی ہے؟

(ہ) کیا ان سے کوئی فیس وصولی کی جاتی ہے؟

(و) جن جانوروں اور پرندوں کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے اس کی نسل بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ بھر میں وائلڈ لائف ایکٹ کے مطابق جدول ایک کے تحت آنے والے جانوروں اور پرندوں کے شکار کی اجازت ہوتی ہے۔

(ب) چکوال کی مختلف تحصیلوں کو مرحلہ وار شکار سیزن میں تیتر کے شکار کے لئے کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔

(ج) تحصیل چوآسیدن شاہ کو ہر سال تیتر کے شکار کے لئے نہیں کھولا جاتا۔

(د) شکاری حضرات کو وائلڈ لائف ایکٹ کے مطابق شوٹنگ لائسنس رکھنے پر شکار کی اجازت ہوتی ہے۔

(ہ) جی ہاں! ان سے شوٹنگ لائسنس کی فیس کی مد میں مبلغ -/2000 روپے علاوہ ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں۔

(و) جن جانوروں اور پرندوں کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے ان کی افزائش نسل کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں:

1. پروٹیکشن فورس کا قیام
2. چیک پوسٹس کا قیام
3. وائلڈلائف واچرز کا گشت
4. تحصیل کو ایک سال کھولا اور اگلے سال شکار کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں سوال کے جز (الف اور ب) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے جو شکار کی تفصیل بتائی ہے اس میں urial کی trophy hunting بھی شامل ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! urial کی trophy hunting جو ہے ایک تو آپ نے اُس کا specifically question نہیں پوچھا لیکن urial کی جو trophy hunting ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کے غیر ملکی دفتر سے ہمیں اس کا لائسنس ملتا ہے۔ شکار کا ایک علیحدہ نظام ہے۔ شاید محترمہ یہ پوچھنا چاہیں کچھ تحصیلیں ہم بند کرتے ہیں۔ کچھ تحصیلیں کھولتے ہیں۔ ہم نے پرندوں اور جانوروں کی counting کر کے اس کے مطابق sustainable پراجیکٹ بھی رکھنا ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک ہی season میں ہر تحصیل اور ضلع کھول دیں گے تو pecies ختم ہو جائیں گی جیسا کہ اگر چو آسیدن شاہ اس season شکار کے لئے نہیں کھولا گیا تو ہو سکتا ہے کہ میانوالی کھول دیا جائے یا کوئی اور ضلع کھول دیا جائے گا تو یہ ایک نظام ہے اس کے تحت ہم چلتے ہیں۔ میڈم نے جو پوچھا ہے اس کے مطابق میں نے بتا دیا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے پرمٹ لینا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ اس کو مزید چیک کروالیں کیونکہ میرے خیال کے مطابق trophy hunting میں فیڈرل گورنمنٹ کا ہی نہیں بلکہ صوبائی گورنمنٹ کا بھی اس میں role ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ ضمنی سوال پوچھا تھا کہ چکوال میں کتنے عرصے بعد شکار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور کن کن جانوروں کا شکار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے؟ اس میں automatically اڑیال، trophy hunting یا جو بھی کہہ لیں وہ شامل ہوگا کیونکہ میں نے ایک generally question کیا تھا اور آپ نے specifically تیتر کے حوالے سے جواب دے دیا ہے لیکن میرا سوال تھوڑا generalize تھا تو اگر منسٹر صاحب اس حوالے سے مزید معلومات لینا چاہیں تو مہربانی آپ trophy hunting کا کیا طریق کار ہوتا ہے اس کے بارے میں معلومات لے کر مجھے بتادیجئے گا؟ اس کے علاوہ میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ کہوں گا کہ اڑیال کا صوبائی حکومت کے حوالے سے صرف یہ کام ہوتا ہے کہ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو ایک رپورٹ دینی ہوتی ہے کہ ہمارے اس علاقے میں یہ یہ species ہیں اور پھر اس کا پرمٹ فیڈرل گورنمنٹ issue کرتی ہے اور باقی جتنے بھی پرندوں کا آپ نے پوچھا ہے تو اس حوالے سے میں نے یہ تمام ریکارڈ جواب کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے صرف تیتر کی بات نہیں بلکہ تیتر کے علاوہ بٹیر، بطخیں، چکور، مرغابی اور ان تمام پرندوں کی میں نے تفصیل فراہم کی ہوئی ہے لہٰذا پہلے ان کی specification کی جاتی ہے اور اس کے بعد یہ مختلف تحصلیں مختلف حالات میں شکار کے لئے کھولی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا آخری ضمنی سوال کرلیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا جز (ج، د اور ہ) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ جن تحصیلوں کو آپ شکار کے لئے کھولتے ہیں ان میں شکاریوں کے لئے کوئی jurisdiction ہوتی ہے یا وہ کہیں بھی open private land میں جا کر شکار کرسکتے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بتانا چاہوں گا کہ جو شکاری جس specific area کے لئے لائسنس بنواتا ہے جس کی فیس بھی بہت کم صرف 2 ہزار روپے ہے تو اس کو باقاعدہ 2 ہزار روپے کے against صرف اسی ضلع میں شکار کرنے کی اجازت ہوتی ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بندوق اور کارتوس اٹھا کر پورے پنجاب میں بھاگتا پھرے۔ That is for very restricted specific area.

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3743 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں فش ہیچریز فارم
پر آنے والی لاگت اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

***3743: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں صرف اُنیس فش ہیچریز فارم ہیں کیا حکومت صوبہ بھر میں مزید نئے فش ہیچرز فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) اُنیس فش ہیچریز فارم پر کتنی لاگت سالانہ آئی ہے اور ان سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے، ان کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فش ہیچریز فارم سے پونگ کی سالانہ پیداوار 2 کروڑ 3 لاکھ ہے اس سے حکومت کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! صوبہ بھر میں اس وقت اُنیس بڑی فش ہیچریز کام کر رہی ہیں۔ مزید یہ کہ دو نئی ہیچریز (مظفر گڑھ اور فاضل پور) میں تکمیل کے مراحل میں ہیں جہاں جلد ہی بچہ مچھلی کی پیداوار شروع ہو جائے گی۔

مزید برآں ایک نئے ترقیاتی منصوبہ"Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen Lahore"کے تحت فشِ ہیچری بھسین پر کام شروع کر دیا گیا ہے نیز ایک اور ترقیاتی منصوبہEnhancement of Fish Seed Production Capacity of Five Hatcheries in Punjab"کے تحت میاں چنوں، بہاولپور، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں ہیچریز کے ساتھ تلاپیہ ہیچری کی اضافی سہولیات تعمیر کی جا رہی ہیں۔ جس سے صوبہ بھر میں تلاپیہ فش کی پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ بیان کئے گئے منصوبہ جات کی تکمیل سے صوبہ بھر کے پرائیویٹ فش فارمرز کی تکنیکی معاونت کے ذریعے استطاعت کار کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

(ب) یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ محکمہ کی فش ہیچری کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1. فارمرز کو بروقت رعایتی نرخوں پر معیاری بچہ مچھلی مہیا کرنا۔
2. قدرتی پانیوں میں بچہ مچھلی کی سٹاکنگ کرنا تاکہ قدرتی پانیوں سے پیداوار کو برقرار رکھا جاسکے۔
3. فش بریڈنگ / ریئرنگ کی نئی تکنیک پر مہارت اور تربیت یافتہ افرادی قوت مہیا کرنا۔
4. صوبہ بھر کی اُنیس فشِ ہیچریز سے سالانہ تقریباً تین کروڑ سے زائد ڈائریکٹ آمدن ہوتی ہے جبکہ قدرتی پانیوں میں بچہ مچھلی ڈالنے کے بعد ان کو لیز کرنے کے بعد اوسطاً 22 کروڑ سے زائد سالانہ آمدن ہوتی ہے جبکہ اِن فش ہیچریز فارمز پر سالانہ انیس کروڑ سے زائد لاگت آتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ محکمہ فشریز کا مقصد صرف آمدن کا حصول نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور

مقصد صحت مند پونگ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر فش فارمرز کو فراہمی بھی یقینی بنانا ہے۔

(ج) جی نہیں۔صوبہ بھر کے اُنیس فش ہیچریز کی پیداواری صلاحیت آٹھ کروڑ چالیس لاکھ سے زائد بچہ مچھلی پیدا کرنا ہے جو کہ مجموعی طور پر پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے پانیوں میں زخیرہ کی جاتی ہے جس سے حکومت کو درج ذیل خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں:

1. اعلیٰ نسل کے پونگ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر پرائیویٹ فش فارمرز کو سپلائی سے نہ صرف صوبہ بھر میں ماہی پروری کے کاروبار کو فروغ ملتا ہے بلکہ صوبہ کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔
2. عوام الناس کو اعلیٰ خصوصیات کی حامل پروٹین کی فراہمی میں مدد ملتی ہے۔
3. ملک میں مچھلی کے کاروبار سے منسلک انڈسٹری کو بروئے کار لاکر ملازمت کے خاطر خواہ مواقع پیدا کئے جاتے ہیں جس سے بیروزگاری کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے اور روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوتے ہیں۔
4. محکمہ فشریز صوبہ میں بنجر زمینوں کو بروئے کار لانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور ایسی زمینوں کے مالک افراد کا متبادل ذریعہ آمدن کا باعث بھی ہے۔
5. اس عمل سے مستقل ترقیاتی اہداف کے حوالے سے غربت کے خاتمے اور ملک میں غذائی کمی کے شکار بچوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔
6. پبلک سیکٹر میں قدرتی پانیوں میں بچہ مچھلی سٹاک کر کے ان کی پیداواری صلاحیت کو برقرار رکھنے میں مدد دینا بھی شامل ہے۔
7. ہر صوبہ میں پیدا ہونے والی مچھلی کا کچھ حصہ بیرون ملک برآمد ہو رہا ہے۔جو ملکی زرِمبادلہ میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ صوبہ بھر میں اُنیس فش ہیچریز فارمز ہیں ان پر سالانہ کتنی لاگت آتی ہے اور ان سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے ان کی تفصیل بتائیں؟

جناب سپیکر! مجھے اس حوالے سے جواب میں بتایا نہیں گیا کہ فی فارم کتنی لاگت آتی ہے کیونکہ آپ نے میرے ضمنی سوال ضرور گننے ہوتے ہیں اس لئے یہ میں اپنا پہلا ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو دو نئے پراجیکٹ شروع کئے ہیں جس میں ایک نیا ترقیاتی منصوبہ مظفر گڑھ اور فاضل پور ہیں تو یہ کب شروع ہوئے تھے اور ان پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کب تک یہ فعال ہو جائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک سے یہ request کروں گا کہ ان کا جو پہلا سوال تھا اگر میں غلط نہیں ہوں تو کہ پنجاب میں اُنیس فش ہیچریز فارمز موجود ہیں تو ہم مزید نئے کتنے فارمز بنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ان کے یہ گوش گزار کروں گا کہ ہم سات نئے فشریز فارم بنائیں گے اور وہ سات نئے فارمز اس وجہ سے بنائیں گے۔ اگر جناب محمد ارشد ملک اجازت دیں تو میں آدھے منٹ کی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پچھلے گھنٹے سے آپ ہی فرما رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وہ بتا رہے ہیں۔ مہربانی۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے یہ گزارش ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کی فشریز پر خاص توجہ ہے کیونکہ ہم اس میں نئی قسم کی species لارہے ہیں جیسا کہ تالابیہ فش ہے اس کی growth جلدی ہوتی ہے اور وہ بڑی بھی جلدی ہوتی ہے اور اس کا مارکیٹ میں ریٹ بھی -/200 سے -/250 روپے فی کلو ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم فشریز پر توجہ دیں اور میرے اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے بھائی بھی اس پر اپنی inputs دیں تو یہ پنجاب کے ساتھ یہ بہت بڑا نیکی کا کام ہو گا۔ Fish meat جو کہ white meat ہے اس کے ذریعے آپ مٹن، بیف اور چکن کے ریٹس کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں جس طرح کہ ہمارے وزیراعظم اپنی stunt growth والی تقریروں میں بھی کہتے تھے کہ ہمارے

بچے صحت مند ہوں تو جب آپ اپنے بچوں کو -/250 روپے فی کلو والی مچھلی کھلائیں گے تو اس سے آپ کی بیف، مٹن اور چکن کی بھی prices نیچے آئیں گی لہٰذا یہ سات نئے فارمز بنائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا دوسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، میرے پہلے ہی سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ آپ میرے سوال کا جز (ب) خود پڑھ لیں اس میں specifically یہ پوچھا گیا ہے کہ اُنیس فش ہیچریز فارمز پر سالانہ کتنی لاگت آئی ہے اور ان سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے بتا دیں کہ یہ فی فارم کتنی لاگت اور آمدن ہے اور دوسرا میرا وہی پہلا سوال ہے کہ جو مظفر گڑھ اور فاضل پور اسی سوال کے اسی جز میں جواب دیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کب تک مکمل کر کے فعال کر دیا جائے گا؟ میں نے کوئی چکن کا ریٹ نہیں پوچھا، میں اک ککڑتے پنج مرغیاں دانئی پوچھیا لہٰذا میں نے تو ایک سیدھا سا سوال پوچھا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے request ہو گی کہ یہ محسوس نہ کریں یہ ذرا خود بھی سوال کو پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے سوال میں مظفر گڑھ اور فاضل پور کا ذکر ہی نہیں ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس سوال میں ایسا کچھ نہیں ہے تو انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب ہم نے دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تو پھر اس سوال میں کوئی چکن اور تالابیہ فش کا بھی ذکر نہیں ہے۔ میرے ضمنی سوال کے جواب میں یہ موجود ہے آپ خود پڑھ لیں اور پورا ہاؤس یہاں پر موجود ہے وہ بھی پڑھ لے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! کیا آپ کے سوال میں فاضل پور کا ذکر ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان کے جواب میں اس کا ذکر موجود ہے آپ دیکھیں کہ یہ جواب دے دیتے ہیں لیکن اب اس کے متعلق discuss نہیں کرنا چاہتے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو میرا پہلا ہی ضمنی سوال ہے ابھی میرے دو ضمنی سوال باقی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا اور آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں اور یہاں پر میڈیا اور پورا ہاؤس بھی سن رہا ہے اگر آپ سب مطمئن ہیں تو میں اپنا اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک سے کہہ رہا ہوں کہ یہ مان جائیں کہ وہ export کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا اور آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں یہ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے جو آپ کا حکم یہ میرا تیسرا ضمنی سوال ہے میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں انہوں نے بتایا ہے کہ فش ہیچریز کی پیداواری صلاحیت آٹھ کروڑ چالیس لاکھ سے زائد ہے تو کیا یہ پیداوار کافی ہے اور ہمارے صوبے کی ڈیمانڈ کتنی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے بتایا ہے کہ مچھلی کا کچھ حصہ بیرون ملک برآمد کرکے زرمبادلہ میں اضافہ ہورہا ہے یہ کتنی مچھلی صوبہ پنجاب سے export کررہے ہیں اور اس سے کتنا زرمبادلہ 19-2018 اور 20-2019 میں کمایا گیا ہے اور یہ کون سی مچھلی export کررہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو میں نے پچھلی باتیں کی تھیں ابھی جناب محمد ارشد ملک نے خود وہی باتیں دھرا دی ہیں کہ مچھلی کی پیداوار کیوں بڑھانی چاہئے یا کتنی بڑھانی چاہئے تو میں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ پنجاب میں ہماری جو requirement ہے وہ اس سے زیادہ ہے اس لئے ہم نے اسے مزید بڑھانا ہے۔ ہر صوبے سے مچھلی کا کچھ حصہ باہر بھیجا جاتا ہے اور یہ صرف پنجاب کے حوالے سے پالیسی نہیں بلکہ ہر صوبے کے لئے ہے۔ پنجاب سے اتنی زیادہ مچھلی باہر نہیں بھیجی جاتی ہم تو ابھی اپنے لئے بھی پوری طرح satisfied نہیں ہیں، کراچی سے سمندر والی مچھلی کو export کیا جاتا ہے، ہمارے ہاں تو پہلے ہی کمی ہے اس لئے ہم اسے enhance کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ وقفہ سوالات کا گھنٹہ بھی پورا ہو گیا ہے اور جمعہ بھی پڑھنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ سوال مکمل ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: چڑیا گھر میں جانوروں

کی ہلاکت و نئے جانوروں کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*1631: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور چڑیا گھر میں سال 18۔2017 میں کتنے نایاب جانور ہلاک ہوئے؟

(ب) ان جانوروں کی مکمل تفصیل اور قیمت سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ہلاک شدہ جانوروں کی جگہ نئے جانور لائے گئے ہیں تو ان کی اقسام بتائی جائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور چڑیا گھر میں سال 18-2017 میں 32 جانوروں کی ہلاکت ہوئی۔

(ب) 18-2017 میں درج ذیل جانوروں کی ہلاکت واقع ہوئی:

سیریل نمبر	نام جانور	تعداد	گورنمنٹ کی متعین کردہ قیمت
i۔	عربی اونٹ	ایک نر	۔
ii۔	فیلو ہرن	دو نر	۔
iii۔	کالا ہرن	دو مادہ	-/120,000روپے
iv۔	پاڑہ ہرن	ایک نر، دو مادہ، چھ بچے	-/120,000روپے
v۔	چنکارہ ہرن	دو نر	-/80,000روپے
vi۔	مفلون بھیڑ	دو نر، ایک مادہ، دو بچے	-/170,000روپے
vii۔	اڑیال	ایک بچہ	۔
viii۔	افریقی شیر	ایک مادہ، دو بچے، تین سٹل برتھ	-/450,000روپے
ix۔	بھورے بنگال ٹائیگر	ایک جوڑا	۔
x۔	تیندوہ	ایک بچہ	۔
xi۔	گوناکو	ایک نر	۔

سیریل نمبر i، ii، vii، ix، x اور xi پر دیئے گئے جنگلی جانوروں کی سرکاری قیمت متعین نہ ہے لہٰذا ان جانوروں کا تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا اور جن جانوروں کی سرکاری قیمت متعین ہے وہ شامل کئے گئے ہیں۔

(ج) ہلاک شدہ جانوروں کی جگہ نئے جانور نہیں لائے گئے کیونکہ چڑیا گھر میں ان اقسام کے جانوروں کی بہتر افزائش نسل کے سبب ان کی تعداد بڑھ رہی ہے مزید بر آں 18-2017 میں دیگر مختلف اقسام کے نئے جانور بھی چڑیا گھر لائے گئے ہیں جن میں زرافے، لاما، گوناکو، والبی، سفید ٹائیگر اور شیر شامل ہیں۔

گرین پاکستان پروگرام کے تحت
لگائے گئے درختوں کی حفاظت سے متعلقہ تفصیلات

*2057: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "گرین پاکستان پروگرام" کے تحت صوبہ میں درخت لگائے جارہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درخت لگانے کے بعد ان پودوں کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پودوں کی دیکھ بھال اور آبیاری کے لئے کوئی باقاعدہ میکنزم نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان نئے لگائے جانے والے پودوں کو بچانے اورافزائش کے لئے کوئی پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) غلط ہے۔ پودوں کی حفاظت، تین سال تک ترقیاتی فنڈز سے جبکہ بعد ازاں غیر ترقیاتی فنڈز سے کی جاتی ہے۔ جس کی تفصیل منظور شدہ ترقیاتی منصوبے میں دی گئی ہے۔

(ج) غلط ہے۔ پودوں کی حفاظت کے لئے فاریسٹ گارڈ و دیگر عملہ تعینات کر کے حفاظت و دیکھ بھال کا بندوبست ہوتا ہے۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے۔ بلکہ منظور شدہ پروگرام ترقیاتی منصوبے کی شکل میں موجود ہے۔

صوبہ بھر کی انہار اور روڈز پر سوختہ درختوں کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

*2058: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی انہار اور روڈ کے کنارے پر لاکھوں کی تعداد میں خشک درخت ضائع اور چوری ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان درختوں کی کافی عرصہ سے نیلامی نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ درختوں کی نیلامی کر کے ریونیو حاصل کرنا چاہتی ہے اور "گرین پاکستان پروگرام" کے تحت ان کی جگہ نئے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ جنگلات میں کسی جگہ پر کوئی ناجائز درختوں کی کٹائی کی گئی۔ اگر کہیں کوئی درخت چوری ہوتا ہے تو اس کے خلاف محکمہ کے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جو کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010 کے تحت جرمانہ اور قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) سڑکوں کے کنارے سوختہ درختوں کی نیلامی ہر ماہ باقاعدگی سے ہوتی ہے۔ نہریں محکمہ جنگلات سے محکمہ اریگیشن کو ٹرانسفر کرنے کا عمل کافی عرصہ سے جاری ہے اس ضمن میں نہروں کے کناروں پر موجود تمام درختوں کا ریکارڈ مرتب کیا جا چکا ہے جو کہ محکمہ انہار کو دیئے جانے ہیں لہٰذا نہروں پر موجود خشک درختوں کی نیلامی فی الحال نہیں کی جا رہی ہے۔ مزید کہ کوئی خشک درخت ضائع نہیں ہوا بلکہ ان کا ریکارڈ محفوظ ہے۔

(ج) جی، ہاں! خشک درختوں کی نیلامی کر کے ریونیو حاصل کرنا گورنمنٹ کے مفاد میں ہے۔ گورنمنٹ خالی جگہ پر شجر کاری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور شجر کاری کے لئے گرین پاکستان کے تحت پروگرام مرتب دے دیا گیا ہے۔

ضلع لاہور میں جنگلات پر مشتمل رقبہ کی تعداد قیمتی لکڑی کی کٹائی اوراس کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2425: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں جنگلات کتنے رقبے پر ہے رقبے کی علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں جنگلات بڑی تیزی سے ختم ہو رہا ہے اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات سے قیمتی لکڑی والے درخت بااثر لوگوں نے کاٹ لئے ہیں؟

(د) حکومت نے جنگلات سے درختوں کو کاٹنے کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔

نمبر شمار	نام رقبہ	رقبہ جنگلات
1	جلو پارک	272ایکڑ
2	شاہدرہ ریزرو فاریسٹ	1615ایکڑ
3	عینو بھٹی فاریسٹ	260ایکڑ
4	کامران بارہ دری	21ایکڑ

اس کے علاوہ ضلع لاہور میں 146 ایونیو میل روڈ سائیڈ جنگلات ہے اور 450 ایونیو میل نہروں کے کناروں پر جنگلات ہے اور 30 ایونیو میل ریل سائیڈ جنگلات موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے محکمہ جنگلات لاہور فاریسٹ ڈویژن میں پچھلے پانچ سالوں میں کسی رقبہ جنگلات میں کٹائی درختان نہ کروائی ہے بلکہ ہر سال کچھ رقبہ پر شجرکاری کرائی جاتی ہے جیسا کہ پچھلے سال مندرجہ ذیل رقبہ پر شجرکاری کی ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ	ایونیو میل / ایکڑ	تعداد پوداجات
1	سوئے آصل روڈ	49ایکڑ	24500
2	برکی روڈ	38ایکڑ	19000
3	کرول فاریسٹ	120ایکڑ	87120
4	عینو بھٹی فاریسٹ	25ایکڑ	18150
5	جلوپارک	50ایکڑ	21800

(ج) یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی بااثر افراد نے محکمہ جنگلات کی زمین سے درخت نہیں کاٹے اگر کسی نے کوئی درخت کاٹا ہے تو اُس کے خلاف فاریسٹ ایکٹ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) درختوں کی ناجائز کٹائی کے سلسلہ میں فاریسٹ ایکٹ موجود ہے اُس کے مطابق ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ناجائز کٹائی درختان کی ڈیمج رپورٹ چاک کی جاتی ہے۔ شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے عدم ادائیگی کی صورت میں ملزمان کے خلاف پرچہ درج کروایا جاتا ہے۔

لاہور تا سیالکوٹ موٹروے کے دونوں اطراف
پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2711: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور تا سیالکوٹ موٹروے کے دونوں اطراف میں کون سی مختلف اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ موٹروے کے دونوں اطراف خالی جگہوں پر پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عملدرآمد شروع ہو گا؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور تا سیالکوٹ موٹروے ابھی زیر تعمیر ہے۔ موٹروے چونکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے ابھی تک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی جانب سے محکمہ جنگلات کو کوئی پوداجات لگانے کا مراسلہ موصول نہیں ہوا ہے۔

(ب) موٹروے چونکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے ان کی طرف سے دونوں اطراف میں خالی جگہوں پر پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانا بھی نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ذمہ داری ہے تاہم اگر نیشنل ہائی وے اتھارٹی موٹروے کے دونوں اطراف میں پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اور محکمہ جنگلات کو درخت لگانے کی ذمہ داری سونپتا ہے تو جگہ کے حساب سے پھلدار اور قیمتی لکڑی کے پوداجات فنڈ کی فراہمی کی صورت میں لگا دیئے جائیں گے۔

صوبہ میں مچھلی کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*2714: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور عوام کو صحت مند مچھلی کی فراہمی کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام مناواں میں موجود لیبارٹری کیا کام کرتی ہے اور یہاں اب تک کیا اہم ریسرچ سامنے آئی ہے؟

(ج) کیا پنجاب فشریز (ترمیمی) ایکٹ 2009 اب بھی مؤثر ہے؟

(د) جواب ہاں میں ہے تو پنجاب فشریز (ترمیمی) ایکٹ 2009 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

1. صوبہ میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے:

- مفت تکنیکی سہولیات اور کتابچہ (Literature) برائے فش فارمرز
- مٹی اور پانی کا تجزیہ (معمولی فیس صرف -/10 روپے فی نمونہ)
- ایگریکلچر انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے کم نرخوں پر بلڈوزر کی فراہمی
- کم نرخوں پر بچہ مچھلی کی فراہمی
- بیمار مچھلی کی تشخیص اور علاج
- کسانوں کی مفت ٹریننگ کے ذریعہ استعداد کار کو بڑھانا
- آن لائن مچھلی سے متعلق معلومات مہیا کرنا
- شرمپ فارمنگ اور کیج کلچر کے لئے سبسڈی کا اجراء

2. صحت مند مچھلی کی فراہمی کے لئے فش کوالٹی کنٹرول لیب کا قیام جو کہ ISO سے تصدیق شدہ لیب ہے۔

(ب) اس لیبارٹری میں فش فارم بنانے کے لئے نئے فارمر حضرات اور ترقی پسند فش فارمرز کی زیر کاشت زمین کی موزونیت جانچنے کے لئے مٹی اور پانی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک مٹی اور پانی کے جو تجزیے کئے گئے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تجزیہ پانی	تجزیہ فش	فیڈ	تجزیہ مٹی	کل تعداد
2014-15	787	716	40	196	1739
2015-16	843	774	95	206	1918
2016-17	965	399	114	242	1720
2017-18	949	458	159	189	1755
2018-19	1017	350	87	664	2118

یہاں سے پانی اور مٹی کے تجزیوں کے علاوہ فش فارمر کو ادارہ ہذا میں اور مختلف اضلاع میں جا کر جدید فش فارمنگ کی تکنیک کے متعلق معلومات اور راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔2014 سے 2019 تک فش فارمرز کو جو تربیت دی گئی اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد فش فارمز
2014-15	1306
2015-16	1172
2016-17	1213
2017-18	986
2018-19	1238

ان سہولیات کے باعث فش فارمنگ میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ یہاں پر بیمار مچھلیوں کی تشخیص اور علاج کے لئے باقاعدہ پتھالوجی لیب کام کر رہی ہے۔ ادارہ ہذا میں فش کوالٹی کنٹرول لیب ISO 17025 سرٹیفائڈ ہے۔ جہاں پانی اور مچھلی کے گوشت میں مضر صحت ہیوی میٹلز کی موجودگی کی مقدار اور مچھلی کے گوشت میں پائے جانے والے مختلف بیکٹیریا کو جانچنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

یہ ادارہ ہر سال فش فارمنگ کے مختلف پہلو پر ریسرچ کرتا ہے اور یہ ریسرچ سیمینار، ورکشاپ اور فارمر میلہ منعقد کر کے فش فارمر حضرات تک پہنچاتا ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں ہونے والی ریسرچ جن کی تعداد 30 سے زائد ہے، مختلف قومی اور بین الاقوامی جرائد میں شائع ہو چکی ہیں۔

(ج) سال 2009 میں پنجاب فشریز ترمیمی ایکٹ نہیں بنا۔

(د) ایضاً

محکمہ جنگلات کی طرف سے

شجرکاری مہم کے تحت پودوں کے لئے ایپ کی تیاری سے متعلقہ تفصیلات

***2850: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات نے شجرکاری مہم کے تحت پودوں کو ٹریک کرنے کے لئے ایپ ڈویلپ کرلی ہے، اگر ہاں تو اس ایپ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس ایپ سے کیا فائدہ ہوگا اور اس ایپ کی تیاری پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! محکمہ جنگلات میں ایک ایپ بنالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایپ محکمہ جنگلات کے استعمال کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ جو کہ پودے لگنے والی جگہوں کو Geo-tagged کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اب یہ ایپ ٹیسٹ فیز میں ہے۔ ٹیسٹ مراحل مکمل ہوتے ہی سب کو فراہم کردی جائے گی۔

(ب) یہ ایپ "Development of GIS Based Information System in Punjab" سکیم کے تحت محکمہ جنگلات اور PITB کے باہمی تعاون سے بنائی گئی ہے۔ چونکہ PITB ایک سرکاری ادارہ ہے تاہم اس ایپ کو بنانے پر کوئی اخراجات نہیں آئے۔ یہ ایپ محکمہ جنگلات کو planning, monitoring & evaluation کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔

گوجرانوالہ: چھناواں فش ہیچری کے قیام، مقاصد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2982: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چھناواں فش ہیچری ضلع گوجرانوالہ کب قائم کی گئی اس کے قائم کرنے کے مقاصد بیان کریں؟

(ب) اس فش ہیچری سے سالانہ کتنا پونگ تیار کیا جاتا ہے اور یہ پونگ کن کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) اس فش ہیچری پر کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس فش ہیچری کا مالی سال 2018-19 اور 2019-20 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) اس فش ہیچری سے سال18-2017اور2019 کتنا پونگ تیار کیا گیا کیا یہ فش ہیچری نفع میں جارہی ہے یا نقصان میں ہے اس کی ان تین سالوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(و) یہ فش ہیچری جس علاقہ میں قائم ہے اس علاقہ کے عوام اور فش مالکان کے لئے کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) چھناواں فش فارم1912 میں قائم ہوا۔ بعد ازاں 1974 میں باقاعدہ فش ہیچری کا قیام عمل میں آیا۔ اس قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

1. قدرتی بریڈنگ کے عمل کو مصنوعی طریق کار سے تبدیل کیا جائے۔
2. عمدہ نوعیت کے بروڈرز اکٹھا کرنا اور اُن کی مناسب دیکھ بھال کرنا تاکہ عمدہ قسم کا بچہ مچھلی پیدا کیا جاسکے۔
3. عمدہ قسم کا بچہ مچھلی بڑے پیمانے پر پیدا کرکے اس کی بڑھوتری کو فنگرلنگ سائز تک لے جانا۔
4. بچہ مچھلی کی سرکاری پانیوں جیسے نہر، دریا، ڈیم، جھیلیں وغیرہ میں سٹاکنگ کرنا تاکہ سرکاری پانیوں میں قدرتی آبی حیات کی بحالی کو یقینی بنایا جائے۔
5. رعائتی نرخوں پر پرائیویٹ فش فارمز کو اعلیٰ قسم کا بچہ مچھلی مہیا کرنا۔

(ب) اس فش ہیچری پر سالانہ ایک کروڑ پونگ تیار کیا جاتا ہے۔ مچھلی کا پونگ فش فارمز کو رعائتی نرخوں پر مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی پانیوں میں سٹاک کیا جاتا ہے۔

(ج) اس فش ہیچری پر ملازمین کی کل تعداد 66 ہے اور اس وقت 51 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی 15 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) اس فش ہیچری کا مالی سال19-2018 کا بجٹ 25.91 ملین روپے تھا اور 20-2019 کا بجٹ بابت ماہ اکتوبر 2019 تک 9.22 ملین روپے جاری ہوا ہے۔

(ہ) چھناواں فش ہیچری کا بنیادی مقصد منافع کمانا نہ ہے بلکہ رعائتی نرخوں پر پرائیویٹ فش فارمز کو اعلیٰ قسم کا بچہ مچھلی مہیا کرنا اور سرکاری پانیوں جیسے نہر، دریا، ڈیم، جھیلیں وغیرہ میں سٹاکنگ کرنا تاکہ سرکاری پانیوں میں قدرتی آبی حیات کی بحالی کو یقینی بنایا

جائے۔اس فش ہیچری پر پچھلے تین سالوں میں تیار کیا گیا پونگ اور اس سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تیار کیا گیا پونگ	حاصل شدہ بالواسطہ آمدن
2016-17	98.28لاکھ	48.42لاکھ
2017-18	70.32لاکھ	47.90لاکھ
2018-19	70.00لاکھ	37.27لاکھ

اس ہیچری سے سرکاری پانیوں میں بچہ مچھلی ڈالا جاتا ہے جس سے سرکاری پانی نیلام کئے جاتے ہیں اور اُن سے حاصل ہونے والی آمدن ہیچری ہذا کی مرہون منت ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تیار کیا گیا پونگ	گوجرانوالہ ڈویژن سے حاصل شدہ بالواسطہ آمدن
2016-17	98.28لاکھ	225.548لاکھ
2017-18	70.32لاکھ	192.216لاکھ
2018-19	70.00لاکھ	147.791لاکھ

اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ قدرتی پانیوں کی نیلامی سے سالانہ آمدن میں کمی کی بڑی وجہ دریاؤں میں پانی کی اشد کمی، پانی کی آلودگی رہی ہے۔

(و) یہ فش ہیچری علاقہ میں قائم فش فارمرز کو درج ذیل سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

1. فش فارمرز کو مفت مشورہ اور عمدہ قسم کا پونگ مہیا کرتی ہے۔
2. توسیع کی خدمات
3. پانی و مٹی کے نمونہ جات اور فش فارمز کو مناسب تربیتی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔
4. اس ہیچری کی بدولت علاقہ میں بالواسطہ اور بلا واسطہ روزگار میں اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر ہوا ہے۔
5. اس ہیچری کی وجہ سے اس علاقہ میں صوبہ کی سب سے بڑی پرائیویٹ مچھلی منڈی قائم ہوئی ہے جس سے لوگوں کے روزگار میں اضافہ ہوا ہے۔ اور روزانہ کی بنیاد پر کروڑوں روپوں کا کاروبار کیا جاتا ہے۔
6. اس سے لوگوں میں سفید گوشت کے حوالے سے شعور اجاگر ہوا ہے جس سے انسانی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

7. اس علاقہ میں ماضی میں جو زمینیں کلر اٹھی ہونے کی وجہ سے بیکار تھیں۔ آج اس سے کروڑوں روپے کمائے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں کل رقبے کے 25 فیصد حصہ پر جنگلات بڑھانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3023: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بین الاقوامی میعار کے مطابق جنگلات کا رقبہ 25 فیصد ہونا چاہئے؟

(ب) صوبہ بھر میں یہ رقبہ کتنے فیصد ہے جبکہ پاکستان میں مجموعی طور پر یہ رقبہ سمٹ کر صرف دو فیصد رہ گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مندرجہ بالا جزو کی روشنی میں ہنگامی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جنگلات کا رقبہ بڑھایا جا سکے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) صوبہ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ 3.27 فیصد ہے جبکہ اس وقت پاکستان میں جنگلات کا رقبہ 5.1 فیصد ہے۔

(ج) حکومت نے ملک میں جنگلات کا رقبہ بڑھانے کے لئے Ten Billion Tree Tsunami Programme(TBTTP) کا آغاز رواں مالی سال 2019-20 سے 2022-23 تک کر دیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت چار سالوں میں صوبہ بھر میں 466.463 ملین پودے لگائے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے صوبہ بھر میں جنگلات کے رقبہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

صوبہ میں جھینگوں کی فارمنگ کے لئے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3259: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت جھینگوں کی فارمنگ کے لئے processing zone کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) جھینگوں کے کاروبار میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) بجٹ 20-2019 میں جھینگوں کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور کون سے منصوبے تشکیل دیئے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جھینگا فارمنگ کے فروغ کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ایک ترقیاتی منصوبہ "Pilot Shrimp Farming Cluster Development Project" منظور کیا ہے جس میں two processing units تجویز کئے گئے ہیں جو کہ فزیبلٹی study کے بعد مکمل کئے جائیں گے۔

(ب) جھینگا فارمنگ کے لئے زیر زمین نمکین پانی کی حامل زمین بہت موزوں ہوتی ہے۔ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں جھینگا فارمنگ کے لئے موزوں زمین اور پانی موجود ہے۔

اس ضمن میں حکومت پنجاب نے جھینگا کے فروغ کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ منظور کیا ہے جس کا عنوان "Pilot Shrimp Farming Cluster Development Project" ہے۔

یہ منصوبہ پانچ سال پر مشتمل ہے جس کے تحت صوبہ بھر میں کل 2500 ایکڑ پر جھینگا پالنے کے لئے سبسڈی پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔

ایک فارمر پانچ ایکڑ یا دس ایکڑ تک جھینگا پالنے کی سبسڈی حاصل کر سکے گا۔ جھینگا فارمنگ کی سبسڈی تین پی پی ٹی سے زائد نمکین کی حامل زمین اور پانی کے لئے دی جائے گی۔ یہ سبسڈی جھینگا کے سیڈ اور فیڈ پر دی جائے گی۔

اس منصوبہ کے تحت مظفر گڑھ میں نمکین پانی میں فارمنگ کے سلسلے میں ایک تحقیقاتی مرکز کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے۔

مزید بر آں جھینگا فارمنگ کی سپورٹ کے لئے جھینگا ہیچری، فیڈ مل اور پراسیسنگ پلانٹ لگانے کا پروگرام بھی اسی منصوبہ کا حصہ ہیں۔

جھینگا فارمرز اور محکمہ ماہی پروری کے ٹیکنیکل سٹاف کی جھینگا فارمنگ کے لئے جدید ٹریننگ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

(ج) منصوبہ کی کل لاگت برائے پانچ سال 4147.025 ملین روپے ہے جس میں گورنمنٹ کا خرچہ 2647.025 ملین روپے اور پرائیویٹ فارمرز کا حصہ 1500.000 ملین روپے ہو گا۔ اس سال 20-2019 میں اس منصوبہ کے لئے 101.025 ملین روپے کی رقم مختص منظور کی گئی ہے اور منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔

صوبہ میں اگست 2018 سے تاحال پودے لگائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*3263: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ٹین بلین ٹری منصوبہ شروع کیا ہے اور ایک سال مکمل ہونے کے باوجود ٹین بلین ٹری منصوبہ میں کوئی بھی پودا نہ لگایا صرف موسمی پلانٹیشن کی جو کہ ہر سال کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت پانچ سال کے دوران 10۔ ارب پودے لگانے کا ارادہ ہے؟

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں کتنے پودے لگانے کا ٹارگٹ دیا ہے۔18۔ اگست 2018 سے اب تک ٹین بلین ٹری منصوبے کے تحت کون کون سی اقسام کے پودے لگائے گئے ہیں اور ان کی نگہداشت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست ہے کہ ٹین بلین ٹری منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس میں شجر کاری کا کام جاری ہے اور اب تک 13 ملین کے قریب پودہ جات لگ چکے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت پانچ سال کے دوران 10۔ارب پودہ جات لگائے جائیں گے۔

(ج) حکومت نے اس سال 126.549 ملین پودے لگانے کا ٹارگٹ دیا ہے جس میں اگست 2018 سے اب تک تقریباً 15.237 ملین پودہ جات لگ چکے ہیں جن کی اقسام علاقائی مناسبت سے کی جاتی ہے جن میں شیشم، کیکر، ارجن جامن جنڈ، فرش، کیل، چیڑ وغیرہ شامل ہیں پودوں کی حفاظت تین سال تک ترقیاتی فنڈ سے اور بعد ازاں غیر ترقیاتی فنڈ سے کی جائے گی۔

ہیڈ بلو کی پر 2500 ایکڑ پر محیط جنگل کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3331: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے کلین اینڈ گرین پاکستان پروگرام شروع کیا گیا اور چھانگا مانگا کی طرز پر ہیڈ بلو کی 2500 ایکڑ پر محیط جنگل کا منصوبہ بنایا گیا اور اس پر کروڑوں روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر 30 ہزار پودے لگائے گئے جو کہ دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے گل سڑ گئے جن کی جگہ جڑی بوٹیوں، جھاڑیوں اور سرکنڈوں نے لے لی اور یہ علاقہ جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ بن گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی عدم دلچسپی اور پودوں کی حفاظت کا بہتر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے یہاں پر پہلے سے موجود درجنوں درخت بھی چوری کر لئے گئے ہیں یہاں پر موجود کام کرنے والے مالی اور بیلدار ابھی تک تنخواہوں سے محروم ہیں؟

(د) حکومت کی طرف سے لگائے جانے والے پودوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کا انتظام کس محکمے کو دیا گیا تھا ان پودوں کی دیکھ بھال اور درختوں کی چوری میں ملوث افراد کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں نیز اس جنگل کی موجودہ صورتحال سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی، ہاں! حکومت کی طرف سے کلین اینڈ گرین پاکستان پروگرام کے تحت ہیڈ بلوکی میں 1500 ایکڑ پلانٹیشن کا آغاز برائے سال 20-2019 تا 22-2021 کیا گیا ہے اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں 500 ایکڑ پر پلانٹیشن کی جائے گی جس کا کام ابھی جاری ہے جو کہ ماہ جون 2020 تک مکمل کیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ ہیڈ بلوکی میں پندرہ ایکڑ پر 10890 پودے دوران ماہ فروری 2019 لگائے گئے اور ان کی بہترین نشوونما جاری ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ درخت چوری کر لئے گئے ہیں کیونکہ وہاں پر پہلے کوئی بھی درخت موجود نہ تھا بلکہ ہیڈ بلوکی پر نئی پلانٹیشن کی جارہی ہے اور جو بھی مزدور وہاں کام کرتے ہیں ان کو تنخواہ daily wages کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہے۔

(د) حکومت کی جانب سے لگائے جانے والے پودوں کی دیکھ بھال محکمہ جنگلات کے پاس ہے۔ محکمہ جنگلات درختوں کی چوری میں ملوث افراد کے خلاف فاریسٹ ایکٹ ترمیم شدہ 2010 کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس کے تحت مختلف جرمانے کئے جاتے ہیں اور عدالت کے ذریعے سزائیں دلوائی جاتی ہیں چونکہ ہیڈ بلوکی پر پہلے کوئی پلانٹیشن نہ کی گئی ہے اس لئے یہاں پر درخت چوری کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے بلکہ یہاں پر نئے پوداجات لگائے جارہے ہیں جن کی مکمل دیکھ بھال اور نگرانی کی جاتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں جنگلات کے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3411: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) گرین پاکستان سکیم کے تحت ضلع ہذا میں کتنے نئے درخت / پودے لگائے گئے ہیں نیز ضلع ہذا کے جنگلات کے رقبہ میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک سرکل، بہاولپور کے ضلع رحیم یار خان فاریسٹ ڈویژن میں جنگلات کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم	جنگل رقبہ
1-	کمپیکٹ پلانٹیشن	28547.50ایکڑ
2-	سڑکات کنارے جنگل	615.80کلومیٹر
3-	انہار کنارے جنگل	2385.15میل

(ب) ضلع رحیم یار خان میں گرین پاکستان سکیم کے تحت 0.402 ملین پودے لگائے جائیں گے۔ مزید دوران سال20-2019 میں رحیم یار خان فاریسٹ ڈویژن میں جنگلات کو بڑھانے کے لئے ضلع بھر کی انہار اورCompact پلانٹیشن میںTen Billion Tree Tsunami Programme کے تحت 34 2.2 ملین پودے نئی شجر کاری لگائے جانے کا پروگرام ہے جس میں سے اب تک 0.02 ملین پودے لگائے جا چکے ہیں۔

صوبہ میں کیج فارمنگ کے فروغ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3494: **محترمہ مومنہ وحید**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کیج فارمنگ کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) کیج فارمنگ کے لئے محکمہ کے پاس کتنا بجٹ ہے اور کیا کیج فارمنگ کے لئے کوئی پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) اس سلسلہ میں ایک میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" چل رہا ہے جس کے تحت محکمہ ماہی پروری پنجاب کا اگلے پانچ سال میں صوبہ بھر کے مختلف موزوں پانیوں میں 5000 کیج لگانے کا منصوبہ ہے جو کہ سبسڈی پروگرام کے تحت لگائے جائیں گے جس میں کل تخمینے کا 80 فیصد حصہ گورنمنٹ سپورٹ کرے گی جبکہ 20 فیصد فارمر خرچ کریں گے۔ ایک فارمر 10 یا 20 کیج کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ محکمانہ کل تخمینہ فی کیج مبلغ -/300,000 روپے ہے۔

(ب) ٹوٹل پانچ سال میں 1200 ملین روپے بطور گورنمنٹ شیئر خرچ ہو گا جبکہ امسال 20-2019 کے دوران گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ 120 ملین روپے خرچ ہوں گے اور بقیہ 1080 ملین روپے اگلے چار سال میں خرچ کئے جائیں گے اور یہ پانچ سال کا منصوبہ ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ جنگلات

کے افسران واہلکاران کی تعداد اور جنگلات پر مشتمل رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3747: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے اس کا دفتر کہاں واقع ہے اور یہ دفتر کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) محکمہ جنگلات ساہیوال میں کتنے افسران وملازمین کام کررہے ہیں ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں نیز محکمہ کے کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کتنا رقبہ خالی ہے یا لیز پر دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 میں ضلع ساہیوال میں کتنے پودے نہر کنارے اور سڑکوں پر لگائے گئے ان پر کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل بتائیں نیز محکمہ نے سرکاری لکڑی چوری کرنے والوں کے خلاف آج تک کیاکارروائی عمل میں لائی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ساہیوال فاریسٹ ڈویژن صرف تحصیل ساہیوال پر مشتمل ہے جس میں جنگلات، انہار 301 میل اور سڑکات 109 کلو میٹر (linner plantation) پر محیط ہے جس کے مالکانہ حقوق بالترتیب محکمہ نہر اور ہائی وے کے پاس ہیں۔ محکمہ جنگلات ساہیوال کا دفتر فاریسٹ کالونی ساہیوال نزد جونیئر ماڈل گرلز ہائی سکول نمبر 1 ساہیوال واقع ہے اس کا کل رقبہ دو کنال پر محیط ہے۔

(ب)

i. ضلع ساہیوال (تحصیل ساہیوال) میں محکمہ جنگلات کے دو دفاتر ہیں جن میں ایک ڈی ایف او ساہیوال اور دوسرا رینج فاریسٹ افیسر ساہیوال کا ہے۔ ڈی ایف او ساہیوال کے دفتر میں ان سمیت کل 17 ملازمین ہیں جبکہ رینج فاریسٹ افیسر ساہیوال کے دفتر ان کے سمیت کل تین ملازمین موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. محکمہ جنگلات ساہیوال فاریسٹ ڈویژن (ساہیوال تحصیل) 301 کلو میٹر انہار جبکہ 109 کلو میٹر سڑکات پر مشتمل ہے۔ ضلع ساہیوال (تحصیل ساہیوال) میں کوئی compact جنگل نہ ہے لہٰذا کوئی بھی رقبہ مقبوضہ محکمہ جنگلات نہ ہے جو کہ خالی ہو اور لیز پر دیا گیا ہو جبکہ انہار کا رقبہ مقبوضہ محکمہ انہار اور ہائی وے کا رقبہ مقبوضہ محکمہ ہائی وے ہے جس کی بابت متعلقہ محکمہ وضاحت کر سکتا ہے۔

(ج)

i. سال19-2018میں 20ایونیو میل شجرکاری بر لب ساہیوال۔پاکپتن روڈ کی گئی اور تعدادی دس ہزار پودے لگائے گئی اور ان پر بیس لاکھ روپے کی لاگت آئی۔ سال20-2019میں ساہیوال تحصیل میں انہار کے کنارے 590ایونیو میل پر شجرکاری "ٹین بلین سونامی پروگرام" سکیم کے تحت -/4,91,470 پودہ جات لگانے ہیں جس کا کام زیر تکمیل ہے جو کہ جون 2020 میں مکمل ہونا ہے جس پر کل خرچ کا تخمینہ مبلغ -/3,64,24,830روپے ہے۔

ii. محکمہ جنگلات ساہیوال (تحصیل ساہیوال)سے دوران سال19-2018 اور 20-2019تعدادی 975درختاں ناجائز چوری ہوئے جس پر فاریسٹ ایکٹ 1927ترمیم شدہ کے تحت ملزمان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے تعدادی 418 فاریسٹ کیس ہائے جاری کئے جن میں سے تعدادی 113 کیس ہائے کا جرمانہ مع قیمت مال وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروایا، تعدادی 825کیس ہائے کو چالان عدالت کیا، تعدادی 12کیس ہائے پر پولیس میں مقدمات درج کروائے جبکہ تعدادی 25کیس ہائے پر کارروائی نہ کرنے کی پاداش میں متعلقہ ملازمین کے خلاف ریکوریز عائد کیں۔

ضلع راولپنڈی: تحصیل گوجرخان میں
محکمہ جنگلات کے ملکیتی رقبہ اوراس پر شجرکاری سے متعلقہ تفصیلات

*3753: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ محکمہ کی ملکیت ہے؟

(ب) 19-2018 اور20-2019 میں اس رقبہ پر کتنی شجرکاری کی گئی ہے اور آئندہ کتنے رقبہ پر شجرکاری کی جائے گی؟

(ج) اس تحصیل میں جنگلات کی حفاظت کے لئے کتنے ملازمین ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے پاس رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1)	بہگام فاریسٹ	5484ایکڑ
2)	بندہ سول رکھ	243ایکڑ
	ٹوٹل	5727ایکڑ

(ب) تفصیل بابت شجر کاری مندرجہ ذیل ہے:

سال	نام	جنگل شجر کاری
2018-19	بہگام جنگل	200ایکڑ

(ج) گوجر خان رینج میں جنگلات کی حفاظت کے لئے ملازمین اور اسامیاں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اسامی	Sanctioned	Affective	Vacant
1	بلاک افیسر	07	05	02
2	فاریسٹ گارڈ	25	19	06

ضلع جھنگ صدر میں مالی سال2018-19
کے دوران شجر کاری کی مد میں مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3836: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ محکمہ جنگلات کو مالی سال2018-19 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان فنڈز سے کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس شجر کاری کے تحت اس ضلع میں کس کس روڈ، جگہ، پارک اور نہر پر کون سے درخت لگائے گئے اور مزید کتنے درخت لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) شجر کاری مہم کے تحت کیا حکومت اس ضلع میں پھلدار اور پھولدار پودے اور درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی مشینری اور گاڑیاں ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع جھنگ محکمہ جنگلات کو مالی سال 19-2018 کے دوران شجر کاری کے لئے درج ذیل فنڈز فراہم کئے گئے

1. ترقیاتی -/15123378
2. غیر ترقیاتی -/3094000

(ب)

1. ترقیاتی کام کے سلسلہ میں -/15123378 روپے شجر کاری کے سلسلہ میں خرچ ہوئے ہیں۔
2. غیر ترقیاتی کام کے سلسلہ میں -/3094000 روپے شجر کاری کے سلسلہ میں خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) شور کوٹ پلانٹیشن، چک جلال دین، بیلا منگینی میں شیشم، سرس، سفیدہ، کیکر وغیرہ اور جامعہ چوک ٹوبہ روڈ سٹی ایریا میں پیلکن، سوہانجنا، کچنار، سکھ چین لگائے گئے تھے اور مزید دوران سال 20-2019 میں -/2500000 پودے جات لگانے کا ٹارگٹ ملا ہے اس کے مطابق شجر کاری کا ارادہ ہے۔

(د) جی ہاں!

(ہ) جھنگ فاریسٹ ڈویژن میں 158 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(و) ضلع جھنگ میں تین عدد گاڑیاں اور پانچ عدد ٹریکٹر ہیں۔

رحیم یار خان: سرکاری فش فارمز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3860: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کا دفتر ضلع رحیم یار خان میں کس جگہ واقع ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے دفتر میں موجود عملہ کے نام، عہدہ جات، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان میں کتنے سرکاری فش فارم کہاں کہاں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ ماہی پروری کا دفتر ضلع رحیم یار خان میں واقع A-26 عقب ٹرسٹ کالونی، نزد جامعتہ الناصر، رحیم یار خان میں ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام عملہ	عہدہ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل
1-	محمد ارشد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز	بی ایس سی	ضلع رحیم یار خان
2-	امیر نواز	اسسٹنٹ وارڈن فشریز	ایم ایس سی	ایضاً
3-	ثمن عیاض	اسسٹنٹ وارڈن فشریز	ایم ایس سی	ایضاً
4-	اللہ بخش	فشریز سپروائزر	میٹرک	ایضاً
5-	محمد کاشف رضوان	سینئر کلرک	ایف اے	ایضاً
6-	غلام مصطفیٰ	ڈرائیور	میٹرک	ایضاً
7-	محمد اشرف	نائب قاصد	میٹرک	ایضاً
8-	ندیم احمد	چوکیدار	بی اے	ایضاً
9-	جعفر امین	فشریز واچر	ایف اے	ایضاً
10-	مختیار احمد	فشریز واچر	مڈل	ایضاً
11-	محمد عابد	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
12-	نصر اللہ	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
13-	محمد جاوید	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
14-	ارشاد احمد	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
15-	محمد کاشف	فشریز واچر	ایف اے	ایضاً
16-	محمد ارشد	فشریز واچر	مڈل	ایضاً
17-	عدنان احمد	فشریز واچر	مڈل	ایضاً

(ج) ضلع رحیم یار خان میں کوئی سرکاری فش فارم نہ ہے البتہ ایک نرسری یونٹ اور ایک فش ہیچری موجود ہے۔

بہاولپور میں محکمہ جنگلات کے غیر آباد رقبہ، خالی اسامیوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3901: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنا رقبہ بنجر، غیر آباد ہے کتنے رقبہ پر درخت لگائے گئے ہیں؟

(ج) محکمہ جنگلات کو مالی سال 20-2019 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس بجٹ میں سے کتنا خرچ ہوا ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی لکڑی 18-2017 اور 2019 میں فروخت کی گئی تھی کتنی سوختہ لکڑی کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

(و) کتنے رقبہ پر شکار گاہ ہے اور کون کون سی گاڑیاں محکمہ کے پاس ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) بہاولپور فاریسٹ ڈویژن میں درج ذیل رقبہ پر جنگلات واقع ہیں۔

کینال سائیڈ	روڈ سائیڈ	Compact
951.25 میل	287 میل	1839.95 ایکڑ

(ب) جانو والا رقبہ 10,000.00 ایکڑ صحرائی ایریا ہونے کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد ہے جبکہ 1839.95 ایکڑ Compact ایریا پر جنگل، 951.25 میل انہار اور 287 میل روڈ سائیڈ پر درختان لگائے ہیں۔

(ج)

بجٹ سب سائیڈ	بجٹ Allocated (Rs. Millions)	بجٹ Utilized (Rs. Millions)
ڈویلپمنٹ	45.61	11.099
نان ڈویلپمنٹ	40.61	28.44
ٹوٹل	86.05	39.54

(د) بہاولپور فاریسٹ ڈویژن میں ملازمین کی تعداد حسب ذیل ہے:

کل تعداد	موجودہ تعداد	خالی اسامیاں
110	92	18

(ہ)

سال2017	1430درخت	23,151,949روپے
سال2018	1175درخت	19,609,202 روپے
سال2019	133درخت اور 33لاگ	2,676,886روپے

مختلف انہار، ذخیرہ جات اور روڈ پر خشک درختان موجود ہیں۔

(و) دفتر ہذا کے زیر سایہ کوئی شکار گاہ نہیں ہے اور محکمہ کہ پاس ایک گاڑی ہے۔

بہاولپور: لال سوہانرا نیشنل پارک کے رقبہ، ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3902: **جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس پارک کا مالی سال19-2018اور20-2019کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(د) اس پارک میں کون کون سے جانور اور پرندے رکھے گئے ہیں؟

(ہ) اس پارک میں شکار گاہ کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(و) اس میں کتنے اور کون کون سی نسل کے ہرن ہیں ہرنوں کے پارک کا رقبہ کتنا ہے یہاں پر کتنے ہرن اس وقت ہیں اور ان کی افزائش نسل کا کیا انتظام ہے؟

(ز) اس پارک میں کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور162579.80ایکڑ پر قائم ہے۔

(ب) لال سوہانرا نیشنل پارک فاریسٹ ڈویژن بہاولپور میں کل122 ملازمین کی منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے اس وقت کل 87 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ سب ڈویژن اور تین رینج ہائے اپنے فرائض منصبی سر انجام دے رہے ہیں۔ ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تعداد ملازمین	22
کل تعداد ملازمین	87

(ج) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں سال19-2018اور20-2019بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	غیر ترقیاتی فنڈ	ترقیاتی فنڈ	کل فنڈ
1	2018-19	82683380	10367866	93051246
2	2019-20	40971123	28463372	69434495

(د) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں مختلف جانور اور پرندے افزائش پا رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں شکار گاہ کے لئے مخصوص رقبہ مختص نہ ہے بلکہ شکار کرنے پر سخت پابندی ہے۔

(و) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں مختلف نسل کے ہرن موجود ہیں۔ان کی افزائش کے لئے انہیں قدرتی ماحول فراہم کیا گیا ہے۔ دیگر سہولیات میں صاف ماحول، تازہ پانی، سایہ، اچھی خوراک اور ضروری ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔تفصیل قسم اور تعداد حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مقام	رقبہ	قسم ہرن	تعداد
1	جنگلہ آر۔ڈی65	6.50ایکڑ	Black Buck	120عدد
2	جنگلہ آر۔ڈی25	28.00ایکڑ	Black Buck	316عدد
3	چلڈرن پارک	3.80ایکڑ	Chinkara & Spotted Deer	85عدد
	کل رقبہ	38.30ایکڑ	کل تعداد	521عدد

(ز) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں عوام کے دلچسپی بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں مزید اقدامات عمل میں لائے جائیں۔عملہ کی کمی اور مزید فنڈز کی دستیابی سے یہاں پر موجود جانوران / پرندگان مزید پرورش پا سکتے ہیں اس کے علاوہ پارک میں جانوروں کی افزائش کے لئے تربیت یافتہ عملہ ضروری ہے جس سے جانوروں کی بیماریاں کم ہوں گی اور وہ مزید افزائش نسل کر سکیں گے۔

لاہور: فیکس نامی درخت کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

*3956: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ficus نامی درخت کی بے دریغ کٹائی کر دی جاتی ہے جس سے لاہور کے سبزہ میں کمی آتی ہے؟

(ب) کیا یہ ممکن ہے کہ پودوں کی کٹائی پر پابندی لگائی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور شہر میں سڑکات کے کنارے لگے پودہ جات کی نگرانی محکمہ پی ایچ اے کے زیر انتظام ہے لہٰذا اس سلسلے میں محکمہ پی ایچ اے سے معلومات لی جاسکتی ہیں۔

(ب) جی، ہاں۔ گورنمنٹ اس سلسلے میں قانون سازی کر سکتی ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ جنگلات کے خالی رقبہ اور جنگلات لگے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4376: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے؟

(ج) کتنے رقبہ پر کن کن لوگوں نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(د) موجودہ حکومت نے جنگلات میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور کتنے رقبہ پر نئے درخت لگائے نیز کتنا رقبہ قبضہ مافیا سے واگزار کروایا، تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک سرکل، بہاولپور کے ضلع رحیم یار خان فاریسٹ ڈویژن میں جنگلات کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم جنگل	رقبہ
	کمپیکٹ پلانٹیشن	
1-	عباسیہ	Ac 6749
2-	عباسیہ توسیعی ایریا	Ac 3410

-3	ولہار	Ac 6432
-4	قاسم والا	Ac 5763
-5	L1عباسیہ	Ac 8400
-6	LL/1L	AC 5212
-7	لیاقت پور سیل ڈپو	Ac 11
	ٹوٹل کمپیکٹ پلانٹیشن	Ac 34177
-1	سڑکات کنارے جنگل	682کلومیٹر
-2	انہار کنارے جنگل	1935.97ایونیو میل

(ب) ضلع رحیم یار خان میں جنگلات کا کل رقبہ 34177ایکڑ ہے۔ رقبہ ہذا کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. 12845ایکڑ پر فصل/جنگلات ہے۔
2. 14499ایکڑ رقبہ خالی ہے۔
3. 6822ایکڑ رقبہ پر قابضین قابض ہیں۔
4. گیارہ ایکڑ لیاقت پور سیل ڈپو ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان کے جنگلات کے رقبہ پر قابضین قابض ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام قابض	نام جنگل	سال	کل رقبہ
پاک آرمی	L/Abbasia1	2005	Ac 165
		2006	Ac 4233
		2007	Ac 106
		2008	Ac 100
		2009	Ac 72
		2009	Ac 208
		2010	Ac 25
		2010	Ac 108
		2011	Ac 08
		2008	Ac 200
		2011	Ac 119
		2019	Ac 341
		ٹوٹل	Ac 5658

چولستان رینجر	Abbasia/1L	2008	Ac 275
چولستانی لوگ	Abbasia/L 1	1988	Ac 560
پاک آرمی	عباسیہ ذخیرہ	2012	Ac 250
محمد حسین، سجاول	عباسیہ ذخیرہ		
اور محمد امین وغیرہ		2012	Ac 52
		کل رقبہ	Ac 6822

(د) ضلع رحیم یار خان میں موجودہ دور حکومت میں جنگلات میں اضافہ کے لئے درج ذیل سکیم ہائے کے تحت 1833925 عدد نئے پودہ جات لگائے گئے، تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	رقبہ شجرکاری کمپیکٹ	رقبہ شجرکاری انہار	تعداد پوداجات
1۔	گرین پاکستان پروگرام	Ac 555	0	Nos 402,930
2۔	پنجاب کی کمپیکٹ پلانٹیشن کے خالی رقبہ جات پر شجرکاری سکیم	Ac 190	0	Nos 137,940
3۔	ٹین بلین ٹری ٹی سونامی پروگرام	Ac 513	0	Nos 507,902
		0	Av.M 942,56	Nos 785,153
	ٹوٹل	Ac 1258	Av.M 942,56	Nos 1,833,925

ضلع رحیم یار خان میں کل 6822 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں جس میں 6770 ایکڑ پر پاک آرمی و رینجر ہیں جبکہ 52 ایکڑ رقبہ پر مسٹرز محمد حسین، سجاول خان اور محمد امین وغیرہ قابضین ہیں جنہوں نے لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ بہاولپور میں رٹ پٹیشن نمبر 17/8869 دائر کی جس کا فیصلہ مورخہ 26.12.2017 کو محکمہ جنگلات کے حق میں ہوا۔ ناجائز قابضین نے سنگل بنچ کے اس فیصلہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ بہاولپور کے ڈبل بنچ میں Intra Court Appeal دائر کر رکھی ہے اور کیس لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ بہاولپور میں زیر التواء ہے جس کی محکمہ ہذا یکسوئی سے پیروی کر رہا ہے۔

خوشاب: یونین کونسل نمبر 12 اراڑہ اور نلی کے جنگلات میں درختوں کی بے دریغ کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

*4542: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے وہ علاقہ جات جہاں پر جنگل ہے ان جنگلات سے غیر قانونی طور پر درخت کاٹے جا رہے ہیں خاص کر یونین کونسل نمبر12 اراڑہ اور نلی کے جنگلات میں درختوں کی بے دریغ کٹائی کی جارہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبہ میں زیادہ سے زیادہ درخت لگا رہی ہے اس کے باوجود اس علاقہ میں درختوں کی بے دریغ کٹائی سے ماحول کو خراب کیا جارہا ہے؟

(ج) اس بابت حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے تاکہ ماحول پر جو اثرات پڑ رہے ہیں تاکہ ان کا خاتمہ ہو سکے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) خوشاب موضع نلی کے نزدیک کوئی سرکاری جنگل نہ ہے۔ پرائیویٹ رقبہ جات پر محکمہ جنگلات کی کوئی عملداری نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ کسی زمیندار کو اس کے ملکیتی رقبہ سے درخت کاٹنے سے روک سکتا ہے، پہاڑی علاقہ کے شاملات سے بھی اگر لوگ درخت کاٹیں تو دیکھنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ محکمہ جنگلات کے درخت کاٹے جا رہے ہیں۔

موضع اراڑہ کے نزدیک کٹھہ اور حیات المیر کے سرکاری جنگلات ہیں جن کی محکمہ باقاعدہ پروٹیکشن کر رہا ہے، سرکاری جنگلات میں اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو محکمہ اپنے قوانین کے تحت باقاعدہ کارروائی کرتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں جنگلات کی ترقی پر زور دے رہی ہے جبکہ پرائیویٹ رقبہ جات سے مالکان درخت کاٹ لیتے ہیں جن کو روکنے کا محکمہ کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات خوشاب سال 16-2015 سے سال 20-2019 کے دوران سکرب فاریسٹ تحصیل نوشہرہ میں 1158 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کروا چکا ہے جبکہ TBTTP کے تحت ضلع خوشاب میں سال 20-2019 میں 1695120 درختان پرائیویٹ و سرکاری رقبہ میں لگائے ہیں جن کی کامیابی کی شرح 90 فیصد سے زیادہ ہے۔

راجن پور: داجل کینال اورڈی جی خان کینال پر جنگلات
کی لکڑی کاٹنے کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4671: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور داجل کینال اور ڈی جی خان کینال کے پشتوں پر جنگلات موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کینال پر جنگلات بڑی تیزی سے ختم ہو رہے ہیں اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات سے قیمتی لکڑی والے درخت بااثر لوگوں نے کاٹ لئے ہیں؟

(د) حکومت جنگلات سے درختوں کو کاٹنے کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع راجن پور میں داجل کینال اورڈی جی خان کینال کے پشتوں پر درختان موجود ہیں جو کہ محکمہ جنگلات کی نگہداشت میں ہیں۔

(ب) درست نہ ہے مذکورہ کینال پر خشک و گرے پڑے درختان بعد از منظوری مختلف سالوں میں نیلام کئے گئے ہیں نیز اگر کوئی شخص ناجائز طور پر درختان کی کٹائی کرتا ہے تو اس کے خلاف عملہ محکمہ جنگلات بر وقت محکمانہ کارروائی کرتا ہے علاوہ ازیں مذکورہ کینال پر ترقیاتی سکیم TBTTP کے تحت سال 20-2019 میں تعدادی 58310 پوداجات لگائے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص درختان کی چوری میں ملوث پایا جاتا ہے تو ان کے خلاف فیلڈ عملہ محکمہ جنگلات قانونی کارروائی کرتا ہے۔

(د) عملہ محکمہ جنگلات نے ضلع راجن پور میں سال 20-2019 کے دوران لکڑی چوری کو روکنے کے لئے ملزمان / ٹمبر مافیا کے خلاف آٹھ پرچہ پولیس درج کروائے ہیں اور گورنمنٹ شیڈول کے مطابق -/359200 روپے جرمانہ / عوضانہ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروائے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام
ریسٹ ہاؤس کی تعداد اور بکنگ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

798: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام کتنے ریسٹ ہاؤس ہیں؟

(ب) کیا وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر یہ ریسٹ ہاؤس عوام کے لئے کھول دیئے گئے ہیں؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤس کی بکنگ کرانے کا طریق کار کیا ہے اور ان ریسٹ ہاؤس کا روزانہ کی بنیاد پر کتنا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول 28 ریسٹ ہاؤس ہیں۔

(ب) ہاں یہ ریسٹ ہاؤس عوام کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔

(ج) ریسٹ ہاؤس کی بکنگ محکمہ جنگلات کے متعلقہ ضلعی دفاتر سے کرائی جا سکتی ہے۔ ریسٹ ہاؤس کا یومیہ کرایہ محکمہ جنگلات پنجاب کے شیڈول کے مطابق درج ذیل ہے جو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے مراسلہ نمبر SO(TAX)1-11/99 مورخہ 07.03.2014 کی روشنی میں لاگو کئے گئے ہیں:

نمبر شمار	تفصیل	شرح کرایہ فی یومیہ / بغیر ائر کنڈیشنڈ	شرح کرایہ فی یومیہ / ائر کنڈیشنڈ
1	آفیسر صوبائی و وفاقی حکومت	-/500روپے	-/1000روپے
2	دیگر جملہ افراد	-/1500روپے	-/2000روپے
3	مری کے ریسٹ ہاؤس	-/2000روپے	-/2000روپے
	آفیسر اور دیگر جملہ افراد کے لئے۔		

صوبہ میں جنگلات کے فروغ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

800: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت جنگلات کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) شجرکاری کے فروغ کے لئے کون سے منصوبے شروع کئے گئے ہیں اوران منصوبوں پر عملدرآمد کس طرح کیا جائے گا؟

(ج) شجرکاری کی اس مہم میں کن افراد کو شامل کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) موجودہ حکومت جنگلات کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اور جنگلات کا فروغ حکومت کا ترجیحی ایجنڈا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی معاونت سے Ten Billion Tree Tsunami Programme کا آغاز یکم جولائی 2019 سے کر دیا ہے۔ جس میں صوبہ بھر میں وسیع پیمانے پر شجرکاری کی جائے گی۔ جس کے تحت آئندہ چار سالوں میں صوبہ بھر میں 466 ملین پودے لگائے جائیں گے۔ اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں قدرتی جنگلات، جھاڑی دار جنگلات، دریائی بیلا جات، نہری ذخیرہ جات، سڑکات و انہار پر اور کسانوں کی معاونت سے زرعی زمینوں پر شجرکاری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ مسلح افواج کو بھی شجرکاری کے پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔

(ب) شجرکاری کے فروغ کے لئے صوبہ بھر میں سب سے بڑا منصوبہ Ten Billion Tree Tsunami Programme ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً 32 ترقیاتی سکیموں کے ذریعے جنگلات کے فروغ کے لئے کام جاری ہے۔ ان منصوبہ جات پر محکمہ اپنی افرادی قوت و دیگر وسائل کے علاوہ کسانوں کی معاونت کیساتھ عمل درآمد کر رہا ہے۔

(ج) شجرکاری کی مہم میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جن میں محکمہ جنگلات کے علاوہ دیگر سرکاری محکمہ جات، مسلح افواج، تعلیمی اداروں، نیم سرکاری ادارے، ہسپتالوں، سول سوسائٹی، غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) اور کسان حضرات کو شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ اس قومی فریضے میں تمام لوگ اپنا کردار ادا کر سکیں۔

صوبہ میں فش پونگ کی فراہمی اور فروغ سے متعلقہ تفصیلات

864: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت فش پونگ کی فراہمی کے لئے کسی مؤثر منصوبہ پر کام کر رہی ہے؟

(ب) حکومت نے بجٹ 20-2019 فش پونگ کی فروغ کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟

(ج) کون سے فش پونگ کو حکومت زیادہ فروغ دینا چاہتی ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی، ہاں، حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں محکمہ ماہی پروری پنجاب نے ڈائریکٹوریٹ آف فشریز ہیچری مینجمنٹ کے تحت موجودہ مالی سال20- 2019 سے پنجاب بھر میں فش پونگ کی فراہمی کے لئے تین نئے ترقیاتی منصوبے شروع کئے ہیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

- Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen ,Lahore.
- Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab.
- Genetic Improvement of Culture able Fish Species in Punjab.

(ب) حکومت نے بجٹ 20-2019 میں فش پونگ کی فروغ کے لئے خطیر رقم مختص کی ہے۔اس سلسلے میں تین نئی مندرجہ ذیل ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔

- Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen ,Lahore.
- Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab.
- Genetic Improvement of Cultureable Fish Species in Punjab.

ترقیاتی سکیم نمبر1 کے تحت بھسین لاہور میں ایک عدد فش ہیچری کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جو کہ لاہور ڈویژن و دیگر علاقہ جات کی بچہ مچھلی کی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو گا۔اس سکیم کی تکمیل پر بائیس لاکھ بچہ مچھلی چائنیز و انڈین کارپ کی پیداواری صلاحیت حاصل ہوگی۔

ترقیاتی سکیم نمبر2 کے تحت صوبہ پنجاب میں پانچ مختلف ہیچریوں یعنی فش ہیچری بہاولپور، فش ہیچری میاں چنوں، فش ہیچری چھناواں، فش ہیچری فیصل آباد اور فش ہیچری فتح جنگ میں بچہ مچھلی کی پیداواری صلاحیت کو بڑھایا جارہا ہے اس سکیم میں خصوصی طور پر تلاپیہ کی افزائش پر توجہ دی جارہی ہے جس کے تحت سکیم کی تکمیل پر سالانہ دس لاکھ بچہ مچھلی(تلاپیہ)پیدا کیا جاسکے گا۔

ترقیاتی سکیم نمبر3 کے تحت فش ہیچری چھناواں گوجرانوالا میں اعلی نسل کے حامل بروڈ سٹاک کی تیاری بابت لوکل کارپ اقسام (رہو، موری، تھیلا)ایک ہیچری کا قیام عمل میں لایا جارہاہے اس سکیم کے تحت خصوصی بروڈ سٹاک کو گورنمنٹ و پرائیویٹ ہیچریوں پر مستقبل کے قابلِ تولید/بروڈ سٹاک کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔جو کہ نہ صرف پیداواری صلاحیت کے اضافے کا باعث ہو گا بلکہ موجودہ جینیاتی مسائل کو بھی حل کرے گا۔بجٹ20- 2019 کے حوالے سے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ترقیاتی سکیم کا نام	دورانیہ	کل رقم	برائے سال 2019-20 (ملین)	سالانہ اہداف
1-	Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen, Lahore.	2020-21 تا 2021-22	228.844 روپے	53.393 روپے	بائیس لاکھ چائینز وانڈین کارپ فش سیڈ پیداوار سالانہ
2-	Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab.	2019-20 تا 2021-23	258.000 روپے	48.921 روپے	ایک لاکھ گفٹ تلابیہ فش سیڈ پیداوار سالانہ بذریعہ ایس آر ٹی طریق کار
3-	Genetic Improvement of Cultureable Fish Species in Punjab.	2019-20 تا 2021-22	97.882 روپے	19.968 روپے	اچھی و اعلیٰ مطلوبہ خصوصیات کے حامل بروڈسٹاک و فش سیڈ کی تیاری برائے اقسام مچھلی رہو، موری و تھیلا

(ج) محکمہ ماہی پروری پنجاب صوبہ بھر میں تلاپیہ و دیگر نئی اقسام مچھلی کے فروغ کے لئے کوشاں ہے تلاپیہ فارمنگ روائیتی کارپ فارمنگ کے مقابلے میں مندرجہ ذیل فوائد کی وجہ سے نہایت تیزی سے فش فارمرز میں مقبول ہو رہی ہے

1. سیم و تھور زدہ زمینوں اور نمکین پانیوں میں تلاپیہ فارمنگ زیادہ پیداوار و نتائج کی حامل ہے۔
2. تلاپیہ فارمنگ میں سٹاکنگ تعداد چار گنا زیادہ ہے۔
3. قیمتی زر مبادلہ جو کہ تلاپیہ بچہ مچھلی کی بیرون ملک سے درآمد پر خرچ آتا ہے بچانے میں مدد ملے گی۔
4. محکمہ ماہی پروری پنجاب تلاپیہ و دیگر مچھلیوں کے پونگ کی فراہمی سے لاکھوں ایکڑ ناقابلِ استعمال زمینوں کو استعمال میں لا کر نہ صرف خوراک میں لحمیاتی کمی کو پورا کرنے بلکہ غربت کے خاتمے کا مقابلہ کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے ان خاطر خواہ منصوبہ جات کی تکمیل سے صحت مند بچہ مچھلی کی فراہمی میں مدد ملے گی جو کہ ماہی پروری کے فروغ میں معاون ثابت ہو گی۔

صوبہ میں جنگلات کے جیو گرافک منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

936: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں 16 لاکھ ایکڑ جنگلات کی جیو گرافک منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! صوبہ میں 16 لاکھ ایکڑ جنگلات کی جیو گرافک میپنگ کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت 1450000 ایکڑ رقبہ کی حدود بندی جی آئی ایس ٹیکنالوجی کے ذریعے کر دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبہ مالی سال 19-2018 میں مکمل ہو چکا ہے، جس کے بعد ازاں تین ماہ کی توسیع دی گئی۔ اب یہ منصوبہ ڈویلپمنٹ سے نان ڈویلپمنٹ بجٹ میں منتقل ہو چکا ہے، جس کی باقاعدہ منظوری کے لئے کیبنٹ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جس کی منظوری کے بعد رواں سال بقایا کام (150000 ایکڑ رقبہ) 8.3 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہو جائے گا۔

صوبہ میں لاروا کھانے والی مچھلیوں
کا ذخیرہ شدہ پانی میں چھوڑنے سے متعلقہ تفصیلات

940: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے اب تک صوبہ بھر میں مختلف ذخیرہ شدہ پانیوں میں کتنی مچھلیاں چھوڑی گئی ہیں ضلع وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ یہ مچھلیاں مفت فراہم کرتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ماہی پروری کے پاس لاروا والی مچھلیوں کا سٹاک ہر ضلع میں موجود ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے سال 2019 میں صوبہ بھر کے ذخیرہ شدہ پانیوں میں چھوڑی گئی مچھلیاں کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے مچھلیاں مفت فراہم کرتا ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ کے ماہی پروری کے پاس صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں بچہ مچھلی کا سٹاک موجود ہے۔

ضلع سرگودھا: محکمہ جنگلات کے رقبہ پر درخت لگانے کی تعداد اور محکمہ میں بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

957: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ ہے کتنے رقبے پر درخت لگائے گئے ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نہروں کے آس پاس رقبہ محکمہ جنگلات کا ہے اور اس رقبے کو وقت کے ساتھ ساتھ زمینداروں نے اپنی زمینوں میں شامل کر لیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ان زمینوں کو خالی کروا کر اس پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بڑی شاہراہوں کے آس پاس بھی محکمہ جنگلات کا رقبہ ہے جس پر درخت لگانے کی بجائے آس پاس کے زمینداروں نے اپنے استعمال میں رکھا ہوا ہے؟

(ہ) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے ملازمین ہیں؟

(و) کیا محکمے میں بھرتیاں میرٹ پر کی جاتی ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) سرگودھا فاریسٹ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 3900.63ایکڑ ہے اور 2691 / ایونیو کلومیٹر / اونیو کلومیٹر / ایکڑ رقبہ پر جنگل لگا ہوا ہے جبکہ 906ایکڑ رقبہ خالی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں نہروں کے آس پاس رقبہ محکمہ انہار کی ملکیت ہے زمینداروں نے اپنی زمینوں میں شامل کیا ہے یا نہیں محکمہ متعلقہ ہی بتا سکتا ہے۔

(ج) جی،ہاں! محکمہ جنگلات کو اگر مزید رقبہ مل جائے تو درخت لگائے جاسکتے ہیں۔

(د) ضلع سرگودھا میں بڑی شاہراہوں کے ساتھ رقبہ محکمہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے اور محکمہ جنگلات، سرگودھا کے پاس درخت لگانے اور نیلام کرنے کا اختیار ہے۔

(ہ) سرگودھا فاریسٹ ڈویژن، سرگودھا میں کل 147 ملازمین ہیں۔

(و) جی،ہاں! محکمے میں بھرتیاں میرٹ پر ہوتی ہیں۔

گرین پاکستان پروگرام کے تحت
صوبہ میں لگائے گئے درختوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1041: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومتی منصوبہ کے تحت جو ملک کے اندر دس ارب درخت لگائے جارہے تھے ان میں سے صوبہ بھر میں کتنے درخت لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درخت ماحول دوست ہیں اس سلسلہ میں کوئی ماحولیاتی ریسرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درخت صوبہ کی آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہیں؟

(د) اس سلسلہ میں کوئی فزیبلٹی سٹڈی کی گئی ہے تو اس کی کاپی بھی مہیا کی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) حکومتی منصوبہ کے تحت اب تک صوبہ بھر میں سال20-2019 کے دوران 60.625 ملین کے پودہ جات نرسری میں تیار کئے گئے۔ 367 ایکڑ پر مختلف اقسام کی بیڈ نرسری لگائی گئیں اور صوبہ کے مختلف مقامات پر 45.230 ملین پوداجات لگائے گئے۔ علاوہ ازیں سال 19-2016 کے دوران گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں مختلف مقامات پر 9.446 ملین پودہ جات لگائے گئے۔

(ب) منصوبہ میں شامل درخت ماحول دوست ہیں اور صوبہ کی آب و ہوا سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جن میں شیشم، کیکر، ارجن، جامن، جنڈ، فراش، شہتوت، کیل، چیڑ وغیرہ شامل ہیں۔ بین الاقوامی ماحولیاتی ریسرچ کے مطابق درختوں کی تعداد میں اضافے کے باعث نہ صرف موسمیاتی تبدیلیوں کا سدباب کیا جاسکتا ہے بلکہ ہوا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں بھی خاطر خواہ کمی لائی جاسکتی ہے۔

(ج) منصوبہ میں شامل درخت ماحول دوست ہیں اور صوبہ کی آب و ہوا سے مطابقت رکھتے ہیں۔

(د) چونکہ سال20-2019 اس منصوبے کا پہلا سال ہے لہٰذا تمام شجرکاری کی مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن رپورٹ سال 21-2020 میں مرتب کی جائے گی۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت جو کہ اس منصوبہ میں 50 فیصد اخراجات کی معاونت فراہم کر رہی ہے وہ بھی ایک آزاد ادارہ سے منصوبہ کی ایویلوایشن کروانے کا پروگرام رکھتی ہے۔

صوبہ میں سفاری پارک کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1054: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے سفاری پارک موجود ہیں نیز حکومت نے ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا سفاری رائیونڈ اور جلو پارک میں جانوروں کے لئے ڈاکٹرز دستیاب ہیں؟

(ج) صوبہ بھر میں کل کتنے ادارے جانوروں کے تحفظ کے لئے اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں ایک سفاری پارک ہے۔(safari zoo رائیونڈ روڈ لاہور) اس پارکس کی دیکھ بھال کے لئے معاون عملہ ہمہ وقت موجود ہوتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! سفاری پارک رائیونڈ اور جلو سفاری میں ڈاکٹرز موجود ہیں جو کہ جانوران و پرندگان کی صحت کو مدنظر رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں پنجاب گورنمنٹ کے دو ادارے پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ لائیو سٹاک جانوروں کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

بلک واٹر سپلائی کو جاری رکھنے اور SOP's کے تحت مری کے ہوٹلز کھولنے کا مطالبہ

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بجٹ اجلاس میں COVID-19 کی وجہ سے quarantine میں تھا، میرے حلقے کا ایک بہت بڑا پراجیکٹ بلک واٹر سپلائی مری کے لئے بڑی مختصر سی رقم رکھی گئی ہے۔ اسے آئی سی یو میں تو رکھا گیا ہے لیکن میری آپ کے توسط سے وزیر خزانہ، سیکرٹری خزانہ اور پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے گزارش ہو گی کہ اس پراجیکٹ پر زیادہ سے زیادہ رقم رکھ کر بلک واٹر سپلائی مری کو جاری و ساری کیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی اور گزارش ہے کہ اس COVID-19 کی وجہ سے مری کی ہوٹل انڈسٹری بڑی بُری طرح متاثر ہوئی ہے، پورا ملک متاثر ہوا ہے لیکن مری میں ان بے چاروں کا صرف چھ مہینے کا سیزن چلتا تھا ان کے لئے حکومت کوشش تو کر رہی ہے لیکن آپ کے توسط سے میری گزارش ہو گی کہ عید کے فوراً بعد ایک SOP کے تحت انہیں ہوٹل کھولنے کی اجازت دی جائے کیونکہ وہ لوگ فاقہ کشی کے قریب آچکے ہیں۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے حلقے کے ایک بڑے important issue کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے اور ان کا پورا حق بنتا ہے کہ وہ اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر! میں پہلے تو ان کے اسی پوائنٹ آف آرڈر پر جواب دے دیتا ہوں کہ ابھی کل کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ نے راولپنڈی میں یہ اعلان کیا ہے کہ مری کی واٹر سپلائی سکیم کو مکمل کیا جائے گا چونکہ وہ تقریباً پچھلے دس سالوں سے بند پڑی ہوئی تھی۔ یہ سکیم 2003-04 میں شروع ہوئی تھی لیکن اس کے بعد اس پر کام روک دیا گیا تھا۔ یہاں پر میرے سارے معزز بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور سارے مجھ سے زیادہ تجربہ بھی رکھتے ہیں اور ان کے پاس مجھ سے زیادہ علم بھی ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر کے مسئلے کو تھوڑا سا resolve کر لیں۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے قواعد انضباط کار ہیں اس کا قاعدہ (2)209 ہے کہ:

> A point of order may be raised in relation to the business before the Assembly at the moment.

جناب سپیکر! یعنی جو معاملہ اسمبلی میں چل رہا ہو اس سے متعلق پوائنٹ آف آرڈر آ جائے۔ اگر ابھی یہاں سے کوئی معزز ممبر کھڑا ہو کر جس چیز سے متعلق مرضی پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر تقریر کر کے پرے ہو جائے تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اگر ہم نے اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا کام ہے کہ اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 816/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول
چک نمبر 5/56 ایل کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ
(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب میں دیتا ہوں کہ دفتر ہذا کے مراسلہ نمبر P&D/3639 مورخہ 07-02-2020 کے تحت گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 50/5-L کی اپ گریڈیشن کے لئے فزیبلٹی رپورٹ سیکرٹری گورنمنٹ آف دی پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دی گئی ہے اور سکول اپ گریڈیشن کے لئے feasible ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر اس پر عمل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی منسٹر صاحب نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے عرض ہے کہ PMIU اور PSRP نے تعلیمی سال 21-2020 کے لئے 38.32 ملین روپے درسی کتب پنجاب کی 128 تحصیل / گاؤں میں فراہم کر دی گئی ہیں۔ طلباء کے داخلے میں اضافے کی بنیاد پر مزید کتب اضلاع کو فراہم کی جا رہی ہیں۔ PMIU نے ضلع لاہور کو مزید 43700 کتب جاری کر دی ہوئی ہیں اور ابھی باقی کتابوں کا بھی جو extra students اور آئے ہیں ان کے لئے بھی arrangement کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

تعلیم پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر ایجوکیشن پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ ایجوکیشن پر بول لیجئے گا۔ جی، منسٹر صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اپوزیشن کا ایک حق ہے۔ معزز وزیر نے وقفہ سوالات کے اندر وقفہ سوالات سے ہٹ کر بات کی ہے اور آپ نے انہیں اجازت دی وزیر قانون نے وقفہ سوالات کے اندر کھڑے ہو کر وقفہ سوالات سے ہٹ کر بات کی۔

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری نے وقفہ سوالات سے ہٹ کر بات کی تو میں نے ان کو بھی اجازت دی ہے اور میں نے ان کو اجازت دی۔ وزیر قانون نے رولز آف بزنس کی بات کی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا لیکن آپ نے نہیں دیا، ایسے نہیں چلے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر ایجوکیشن پر بات کرنا چاہ رہے ہیں تو آج بحث بھی ایجوکیشن پر ہی ہے اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے دو سال پہلے جب ہمیں گورنمنٹ ملی تو ہم نے بیٹھ کر سب سے پہلے یہ دیکھا کہ problems کیا ہیں اور ان problems کو حل کیسے کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
نے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم نے پہلے سولہ مہینوں کے اندر سولہ initiatives لئے ہیں جو کہ پچھلی گورنمنٹ نہیں لے سکتی تھی اور اس سے پچھلی گورنمنٹ بھی نہیں لے سکتی تھی اور انہوں نے کبھی بھی یہ چیزیں کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جب مجھے یہ منسٹری ملی تو ہمیں جو سب سے بڑا issue نظر آیا وہ یہ تھا۔ میں یہ سمجھا کہ پہلے تین مہینے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! کیا میں انہیں جواب دوں؟

جناب سپیکر! اگر میری جماعت دس سال حکومت میں ہوتی، تین دفعہ اس کا وزیر اعلیٰ رہا ہوتا اور وزیر اعظم رہا ہوتا تو مجھے کھڑے ہو کر یہ سوال کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی۔ اگر دس سال تحریک انصاف کی حکومت ہوتی اور تین دفعہ میری پارٹی کا وزیر اعظم رہا ہوتا، تین دفعہ وزیر اعلیٰ میری پارٹی کا رہا ہوتا تو مجھے شرم آنی چاہئے تھی کہ میں اُٹھ کر سوال کروں۔ سوال کرنے کا کوئی حق نہ بنتا اور میں کبھی کھڑا نہ ہوتا۔

جناب سپیکر! تیس سال میری حکومت رہی ہو اور میں پھر بھی کھڑے ہو کر سوال کروں کہ میرے حلقے میں سکول ٹھیک نہیں ہوا، میرا ٹیوب ویل نہیں لگا، میری سڑک نہیں بنی، ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان کو چاہئے کہ یہ پانچ سال بالکل خاموش ہو کر بیٹھیں اور پانچ سال تک ایک لفظ تک نہ بولیں کیونکہ یہ اتنی لوٹ مار کر کے گئے ہیں، یہ اپنی چیزیں گنواتے، یہ اپنی priorities رکھتے لیکن انہوں نے اپنی کوئی priority رکھی ہی نہیں اور ان کی کوئی کارکردگی ہی نہیں اور اب ہمیں کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہوا وہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ جب ایجوکیشن کے سوال آئے تو آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ سکول نہیں بنا یہ دیوار نہیں بنی۔ بھائی تین دفعہ تو تم وزیر اعلیٰ رہ چکے ہو تین دفعہ تم وزیر اعظم رہ چکے ہو تو اب کیسے سوال کر رہے ہو؟ تم تو چپ کر کے منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جاتے، آپ کو تو چاہئے کہ منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر! ان کو چاہئے کہ یہاں پر ایوان کے اندر آئیں اور آپ make sure کریں کہ یہ منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جائیں۔ ادھر ان کو سوال کرنے کی ان کو اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر تحریک انصاف کی حکومت اتنی دیر رہتی کہ جتنی دیر مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے تو ہم نے تو کھڑے ہو کر کبھی بات ہی نہیں کرنی تھی۔ ہم خاموش ہو کر بیٹھ جاتے۔ پچھلے دس سالوں میں سارا کنٹرول ان کے پاس تھا، سارا پیسا ان کے پاس تھا، ساری سکیمیں ان کے پاس تھیں تو پھر آپ نے اپنے دور حکومت میں شعبہ تعلیم کی بہتری یا سکولوں کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے کیا کیا ہے؟ اب ان کو ساری problems یاد آئی ہیں۔

جناب سپیکر! ان کے دور حکومت میں کبھی بھی تعلیم کو priority نہیں دی گئی۔ اپنی وزارت کے ابتدائی تین مہینوں میں مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے میں منسٹر سکولز ایجوکیشن نہیں ہوں بلکہ ٹرانسفر منسٹر ہوں۔ ہم نے اساتذہ کی ٹرانسفر کے لئے صرف ایک ایپ بنائی ہے، اس پر کچھ بھی خرچ نہیں آیا اور اساتذہ کی ٹرانسفر کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ دوسرا سال بھی ہم نے E-transfer پر گزارا ہے۔ اس بارے میں ہمیں اور اساتذہ کو کوئی بھی problem پیش نہیں آئی۔

جناب سپیکر! میں سب کو exactly بتادوں کہ ہمارے پاس اساتذہ کے تبادلے کے لئے 22ہزار درخواستیں تھیں، لوگوں نے preferences 89000 دیں اور ہم نے ان سب درخواستوں کو E-transfer کے ذریعے deal کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے صرف 23 شکایات موصول ہوئیں جن کو redress کر دیا گیا اور اس سارے کام پر حکومت کا کوئی خرچہ نہیں ہوا۔ ہماری حکومت آنے سے پہلے اساتذہ کی ٹرانسفر کے حوالے سے ہر سال اربوں روپے کی کرپشن ہو رہی تھی۔ ہماری خواتین اساتذہ کے والدین میرے پاس آکر کہتے ہیں کہ آپ نے ہماری بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کی عزت کو بچالیا ہے۔ اس سے پہلے انہیں اپنے تبادلے کے لئے سفارش کروانے کی خاطر ایم این اے، ایم پی اے اور منسٹر کے پاس جانا پڑتا تھا۔ اب وہ گھر بیٹھ کر اپنے موبائل فون پر اپنی ٹرانسفر کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ ان کی درخواست بھی موبائل فون پر فائل ہو جاتی ہے اور پھر ٹرانسفر آرڈر بھی ان کے موبائل فون پر آجاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سب سے بڑی problem یہ آ رہی تھی کہ پانچویں جماعت کے بعد 70 فیصد بچوں کو چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت میں پڑھنے کی سہولت نزدیک ترین مہیا نہیں تھی۔ اب ہم نے بچوں کو یہ سہولت مہیا کر دی ہے۔ یہ بڑے simple طریقے سے ہوا ہے۔ جہاں پر یہ پرائمری سکول ہیں ہم نے وہیں پر دوپہر میں Insaf Afternoon School Programme کے تحت چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ سب سے پہلے ہم نے 580 سکولوں کے اندر اس پروگرام کو شروع کیا اور اس کی وجہ سے 22ہزار بچے واپس سکولوں میں آگئے ہیں۔ اگر ہم یہ پروگرام شروع نہ کرتے تو یہ 22ہزار بچے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوتے۔

جناب سپیکر! اب ہم انشاءاللہ تعالیٰ ایک ہزار مزید Insaf Afternoon Schools کھولنے جا رہے ہیں اور جو 70 فیصد بچے پانچویں جماعت کے بعد سکول چھوڑ دیتے ہیں ہم اس ratio کو کم کریں گے۔

جناب سپیکر! پچھلے ایک مہینے کے اندر ہم نے 1227 سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ یہ سارے سکول میرٹ کی بنیاد پر اپ گریڈ کئے گئے ہیں۔ اس حوالے سے کسی نے کوئی سفارش نہیں کی اور ہم نے 1227 سکولوں کو across the board upgrade کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ایک لاکھ سے زیادہ بچے واپس سکولوں میں آ گئے ہیں۔ پہلے ان کے علاقوں کے اندر جو سکول موجود تھے ان میں پانچویں کے بعد کی کلاسوں کا انتظام نہیں تھا اور جیسے ہی ان سکولوں کی اپ گریڈیشن ہوئی تو ایک لاکھ سے زیادہ بچے ان سکولوں میں واپس آ گئے ہیں۔ ہم نے یہ سب کچھ میرٹ کی بنیاد پر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس ہمارے ایم پی اے، ایم این اے صاحبان تشریف لائے اور انہوں نے خود آ کر میرا شکریہ ادا کیا کیونکہ پہلے انہیں پتا بھی نہیں تھا کہ ان کے علاقوں کے سکول اپ گریڈ ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ پرائیویٹ سکولز ایکٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ کام مسلم لیگ (ن) کے حکمران بھی کر سکتے تھے مگر انہوں نے کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ حزب اختلاف کے ممبران ہر روز کھڑے ہو کر پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں اور دوسری چیزوں کے بارے میں complaints کرتے ہیں لیکن میں دیکھوں گا کہ جب پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں ایکٹ منظوری کے لئے اس ایوان میں آئے گا تو ان میں سے کتنے معزز ممبران اس کی سپورٹ کرتے ہیں۔ ہماری حکومت کی طرف سے پہلی دفعہ پرائیویٹ سکولز ایکٹ لایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی پچھلے دنوں ایک پرائیویٹ سکول میں harassment کا issue اُٹھا تھا۔ ہم نے اس issue کو بھی پرائیویٹ سکولز ایکٹ میں شامل کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے "جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔ Order please. Order in the House. منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ سکولز ایکٹ لے کر آرہے ہیں اور اس میں harassment کے حوالے سے بھی clauses شامل کی گئی ہیں۔ وہ اساتذہ جو harassment کے اندر convict ہوں گے انہیں دوبارہ کسی بھی سکول کے اندر پڑھانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اسی طرح ہم نے ایسے ٹیچرز کو دس لاکھ روپے جرمانے کرنے کی تجویز دی ہے اور انہیں جیل میں بھی بھجوایا جائے گا کیونکہ جب تک deterrence نہیں ہوگی اور جب تک penalty سخت نہیں لگائی جائے گی اس وقت تک ایسے واقعات کی روک تھام نہیں ہو سکے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں اس نئے ایکٹ کے اندر cover کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ ہم نے آج تک اپنے ٹیچرز کو وہ عزت نہیں دی کہ جس کے وہ حق دار ہیں۔ ڈاکٹر کا لائسنس ہوتا ہے لیکن ہم نے کبھی ٹیچرز کو لائسنس نہیں دیا۔ ہم Teacher Licensing Act لے کر آرہے ہیں جو انشاءاللہ تعالیٰ ٹیچرز کو عزت دے گا۔ ہم ٹیچرز کو اس معیار پر لے کر آرہے ہیں جو کہ پہلے کبھی بھی نہیں تھا۔ ہر ٹیچر کو لائسنس لینے کے لئے ایک process سے گزارا جائے گا۔ انشاءاللہ ہم یہ implement کروائیں گے تاکہ ہر ٹیچر کے پاس لائسنس ہو۔ یہ کیوں ضروری ہے اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پنجاب یا پاکستان کے ٹیچرز جب بیرونی ممالک میں گئے تو واپس آ گئے۔ ان اساتذہ نے کہا کہ ہم تو وہاں پر پڑھانے کے لئے گئے تھے لیکن ان کی حکومتوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ کے پاس پڑھانے کے لئے لائسنس کون سا ہے؟ آپ کہاں پر، کس طرح پڑھا کر آئے ہیں اور اس کے ثبوت کے لئے آپ کے پاس کون سا permit or license ہے؟ ان اساتذہ نے کہا کہ ہمارے پاس تو کوئی permit or license نہیں ہے۔ This was the first time, we thought کہ ہمارے ٹیچرز کے پاس یہ permit or license ہونا چاہئے تاکہ سب کو equal opportunity مل سکے اگر کوئی ٹیچر ملک سے باہر جا کر پڑھانا چاہتا ہے تو اسے وہاں پر ایک عزت و احترام ملے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی یہ بل اسمبلی میں لایا جائے گا۔ دیکھتے ہیں کہ جب وہ بل اسمبلی کے اندر آئے گا تو حزب اختلاف کے معزز ممبران اس کی کتنی سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتاتا چلوں کہ ہم نے پرائمری لیول پر Medium of Instruction Urdu کیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہم ہمیشہ ایک English complex nations رہے ہیں۔ ہم اس شخص سے بڑی جلدی impress ہو جاتے ہیں جو انگلش بولتا ہے۔ ہم اس کی بات سننا شروع کر دیتے ہیں جو انگریزی بولتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جب تک ہم پہلی جماعت سے لے کر پانچویں جماعت تک اپنے بچوں کے اندر ان کی اپنی قومی زبان اردو میں concept clear نہیں کریں گے تو اس وقت تک یہ رٹا سسٹم ختم نہیں ہو سکے گا۔ یہ کیوں نہیں ختم ہو رہا تھا؟ کیونکہ اس وقت کی حکومت کے وزیر اعلیٰ کو 2011 میں ایک دن خواب آیا کہ سب کچھ انگلش میڈیم میں کر دیں۔ اوہ بھئی! سوچ تو لیں، ہم پہلے سمجھ تو لیں۔

جناب سپیکر! پہلے کہ یہ کیوں کرنا ہے؟ جس بچے کے ساتھ 23 گھنٹے اُس کے ماں باپ، اُس کے بہن بھائی یا اُس کے رشتہ دار جو زبان نہیں بولتے اور پھر ہم اُس بچے سے کہتے ہیں کہ تمہارے سارے concepts اس زبان میں clear کرنے ہیں اور اُس زبان میں اُس کے concepts clear نہیں کرنے جس زبان کی اُس کو سمجھ آئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ ہم یہ کرنے جا رہے ہیں آپ دیکھنا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام ہماری اگلی generation پر کیسے effect کرے گا لیکن بات یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی نے دوبارہ اس کو change نہ کر دیا۔

جناب سپیکر! انہوں نے ٹیچرز کی rationalization کا کبھی نہیں سوچا۔ میں نے سکولوں میں جا کر دیکھا کہ سکول میں 14 ٹیچرز اور 100 بچے ہیں اور جہاں 6/6 سو بچہ وہاں 5/6 ٹیچرز ہیں۔ آپ دیکھیں کہ next within 30 to 45 days 90 percent plus سکولوں کے اندر بچوں کے تعداد کے حساب سے ٹیچرز پورے ہو چکے ہوں گے تا کہ ہمیں exactly پتا چلے کہ کتنی hiring کرنی ہے یا نہیں۔ جو لوگ بغیر کام کئے تنخواہیں لے رہے ہیں جب تک ہم اُن لوگوں کو کام پر نہیں لگائیں تب تک بات نہیں بنے گی کیونکہ تب تک ہمیں پتا ہی نہیں چلے گا کہ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ پہلے ہم اپنا data اکٹھا کر کے اپنے لوگوں کو adjust کر کے اُنہیں کام پر لگا لیں۔

جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ تعالیٰ 15- ستمبر کو سکول کھلنے سے پہلے maximum سکولوں میں ٹیچرز کو پہنچا چکے ہوں گے۔ ہم نے جو یہ سارے کام کئے ہیں انہیں کرنے کے لئے ایک روپیہ نہیں لگتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک آخری اور ضروری چیز بتا دوں کہ یہ کام کتنا آسان ہے ہم نے ایک اور app بنوائی ہے۔ ہم نے ٹرانسفر کی بھی app بنوائی اور ایک سال میں اڑھائی سے تین ارب روپے کی corruption ختم کی اور اس پر zero cost آئی اور اس پر ٹیچرز بہت خوش ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ یہ کام یہ بھی کر سکتے تھے مگر یہ سارے لوگ اپنی اپنی دکانیں بند نہیں ہونے دے رہے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House, order in the House. منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں 60 ہزار پرائیویٹ سکول ہیں لیکن اُنہیں رجسٹر کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا گیا اُن کی فائلیں مکمل ہو کر پڑی ہوئی ہیں لیکن کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ ہم عید کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پہلی دفعہ پرائیویٹ سکولوں کی online رجسٹریشن لے کر آرہے ہیں اور پرائیویٹ سکول مالکان اس app پر بیٹھ کر اپنے اپنے سکولوں کی online رجسٹریشن کرا سکیں گے۔ اس problem کی وجہ سے ہمیشہ high lights چلتی رہتی تھیں، پیسے اور سفارشیں چلتی رہتی تھیں وہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی اور اس سے ہمیں exactly پتا چل جائے گا کہ کتنے پرائیویٹ سکول چل رہے ہیں، کتنے طلباء ہیں اور وہاں پر کیا کیا ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں بس تھوڑی سی بات رہ گئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! محکمہ تعلیم پاکستان آرمی کے بعد سکولز ایجوکیشن پنجاب سب سے بڑا محکمہ ہے۔ یہاں پر آج تک کبھی ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں ہوا تاکہ جتنی کرپشن ہو وہ کبھی پکڑی نہ جائے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی)

جناب چیئرمین: Order in the House, order in the House.جی، جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بات کریں گے پھر ادھر سے بھی تو اُسی طرح کا response آئے گا ناں! جیسا response آپ کریں گے ویسا ہی response اِدھر سے آئے گا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز منسٹر صاحب اتنی informative باتیں کر رہے ہیں تو ان باتوں کو غور سے سُنا جائے۔ یہاں پر ہمارے دو قابل وزراء تشریف فرما ہیں ابھی تو دوسرے قابل منسٹر صاحب کی بھی باری آنی ہے اور میرے دوست ابھی سے گھبرا گئے ہیں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ وزیر سکولز ایجوکیشن! آپ wind up کریں پلیز۔ (قطع کلامیاں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھے صرف 4/2 منٹ اور چاہئیں۔ میں اگر ان کی جگہ پر ہوں تو دس سال کے بعد میں یہاں پر کھڑے ہونے کی جرأت نہ کروں۔ دس سال حکومت میں رہنے کے بعد بندہ ویسے ہی شرم کر جاتا ہے کہ میں دس سال حکومت کرنے کے بعد یہاں حزب اختلاف میں آیا ہوں تو مجھے کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ wind up کریں پلیز۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان سے کہیں چُپ کر کے بیٹھ جائیں۔ ان کے پاس data ہی نہیں تھا تو یہ کیسے کام کر رہے تھے؟ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان لوگوں کا لاہور میں آخری سکول کب بنا تھا۔ وہ 2015 میں بنا تھا۔ ان کو یہ نہیں پتا کہ سکول کب بنانے ہیں کیونکہ ان کی گورنمنٹ کا کام سکولوں کو تباہ کرنا اور پرائیویٹ سکولوں کو بڑھانا اور پراجیکٹ کرنا تھا۔ یہی ان کا مقصد تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم لاہور میں ایک سونئے پرائمری سکول بنا رہے ہیں۔ ہم یہ سکول 21 کروڑ روپے میں بنا رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور ایک direction دیں کہ Chair کو direct نہیں کیا جا سکتا کہ پوائنٹ آف آرڈر کسی کو دیں یا نہ دیں۔ ماشاءاللہ جناب محمد بشارت راجہ بڑے سینئر ممبر ہیں مگر مجھے افسوس ہوا کیونکہ یہ dictation نہیں دے سکتے Chair کی مرضی ہے وہ جس کو مرضی ہو اسے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں point of explanation پر ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے direction نہیں دی۔ میں نے ایک چیز پوائنٹ آؤٹ کی ہے اور یہ پرانا دور بھول جائیں جب یہ direction لیا کرتے تھے۔ یہ وہ دور بھول گئے ہیں۔ آپ ہمیشہ وزیر قانون سے ڈرتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب مراد راس! wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم 100 پرائمری سکول لاہور میں کھولنے جا رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو یہ پتا چلے کہ یہ 21 کروڑ روپے میں کھل رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"غنڈہ گردی کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی" نعرے بازی)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! پلیز! wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین میں آخری بات کروں گا کہ ہم ایک سو سکول لاہور میں کھول رہے ہیں اس کے علاوہ ہم موبائل سکول بھی لاہور میں لا رہے ہیں۔ موبائل سکول پہلی دفعہ کچی آبادیوں میں introduce کروائے جائیں گے۔ جہاں یہ سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس میں اہم بات یہ ہے کہ یہ سکول 21 کروڑ روپے میں کھل رہے ہیں۔ اگر ان کی سکیموں پر جائیں تو یہ تین سکول نہیں کھول سکتے۔ ہم اسی amount کے اندر ایک سو سکول کھولنے جا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی جناب سے request کی تھی کہ آپ ماشاء اللہ بڑے اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کا اچھا background ہے۔ آپ جب اس چیئر پر بیٹھتے ہیں تو آپ بطور custodian of the House بیٹھتے ہیں۔ اپوزیشن اور حکومت دونوں کو لے کر چلنا آپ کا کام ہے۔ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کروں گا کہ ابھی آپ نے جس طرف نشاندہی کی ہے۔ آپ بھی اس ہاؤس میں بطور اپوزیشن ممبر بیٹھتے رہے ہیں۔ اس وقت رانا محمد اقبال خان سپیکر کے طور پر بیٹھتے تھے، اپوزیشن اس سے زیادہ برا سلوک کرتی تھی اور ہمیشہ Chair نے ہاؤس کے ماحول کو بہتر رکھنے کی کوشش کی کیونکہ جب آپ کسٹودین ہوتے ہیں تو neutrality اور impartiality کو آپ نے make sure کرنا ہوتا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے بھی بات کی تھی کہ رانا محمد اقبال خان dictation لیتے تھے تو حکومتی ممبران یہ کہتے تھے کہ سپیکر صاحب اپوزیشن کو زیادہ وقت دیتے ہیں۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر دوسری بات یہ ہے کہ میرے خیال میں Chair کو گمراہ کرنے کی بات کی جارہی ہے۔ ہم قاعدے اور قانون۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں! پہلے آپ پڑھ لیں پھر میں پڑھ لوں گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب Rule 209. Decision on points of order پر بات آتی ہے تو اس کی sub clause(2) ہے کہ:

(2) **A point of order may be raised in relation to the business before the Assembly at the moment:**

Provided that the Speaker may permit a member to raise a point of order during the interval between the termination of one item of business and the commencement of another if it relates to maintenance of order in, or arrangement of business before, the Assembly.

جناب سپیکر! میرا آپ سے۔۔

جناب چیئرمین: اگر مجھے اجازت دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بات ختم کرلوں تو آپ نے ہی بات کرنی ہے۔ ہمیں تو کبھی کبھی موقع ملتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے بعد میں speech بھی کرنی ہے۔ آپ کی باری ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آج speech کروں گا لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے اس کے بعد کروں گا۔ یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں یہ اپنے اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یہ اپنے حلقوں میں یہ وعدہ کر کے آئے ہیں کہ وہاں پر جو عوامی issues ہیں اور جو جمہوریت کو خطرات ہیں اس کے بارے میں on the floor of the House بات نہیں کریں گے تو اور

کہاں کریں گے۔ اسمبلی کا floor اصل میں debating forum ہے یہاں debate ہوتی ہے اور یہاں سے چیزیں نکلتی ہیں اور policy یہاں سے derive ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس ہاؤس کے لئے، اس ملک کے لئے اور اس ملک میں جو جمہوریت ہے اس کے لئے آپ کو اپنا رویہ اس طرح کا رکھنا ہو گا کہ لوگوں کی بات سنیں۔ آپ کو جو frustration نظر آ رہی ہے تو یہ اس وقت ہوتی ہے جب آپ لوگوں کی زبان بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! میری ایک گزارش سنیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو اور رانا محمد اقبال خان ہمارے بڑے بھائی ہیں، ہم سے سینئر ہیں اور وزیر قانون بھی سینئر ممبر ہیں میری آپ تینوں سے یہ گزارش ہے کہ:

Rule 209. Decision on points of order.-

(2) A point of order may be raised in relation to the business before the Assembly at the moment:

کیا جو بزنس چل رہا ہوتا ہے تو کیا پوائنٹ آف آرڈر اسی پر آتا ہے۔ میری observation میں نہیں آتا۔

> Provided that the Speaker may permit a member to raise a point of order during the interval between the termination of one item of business and the commencement of another if it relates to maintenance of order in, or arrangement of business before, the Assembly.

کیا Provided that the Speaker may permit پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ یہ آپ اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔

(3) A point of order may not be raised before the Speaker has disposed of the earlier point of order.

جب چیئرdispose of کرتی ہے تو اس کے بعد یہ کچھ ہوتا ہے جو آپ کے سامنے ہوا ہے۔

(4) Subject to the provisions of sub-rules (1), (2) and (3), a member may formulate a point of order and the Speaker shall decide whether the point raised is a point of order and, if so, give his decision thereon, and his decision shall be final.

اگلی بات غور سے سنئے گا۔

(5) No debate shall be allowed on a point of order, but the Speaker may, if he thinks fit, hear the members before giving his decision.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہی تو ہم بھی کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں پرno debate لکھا ہوا ہے لیکن کیاdebate نہیں ہوتی؟ یہاںdebate بالکل ہو رہی ہے اورwithout the permission of the Speaker آپ بالکلdebate کرتے ہیں۔

(6) A point of order is not a point of privilege.

(7) A member shall not raise a point of order:-

(a) to ask for information; or

(b) to explain his position; or

(c) when a question on any motion is being put to the Assembly; or

(d) which may be hypothetical; or

(e) that Division Bells did not ring or were not heard.

(8) There shall be no discussion on a decision on a point of order.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: اب اگر ان چیزوں کو آپ observe کریں گے تو پوائنٹ آف آرڈر چلتا رہے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے یہی مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں نے speech کرنی ہے لہٰذا آپ پانچ نہیں بلکہ پندرہ بیس منٹ بڑھائیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بسم اللہ کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ آپ Black's Law Dictionary منگوائیں کیونکہ یہاں جتنی بات ہو رہی ہے یہ ساری ریکارڈ ہو رہی ہے اور future generations نے دیکھنا ہے کہ اس اسمبلی کے اندر کیا گفتگو ہوئی؟ آپ فوری طور پر Black's Law Dictionary منگوائیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو اور ہاؤس نے بھی سمجھ لیا ہے لہٰذا پلیز! اب آپ debate شروع کریں تاکہ ہاؤس کا ٹائم بچے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی debate شروع کرتا ہوں لیکن میری آپ سے گزارش ہے کہ Chair کا روّیہ اس طرح ہونا چاہئے جس طرح ماضی میں رانا محمد اقبال خان کا رہا ہے۔ آپ اعلیٰ روایات کو لے کر چلیں کیونکہ جناب پرویز الٰہی جب Chair پر بیٹھتے ہیں تو وہ ممبران کو پورا ٹائم دیتے ہیں جس پر ہم اُن کو appreciate بھی کرتے ہیں لہٰذا آپ کو بھی ٹائم دینا چاہئے اور روایات کے مطابق آگے چلنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اگر مجھے اجازت ہو تو میں ایک بات کروں؟ ویسے مجھے بات کرنی نہیں چاہئے۔ وزیر قانون! They take advantage of me! میں صرف یہی بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ آپ کی سوچ ہے جس پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین: میں نے تو کہہ دیا ہے I have only courage to say it

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی۔ اب میں ایجوکیشن پر آتا ہوں۔ آج جب ایجوکیشن پر بات ہونی تھی تو آپ یقین کریں کہ میں آج سوچ کر آیا تھا کہ ہم سیاسی point scoring نہیں کریں گے کیونکہ اس کی reason یہ ہے کہ ایجوکیشن ایک ایسا subject ہے جس کے بارے میں قائداعظمؒ نے کہا تھا کہ تعلیم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔ یہ پاکستان کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ میں آج یہ سوچ کر آیا تھا کہ جو کام ہم نے کیا، جو کام ہم سے پہلے والی حکومتوں نے کیا اُس کی continuity ہو۔ دیکھیں، میں بڑا openly بات کروں گا کہ ریسکیو 1122 ہم سے پہلے والی حکومت نے شروع کیا تھا لیکن جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے کہا کہ یہ اچھا پراجیکٹ ہے جس کو ہم ہر ڈسٹرکٹ تک لے کر گئے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کا ظرف تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ بھی بتائیں کہ وزیر آباد کا ہسپتال کہاں گیا؟

MR CHAIRMAN: Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: چودھری ظہیر الدین کبھی سکون بھی کر لیا کریں کیونکہ آپ بڑے سینئر ہیں، ہمارے بزرگ ہیں اور آپ کا ایک احترام ہے۔

MR CHAIRMAN: Please address to the Chair.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آج میں اور ہم سب ممبران اس frame of mind کے ساتھ آئے تھے کہ پاکستان کے حالات کے پیش نظر پاکستان کو آگے لے کر جانے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے جو تعلیم ہے۔ ہم نے آج جو گفتگو سنی ہے یقین کریں کہ آج اگر تعلیم پر بات نہ ہوتی تو ہم آج واک آؤٹ کرتے، باہر سڑکوں پر جاتے کہ ایک منسٹر جس کے پاس تعلیم کا portfolio ہے جس نے لوگوں کے لئے عدم برداشت اور role model بننا ہے لیکن اگر آپ اس کی گفتگو سنیں تو کسی بھی طرح یہ لائق ہے کہ اس کو وزیر تعلیم کہا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House دوسری بات یہ بتا رہا ہوں کہ ہماری یہ باتیں ریکارڈ کر لیں، یہاں پر محکمہ تعلیم کے افسران بھی بیٹھے ہیں کہ منسٹر صاحب نے جتنے بھی initiatives گنوائے ہیں یہ سارے کے سارے میاں محمد شہباز شریف کے شروع کئے ہوئے ہیں بے شک یہ محکمہ تعلیم کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتاتا ہوں کہ جب ہم حکومت میں آئے تھے تب پنجاب کے سکولوں میں 80 لاکھ بچہ تھا، پنجاب کے سکولوں کے اندر مسنگ فسیلٹیز تھیں لیکن ہم نے سکولوں میں انوسٹمنٹ کی جس کا رزلٹ یہ نکلا کہ ہم نے اڑھائی لاکھ سے اوپر میرٹ پر اساتذہ بھرتی کئے لیکن ایک بھی ایسا کیس نہیں ہے جس میں سفارش ہوئی ہو۔ جو اساتذہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے وہ پنجاب کے اندر ایک تعلیمی انقلاب لے کر آئے۔

جناب سپیکر! وقت پورے پنجاب کے سکولوں کا data share کرنا شروع کیا اور dashboards بنائے اس لئے ہر وقت پتا ہوتا تھا کہ کس سکول میں کتنے بچے ہیں، کتنے اساتذہ ہیں اور سکول کی مسنگ فسیلٹیز کیا ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار
کے بنچوں سے "جھوٹ جھوٹ کی نعرے بازی")

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہاں سے ابھی نعرے لگ رہے ہیں لیکن میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ایجوکیشن کا ریکارڈ یہاں پر لائیں، ہاؤس کے ساتھ share کریں اور میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا جو ریکارڈ سے باہر ہو گی۔ ہم نے Cambridge, Oxford and UCL کے ساتھ مل کر ٹیچرز ٹریننگ کے modules بنائے۔ ہم نے star ٹیچر کا آغاز کیا اور best ٹیچرز کو دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں بھیجا جاتا تھا۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! اب جمعتہ المبارک کا خطبہ شروع ہونے والا ہے اس لئے آپ wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر ہمیشہ opening نہیں بلکہ wind up speech کرتا ہے لیکن اگر بات کرنی ہے تو پھر سوموار کو ایجوکیشن پر discussion رکھیں۔ ایجوکیشن پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: آپ پرانی باتیں نہ کریں بلکہ کوئی تجویز دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں۔ آپ ٹائم دیں تو میں بتاؤں ناں۔

جناب چیئرمین: اب wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر ٹائم نہیں ہے تو سوموار کو بھی general discussion رکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، ہم دیکھ رہے ہیں۔ شاید انہوں نے سوموار کو لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی ہوئی ہے جس کو change کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جمعتہ المبارک کے بعد بھی اجلاس کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس پر فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ سوموار کو چونکہ متعلقہ منسٹر نہیں ہوں گے لہٰذا عید کے بعد کسی دن بھی رکھ لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نماز جمعہ کے بعد بحث رکھ لیں۔

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on the Monday the 27th July 2020 at 2.p.m

---

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،27-جولائی2020

(یوم الاثنین،5-ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 9

893

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27۔جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کاایوان کی میز پر رکھاجانا

ایک وزیر وزیراعظم کے گلوبل سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ گولز اچیومنٹ پروگرام، محکمہ جات مواصلات و تعمیرات، ایچ یوڈی اینڈپی ایچ ای، ایل جی اینڈ سی ڈی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے مالی سال2016 تا2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

895

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار، 27-جولائی 2020

(یوم الاثنین، 5-ذی الحج 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ
بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ
كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا
مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ
عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا
وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

سورة الحَجّ 26 تا 28

اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے (26) اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں (27) تا کہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ (28)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ ﷺ کے آستانے کی کیا بات ہے
ایک گھر جو ملے شہر سرکار ﷺ میں
پھر تو ایسے ٹھکانے کی کیا بات ہے
آپ کے آستانے کی کیا بات ہے
کتنے نانا ہیں ان کے نواسے بھی ہیں
پر ابن حیدر علیہ السلام کے نانا کی کیا بات ہے
آپ ﷺ کے آستانے کی کیا بات ہے
فاطمہ علیہا السلام و علی حسن علیہ السلام اور پھر حسین علیہ السلام
پنجتن کے گھرانے کی کیا بات ہے
کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ کے آستانے کی کیا بات ہے

سوالات

(محکمہ اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ اطلاعات وثقافت کے سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2362 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سید عثمان محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج کے

اغراض ومقاصد اور اضلاع میں ان کی برانچز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2362: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج آرٹ اینڈ کلچر کا ادارہ کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ادارے کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اب تک کتنے اضلاع میں اس ادارہ کی برانچز کھولی گئیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس ادارے کے ملازمین کا سروس سٹرکچر کیا ہے اور ان کو کون کون سی مراعات مل رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلعی سطح پر بھی ایسے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر کا ادارہ 2004 میں عمل میں آیا۔

(ب) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر کا صرف ایک ہی ادارہ ہے جو کہ لاہور میں واقع ہے۔ یہ ادارہ پنجابی زبان، فن اور ثقافت کی ترویج و ترقی کے لئے بنایا گیا اس کے اہم اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

- پنجابی زبان، فن اور ثقافت کی ترویج سے متعلقہ پالیسی کے تمام معاملات میں حکومت کی مشاورت کرے گا۔
- پنجاب کے مختلف علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے پنجابی زبان، ادب فن اور ثقافت سے متعلق تحقیقی سرگرمیوں اور پروگراموں کے لئے سہولیات بہم پہنچائے گا اور ان کی سرپرستی کرے گا۔
- کلاسیکی اور جدید پنجابی ادب کی کتابوں کو جمع، محفوظ اور مرتب کرے گا۔ طلباء اور محققین کے لئے جدید سہولیات پر مشتمل حوالہ جاتی کتب خانہ قائم کرے گا۔
- پنجاب کے لوگوں کے فن اور دستکاری کی ترویج کرے گا۔
- لوک فنون، لوک ثقافت، لوک دستکاریوں اور لوک گانوں کو ان کی خالص اور آسان ترین شکل میں محفوظ کرے گا۔
- پنجابی زبان، فن اور ثقافت سے متعلق کتابوں، رسالوں اور ادب کو شائع کرے گا۔
- پنجاب کے عظیم صوفی شعراء کے پھیلائے ہوئے برداشت، امن اور محبت کے پیغام کو فروغ دے گا۔
- پنجابی زبان میں لغات اور انسائیکلوپیڈیا تیار کرے گا یا تیار کرنے کا اہتمام کرے گا۔
- پنجاب کے ادباء و شعرا کے کردار کو وسعت دے گا۔

(ج) اس ادارے میں ملازمین گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق کنٹریکٹ اور مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے علاوہ حکومت پنجاب کے دیگر ملازمین کو ملنے والی مراعات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر کے ملازمین کو بھی مل رہی ہیں۔

(د) اس ادارے کے تحت زبان، فن اور ثقافت کے فروغ کے لئے راولپنڈی اور ملتان میں ایف ایم ریڈیو سٹیشن قائم کئے جا رہے ہیں جن کا دائرہ کار مستقبل میں ڈویژن کی سطح تک بڑھانے کی تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس جواب میں یہ تو بتایا گیا ہے کہ 2004 سے اس ادارے کو عمل میں لایا گیا ہے لیکن ان 16 سالوں میں اس ادارے نے کیا کیا ہے کیونکہ ابھی تک ایک بھی جواب میں نہیں بتایا گیا بلکہ جو بھی جواب دیا گیا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ یہ یہ کام کرے گا اور وہ کام کرے گا لیکن کیا کام کیا ہے اس کے متعلق کسی ایک سوال کی بھی وضاحت نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر انسٹیٹیوٹ 2004 میں قائم کیا گیا اور یہ credit بھی چودھری پرویز الٰہی صاحب کو جائے گا جن کے دور میں بہت سارے ایسے کام ہوئے کہ پنجاب ایک صحیح سمت کی طرف گیا۔

میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس ادارے کا بنیادی مقصد پنجاب کی لینگوئج کے حوالے سے پنجاب کی لوکل ثقافت کے حوالے سے اور پنجاب کے کلچر کے حوالے سے اس کی پروموشن تھا۔ اس ادارے کے تحت دو ایف ایم ریڈیو کام کر رہے ہیں اور ہم ساؤتھ پنجاب میں ملتان میں بھی ایک ایف ایم ریڈیو قائم کرنے کی طرف جا رہے ہیں۔ اس ادارے نے قائم ہونے کے بعد مختلف امور پر جو کام کئے اس کی ساری تفصیل یہاں پر پیش کی گئی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے کسی ایک جز کی تفصیل میں یہ بتادیں جس میں کہا گیا ہو کہ یہ کام کیا ہے کیونکہ پوری تفصیل میں لکھا گیا ہے کہ کام کرے گا۔ مجھے ایک بھی جز میں بتادیں کہ یہ کام کیا ہے؟

MR CHAIRMAN: Let him reply please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کروں کہ جب سے یہ ادارہ بنا ہے تو اس کے تحت بہت سارے کام مرحلہ وار ہو رہے ہیں۔ کچھ پراجیکٹس ایسے ہیں جو پائپ لائن میں ہیں جن کے حوالے سے ہماری working ہے اور میں نے پہلے بھی عرض کی کہ بنیادی طور پر اس ادارے کا مقصد تھا کہ چونکہ ہمارا پانچ دریاؤں کی زمین سے تعلق ہے اور ہم نے پنجاب کی لوکل ثقافت کو، پنجاب کے شعراء کو، پنجاب کے ادب کو، پنجاب کی تمام چیزوں کو promote کرنا ہے اور یہ ادارہ پوری ذمہ داری سے اپنا کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کے ذریعے جتنے مختلف کام کر ہو رہے ہیں ناں وہ میں اپنے فاضل ممبر کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ ادارے میں تشریف لائیں انہیں visit کرواتے ہیں۔ جس طرح سے وہاں ورکنگ چل رہی ہے، جس طرح سے وہاں کام ہو رہے ہیں ہم ان کو دکھاتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک simple سوال کیا کہ اس ادارے نے ابھی تک کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں 9 چیزوں کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ ان 9 میں سے کسی ایک میں بھی کیا کیا ہے۔ یہ مجھے علیحدہ بلا رہے ہیں حالانکہ یہ اسمبلی میں سوال کیا گیا ہے انہوں نے یہاں جواب دینا ہے۔ انہوں نے جواب میں 9 چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں لکھا گیا کہ یہ ثقافت کو promote کرے گا، یہ فنکاروں کو بتائے گا وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے پچھلے دو سالوں میں یا پچھلے چھ مہینوں میں کیا کیا ہے؟ جس ریڈیو کی یہ بات کر رہے ہیں اس کا جواب بھی ذرا سن لیجئے گا کہ اس ادارے کے تحت زبان، فن اور ثقافت کے فروغ کے لئے راولپنڈی اور ملتان میں ایف ایم ریڈیو سٹیشن قائم کئے جا رہے ہیں لیکن ہوا کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ ان دو سالوں میں انہوں نے اب تک کیا کیا ہے؟ میں اغراض و مقاصد سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں کہ آپ نے جو 9 جواب دیئے ہیں ان میں سے ایک کا بھی نہیں بتایا کہ اس میں کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!یہ جتنے جوابات ہیں یہ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ ان تمام پراجیکٹس پر کام ہوتے رہے ہیں۔پاکستان تحریک انصاف کی حکومت 16-اگست 2018 کو قائم ہوئی آپ ہم سے دو سال کا پورا ریکارڈ لے سکتے ہیں میں جناب کو پیش کر دوں گا۔ اغراض و مقاصد سے یہی مراد ہوتا ہے کہ اس کے تحت مختلف کام ہو رہے ہیں۔پنجابی کلچر کے حوالے سے، پنجابی ایجوکیشن کے حوالے سے،پنجاب کے لوک فنکاروں کے حوالے سے میں نے تمام سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔آپ ان دس سالوں کا جواب توخود دیں گے جس میں جناب کی گورنمنٹ رہی ہے۔

جناب نصیر احمد:جناب سپیکر!یہ دو سالوں کا بتادیں اس دوران کون سا کام کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!میں نے تو اپنی گورنمنٹ کے دور کے بارے میں عرض کر دیا ہے کہ جو اس ادارے کے اغراض و مقاصد تھے ہم اس کے عین مطابق کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین:جناب نصیر احمد!میں آپ کی بات غور سے سن رہا ہوں تو آپ کا interfere کرنا بنتا نہیں ہے۔آپ پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں پھر اس کے بعد بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!اگر آپ موصوف کا سوال دیکھیں گے تو اس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج کے اغراض ومقاصد کیا ہیں تو میں نے ان کے سوال کے مطابق جواب دیا ہے اور جو انہوں نے حکم فرمایا ہے ہم نے اس کے عین مطابق جواب دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد:جناب سپیکر!میری چھوٹی سی گزارش ہے کہ لابی سے پرچی آئی ہے اور انہوں نے پڑھ کر سنادی ہے۔میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال میں 9 جوابات آئے ہیں کہ ہم یہ یہ کام کریں گے۔

جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ 16 سالوں کا اگر یہ جواب نہیں دینا چاہتے تو یہ ان دو سالوں میں کسی ایک کام کا جواب دے دیں جو اس ادارے نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں پہلے بھی بات کر سکتا تھا لیکن چونکہ یہ آپ کی صوابدید ہے اور آپ کہہ بھی چکے تھے۔ میں یاد دہانی کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چھ ماہ یا سال پہلے ایڈوائزری کمیٹی میں بات ہوئی تھی جس پر سپیکر صاحب نے لگاتار عملدرآمد کرایا تھا کہ جو ممبر تشریف نہیں لاتے تھے ان کے سوال dispose of ہو جاتے تھے۔ اس کے پیچھے sprit یہ تھی اور اس لئے منع کیا گیا تھا کہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنا ہوم ورک نہیں کرتے اور یہاں آ کر کسی کے سوال پر on his behalf کہہ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ پچھلا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ جو ممبر نہیں آتے رہے ان کے تمام سوالات dispose of ہوتے رہے ہیں، آپ اپنے سیکرٹری صاحب سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر میں یاددہانی کرواتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ جو ممبر سوال کرتے ہیں ان کو back ground کا پتا ہوتا ہے، ان کے ضمنی سوالات میں بھی جان ہوتی ہے لیکن جنہوں نے ہوم ورک نہیں کیا ہوتا انہوں نے صرف ٹائم لینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ آپ کی صوابدید ہے کہ آپ اجازت دیں لیکن جو ہمارے سپیکر صاحب نے روایت قائم کی ہے This House is governed by rules and traditions شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2503 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

اگست2018 تا اپریل2019 تک

آرٹسٹ سپورٹ فنڈز سے فنکاروں کو مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*2503: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اپریل 2019 تک آرٹسٹ سپورٹ فنڈز سے کتنے فنکاروں کو مالی امداد کے چیک دیئے؟

(ب) ان فنکاروں کا کن کن شہروں سے تعلق ہے اوران کو کتنی کتنی مالی امداد کے چیک جاری کئے گئے؟

(ج) حکومت مالی سال 20-2019 میں کتنے فنکاروں کو مالی امداد کے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اپریل 2019 اور بعد ازاں 30- جون 2019 تک آرٹسٹ سپورٹ فنڈز سے 121 فنکاروں کو مالی امداد کے چیک دیئے۔

(ب) مستحق فنکاروں کا تعلق پورے پنجاب سے ہے۔ فنکاروں کو دی گئی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقم	آرٹسٹ کی تعداد
پانچ لاکھ روپے	لاہور4، رحیم یار خان1 (5)
تین لاکھ روپے	لاہور4، ملتان 1 (5)
دولاکھ روپے	لاہور3
ایک لاکھ روپے	لاہور7
بیس ہزار روپے	لاہور8، راولپنڈی 1 (9)
25ہزار روپے	لاہور2، ڈی جی خان63، بہاولپور1 (66)
30ہزار روپے	لاہور9، شیخوپورہ1، ملتان1 رحیم یار خان1، سیالکوٹ 1(13)
40ہزار روپے	لاہور3، شیخوپورہ 1 (4)
50ہزار روپے	لاہور6، رحیم یار خان1، مظفر گڑھ1 (8)
60ہزار روپے	سرگودھا1

(ج) حکومت پنجاب نے موجودہ مالی سال 20-2019 میں مبلغ 80 ملین روپے کی رقم سینئر اور مستحق فنکاروں کی مالی امداد کے لئے مختص کی ہوئی ہے۔ مالی امداد کی تقسیم کا طریق کار وضع کرنے کا اختیار وزیر اعلیٰ کی تشکیل کردہ کمیٹی کو ہوتا ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دے دی ہے۔ کمیٹی جن فنکاروں کو مستحق قرار دے گی اُن فنکاروں کو مالی امداد کی تقسیم بلا تاخیر حسبِ ضابطہ شروع کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے ہے کہ وہ پالیسی کیا ہے جس کے تحت گرانٹ دی جاتی ہے اور اس پالیسی کو on the floor of the House update کیا جائے؟ اس لسٹ میں جو لوگ mention کئے گئے ہیں کچھ لوگوں کو پانچ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں، کچھ کو تین لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور کچھ کو دو لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔

Mr Speaker! I am sure there is some policy which is being followed and I want to know the Authority who gives the grant. Is the Authority a single person or is it a Committee that is formed and where are the rules and procedure for the Committee?

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ یہ نوٹیفکیشن 30- ستمبر 2019 کو ہوا جس میں چیف منسٹر پنجاب ایک کمیٹی format کرتے ہیں جس کو منسٹر اطلاعات و ثقافت چلاتے ہیں۔ یہ کمیٹی دس لوگوں پر مشتمل ہے۔ ہم نے پنجاب بھر میں ایک معیار fix کر دیا، person to person چیزیں vary کرتی ہیں اگر کوئی فنکار جس نے ملک کا نام بڑی سطح پر روشن کیا اس کے لئے کیٹیگری علیحدہ ہے، کچھ فنکار جو چھوٹے لیول پر کام کر رہے ہوتے ہیں ان کے لئے کیٹیگری مختلف ہے۔ اس کمیٹی کے پاس تمام درخواستیں ان کے ڈسٹرکٹ کے ذریعے آتی ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں آٹھ آرٹس کونسل کام کر رہی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر اور ڈائریکٹر آرٹس کونسل وہاں سے ہی درخواست verify کرکے اس کمیٹی کو بھیجتے ہیں۔ کمیٹی کا ماہانہ اجلاس ہوتا ہے اور ہم بڑے foolproof طریقے سے scrutinize کرکے یہ distribute کرتے ہیں کہ کس فنکار کا کتنا حق بنتا ہے۔ ان کی disease کے حوالے سے علیحدہ arrangement ہے اور اگر کسی فنکار کے بچوں کی شادی ہے تو اس کی کیٹیگری علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہاں تین سوالات کئے اور ہم نے تینوں سوالات کے بڑے واضح جوابات دیئے ہیں۔ ہمارے پاس ایک ایک فنکار کی لسٹ موجود ہے جس طرح سے ان کو کراس چیکس دیئے گئے ہیں وہ موجود ہیں۔ ہم نے foolproof طریقہ اپنایا ہوا ہے اور پنجاب بھر کے لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! According to my information the Committee has been notified only a couple of months back and my question was put in 2018 and it has come now on the floor یہ کمیٹی کب notify ہوئی؟

Who are the members of the Committee and what are the criteria for allocation? So please present it into the House.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! یہ کمیٹی کا نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہے آپ کی اجازت سے میں اپنی محترمہ ممبر کو پیش کر دیتا ہوں یہ اس کو دیکھ لیں، اس کمیٹی میں وہ لوگ ہیں جو اسی ادارے کے ساتھ منسلک ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ہاؤس کو بتائیں کہ یہ کب notify ہوئی؟ میرا سوال 2018 میں تھا اور اب 2018 تا 2019 تک جو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے وہ کب دیئے اور یہ کمیٹی کب notify ہوئی؟

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ سوال تو 20-2019 کا ہے اور جز (ج) میں لکھا ہوا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس میں دونوں cover ہو رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ انہوں نے جو سوالات کئے ان کے سیر حاصل جوابات اس میں موجود ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی نیا سوال کرنا ہے تو اس کے مطابق یہ نیا سوال جمع کروا دیں ہم اس کے بھی جوابات دینے کے پابند ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس میں پڑھیں کہ 19-2018 کی detail ہے اور اب تک کی بھی detail ہے جبکہ کمیٹی کا نوٹیفکیشن ابھی کچھ مہینے پہلے ہوا ہے جو پچھلے پورے سال لوگوں کو پیسے دیئے گئے اس کا فیصلہ کون کر رہا تھا تب تو کمیٹی exist ہی نہیں کرتی تھی؟

Mr Speaker! Who was making the decision? I think this matter has to be looked into because who is making the decision?

جناب چیئرمین: محترمہ! انہوں نے 19-2018 کا بھی دیا ہوا ہے اور 20-2019 کا بھی دیا ہوا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ ذرا ان کو پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! مختلف فنکاروں کو مختلف ڈسٹرکٹس میں جو رقوم تقسیم کی گئی ہیں ان کی درخواست پر scrutiny کے ذریعے تو اس میں پانچ لاکھ روپے کی رقم لاہور کے چار، رحیم یار خان کے ایک آرٹسٹ کو دی گئی۔ تین لاکھ روپے کی رقم اسی پالیسی کے تحت لاہور کے چار اور ملتان کے ایک آرٹسٹ کو دی گئی۔ دو لاکھ روپے کی رقم لاہور کے تین آرٹسٹ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ دو لاکھ روپے کی رقم لاہور کے تین لوگوں کو اور ایک لاکھ روپے لاہور کے سات لوگوں کو دیئے گئے۔ اسی طرح 20 ہزار روپے لاہور کے آٹھ اور راولپنڈی کے ایک شخص کو دیئے گئے۔ 25 ہزار روپے لاہور کے دو، ڈی جی خان کے 63 اور بہاولپور کے ایک آرٹسٹ کو دیئے گئے۔ اسی طرح سے 30 ہزار روپے مختلف فنکاروں کو دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے عرض کیا کہ میری محترمہ بہن صحیح طرح سے شاید سن نہیں سکیں۔ یہاں ہمارا جو آرٹس کونسل کا سسٹم بنا ہوا ہے اس میں جو ڈائریکٹر آرٹس کونسل ہیں ان کے پاس سب سے پہلے درخواست جاتی ہے۔ اس میں فنکاروں کے لئے معیار یہ بنایا گیا کہ اس کی عمر 50 سال سے کم ہو، اس کی آمدن پندرہ ہزار سے کم ہو اور وہ یہ ثبوت دے کہ وہ آرٹسٹ ہے اور باقاعدہ تھیٹر کے ساتھ attach ہے۔ یہ foolproof نظام ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے ان کو جواب بڑا satisfactory دیا ہے۔ اگر یہ کوئی نیا سوال پوچھنا چاہتی ہیں تو نیا سوال جمع کروا دیں۔ میری طرف سے یہ مکمل جواب اس ہاؤس میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3262 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

3262*: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) حکومت فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) 15-اگست 2018 سے 15-اگست 2019 تک ان فنکاروں کی فلاح کے لئے کون سے منصوبوں پر کام کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت فنکاروں کی تربیت کے لئے کوئی ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) حکومت پنجاب فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے ایسے اقدامات کرتی ہے جس سے فنکاروں کو روزگار کے مواقع ملیں اور فنی خدمات کو جلا ملے۔ حکومت نے فنکاروں کی فلاح کے لئے آرٹسٹ سپورٹ فنڈ قائم کیا ہے جس کے تحت فنکاروں کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے۔

(ب) 15-اگست 2018 سے 15-اگست 2019 کے سال میں فنکاروں کی فلاح کے لئے حکومت پنجاب نے آرٹسٹ سپورٹ فنڈ کے اجراء کے لئے مہم شروع کی جس کے تحت اُن کی رجسٹریشن، فہرستوں کی تکمیل سکروٹنی grievances redressal کے بعد 5,000 روپے ماہانہ کے حساب سے payment کر دی گئی۔ اس کے علاوہ فنکاروں کی رجسٹریشن کے لئے ایپ ڈیزائن کر لی گئی ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب آرٹس کونسل، راولپنڈی ڈویژن، ملتان ڈویژن، فیصل آباد ڈویژن، ساہیوال ڈویژن میں فنکاروں کی تربیت کے لئے اکیڈمیاں بنائی گئی ہیں جن میں فنکاروں کی صلاحیتوں کو سنوارنے کے لئے ان کی تربیت کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کے زیر اہتمام لاہور آرٹس کونسل (الحمرا) میں اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس ایک ادارہ قائم ہے جہاں پر ابھرتے ہوئے فنکاروں کو تربیت دی جاتی ہے تاکہ ان کے فن کو فروغ مل سکے۔ پنجاب کونسل آف دی آرٹس، راولپنڈی ڈویژن، ملتان ڈویژن، فیصل آباد ڈویژن، ساہیوال ڈویژن میں فنکاروں کی تربیت کے لئے اکیڈمیاں بنائی گئی ہیں جن میں فنکاروں کی صلاحیتوں کو سنوارنے کے لئے ان کی تربیت کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! پہلے تو یہ کہ انہوں نے جو سوال کا جواب دیا ہے بالکل میں اس سے satisfy نہیں ہوں کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ دو سال سے آئے دن فنکار باہر روڈز تک پہنچ گئے ہیں، ان کے لئے کوئی فلاح و بہبود کا کام نہیں ہو رہا اور یہ پانچ ہزار روپے کا چیک دے رہے ہیں وہ بھی ان لوگوں تک نہیں پہنچ رہا وہ بہت تھوڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کا رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے، فنکار کس طرح سے ان سے رابطہ کرتے ہیں اور یہ کس طریقے سے فنکاروں کو رقم پہنچا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے اور میں اب بھی humbly عرض کر رہا ہوں کہ ڈویژن کی سطح پر آرٹ کونسل کا جو سسٹم بنا ہوا ہے اگر محترمہ چاہیں تو میں ان کو 1400 لوگوں کی لسٹ فراہم کر سکتا ہوں جو پنجاب کے مختلف حصوں میں اپنے فنکارانہ جوہر دکھا رہے ہیں۔ ہمیں یہ کریڈٹ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو دینا پڑے گا کہ انہوں نے ماہانہ بنیادوں پر یہ package کا سسٹم کیا۔ اس میں جتنے لوگ موجود ہیں وہ تمام certified لوگ ہیں۔ ان کو verify کیا گیا ہے اور ان کو ماہانہ امداد کے باقاعدہ cross cheques دیئے جاتے ہیں ۔اس کے علاوہ جو فنکار ذاتی حیثیت میں کوئی request کرتا ہے اس کی کوئی مجبوری ہے تو ہماری حکومت ہمیشہ سے پنجاب کے ثقافت کے ساتھ، پنجاب کے فنکار کے ساتھ اور پنجاب کے آرٹسٹ کے ساتھ اسی طرح سے کھڑی ہے جس طرح معاشرے کے دیگر محروم طبقوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ یہ بات غلط ہو گی کہ ہم کہیں کہ اپنے فنکاروں کو سپورٹ نہیں کر رہے۔ اتنا شاندار میکنزم ماضی میں کبھی نہیں بنا جتنا اس گورنمنٹ نے بنایا ہے۔ COVID-19 کی وجہ سے اگر تھیٹرز میں بندش لگی تو وہ ہمارے WHO کے SOPs ہیں جس کی وجہ سے ہماری problem بنی وہ بھی وزیر اعلیٰ کے گوش گزار کر دیا گیا ہے۔ انشاءاللہ یہ جو panic کی صورتحال فنکاروں کے حوالے سے ہے وہ بھی بہتر ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا ضمنی سوال۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑی details میں جواب دیا ہے لیکن کاش یہ بات بالکل سچ بھی ہوتی۔ آپ بیان دیکھیں کہ چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ فنکاروں کے ساتھ حکومت فنکاریاں نہ کرے تو بات یہ ہے اگر یہ اتنا اچھا ان کے ساتھ سلوک کر رہے ہوتے تو آپ دیکھیں ہر روز فنکارز جو دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور سڑکوں پر اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم! یہ تو آپ کا concern ہے پلیز! آپ سوال کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئر مین: Let it be آپ نے سن لیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین نے آپ کو بتایا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا اس میں سوال ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: چلیں! آپ بات کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا ہے کہ پانچ ہزار روپے ماہانہ ادا کئے جاتے ہیں۔ ابھی چودھری ظہیر الدین نے میرے سوال کرنے پر اتنی لمبی تقریر کر دی۔ میرا اس پر ایک سوال جو غیر نشان زدہ سوالات میں ڈال دیا گیا۔ اس میں ٹوٹل پانچ سوالات آئے ہیں لیکن پھر بھی سوال کو غیر نشان زدہ سوالات میں ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے بتایا ہے کہ صرف دو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں جس میں ایک کا نام محترمہ ناہید منیر نیازی صاحبہ جو بیوہ ہیں اور ایک سجاد حیدر کشور صاحب ہیں یعنی دو سالوں میں پانچ پانچ لاکھ روپے ٹوٹل دس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری توجہ دیں یہ ذرا غور طلب سوال ہے کہ جو جواب دیا گیا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ صرف دس لاکھ روپے دو سالوں میں دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ کا جو سوال آیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں تو میرا سوال صرف یہ ہے کہ یہ ذرا اس کی وضاحت کر دیں کہ دو فنکاروں کو دیئے گئے ہیں یا 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں کون سا جواب درست ہے دونوں جواب اس کے اندر ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کی توجہ کے لئے عرض کروں گا کہ انہوں نے اس specific date میں سوال کیا تو اس specific date میں ان دو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے اور باقی اس وقت سے لے کر نوٹیفکیشن تک 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے۔ اگر آپ اپنے سوال کو پڑھیں گے تو ہم نے آپ کے سوال کے مطابق اس کا جواب دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک۔ یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے اداکاروں اور فنکاروں کو پیسے دیئے گئے اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ دس لاکھ روپے دیئے گئے۔ اس سوال کے اندر بھی جو پہلے ہوا اور اب بھی ہوا تو وہ لکھا ہوا ہے کہ 15۔اگست 2018 سے،

جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جس طرح فنکاروں کے نام نہیں دیئے گئے اور ہر سوال کے اندر contradiction ہے 100 فیصد 121 فنکاروں کو پیسے نہیں دیئے گئے۔ یہ purely فراڈ کیا گیا ہے کسی فنکار کو پیسے نہیں دیئے گئے صرف دو یا تین فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کا concern ہے آپ سوال کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ان تینوں سوالوں کے اندر ان سالوں میں جو پیسے دیئے گئے ہیں کیا موصوف پارلیمانی سیکرٹری sure ہیں کہ 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں یا صرف دو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں یہ on the floor of the House بتا دیں تو اس کے بعد بات clear ہو جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں نے جو in the House عرض کی ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز documented ہے ہم نے شہنشاہ اکبر کی طرح نظام نہیں چلایا ہم پاکستان کی عوام اور پاکستان کے اداروں کو answerable ہیں۔ اخبار اشتہار ہوا اور اخبار اشتہار کے بعد پنجاب میں 1800 ایپلی کیشنز آئیں تو اس میں سے 1400 لوگوں کو scrutinize کر گئے یہ فنڈز دیا گیا جو 121 فنکاروں کو پنجاب میں امداد دی گئی اس کا ایک ایک فنکار جس نے چیک receive کیا وہ بھی موجود ہے اور ان کے اکاؤنٹ میں shifting کا process بھی موجود ہے اگر میرے فاضل دوست چاہیں گے تو میں ان کو divisionally ساری تفصیل علیحدہ دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3468 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4510 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں آرٹ کلچر کے تحت ڈراموں کو پیش کرنے سے قبل ان کے سکرپٹ کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*4510: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام آرٹ کلچر میں جو ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں ان ڈراموں کے عنوانات اور کہانیاں (سکرپٹ) کی منظوری پیش کرنے سے قبل حاصل کی جاتی ہے تو اس کی منظوری کون دیتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت صوبہ بھر کے اکثر آرٹ گیلری میں جو ڈرامے پیش کئے جا رہے ہیں ان کے عنوانات کہانیاں (سکرپٹ) سے نوجوان نسل میں غلط مطلب جا رہا ہے اور نوجوان نسل کی اصلاح کی بجائے ان کو غلط راہ کی طرف چلایا جا رہا ہے خاص کر ایسے ڈرامے جس کی کہانی ساس بہو کے جھگڑوں سے شروع ہو کر طلاق پر ختم ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے تمام ڈراموں کو کسی بھی آرٹ گیلری میں پیش کرنے سے قبل اس کی مکمل چھان بین کرے اور اس کے بعد اس کو پیش کرنے کی اجازت ہو اس پر غور کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) ڈرامیٹک پرفارمنس ایکٹ 1876 کے مطابق ڈراموں کی پیشکش کے قواعد اور طریق کار وضع کر دیا گیا ہے۔ لاہور آرٹس کونسل میں جو اسٹیج ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں ان کے عنوانات اور سکرپٹ کی منظوری پیش کش سے پہلے سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی سے حاصل کی جاتی ہے جس میں ادب، تھیٹر، اداکاری اور ہدایتکاری کے شعبے سے وابستہ نامور فنکار شامل ہیں۔

(ب) درست نہیں ہے۔ لاہور آرٹس کونسل میں جو اسٹیج ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں ان میں اصلاحی پہلو کو ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے اور سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی کے اراکین خصوصی طور پر معاشرتی اصلاح پر مبنی مسودوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان دنوں کورونا کے باعث مارچ 2020 سے ڈراموں کی پیشکش کا سلسلہ معطل ہے۔ حکومت جب اجازت دے گی اس کا آغاز کیا جائے گا۔

(ج) اس تجویز پر پہلے ہی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی کے رکن کی منظوری کے بعد اور پیش کش سے پہلے ڈرامے کو باقاعدہ سنسر کیا جاتا ہے اور پیشکش کے دوران بھی اس کی مانیٹرنگ کی جاتی ہے تاکہ کوئی خلاف ورزی نہ ہو۔ خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ فنکار اور ہدایتکار کے خلاف ہوم ڈیپارٹمنٹ کے احکامات کی روشنی میں تادیبی کارروائی کی جاتی ہے جس میں پابندی اور جرمانہ بھی شامل ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں میرا ضمنی سوال ہے کہ 1875 کے ایکٹ کا ذکر کیا گیا ہے اور ایکٹ کے تحت ہمیں یہ جواب دیا جا رہا ہے اس ایکٹ کے تحت ہی ہم لوگ ڈراموں کا موضوع واضح کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ یہ جو ایکٹ 1875 ہے یہ سوا سو سال پرانا ایکٹ ہے تو سوا سو سال پہلے تو اس طرح کے ڈانسز ہوتے تھے اور نہ ہی اس طرح کے لچر قسم کے ڈائیلاگ ہوتے تھے یہ کلچر دس سے پندرہ سال پہلے آیا ہے کسی نے توجہ نہیں دی۔ ہمیں اپنی حکومت سے پوری امید ہے کہ اس ایکٹ پر توجہ کی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ایکٹ کو بدلہ جائے اور نوجوان نسل۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! سوال کیجئے گا۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس ایکٹ پر کب نظر ثانی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ان کا concern ہے آپ ذرا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ یہ پنجاب ایکٹ 1975 ہے وہ شاید کوئی تحریر میں غلطی ہوگئی ہو۔ یہ ایکٹ 1975 میں بنا جو کہ پنجاب آرٹ ایکٹ 1975 ہے۔

جناب سپیکر! دوسری میں ایک اور عرض کر دوں کہ جیسے میری بہن نے فرمایا کہ کیا ہم اپنے اخلاقی اقدار، معاشرتی رؤیوں، ہمارے religion اور پاکستان کے حوالے سے careful ہیں تو بالکل 100 فیصد پنجاب کی کسی آرٹ کونسل میں کوئی ایسا play کرنے کی اجازت نہیں ہے جو ہمارے اقدار کے خلاف ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سوال الیکٹرانک میڈیا کے حوالے سے ہے وہ فیڈرل لیول کا سوال ہے اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ الیکٹرونکس میڈیا اور ٹی وی پر لیکن پنجاب کی حد تک پنجاب آرٹ کونسلز میں تمام verify ہو کر پہلے سکرپٹ پڑھا جاتا ہے، اس کو verify کیا جاتا ہے اگر وہ کسی بھی طرح ہمارے اخلاقی اقدار کے خلاف ہو تو اس کو play کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اگلا سوال۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں جز(ب) کی طرف آؤں گی۔ ادھر میرا اشارہ سٹیج ڈراموں کے بارے میں ہے وہ ابھی جناب محمد ندیم قریشی نے بتایا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے لیکن ٹی وی ڈراموں پر بھی اور یہ سٹیج ڈراموں پر اس کے topics پر نظر ثانی کی جانی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ تو انہوں نے فرما دیا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! جز(ج) سے میں مطمئن ہوں اور اس کا بالکل صحیح جواب دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4572 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: آرٹس کونسل کی تعمیری لاگت اور سال 19-2018 کے لئے ثقافتی پروگرام کے انعقاد پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4572: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں آرٹس کونسل کا دفتر کہاں واقع ہے اور یہ کب قائم کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 19-2018 میں آرٹس کونسل ساہیوال اور اس کے زیر سایہ کون کون سے ادارے کام کرتے ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 کے لئے مختص فنڈ میں سے کون کون سے ثقافتی پروگرام منعقد کئے گئے ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل کا دفتر جناح ہال نزد ڈی پی او آفس ساہیوال واقع ہے ضلعی حکومت ساہیوال نے 28۔جنوری 2014 کو جناح ہال کی عمارت ساہیوال آرٹس کونسل کے سپرد کی۔ یہ عمارت سال 1966 میں قائم ہوئی، جس پر ہونے والے اخراجات کا ریکارڈ کونسل ہذا کے پاس نہ ہے۔

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل ایک ڈویژنل سطح کا ادارہ ہے۔اس کے زیر انتظام کوئی ذیلی ادارہ نہ ہے۔

(ج) سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا اور اس میں بتایا گیا ہے کہ ساہیوال آرٹ کونسل ایک ڈویژنل سطح کا ایک ادارہ ہے تو میں آپ کے توسط سے جناب پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈویژنل سطح کا جو ادارہ ساہیوال آرٹ کونسل ہے اس میں ساہیوال، پاکپتن اور اوکاڑہ بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال میں تو پروگرام کا بتایا ہے تو میں آگے discuss کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکپتن اور اوکاڑہ میں کیا کیا arrangement کئے اور کیا کیا پروگرامز کئے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! چونکہ آرٹ کونسل کا سسٹم ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ہے اور یہ جناب عثمان احمد خان بزدار کی گورنمنٹ کا پلان ہے کہ ہم اس کو آئندہ آنے والے دنوں میں ڈسٹرکٹ کی سطح پر لے کر جائیں گے۔ ساہیوال جو آرٹ کونسل ہے اس کا 2004 سے قیام عمل میں آیا اور یہ پورے ڈویژن کو cover کر رہی ہے وہاں جتنی بھی activities ہو رہی ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہے اور یہ ایک ایک activities کی پچھلے 23 سالوں کی تفصیل ساتھ لف ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ جناب محمد ارشد ملک پڑھیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی بھی function attend نہ کیا ہو۔ اگر یہ وہاں function attend کریں گے تو ساہیوال آرٹ کونسل پاکپتن، بورے والا، وہاڑی سب علاقے کو cover کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال تو کر لیتے ہیں جواب سنتے نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری! اتنی روانی سے گفتگو فرما رہے تھے اور تالیاں بج رہی تھیں پتا نہیں انہوں نے کیا جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ محو گفتگو تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں محو گفتگو نہیں تھا ہم اسی پر discuss کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ اگلا سوال کر لیں آپ کا ایک سوال ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے ایس توں بعد ویسے ہی ویل اے گھنٹہ کتھے گزارنا اے سانوں سوال تے کر لین دیو آج تے چھ سوال کر لین دیو۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا اور پاکپتن تو ویسے ہی discussion سے باہر ہے، ہمیں پاکپتن کا بڑا ادب و احترام ہے، میں پاکپتن کی بات کرتا ہی نہیں ہوں اگر پارلیمانی سیکرٹری نہیں بتانا چاہتے تو میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اخراجات بتائے گئے ہیں میرے بھائی نے یہ بڑے زور شور سے بتایا ہے۔ میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا شکریہ پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی تو میں آپ کے توسط سے ان سے سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے سوال سن لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تو پہلے کیا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں بسم اللہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا اُس میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ جشن میوزیکل پروگرام تین روزہ فیسٹیول پر -/136978 روپے خرچہ آیا ہے، سُر تال پروگرام مقابلہ پر ایک لاکھ روپے خرچہ آیا ہے اور میں یہ آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں یہ جو انہوں نے بڑے بڑے پروگرام کہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی مختصر بات کرتا ہوں یہ 2019 میں رقص و کلام کی تقریب پر ایک لاکھ 39 ہزار روپے خرچہ آیا ہے اور پنجاب لوک فیسٹیول ہے۔ اس پر 2 لاکھ 33 ہزار روپے خرچہ ہے، محفل موسیقی پر -/136986 روپے خرچہ آیا ہے اور میں ایک اور خرچہ آپ کے گوش وگزار کرنا چاہتا ہوں دو روزہ بین الاقوامی ثقافتی کانفرنس اُس پر -/738270 روپے خرچہ آیا ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو tax payers کا پیسا ہے یہ رقص و سرور پر خرچ ہو رہا ہے یہ جو فرما رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب ارشد ملک! شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! جواب دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کی کوئی اتھارٹی ہے جس سے انہوں نے منظوری لی ہو اور اس کا انہوں نے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ کی بات سمجھ گئے ہیں وہ جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میرے فاضل ممبر نے بڑا اچھا سوال فرمایا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین !انہوں نے بڑا اچھا سوال فرمایا تھا کیونکہ ان کا تعلق ساہیوال سے ہے ان کا حق بنتا ہے کہ یہ اپنے شہر میں ہونے والی سماجی، سیاسی اور مذہبی تقریبات کے حوالے سے سوال کریں اور انہوں نے سوال کیا اور ڈیپارٹمنٹ نے چالیس پروگرامز جو یہاں مختلف دور میں ہوتے رہے ہیں اور وہ تمام کے تمام پروگرام پنجاب کے کلچر کے عین مطابق رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان ڈے پر، یوم آزادی پر اور religious activities ہوئیں اور اس میں بہت سارے پروگرامز وہ ہیں جو sponsored programmes ہیں شاید جناب محمد ارشد ملک لاہور میں زیادہ رہتے ہیں تو یہ جتنے پروگرام ہیں یہ ان کے شہر میں ہوئے، وہاں کے لوکل لوگوں نے اس سے entertainment لی اور میں ایک اور عرض کردوں کہ ان چالیس پروگراموں کے جو ٹوٹل expense ہوئے وہ 19 لاکھ something ہیں۔ یہ اُس تنخواہ سے کم رقم بنتی ہے جو پچھلے زمانے میں آئی ٹی کے ہیڈ کو بٹھا کر دی جاتی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، اب وقفہ سوالات ختم کرتے ہیں اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اداکاروں اور فنکاروں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

197: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر ثقافت واطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے اداکاروں اور فنکاروں کو مالی امداد یا اعزازیہ دیا گیا ہے ان اداکاروں اور فنکاروں کے نام اور مالی امداد واعزازیہ کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

یکم اگست 2018 سے اب تک محترم سجاد حیدر کشور اور محترمہ ناہید منیر نیازی بیوہ منیر نیازی کو مبلغ پانچ پانچ لاکھ روپے آرٹسٹ سپورٹ فنڈ سے بطور مالی امداد / اعزازیہ دیا گیا ہے چیکس کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظام اداروں کی تعداد، افسران اور پروگراموں سے متعلقہ تفصیلات

695: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظام کون سے ادارے کام کر رہے ہیں، ان کی تعداد بتائیں اور اس محکمہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) آرٹس کونسل ساہیوال میں کون کون سے پروگرام کروائے جاتے ہیں اس پروگرام کے لئے کیا شرائط رکھی گئی ہیں اور کیا کوئی SOP بھی بنائے گئے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس آرٹس کونسل کے تحت سال 18-2017 میں کون کون سے پروگرام منعقد کئے گئے اور ان پروگرام پر کتنے اخراجات آئے اور ان سے کتنی آمدن حاصل ہوئی۔ اس آمدن سے حکومت کو کیا فائدہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل ڈویژنل سطح کا ادارہ ہے اس کے زیر انتظام کوئی ذیلی ادارہ نہ ہے ڈائریکٹر کے علاوہ بھرتیوں پر پابندی اور ہیومن ریسورسز کی کمی کی وجہ سے تمام عملہ یومیہ اجرتی ملازمین کے طور پر کام کرتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تاریخ تعیناتی
1۔	ڈائریکٹر	بی ایس18	14-05-2018
2۔	جونیئر کلرک	بی ایس11	01-03-2017
3۔	بکنگ کلرک	بی ایس7	12-06-2015
4۔	پینٹر اینڈ پالیشر	بی ایس5	02-10-2017
5۔	سٹیج ایڈ	بی ایس4	23-02-2015
6۔	دفتری	بی ایس4	01-03-2016
7۔	نائب قاصد	بی ایس1	02-10-2017
8۔	نائب قاصد	بی ایس1	02-10-2017
9۔	گارڈ	بی ایس1	08-03-2016
10۔	خاکروب	بی ایس1	15-07-2016

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل میں پنجاب کونسل آف دی آرٹس کے ایکٹ 1975 کے تحت فنون لطیفہ، موسیقی، ادب، ڈرامہ اور قومی و معاشرتی ہم آہنگی کے حوالے سے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

(ج) ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر سایہ مالی سال 2017-18 میں ہونے والے پروگرامز، اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پروگرام	کل اخراجات	کل آمدن
73	367638	1212729

مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 584 جناب نور الامین وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 585 محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

خانیوال میں پسند کی شادی پر میاں بیوی کا قتل

585۔ محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام ٹی وی چینل مورخہ 18۔ جولائی 2020 کی خبروں کے مطابق خانیوال سے اپنے گاؤں جانے والے میاں بیوی کو نامعلوم افراد نے 10/88۔ آر کے نزدیک فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کن افراد کے خلاف درج ہوا ہے اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ مورخہ 19۔ جولائی 2020 کو وقوع پذیر ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 20/407 مورخہ 19۔ جولائی 2020 کو باجرم 302,311,148,149 ت پ تھانہ سٹی خانیوال میں درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس مقدمہ میں چار ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا جن چار میں سے ملزم محمد جاوید وہ main ملزم تھا اُس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اُس سے تفتیش کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی نشاندہی پر باقی ملزمان کی گرفتاری بھی جلد عمل میں آ جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو جائے تو یہ ایک رپورٹ پیش کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر اعظم کے گلوبل سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ گولز اچیومنٹ پروگرام، مواصلات و تعمیرات، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی برائے مالی سال 2016 تا 2018 پر سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Special Audit Report on the Accounts of Prime Minister's Global Sustainable Development Goals Achievement Programme C&W, HUD&PHE, LG&CD Departments and Cholistan Development Authority for the Financial Year 2016-2018.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 21 چودھری مسعود احمد کی ہے۔ جی، چودھری مسعود احمد آپ اسے پڑھ دیں۔

ایس ڈی او سب ڈویژن عباسیہ لیاقت پور کی معزز ممبر اسمبلی سے بدتمیزی

چودھری مسعود احمد: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ سب ڈویژن عباسیہ لیاقت پور کے ایس ڈی او اریگیشن تیمور ناصر کی پانی کی متعدد شکایات اور کرپشن پر میری میٹنگ مورخہ 10۔جولائی2020 کو چیف انجینئر اریگیشن آفس بہاولپور ہوئی۔ میٹنگ میں ایس ای اریگیشن چودھری محمد اسماعیل، ایکسین احمد پور عمیر خان، ایس ڈی او لیاقت پور تیمور ناصر، میرے ساتھ سابق کونسلر حضرات اور سابق ناظمین، دیگر چولستانی لوگ شکایات کنندہ بھی آفس میں موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران پانی کے مسائل اور عوام کی شکایات / کرپشن پر بحث شروع کی، جب ایس ڈی او، لیاقت پور تیمور ناصر کے خلاف پانچ انکوائریز کروانے پر بات ہوئی تو ایس ڈی او، لیاقت پور تیمور ناصر نے مجھ سے بدتمیزی کرتے ہوئے بات کی کہ اگر میرے خلاف انکوائری ثابت نہ ہوئی تو (مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا) کہ ان پر تمام سرکاری دفاتر میں داخلہ پر پابندی لگائی جائے۔ جس پر ایس ای اریگیشن چودھری اسماعیل نے ایس ڈی او لیاقت پور کو منع کیا اور چیف انجینئر اریگیشن وسیم بٹ کو بلوا لیا، جس پر انہوں نے ایس ڈی او، تیمور ناصر کو اس بدتمیزی پر منع کیا (مگر اس کے خلاف کوئی مناسب کارروائی نہیں کی) اور خود انکوائری دوبارہ کرنا شروع کر دی۔ دو انکوائریز میں ایس ڈی او کے قصور وار ثابت ہونے پر چیف انجینئر نے ایس ڈی او کو تبادلہ کروانے کو کہا۔ اس پانی کی ریگولیشن کی شکایت پر ایس ڈی او کی بجائے ایکسین کو پانی کی ریگولیشن کا ذمہ دار بنا دیا گیا۔ جس پر بعد ازاں مزید دو انکوائریز میں ایس ڈی او کے قصور وار ثابت ہونے پر خود ایس ڈی او نے ٹرانسفر کروانے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت مانگ لی، مگر ابھی تک سب ڈویژن لیاقت پور میں کرپشن کا بازار گرم ہے اور وہ دندناتا پھرتا ہے اور loose talk کرتا ہے۔

جناب سپیکر! ایس ڈی او، لیاقت پور تیمور ناصر نے میرے ساتھ انتہائی بداخلاقی اور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کے خلاف میری تحریک استحقاق منظور فرما کر سپیشل کمیٹی کے سپرد کی جائے تاکہ کارروائی عمل میں

لائی جاسکے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری مسعود کی اس تحریک استحقاق کو سپیشل کمیٹی نمبر7 کو refer کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دوماہ کے اندر پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر312/20 جناب سمیع اللہ خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

شاہدرہ لاہور کی چھ سالہ بچی پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 29۔جون 2020 کو روزنامہ "جنگ" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شاہدرہ کے رہائشی محمد عمران کی چھ سالہ بیٹی حریم فاطمہ شہ رگ پر پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق ہو گئی ہے۔ پنجاب کے تمام شہروں بالخصوص لاہور میں گزشتہ ایک سال سے پتنگ بازی سے زخمی ہونے اور جان ہارنے والے شہریوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو کہ انتہائی سنگین صورتحال کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈور اور پتنگ بنانے والے اور پتنگ بازی کرنے والے کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں ہیں لیکن متعلقہ پولیس حکام نے اس قاتل کھیل کو روکنے کی بجائے اسے بھی کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر پنجاب کے عوام میں شدید تشویش اور بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک ملتوی کر دیا جائے تاکہ میں اپنی پوری تیاری کے ساتھ اس پر بات کر سکوں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر324/20 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر333/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 4۔جولائی 2020 کی خبر کے مطابق لاہور نہر بھی گرمی سے ستائے ہوئے شہریوں کے لئے محفوظ نہ رہی، نہر میں بڑی تعداد میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ ہے۔ تفصیلات کے مطابق لاہور نہر میں نہانے کو تشویش ناک قرار دے دیا ہے۔ ماہر امراض ناک، کان اور گلا کے پروفیسر نے بتایا کہ اکثر مقامات پر سیوریج کے پانی میں کورونا وائرس کے جراثیم پائے گئے ہیں، آلودہ پانی نہر میں مل جانے کے بعد یہاں نہانے والوں کو متاثر کر سکتا ہے، نہر میں نہانے والوں میں سے بہت سے خود بھی مریض ہو سکتے ہیں جن کے ذریعے یہ وائرس دوسرے افراد تک منتقل ہو سکتا ہے۔ Viral diseases کے ماہر پروفیسر کا کہنا ہے کہ نہر میں کورونا کے ساتھ ساتھ پولیو اور دیگر امراض کے وائرس بھی موجود ہو سکتے ہیں جو کہ نہر میں نہانے والوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نمبر368/20 جناب محمد ارشد ملک کا ہے، وہ اسے پیش کریں۔

قیوم ہسپتال ساہیوال کی انتظامیہ کا مریضوں کو وینٹی لیٹر زپر نہ رکھنے سے متعدد مریض جاں بحق

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے لئے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 29۔جون 2020 کی خبر کے مطابق ساہیوال قیوم ہسپتال کی انتظامیہ نے گزشتہ دس روز سے مریضوں کو وینٹی لیٹر پر رکھنا بند کر دیا ہے اس دورانconsultants اپنی ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں وینٹی لیٹر پر نہ رکھنے کی وجہ سے متعدد مریض اپنی جان کی بازی بھی ہار گئے ہیں۔ کمشنر ساہیوال کو اس بابت شہری وسماجی حلقوں نے آگاہ کیا ہے مگر کوئی انکوائری ہوئی ہے اور نہ ہی ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر20/369 جناب محمد افضل گل اور جناب محمد کاظم علی پیرزادہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر20/370 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

تھانہ گجرپورہ لاہور کی حدود میں مسلح افراد کا ڈاکٹر اور کمپاؤڈر سے موبائل فون چھیننا اور انیس سالہ لڑکی کو ریپ کا نشانہ بنانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔جولائی 2020 کی خبر کے مطابق لاہور تھانہ گجرپورہ کی حدود میں کلینک سے واپسی پر ڈاکٹر اور کمپاؤڈر کو چار مسلح افراد نے گھیر ا ڈال کر ان سے موبائل فون چھین لئے اور اُنیس سالہ لڑکی کا پرس اور سونے کی بھالیاں چھین کر اسلحہ کے زور پر

اس کو ریپ کا نشانہ بنایا اور فرار ہو گئے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے آپ سے point of order مانگا تھا۔

جناب چیئرمین: یقیناً but it should be relevant to the business. ہماری جو آپ کے وزیر قانون اور رانا محمد اقبال خان کے ساتھ جو SOPs طے ہوئے تھے اس کے مطابق if your point of order will be relevant to the business of the House today then آپ بات کر سکتے ہیں۔

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I want to raise my point of order, it's not necessary and not mandatory that it must be according to the business of today. This is written in the black's law dictionary which you like all the PTI very much that I can say if there is anything which is not fit and not according to the law and it happened so many times.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب خلیل طاہر سندھو میرے بہت ہی محترم دوست ہیں۔ اس دن پڑھ کے سنایا گیا تھا اور ویسے بھی کہا گیا تھا کہ جب House out of order ہو، کسی وجہ سے disorder ہو رہا ہو اور اس سے پہلے ہاؤس کی جتنی بھی کارروائی ہو چکی ہے اس پر point of order raise کرنا جائز ہے کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ قرآن پر طلاق ہو کر ہٹی ہے تو پوائنٹ آف آرڈر آگیا تو اس میں تو کوئی ایسی خرابی نہیں ہوتی تھی لیکن پھر بھی پوائنٹ آف آرڈر پہلے آجاتا ہے۔ یہ بجا فرما رہے ہیں کہ اگر جو ہاؤس کی کارروائی مکمل ہو چکی ہے اس میں اگر کوئی ایسا disorder تھا تو he can speak over it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! Ch Zaheer-ud-Din sahib is not responsible for that. It's up to you and if you will allow me I will speak otherwise I will sit down.

MR CHAIRMAN: I allow you to do it.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے simple ایک درخواست کرنی تھی کہ پانچ مرتبہ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور ڈپٹی سپیکر یہ رولنگ دے چکے ہیں اور معزز وزیر قانون کو بھی یہ واضح ہدایت کی تھی کہ پروفیسر وارث میر کا نام انڈر پاس سے کیوں ختم کیا گیا ہے اور بعد میں اس حوالے سے پورے ہاؤس نے unanimously ایک قرارداد بھی پاس کر لی اور اس کے بعد سندھ اسمبلی نے بھی قرارداد پاس کر لی۔ پروفیسر وارث میر صاحب کا نام اس لئے انڈر پاس سے مٹایا گیا کہ انہوں نے حسینہ واجد سے ایوارڈ لیا تھا لیکن وہ تو 9 سال پہلے فوت ہو چکے ہیں اس لئے وہ بات تو ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! اب محترم وزیر اعظم نے حسینہ واجد کو 22 تاریخ کو پاکستان کا دورہ کرنے کی اجازت دی ہے تو میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے نہیں پتا کہ غدار کون ہے یا کافر کون ہے لیکن میں اتنی گزارش ضرور کرتا ہوں کہ اگر جناب پرویز الٰہی نے اس پر سات مرتبہ بات کی ہے اور ہاؤس نے بھی قرارداد پاس کی ہے تو پھر اب اس میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Friday, the 7th August 2020 at 2:00 PM.

نوٹ: **اسمبلی کا اجلاس مورخہ 7-اگست 2020 تک کے لئے ملتوی کیا گیا تھا بعد ازاں یوم استحصال کشمیر کے موقع پر اجلاس مورخہ 5-اگست 2020 کو منعقد کرنے کا نوٹیفکیشن کر دیا گیا اور پھر اجلاس مورخہ 5-اگست 2020 کو 2:00 بجے دوپہر منعقد ہوا۔**

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،5-اگست2020

(یوم الاربعاء، 14-ذی الحج1441ھ)

سترھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 10

933

بوجہ یوم استحصال کشمیر
اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ تبدیل کرنے کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(60)/2020/2293. Dated: 4th August 2020. The following Order made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is published for general information:

"In exercise of the powers vested in me under rule 25(b) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, PARVEZ ELAHI**, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab hereby order that the next sitting of the 23rd Session of Punjab Assembly will now be held on Wednesday 5th August 2020 at 07.00 pm in Assembly Chambers, Lahore instead of Friday 7th August 2020 at 02.00 pm to observe Youm-e-Istehsal-e-Kashmir (Day of exploitation in occupied Kashmir).

Dated: Lahore, the 4th August, 2020

PERVEZ ELAHI
Speaker"

935

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ5۔اگست2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

یوم استحصال کشمیر پر قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت مذکورہ قواعد کے قاعدہ42، 71، 84، قاعدہ115 کے ذیلی قاعدہ(2)اور دیگر جملہ متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کر کے یوم استحصال کشمیر پر اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یوم استحصال کشمیر پر قرارداد پیش کریں گے۔

937

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

بدھ، 5-اگست 2020

(یوم الاربعاء، 14-ذی الحج 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں رات 8 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٢

سورۃ الصّف آیات 9 تا 12

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پڑے بُرا مانیں مشرک(9) اے ایمان والو کیا میں تمہیں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے(10) ایمان رکھو اللہ اور اُس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو(11) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے(12)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے میرا چارہ گر مدینے میں
منزل و راہبر مدینے میں
کتنی صدیوں پہ ہوگئے ہیں محیط
میرے شام و سحر مدینے میں
تو نے کچھ بھی تو دیکھنے نہ دیا
اے میری چشم تر مدینے میں
کتنی صدیوں پہ ہوگئے ہیں محیط
میرے شام و سحر مدینے میں

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر یوم استحصالِ کشمیر کے متعلق قرارداد ہے۔

Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> That the requirements of rules 42, 71, 84, sub-rule (2) of Rule 115 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, to move a Resolution in the Assembly on Youm-e-Istehsal-e-Kashmir.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That the requirements of rules 42, 71, 84, sub-rule (2) of Rule 115 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, to move a Resolution in the Assembly on Youm-e-Istehsal-e-Kashmir.

Now, the question is:

> That the requirements of rules 42, 71, 84, sub-rule (2) of Rule 115 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said

Rules, to move a Resolution in the Assembly on Youm-e-Istehsal-e-Kashmir.

(The motion was carried unanimously)

قرارداد

جناب سپیکر: اب وزیر قانون قرارداد پیش کریں۔

5-اگست2020یوم استحصال کشمیر کے موقع پر کشمیریوں سے مکمل یکجہتی کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5-اگست 2020 کو یوم استحصالِ کشمیر کے موقع پر تمام کشمیریوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کو دنیا کی سب سے بڑی جیل بنے ایک برس ہو چکا ہے۔ ایک سال قبل آج ہی کے دن بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کا غیر آئینی اقدام کیا اور آرٹیکل 370 اور 35-A کو ختم کر کے مسلم آبادی کا تناسب بدلنے کی ناپاک جسارت کی جس نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ اس دوران مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ نریندر مودی کے حکم پر قابض بھارتی فوج نے ہزاروں کشمیریوں کو شہید کر دیا اور درندگی کی انتہا کرتے ہوئے انڈین فوج کے سورماؤں نے pellet guns کے استعمال سے سینکڑوں نہتے کشمیریوں سے ان کی بینائی تو چھین لی ہے لیکن ان سے ان کی آزادی کا خواب نہیں چھین سکے۔

یہ ایوان عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیا جائے۔ یہ ایوان اقوام متحدہ سے بھی اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ساری صورتحال کا جائزہ لے کر ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان ایک بار پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دُنیا کے سامنے آسکے۔

مزید بر آں یہ ایوان سلامتی کونسل کے مستقل ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی غیر آئینی ترامیم اور کرفیو جیسے انسانیت سوز اقدامات کو فوری ختم کرانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

یہ ایوان سپیکر پنجاب اسمبلی، جناب پرویز الٰہی کو آج اس اہم ترین دن کے موقع پر پنجاب اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے نیز پاکستان کا نیا سیاسی نقشہ جاری کرنے پر وفاقی حکومت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جس میں مقبوضہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایوان اس بات پر بھی اظہار مسرت کرتا ہے کہ اس انتہائی حساس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان ان سے بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھے گا۔ یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاء اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو گی اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو کر انشاءاللہ کشمیر بنے گا پاکستان۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5-اگست 2020 کو یوم استحصالِ کشمیر کے موقع پر تمام کشمیریوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کو دنیا کی سب سے بڑی جیل بنے ایک برس ہو چکا ہے۔ ایک سال قبل آج ہی کے دن بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کا غیر آئینی اقدام کیا اور آرٹیکل 370 اور 35-A کو ختم کر کے مسلم آبادی کا تناسب بدلنے کی ناپاک جسارت کی جس نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ اس دوران مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ نریندر مودی کے حکم پر قابض بھارتی فوج نے ہزاروں کشمیریوں کو شہید کر دیا اور درندگی کی انتہا کرتے ہوئے انڈین فوج کے سورماؤں نے pellet guns کے استعمال سے سینکڑوں نہتے کشمیریوں سے ان کی بینائی تو چھین لی ہے لیکن ان سے ان کی آزادی کا خواب نہیں چھین سکے۔

یہ ایوان عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیا جائے۔ یہ ایوان اقوام متحدہ سے بھی اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ساری صورتحال کا جائزہ لے کر ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان ایک بار پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دُنیا کے سامنے آسکے۔

مزید برآں یہ ایوان سلامتی کونسل کے مستقل ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی غیر آئینی ترامیم اور کرفیو جیسے انسانیت سوز اقدامات کو فوری ختم کرانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

یہ ایوان سپیکر پنجاب اسمبلی، جناب پرویز الٰہی کو آج اس اہم ترین دن کے موقع پر پنجاب اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے نیز پاکستان کا نیا سیاسی نقشہ جاری کرنے پر وفاقی حکومت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جس میں مقبوضہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایوان اس بات پر بھی اظہار مسرت کرتا ہے کہ اس انتہائی حساس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان ان سے بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھے گا۔ یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاء اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہوگی اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہوکر انشاءاللہ کشمیر بنے گا پاکستان۔

(اذانِ عشاء)

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5-اگست 2020 کو یوم استحصالِ کشمیر کے موقع پر تمام کشمیریوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کو دنیا کی سب سے بڑی جیل بنے ایک برس ہو چکا ہے۔ ایک سال قبل آج ہی کے دن بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کا غیر آئینی اقدام کیا اور آرٹیکل 370 اور 35-A کو ختم کرکے مسلم آبادی کا تناسب بدلنے کی ناپاک جسارت کی جس نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ اس دوران مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ نریندر مودی کے حکم پر قابض بھارتی

فوج نے ہزاروں کشمیریوں کو شہید کر دیا اور درندگی کی انتہا کرتے ہوئے انڈین فوج کے سورماؤں نےpellet gunsکے استعمال سے سینکڑوں نہتے کشمیریوں سے ان کی بینائی تو چھین لی ہے لیکن ان سے ان کی آزادی کا خواب نہیں چھین سکے۔

یہ ایوان عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیا جائے۔ یہ ایوان اقوام متحدہ سے بھی اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ساری صورتحال کا جائزہ لے کر ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان ایک بار پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تا کہ بھارت کا اصل چہرہ دُنیا کے سامنے آ سکے۔

مزید بر آں یہ ایوان سلامتی کونسل کے مستقل ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی غیر آئینی ترامیم اور کرفیو جیسے انسانیت سوز اقدامات کو فوری ختم کرانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

یہ ایوان سپیکر پنجاب اسمبلی، جناب پرویز الٰہی کو آج اس اہم ترین دن کے موقع پر پنجاب اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے نیز پاکستان کا نیا سیاسی نقشہ جاری کرنے پر وفاقی حکومت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جس میں مقبوضہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا گیا ہے۔

یہ ایوان اس بات پر بھی اظہار مسرت کرتا ہے کہ اس انتہائی حساس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان ان سے بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھے گا۔ یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاء اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو گی اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو کر انشاءاللہ کشمیر بنے گا پاکستان۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ کشمیر سے متعلق اس قرارداد کے حوالے سے بات کریں۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ آج جس عنوان پر پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا ہے وہ یقیناً ہر پاکستانی کے دل کی آواز ہے اور مجھے آج بھی زمانہ طالب علمی یاد آرہا ہے کہ ہم اپنی کتابوں میں پڑھتے تھے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ جو بھارت نے کشمیر کا ناجائز انضمام کیا آج اسے ایک سال مکمل ہوا ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک کتنے مظالم ڈھائے گئے، کتنی ماؤں کی عصمتیں لوٹی گئیں، کتنے نوجوانوں کو دن دہاڑے شہید کیا گیا اور pellet guns سے کتنے لوگوں کو بینائی سے معذور کیا گیا؟ اسی دوران کورونا کی صورت میں pandemic کے دوران دنیا میں لاک ڈاؤن دیکھنے کو ملے اور آج جرمنی جیسے ملک میں لاک ڈاؤن کے خلاف احتجاج ہو رہے ہیں کہ ہم اپنے گھروں میں نہیں بیٹھ سکتے، ہمارا روزگار تباہ ہو گیا ہے اور ہم اپنے پیاروں کو نہیں مل سکتے۔ اندازہ لگائیے کہ چند ہفتوں کا لاک ڈاؤن ایک آدمی کی زندگی اجیرن کر دیتا ہے اور مہذب دنیا کے لوگ بھی احتجاج کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن ایوان کی دونوں جانب ہم سب کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہمارے مقبوضہ کشمیر کے کشمیری ایک سال سے قید کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم ان کے دُکھ درد کا مداوا، ان کے دُکھ درد کا احساس کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کا مداوا کرے، ان کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ گھل مل کر بیٹھنے اور اَمن و آشتی کے ساتھ موقع فراہم کرے۔

"کہتے ہیں کہ جس تن لاگے اس تن جانے۔"

جناب سپیکر! آج کا اجلاس بلا کر اس دن کی اہمیت کو اُجاگر کرنے پر یقیناً آپ مبارکباد کے مستحق ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حزب اختلاف ہو یا حزب اقتدار ہو ہم روزانہ تند و تیز تقریریں کرتے ہیں لیکن جب پاکستان کے اہم معاملات کا معاملہ آتا ہے کشمیر کا معاملہ آتا ہے تو ہم مل بیٹھ کر یک زبان ہو کر کشمیریوں کے لئے آواز بلند کرتے ہیں اور consensus سے ایک قرارداد بھی منظور کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ No battle is won by lip service only، میں آج یہاں پر کوئی اختلافی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی حقائق سے آنکھیں نہیں چرا سکتا۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ جب جناب عمران خان صدر ٹرمپ سے ملاقات کر کے آئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے ایسے feel ہوتا ہے جس طرح میں ورلڈ کپ جیت کر آیا ہوں۔ ابھی ان کے الفاظ بڑے تازہ تازہ تھے کہ چند ہی دنوں میں ہندوستان نے آرٹیکل 370 کے تحت ایک ناجائز انضمام کیا اور ایک سال ہونے کو آیا ہے کہ آج ظلم و بربریت کی ایک ان دیکھی اور ان سنی داستان جو ہم نے تاریخ میں نہیں سنی ہندوستان نے وہ رقم کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ طلعت فاطمہ نقوی نے بیٹھے بیٹھے بولنا شروع کر دیا)

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف اپنی بات جاری رکھیں۔ معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! اتنے serious issue پر ہاؤس میں تقاریر ہو رہی ہیں لہٰذا میری درخواست ہے کہ House in order ہونا چاہئے۔ اگر آپ فرماتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں، یہ میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے بلکہ میں تو کشمیر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہر دفعہ یہی محترمہ interrupt کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی،Order in the House, order in the House.جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! آپ نے سیاسی زندگی کے اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اس قوم نے زلزلے جیسے چیلنج کا مقابلہ کیا ہے، اس قوم نے دہشت گردی کے ناسور کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے لیکن لوگ مقابلہ کیسے کرتے ہیں؟ جب APS کا واقعہ ہوا اس وقت میرے سامنے جو میرے دوست بیٹھے ہیں۔ یہ دھرنا دیئے ہوئے تھے کہ ہم نے حکومت نکالنی ہے، پارلیمنٹ کے سامنے رسیوں پر کپڑے لٹکے ہوئے تھے۔ جب جج صاحبان جاتے تھے تو وہاں پر دُھلے ہوئے کپڑے لٹکے ہوتے تھے۔ پی ٹی وی پر حملہ ہوا لیکن اس وقت کی قیادت نے خود دعوت دی کہ ہماری قوم کے بچوں کو ذبح کر دیا گیا ہے لہٰذا آیئے عمران خان ایک میز پر بیٹھتے ہیں۔ ضرب عزم کا آغاز ہوا جس کے نتیجے میں کراچی سے خیبر تک امن قائم ہوا۔ ہماری مسلح افواج، رینجرز اور پولیس نے مل کر کام کیا۔ اُس وقت صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ ہم نے پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کو اپنے ساتھ بٹھایا۔ کراچی میں ہر روز اغواء برائے تاوان کے واقعات ہوتے تھے، mobile snatching ہوتی تھی اور بوریوں میں لاشیں آتی تھیں۔ کراچی میں امن قائم ہونے پر کراچی کے تاجروں نے سُکھ کا سانس لیا۔

جناب سپیکر! جب بھی ایسے مواقع آتے ہیں تو سیاسی قیادت ایک قدم آگے بڑھ کر اور تمام سیاسی رنجشوں کو بالائے طاق رکھ کر ملک و قوم کے لئے سب کو ساتھ بٹھایا کرتی ہے۔ موجودہ حکمرانوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔ جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ میں آج کوئی اختلافی بات نہیں کروں گا لیکن حقائق ضرور بیان کروں گا۔ جب وزارت خارجہ میں کل جماعتی کانفرنس منعقد ہوئی تو COVID-19 کی وجہ سے قائدین ویڈیو لنک کے ذریعے بات کر رہے تھے۔ قائد حزب اختلاف بیٹھے ہوئے تھے، پاکستان پیپلز پارٹی کے نمائندے اور دوسری سیاسی جماعتوں کے نمائندگان بیٹھے ہوئے تھے۔ موصوف وزیر اعظم نے تقریر کی اور چلتے بنے۔ جن کو بُلایا گیا تھا وہ راہ تکتے رہ گئے۔ کیا اس طرح سے National Consensus کیا جاتا ہے؟ جب COVID-19

آیا تو اپوزیشن نے خود کہا کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور آپ کوئی مربوط حکمت عملی بنائیں۔ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے۔ آزاد جموں وکشمیر میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے اور گلگت بلتستان میں اُس وقت مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی۔ موجودہ حکمرانوں کی COVID-19 کے حوالے سے بے ہنگم حکمت عملی رہی ہے۔

جناب سپیکر! ایک دن پہلے کہتے ہیں کہ جی lockdown نہیں ہوگا اور پھر اگلے ہی دن صوبہ پنجاب میں lockdown ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر smart lockdown ہوتا ہے۔ موجودہ حکمرانوں کی طرف سے National Consensus کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس طریقے سے تو گھر نہیں چلتے اور ایسے طریق کار سے تو ایک یونین کونسل کا الیکشن نہیں کرایا جاسکتا۔ آپ اخبارات میں دیکھ لیں، وزیر اعظم نے کتنے notices لئے ہیں لیکن اس کے باوجود آج یوٹیلٹی سٹوروں پر چینی اور آٹا دستیاب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ بڑی تلخ حقیقت ہے اور آپ جانتے ہیں۔۔۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: (معزز خاتون ممبر نے بیٹھے بیٹھے کہا)

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف غلط کہہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): محترمہ! میں کشمیر issue پر بات کر رہا ہوں، اگر آپ میری بات نہیں سُننا چاہتیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے آج آپ نے کوئی ایسا message نہیں دینا۔ حکومتی بنچوں کی طرف سے معزز خواتین ممبران بولنا بند کر دیں۔ آج ہم یکجہتی کے لئے بیٹھے ہیں۔ ہم نے خصوصی طور پر آج کشمیر کے حوالے سے اجلاس بُلایا ہے۔ حکومتی بنچوں پر بیٹھی ہوئی خواتین قائد حزب اختلاف کی تقریر کے دوران interrupt نہ کریں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: (معزز خاتون ممبر نے بیٹھے ہوئے کہا)

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف غلط بات کر رہے ہیں۔ وہ صرف کشمیر issue پر بات کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سپیکر کی اجازت کے بغیر اس طرح بیٹھے بیٹھے بات نہیں کر سکتیں۔ دس منٹ صبر اور حوصلے سے قائد حزب اختلاف کی بات سُن لیں۔ کشمیر کی آزادی کے لئے حوصلہ اور برداشت ضروری ہے۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں نے آٹا اور چینی کے حوالے سے کوئی سیاسی بات نہیں کی بلکہ میں اپنی بات کو اس طرف لے کر جانا چاہتا ہوں کہ جب پہلے دن ہم نے کالی پٹیاں باندھ کر حلف اُٹھایا تھا تو تمام تر تحفظات کے باوجود ہم نے کہا تھا کہ آئیں میثاقِ معیشت پر بات کریں۔ اس وقت چور اور ڈاکو کے نعرے لگائے گئے اور کہا گیا کہ ہم این آر او نہیں دیں گے۔ بھئی! این آر او مانگتا کون ہے؟ آج دو سال بعد اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ گرتی ہوئی معیشت ہے۔ آپ افراط زر، مہنگائی اور بے روزگاری کو دیکھ لیں۔ آج افراط زر کی شرح 9.3 فیصد ہے۔ مہنگائی اپنی آخری حدوں کو چُھو رہی ہے۔ جب پیٹ بُھوکے ہوتے ہیں اور جب آپ اپنے بچوں کو بُھوک سے بلکتے دیکھتے ہیں تو پھر جذبے بھی ماند پڑ جاتے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے۔ Nobody has a magic wand. Nobody can change the situation overnight. لیکن اگر آپ دو سال پہلے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھے ہوتے اور ٹھوس معاشی تجاویز پر عمل کیا ہوتا تو آج یہ معاملہ نہ ہوتا کہ ہمارے ہاتھ اور پاؤں Financial Action Task Force (FATF) کے اندر جکڑے ہوئے ہیں، آئی ایم ایف ہمیں dictate کر رہا ہے کہ یہ tax لگانا ہے، -/20 روپے فی لٹر پٹرول کی قیمت بڑھانی ہے اور عید سے ایک دن پہلے پھر -/5 روپے فی لٹر پٹرول کی قیمت بڑھانی ہے۔

جناب سپیکر! میں point scoring نہیں کرنا چاہتا لیکن ہم اس ملک کے باسی ہیں اور اصل حقائق بیان کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ہم نے وہ دن بھی دیکھے جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی)، بائیں بازو کی جماعت کے سربراہ اور بھارت کے اُس وقت کے وزیراعظم واجپائی نے boarders پر اپنی فوجیں deployed کر دی تھیں لیکن انہیں پاکستان پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی تھی کیونکہ اُس وقت پاکستان کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف تھے۔ اس وقت بھی ہمیں اربوں ڈالرز کی offer ہوئی تھی کہ ہندوستان نے پانچ ایٹمی دھماکے کئے ہیں اگر

آپ نہ کریں تو ہم آپ کو اربوں ڈالرز دیں گے۔اس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا کہ یہ پاکستان کی سالمیت کا معاملہ ہے۔ہندوستان نے پانچ ایٹمی دھماکے کئے ہیں اور پاکستان چھ ایٹمی دھماکے کر کے جواب دے گا۔یہ ایٹم بم صرف میرا نہیں ہے بلکہ یہ آپ کا بھی ہے۔یہ ایٹم بم پاکستان کی بائیس کروڑ عوام کا ہے۔

جناب سپیکر!مسلم دنیا میں پاکستان واحد ایٹمی قوت ہے اور یہ بات ہمارے دشمنوں کو کھٹکتی ہے اس لئے میرے حزب اقتدار کے ساتھیو!آپ چور اور ڈاکو کے نعرے بعد میں لگا لینا۔جب کشمیرissueزیر بحث آئے تو قائد ایوان خود حزب اختلاف کے قائدین کو بُلائیں تاکہ کشمیری عوام کو پتا چلے کہ ساری قوم ان کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر!میں حزب اقتدار کے معزز ممبران سے کہوں گا کہ اگر آپ اپنے اندر دوسروں کو سُننے کا حوصلہ پیدا کریں گے تو تب ہیNational Consensusپیدا ہو سکے گا۔

جناب سپیکر!میں آج کوئی سیاسیpoint scoringنہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف حقائق بیان کرنا چاہتا ہوں۔میں یہ گزارش کروں گا کہ حوصلے سے آپ کو ہماری بات سُننی چاہئے اور ہمیں آپ کو سَننا چاہئے تب ہی ہم کشمیریوں کے زخموں پر مرہم رکھ سکتے ہیں۔جب یہاں سے ایک آواز جائے گی تو تب ہی صحیحmessageجائے گا۔

جناب سپیکر!اگر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی طرف سے مختلف آوازیں اُٹھیں گی تو پھر کشمیر کے حوالے سے قراردادconsensusسے پاس نہیں ہوگی۔آج میں اس ایوان کو مبارکباد دیتا ہوں اور جناب سپیکر!آپ کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں کہ اس اہمissueپر آپ نے ایک مشترکہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کروائی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!حزب اختلاف کا یہ کام ہے کہ وہ مثبت تنقید کرے لیکن ہم نے صرف تنقید کا ٹھیکہ نہیں لیا بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم کوئی مثبت تجاویز بھی دیں۔میں آج آپ کی موجودگی میں وزیر قانون کو یاد دلانا چاہوں گا کہ پچھلے سال وزارت خارجہ میں جو کل جماعتی مشاورت ہوئی تھی اس کی باقاعدہ سفارشات مرتب ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر! اس ایوان کو بتایا جائے کہ ان میں سے اب تک کتنی سفارشات پر عملدرآمد ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان اسلامی دنیا میں واحد ایٹمی طاقت ہے لیکن ہم کشمیر issueپر ایک بھی اسلامی سربراہی اجلاس نہیں بُلا سکے۔

جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کو اُجاگر کرنے کے لئے اس معاملے کو UNO کے Human Rights Commission میں کیوں نہیں اُٹھایا گیا؟ بھارت ہماری آنکھوں کے سامنے سکیورٹی کونسل کا ممبر بن جاتا ہے لیکن موجودہ حکمران اس کو نہ روک سکے۔

جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ .Baggers can't be choosers لیکن کم از کم موجودہ حکمران اس بات کو highlight تو کرتے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے UNO کی سکیورٹی کونسل کے قرارداد کی دھجیاں بکھیری ہیں۔ It is flagrantly thwarting Pakistan's Resolution on Kashmir issue. لیکن کسی نے اس کو اُجاگر نہیں کیا اور ہندوستان کو سلامتی کونسل کا ممبر بنا دیا گیا۔ ہمارے حکمران بھی وہاں پر جا کر یہی بات کر لیتے لیکن یہ بات بھی گوارا نہ ہوئی۔

جناب سپیکر! میں آج پھر اس ایوان میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح تو گھر بھی نہیں چلتے۔ یہ لوگ آپ کے سامنے سب اچھا ہے کی گردان کریں گے۔ یہاں سے تنقید کے تیر چلیں گے لیکن آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ ایک طویل سیاسی سفر طے کر کے یہاں پر پہنچے ہیں کہ آج ایک غریب آدمی کے گھر پر چولہا نہیں جل رہا۔

جناب سپیکر! میں آج بھی کہتا ہوں کہ یہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ خُدانخواستہ اگر اسی طرح ہوش رُبا مہنگائی میں اضافہ ہوتا رہا، اس نے آسمان کو چُھونا شروع کر دیا ہے، بے روزگاری کا حساب نہیں ہے اور آج لوگوں کے اندر ناامیدی ہے۔ ادویات لوگوں کی پہنچ سے باہر ہو چکی ہیں۔ اگر ہم نے قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں یا گلگت بلتستان اسمبلی میں national consensus کے ساتھ important economic issue پر consensus develop نہ کیا تو یہی factor ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمارے پیروں کی بیڑیاں بن جائے گا اور ہم ترقی نہیں کر سکیں۔ ہم صرف dictation لے سکیں گے جو ہم آج تک لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے ان ساتھیوں سے آج بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ national issues کے اوپر چاہے وہ کشمیر کا مسئلہ ہے، چاہے pandemic ہے اُس کے اوپر ہم تمام تحفظات کے باوجود کُھلے دل سے بحیثیت حزب اختلاف اپنی اتحادی جماعتوں کے ساتھ اس ملک کی خاطر حکومت کا ساتھ دیں گے لیکن ان کو چاہئے کہ ابھی بھی آنکھیں کھول لیں، دو سال گزرنے کو ہیں اور پانی سر سے گزر رہا ہے اگر ہم نے ابھی بھی دوسروں کی بات سُن کر اپنی تصحیح کرنے کا حوصلہ پیدا نہ کیا تو پھر اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب سپیکر! میں optimism پر یقین رکھتا ہے، اُمید کا قائل ہوں اور دنیا اُمید پر قائم ہے تو اللہ ہمیں اس قابل بنائے گا کہ ہم کشمیریوں کے زخموں پر مرہم رکھ سکیں اور ہم کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہتے ہیں تو ہم اپنی زندگیوں میں مقبوضہ کشمیر کو پاکستان کا حصہ بنا سکیں۔

پاکستان پائندہ باد!

جناب سپیکر: جی، اب پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی powers کو exercise کرتے ہوئے آپ نے آج Day of exploitation, Day of aggression, day of oppression, the 5th August کی خاطر یہ اجلاس منعقد کیا اور آپ نے تمام سیاسی جماعتوں کو on board کر کے کشمیر کے ہمارے نہتے بھائیوں، بزرگوں، بچوں اور خواتین کی خاطر اس پورے ہاؤس نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی میں اُس کے لئے اس ہاؤس کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! کشمیر کی بات کی جائے تو ماضی کی یاد آتی ہے، تاریخ کے وہ سنہری حروف اور الفاظ جو شہید ذوالفقار علی بھٹو نے United Nations Security Council کے floor پر پورے عالم اسلام اور پوری دنیا کو آج سے چار دہائیاں پہلے انہیں مظالم اور بربریت کا احساس دلایا تھا۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے دریا کو کوزے میں کیسے بند کیا تھا میں اُن چند الفاظ کو دہرانا چاہوں گا

کہ انہوں نے پاکستان کے لوگوں کی ترجمانی کا، کشمیر کے ساتھ یکجہتی کا جو ایک پیغام پوری دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ دیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ

> "Kashmir is more a part of Pakistan, then it can ever be with India, with all its eloquence and with all its extravagance of words. The people of Jammu and Kashmir are part of people of Pakistan, in blood, in flesh, in life, kith and kin of ours, in culture, in geography, in history, in every way, in every form.

جناب سپیکر! تو میں دہراتا ہوں کہ کشمیر کی نمائندگی کا جو حق میرے شہید قائد ذوالفقار علی بھٹو نے ادا کیا تھا آج بھی ہم اُن کی قیادت اور اُن کی صلاحیت کو سلام پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ مودی سرکار نے، اس کی socialist regimeنے آرٹیکل 370 اور A 35 کو جو revoke کیا وہ انہوں نے اپنی commitmentsتوڑی ہیں، کشمیری مسلمان بھائیوں کے ساتھ اُن کا جو اپنا status تھا کہ آپ کو Right of self determinationدیا جائے گا اُس سے وہ خود پیچھے گئے۔

جناب سپیکر! ہم پچھلے 72 سالوں سے یہ بات دہراتے آرہے ہیں کہ کشمیر ہمارا ہے، کشمیر ہماری شہ رگ ہے اور ہندوستان اس پر ناجائز قابض ہے ہم یہ بات پورے عالم اسلام اور تمام ممالک کو بتاتے آرہے ہیں۔ یہ معاملہ صرف کشمیر کا نہیں، 1947 میں جب پاکستان آزاد ہوتا ہے تو 1948 میں فلسطین اور کشمیر کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ ہمارے کشمیری بھائیوں، بزرگوں اور بچوں کے ساتھ جو مظالم ڈھائے جاتے ہیں اُسی طرح فلسطین، غزہ اور West Bank میں اسرائیل اُسی بربریت کو قائم و دائم رکھ کر ہمارے فلسطینی بھائیوں اور ماؤں کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو سلوک کشمیر میں ہندوستان کرتا ہے مگر میں پھر سے شہید ذوالفقار علی بھٹو کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے OIC کو منظم کیا، پاکستان میں اُس کا اجلاس بلایا گیا اور کشمیریوں اور فلسطینیوں کے ساتھ جو مظالم ڈھائے گئے اُن پر پورے عالم اسلام کو یکجا کر کے ایک پیغام دیا کہ ہم ایک ہیں اور جب تک کشمیر اور فلسطین آزاد نہیں ہو گا پاکستان کی حکومت، اس ملک میں رہنے والے تمام لوگ، تمام سیاسی جماعتیں، Armed Forces and Civil Society اس مؤقف پر متفقہ طور پر

اس بات پر یکجا رہیں گے۔ یہ معاملہ 5 ملین کشمیری اور 3 ملین فلسطینیوں کا ہے اور اس پر آج ہم یوم استحصال منا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ماننا ہے کہ 1989 میں Human Rights Commission نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ہمارے کشمیر بھائی اور بزرگ ایک لاکھ سے زیادہ شہید ہو چکے ہیں۔ آج کشمیر دنیا کا سب سے زیادہ militarized area ہے۔ ہندوستان کے 7 لاکھ سے زائد فوجی وہاں پر تعینات ہیں، وہاں پر انٹرنیٹ کی کوئی سہولت نہیں ہے، ٹیلیفون کی کوئی سہولت نہیں ہے اور جس طرح قائد حزب اختلاف نے بہت اچھی طرح فرمایا کہ ابھی ہمیں چند حلقوں کے lockdown کو برداشت کرنا پڑا تھا بلکہ ہمیں اشیائے خوردونوش کی خاطر یا مریضوں اور دوائیوں کی خاطر باہر جانے پر ہم پر کوئی پابندی نہیں تھی مگر پھر بھی ہمارے لئے بہت مشکل لمحات تھے۔

جناب سپیکر! آج ایک سال ہونے کو آیا ہے اور ہمارے کشمیری بھائیوں، بزرگوں، بچوں اور ہماری ماؤں کی بات سُننے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں ہے۔ ہم نے یہاں پر United Nations کی بات کی، ہم نے یہاں پر مختلف supranational and inter-governmental organizations کی بات کی مگر میں یہ بات مایوسی کے ساتھ کہنے پر مجبور ہوں کہ .they have failed us پچھلے 72 سالوں میں United Nations نے آج تک فلسطین یا کشمیر کے لئے کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آج ہمیں مل بیٹھ کر یہ بات کرنی ہے کہ عالم اسلام یہ سوچے کہ ہمارے فلسطینیوں کے ساتھ اور ہمارے کشمیریوں کے ساتھ جو ظلم، جو جبر اور جو بربریت ہو رہی ہے ہم نے اُس کا حل اپنی صفوں میں تلاش کرنا ہے۔ ہم نے یکجا ہو کر پوری دنیا کو یہ پیغام دینا ہے کہ سیاست اپنی جگہ مگر جب ہمارے مسلمان بہن، بھائی، بزرگ کے ساتھ یہ ظلم یا جبر کیا جائے گا تو ہماری یہاں کی تمام سیاسی جماعتیں اور سول سوسائٹی ایک page پر ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کے اختتام پر regarding Organization of Islamic Cooperation(OIC) چند اعدادوشمار share کرنا چاہوں گا۔ یہ 57 States پر مشتمل ایک organization ہے مگر انتہائی مایوسی اور پریشانی کے ساتھ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ:

Despite the facts that OIC and its Member States control more than 70 percent of the global energy resources, they control more than 40 percent of the global raw material.

جناب سپیکر! لیکن وہ دنیا کے GDP میں 5 فیصد سے کم contribute کرتے ہیں۔
ہمارے OIC کے ممالک کی 50 فیصد سے زیادہ آبادی below the poverty line ہے۔

جناب سپیکر! جب ہمارے پاس 70 percent of the resources and 40 percent of the raw materials بھی ہیں، پاکستان being the only nuclear state amongst all Muslim countries کیا ہم پر لازم نہیں ہے کہ ہم اپنی تمام OIC States کو لے کر چلیں، ایک وژن کے تحت چلیں تاکہ ہم عالم اسلام کو اکٹھا کرکے سب سے پہلے ایک بات unanimously طے کریں کہ جب تک فلسطین اور کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہم United Nations کی کسی سکیورٹی کونسل میں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں مجبوری سے پھر یہ بات دہرا رہا ہوں کہ OIC میں بات ہوتی ہے کہ 1971 میں پاکستان کے ساتھ armed intervention انڈیا کی طرف سے کی گئی۔ OIC اور UNO خاموش رہیں۔ اس کے بعد لبنان میں اسرائیل نے 1982 میں invasion کی گئی OIC اور UNO خاموش رہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد 1988 میں ایران عراق جنگ ہوئی اور OIC اور UNO خاموش رہیں تو جب تک پاکستان once again being the only nuclear power amongst the Muslim countries does not take initiative, does not act as the elder brother for all Islamic countries تب تک نہ UNO ہمارے مسائل حل کرے گی اور نہ کوئی اور مغربی ملک ہمارے مسائل حل کرے گا۔ ہم نے اپنے مسائل کا حل اپنی صفوں میں تلاش کرنا ہے۔

جناب سپیکر!(ن)لیگ، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی بلکہ تمام سیاسی جماعتوں نے یکجا ہو کر کندھے سے کندھا ملا کر اس بات کی یقین دہانی کی ہے کہ We are one. We are together آپ کا وقت دینے کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔اب میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ wind up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اس ایوان میں موجود تمام ممبران کا، میں کسی سیاسی جماعت کا نام نہیں لوں گا بشمول قائد حزب اختلاف کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج ایک انتہائی اہم مسئلہ پر جو قرارداد پیش ہوئی اس کو متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت حالات کا تقاضا بھی یہی تھا، ملکی حالات کا تقاضا بھی یہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بین الاقوامی طور پر قومی یکجہتی ثابت کرنے کا آج موقع تھا۔ میں اس معزز ایوان میں بیٹھے تمام ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ہم نے اپنے ذاتی سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قومی مفاد کو پیش نظر رکھ کر اتحاد اور یگانگت کا مظاہرہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی محترم قائد حزب اختلاف نے جب اپنی گفتگو کا آغاز کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ بات کتابوں تک محدود ہو کر رہ گئی تھی کہ کشمیر بنے گا پاکستان اور ہمیشہ سے ہم یہی پڑھتے رہے کہ کشمیر بنے گا پاکستان اور عملی طور پر اس کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا رہا۔ انہوں نے اس بات کا خود اعتراف کیا کہ اس نعرے کو صرف کتابوں تک محدود رکھا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ دیکھیں کہ ہم نے قرارداد میں ہندوستان کے آئین کے آرٹیکلز 370 اور 35-A کا بھی ذکر کیا ہے کہ ہندوستان نے خود آئینی ترامیم کر کے کشمیر کی مسلم آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے کی جسارت کی اور پاکستان کے کشمیر کے مؤقف کو کمزور کرنے کی کوشش کی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب دینا بہت ضروری تھا۔

جناب سپیکر!ہم نے جو بعد میں نقشے کی بات کی ہے تو اس وقت پاکستان میں موجودہ حکومت پاکستان تحریک انصاف اور اس کے اتحادیوں کی حکومت ہے۔ وزیر اعظم جناب عمران خان نے پاکستانی عوام کے دل کی آواز بنتے ہوئے مقابلتاً مقبوضہ کشمیر کو پاکستان کا حصہ قرار دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہ پہلی بار ہوا ہے کہ انڈیا کے مقابلے میں ہم بھی اپنا مؤقف تحریری طور on record سامنے لائے ہیں کہ اگر انڈیا کہتا ہے کہ کشمیر ہمارا ہے تو پاکستان اس سے بڑھ کر یہ مطالبہ کر سکتا ہے کہ نہیں کشمیر ہمارا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے ہم نے بجا طور پر وفاقی حکومت کو خراج تحسین پیش کیا اور یہ اس وقت کی ضرورت بھی تھی کہ اس قسم کا اقدام وفاقی حکومت کی طرف سے اٹھایا جاتا۔

جناب سپیکر!میں ایک دفعہ پھر وفاقی حکومت اور وہاں پر موجود تمام جماعتوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے متحد ہو کر اس نقشے کے متعلق متفقہ آواز اٹھائی۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ابھی میرے برخوردار جناب عثمان احمد خان بزدار بات کر رہے تھے اور یہاں قائد حزب اختلاف نے بھی بات کی کہ پاکستان کے مؤقف کو بین الاقوامی سطح پر مناسب طریقے سے پیش نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر!میں کچھ نہیں کہتا لیکن حلفاً گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کسی ایک عام پاکستانی سے پوچھ لیں اور وزیر اعظم کی UNO میں کی ہوئی تقریر کو چلا دیں خدا کی قسم ہر پاکستانی یہ کہتا ہے کہ وہ تقریر ہمارے دل کی آواز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح بین الاقوامی برادری میں پاکستان کے عوام کا سر فخر سے بلند ہوا کہ پہلی بار کوئی پاکستان کا راہنما اور پاکستان کا کوئی وزیر اعظم کھلے دل اور انتہائی جرأت کے ساتھ پوری دنیا کے سامنے بات کر رہا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن اسی ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ ہم پاکستان کا مؤقف کس طرح پیش کرتے رہے ہیں۔ ابھی ڈونلڈ ٹرمپ کے حوالے سے بات کی گئی تو اگر وزیر اعظم کی ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ملاقات ہی کو لے لیں یا throughout اس ملاقات کے

دوران اور اس پورے دورے کے دوران جو body language آپ کے وزیر اعظم کی تھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس قوم اور پاکستانی عوام کے دل کی آواز تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعظم نے اس قوم کا سر فخر سے بلند کیا۔ انہوں نے انتہائی جرأتمندانہ طریقے سے پاکستانی عوام کا مقدمہ وہاں پر پیش کیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر معیشت کے حوالے سے بات کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ آج سے پہلے میں کسی ایک دور کی بات نہیں کرتا، میں کسی ایک شخص کی بات نہیں کرتا آپ یقین کیجئے کہ ہمارا شمار دنیا کی کرپٹ ترین اقوام میں ہونا شروع ہو گیا تھا اور اس کی وجہ ہماری قیادت تھی۔ ہماری ماضی کی تمام قیادتوں نے اس ملک کو لوٹا اور دنیا میں ہمارا تاثر کرپٹ قوم کے طور پر گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج پہلی بار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کم از کم دنیا اس بات کو مانتی ہے کہ پہلی بار ایک دیانتدار قیادت اس ملک کو آگے لے کر چل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر مہنگائی کے حوالے سے بات ہوئی۔ ہم مانتے ہیں کہ مہنگائی ہے، کون کہتا ہے کہ مہنگائی نہیں ہے لیکن آپ یہ اندازہ کریں کہ مہنگائی پر اپوزیشن کی تمام تر کوششوں کے باوجود اگر آج بھی کوئی شخص سڑک پر آنے کے لئے تیار نہیں ہے تو اس کی صرف ایک وجہ ہے کہ آج بھی عام آدمی یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر اس ملک اور قوم کا کوئی مسیحا ہے تو وہ جناب عمران خان ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عام آدمی دیانتداری کے ساتھ یہ محسوس کرتا ہے کہ آج اس ملک کی قیادت عمران خان کے پاس ہے اور ان کے بعد ان کو اندھیرا نظر آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ساری جماعتوں کو عوام آزما چکے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کو آزما چکے ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی کو آزما چکے ہیں اور لوگ اس وقت اگر اعتماد کئے ہوئے ہیں تو جناب عمران خان پر کئے ہوئے ہیں۔ وہ صرف ان کی دیانتداری، محب الوطنی اور اس ملک کے ساتھ محبت اور پیار کے لئے ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے دن میں سمجھتا ہوں کہ اگر کشمیریوں سے بھی پوچھ لیا جائے تو یقین کیجئے کہ ان کا دل بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ

اگر کوئی راہنما مؤثر طریقے سے ان کی آواز بنا ہے تو وہ عمران خان ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن ہم نے جس اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آئندہ بھی ملک و قوم، کشمیر اور کشمیریوں کی آزادی کے لئے اسی طرح متحد ہو کر کام کرتے رہیں۔ بہت بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اجلاس بروز جمعتہ المبارک 7-اگست2020 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،7-اگست2020

(یوم الجمع،16-ذی الحج1441ھ)

سترھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 11

963

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔اگست 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

965

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 7-اگست 2020

(یوم الجمع، 16-ذی الحج 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

سورۃ یٰس 1 تا 9

یٰس (1) قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے (2) اے محمد ﷺ بے شک تم پیغمبروں میں سے ہو (3) سیدھے رستے پر ہو (4) یہ قرآن غالب و مہربان کا نازل کیا ہوا ہے (5) تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو خبردار نہیں کیا گیا تھا خبردار کر دو کہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (6) ان میں سے اکثر پر اللہ کی بات پوری ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے (7) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پھنسے ہوئے ہیں تو ان کی گردنیں اکڑی ہوئی ہیں (8) اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے بھی پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے (9)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

یا نبیﷺ نظر کرم فرمانا اے حسنین کے نانا اے حسنین کے نانا
زہرہ پاک کے صدقے ہم سب کو مدینے بلانا اے حسنین کے نانا
آپ کی آل کا میں ہوں خادم، آپؐ ہیں میرے آقاؐ
سب رشتوں ناتوں سے افضل آپ سے میرا ناتا
پنجتن پاک کے صدقے بیماریاں دُور فرمانا
زہرہ پاک کے صدقے بیماریوں سے سب کو بچانا
بے سایہ ہیں آپﷺ لیکن دو جگ پر ہے آپﷺ کا سایہ
عرشِ معلیٰ بنا محلہ دید کو رب نے بلایا
حشر تلک نہ ہوگا کسی کا ایسا آنا جانا
اے حسنین کے نانا اے حسنین کے نانا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات کے بعد آپ کے پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ معاملہ بہت اہم ہے اس لئے آپ پہلے پوائنٹ آف آرڈر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر! آپ بات کریں۔

مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020
کو دوبارہ اسمبلی میں لا کر اس میں ترمیم کرنے کا مطالبہ

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس ایوان میں چند دن پہلے ایک ایسا قانون پاس ہوا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کا وہ کام ہی نہیں ہے۔ ہم نے مولا حسینؑ کو علیہ السلام کہنا ہے یا رضی اللہ کہنا ہے اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم نے کیا کہنا ہے لیکن یہ اسمبلی ہمیں نہیں بتا سکتی کہ ہم نے مولا حسینؑ کو کیا کہنا ہے؟ ہمارے عقیدے کے ساتھ بلکہ پوری عوام کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔ جس کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون ہماری اسمبلی میں بنا ہے لیکن سندھ اسمبلی، بلوچستان اسمبلی اور کے پی کے اسمبلی میں نہیں بنا۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ صرف پنجاب میں ایسا قانون کیوں بنا ہے؟ اس قانون کے ذریعے ہمیں bound کیا جا رہا ہے کہ ہم علیہ السلام نہ کہیں لیکن ہم کیوں نہ کہیں کیونکہ ہم اُن کو ماننے والے ہیں اور ہم اُن کو علیہ السلام کہیں گے لہٰذا ہمیں پنجاب کی حکومت منع نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اس قانون کو reject کرتے ہیں اور پورے ایوان سے ہم سب یہ کہنے کے لئے کھڑے ہیں کہ ہمیں یہ قانون منظور نہیں ہے، ہمیں یہ قانون منظور نہیں ہیں، ہمیں یہ قانون منظور نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس قانون کو دوبارہ ایوان میں لایا جائے، اس میں ترمیم کی جائے اور ہمیں bound مت کیا جائے کہ ہم علیہ السلام نہ کہیں۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے یہ باتیں سنیں۔ یہ صرف میری آواز نہیں بلکہ پورے ایوان کی متفقہ آواز ہے لہٰذا اس قانون کو واپس لا کر اس میں ترمیم کی جائے، ترمیم کی جائے، ترمیم کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد کاظم پیرزادہ!

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! جب یہ قانون پاس ہوا تب SOPs کے مطابق ہم میں سے چند لوگوں کو اسمبلی میں آنے کی اجازت تھی اس لئے دونوں sides میں divide تھیں اور ہم میں سے کافی لوگ اُس وقت اسمبلی میں موجود نہیں تھے۔ یہ پارلیمانی اصول کی بات ہے اور ہمیں

سب سے پہلے یہ بتایا جائے کہ کیا یہ گورنمنٹ کا بل ہے یا پرائیویٹ ممبر کا بل ہے، اگر گورنمنٹ یا پرائیویٹ بل ہے تو کس قاعدے کے تحت اور کس کمیٹی سے منظور ہو کر یہاں آیا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اس بل پر یہاں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میری یہ تجویز ہو گی کہ ہاؤس کے معزز ممبران اور علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے جو اس قانون پر حتمی فیصلہ کرے۔ اس میں صرف عقائد کی بات نہیں ہے بلکہ ہم ماتمی شیعہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر مرتے آئے ہیں، مرتے رہیں گے اور ہمیں مرنے کے لئے کوئی خوف نہیں ہے۔ شیعہ مذہب کے ساتھ اس ملک میں رہنا بڑا مشکل کام ہے کیونکہ پہلے جتنی شیعہ killing ہوئی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ یہ قانون اس ملک کا امن برباد کرے گا اور نئے تفرقے کی بنیاد ڈالے گا۔

جناب سپیکر! میں بڑے یقین اور وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ اس بل پر مسلمانوں کے تمام مکاتبِ فکر اور فرقوں کو اعتراض ہے اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حسین جہانیاں گردیزی!

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سید حسین جہانیاں گردیزی):

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس ہاؤس سے پاس ہونے والے بل کے بارے میں میرے فاضل دوستوں نے بات کی ہے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ بل اچانک کیسے پاس ہو گیا؟ اگر یہ گورنمنٹ legislation ہے تو اس کو کابینہ سے منظور ہونا چاہئے تھا جو کہ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ پرائیویٹ ممبر بل تھا تو اس کو بطور پرائیویٹ ممبر بل take up ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ یہ قانون مذہب اور بنیادی عقائد کے بارے میں ہے اس لئے اس کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔ اصول یہ ہے کہ جو بل مذہب کے بارے میں ہو وہ فیڈرل شریعت کورٹ سے منظور ہو کر اسلامی نظریاتی کونسل سے approve ہو کر پاس کیا جائے۔ اس کے علاوہ شریعت کے بارے میں جو بھی قانون پاس کیا جائے اُس میں unanimity ہونی چاہئے اور ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہئے جس پر تمام مکاتبِ فکر کا اتفاق ہو اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہ ہو۔

جناب سپیکر! چوتھی بات یہ ہے کہ یہاں پر اس بل میں کہا گیا ہے کہ آپ صرف اہل بیت علیہ السلام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ سکتے ہیں۔ جو بندہ، جو پبلشر اور جو book seller اس کے علاوہ کوئی اور لکھی ہوئی عبارت، کتاب یا کوئی پرنٹنگ میٹریل فروخت کرے گا تو اسے پانچ سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ کیا جائے گا جو ایک قابل فہم بات ہے۔ یہاں پر مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس بل کے مطابق اگر اس پر truly عمل کیا جائے تو آج قرآن پاک کے بعد صحیح بخاری مسلمانوں کی ایک مقدس کتاب سمجھی جاتی ہے۔ جب صحیح بخاری میں اہل بیت علیہ السلام کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام لکھا ہوا ہے تو کیا صحیح بخاری کی فروخت یا اس کی پرنٹنگ کرنے والے پبلشرز پر بھی پابندی لگ جائے گی؟

جناب سپیکر! یہ کیسا بل پاس کیا گیا ہے جو inconceivable ہے this and brought to everyone in trouble in the society.

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ بل جو بنایا گیا ہے اس میں آپ نے ان نکات کو چھیڑا ہے جن پر 1400 سالوں سے علمی بحث چلی آ رہی ہے اور اختلافات چلے آ رہے ہیں۔ آپ بھی جانتے ہیں، ہمارے تمام دوست بھی جانتے ہیں اور یہ پورا ہاؤس جانتا ہے کہ علمی اختلافات 1400 سال سے چلے آ رہے ہیں جن پر ہم بات نہیں کرتے اور common factors جو اسلام کی بنیاد ہیں جیسے اس بل کا نام "تحفظ بنیاد اسلام بل" ہے۔ بنیاد اسلام تو ہمیشہ ایسے issues پر بات کرتی ہے جن پر متفقہ طور پر تمام مسلمانوں کا ایک عقیدہ ہے جیسے توحید پر ایک عقیدہ ہے، رسالت پر ایک عقیدہ ہے، قرآن پر ایک عقیدہ ہے، قیامت پر ایک عقیدہ ہے اور ملائکہ پر ایک عقیدہ ہے تو ایسے معاملات کو چھیڑنا خاص طور پر ایسے وقت پر چھیڑنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل جس طرح پاس کیا گیایعنی ایک ہی دن میں کمیٹی سے بھی پاس ہو گیااور آدھے گھنٹے بعد اسمبلی سے بھی پاس ہو گیا جبکہ rules of business یہ کہتے ہیں کہ کم از کم کسی بھی بل کو پاس کرنے کے لئے تین دن دیئے جائیں تاکہ تمام معزز ممبران اس بل پر اچھی طرح study کر سکیں۔ جب ہاؤس میں آئے تو اس پر بحث کر سکیں اور اس بل کو پاس کر سکیں لیکن تمام rules of business کو bulldoze کر کے اس بل کو ایک ہی دن میں کمیٹی سے بھی پاس کرایا گیا اور اسی دن ہاؤس سے بھی پاس کرایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح بل پاس ہونے سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے خلاف ایک سازش کی گئی ہے جو کہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہمارا ملک جو ماضی میں فرقہ واریت کا شکار رہا جہاں اب بڑی قربانیاں دینے کے بعد امن قائم ہوا ہے۔ اگر آج امن قائم ہوا ہے تو کیا ہم اس بل کے ذریعے نئے سرے سے پھر امن کو خراب کرنے کی ایک بنیاد رکھ رہے ہیں اور وہ بھی اس ملک کے سب سے بڑے صوبے کے ایوان سے بل کو پاس کر کے اس کی بنیاد رکھی جا رہی ہے لہٰذا ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بل کو واپس ہاؤس میں لایا جائے اور یہاں سے اس کو ختم کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بل میں کچھ clauses ایسی بھی ہیں جنہیں ہم تہہ دل سے تسلیم کرتے ہیں اور قبول کرتے ہیں لیکن ان clauses کے بارے میں اگر کوئی recommendations دینی ہیں تو ہم recommendations دے کر ان clauses کو فیڈرل شریعت کورٹ میں بھیج دیں تاکہ پورے ملک میں ایک unanimous قانون بنے جو تمام پاکستانیوں، تمام مسلمانوں اور تمام اقلیتوں کو قبول ہو تاکہ پوری قوم اس پر اتفاق کر سکے کیونکہ ہمارے ملک میں فرقہ واریت کے نام پر ماضی میں بہت زیادہ لوگوں کی جانیں جا چکی ہیں اور جو امن بڑی مشکل سے بحال ہوا ہے وہ قائم رہ سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میرے فاضل ممبران سید حسین جہانیاں گردیزی اور آغا علی حیدر نے بھی بات کی تو میری گزارش یہ ہے کہ جب یہاں پر یہ بل لایا گیا تو ہمیں رسالت مآب الھم صلے علیٰ محمد وآل محمد۔ ختم نبوت پر اور خاتم النبیین ﷺ پر پورا ہاؤس ہی نہیں بلکہ پورا ملک اور پوری

امت مسلمہ یقین رکھتی ہے اور اگر کوئی یقین نہیں رکھتا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ مسلمان ہی نہیں ہے اور اس کا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔ اس پر غیر مسلم بھی یقین رکھتے ہیں اور جتنے بھی اہل کتاب ہیں وہ تمام اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمیں صحابہ کرامؓ کے القابات پر بھی قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم انہیں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم ان کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے بھی ہیں اور پڑھتے رہیں گے لیکن میرے ایمان کی، میرے دین کی اور میرے مسلک کی تشریح کا حق تو کسی کو بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے آئمہ تحریم کو کس طرح مانتا ہوں، میں اپنے آئمہ تحریم سے کس طرح پیار کرتا ہوں اور ان سے کس طرح محبت کرتا ہوں یہ میرے ایمان کا حصہ ہے۔ اہل بیت اطہار اللّٰھم صلے علیٰ محمد وآل محمد میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم وہ درود پاک نہ پڑھیں تو ہماری نماز مکمل نہیں ہوتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! درود پاک ہماری نماز کا حصہ ہے اور ہمارے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ اس سے ہمیں روکا جارہا ہے اور کہا جارہا ہے۔ درود پاک کا کہا کس نے؟ خاتم النبیین ﷺ نے جن پر ہمارے بچے بھی قربان اور ہمارے ماں باپ بھی قربان لیکن اس آڑ میں کہیں آپ کتابوں کی پبلیکیشن پر پابندی لگارہے ہیں، کہیں آپ ڈی جی پی آر کے ایک افسر کے ذریعے جو 18 یا 19 ویں گریڈ کا افسر ہے، کو کہہ رہے ہیں تو کیا وہ ہمیں دین سکھائے گا اور اب وہ ہمیں علم کی تلقین کرے گا؟

جناب سپیکر! کسی بھی ڈی جی پی آر کے افسر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ میرے دین کی اور میرے مذہب کی تشریح کرے۔

جناب سپیکر! میں معزز چیئر کا احترام کرتا ہوں اور چیئر کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ میرے عقائد کی تشریح کرے۔

جناب سپیکر! میری جناب سے humble سی گزارش ہے کہ اس بل کو علماء بورڈ جس میں تمام مکاتب فکر کے لوگ ہیں، کے پاس بھیجا جائے جو اس پر سیر حاصل بحث کریں اور اس کی تمام شقوں کا ایک ایک کر کے جائزہ لیں پھر اس کے بعد وہ بل کمیٹی میں آئے۔ کمیٹی بھی وہ ہو جس میں

پوری اسمبلی کی تمام پارٹیوں اور تمام مکاتب فکر کی in-house نمائندگی ہو۔ یہ کتنا عجیب اور بھیانک مذاق ہے کہ میرے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ میں اس کمیٹی میں شامل تھا لیکن مجھے اس کمیٹی کا پتا ہے اور نہ ہی مجھے آج تک اس کمیٹی کے لئے call کیا گیا بلکہ مجھے بتایا تک نہیں گیا۔ اگر یہ حکومتی بل ہے تو پھر مجھے کیبنٹ میٹنگ کے minutes منگوا دیں جس میں یہ بل discuss ہوا ہے۔ اگر یہ پرائیویٹ ممبر بل ہے تو پھر اس کمیٹی کے minutes منگوا دیں اور اس کی attendance sheet منگوا دیں تاکہ پتا چلے کہ یہ بل کس نے پاس کیا ہے؟

جناب سپیکر! حکومت مان رہی ہے، اس کے پرائیویٹ ممبر مان رہے ہیں اور نہ ہی یہ ہاؤس اس بل کو own کر رہا ہے لہٰذا اس بل کو واپس منگوایا جائے اور ہاؤس سے ہوتا ہوا وہ کمیٹی میں واپس جائے اور وہاں سے علماء بورڈ کے پاس جائے۔ وہاں تمام مکاتب فکر موجود ہوں وہ اس پر ورکنگ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ معاشرہ فرقہ واریت سے پاک ہو، اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ ہاں اگر مجھ پر کسی کی دل آزاری کا الزام ہو تو مجھے سزا ملنی چاہئے لیکن مجھے میرے عقائد پر سزا دینا کہ تم نے یہ کیوں کہہ دیا، تم نے وہ کیوں کہہ دیا یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس میں تو ایسی چیزیں بھی شامل ہیں کہ چار خلفائے راشدین کے ساتھ یہ لکھنا ہے اور باقی جو صحابہ کرام ہیں، ہمارے لئے تو سارے صحابہ کرام قابل احترام ہیں ان کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونا چاہئے۔ اب مجھے مولا علی کا تو نہ سکھایا جائے کہ ان کو کیا کہنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری نہیں چاہتے۔ ہمارے اوپر جو عقائد ٹھونسے جا رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ٹھیک انداز میں پیش کیا جائے۔ ساری قوم اس پر متفق ہے، کوئی نہیں یہ چاہتا کہ کسی کے عقائد کو ٹھیس پہنچے یا کسی کی دل آزاری ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُم۔

جناب سپیکر! میں نے اس بل کو ووٹ دیا اور میں نے اس کے حق میں کھڑے ہو کر تقریر کی۔ میں اس ایوان سے معافی مانگتا ہوں اور اپنی عوام سے بھی معافی مانگتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے بتایا گیا تھا کہ خاتم الانبیاء کے نام کے ساتھ خاتم النبیین لکھا جائے گا اس کے اوپر تو کسی کو اعتراض ہی نہیں ہے لیکن اس کی آڑ میں جو کچھ ایک فرقے کے فلسفے کے ساتھ کھیلا گیا اور جس طریقے سے کھیلا گیا وہ ایک بھونڈا مذاق تھا۔ یہ ملک اس چیز کا متحمل نہیں ہے کہ اس بل کو محرم الحرام کے مہینے سے پہلے لایا جائے اور ایک مکتب فکر کو دیوار کے ساتھ لگا دیا جائے۔ اس کے بعد جو کچھ ہم نے دیکھا، ہمارے ساتھ جو لوگوں کا روّیہ رہا ہے اور ہم جو رزلٹ دیکھ رہے ہیں وہ بہت negative ہیں اس سے اختلافات بڑھیں گے۔ جہاں تک پاک نبی ﷺ کا تعلق ہے وہ مرکز ہیں، وہ وجہ ہیں خلقت کائنات کی، وہ وہ ہیں جو سردار بھی ہیں، تمام انبیاء کے امام بھی ہیں اور خدا کی طرف سے اس دنیا میں رحمت بھی ہیں۔ ہم لوگوں کو ان کی آڑ میں اس قسم کی شقیں جن کے بارے میں ہمیں پتا ہی نہیں ہے، جو چیزیں اس کے اندر لکھی گئی ہیں وہ تو میرے فلسفے کے ساتھ کھیل رہی ہیں۔ وہ تو وہ بول رہی ہیں کہ جو تم آج تک چودہ سو سال سے مانتے آئے ہو، مجھے بتائیں کہ اگر پاک نبی ﷺ، خاتم الانبیاء فرماتے ہیں کہ حُسَیْنٌ مِنّی وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْن، حسین اور حسن جنت کے جوانان کے سردار ہیں کیا ان کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا چاہئے؟ وہ تو علیہ السلام ہیں اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ صحیح بخاری میں تو یہ لکھا ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قرآن کی جو آیات تطہیر، آیات مباہلہ ہیں اور آل یسین ہیں ان کو نکالیں اگر آپ کو جرأت ہے۔ آپ اس بل کے اندر قرآن پاک کے ساتھ بھی کھلواڑ کر رہے ہیں، صحیح بخاری کے ساتھ بھی کر رہے ہیں اور لوگوں کے جذبات کے ساتھ بھی کر رہے ہیں۔ ہم اس بل کو reject کرتے ہیں، یہ جس حالت میں ہے ہمیں کسی صورت بھی acceptable نہیں ہے۔ اگر division چاہئے تو وہ کر لیں، وہ پھر divided House ہو گا، پھر ہم ساتھ نہیں کھڑے ہوں گے، ہم معذرت کے ساتھ پیچھے ہٹ جائیں گے۔ ہم اس حد تک جائیں گے کہ ہم سڑکوں پر بیٹھ کر دھرنے بھی دیں گے، ہمیں جو کچھ کرنا پڑا ہم کریں گے لیکن یہ بل ہمیں اس صورت میں کبھی بھی

acceptable نہیں ہے۔ یہ بنیاد اسلام، آپ نام دیکھیں۔ ہم کون ہیں بنیاد اسلام دکھانے کے لئے؟ تحفظ اسلام۔ ہم کون ہیں؟ تحفظ کر گئے پاک نبی ﷺ، تحفظ کر گئے کربلا میں امام حسین۔ آپ ہمارے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں یہ بالکل acceptable نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور جس طریقے سے ہمیں اندھیرے میں رکھ کر ہمارے ساتھ مذاق کیا گیا یہ آپ کی کرسی کے اوپر لوگوں کے اعتماد کو ختم کرنے والی بات کی گئی ہے۔ اس کے بعد جو بھی بل آئے گا ہم لوگ آپ کی بات سن کر آنکھیں بند کرکے اس پر ووٹ نہیں دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم دیکھیں گے کہ اس بل کے اندر کیا ہے؟ چند لوگوں کی خاطر پاک نبی ﷺ کا نام استعمال کرکے اور ہمیں یہ کہا جائے کہ تم نے یہ نہیں ماننا ہے۔ آج تک جو مانتے رہے ہو وہ غلط تھا۔ یہ کسی صورت نہیں ہو گا۔ اسلام کے اندر ایک اقلیت، ایک سوچ اکثریت کو نہیں بتا سکتی کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ ان کی یہی کوشش آج تک ناکام رہی ہے۔ ہمیں اندھیرے میں رکھ کر ہمارے ساتھ یہ کھلواڑ کیا گیا ہے۔ میں اور یہاں پر جتنے بھی بیٹھے ہوئے معزز ممبران ہیں ہم متفقہ طور پر کہتے ہیں کہ ہم اس بل کو reject کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک بات ہے پاک نبی ﷺ رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء کی تو وہ ہمارے سر آنکھوں پر، ان کے لئے خاتم النبیین لکھیں۔ جہاں تک بات ہے خلفائے راشدین کی ہمیں کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہمیں صرف ان باتوں پر اعتراض ہے۔ اسلام کے اندر سوچ کا اختلاف ہے۔ اگر ہم ایک ایک واقعہ کو کھولنا شروع کریں کہ تاریخ میں کس نے کیا کیا پھر سب کے ساتھ لکھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جس نے حسین کو کاٹا، ٹکڑے کئے ان کے ساتھ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کی جرأت دیکھتا ہوں جو لکھے گا۔ لوگ تو یزید کو بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کیا آپ مانتے ہیں، میں مانتا ہوں؟ نہیں مانتے۔ درود ابراہیمی کھولیں، درود ابراہیمی ہے کیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل پر درود ہے۔ وہ کون ہے جو ایک طبقہ حضرت ابو طالب کو کافر کہتا ہے؟ وہ درود ابراھیمی ہے کیا؟ وہ درود عبد المطلب کے اوپر، حضرب ابو طالب کے اوپر، آل ابراہیم کے اوپر سلام ہے۔ آپ کی نماز ہی نہیں ہوتی اس کے بغیر اور آپ ان کو کافر کہتے ہیں۔

ان کو رسول پاک ﷺ کی وہ بات تو یاد ہے کہ جو انہوں نے ابو طالب کو کہی۔ جو یوم غدیر کے مقام پر رسول خدا ﷺ نے کہا وہ سارے بھول جاتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے، یہ کیسے ممکن ہے، یہ کیسے selected bias ہے کہ صرف دیوار کے ساتھ لگایا جائے؟

جناب سپیکر! یہاں پر بریلوی، اہل تشیع، جو مسلمان صحیح بخاری پر یقین رکھتا ہے، جو یہ کہتا ہے کہ صحیح بخاری قرآن کے بعد سب سے معتبر ہے، قرآن کی ایک ایک آیت کو جو اہل بیت کی شان میں آئی ہیں اس کو ماننے والا کبھی بھی اس بل کو accept نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! ہم اس بل کو reject کرتے ہیں اور ہم آپ سے request کریں گے کہ اس بل کو لائیں، اس کو حذف کریں اور نئے طریقے سے ہم سب آپس میں بیٹھیں۔ جو پاک نبی ﷺ کی شان ہے ہم کون ہیں ان کی شان بیان کرنے والے؟ ہمارے کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا ہمارے عمل سے پتا لگتا ہے، باتیں تو بہت ہیں دیکھنا یہ ہے کہ عمل کیا ہے؟ ہمارا عمل زیرو ہے۔ ہم نے عمل کے ساتھ دکھانا ہے کہ ہم لوگ پاک نبی ﷺ کی ایسی عزت کرتے ہیں جیسے خدا نے ہمیں حکم دیا ہے۔ ہم پاک نبی ﷺ کے کہنے کو تو مانتے ہی نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حسنؓ اور حسینؓ جنت کے سردار ہیں ہم کہتے ہیں کہ نہیں جی وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ ہم کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ ہم اس بل کو reject کرتے ہیں، اس بل کو یہاں لا کر حذف کیا جائے اور نئے سرے سے جو کرنا ہے وہ کیا جائے اس کے لئے ایک ایسی کمیٹی بنے جو سب سوچوں کو اکٹھا رکھے اور اس میں ہماری اقلیتیں بھی موجود ہوں تاکہ کل ہم سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے ہمارے مسیح بھائی ہم سے ناراض ہو جائیں، ہمارے ہندو بھائی ہم سے ناراض ہو جائیں اور ہمارے سکھ بھائی ہم سے ناراض ہو جائیں۔ ہم پاکستان کو اکٹھا کرنے کی بجائے اس کو ٹکڑوں میں کر رہے ہیں۔ بہت مہربانی، اللہ پاک آپ کو اور ہم سب کو ہمت دے کہ ہم پاک نبی ﷺ کی عزت کو اس طریقے سے کریں اور ان سے اس طریقے سے پیار کریں جو اللہ پاک ہم سے چاہتا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں جلیل احمد!

میاں جلیل احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ۔ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ۔

جناب سپیکر! جو point raise کیا گیا ہے اس میں تمام علماء اہلسنت بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی علیہ السلام لکھتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف عام لوگوں کی پہچان کے لئے ہے کہ انبیاء کے ساتھ علیہ السلام لکھا جائے اور صحابہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے۔ یہ صرف پہچان کے لئے ہے۔ اگر کوئی کسی صحابی کے ساتھ علیہ السلام لکھتا ہے تو اس میں شرعی طور پر کوئی ممانعت نہیں ہے کوئی قید نہیں لگائی جا سکتی۔ جو ہمارے بھائیوں کا اعتراض آیا ہے بالکل جائز اعتراض ہے اور اس میں یہ ترمیم کی جا سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان کے اندر یہ ماحول رہا ہے کہ کبھی اہل تشیع کے مرکزوں میں بم چل رہے تھے اور کبھی ہمارے دوسرے اداروں میں بم چل رہے تھے۔ ہندوستان اور اسرائیل کی لابیاں پاکستان کے اندر انتشار ڈالنے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اب وہ نئی کوشش کر رہے ہیں، شیعہ سنی کو لڑانے کی ایک پلاننگ ہو رہی ہے اور یہ ہندوستان کی طرف سے ایسی چیزیں آتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کبھی فیس بک کے اوپر اہلسنت کے جذبات کو مجروح کر دیا جاتا ہے اور کبھی اہل تشیع کے جذبات کو مجروح کر دیا جاتا ہے۔ اگر آج ہم نے اس چیز کو کنٹرول نہ کیا تو شاید اس کے نتائج ہمارے کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بالکل ہونی چاہئے۔ دوسرے نمبر پر اس کی طرف ہمارے اداروں کی آنکھیں کھلنی چاہئیں۔ پاکستان کا جو اس وقت پُر امن ماحول ہے اللہ کرے کہ یہ تاقیامت جاری و ساری رہے اور ہمارے نبی آخری زماں ﷺ نے رہنے کا جو طریقہ سکھایا ہے کہ فتح مکہ کے بعد انہوں نے مشرکوں کو بھی

امن کا ایک پیغام دیا کہ جو اپنے گھر میں رہے گا ہم اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی عزت کا خیال رکھیں گے۔ صرف مرزائیوں کے لئے ہماری رائے یہ ہے چونکہ وہ ہمارے قانون کو نہیں مانتے اور ہمارے آئین کو نہیں مانتے، مرزائی پاکستان کے اندر کلرک ہونا چاہئے اور نہ ہی کسی عہدے پر ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے وہ ہمارے آئین کو مانیں اور تسلیم کریں کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں تو پھر ہم ان کا انسانیت کے طور پر احترام کریں گے اور وہ پاکستان کے اندر اپنا حصہ بھی لے سکتے ہیں جو قانون ان کو تحفظ دے گا۔ اس کے علاوہ ہمارا شیعہ سنی، اہل حدیث ماشاءاللہ اس وقت جو ماحول پاکستان کے اندر ہے وہ excellent ماحول ہے اور اللہ کرے کہ یہ پیار محبت جاری و ساری رہے اور ہم اس طریقے سے پاکستان کی مل جل کر خدمت کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر میاں جلیل احمد کی بات کی تائید کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے ہمارے مؤقف کی تائید کی ہے اور یہ بالکل صحیح بات ہے لیکن یہ زبانی کلامی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک ہاؤس میں وہ بل واپس نہیں آئے گا اور اس ہاؤس کی پوری کمیٹی کے حوالے سے نہیں ہو گا تو ان زبانی کلامی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس دن یہ بل پاس ہوا منگل، بدھ اور جمعرات کو میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا اور میں شکر ادا کرتا ہوں کہ میں انجانے میں بھی اس گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتا جس کا ہاؤس مرتکب ہوا ہے میرے نزدیک آپ لوگوں نے جانے اور انجانے میں گناہ کروایا ہے۔

جناب سپیکر! کسی ہاؤس کو یہ اجازت نہیں ہے، یہاں پاکستان میں فقہ جعفریہ، فقہ حمبلی، فقہ مالکی اور فقہ حنفیہ کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ اس ہاؤس کو کس نے اجازت دی ہے کہ وہ فقہ حنفیہ کی بات کرے باقی فقہ مالکی، حمبلی یا فقہ شافی کی بات کرے اور فقہ مالکی کو ختم کر دے۔

آپ کو عوام نے یہ mandate ہی نہیں دیا۔ یہ unconstitutional ہے مجھے ایک سوال کا جواب دیں جو کتاب سندھ میں چھپے گی تو کیا آپ پنجاب کو علیحدہ ملک بنائیں گے تو کیا جو کتاب سندھ میں چھپے گی وہ پنجاب میں نہیں آسکتی، جو کتاب بلوچستان میں چھپے گی وہ پنجاب میں نہیں آسکتی، جو کتاب خیبر پختونخوا میں چھپے گی وہ پنجاب میں نہیں آسکتی، کیا علیہ سلام ماننے والے سارے پنجاب میں رہتے ہیں اور پنجاب اسمبلی کے ہاؤس کو کس نے اختیار دیا ہے کہ لوگوں کے عقائد کے فیصلے بھی آپ کریں؟ آپ کے پاس اختیار ہے اور نہ ہی آپ کو کسی نے یہ حق دیا ہے۔ آپ یہ ووٹ لے کر آئے ہیں، آپ اسی بنیاد پر اس چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور نہ ہی میں اس بنیاد پر اس ہاؤس میں بیٹھا ہوں کہ میں لوگوں کے عقائد کا فیصلہ کروں۔ یہ خوبصورت علماء میں بحث تھی، ایک خوبصورت اور اچھی اصلاح کے لئے تھی یہ علماء کا کام ہے اور یہ انہیں کرنے دیں۔ اس بل کو واپس اس ہاؤس کے اندر لایا جائے اور اس بل کو reject کیا جائے پھر نئے سرے سے ایک کمیٹی بنائی جائے اور اگر اس میں کوئی اچھی چیزیں ہیں، کوئی کسی کو کیا مانتا ہے یہ اس کا عقیدہ ہے اگر کوئی کسی کی اہانت کرتا ہے تو اس پر ہمیں قانون بنانا چاہئے، اہانت پر قانون بنانا چاہئے اور کسی کے ماننے پر نہیں۔

جناب سپیکر! کوئی رضی اللہ تعالیٰ مانے یا علیہ سلام مانے یہ اس کا عقیدہ ہے لیکن اگر کوئی کسی کی اہانت کرتا ہے تو قابل گرفت ہے اور اس کے لئے قوانین موجود ہیں ان کو مزید سخت کر دیں لیکن اس قسم کی کوئی حرکت، یہ سازش، یہ چوری نا قابل قبول تھی۔ یہ قابل قبول ہے اور نہ ہی قابل قبول ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد اشرف رسول!

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس دن ہم لوگ یہاں موجود نہیں تھے۔ عرض یہ ہے بلکہ آپ سے گزارش بھی ہے کہ یہ بل ایک سازش تھا اس میں بہت ساری چیزیں ہم 100 فیصد رد کرتے ہیں اور خوش قسمتی سے میرا کسی فقہ سے تعلق نہیں ہے I am not shiya and not suni not Ahl e Hadith. میں simple مسلمان ہوں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن آپ چالیس فیصد مسلک کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتے اور اس اسمبلی کے پاس اختیار نہیں ہے کیونکہ ہم قادیانی کے خلاف ہیں، رہیں گے، ہمارے بچے بھی رہیں گے اور ہمارے آباؤاجداد بھی تھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں جس دن سپیکر صاحب نے کمیشن اقلیت کے بارے بیان دیا تو صبح ایک نیب کیس ان پر کھل گیا۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یہ بل آیا ہے تو شہزاد اکبر کے کہنے پر آیا ہے۔ میں اسمبلی کے ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں اور شہزاد اکبر کا عقیدہ دیکھیں، وہ کہہ رہے تھے کہ ایک کلرک بھی نہیں ہونا چاہئے تو بھائی یہاں پر تو وزیر بھی ہیں اگر میں زیادہ بات کروں تو پھر آپ کی ہمت جواب دے جائے گی۔ میری ہمت جواب نہیں دیتی میں وہ بھی کر سکتا ہوں لیکن اس بل کو واپس لا کر اس میں اس چیز کی ترمیم کی جائے۔ اب اس طرح نہیں ہو سکتا کہ جو علیہ سلام لکھتے ہیں آپ ان کو روک نہیں سکتے اگر آپ بل واپس نہیں لائیں گے تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں کتاب لکھوں گا اور علیہ سلام لکھوں گا دیکھوں گا کہ مجھے کون روکتا ہے ہم تو کربلا سے لے کر اب تک شہید ہوتے رہے ہیں۔ آپ اس بل کو واپس لائیں بس اتنی سی بات ہے اور میں ایک simple مسلمان ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد احسن جہانگیر!

جناب محمد احسن جہانگیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔**

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ آپ نے ٹائم دیا۔ یہ بنیاد اسلام بل جو پنجاب اسمبلی میں پیش ہوا میرے نزدیک یہ بنیاد اسلام بل نہیں بلکہ بنیاد فتنہ بل ہے۔ اس سے ایک ایسا فتنہ برپا ہو سکتا ہے جو ہم نے 1980 اور 1990 کے دور میں دیکھا اور میں اس سے بدتر دور آگے دیکھ رہا ہوں۔ اگر یہ بل اس اسمبلی کے ذریعے پاس ہوا، میرے تمام دوستوں نے گزارش کی اور میری بھی یہ گزارش ہے کہ اس بل کو اسمبلی میں واپس لایا جائے اور اس کو ختم کیا جائے۔ یہ دین اسلام پر کسی

ایک بندے کی اجارہ داری ہے اور نہ ہی یہ پنجاب اسمبلی کی اتھارٹی ہے کہ ہم اپنے دین کے اندر interference کریں۔ ہمیں جائز قانون اور اچھے قانون لانے اور متعارف کروانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں پُرزُور الفاظ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ مجھے کسی دوست نے کہا کہ اس بل کی ایک شق ہے کہ اگر آپ علیہ سلام لکھیں گے یا کہیں گے تو پانچ سال قید ہے تو میں نے اس کو جواب دیا وہ میں آج اس ایوان میں بھی کہنا چاہوں گا کہ پانچ سال کو چھوڑ کر ہمیں پھانسی لگا دی جائے اور ہمیں گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے ہم علیہ سلام ہی کہیں گے، ہم کہتے آئے ہیں ، کہتے رہیں گے اور ہمارے بزرگ علیہ سلام کہتے اور مانتے اس دنیا سے چلے گئے ہم بھی یہ کہتے چلے جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

Ms. TALATH FATEMEH NAQVI: Mr Speaker! Would you please allow me to speak in English?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Mr Speaker! Thank you. I would like to say that everyone who has spoken today has spoken nothing but from the heart and the truth. It is very pertinent to acknowledge what you feel and what you believe as nobody can deny what one feels and believes in but I am here as a legislator in this House. I am here only as a legislator. I am not here for my religious believes only. I would say one thing as a legislator; the way this bill has been brought into this House is unconstitutional. It had to go through the proper committee and through the cabinet. As far as we know these rules have not been followed. I would also like to say that as this is a religious related bill, it is not upto the Provincial Assembly to take on this matter. This is a matter that should be taken up only at Federal level because it has to go with our ideology and our believes. It should also to be taken up with the Islamic Ideology Council which has been

established exactly for this purpose. No one Province can say that I want this bill and pass it until all facts and clauses are consolidated are together. As a legislator, I would say that the rules have not been followed regarding this. This is not permissible. It is making a mockery of my Provincial Assembly.

I will not have that. I will stand against it. I will stand with rest of my colleagues here. I will say once again this Bill needs to be expunged and nothing less than that will done.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عائشہ نواز!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! ان کے بعد آپ بات کر لیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس بل کے متعلق معزز ممبران نے گفتگو کی ہے جس سے ہم سب کے احساسات آپ کے سامنے آرہے ہیں لیکن ایک چیز جو بہت ضروری ہے کہ اس اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف کے جو ممبرز ہیں ہم ہر چیز کے اوپر aye کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جب تک ہم پڑھ نہیں لیتے۔ یہ بل ہم سے ایسے گزارا گیا ہے کہ ہم لوگوں کو پتا ہی نہیں تھا کہ ہم کس چیز کو aye کہہ رہے ہیں this is not acceptable اور جو سید یاور عباس بخاری نے پہلے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ پتا نہیں تھا کہ یہ گورنمنٹ بل ہے یا پرائیویٹ ممبر بل ہے ہمیں یہ confusion تھی۔ آئندہ اس کی وجہ سے شاید ہم تمام بلز کے اوپر یہ سوال اُٹھائیں گے کہ یہ ٹائم سے پہلے sure ہو ہم اس کو read کریں گے اور اس کے بعد ہم ووٹ کریں گے otherwise we will not vote on them.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے معزز وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بل اتنی haste میں کیسے ایوان میں لایا گیا اور اس طرح سٹینڈنگ کمیٹیز جو fake ہیں جس کے ممبران کہتے ہیں کہ ہم اُس کمیٹی میں موجود نہیں تھے اور اُن کے ناموں کے ساتھ، پھر اُس کو ہاؤس میں اس طرح پاس کروانا، اسلام کی آڑ میں یہ بل پاس ہوا۔ یہ پہلا بل نہیں ہے اس سے پہلے بھی ایسے کیا جاتا ہے یہ چونکہ مذہب کے اوپر ایک بل ہے تو ہم بہت sensitive ہیں اور ہم نے جب اس کو دیکھا تو ہم نے اسے realize کیا اور یہ سارے bills جو اس ہاؤس سے پاس ہوئے جو حکومت لے کر آئی ہے خواہ وہ MTI Act ہو، خواہ وہ بلدیاتی ایکٹ ہو ،خواہ کوئی بھی ایکٹ ہو وہ اس ہاؤس میں اسی طرح سے haste میں bulldoze کئے گئے اور ان میں بے شمار غلطیاں ہمیشہ سے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے MTI Act میں بھی پوائنٹ آؤٹ کیا کیونکہ میں اُس کی سٹینڈنگ کمیٹی میں تھا اُس میں unanimous لکھا گیا حالانکہ میرا اختلافی نوٹ اُس کی ہر شق پر تھا اور یہ ہاؤس جس طرح سے چلایا جا رہا ہے، جب سے یہ وجود میں آیا ہے اور یہ بالکل غیر قانونی طور پر ساری قانون سازی یہاں سے ہو رہی ہے۔ یہ پہلا بل نہیں ہے آپ دیکھیں قومی اسمبلی میں جو بل پیش ہوئے جس میں مذہب کے نام پر قادیانیوں کے اوپر اور بے شمار بل جو واپس ہوئے یہ اُسی سازش کی ایک کڑی ہے۔ ہمیں اس سازش کو ڈھونڈنا پڑے گا کہ معزز ایوانوں کو کس طرح سے استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ is it a provincial matter؟ کیا یہ bill provincial matter ہے، یہ federal matter نہیں ہے اور کیا اہانت رسول ﷺ پر اور اہانت صحابہ اکرامؓ پر پہلے بل موجود نہیں ہیں ؟ آپ نے اس بل کو بغیر scrutiny کے، بغیر ہاؤس کی deliberations کے کس طرح چلایا اس کی تہہ تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح میاں جلیل احمد نے اور باقی معزز ممبران نے کہا ہے کہ یہ جو سازشیں ہیں یہ پاکستان کا جو اس وقت ماحول ہے جس میں الحمدللہ ساری اقلیتیں، سارے مذہبی فرقے بڑی harmony کے ساتھ رہ رہے ہیں اور اِکا دُکا واقعات ہوتے ہیں لیکن اُن کو برانگیختہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس پر اس ہاؤس کو طفل مکتب کی طرح use نہ کیا جائے۔ خدارا آئندہ بھی جتنی

مذہبی بنیادوں پر قانون سازی ہو تو ہمیں اس حوالے سے حق ہی حاصل نہیں ہے یہ بل فیڈرل کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون اس پر روشنی ڈالیں اور جو بل دوسرے bills کے ساتھ contravene کر رہے ہیں اُن پر بھی روشنی ڈالیں۔ یہ bill provincial matter نہیں ہے جیسے کسی معزز ممبر نے کہا ہے کہ سندھ میں اگر کوئی کتاب چھپے گی، خیبر پختونخوا میں کوئی کتاب چھپے گی تو کیا ہم اُن کو وہاں پر سزائیں دیں گے؟

جناب سپیکر! یہ بڑی سوچ طلب بات ہے اس پر بہت consensus کے ساتھ، بہت maturity کے ساتھ اور بہت ہی حفاظت کے ساتھ ہمیں اس طرح کے بل اس ایوان میں لانے چاہئیں۔ جن کا ہمارا استحقاق ہی نہیں ہے اس طرح کے بل اس ایوان کے اندر لانے کا، میں اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ اس طرح کے بل لانے کا ہمارا کوئی استحقاق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! باقی bills کے اوپر بھی جو ہمارے تحفظات ہیں اُن پر بھی وزیر قانون اور حکومتی حلقوں کی اب آنکھیں کھل جانی چاہئے کہ یہاں پر آکر جو ہر بل پر ہاتھ کھڑا کرتے ہیں وہ بل اس طرح سے نہیں ہیں سارے bills جو یہاں سے پاس ہوئے ہیں ان میں خامیاں ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کا بلدیاتی ایکٹ تین دفعہ یہاں ہاؤس میں لایا گیا، جب ہم چیخے کہ سارا غلط ہے Neighborhood Councils بلدیاتی ایکٹ کے طور پر نہیں آرہی تو ہماری بات نہیں سنی گئی یہاں پر پیپلز پارٹی کے قائد ایوان نے بھی بات کی لیکن پھر بل میں دوبارہ ترامیم آئیں۔ آپ کیوں نہیں Standings Committees کو فعال کرتے، ان سب bills کو اچھے طریقے سے آپ لائیں ایک ایک بل پر deliberations ہوں پتا چلے کہ اس ہاؤس میں کوئی اچھا قیمتی مواد ہم پیدا کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس بل پر معزز ممبران نے اظہار خیال فرمایا ہے اس پر میں دو حوالوں سے بات کرنا چاہوں گا اگر مذہبی حوالے سے بات کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید اُن سے بڑھ کر میں اُن کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ جن جذبات کا انہوں نے اظہار کیا ہے میں اُن سے بڑھ کر اُن کے جذبات کا احترام کرتا ہوں اور قطعی طور پر میں سمجھتا ہوں گورنمنٹ کی منشاء ہے اور نہ ہی اس معزز ایوان کی یہ منشاء ہو سکتی ہے کہ ہم کوئی ایسا بل لے کر آئیں جو ہمارے مذہبی عقائد کو چھیڑنے کے مترادف ہو۔ ایک بل ایوان میں آیا قواعد وضوابط کے مطابق آیا۔

جناب سپیکر! اب میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ بل کے پاس ہونے کے بعد بعض ہمارے ممبران نے اُس پر اعتراض کیا، گو کہ وہ اعتراض ہاؤس میں نہیں تھا ہاؤس سے باہر اعتراض تھا اُس اعتراض کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ حکم دیا کہ اس بل کو مزید آگے نہ لے جایا جائے جب تک کہ consensus develop نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ آج تک یہ بل آگے گورنر صاحب تک بھی نہیں گیا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کا راستہ نکال رہے ہیں کہ تمام legislator جو اس ہاؤس میں موجود ہیں اُن کو اعتماد میں لے کر، تمام عقائد سے جو ہمارے بھائی تعلق رکھتے ہیں اُن کو اعتماد میں لے کر اور جس طرح سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا متحدہ علماء بورڈ تو متحدہ علماء بورڈ کا اس پر input موجود ہے اُنہوں نے اس کو clear کیا ہوا ہے لیکن دوبارہ پھر اُن سے رائے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے اُس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام کی نمائندگی موجود ہو یہ سارے مراحل طے کئے جائیں گے اُس کے بعد ہی اس بل کو آگے لے کر جایا جائے گا اس کے بعد یہ issue ختم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ کسی ایک اسمبلی یا کسی ایک جماعت کا اس سے تعلق نہیں ہے اس سے ہمارے عقیدے کا تعلق ہے، ہمارے ایمان کا تعلق ہے اگر میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے عقیدے یا میرے ایمان کے خلاف کوئی کام کرے تو اسی طرح دوسرے بھائیوں کو بھی اس بات کا پورا حق ہے اور ہم اُن کے اس حق کا احترام کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری بات جو

میں عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے یہاں پر ابھی میرے ایک بھائی نے بات کی ایک کتاب سندھ میں چھپ جاتی ہے تو اُس کا آپ کیا کریں گے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ابھی یہاں پر بات ہو رہی تھی ایک محترمہ یہاں تشریف فرما تھیں as a legislator انہوں نے بات کی کہ as a legislator ہمیں یہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں آج پھر ہم اس ایوان میں موجود ہیں تو legislation کے حوالے سے یہ بہت بڑا ایک سوالیہ نشان آتا ہے on the role of legislator۔ آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ بغیر پڑھے بل پر ہاتھ کھڑا کر دیں، مجھے بتائیں کوئی ایسا قانون، کوئی اخلاقی ضابطہ ایسا ہے ؟ آپ کا فرض ہے کہ گھر سے پڑھ کر آئیں، نہیں پڑھتے تو نہ پڑھیں اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہے میری بات سن لیں جو ہمارے معزز ممبران گھر سے پڑھ کر نہ آئیں تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House۔ خاموشی اختیار کریں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے بھائی سید یاور عباس بخاری نے بات کی انہوں نے کہا میں نے اُس دن بل پر ووٹ بھی دیا، میں نے بل کے حق میں تقریر بھی کی اور آج انہوں نے مخالف بھی تقریر کی تو ہم اُن کی اُس دن کی تقریر کا بھی احترام کرتے ہیں اور آج جو اُن کے جذبات ہیں اُس کا بھی احترام کرتے ہیں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا تقریباً 371 لوگوں کا ایوان ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے ایک ایک ممبر نے as a legislator اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے ایسی کتابوں پر پابندی لگانے کے لئے تحریک لائے تو یہ آپ کے توسط سے ہوا جیسا کہ The First Muslim by Lesley Hazleton ایک کتاب تھی اس میں قابل اعتراض مواد موجود تھا اس کو ban کیا گیا۔ After the Prophet by Lesley Hazleton دوسری کتاب تھی اس کو بھی ban کیا گیا۔ History of Islam ایک کتاب جو کہ ہمارے کورس میں پڑھائی جارہی تھی جو کہ مظہر الحق صاحب نے لکھی اس کو بھی

کیا گیا کیونکہ اس کتاب میں بھی قابل اعتراض مواد موجود تھا تو میں شاہ صاحب کی خدمت ban میں یہ عرض کروں گا اور request کروں گا کہ آپ وہ کتاب نکالیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں جو اس کتاب میں مندرجات ہیں وہ پڑھیں تو آپ یقین کیجئے کہ میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ وہ کتاب نہیں پڑھ سکیں گے اور یہ کتاب ہمارے کورس میں پڑھائی جارہی تھی تو ہم نے اس کتاب کو ban کیا اسی طرح Short History of Islam ایک کتاب جو کہ یاسمین ملک صاحبہ نے لکھی تھی ان کو ہم نے اسی معزز ایوان کی کمیٹی میں بلا کر سنا اور پھر اس کتاب کو بھی ban کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے بھائی موجود ہیں ان تمام کے عقیدے کے خلاف اگر کوئی بات ہے تو ہم اس کو فرض سمجھ کر آگے لے کر چلے ہیں اور آئندہ بھی لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بحیثیت مسلمان میرا یہ ایمان ہے کہ اگر ہمارے صحابہ کرام یا نبی کریم ﷺ کی کوئی توہین کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر وہاں پر کوئی شیعہ یا سنی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ بطور مسلمان ہم نے اس پر رد عمل ظاہر کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر آپ کے توسط سے پورے معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ، اپوزیشن اور حکومتی ممبران سے مشاورت کریں گے اور کوئی اس حوالے سے لائحہ عمل طے کریں گے اور اس کے بعد آگے چلیں گے لیکن انشاءاللہ تعالیٰ جب تک اس بل پر consensus develop نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں کوئی پیشرفت نہیں ہوگی۔ اب یہ آپ کی صوابدید پر ہے آپ جناب سپیکر صاحب سے بھی مشاورت کرلیں اس وقت آپ ہی سپیکر ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ consensus develop کرنا گورنمنٹ کی منشا ہے۔ حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران سے بھی میری یہ request ہے کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر ایک لائحہ عمل طے کریں اور پھر انشاءاللہ آگے چلا جائے گا لیکن for the

time being یہ مسئلہ اس طرح آگے نہیں جائے گا اور ہمارا جو concern ہے اس کو ختم ہو جانا چاہئے جب تک کہ سب کی تسلی نہیں ہو گی اس پر عملدرآمد نہیں ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم وزیر قانون کے مشکور ہیں اور میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز متنازعہ ہی نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے اور حکومتی ممبران کے درمیان کوئی اختلاف ہو کیونکہ یہ ہم سب کے عقائد کی بات ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے ابھی کچھ کتابوں کا حوالہ دیا ہے کہ ان کتابوں میں توہین کی گئی ہے تو میں کہتا ہوں کہ جن کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے بارے میں بھی کچھ غلط کہا گیا ہے ان کو بھی بے شک ban کریں ہم اس چیز کو متنازعہ بنا ہی نہیں رہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مؤقف تو صرف اور صرف یہ ہے کہ اہل بیت اطہار اللہ صلے علی محمد و علیٰ آلہ محمد ان پر درود بھیجے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا وہ نہیں ہونا چاہئے لہٰذا اس کے علاوہ تو ہمیں کسی چیز پر اعتراض ہی نہیں ہے۔ رسول پاک ﷺ کے صحابہ کرام ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ پاک سرکار خاتم النبیین ﷺ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اس میں کوئی دورائے نہیں ہے وہی جذبات کا انہوں نے اظہار کیا ہے تو یہ ہمارے سر آنکھوں پر ہیں۔ اگر ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے تو کسی بھی مسلمان کو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس بل کے بارے میں بات کرنے کا میرا کوئی حق نہیں بنتا کیونکہ اس بل میں ہمارے مسالک کے بارے میں مختلف چیزیں سامنے آئی ہیں۔ I was also on behalf of the Christian Community اس کمیٹی کا ممبر تھا اور اس حوالے سے بہت زیادہ meetings ہوئیں اور جیسا کہ ابھی جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا ہے کہ اس بل کو مستند علماء کرام کی سربراہی میں اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیجا جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف اس حد تک کہنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ، جناب محمد الیاس اور دوسرے بہت سارے ممبران جو کہ اس کمیٹی میں شامل تھے انہوں نے جو books دیکھیں اور پڑھیں تو وہ ناقابل برداشت تھیں the Holy Prophet(PBUH) according to me he is the last Prophet اور میں نے بلکہ وہاں پر یہ لکھوایا تھا اور میرے بھائی جو اس وقت کمیٹی میں موجود تھے وہ یہاں پر بیٹھے ہوں گے کہ خاتم کا مطلب جو قادیانی لیتے ہیں وہ کچھ اور لیتے ہیں اس لئے حضور پاک ﷺ کے ساتھ آخری نبی لکھیں کیونکہ اس کے بعد کام ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اتنا ہسٹری کو نہیں جانتا لیکن ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ minorities کے بارے میں ایک بات کی گئی اگر پی ٹی آئی والے mind نہ کریں تو میں کہنا چاہتا ہوں اور میرے اللہ پی ٹی آئی سے بچانا مجھ کو۔ ہمارے منسٹر جناب مراد راس نے لکھا تھا وہ تمام چیزیں میرے پاس موجود ہیں کہ کرسمس منانا بھی غیر شرعی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو شاید یاد ہو گا کہ کسی جگہ پر میں نے سید یاور عباس بخاری سے بات کی تھی اور پھر انہوں نے ان کے ساتھ بات کی تو یہ کس طرح کی بات ہے کہ آپ کا منسٹر ایجوکیشن ایسی بات کر رہا ہے تو وہ کتاب بھی وزیر قانون نے ضبط کروائی تھی کہ یہ کیا طریق کار ہے کہ ہم کرسمس کے بارے میں ایسی باتیں لکھ رہے ہیں کیونکہ میں نے جو قرآن پاک چار مرتبہ باترجمہ پڑھا ہے اس میں یہی کہا گیا ہے کہ رحمۃً اللعالمین حضرت محمد ﷺ اور ان سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام تھے جن پر الہامی کتابیں نازل ہوئیں ان سب کتابوں پر ایک مسلمان کا اور ہمارا بھی ایمان رکھنا ہمارے عقیدے کا حصہ اور فرض ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اور کرسمس کے بارے میں ایک sitting minister جناب مراد راس میں ان کا نام لے رہا ہوں انہوں نے tweet کیا کہ کرسمس منانا غیر شرعی ہے تو یہ ساری بات تھی۔

جناب سپیکر! میں نے میٹنگ میں جو کتابیں دیکھی ہیں وہ ناقابل برداشت تھیں تو میں جناب محمد بشارت راجہ اور سید یاور عباس بخاری کو بھی request کروں گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل یا علماء بورڈ میں جب بات کریں تو ہمارے جو priests یا چرچ کے bishops ہیں ان کو بھی اس میں لازمی ممبر رکھا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔ اس ایشو پر پورے ہاؤس کی sense آئی اور میں اس حوالے سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن جتنے بھی ہاؤس کے ممبران مرد و خواتین نے اس حوالے سے بات کی ہے میں ان تمام ممبران کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اور پورا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے بالکل غلط ہوا ہے۔ میں نے جو بات کرنی ہے تو میں وہ repeat نہیں کرنا چاہتا کہ یہ کیا بات ہوئی ہے اور کیسے ہوئی ہے؟ میں صرف آگے چلنے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر وزیر قانون بھی موجود ہیں اور میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ محرم کا مہینہ شروع ہونے والا ہے لہٰذا اس سازش میں جس نے گھناؤنے کردار ادا کئے ہیں تو محرم سے پہلے اس کا سدباب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے علم میں جو بات آرہی ہے کہ وہ یہ ہے کہ اس اجلاس کے بعد شاید ایک یا ڈیڑھ ماہ بعد دوبارہ اجلاس ہو لیکن وہ sensitive day جس کے لئے جناب محمد بشارت راجہ، دیگر منسٹر صاحبان اور انتظامیہ پورے پنجاب کے دورے بھی کرتے ہیں اور وہاں پر لوگوں کو on board بھی لینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ یہ ساری کارروائی ہو اور یہ جو شر پھیلایا گیا ہے اگر اس کا سدّباب نہ کیا گیا تو خدانخواستہ یہاں سے جس طرح ابھی بات ہوئی ہے کہ یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر فوری طور پر کوئی ایکشن لیں جو اس ہاؤس کی sense کو لے کر عوام تک جائے اور اس کا کوئی حل نکالیں جیسا کہ میں جناب محمد بشارت راجہ کو appreciate کرتا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ ابھی یہ بل آگے گورنر صاحب تک

نہیں پہنچا تو میرا خیال ہے کہ آپ اس پر رولنگ دیں تاکہ within limited time اس کا solution نکالا جائے تاکہ یہ شر انگیزی پھیلانے کے لئے لوگوں کے لئے مددگار ثابت نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کہوں گا جو کہ ہم بہت عرصے سے کہہ رہے تھے کہ standing committees کے چیئرمین اور ممبرز کو in action ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آج پورے ہاؤس نے standing committees کے نہ بننے کی وجہ سے جو lackness کو محسوس کیا ہے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر standing committees کے حوالے سے ابھی تک معاملات طے نہیں ہوئے تو اس کے لئے بھی میں پورے ہاؤس سے request کروں گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ تمام معاملات illegally چلا رہے ہیں standing committees اسی لئے بنائی جاتی ہیں کہ جو بھی بل آئے وہ ان standing committees میں جائے اور اس پر بحث ہو اس پر کارروائی کی جائے اور اس کے بعد ہاؤس میں پیش کیا جائے تو پھر معزز ممبران اس کو study بھی کر کے آئیں اور اس پر اپنی آراء بھی دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ بات جو کہ ہم دو سال سے حکومت کے ساتھ کر رہے تھے۔ آج روز روشن کی طرح سامنے آگئی ہے کہ یہاں ممبران کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کوئی پتا نہیں چلتا کہ کیا ہو رہا ہے اور ہم ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ممبر کا یہ right بنتا ہے کہ وہ پڑھ کر آئے اور پھر اسے دیکھے لیکن سٹینڈنگ کمیٹیز اسی لئے بنائی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے دو سال سے سٹینڈنگ کمیٹیز کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ میری استدعا ہے کہ انہیں مکمل کیا جائے تاکہ پورے لیگل طریقے سے ہاؤس کی کارروائی چل سکے اور پھر ایسی بدمزدگی بھی پیدا نہ ہو۔ اس سے پہلے بھی ایک دو واقعات ہوئے ہیں جو پورے ہاؤس کے لئے اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس پر غور کریں گے اور خاص طور پر وزیر قانون سے استدعا کروں گا کہ محرم کے مہینے سے پہلے پہلے اس پر کوئی ایسی چیز سامنے لے کر آئیں جو تمام لوگوں کو مطمئن کر سکے اور اس کے حل کی طرف لے کر جا سکے۔ بہت شکریہ

وزیر منیجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج تمام ہاؤس کے لوگوں کے جذبات کے مطابق تسلی دلائی ہے کہ اس بل کو آگے forward نہیں کیا جائے گا لیکن اتنی بات کافی نہیں ہے آج جیسے ابھی میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ آپ آج ہی رولنگ دیں کہ اس بل کو واپس ہاؤس میں summon کیا جائے، recall کیا جائے تا کہ اس پر further کارروائی نہ رکے کیونکہ اگر کسی بل پر کچھ عرصہ ویسے ہی خاموشی رہ جائے تو وہ ultimately Act بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جیسے وزیر قانون نے فرمایا کہ فلاں فلاں books ban کر دی گئی ہیں، یہ بات ہمارے اس مؤقف کی تائید کرتی ہے کہ already ایسا قانون موجود ہے جس کے تحت تمام objectionable کتابوں اور objectionable printed material پر پابندی لگائی جاسکتی ہے اور وقتاً فوقتاً ان پر پابندی لگائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اس صورت میں ایک ایسا نیا بل لانا جس سے ایک تنازع کھڑا ہو جائے یہ مناسب نہیں ہو گا اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ آج بحیثیت سپیکر اس بل کو فوری طور پر واپس summon کریں۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ جناب محمد بشارت راجہ نے بات clear کر دی ہے۔ بل میں جتنا جلدی ترمیم لائی جائے اتنا زیادہ بہتر ہے۔

معزز ممبران اسمبلی: بل واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے، جتنا جلدی ہو سکے اسے amend کیا جائے۔ جتنے بھی ممبرز ہیں اس پر ان کی consent ہونی چاہئے اور ایک unanimous decision ہو پھر انشاءاللہ اس کے مطابق ہم اسے پاس کریں گے۔ اب وقفہ سوالات لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ تحفظ ماحول کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم یہاں اس لئے نہیں آتے کہ حاضری لگا کر چلے جائیں، ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر1332 چودھری اشرف علی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1336 جناب نیاز حسین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! اس کوsuspend کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ suspend کر دیا ہے اور یہ pending ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ ہمیشہ مجھے بٹھا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ کا سوال ہے۔ جناب محمد وارث شاد تشریف رکھیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اذان ہو رہی ہے پلیز تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آج کا وقفہ سوالات pending کر دیا جائے۔ آپ ایسے bulldoze نہ کریں، سارے ممبران پریشان ہیں چونکہ وقفہ سوالات پر تو بات ہی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات pending کر دیتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! معزز ممبران کی خواہش ہے کہ آج کے تمام سوالات pending کر دیئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ کی مرضی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آج کے سوالات pending کئے جاتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب Introduction of Bill ہے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Stamp (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Stamp (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief & Consolidation for report within two months.

Now, the House is adjourned to meet on Monday the 10th August 2020 at 2:00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،10-اگست2020

(یوم الاثنین،19-ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23: شمارہ 12

997

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ10۔اگست2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کاایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان2020

ایک وزیر مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان2020ایوان میں پیش کریں گے۔

999

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

سوموار،10۔اگست2020

(یوم الاثنین،19۔ذی الحج1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③

سورة الحجرات 1 تا 3

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا ،جانتا ہے(1) اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو(2) بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے(3)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یا رسول اللہ
دِلم پژمردہ آوارہ زِعصیاں یا رسول اللہ
چوں سوئے من گذر آری، من مسکین زِناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ
زِکردہ خویش حیرانم، سیہ شُد روزِعصیانم
پشیمانم، پشیمانم، پشیماں، یا رسول اللہ
چوں بازوئے شفاعت راکُشائی بر گنہ گاراں
مُکن محروم جامی را دراں آں یا رسول اللہ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈرز لئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں تو سوال کرنے کے لئے کھڑا ہوں، آپ انہیں بٹھائیں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈرز لئے جائیں گے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1309 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: نہری نظام کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***1309: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال 5-R, 5-L, 2-L/9-L,1-L,9-L,GD, 6-R اور 5-R Bhawani کا نہری نظام بُری حالت میں ہے جس وجہ سے کسانوں / زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے بیشتر موگہ جات ٹوٹ چکے ہیں یا توڑ دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زمینداروں اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی کی بروقت فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام مذکورہ انہار تسلی بخش حالت میں ہیں اور ٹیل تک پانی کی ترسیل بمطابق حق ہو رہی ہے۔

(ب) ان انہار کے موگہ جات بمطابق منظور شُدہ ڈیزائن تعمیر کئے گئے ہیں اور تسلی بخش حالت میں چل رہے ہیں۔ اگر کوئی عادی مجرم موگہ توڑتا ہے تو بمطابق قانون اس مجرم کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ کا فیلڈ عملہ نہروں کی ٹیل تک بمطابق حق پانی پہنچانے کے لئے مکمل تگ و دو کر رہا ہے۔ اگر کہیں کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو بمطابق ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر آبپاشی سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال GD,9-L/1-L,9-L/2-L,5-L,5-R،6-R اور 5-R Bhawani کا نہری نظام بُری حالت میں ہے جس کی وجہ سے کسانوں اور زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو موگے اور راجباہ میں نے بتائے ہیں ان کے لئے کتنے کتنے کیوسک پانی approved ہے اور محکمہ اب ان کو کتنے کتنے کیوسک پانی دے رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ان راجباہ اور موگہ جات میں مختلف دنوں میں مختلف کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہوگا۔ میرے پاس جو ریکارڈ ہے اس کے مطابق ساہیوال 5-R,5-L,2-L/9-L,1-L/9-L,GD,6-R کے اندر پانی ان کی design capacity کے مطابق چھوڑا جا رہا ہے۔ گوگیرہ distributary میں موجود راجباہ کے اندر پانی کی کچھ کمی آتی ہے کیونکہ اس وقت اس channel کی rehabilitation ہو رہی ہے۔ اسی طرح 5-R Bhawani channel کی بھی rehabilitation ہو رہی ہے اس لئے اس particular water channel کے اندر بھی پانی کی کمی آ رہی ہے۔ جہاں تک ان کا یہ سوال ہے کہ ان channels کی کتنی کتنی design capacity ہے۔

جناب سپیکر! اس کا جواب میں عرض کر دیتا ہوں کہ 1-L,9-L کی discharge capacity 51.55 کیوسک ہے، اس کے 55 موگے ہیں جن میں دو ٹیل کے موگہ جات بھی شامل ہیں۔ اس کی کل لمبائی 85 ہزار فٹ ہے اور یہ 23164 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا ہے۔ اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہونی چاہئے جو کہ پوری چل رہی ہے۔ یہ channel برجی 13 سے لے کر 18 تک concrete lined ہے۔

جناب سپیکر! channel نمبر 2-L/9-L کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ 9-L distributary برجی نمبر 33085L سے نکلتا ہے۔ اس کی design discharge capacity 102.2 کیوسک ہے۔ اس کے 53 موگہ جات ہیں جن میں ٹیل کے دو موگہ جات بھی شامل ہیں۔ اس کی کل لمبائی 87620 فٹ ہے اور یہ 23425 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا ہے اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہونی چاہئے جو کہ ایک فٹ ہی چل رہی ہے۔ اس میں پورا پانی پہنچ رہا ہے۔ اس کی برجی نمبر 33 سے لے کر 87 تک concrete lined ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح 5-L channel ساہیوال Lower Bari Doab canal (LBDC) کی distributary ہے جو کہ اس کی برجی نمبر 257509L سے نکلتا ہے۔ اس کی design discharge capacity 217 کیوسک ہے جن میں دو ٹیل کے موگہ جات بھی شامل ہیں۔ اس کی کل لمبائی 88743 فٹ ہے اور یہ 171065 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا ہے۔ اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہونی چاہئے جو کہ ایک فٹ ہی ہے۔

جناب سپیکر!اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ channel اپنے discharge کے مطابق ٹیل تک پانی پہنچا رہا ہے۔اس کی بر جی نمبر29 سے لے کر88 تک concrete lined ہے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد معزز ممبر نے 5-R channel کے بارے میں پوچھا ہے۔ یہ بھی LBDC سے نکلتا ہے۔یہ بر جی نمبر 285200R سے نکلتا ہے۔اس کی design discharge capacity 17.50 کیوسک ہے۔اس کی کل لمبائی 25200 فٹ ہے۔یہ کل 44423 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا ہے۔اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہے۔

جناب سپیکر!ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ ایک فٹ ہی ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ اس کا پانی ٹیل تک پورا پہنچتا ہے۔اس کی بر جی زیرو سے لے کر 25/24 تک concrete lined ہے۔

جناب سپیکر!معزز ممبر نے 6-R channel کے بارے میں پوچھا ہے۔یہ بھی LBDC کی distributary ہے۔یہ بر جی نمبر 328554R سے نکلتا ہے۔اس کی design discharge capacity 59.70 کیوسک ہے۔

جناب سپیکر!اس کی کل لمبائی 334500 فٹ ہے۔یہ channel کل 6113 ایکڑ رقبہ سیراب کرتا ہے۔اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہے جو کہ پوری چل رہی ہے۔اس کی بر جی نمبر zero سے لے کر 34 تک concrete lined ہے۔

جناب سپیکر!گوگیرہ distributary LBDC سے نکلتی ہے۔یہ بر جی نمبر 55818R سے نکلتی ہے۔گوگیرہ distributary بر جی نمبر 24.00 سے ساہیوال کینال کی حدود میں شامل ہوتی ہے۔اس کی 100.80 design discharge capacity 100.80 کیوسک ہے۔

جناب سپیکر!اس کی کل لمبائی 3009834 فٹ ہے۔یہ کل 26801 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتی ہے۔اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہونی چاہئے جو کہ ایک فٹ نہیں ہے۔اس میں پانی کم آتا ہے اور پانی کم آنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی rehabilitation ہو رہی ہے یعنی اس پر کام ہو رہا ہے۔انشاءاللہ جب اس کی rehabilitation ہو جائے گی تو پانی کی یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے 5-R Bhawani کے بارے میں پوچھا ہے۔ یہ گوگیرہ distributary کی برجی نمبر 24500R سے نکلتی ہے۔ اس کی design discharge 86.55 کیوسک ہے۔ اس میں ٹیل کے دو موگہ جات بھی شامل ہیں۔ اس کی کل لمبائی 98100 فٹ ہے۔ یہ کل 18280 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کی ٹیل گیج ایک فٹ ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہے۔ اس میں پانی کی کمی ہے۔ اس کی بھی rehabilitation ہو رہی ہے۔ جب اس کی rehabilitation ہو جائے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ اس میں پانی کی کمی پوری ہو جائے گی۔ اس channel کی برجیوں کے کچھ حصے concrete lined ہو چکے ہیں اور باقی پر کام ہو رہا ہے۔ اگر معزز ممبر کو discharge tables چاہئیں تو وہ بھی میرے پاس فائل میں موجود ہیں۔ وہ جب چاہیں آکر دیکھ سکتے ہیں۔ میرے پاس اس وقت پورے خریف سیزن کے discharge tables موجود ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ میرے سوال کا جواب دیا ہے۔ منسٹر موصوف نے اپنے جواب میں admit کیا ہے کہ 5-R Bhawani اور گوگیرہ distributary میں پانی کی کمی ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے rehabilitation بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ rehabilitation کب شروع ہوئی اور اس کا کب تک اختتام ہو جائے گا؟ زمیندار اور کسان پانی پورا نہ ملنے کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہیں۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے 5-R,5-L,2-L/9-L,1-L/9-L,GD,6-R میں پانی کی design capacity بتا دی ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کتنے کیوسک پانی دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ بتایا گیا ہے کہ ان channels کی tails ایک فٹ گیج کی ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں پانی نہیں مل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House بتانا چاہتا ہوں کہ 1-L/9-L کو منسٹر صاحب چیک کر والیں۔ محکمہ اریگیشن کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسانوں کو پانی مہیا کریں۔ آج سے 25 دن پہلے ان کے متعلقہ ایکسین نے وہاں پر جا کر لوگوں سے ٹرالیاں مانگیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے علاقے کے کسانوں اور زمینداروں کی تکلیف بتا رہا ہوں اور اسی وجہ سے میں نے یہ سوال دیا ہے۔ آج سے 25 دن پہلے وہاں پر ایکسین نے مٹی کی ٹرالیاں ڈلوا کر کچھ موگہ جات کو بند کروا دیا ہے جبکہ منسٹر صاحب یہاں پر فرمارہے ہیں کہ پانی پورا مہیا کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں challenge کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب کا جواب غلط ہے۔ اس بارے میں آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ یہ کمیٹی میرے حلقہ نیابت کی نہروں کا وہاں پر جا کر جائزہ لے اور اگر وہاں پر پانی پورا مہیا کیا جارہا ہے تو ٹھیک ہے بصورت دیگر یہاں پر غلط جواب دینے والوں کو سزا کا مرتکب قرار دیا جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہم نے اس سال جو habitual چور ہیں اور جو ہمیشہ پانی چوری کرتے ہیں ان کے موگہ جات کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ enough is enough. یہ ایک practice بن چکی ہے کہ لوگ پانی چوری کرتے ہیں اور جب انہیں پکڑا جاتا ہے تو ہمارے پولیٹیکل لوگوں کی سفارشیں آتی ہیں۔ I am sorry and this is not acceptable to us. اب جو کوئی بھی ایسا کرے گا ہم ان کے موگے بند کر دیں گے۔ جو habitual چور ہوں گے ہم ان کے موگے بند کر دیں گے۔ ایک دفعہ یا دو دفعہ چوری والے نہیں بلکہ جو بار بار پانی چوری کرنے پر پکڑے جانے کے باوجود چوری کریں گے تو ہم اپنے Canal and Drainage Act کے مطابق کارروائی کریں گے کیونکہ قانون ہمیں اس چیز کی اجازت دیتا ہے اور ہم اپنے اختیار کو استعمال کر کے اُن outlets کو بند کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال تو کرنے دیا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، بسم اللہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کو یہ بتادوں کہ یہ بھی پولیٹیکل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ بات نہ کریں کہ politically ہوتا ہے۔ میری یہ کوئی سفارش ثابت کر دیں کہ میں نے ایسے غلط لوگوں کی سفارش کی ہے؟ یہاں پر وزیر قانون بیٹھے ہیں اور پورا ہاؤس سُن رہا ہے اس لئے میں پھر وہی بات کرتا ہوں کہ جب انہوں نے موگے بند کئے تھے تب کس کے کہنے پر کھولے گئے تھے لہٰذا اس کی انکوائری کروالیں۔ بتائیں کہ کس کے کہنے پر موگے کھولے گئے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! موگے بند کئے تھے تو کیسے کھولے گئے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کا جواب سن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے سوال تو کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا آدھا سوال ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں نے اس وجہ سے سوال نہیں کیا کہ point scoring کی جائے۔ پہلے نمبر پر یہ اس بات کی انکوائری کروائیں اور دوسرے نمبر پر جو منسٹر صاحب نے سوال کا جواب دیا ہے یہ غلط ہے اور میں on the floor of the House اسے چیلنج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں L-9 کے موگے ہیں وہاں پر جتنے کیوسک پانی approved ہے اتنا نہیں دیا جا رہا بے شک یہ اسے دوبارہ چیک کروالیں۔ مجھے یہ ہاؤس کے floor پر بتادیں کہ جتنے کیوسک پانی کسانوں کا حق ہے وہ کب تک دے دیں گے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں منسٹر صاحب کو یہ بھی چیلنج کرتا ہوں اور مجھے بتائیں کہ میں نے آج تک کس چور کی سفارش کی ہے، اگر کی ہے تو سب سے پہلے مجھے سزا دی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر اس ہاؤس کو جلسہ گاہ بنا لیا گیا ہے اور اُن کا جلسہ اب ختم ہو گیا ہے تو میں حقائق اِن کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میرے پاس discharge detail موجود ہے لہٰذا جس وقت چاہیں وہ آ کر دیکھ سکتے ہیں اور اُن کو ہر کینال کی ہر دن کی tail situation and gauge reading بتا دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 1825 جناب ممتاز علی کا ہے لیکن اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1826 بھی جناب ممتاز علی کا ہے لیکن اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2906 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3179 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور یونین کونسل بستی
ہیرو کے حفاظتی بند کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3179: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) کی یونین کونسل بستی ہیرو و دیگر دیہات کو سیلاب کے پانی سے محفوظ کرنے کے لئے حفاظتی بند بنایا گیا تھا اس بند کے ٹوٹنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ حفاظتی بند کب تعمیر کیا گیا اور اس کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز مہیا کئے گئے تھے بند کی چوڑائی اور لمبائی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس بند کو تعمیر کرنے کے لئے کس کمپنی / ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا؟

(د) کیا حکومت اس بند کی تعمیر پر ہونے والے اخراجات کا تھرڈ پارٹی سے آڈٹ کروانے اور اس حفاظتی بند کی جلد از جلد مرمت یا تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ ہیرو بند یونین کونسل بستی ہیرو کو سیلاب سے بچانے کے لئے نہیں بنایا گیا۔ ہیرو بند مٹی سے بنایا گیا گرائن ہے جس کا مقصد دریائے سندھ کی مغربی شاخوں کو بند کرنا تھا۔ دریائے سندھ نے 2019 کے سیلابی ریلوں میں اپنا رُخ تبدیل کیا جس سے مٹی کے بنے ہیرو بند کو نقصان ہوا۔

(ب) ہیرو بند 1980 کی دہائی میں ضلع کونسل نے تعمیر کیا اور 1990 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل ہوا اُس پر اُٹھائی گئی لاگت کا تخمینہ محکمہ آبپاشی کے پاس نہ ہے۔ اس بند کی چوڑائی 20 فٹ اور لمبائی 29000 فٹ ہے۔

(ج) محکمہ آبپاشی پنجاب کے پاس اس کو تعمیر کرنے والی کمپنی / ٹھیکیدار کا نام نہ ہے کیونکہ ہیرو بند ضلعی گورنمنٹ نے تعمیر کیا تھا۔

(د) بند کی تعمیر پر ہونے والے اخراجات اور ان کا تھرڈ پارٹی آڈٹ ضلعی گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن ہیرو بند کی مرمت اور دریائے سندھ کو اس سے دور ہٹانے کے لئے دو عدد سٹون سٹڈز کی منظوری محکمہ آبپاشی نے دی ہے اور اس کے لئے ایک کروڑ دس لاکھ کا فنڈ مختص کر دیا ہے۔ مرمت کے اس کام کا تھرڈ پارٹی آڈٹ BARQAAB کمپنی کو دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ بستی ہیرو کے حفاظتی بند کے حوالے سے سوال تھا کہ اس کی تعمیر پر کتنا خرچ آیا اور کتنا نقصان ہوا؟ اس سے related سوال پہلے بھی آچکا ہے اور سپیکر صاحب نے خاص طور پر اس بستی ہیرو کے بارے میں ہدایات جاری کی تھیں۔ بستی ہیرو میں زیادہ پانی کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا تھا جس پر سپیکر صاحب نے باقاعدہ ہدایات دی تھیں کہ وہاں کے کسانوں کے نقصان کے ازالے کے لئے تخمینہ لگایا جائے کہ کتنا نقصان ہوا ہے لہٰذا کیا وزیر موصوف نے اس نقصان کا تخمینہ لگانے کے لئے کچھ کام کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! نقصان کا تخمینہ لگانے کا کام محکمہ مال کی ذمہ داری ہے، وہی تخمینہ لگاتا ہے اور اس کے مطابق لوگوں کو compensation دی جاتی ہے۔ یہ محکمہ آبپاشی کے domain میں آتا ہے اور نہ ہی میرے خیال میں اس کا اس سوال سے کوئی تعلق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جز (د) میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ بند کی تعمیر پر ہونے والے اخراجات اور ان کا تھرڈ پارٹی آڈٹ ضلعی گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن ہیرو بند کی مرمت اور دریائے سندھ کو اس سے دُور ہٹانے کے لئے دو عدد stone studs کی منظوری محکمہ آبپاشی نے دی ہے اور اس کے لئے ایک کروڑ دس لاکھ روپے کا فنڈ مختص کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ اس مقصد کے لئے دس کروڑ روپے کا فنڈ بھی مختص کیا گیا ہے اور جنوری میں اس سوال کا جواب آیا ہے لہٰذا کیا یہ بتانا پسند کریں گے کہ اب تک وہاں پر کتنا کام ہو چکا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہمارے ریکارڈ کے مطابق ہیرو بند RD:278+00 and RD:285+00 کے اوپر دو stone studs بنائے جا رہے ہیں جن پر 60 فیصد کام ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اب آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے خیال میں اُس وقت بھی یہ بات discuss ہوئی تھی کہ پہلے وہاں جو پتھر ڈالے گئے تھے وہاں اُن کی حفاظت نہیں کی جاتی بلکہ صرف پتھر ڈال دیئے جاتے ہیں۔ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ 60 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے لیکن اِن کو موقع پر visit کر کے کام دیکھنا چاہئے کہ کتنا کام ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا یہی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 3269 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3347 سید عثمان محمود کا ہے لیکن اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3359 بھی سید عثمان محمود کا ہے لیکن اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3382 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3560 جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3579 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: ہیڈ 58000 ٹو ایل ٹن آر پر گیٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3579: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال میں واحد ہیڈ 58000 ٹو ایل ٹن آر ہے جہاں پر گیٹ موجود نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ہیڈ 132 کیوسک راجباہ اور تقریباً 103 موگوں پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہیڈ 58000 ٹو ایل ٹن آر پر گیٹ کا ہونا بہت ضروری ہے؟

(د) کیا حکومت اس سال اس 58000 ٹو ایل ٹن آر پر گیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ وہاں کی عوام کی ضرورت ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ مائنیز، 2L/10R ہے جس کا ڈسچارج 132.40 کیوسک ہے اور کل 54 موگہ جات ہیں۔

(ج) مائنیز، 2L/10R پر کڑی سسٹم کے تحت ریگولیشن کی جا رہی ہے اور سسٹم کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں Hydraulic Gates کی ضرورت تھی وہاں پر گیٹ نصب کر دیئے گئے ہیں۔

(د) جواب جُزبالا میں دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جز (ج) پر میرا ضمنی سوال ہے۔ میں نے سوال میں کہا تھا کہ ہیڈ 2L/10R پر hydraulic gate لگوانا ہے جس کا انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ وہاں پر کڑی سسٹم کے تحت پانی کو روکا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہماری حکومت کا کیا فائدہ ہے؟ ایک طرف ہم اورنج ٹرین پر اربوں روپے لگا رہے ہیں اور دوسری طرف پانی کو روکنے کے لئے کڑیاں استعمال کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کڑی سسٹم کی بجائے گیٹ کا ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ ایک نئے پراجیکٹ کے طور پر کام ہو گا کیونکہ یہ چھوٹا سا کام نہیں ہے جو maintenance and repair کے فنڈز میں ہو سکے اور ہمارے پاس جو پیسے آتے ہیں اُن کا بہتر استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اس ہاؤس میں یہ کہتے ہوئے شرمندگی بھی ہوتی ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ دیہاتوں سے belong کرتے ہیں لیکن اریگیشن کی allocation کے لئے کبھی ڈیمانڈ رکھتے ہیں اور نہ ہی کبھی discuss کرتے ہیں۔ جب بھی بحث کی بات ہوتی ہے تب روایتی طور پر کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے لاء اینڈ آرڈر، مہنگائی اور تعلیم پر بات کرنی ہے لیکن ہمارا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ جو ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اس پر کبھی کھل کر آپس میں exchange of ideas نہیں کئے کہ اس شعبے کو کیسے لے کر چلنا ہے؟ اریگیشن کی بہت اہمیت ہے جیسے میری بہن بھی کہہ رہی ہیں اور ان سب چیزوں کے لئے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہم بجٹ میں allocation کتنی کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ تمام ممبران سے گزارش ہو گی کہ آپ میرے ساتھ ہوں کہ ہم اریگیشن کے لئے budgetary allocation بڑھانے کے لئے محنت کریں۔ جب پیسے آئیں گے تو ہم صرف یہی نہیں بلکہ تمام نہروں اور barrages کی rehabilitation کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسان کو tail تک پانی پہنچانے کے لئے جو ہمارا مقصد ہے اُس کو بھی پورا کر سکتے ہیں۔ جیسے ہی ہمارے پاس فنڈز کا margin آئے گا تب انشاءاللہ یہ گیٹ بھی لگا دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔ جس فورم پر یہ کہیں گے میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کھڑی رہوں گی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3620 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ انہار کے بیلداروں کی تعداد اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

***3620: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ انہار کے پاس کتنے بیلدار بھرتی ہیں؟

(ب) ان بیلداروں کی تنخواہ کی مد میں سالانہ کتنا فنڈز خرچ کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ ممکن ہے کہ نہروں کے کناروں پر پودے لگانا اور ان کا خیال رکھنا محکمہ انہار کی ذمہ لگا دی جائے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ انہار کے پاس 9485 بیلدار بھرتی ہیں۔

(ب) ان بیلداروں کی تنخواہ کی مد میں سالانہ -/207,26,54,989 روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

(ج) نہروں پر تعنیات بیلدار نہروں کی پٹڑیوں، موگہ جات کی دیکھ بھال، پانی کے چھڑکاؤ اور پانی چوری روکنے وغیرہ کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ بیلداروں کی تعداد پہلے ہی کم ہے اور یہ اضافی ذمہ داری صرف اکیلے بیلداروں سے ہی پوری نہیں کی جا سکے گی کیونکہ نہروں کے کناروں پر درخت لگانا، ان کی دیکھ بھال کرنا، ان کا ریکارڈ رکھنا اور اُن کی چوری کو روکنے کے لئے فیلڈ میں سپیشلسٹ عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ محکمہ جنگلات کا عملہ اس فیلڈ میں سپیشلسٹ ہے اس لئے اس ذمہ داری کے لئے مذکورہ محکمہ ہی موزوں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن میں ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا محکمہ جنگلات اور محکمہ آبپاشی کسی MOU پر دستخط کر سکتے ہیں کہ نہروں کے کناروں پر plantation ہو اور erosion of land کو روکا جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہماری بہن کا سوال نہروں کے کناروں پر درخت لگانے کے حوالے سے ہے۔ اس حوالے سے ہماری بڑی کمی یہ ہے کہ ہمارے بیلداروں کی تعداد اتنی کم ہے کہ ہم مشکل سے اپنی ریگولر maintenance کر سکتے ہیں۔ یہ اضافی ذمہ داری لینا ہمارے لئے اس وقت اس لئے ممکن نہیں ہے کہ ہمارے resources already stretched out ہیں۔

جناب سپیکر! اس پر ہم اپنی ایک جامع پالیسی بنا رہے ہیں جس میں ہم along the canals لوگوں کو زمین پٹے پر دیں گے، جو لوگ اس زمین کو پٹے یا لیز پر لیں گے وہ وہاں پر درخت لگائیں گے اور کچھ سالوں جو دس، پندرہ یا پچیس سالوں کا ان سے معاہدہ ہو گا اس کے بعد ہم ان درختوں کو کاٹ کر اپنا ریونیو بھی generate کریں گے۔

جناب سپیکر! ہماری نہروں کے ساتھ کی زمینوں پر مستقل انکروچمنٹ بھی ہوتی ہے جیسے نہر کے ساتھ ہماری تین سو فٹ زمین ہے تو ساتھ والا زمیندار دو فٹ یا پانچ فٹ زمین اپنی زمین کے ساتھ شامل کر لیتا ہے۔ اس طرح ہمارے پشتے بھی کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کو demarcate کیا جائے گا اور ہماری پالیسی اس وقت فائنل سٹیج پر ہے جو جلد منظور ہو جائے گی تو ہم اپنی ہزاروں میل لمبی نہروں کے دونوں اطراف کے رقبوں کو لیز پر دے کر ان پر درخت لگوائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3650 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: نہر قمر مائیز کے پشتے پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3650: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جام پور (ضلع راجن پور) کی بستی سابقی کے قریب قمر مائیز، نہر کے پشتے کمزور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مائیز کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی اوور فلو ہو کر قریبی زرعی زمینوں میں پہنچ جاتا ہے؟

(ج) مذکورہ مائیز کا پانی اوور فلو ہونے کی وجہ سے بستی ڈوب جاتی ہے اور زرعی رقبہ میں کھڑی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ قمر مائیز کے کمزور پشتے پختہ کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) قمر مائیز کے پُشتے بستی سابقی کے قریب جزوی طور پر کمزور ہیں۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ جب بارشیں ہوتی ہیں تو پانی کی ضرورت میں کمی آنے کی وجہ سے زمینداران اپنے موگہ جات کو بند کر دیتے ہیں اور مائیز کا پانی اوور فلو ہو جاتا ہے جس کو فوری طور پر کنٹرول کر لیا جاتا ہے۔

(ج) جواب جُز بالا میں دے دیا گیا ہے۔

(د) وزیر صاحب نے ڈی جی خان کینال ڈویژن کے دورہ کے دوران یہ ہدایات جاری کیں کہ قمر مائیز کا مکمل سروے کیا جائے اور جہاں کہیں مائیز کے پُشتے کمزور ہیں وہاں کا ایسٹیمیٹ تیار کیا جائے جو کہ اب تیاری کے مراحل میں ہے۔ دفتری کارروائی کے بعد اسی سال اس پر کام شروع کروا دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ وزیر صاحب نے ڈی جی خان کینال ڈویژن کے دورہ کے دوران یہ ہدایات جاری کیں کہ قمر مائیز کا مکمل سروے کیا جائے اور جہاں کہیں مائیز کے پُشتے کمزور ہیں وہاں کا estimate تیار کیا جائے۔ کیا اس کا estimate اب تک تیار ہوا ہے یا نہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس کا estimate تیار ہو کر ہمارے پاس آگیا ہے اور اگلے سال کے work plan میں اس کو شامل کیا جائے گا۔ میں نے خود یہ جگہ visit کی ہوئی ہے۔ اس کا issue میرے علم میں ہے اور میں نے ہی اس وقت کہا تھا کہ اس کا estimate بنا کر بھیجیں تاکہ اگلے سال کے work plan میں اس کو شامل کیا جائے۔ انشاءاللہ یہ ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اسی جز میں جو آخری لائن ہے کہ دفتری کارروائی کے بعد اسی سال اس پر کام شروع کروا دیا جائے گا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میری بہن کو پتا نہیں کہ نیا سال جولائی سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح budget year چلتا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! مارچ میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ "اسی سال" تو وہ سال تو ختم ہو گیا ہے اور اب نیا سال شروع ہو گیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر ہم بحث میں پڑ جائیں تو مناسب نہیں ہے۔ اس کا estimate جس وقت بنا تھا تو اس کے بعد نیا سال اب شروع ہوا ہے۔ یہ جواب آج جمع کرایا جا رہا ہے اس لئے آج کی تاریخ سے اس کو لیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں تو یہی پوچھ رہی ہوں کہ پچھلے سال یا اس سال کو کام کا سال قرار دے رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جس وقت یہ جواب اسمبلی میں پڑھا گیا ہے تو اس کو اس دن سے تصور کیا جائے کیونکہ submission of question کے ساتھ date نہیں ہوتی۔ معزز ممبر شاید اس کام میں نئی آئی ہیں تو جس دن اسمبلی میں جواب پیش کیا جاتا ہے اس دن کی تاریخ لی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر3655 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3656 بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر3659 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: منڈی احمد آباد میں محکمہ انہار کے عملہ وافسران کے دفاتر اور ریسٹ ہاؤس کے منہدم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3659: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں منڈی احمد آباد کے مقام پر محکمہ انہار قصور ڈویژن کے زیر انتظام سب ڈویژن منڈی احمد آباد کے تمام عملہ / افسران کے دفاتر اور ریسٹ ہاؤس قائم تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دفاتر کی وجہ سے زمینداروں کو ایک ہی جگہ پر نہری پانی کے مسائل کے حل کی سہولت تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب وہ تمام دفاتر اور ریسٹ ہاؤس کی عمارتیں منہدم ہو چکی ہیں اور عام زمیندار کو مشکلات پیش آ رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان دفاتر ریسٹ ہاؤس اور رہائش گاہوں کی از سر نو تعمیر کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ مکمل طور پر درست نہ ہے۔ دفاتر اور رہائش گاہیں خستہ حالت میں ہیں کیونکہ یہ انگریز دور کی تعمیر کردہ ہیں تاہم عملہ محکمہ انہار / افسران تمام زمینداران کی مشکلات کے حل کے لئے ہمہ وقت اپنی ڈیوٹی پر موجود رہتے ہیں۔

(د) حکومت کی جانب سے فنڈز کی دستیابی پر قصور ڈویژن متعلقہ دفاتر، ریسٹ ہاؤس اور رہائش گاہوں کی از سر نو تعمیر کے لئے تیار ہے جس کے لئے ADP-2020-21 میں سکیم تجویز کی جارہی ہے جس کا تخمینہ تقریباً 70 ملین روپے ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بہت فائدہ مند چیز تھی۔ جز (ج) کے حوالے سے عرض ہے کہ میں خود وہاں گئی تھی اور میں نے وہاں دیکھا کہ بہت خستہ حالات ہیں کہ وہاں پر کوئی دفتر maintain ہو سکتا ہے اور نہ ہی رہائش رکھی جا سکتی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح وہاں کا عملہ اپنی ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے کیونکہ زمینداروں کو سہولیات بالکل نہیں مل رہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! وہی رونا جو میں بار بار روتا ہوں کہ ہمیں M&R کے لئے اتنے فنڈز ہی نہیں دیئے جاتے کہ ہم اپنے ان اثاثوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔

جناب سپیکر! ہمیں جو پیسے ملتے ہیں تو ہماری اوّلین ترجیح تو نہروں کو چلانا ہوتی ہے۔ ان عمارات اور ریسٹ ہاؤسز کی maintenance ہماری ترجیحات میں نیچے آتی ہے لیکن میں سلام پیش کروں گا اس فیلڈ عملے کو جو ان حالات میں بھی بیٹھ کر لوگوں کے مسائل کو حل کرتے ہیں۔ اس

سال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے لئے فنڈز رکھیں اور ADP 2021 میں اس کے لئے ہم نے 70 ملین کی allocation کی ہے۔ ہم اب ان کی اہمیت دیکھتے ہوئے انشاءاللہ اس سال ان پر کام کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے دور حکومت میں 70 ملین روپے اس پر رکھے گئے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ یہ بہتر طریقے سے استعمال بھی ہوں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 3661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: ہیڈ بلو کی سلیمانکی
لنک نہر پر مچھلی فروشوں کی دکانوں سے متعلقہ تفصیلات

*3661: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کی حدود میں بلو کی سلیمانکی لنک نہر کے آخری دو کلومیٹر میں مچھلی فروشوں نے اپنی دکانیں بنائی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ دکانیں محکمہ انہار کی اجازت سے بنائی گئی ہیں اگر ہاں تو کن شرائط اور کرایہ پر اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع اوکاڑہ کی حدود میں ہیڈ بلو کی سلیمانکی لنک نہر کے آخری دو کلومیٹر میں مچھلی فروشوں نے کچی دکانیں / چھپر خود بنائی ہوئی ہیں محکمہ نے اپنے طور پر ناجائز قابضین کو نوٹسز برائے انخلاء دینے کے بعد کافی دفعہ مسمار کیا ہے اور محکمہ پولیس کو ان کے خلاف کارروائی کے لئے استدعا کرتا رہتا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال ضلع اوکاڑہ میں ہیڈ بلوکی سلیمانکی لنک نہر پر جو مچھلی فروشوں کی دکانوں کے حوالے سے تھا اور اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ بالکل غیر قانونی ہیں۔ آپ کو دو کلومیٹر تک ہر جگہ پر دکانیں ملیں گی کیونکہ ہیڈ بلوکی سے مچھلی پکڑ کر وہاں بیچی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ کچی دکانیں ہوتی ہیں، ان کو بہت دفعہ نوٹسز بھی دیئے جاتے ہیں، ان کے پیچھے پولیس بھی کئی دفعہ لگائی گئی ہے، ان کے خلاف کارروائی بھی کی گئی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ ابھی بھی وہیں کے وہیں ہیں۔ کیا اس کا کوئی مستقل حل ہے کہ ان کو مستقل کوئی جگہ دے دی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ ہمارے ملک کا chronic issue ہے۔ یہ نہ صرف سلیمانکی کی جگہ بلکہ ہر جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں بھی کسی کو سرکاری رقبہ نظر آتا ہے اس پر تجاوزات ہو جاتی ہیں۔ ہم اپنے ملک میں اپنے اردگرد دیکھتے ہیں تو ہمیں ہر جگہ یہ چیز نظر آتی ہے۔ ان لوگوں کا یہ marketing gimmick ہے وہ دریا کے ساتھ اپنی دکان لگا کر لوگوں کو یہ تاثر دے رہے ہوتے ہیں کہ ان کو دریا کی تازہ مچھلی کھانے کو مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سب بہن بھائیوں کو بتادوں کہ وہ مچھلی دریا کی تازہ مچھلی نہیں ہوتی بلکہ وہ فارمی مچھلی ہوتی ہے۔ اس شوق میں آپ کبھی وہاں جا کر مچھلی نہ کھائیں۔ اس کا کوئی مستقل حل نکالنے کے لئے محترمہ نے کہا ہے جیسے انہوں نے جز(ب) میں لکھا تھا کہ ان کو کرائے پر کیوں نہ جگہ دے دی جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ right of way canal and barrages سے ملحقہ علاقے کو خالی ہی رہنا چاہئے اور ہم اس پر کوئی permanent structure بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر ہم ان کو کرائے پر جگہ دیں گے تو ہم ان کو اجازت دے رہے ہوں گے کہ تم اس پر construction کرو۔ ابھی تو وہ کچے تھڑے ہی لگاتے ہیں جنہیں بوقت ضرورت ہٹا دیا جاتا ہے جب وہ permanent structure بن جائیں گے تو یہ انہیں ہٹانا ممکن

نہیں ہو گا اور مزید complications آئیں گی اس لئے ہم اس کو کرائے یا پٹے پر دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3685 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیم کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3685: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال میں کل کتنے ڈیم کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع چکوال میں موجود سمال ڈیمز کتنے رقبہ کو سیراب کرتے ہیں؟

(ج) چوآسیدن شاہ میں کوئی سمال ڈیم ہے؟

(د) کیا چوآسیدن میں کسی سمال ڈیم کے لئے فزیبلٹی رپورٹ بنائی گئی ہے یا کوئی تجویز موجود ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع چکوال میں ڈیمز کی کل تعداد 21 ہے۔ تحصیل چکوال میں ڈیمز کی تعداد 13 ہے، تحصیل تلہ گنگ میں ڈیمز کی تعداد پانچ ہے، تحصیل کلر کہار میں ڈیمز کی تعداد دو ہے اور تحصیل لاوا میں ڈیمز کی تعداد ایک ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چکوال میں موجود سمال ڈیمز سے اوسطاً 16136 ایکڑ زرقبہ سیراب ہوتا ہے۔

(ج) چوآسیدن شاہ میں کوئی سمال ڈیم موجود نہیں ہے۔

(د) چوآسیدن شاہ میں کسی سمال ڈیم کی کوئی تجویز موجود نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(د) سے متعلق ہے جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ چو آسیدن شاہ میں کوئی سمال ڈیم ہے اور نہ ہی کوئی سمال ڈیم بنانے کی تجویز موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ نے چو آسیدن شاہ میں سمال ڈیم بنانے کے لئے کوئی فزیبلٹی study کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہم پورے پوٹھوہار ریجن کے لئے کئی مرتبہ study کر چکے ہیں کہ feasible storages کہاں ہوں گے تو یہ وہاں پر ہوں گے جہاں پر ہم کوئی پیسے خرچ کریں گے اور اس میں کوئی substantial amount رکھیں۔ یہ ایک financial decision ہے کہ کتنی انوسٹمنٹ سے کتنا return آئے گا۔

جناب سپیکر! میں admit کرتا ہوں کہ چو آسیدن شاہ کی علیحدہ specific study شاید نہیں ہوئی، یہ میرے علم میں نہیں ہے لیکن ہم پورے ریجن کی studies کرتے رہتے ہیں اور اس میں سے جن میں زیادہ storage capacity ہوتی ہے ان کو پہلی ترجیح پر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں دوسرا ضمنی سوال کرنا اور rather ایک تجویز بھی دینا چاہوں گی۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ specific تحصیل چو آسیدن شاہ پر کوئی فزیبلٹی study نہیں ہوئی لیکن میرے علم کے مطابق کچھ تجاویز موجود ہیں جن میں علاقہ بشارت، گدھالا، تحصیل آفس کے سامنے اور Kahoon valley میں بھی کچھ areas ایسے موجود ہیں جن کی فزیبلٹی پچھلے دورِ حکومت میں بنائی گئی تھی اس لئے میں request کروں گی کہ ان فزیبلٹیز کو ضرور consider کیجئے۔ چونکہ یہ سارا mining area ہے اور mines کی جب activity ہوتی ہے تو mines میں سے نکلنے والا سارا پانی بارش کے پانی کے ساتھ ضائع ہو رہا ہے۔ اگر اس point of view سے وہاں پر فزیبلٹی study کروائیں گے تو small dames کے لئے بہت suitable ہو گا اور بارانی علاقہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کل ہی انشاءاللہ small dams کی organization کو instructions pass on کر دیتے ہیں۔ اگر یہ ہمیں guide کرنے کے لئے sites identify کر دیں تو بہت اچھا ہو گا کیونکہ ان کی تجاویز بہت اچھی ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں نے sites mention کر دی ہیں۔ وہاں بشارت اور منہالا کے علاقوں کی مثال موجود ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! محترمہ مجھے تحریری طور پر دے دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 3692 محترمہ طحٰیانون کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3774 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں انہار پر پختہ گھاٹ و پتن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3774: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کی نہر اپر سہاگ پر مختلف جگہوں پر جانوروں کے لئے پتن و پختہ گھاٹ بنانے کا پروگرام بنایا تھا؟

(ب) طاہر کنال، سہاگ کنال اور اپر سہاگ کنال پر سال 20-2019 میں جانوروں کے لئے کس کس جگہ پر کتنے گھاٹ بنائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع فیض آباد کی نہر پر بھی پتن پختہ گھاٹ بنانے کا وعدہ کیا تھا مگر آج تک اس پر کام شروع نہ کیا گیا ہے؟

(د) اگر جُزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی-185 میں کتنی انہار کے کنارے پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے، تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) طاہر ڈسٹی، سہاگ کینال اور اپر سہاگ کینال پر سال 2019-20 میں جانوروں کے لئے کوئی گھاٹ نہیں بنایا گیا۔

(ج) وعدے کے بارے میں کچھ پتا نہیں البتہ لوئر دیپالپور کینال پر گاؤں فیض آباد کے لئے پُختہ پتن بنانے کا کام سال 2020-21 کے منظور شُدہ ورک پلان میں شامل ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر کام ہو جائے گا۔

(د) پی پی-185 میں دوران سال 2020-21 میں محکمہ انہار کسی بھی نہر کے کنارے پُختہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ جب سے نیا پاکستان بنا ہے کیا اِن دو سالوں میں ایک پیسے کی ڈویلپمنٹ activity ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میرے پاس اس وقت کوئی specific answer نہیں ہے. but I will find out and get back to him. البتہ زیادہ تر نہریں already lined ہیں جبکہ lining کی priority ایک خاص حساب سے ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کے حلقے کی ساری نہریں lined کر دی جائیں گی جبکہ باقی جگہوں پر نہ ہوں۔ ہم پورے صوبے کے اندر ایک balanced approach رکھتے ہوئے lining کرتے ہیں۔ جہاں تک ان کا

specificسوال ہے کہ پچھلے دو سالوں میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں تو میرے پاس اس وقت اس کیdetailموجود نہیں ہےbut I will get the answer and get back to him

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میریrequestہو گی کہ اس سوال کوpending کر دیں تاکہ جواب آجائے کیونکہ میرا ضمنی سوال اسی سے ہی متعلقہ ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہfresh questionکر لیں تو ہم تفصیل مہیا کر دیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میریhumble submission یہ ہے کہ اگر میں اس سوال سے باہر جاؤں توfresh questionبنے گا لیکن ضمنی سوال کرنا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا ہے جس پر انہوں نے خود کہا ہے کہ میرے پاس اس وقت جواب نہیں ہے اس لئے اس کوpendingفرمالیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ سوال2019-20کے بارے میں تھا لیکن یہ2018پر جا رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مجھے یہ2019-20کے حوالے سے ہی بتا دیں کہ کیا اس سال کے دوران نیا پاکستان سرکار نے کوئی ایک ٹیڈی پیسا خرچ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ2019-20کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں تو یہrelevant ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر وہ جواب پڑھ لیتے تو ان کو پتا چل جاتا کیونکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ طاہر ڈسٹی، سہاگ کینال اور اپر سہاگ کینال پر سال2019-20 میں جانوروں کے لے کوئی گھاٹ نہیں بنایا گیا۔ اگر نہیں بنایا گیا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہاں پر کوئی پیسے خرچ نہیں ہوئے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جز (ب اور ج) پر منسٹر صاحب نظر ڈال لیں تو کیا یہ درست ہے کہ اس سلسلے میں محکمے نے ٹینڈر کیا تھا اور بعد میں منسوخ کر دیا گیا، اگر ٹینڈر منسوخ ہوا تھا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ٹینڈر anticipated پیسے آنے پر ہوتے ہیں اور ہمیں متوقع ہوتا ہے کہ ہمارے پاس یہ پیسے آئیں گے تو اس پر کام کروائیں گے۔ کئی دفعہ مختلف وجوہات کی بناء پر پیسوں کی release نہیں ہوتی، جب release نہیں ہوتی تب ٹینڈرز کو ختم کر دیا جاتا ہے اور شرائط میں یہ لکھا بھی ہوتا ہے کہ بغیر کوئی وجہ بتائے ٹینڈر کینسل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سال کرونا کی مشکل کے پیش نظر فنڈز کی releases باقی تمام محکموں کے لئے کم ہو گئیں اسی لئے جب ہمیں فنڈز release نہیں ہوئے تو ان پر کام نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! آخری سوال کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے دوسرا ضمنی سوال اپنے علم کی بہتری کے لئے کیا تھا لیکن میں منسٹر صاحب کے جواب سے disagree ہوں کیونکہ ٹینڈر ہوتا ہی اُس وقت ہے جب کچھ نہ کچھ فنڈ موجود ہو۔ ایک آدھ سکیم کی حد تک ممکن ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ دس کاموں کے ٹینڈر لگا دیں اور جواب میں لکھ کر دے دیں کہ ٹینڈر پر 62 ہزار روپیہ لگ گیا ہے۔ یہ state money ہے اور پبلک کے ٹیکسوں سے پیسے جاتے ہیں اس لئے وہ 62 ہزار روپے کیوں خرچ ہوئے اور اس کا جوابدہ کون ہے؟

جناب سپیکر! بہرحال میرا منسٹر صاحب سے آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس مالی سال میں cattle گھاٹ بنا دیں گے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اسی جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ 21-2020 کے work plan میں یہ سکیم شامل ہے اور وسائل آنے کے ساتھ اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ جب یہ work plan میں شامل ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کو بنانے کا ارادہ ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آخری صفحے پر جناب نورالامین وٹو کا سوال نمبر4775 ہے جس میں ہونے والے کاموں کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ اگر اس میں یہ سکیم شامل ہے تو میں مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر3888 محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3889 بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر3889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ مشتاق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی

کے دفاتر، ملازمین اور ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*3889: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس ضلع کی کتنی زرعی اراضی کو نہری پانی مل رہا ہے اور کن انہار / راجباہ سے پانی مل رہا ہے؟

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہ کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں تین ڈویژن کام کر رہی ہیں۔ دفاتر اور ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ضلع منڈی بہاؤالدین کی حدود میں رسول ڈویژن کا ڈویژنل آفس بمقام ہیڈ رسول واقع ہے اور اس کے زیر نگرانی تقریباً 190 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ انہار گجرات ڈویژن کی تین سب ڈویژن ہیں۔ سب ڈویژنل آفیسر سوہاوہ اور بوسال سب ڈویژن کے دفاتر واپڈا کالونی منڈی بہاؤالدین میں ہیں اور سب ڈویژنل آفیسر پھالیہ کا دفتر دوگل کینال کالونی پھالیہ میں واقع ہے اس ضلع میں محکمہ کے کل 240 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ انہار جہلم ڈویژن کے دو دفاتر واقع ہیں۔ سب ڈویژن RQ لنک اور دوسری کھوکھرا سب ڈویژن UJC رسول ہیں۔ اس کے زیر نگرانی 110 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ انہار کے پندرہ ریسٹ ہاؤسز ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ انہار 4,20,771 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع منڈی بہاؤالدین میں انہار / راجباہ کا منظور شدہ ڈسچارج 7355 کیوسک ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جز (ب) میں سوال پوچھا گیا ہے کہ اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں؟ میں وزیر آبپاشی سے ضلع نہیں بلکہ پورے پنجاب کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں محکمہ کے ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں اور ساتھ زرعی رقبہ بھی موجود ہے لیکن جس جگہ پر ہمیں کوئی ریسٹ ہاؤس نظر آئے تو وہ بڑا ہی خستہ حال ہوتا ہے، اُن کے دروازے نہیں ہیں اور لوگوں نے کھڑکیاں بھی اکھاڑ لی ہیں۔ وہاں زرعی رقبہ کاشت بھی ہو رہا ہے لہٰذا کیا حکومت ان کو محفوظ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تو بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! مجھے بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ایسے لگے گا کہ ٹوٹا ہوا ریکارڈ اور ایک ہی جملہ بار بار چل رہا ہے۔ ان تمام کاموں کے لئے فنڈز درکار ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس maintenance and repair کے جب پیسے آتے ہیں تب ہماری پہلی ترجیح ریسٹ ہاؤسز کو نہیں بلکہ نہروں کو چلانے کی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کی بات سے agree کرتا ہوں کیونکہ میرے اپنے ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور ہر جگہ پر ریسٹ ہاؤسز خستہ حال ہیں سوائے اُن جگہوں پر جو high profile ہوئے ہیں۔ جب colonial rulers نے یہ نہری نظام بنایا تھا تب ریسٹ ہاؤسز اس لئے بنائے تھے کیونکہ افسران دوروں پر نکلتے تھے تو وہ رات ریسٹ ہاؤسز میں رہا کرتے تھے اور جب وہ فیلڈ میں واپس آتے تھے تب دفاتر میں بیٹھ کر دو دن اپنی کاغذی کارروائی کرتے تھے ورنہ ایس ڈی او اور ایکسیئن فیلڈ کی jobs ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک میں جیسے باقی چیزوں میں decay آیا تو ہمارے محکمے میں بھی decay کی صورتحال آگئی اور افسران نے دَوروں پر نکلنا چھوڑ دیا۔

جناب سپیکر! پہلے وہ اکثر دَوروں پر جایا کرتے تھے لیکن اب شاید وہ ہماری ترجیحات میں نہیں رہا۔ اب وہ جیپوں پر جاتے ہیں اور visit کرکے شام تک گھر آجاتے ہیں اس لئے وہ ریسٹ ہاؤسز اب استعمال نہیں ہو رہے جس کی وجہ سے ہمارے M&R کی ترجیحات میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے 100 فیصد agree کرتا ہوں کہ ان کی maintenance ہونی چاہئے۔ اب بہتر صورتحال والے ریسٹ ہاؤسز کو ہم نے پبلک کے لئے open بھی کر دیا ہے جس کی internet پر ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔ آپ ایکسیئن کو فون کرکے book کروا سکتے ہیں اور کوئی بھی ریسٹ ہاؤس کو nominal fees دے کر لے سکتا ہے۔ جو ریسٹ ہاؤسز maintained ہیں وہ حاضر ہیں لیکن باقی ریسٹ ہاؤسز کی دیکھ بھال کے لئے وسائل کی بہت کمی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بتایا کہ ہمارے پاس وسائل کم ہیں اور ریسٹ ہاؤسز کی ضرورت بھی نہیں رہی جس میں کوئی شک نہیں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ کیا حکومت ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ ان ریسٹ ہاؤسز کو sale کر دیا جائے کیونکہ کروڑوں روپے کی املاک ہیں اور ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ زرعی رقبہ بھی موجود ہے۔ ہمارا زرعی رقبہ پچاس ساٹھ ہزار روپے فی ایکڑ سالانہ ٹھیکے پر جاتا ہے۔ اب پتا نہیں کہ ان کا زرعی رقبہ کون کاشت کر رہا ہے اس لئے اس کو محفوظ کرنے کے لئے کیا حکومت اس رقبے کو lease پر دینے یا sale کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہاں سے وصول ہونے والے پیسوں سے نہریں چلائی جائیں کیونکہ محکمہ کے پاس پیسا بھی نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ان ریسٹ ہاؤسز کو فروخت کرنے کا فی الحال حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر بھی assets کو فروخت کر کے آگے کام چلانے کے حق میں نہیں ہوں اور مجھے اس کے ساتھ mental block ہے کہ مجھے اپنے اثاثوں کو فروخت نہیں کرنا چاہئے بلکہ مجھے اپنے اثاثوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال 3921 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 4020 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4063 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: محکمہ آبپاشی کو مالی سال 20-2019 میں فراہم کردہ رقم اور نہروں کی ری ماڈلنگ کے کام کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*4063: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر کو مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟
(ب) اس ضلع میں کس کس نہر کی ری ماڈلنگ کا کام جاری ہے اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
(ج) ان نہروں پر کتنے فیصد کام ری ماڈلنگ کا ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟
(د) ان نہروں کی ری ماڈلنگ کا کام کب تک مکمل ہو گا؟
(ہ) ان کا کام کن کن شعبہ جات کی نگرانی میں مکمل ہو رہا ہے؟
(و) کیا حکومت ان نہروں کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے مزید فنڈز فراہم کرے گی تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) حکومت پنجاب نے ضلع بہاولنگر میں نہروں کی ری ماڈلنگ کے لئے مالی سال 2019-20 میں کُل 380.110 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے ہیں۔
(ب) ضلع بہاولنگر میں پانچ نہروں پر ری ماڈلنگ کا کام ہو رہا ہے جن کی مالی سال 2019-20 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام نہر	فراہم کردہ رقم ملین روپے
1۔	ایسٹرن صادقیہ کینال	85.000
2۔	ہاکڑہ برانچ کینال	130.000
3۔	ملک برانچ اینڈ گجیانی ڈسٹی	39.599
4۔	6/R ہاکڑہ	76.964
5۔	7/R ہاکڑہ	48.547

(ج) ضلع بہاولنگر میں پانچ نہروں پر ری ماڈلنگ کا کام ہو رہا ہے جس کی پراگرس درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام نہر	مکمل کام (فیصد)	بقایا کام (فیصد)
1۔	ایسٹرن صادقیہ کینال	70	30
2۔	ہاکڑہ برانچ کینال	40	60
3۔	ملک برانچ اینڈ گجیانی ڈسٹی	69	31
4۔	6/R ہاکڑہ	90	10
5۔	7/R ہاکڑہ	87	13

(د) نہروں کی ری ماڈلنگ کا کام مکمل ہونے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام نہر	کام مکمل ہونے کی تاریخ
1-	ایسٹرن صادقیہ کینال	جون2021
2-	ہاکڑہ برانچ کینال	جون2021
3-	ملک برانچ اینڈ گجیانی ڈسٹی	جون2021
4-	6/Rہاکڑہ	جون2021
5-	7/Rہاکڑہ	جون2021

(ہ) ان نہروں پر کام کنسلٹنٹ "nespak" کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(و) مالی سال20-2019 تک جو فنڈز جاری ہوئے تھے خرچ ہو چکے ہیں، منصوبوں کی بروقت تکمیل کے لئے مزید فنڈز کا انتظار ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس سوال کا جز(الف) بالکل self-explanatory ہے جبکہ جز(ب) کے حوالے سے میں منسٹر صاحب کو پہلے تو compliment کروں گا کہ منسٹر صاحب is always very attentive to the opposition Members and even always remains present in his office اور ماشاء اللہ بلا تفریق سب کی بھرپور مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے ہاکڑہ برانچ جو کہ ہمارے بہاولنگر کی تحصیل ہارون آباد اور فورٹ عباس کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے اور وہاں یہ نہ صرف اریگیشن کے لئے بلکہ پینے کے پانی کا سارا دارومدار بھی اسی نہر پر ہے۔

جناب سپیکر! الحمدللہ فورٹ عباس سے چودھری ارشد صاحب اور میری کاوش سے اپریل2019 میں 870 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے اور یہاں پر کام بھی جاری ہے جو کہ بڑی تیزی سے ہو رہا ہے یعنی تحریری جواب کے مطابق 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ 870 ملین روپے کی total estimated cost آپ نے approve کی جبکہ bidding میں آ کر 640 ملین روپے میں اس کا bid ہوا جس کے مطابق فنڈز کا اجرا ہو رہا ہے تو کیا یہ 230 ملین روپے کا جو فرق ہے وہ بھی اس سکیم میں utilize ہو سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر اس پراجیکٹ میں savings ہو گئی ہے اور اگر کسی نے authorized amount سے کم پر اس کو bid کیا ہے تو اس کی جو saving ہو گئی ہے تو ہم وہ saving بھی انشاءاللہ وہیں پر لگائیں گے کیونکہ میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا جو علاقہ ہے for example وہاں پر کڑوا پانی ہے اور پینے کے لئے بھی انہوں نے اسی پانی کو استعمال کرنا ہے۔ ایسے علاقے ہماری پہلی ترجیح ہونے چاہئیں۔ جہاں تک میٹھے پانی والے حلقے کے بھائی اور بہنیں بیٹھی ہیں تو شاید ان کے ہاں تو زیر زمین پانی کے ساتھ ٹیوب ویل چلا کر یا کسی اور طریقے سے وہ اپنی needs کو supplement کر سکتے ہیں لیکن آپ کے علاقے میں تو بالکل بھی اسے supplement نہیں کیا جا سکتا اسی لئے سب سے زیادہ وسائل ہم salt and saline areas کی طرف ٹرانسفر کر رہے ہیں وہ چاہے نہروں کو پکا کرنے کا ہو، کھالوں کو پکا کرنے کا ہو یا rehabilitation ہو۔ اس پروگرام کے اندر ہماری پہلی ترجیح saline water areas ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ وہ علاقہ ہے جو کہ پنجاب کو کاٹن اور گندم مہیا کرنے کا main area ہے اور اس دفعہ بھی سب سے زیادہ گندم کی پیداوار ہمارے علاقے میں ہوئی۔۔۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس حوالے سے میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ہاکڑہ نہر میں کوئی 3068 کیوسک کی approval ہے اور ابھی ہونے والی repair سے پہلے اس نہر میں 2400 کیوسک سے اوپر پانی نہیں جاتا تھا کیونکہ جیسے ہی 2500 کیوسک پر بھی جاتا تھا تو وہ نہر ٹوٹ جاتی تھی تو ہماری request تھی کہ جہاں سے یہ نہر بار بار ٹوٹتی ہے پہلے ان حصوں کو مرمت کیا جائے اور پھر origin سے لے کر ٹیل کی طرف جایا جائے تاکہ ہمارے پانی کی ترسیل میں اضافہ ہوتا چلا

جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت اس نہر میں after the rehabilitation کتنا پانی improve ہوا ہے یعنی جتنی مرمت اب تک ہوئی ہے جو کہ 40 فیصد کام ہوا ہے تو اس کے بعد کتنا پانی improve ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں چودھری مظہر اقبال کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ پچھلے سال ہاکڑہ نہر دو دفعہ ٹوٹی ہے۔ ایک دفعہ 2500 کیوسک پانی آنے پر ٹوٹ گئی تھی اور دوسری دفعہ 2600 کیوسک پانی آنے پر ٹوٹ گئی تھی۔ جب میں آفیسرز کے ساتھ یہ بحث کرتا تھا کہ یہ نہر کیوں ٹوٹتی ہے تو وہ کہتے تھے کہ اس کی approval زیادہ ہے کیونکہ یہاں پر لوگوں نے پینے کا پانی بھی اسی نہر سے لینا ہے۔ اگر اس نہر میں ہم پانی کم چھوڑتے ہیں تو وہ پورا نہیں ہوتا اور ہمارے اوپر لوگوں کا پریشر ہوتا ہے جو کہ genuine pressure ہوتا ہے کہ پانی کو بڑھاؤ تاکہ ہمارا پانی پورا ہو لیکن اپنی وہ lack of maintenance اور over decay in years یہ ہے۔ یہ حادثات ایک دم نہیں ہوتے بلکہ یہ چیزیں پنپتی رہتی ہیں تو ہم اس چیز پر توجہ دے رہے ہیں اور ہماری ترجیح rehabilitation ہے جسے ہم کر رہے ہیں۔ Exact numbers آج کتنا چل رہا ہے یہ میرے پاس numbers نہیں ہے I will give the numbers after the Question Hour

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے بتاتا چلوں کہ ہاکڑہ نہر میں 2400 کیوسک سے پانی زیادہ آئے تو وہ نہر ٹوٹ جاتی ہے اسی کی وجہ سے ساری وارہ بندی ہو رہی ہے جو کہ 6-R, 7-R,8-R اور اس کے right ہاکڑہ میں ساری وارہ بندی ہو رہی ہے جس سے کسان بے چارہ پس رہا ہے۔ آپ اس کی جلدی rehabilitation کروائیں تاکہ اگلے سال تک اس کی continuation میں فنڈز ضائع نہ ہوں کیونکہ contractor is doing a good job

جناب سپیکر! دوسرا میں نے آپ کو بتانا تھا کہ واٹر سپلائی کی ساری سکیمیں ہاکڑہ نہر پر بن رہی ہیں، 6-R اور 7-R کے حوالے سے آپ نے بتایا ہے کہ ان کی بھی لائننگ ہو رہی ہے تو اس سے یہ ہو رہا ہے کہ اتنی قیمتی واٹر سپلائی کی سکیموں کا پانی لائننگ کے بعد جو seepage سے جاتا تھا تو

اس سے وہ ساری سکیمیں dysfunctional ہو رہی ہیں اور پانی کڑوا ہوتا جا رہا ہے کیونکہ پانی کی seepage نہیں ہو رہی تو میری آپ سے request ہو گی کہ R-6 اور R-7 پر جب لائننگ کا کام ہو رہا ہے جو کہ 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے تو واٹر سپلائز کے پاس دور تک اس کا جو area ہے اسے کچا رہنے دیں تا کہ واٹر سپلائی کی سکیمیں fail نہ ہوں۔ اس سلسلے میں بھی اگر کوئی instructions دے دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، I look into this چودھری مظہر اقبال! ایسا بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس نہر کے اندر جس وقت پانی کی سپلائی بڑھ جائے گی تو واٹر سپلائز کے لئے تو کوئی سینکڑوں کیوسک پانی کی ضرورت نہیں ہو گی وہ تو minimal کی ضرورت ہو گی جو ہر جگہ لوگوں کو دستیاب ہو تو may be that could be added on to the supplies and this is an option that we can look into اور انشاءاللہ I consider this

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جو ڈیزائن انجینئرز ہیں۔۔۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس نہر کو پکا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو seepage سے پانی کا loss ہو رہا ہے وہ نہ ہو۔ ہمارے ملک میں losses کی دو reasons ہوتے ہیں ان میں ایک تو ہمارے ہاں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے تو تقریباً 20 فیصد evaporations ہوتے ہیں اور دوسرے ہمارے seepage losses ہوتے ہیں تو seepage losses کو جہاں پر میٹھا پانی ہے وہاں پر تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم ایسے سمجھتے ہیں کہ پانی بنک میں جمع کر دیا ہے اور کل ہم نے اسے ٹیوب ویل سے نکال کر اس کو استعمال کر لیا لیکن کڑوے پانی والے علاقے کے اندر جب وہ پانی نیچے چلا گیا تو کڑوے پانی کے ساتھ مل کر اس میٹھے پانی کی افادیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے اس لئے کڑوے پانی والے علاقوں کے اندر ہم ترجیحی بنیادوں پر لائننگ کر رہے ہیں۔ اضافی پانی جو seepage سے بچ جائے گا اسے واٹر سپلائی سکیموں کے لئے add کرنے کے لئے بالکل یہ proposal consider کیا جائے گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ لیکن اس پر میری منسٹر صاحب سے further گزارش ہوگی کہ جیسے جیسے اس کی rehabilitation کا کام ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ وارہ بندی کو بالکل ختم کیا جائے اور فوری طور پر پانی کی ترسیل خود ensure کریں بلکہ اس سارے علاقے کا اور ہاکڑہ نہر کا visit کر کے دیکھیں کہ ہماری وارہ بندیاں جتنی جلد ختم ہو سکیں کی جائیں تو ہم آپ کے اتنے زیادہ ممنون ہوں گے۔

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق پی پی-244 اور چودھری مظہر اقبال کا پی پی-243 سے ہے جہاں ہاکڑہ برانچ ان کے علاقے کو بھی سیراب کرتی ہے اور میرے علاقے کو بھی سیراب کرتی ہے---

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ ہاکڑہ نہر کی جو rehabilitation ہو رہی ہے اس پر میرے کچھ تحفظات ہیں---

جناب چیئرمین: آپ مہربانی کر کے اپنا ضمنی سوال کریں ناں۔

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جب اس نہر کی rehabilitation شروع نہیں ہوئی تھی تو اس وقت ہاکڑہ برانچ 2700 کیوسک لیتی تھی اور جب اس کے اوپر 40 فیصد رقم خرچ ہو چکی ہے تو اب یہ 2400 یا 2450 کیوسک پر آ چکی ہے تو بار بار نہر ٹوٹ رہی ہے تو میرے خدشات یہ ہیں کہ اگر 60 فیصد رقم مزید خرچ ہو گئی تو یہی نہر 2200 کیوسک پر آ گئی تو ہم کہاں جائیں گے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! جواب دینا پسند فرمائیں گے؟

(اس مرحلہ پر وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری نے کوئی response نہیں دیا)

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 4069 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4077 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4143 جناب ممتاز علی کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4351 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مسعود احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4372 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ایم آئی یو کا فنانشل آڈٹ کسی
دیانتدار آفیسر سے کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*4372: **چودھری مسعود احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایم آئی یو پنجاب اریگیشن مانیٹرنگ یونٹ کا نظام تقریباً بیس سال سے وجود میں آیا کیا یہ درست ہے کہ چیف انجنیئر لیول کا آفیسر، چیف پی ایم آئی یو پنجاب سلیکشن پر تعینات ہونا چاہئے تھا کیا اس پر عمل ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حبیب اللہ بودلہ کو جو کہ ایس ڈی او اریگیشن تھے کو چیف پی ایم آئی یو سلیکٹ کیا گیا اور تقریباً سات آٹھ سال بعد صرف اس کی سپیشل ڈی پی سی کر کے ایکسیئن پروموٹ کر دیا اور کچھ عرصہ قبل اس کو تبدیل کر کے شاید بعد از پروموشن ایس ای بنا کر ایڈیشنل سیکرٹری ٹیکنیکل تعینات کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ موصوف نے ہاکڑہ کینال سسٹم بہاولنگر پر ایک ارب سے زیادہ مالیت کے کیمرے، کمپیوٹر سسٹم نصب کرنے کے لئے کمرہ جات، تمام کام ادھورے پڑھے ہیں نیز بے پناہ کرپشن، گاڑیوں اور کیمروں وغیرہ کی خریداری میں بے ضابطگی / کرپشن ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ مانیٹرنگ آفیسر موگہ جات توڑنے اور نہروں کی گیجز تبدیل کرنے کے لئے محکمہ انہار سے ملی بھگت کرکے ناجائز فائدہ دینے میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں اور پانی چوری میں شامل ہیں کیا پی ایم آئی یو کا فنانشل آڈٹ دیانتدار آفیسر سے کروایا جا سکتا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پی ایم آئی یو پنجاب اریگیشن مارچ 2006 میں قائم ہوا۔ اس کو وجود میں آئے 14 سال ہوئے ہیں جس کی سربراہی چیف مانیٹرنگ پی ایم آئی یو کرتے ہیں چیف مانیٹرنگ کی تعیناتی اس یونٹ کے منظور شدہ TORs کے مطابق کی جاتی ہے۔ اس کی پوسٹنگ کے لئے چیف انجینئر کے لیول کا آفیسر ہونا ضروری نہیں ہے۔

(ب) اوپن کمپٹیشن پراسس کے تحت منظور شدہ TORs کے مطابق چیف مانیٹرنگ کی پوسٹ کا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور باقاعدہ شارٹ لسٹ کمیٹی نے امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ کی اور چیئرمین پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی نے مذکورہ آفیسر کی تعیناتی کی اور انہی سفارشات کی روشنی میں وزیراعلیٰ پنجاب نے چیف پی ایم آئی یو کو تعینات کیا۔ جہاں تک اُن کی پروموشن کا تعلق ہے اُن کی 2010 میں بطور ایکسیئن پروموشن ہوئی اور بطور ڈپٹی ڈائریکٹر پی اینڈ آر زون میں کام کیا لہٰذا یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ ان کے لئے سپیشل ڈی پی سی کی گئی ہے انہوں نے ایس ای (بی ایس۔19) میں بطور ڈائریکٹر ڈیزائن اور ڈائریکٹر انڈس واٹر ٹریٹی کام کیا ہے اور آج کل بطورِ ایڈیشنل سیکرٹری (ٹیکنیکل) اریگیشن سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے اور اس بابت محکمہ میں بے ضابطگی / کرپشن کی کوئی شکایت موجود نہ ہے۔

(د) پی ایم آئی یو میں کام کرنے والے ملازمین کنٹریکٹ پر تعینات ہیں اور نہروں کی مانیٹرنگ کا کام سر انجام دے رہے ہیں جس میں پانی چوری کے وقوعہ جات کو رپورٹ کرنا بھی شامل ہے۔ مانیٹرنگ سٹاف سمارٹ سیل فون ایپ کے ذریعے پانی چوری اور نہروں کی ہیڈ اور ٹیل گیجز کو تصاویر کے ساتھ رپورٹ کرتا ہے۔ مانیٹرنگ سٹاف کی رپورٹس کے تحت پانی چوری میں ملوث افراد کے علاوہ محکمے کے ملوث ملازمین کے خلاف بھی محکمہ کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ اس سلسلے میں سال 2020-2011 کے دوران پی ایم آئی یو نے پانی چوری کے 110,898 وقوعہ جات اور 7,960 رپورٹس کی ہیں اور اس سال خریف 2020 میں بھی پانی چوری کی روک تھام کی مہم جاری ہے۔ علاوہ ازیں پی ایم آئی یو کا فنانشل آڈٹ ڈی جی آڈٹ کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جو چیز پوچھی تھی وہ تو انہوں نے بتا دی ہے لیکن میں نے جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حبیب اللہ بودلہ جو کہ ایس ڈی او اریگیشن تھے جو چیف پی ایم آئی یو سلیکٹ کیا گیا اور تقریباً 8 / 7 سال بعد صرف اس کی سپیشل DPC کرکے ایکسیئن پروموٹ کر دیا اور کچھ عرصہ قبل اس کو تبدیل کرکے شاید بعد از پروموشن ایس ای بنا کر ایڈیشنل سیکرٹری ٹیکنیکل تعینات کر دیا گیا۔ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ حبیب اللہ بودلہ کو جب پوسٹ کیا گیا تو وہ ایس ڈی او تھے یا کیا تھے؟ اس میں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی بلکہ گول مول بات کر دی ہے جس سے کچھ پتا نہیں چلتا۔ وزیر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں وہ اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جس وقت کوئی پوسٹ advertise کی جاتی ہے تو اس کے لئے کوئی عہدہ نہیں رکھا جاتا کہ تمہیں ایس ڈی او ہونا چاہئے، تمہیں ایکسیئن ہونا چاہئے یا تمہیں ایس ای ہونا چاہئے اس کے لئے ایک معیار رکھا جاتا ہے جس کے مطابق یہ ہوتا ہے کہ تمہارا اتنا تجربہ ہونا چاہئے اور یہ تعلیم ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں بھی اسی قسم کا ایک اشتہار دیا گیا اور بہت سارے لوگوں نے اس کے لئے اپلائی کیا۔ یہ بھی جواب کے اندر ہی لکھا ہوا ہے کہ open competition process کے تحت منظور شدہ TORs کے مطابق چیف مانیٹرنگ یونٹ کی پوسٹ کا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور باقاعدہ شارٹ لسٹ کمیٹی نے شارٹ لسٹنگ کی اور چیئرمین پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی نے مذکورہ آفیسر کی تعیناتی کی اور انہی سفارشات کی روشنی میں وزیراعلیٰ پنجاب نے چیف پی ایم آئی یو کو تعینات کیا۔ جہاں تک ان کی پروموشن کا تعلق ہے ان کی 2010 میں بطور ایکسیئن پروموشن ہوئی اور بطور ڈپٹی ڈائریکٹر پی اینڈ آر زون میں کام کیا لہٰذا یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ ان کے لئے سپیشل DPC کی گئی ہے۔ کسی کے لئے بھی سپیشل DPC نہیں کی جاتی بلکہ promote کرنے کا ایک طریقہ اور قانون ہوتا ہے۔ یہاں پر بہت سارے لوگ ہیں جو سرکاری معاملات سے واقف ہوں گے صرف ایک آدمی کے لئے DPC نہیں کی جاتی۔ انہوں نے ایس ای، بی ایس۔19 میں بطور ڈائریکٹر ڈیزائن اور ڈائریکٹر انڈس واٹر ٹریٹی کام کیا ہے اور آج کل بطور ایڈیشنل سکرٹری (ٹیکنیکل) اریگیشن سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں۔ یہ اپنے عہدے اور اپنے گریڈ کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! چودھری مسعود احمد میرے بھائی ہیں میری ان سے گزارش یہ ہوگی کہ یہ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم personal کسی کے اوپر اس قسم کے سوال کر کے اس پر attack کریں۔ سوالات general اور policies پر ہونے چاہئیں۔ جب ہم اس طرح کرتے ہیں تو اس میں ایک ذاتیات کی جھلک نظر آتی ہے جو کہ ہمارے stature کے مطابق نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میرا تو ابھی سوال ہی مکمل نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: کیا آپ اسی سوال کا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! ضمنی سوال بھی نہیں ہے مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حبیب اللہ بودلہ جو کہ ایس ڈی او اریگیشن تھے جنہیں چیف پی ایم آئی یو سلیکٹ کیا گیا؟ اس میں تو ہاں یا نا کا جواب آنا تھا کہ ان کو سلیکٹ کیا گیا یا نہیں؟

جناب سپیکر! میں نے یہ تو نہیں پوچھا کہ یہ کیوں کیا گیا، انہوں نے بعد میں لکھا کہ کچھ عرصہ قبل اس کو تبدیل کر کے شاید بعد از پروموشن۔ یہاں شاید کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ ابھی ڈیپارٹمنٹ کو یہ بھی یقین نہیں ہے کہ "شاید" لکھا ہوا ہے کہ پتا نہیں ہوا بھی یا نہیں۔ یہ دو چیزیں جز (ب) میں ہیں مجھے یہ clear کروادیں اس کے بعد پھر جز (ج) اور (د) ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! "شاید" کا کہاں لکھا ہے مجھے نظر نہیں آرہا ہے۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حبیب اللہ بودلہ جو کہ ایس ڈی او اریگیشن تھے کو چیف پی ایم آئی یو سلیکٹ کیا گیا؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو غلط سلیکٹ کیا گیا، میں نہیں کہتا کہ یہ غلط ہوا ہے۔ جہاں تک معزز منسٹر نے فرمایا ہے کہ کسی کی ذات پر کوئی بات نہیں اچھالنی چاہئے میں پنجاب گورنمنٹ کی بات کرتا ہوں، میں اصولوں کی بات کرتا ہوں، کرپشن کی بات کرتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! مجھے تو جواب میں نظر نہیں آرہا ہے کہ یہ لفظ "شاید ان کی پروموشن کی گئی" کہاں لکھا کہ ہے میں دیکھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ جز (ب) میں ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ "شاید" والی بات تو جواب میں نہیں لکھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ جز (ب) میں دیکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں دیکھ رہا ہوں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! کیا سیکرٹری صاحب تشریف لے آئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وہ تشریف لے آئے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! مجھے تو نہیں مل رہا ہے میری شاید نظریں کمزور ہیں۔ انہوں نے اپنے سوال میں یہ ضرور پوچھا ہے لیکن جواب میں لفظ "شاید" نہیں لکھا ہوا ہے۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! "شاید" لکھا ہوا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پھر آپ جواب پڑھ لیں اس میں نہیں لکھا ہوا ہے۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! جواب میں یہ چیز نہیں لکھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جو انہوں نے سوال کیا ہے اس کے جز (ب) کا جواب دیکھ لیں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! یہ جواب پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ جواب پڑھ دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! منظور شدہ TORs کے مطابق چیف مانیٹرنگ کی پوسٹ کا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور باقاعدہ شارٹ لسٹ کمیٹی نے شارٹ لسٹنگ کی اور چیئرمین پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی نے مذکورہ آفیسر کی تعیناتی کی اور انہی سفارشات کی روشنی میں وزیراعلیٰ پنجاب نے چیف پی ایم آئی یو کو تعینات کیا۔ جہاں تک ان کی پروموشن کا تعلق ہے ان کی 2010 میں بطور ایکسین پروموشن ہوئی اور بطور ڈپٹی ڈائریکٹر پی اینڈ آر زون میں کام کیا لہٰذا یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ ان کے لئے سپیشل DPC کی گئی ہے۔ انہوں نے ایس ای، بی ایس۔19 میں بطور ڈائریکٹر ڈیزائن اور ڈائریکٹ انڈس واٹر ٹریٹی کام کیا ہے اور آج کل

بطور ایڈیشنل سیکرٹری (ٹیکنیکل) اریگیشن سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں۔ اب مجھے یہ نہیں سمجھ آ رہی ہے کہ اس میں لفظ "شاید" کہاں لکھا ہے؟

جناب چیئرمین: چودھری مسعود احمد! آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ مجھے اس کا جواب نہیں ملا کہ حبیب اللہ بودلہ کو جو کہ ایس ڈی او اریگیشن تھے کو چیف پی ایم آئی یو سلیکٹ کیا گیا؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر ان کا یہ سوال ہے کہ اُس وقت ان کا عہدہ کیا تھا تو اُس وقت ان کا عہدہ ایک ایس ڈی او ہی کا تھا اور وہ سارے معیار meet کرتا تھا جو TORs کی requirement تھی۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! اس کا یہ جواب لکھا ہوا نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے بتا دیا ہے۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! انہوں نے تو بتا دیا ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ نے پتا نہیں کیوں بتانے میں شرم محسوس کی ہے۔ باقی ان کے جو TORs بنے ہیں اس سے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ ایک پی ایم آئی یو کا چیف لگا رہے ہیں، ایس ڈی او لگا رہے ہیں اور وہ پورے پنجاب کی مانیٹرنگ کرنے کا انچارج ہے۔ پی ایم آئی یو ایسا ادارہ بنا ہوا ہے جو زمینداروں کا معاشی قتل کر رہا ہے۔ تینوں ایس ای، بہاولپور نے پی ایم آئی یو کو یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ کام بالکل غلط ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے چیف انجینئر کو لکھا ہے کہ Assistant Director Monitoring may be asked to verify and confirm.... وہ کہتے ہیں کہ ---

جناب چیئرمین: چودھری مسعود احمد! آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ تو چیف کی رپورٹ پڑھ رہے ہیں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میں چیف کی رپورٹ تو اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ ---

جناب چیئرمین: ان کے پاس وہ ہو گی---

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! چیف کی رپورٹ تو میں اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ اس میں ان کے ڈیپارٹمنٹ نے کیا کچھ کیا---

جناب چیئرمین: یہ ان کے پاس ہو گی۔ آپ منسٹر صاحب کو بھیج دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ سارا سوال جناب حبیب اللہ بودلہ پر attack کرنے کے لئے کیا گیا ہے---

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! نہیں، attack کی کیا بات ہے---

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس کے ساتھ جو محکمہ کی internal working ہے کہ چیف انجینئر نے کیا لکھا ہے یا ایس ای نے کیا لکھا ہے اس کا اس سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر انہوں نے کوئی پالیسی سٹیٹمنٹ دینی ہے---

(اذان عصر)

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! اس سوال کی جز (ج) میں بھی یہی لکھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ موصوف نے ہاکڑہ کینال سسٹم بہاولنگر پر ایک ارب سے زیادہ مالیت کے کیمرے، کمپیوٹر سسٹم نصب کرنے کے لئے کمرہ جات، تمام کام ادھورے پڑے ہیں نیز بے پناہ کرپشن، گاڑیوں اور کیمروں وغیرہ کی خریداری میں بے ضابطگی / کرپشن ہوئی ہے۔ اس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ درست نہ ہے تو کیا درست نہ ہے؟ مزید لکھا ہے کہ اس بابت محکمہ میں بے ضابطگی / کرپشن کی کوئی شکایت موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جو سوال اصل کیا ہے کہ کیا موصوف نے ہاکڑہ کینال سسٹم بہاولنگر پر ایک ارب سے زیادہ مالیت کے کیمرے، کمپیوٹر سسٹم نصب کرنے کے لئے کمرہ جات، تمام کام جو ادھورا چھوڑا ہے وہ ہے یا نہیں ہے؟ انہوں نے صرف اگلے حصے کا جواب دے دیا کہ یہ درست نہ ہے اور اس بابت محکمہ میں بے ضابطگی / کرپشن کی کوئی شکایت موجود نہ ہے

جبکہ اس کی detail ان کو بتانا چاہیے تھا کہ انہوں نے کوئی چیز خریدی ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی چیز purchase کی ہے جو کہ ان کے ذمے لگے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! اگر آپ وقفہ سوالات کے بعد بیٹھ جائیں اور آپ آپس میں کچھ طے کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ضرور، he is most welcome if he wants to know.

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! ایک تو مصیبت یہ ہے کہ ایچیسن کے پڑھے ہوئے انگلش بولتے ہیں اور ہم پنجابی پڑھے ہوئے ہیں ہمیں پتا نہیں چلتا کہ یہ کیا فرما رہے ہیں۔ یہ ان کا رویہ ہے کہ ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں اور یہ ان پڑھ جاہل ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! شکر الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے موقع فراہم کئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پانی کو محفوظ بنانے کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2906: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پانی کو محفوظ بنانے کے لئے حکومت نے کوئی قانون منظور کیا ہے اگرہاں تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس قانون پر عملدرآمد کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور اس نئے قانون سے کس حد تک پانی کی بچت ہو گی؟

(ج) حکومت زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) حکومت پنجاب نے زمینی اور زیر زمین پانی کے مناسب استعمال اور نکاسی آب کے لئے ایک جامع قانون پنجاب واٹر ایکٹ 2019 بنایا ہے جس کی منظوری صوبائی اسمبلی 20۔ نومبر 2019 کو دے چکی ہے۔ اس قانون سازی سے پائیدار بنیادوں پر پانی کے استعمال اور زیر زمین پانی کے ذخیرہ کے تحفظ کی راہ ہموار ہو سکے گی۔

پنجاب واٹر ایکٹ 2019 کا مقصد صوبہ بھر میں استعمال ہونے والے زیر زمین پانی، ندیوں، نہروں، جھیلوں اور دریاؤں جیسے کنٹرولڈ ذرائع کی قانونی حیثیت بیان کرنا ہے۔ اس مجوزہ ایکٹ کے تحت کوئی بھی شخص کسی بھی غیر قانونی طریقہ سے پانی کو استعمال کر سکتا ہے اور نہ ہی صاف پانی میں استعمال شدہ گندہ یا آلودہ پانی پھینک سکتا ہے۔ اسی طرح اس ایکٹ میں گھریلو، زرعی، صنعتی یا کسی بھی اور مقصد کے لئے پانی حاصل کرنے اور اس کے نکاس کے طریق کار اور قیمت کا تعین بھی وضع کیا گیا ہے۔

اس ایکٹ پر عملدرآمد کروانے کے لئے بہت سے نئے اداروں کے قیام کی بھی سفارشات کی گئی ہیں جن میں پنجاب واٹر ریسورسز کمیشن، پنجاب واٹر سروسز ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام، واٹر انڈر ٹیکرز اور سیوریج انڈر ٹیکر کے ادارے شامل ہیں۔ ان اداروں کے چیدہ چیدہ مقاصد درج ذیل ہیں:

1. پنجاب واٹر ریسورسز کمیشن
- گھریلو، زرعی، صنعتی یا کسی بھی اور مقصد کے لئے پانی کے ذرائع کو مختص کرنا۔

2. پنجاب واٹر سروسز ریگولیٹری اتھارٹی
- رولز اور ریگولیشنز وضع کرنا۔
- اس بات کو یقینی بنانا کہ پانی اور سیوریج کی سہولت مہیا کرنے والے ذمہ داران اپنے اپنے دائرہ کار کے تحت قانون اور معیار کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

3. واٹر انڈر ٹیکرز اور سیوریج انڈر ٹیکرز کا نظام
- پانی اور سیوریج کی سہولت مہیا کرنا۔
- قیمت کا تعین کرنا اور بروقت وصولی کرنا۔

(ب) واٹر ایکٹ 2019 پنجاب اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے اور محکمہ انہار کے تحت بننے والے واٹر ریسورس کمیشن کے قیام کے لئے محکمہ کے سالانہ بجٹ سے رقم فراہم کی جائے گی۔ اس کمیشن کی زیر نگرانی ڈائریکٹر جنرل آفس قائم کیا جائے گا جو اس مجوزہ ایکٹ پر عملدرآمد کو یقینی بنائے گا۔ اس قانون کے تحت درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے جن کی وجہ سے پانی کی قلت پر بڑی حد تک قابو پانے میں مدد ملے گی۔

1. پانی کے غیر ضروری ضیاع کو روکنے کے لئے میٹرز لگائے جائیں گے۔ پانی استعمال کرنے والوں سے استعمال کے مطابق قیمت وصول کی جائے گی۔
2. ٹیوب ویل کے ذریعے زیر زمین پانی استعمال کرنے والوں کو رجسٹرڈ کیا جائے گا۔ پانی کے استعمال اور استعمال کے بعد نکاس کے لحاظ سے قیمت وصول کی جائے گی۔
3. زیر زمین پانی پر انحصار کم کرتے ہوئے پانی کے دوسرے ذرائع کو ترجیح دی جائے گی جن میں چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر، سیلابی اور بارشی پانی کا استعمال اور آلودہ پانی کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دوبارہ قابل استعمال بنانا شامل ہے۔

(ج) محکمہ آبپاشی پنجاب نے صوبہ بھر میں زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔

بیراجز کی ترقی و بحالی

دریائے چناب پر واقع تریموں اور پنجند بیراجز کی اپ گریڈیشن 16۔ارب 80 کروڑ کی لاگت سے ایشیائی ترقیاتی بنک کی معاونت سے جاری ہے۔اس منصوبے کی تکمیل سے دونوں بیراجز آئندہ پچاس سال کی مدت کے لئے محفوظ ہو جائیں گے اور آبپاشی کی بہتر سہولیات فراہم کر سکیں گے۔ تریموں بیراج کی استعداد کار 6 لاکھ 45 ہزار کیوسک سے بڑھ کر 8 لاکھ 75 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 13 لاکھ 60 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی جبکہ پنجند بیراج کی استعداد کار 7 لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 8 لاکھ 70 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے مجموعی طور 15 لاکھ 40 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج کی بحالی کا منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بنک کی معاونت سے 2۔ارب 99 کروڑ اور 30 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا جائے گا۔اس منصوبہ کی تکمیل سے اسلام بیراج کی استعداد کار 3 لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 3 لاکھ 32 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 10 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

جلالپور کینال پراجیکٹ

جلالپور کینال کا منصوبہ 32۔ارب 72 کروڑ اور 10 لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کیا جا چکا ہے۔ 110 میل لمبی یہ نہر دریائے جہلم کے دائیں کنارے سے نکلے گی جس کی مجموعی استعداد کار 1350 کیوسک ہو گی۔اس نہر کے باعث ایک لاکھ 60 ہزار ایکڑ قابل کاشت اراضی سیراب ہو گی جس سے علاقے میں زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔اس منصوبہ سے مجموعی طور جہلم اور خوشاب کے اضلاع میں 80 دیہات کے 2 لاکھ 25 ہزار افراد کو معاشی فوائد حاصل ہوں گے۔

گریٹر تھل کینال چوبارہ برانچ پراجیکٹ

تھل کی صحرائی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے گریٹر تھل کینال فیز II چوبارہ برانچ کا منصوبہ شروع کیا جا چکا ہے، اس منصوبہ کے تحت چوبارہ برانچ اور اس کی ضمنی نہریں تعمیر کی جائیں گی جن کی کل لمبائی 278 میل ہو گی محکمہ آبپاشی پنجاب نے اس منصوبہ کے لئے 16۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔یہ منصوبہ 2 لاکھ 94 ہزار اور 110 ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گا۔

نہروں کی اپ گریڈیشن اور بحالی

تریموں سدھنائی لنک کینال کا منصوبہ 2-ارب 44 کروڑ اور 50 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ ایس ایم بی لنک کینال کی بحالی اور میلسی سائفن کی استعداد کار میں اضافے کا منصوبہ 4- ارب 3 کروڑ اور 40 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔

احمد پور برانچ کی بحالی کا منصوبہ ایک ارب 76 کروڑ اور 20 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ ایسٹرن صادقیہ کینال کی بحالی کا منصوبہ 95 کروڑ 80 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ یہ منصوبہ 3 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب کرے گا۔

نہروں کی پختگی

نہروں کی پختگی سے پانی کی بچت کے ساتھ ساتھ پانی چوری میں کمی آئے گی جس کی وجہ سے پانی کی ٹیل تک رسائی ممکن ہو سکے گی۔ محکمہ آبپاشی نہروں کی پختگی کے درج ذیل منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے۔

(i) 3-ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 450 میل لمبی منتخب نہروں کی پختگی کا فیز III منصوبہ

(ii) کسان package کے تحت 6 ارب روپے کی لاگت سے 680 میل لمبی منتخب نہروں کی ٹیل ریچیز پر بہتری کا منصوبہ

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر

محکمہ آبپاشی پنجاب پوٹھوہار ریجن کے چار اضلاع (اٹک، راولپنڈی، جہلم اور چکوال) میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر و مرمت کا ذمہ دار ہے۔ اب تک 56 چھوٹے ڈیم مکمل ہو چکے ہیں جن کی پانی ذخیرہ کرنے کی استعداد تقریباً 2 لاکھ 67 ہزار ایکڑ فٹ ہے اور 70 ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے۔

پوٹھوہار ریجن میں 9 چھوٹے ڈیموں کی تعمیر 2023 تک مکمل ہو جائے گی جس کے بعد پانی جمع کرنے کی استعداد کار میں تقریباً ایک لاکھ ایکڑ فٹ تک اضافہ ہو گا اور 36 ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہو سکے گا۔

5-ارب 65 کروڑ اور 50 لاکھ روپے کی لاگت سے گھبیر ڈیم منصوبہ کا آغاز کر دیا گیا ہے جس سے بارانی علاقوں میں پانی جمع کر کے نا صرف 15 ہزار ایکڑ زرخیز اراضی کو آبپاشی کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا بلکہ ضلع چکوال کی آبادی کو پینے کے لئے پانی بھی مہیا ہو گا۔ اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی استعداد 66 ہزار ایکڑ فٹ ہو گی۔

ڈڈوچہ ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے، اس ڈیم سے راولپنڈی کی آبادی کو 35 ملین گیلن یومیہ پینے کا پانی دستیاب ہو گا۔ منصوبہ کی تکمیل کے لئے اراضی خریدی جا رہی ہے اور یہ منصوبہ عرصہ تین سال میں مکمل ہو گا۔ اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی استعداد 60 ہزار ایکڑ فٹ ہو گی۔

سرگودھا: لکھو آنہ اور منگوانہ راجباہ کی لائننگ کے لئے مختص فنڈز اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3269: رانا منور حسین:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی ایس ڈی پی پروگرام کے تحت کتنے راجباہ کی لائننگ کی جا رہی ہے اور ان پر کتنی لاگت خرچ آئے گی لکھو آنہ اور منگوانہ راجباہ سرگودھا ڈویژن کے لئے کتنی رقم مختص ہوئی ہے کتنی خرچ ہوئی اور کتنا کام ہو چکا ہے کیا پی ایس ڈی پی فنڈز سے جو رقم صوبہ بھر کو لائننگ کی مد میں حاصل ہوئی ہے کتنے فنڈز خرچ ہوئے، کتنے فنڈز واپس گئے اور پھر ان فنڈز کو واپس لانے کے لئے کیا طریق کار اختیار کرنا پڑا اس فرسودہ طریق کار کو جس کے فنڈز بغیر خرچ ہوئے ہر سال واپس چلے جاتے ہیں اور سال ہا سال سے سکیمیں نامکمل رہتی ہیں کب تک کیسے تبدیل کیا جائے گا تاکہ سکیمیں بروقت مکمل ہو سکیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

پی ایس ڈی پی مرکزی حکومت کا پروگرام ہے جس کے تحت 189 راجباہ کی ایڈمن اپروول جاری کی گئی ہے جس پر 10,539 ملین روپے لاگت آئے گی۔

1. لکھو آنہ نہر کی Concrete Lining کا کام مالی سال 19-2018 میں تخمینہ لاگت 29.954 ملین روپے میں منظور ہوا۔ مالی سال 19-2018 میں گورنمنٹ نے اس کام کے بابت 20 لاکھ روپے جاری کئے۔ اس نہر کی کل لمبائی RD: 0+000 to (Tail) 20+170 ہے موقع پر RD: 0+000 to 2+500 کا کام مکمل ہو گیا ہے مکمل ہونے والے کام کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے۔ مالی سال 20-2019 نومبر میں گورنمنٹ نے اس کام کے لئے 50 لاکھ روپے مختص کئے اس رقم سے RD: 2+500 to 7+500 تک کا کام مکمل ہو جائے گا بقیہ کام کو مکمل کرنے کے

لئے مزید 17.995 ملین روپے درکار ہیں۔ فنڈ ملنے کی صورت میں بقیہ کام مکمل کر دیا جائے گا۔

2. منگو آنہ نہر کی Concrete Lining کا کام مالی سال 19-2018 میں تخمینہ لاگت 47.398 ملین روپے میں منظور ہوا۔ جون 19-2018 میں اس کام کے لئے گورنمنٹ نے 20 لاکھ روپے کی گرانٹ مختص کی۔ جون 2018 میں اس کام کے ٹینڈر کئے گئے جو کہ مجاز اتھارٹی نے کسی وجہ سے منظور نہ کئے۔ دوبارہ اس کام کے لئے کوئی فنڈ جاری نہ ہوا اس لئے موقع پر کوئی کام نہ ہو سکا اس کام کو مکمل کرنے کے لئے 47.398 ملین روپے درکار ہیں۔ جیسے ہی یہ رقم وصول ہوگی اس کے ٹینڈر لگا دیئے جائیں گے۔

اس پروگرام کے تحت لائننگ کے لئے صوبہ پنجاب کو تاحال 7235 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں جس میں سے 6862 ملین روپے استعمال ہو چکے ہیں۔ PSDP کے تحت جو فنڈ جاری کئے جاتے ہیں ختم نہیں ہوتے اِن کو دوبارہ استعمال کرنے کے لئے ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی اپروول کے بعد ایک سمری پنجاب کیبنٹ کو منظوری کے لئے ارسال کی جاتی ہے۔ پنجاب کیبنٹ اُپروول کے بعد محکمہ انہار، محکمہ فنانس کو درخواست کرتا ہے۔ محکمہ فنانس اس کی منظوری دیتا ہے اس کے بعد محکمہ انہار آڈٹ کاپی محکمہ فنانس کو بھجواتا ہے جو کہ Authentication کے بعد محکمہ انہار کو واپس بھجوائی جاتی ہے۔ محکمہ انہار اِن فنڈز کو Sub Projects کو جاری کر دیتا ہے۔ محکمہ انہار کے فنڈ جاری کرنے کے بعد محکمہ فنانس اِن کو Online کرتا ہے اِس کے بعد Execution Agency ان پر کام شروع کر دیتی ہیں۔ فنڈز دوبارہ استعمال کے لئے موجودہ نظام کو آسان کرنا ہوگا جو فنڈ بچ جاتے ہیں محکمہ فنانس فوری طور پر دوبارہ محکمہ انہار کو جاری کر دیئے تاکہ جلد ہی اِن پر کام شروع ہو سکے۔ پی ایس ڈی پی کے Provincial Coordinator کا اگر Assignment Account کھول دیا جائے اور جو فنڈز جاری کئے گئے ہوں وہ ایک ہی اکاؤنٹ میں ہوں جس سکیم پر کام ہو اس کے مطابق اس کو ادائیگی کر دی جائے تاکہ سکیمیں بروقت مکمل کی جائیں۔

صوبہ میں نہری پانی کی چوری کی
روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلق تفصیلات

*3382: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں نہری پانی کی کھلے عام چوری جاری ہے اور نہری پانی چوری محکمہ انہار کے عملے کی ملی بھگت سے کیا جارہا ہے اور بہت سے علاقوں میں چھوٹے زمینداروں کی طرف سے پانی کی چوری کے خلاف احتجاج بھی کیا گیا ہے؟

(ب) حکومت کی طرف سے نہری پانی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں اگست 2018 سے اب تک پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے تفصیل سے بتائیں نیز محکمہ انہار کے جو ملازمین اس پانی چوری میں ملوث ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) صوبہ پنجاب کے کچھ کینال ڈویژنز میں پانی چوری کے عادی مجرموں کی وجہ سے پانی چوری ہوتا ہے خصوصاً خریف سیزن میں جب نہری پانی کی طلب زیادہ ہوتی ہے جس کی روک تھام کے لئے محکمہ آبپاشی پولیس ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت مجرموں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی پانی چوری کی روک تھام کے لئے جامع اقدامات کر رہا ہے۔ ان اقدامات کی روشنی میں خریف 20-2019 میں محکمے نے پورے پنجاب میں پانی چوری کے خلاف بھرپور مہم شروع کی اور کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے سیکشن 70 اور A-73 کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی اور سیکشن 430PPC کے تحت پانی چوری کے وقوعہ جات کا اندراج کیا گیا۔ محکمہ انہار کی طرف سے خریف 2018 سے اب تک پانی چوری سے متعلق 56525 رپورٹ / مچلکہ پولیس کو بھجوائی گئی اور محکمہ پولیس نے صرف 9915 ایف آئی آرز کا اندراج کیا ہے اور 3606 پانی چوری میں ملوث افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ آبپاشی میں پانی چوری کی جانچ پڑتال کے لئے

پی ایم آئی یو کا ادارہ پانی چوری کے وقوعہ جات کی سرپرائز چیکنگ کرتا ہے اور پانی چوری کے وقوعہ جات کو رپورٹ کرتا ہے۔ان رپورٹس کے تحت پانی چوری کے مجرموں کے علاوہ محکمہ انہار کے پانی چوری میں ملوث ملازمین کے خلاف بھی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اس سلسلے میں خریف 2018 سے اب تک اس یونٹ (پی ایم آئی یو) سرپرائز چیکنگ کی بدولت پانی چوری کے 36942 وقوعہ جات رپورٹ کئے ہیں اور پانی چوری میں ملوث 326 محکمہ کے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائری کی گئی جن میں سے 25 ملازمین کو بڑی سزا دی گئی اور 138 ملازمین کو چھوٹی سزائیں دی گئیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: راجباہ لک میں منظور کردہ پانی کی مقدار اور پانی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3560: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راجباہ لک ضلع سرگودھا کو پختہ کیا گیا ہے اگر کیا گیا ہے تو کب کیا گیا تھا؟

(ب) اس راجباہ میں کتنے کیوسک پانی چھوڑا جاتا ہے اور کتنا منظور ہے؟

(ج) کیا اس کی ٹیل پر پانی کی مقدار پوری ہے؟

(د) کیا اس راجباہ پر پانی چوری کیا جاتا ہے اگر کیا جاتا ہے تو کیا بااثر لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے تو اس کی تفصیلات بتائی جائے؟

(ہ) اگر ٹیل پر پانی پورا نہیں ہے تو کیا ذمہ دار افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) راجباہ لک پُختہ ہے جو کہ قیام پاکستان سے پہلے کا Brick Lined ہے۔

(ب) اس راجباہ میں 79.50 کیوسک پانی چھوڑا جاتا ہے اور اتنا ہی منظور ہے۔

(ج) ٹیل پر پانی کی مقدار پُوری ہے۔

(د) سال 2019-20 میں پانی چوری کا کوئی وقوعہ نہ ہوا ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ پانی چوروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتا ہے۔

(ہ) ٹیل پر پانی کی مقدار پوری ہے۔

رسول بیراج کی اپ گریڈیشن پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3888: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

رسول بیراج کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اس کی اپ گریڈیشن پر کتنے اخراجات ہوں گے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

رسول بیراج جو کہ دریائے جہلم پر تحصیل جہلم اور تحصیل منڈی بہاؤالدین کے درمیان منگلا ڈیم سے 72 کلو میٹر ڈاؤن سٹریم پر واقع ہے۔ یہ بیراج پہلی مرتبہ 1859 میں حکومت برطانیہ نے تعمیر کروایا جبکہ 1968 میں اُسے مسمار کر کے موجودہ بیراج نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔ بیراج کی rehabilition & upgradation کی کوئی تجویز محکمہ انہار میں زیر غور نہ ہے۔

صوبہ میں نہروں کی بھل صفائی
کے لئے 2018 میں مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3921: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں بھل صفائی مہم کب اور کس موسم میں کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2018 سے آج تک صوبہ بھر کی کسی بھی نہر کی بھل صفائی نہیں کی گئی اگر کسی نہر کی بھل صفائی کی گئی ہے تو علاقہ وار نہر کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) 2018 سے آج تک نہروں کی صفائی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور کتنی رقم بھل صفائی پر خرچ کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) صوبہ بھر میں ہر سال بھل صفائی دو فیز میں کی جاتی ہے۔

(i) دوامی نہریں(Perennial Channels)جن کی بھل صفائی دسمبر سے فروری تک کی جاتی ہے۔

(ii) غیر دوامی نہریں(Non-Perennial Channels)جن کی بھل صفائی مارچ سے مئی تک کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ہر سال کی طرح 19-2018 اور 20-2019میں بھی صوبہ پنجاب میں نہروں کی بھل صفائی کی گئی جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

سال	نام	مجوزہ رقم (ملین)	خرچ رقم (ملین)
2018-19	205، دوامی نہریں	116.235	97.605
2018-19	285، غیر دوامی نہریں	190.724	126.809
میزان	490، نہریں	میزان 306.959	میزان224.414
2019-20	242، نہریں	174.905	123.457
2019-20	232، نہریں	193.589	177.197
میزان	474، نہریں	میزان368.494	میزان300.554

صوبہ میں فصلوں کی سیر ابی کے لئے پانی کی کمی کو دور کرنے سے متعلق حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4020: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے پانی کی قلت ہو گئی ہے جس سے فصلوں کی نشوونما اچھی نہیں ہو رہی اور پیداوار میں بھی کمی ہو گئی ہے؟

(ب) حکومت نے فصلوں کے لئے پانی کے بحران کو حل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں وضاحت بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) صُوبہ پنجاب کی تمام نہروں میں دستیاب پانی حصے کے مطابق دیا جاتا ہے۔ پانی کی کمی کی صورت میں دستیاب پانی کو تمام نہروں میں حصے کے مطابق برابر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ بارشیں کافی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے فصلوں کی نشوونما اچھی ہوئی ہے اور پیداوار بھی انشاءاللہ اچھی ہو گی۔

(ب) پانی کی کمی کو پُورا کرنے کے لئے نئے ڈیم کی تعمیر از حد ضروری ہے جس کے لئے وفاقی حکومت کو آگاہ رکھا جاتا ہے۔ البتہ وفاقی حکومت نے پانی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے مختلف منصوبہ جات بنائے ہوئے ہیں اور کچھ زیر تجویز ہیں جس میں بھاشا اور مہمند ڈیم سر فہرست ہیں۔

ضلع جھنگ: انہار کے موگہ جات

ٹوٹنے اور ٹیل پر پانی نہ پہنچنے سے متعلقہ تفصیلات

***4069: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ کا نہری نظام انتہائی بُری حالت میں ہے جس وجہ سے کسانوں / زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر انہار کے موگہ جات ٹوٹ چکے ہیں یا توڑ دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زمینداروں اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی بروقت فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ضلع جھنگ کے نہری نظام کا زیادہ تر حصہ جھنگ کینال ڈویژن اور کچھ حصہ ملتان کینال ڈویژن ملتان کے زیر انتظام ہے جو کہ جھنگ برانچ لوئر، بھوانہ برانچ اور حویلی مین لائن سے نکلنے والی راجباہوں پر مشتمل ہے۔ تمام نہریں درست حالت میں ہیں اور منظور شُدہ وارابندی کے مطابق زمینداروں کو اُن کے حق کے مطابق فراہمی آب کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔جھنگ کینال ڈویژن اور ملتان کینال ڈویژن (ضلع جھنگ)کے زیر انتظام نہروں کے موگہ جات درست حالت میں ہیں اور منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق پانی مہیا کر رہے ہیں۔

(ج) جھنگ کینال ڈویژن اور ملتان کینال ڈویژن (ضلع جھنگ) کے تمام موگہ جات کی مؤثر نگرانی کی جارہی ہے تاہم اگر کوئی موگہ ٹوٹنے کی رپورٹ موصول ہو تو اس کو فوراً مرمت کر دیا جاتا ہے اور زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ انہار کی ایک ایجنسی (پی ایم آئی یو)موگہ جات کی سرپرائز چیکنگ کرتی رہتی ہے۔سال 2018 سے لے کر اب تک پانی چوری کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

قصور: دریائے ستلج پر پشتہ جات اور بند تعمیر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***4077: ملک محمد احمد خان :** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور محکمہ آبپاشی کو مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم سال وار ملی؟

(ب) کتنی رقم کس کس نہر، راجباہ مائینز پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم دریائے ستلج پر پشتہ جات اور بند تعمیر کرنے پر خرچ کی گئی؟

(د) دریائے ستلج پر جن جن جگہوں پر پشتہ جات اور بند تعمیر کئے گئے ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

(ہ) دریائے ستلج میں ان دو سالوں کے دوران کتنا پانی انڈیا کی جانب سے سیلاب کے دنوں میں چھوڑا گیا؟

(و) اس سے ان دو سالوں کے دوران کتنا نقصان ہوا؟

(ز) دریائے ستلج پر انڈیا اور پاکستان کے مقام پر جہاں سے یہ دریا قصور کی حدود میں بہتا ہے وہاں پر کوئی ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) قصور کینال ڈویژن کو دی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	مہیا کردہ رقم (ملین روپے)
1-	2018-19	37.83
2-	2019-20	32.15

(ب) اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی نیا بند یا پشتہ تعمیر نہ کیا گیا ہے لہٰذا نئے بند اور نئے پشتہ جات پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) سال 2018 میں 36560 کیوسک اور سال 2019 میں 60340 کیوسک پانی چھوڑا گیا۔

(و) کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ز) ڈیم بنانے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

R-3 ڈرین عباسیہ سب ڈویژن لیاقت پور
کا تخمینہ لاگت اور پی سی ون روائز کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4373: **چودھری مسعود احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) R-3 ڈرین عباسیہ سب ڈویژن لیاقت پور کا کب ورک آرڈر ایشو ہوا، کب کام شروع ہوا اور اس وقت تخمینہ لاگت کیا تھی؟

(ب) کتنی دفعہ PC-1 ریوائز ہوا اور بنانے پر کل کتنی لاگت آئی منصوبہ مکمل ہو کر فنکشنل ہوا اور PC-4 بن گیا اگر نہیں تو کیوں اب مزید کتنا عرصہ درکار ہے؟

(ج) اس منصوبہ پر سی ایم آئی ٹی کی مختلف اوقات میں دو رپورٹس اریگیشن پنجاب کو کافی عرصہ سے پہنچ چکی ہے کیا ان کی سفارشات پر عمل ہوا اگر جواب نہ میں ہے تو کب تک عملدرآمد ہوگا اور کوتاہی کرنے والے آفیسرز کے خلاف بھی کارروائی ہوگی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) R-3 ڈرین عباسیہ سب ڈویژن لیاقت پور کا ورک آرڈر نمبری 365مورخہ 19.02.2010 کو جاری ہوا۔ اُس وقت تخمینہ لاگت314.602 ملین روپے تھی۔

(ب) اس کا PC-1ایک دفعہ ریوائز ہوا اس کی ریوائز منظور شدہ رقم 737.384 ملین روپے تھی۔ اس پراجیکٹ پر اب تک مبلغ665.669 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں لیکن پراجیکٹ آپریشنل نہ ہو سکا ہے اور اس کا PC-IV تیاری کے آخری مراحل میں تھا لیکن COVID-19 کی وجہ اس کا کچھ حصہ بقیہ ہے جو کہ عنقریب مکمل ہو جائے گا اور گورنمنٹ کو منظوری کے لئے روانہ کیا جائے گا۔

(ج) سی ایم آئی ٹی جو رپورٹس اریگیشن پنجاب کو موصول ہوئی ہیں اور ان کی سفارشات کے مطابق متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

تحصیل حاصل پور نہر فتح اور مراد
کی وارابندی ختم نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***4522: جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر فتح اور مراد تحصیل حاصل پور کے کتنے رقبہ کو سیراب کرتی ہیں؟

(ب) نہر فتح اور مراد تحصیل حاصل پور کی وارابندی کب ختم ہو گی؟

(ج) مذکورہ وارابندی ختم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) نہر فتح اور مراد تحصیل حاصل پور کے تقریباً11,5,500 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتی ہیں۔

(ب) نہر فتح اور مراد کی وارابندی کا پروگرام پانی کی کمی کی وجہ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اور کاشتکاروں کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے ایسٹرن صادقیہ کینال اور ملک برانچ دونوں کی خستہ حالی کو ختم کرنے کی غرض سے rehabilitation سکیم کا کام شروع کیا ہوا ہے جو کہ 30۔ جون 2021 تک مکمل ہو جائے گا۔ اس کام کی تکمیل کے بعد ان دونوں نہروں میں پانی کی کمی ختم ہو جائے گی۔

(ج) وارابندی مرتب کرنے کی بنیادی وجہ پانی کی کمی ہے۔ نہروں کی rehabilitation کا کام تیزی کے ساتھ تکمیل کے مراحل میں ہے جو کہ 30۔ جون 2021 تک مکمل ہو جائے گا۔ اس کام کی تکمیل کے بعد ایسٹرن صادقیہ کینال اور ملک برانچ کو ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چلانا ممکن ہو سکے گا جس کی وجہ سے پانی کی قلت پر قابو پانا ممکن ہو گا۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمے کی کاوشوں کی وجہ سے فصل خریف 2019 اور فصل ربیع 20-2019 میں وارابندی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی جبکہ فصل خریف 2020 میں نہر فتح اور نہر مراد اپریل 2020 سے چلائی جا رہی ہیں اور وارابندی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

صوبہ میں نہری پانی کی چوری کے
واقعات کی تعداد اور کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***4621: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں نہری پانی کی چوری کے کتنے واقعات سال 2019 میں سامنے آئے ہیں؟

(ب) پانی چوری کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) سال 2019 (ربیع 19-2018 اور خریف 2019) کے دوران صوبہ بھر میں نہری پانی چوری کے 22172 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔

(ب) سال 2019 (ربیع 19-2018 اور خریف 2019) کے دوران صوبہ بھر میں نہری پانی چوری کے 22172 کیسز پولیس کو ارسال کئے گئے جن میں سے 6503 پانی چوری کے کیسز کی FIRs کا اندراج ہوا اور 2938 پانی چوری میں ملوث افراد کو گرفتار کیا گیا۔ مزید برآں 2019 میں محکمہ آبپاشی کے پانی چوری میں ملوث 89 محکمے کے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی جن میں سے 9 ملازمین کو بڑی سزا دی گئی اور 45 ملازمین کو چھوٹی سزائیں دی گئیں جبکہ 35 ملازمین کو سزا سے بری کیا گیا۔

صوبہ میں نہری پانی چوری کی روک تھام
کے لئے بھرتی کردہ گارڈز کو میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4622: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں نہری پانی کی چوری روکنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا حکومت نے نہری پانی کی چوری کی روک تھام کے لئے گارڈز بھرتی کئے ہیں تو نہری پانی چوری کی روک تھام کے لئے ان گارڈز کو کیا سہولیات دی گئی ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پانی چوری کے واقعات کو روکنے کے لئے جونہی پانی چوری کی اطلاع ملتی ہے، پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پانی چوری کے وقوعہ جات کی فوری طور پر تار (Canal Wire) جاری کی جاتی ہے اور پانی چوری میں ملوث افراد کے خلاف روبکار محکمہ انہار کی طرف سے محکمہ پولیس کو بھیجی جاتی ہے اور محکمہ پولیس کی طرف سے پانی چوری میں ملوث افراد کے خلاف FIRs کا اندراج کیا جاتا ہے اور کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے سیکشن 70 اور 73-A کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس کے مطابق پانی چوری ایک ناقابل ضمانت جرم ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ انہار کی طرف سے پانی چوری میں ملوث افراد سے تاوان لینے کا طریق کار شروع کیا جاتا ہے اور حتمی طور پر تاوان وصول کیا جاتا ہے۔ مزید برآں پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں پی ایم آئی یو کا مارچ 2006 میں قیام عمل میں لایا گیا یہ یونٹ نہروں کی مانیٹرنگ کا کام سرانجام دے رہا ہے جس میں پانی چوری کے وقوعہ جات کو رپورٹ کرنا بھی شامل ہے۔ مانیٹرنگ سٹاف سمارٹ سیل فون ایپ کے ذریعے پانی چوری اور نہروں کی ہڈ اور ٹیل گیجز کو تصاویر کے ساتھ رپورٹ کرتا ہے۔ مانیٹرنگ سٹاف کی رپورٹس کے تحت پانی چوری میں ملوث افراد کے علاوہ محکمے کے ملوث ملازمین کے خلاف بھی محکمہ کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ اس سلسلے میں سال 2011-2020 کے دوران پی ایم آئی یو نے پانی چوری کے 7960

رپورٹس بشمول 110,898 وقوعہ جات رپورٹ کئے ہیں اور اس سال خریف 2020 میں بھی پانی چوری کی روک تھام کی مہم جاری ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ آبپاشی میں نہری پانی کی چوری کی روک تھام کے لئے کینال گارڈز بھرتی کئے گئے ہیں، ان گارڈز کو محکمہ کی طرف سے یونیفارم اور لائسنسی اسلحہ دیا گیا ہے۔

صوبہ میں سال20-2019میں
نہروں اور راجباہوں پر کیٹل گھاٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***4775: جناب نور الامین وٹو:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال20-2019 میں صوبہ کی کس کس نہر اور راجباہ پر کیٹل گھاٹ بنانے کی منظوری دی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور کی انہار پر جو گھاٹ بنائے جانے تھے ان کے ٹینڈر بھی اخبارات میں جاری کر دیئے گئے تھے ٹینڈر جاری کرنے کی تاریخ اور اخبارات کی تفصیل نیز مذکورہ ٹینڈر پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر اپر سہاگ / سہاگ نہر پر بھی کیٹل گھاٹ منظور کر کے ٹینڈر کے اشتہارات اخبارات میں دیئے گئے تھے اور بغیر کسی وجہ مذکورہ ٹینڈر کو بھی کینسل کر دیا گیا مذکورہ ٹینڈر کے اجراء کی تاریخ اور خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں۔ مذکورہ کیٹل گھاٹ نہ بنانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کیٹل گھاٹ کو بنانے اور جن افسران نے مذکورہ کیٹل گھاٹ کو بغیر کسی وجہ کینسل کیا ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ آبپاشی پنجاب نے سال 20-2019 میں 82 کیٹل گھاٹ بنانے کی منظوری دی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	زون	نام نہر	تعداد
1	بہاولپور	ایسٹرن صادقیہ کینال	22
		ہاکڑہ برانچ کینال	37
		ملک کینال	08
		گجیانی کینال ڈسٹری	12
2	لاہور	لوئر دیپالپور کینال	01
		بی آر بی ڈی لنک کینال	02
		ٹوٹل	82

(ب) خانواہ ڈویژن دیپالپور میں آٹھ کاموں کے ٹینڈر کا اشتہار روزنامہ "پاکستان"، "موٴثر"، "لیڈر" اور "ایکسپریس" اخبارات میں مورخہ 24.02.2020 کو شائع ہوا جس میں لوئر دیپالپور کینال پر کیٹل گھاٹ کا کام بھی شامل تھا جس کا تخمینہ -/1144359 روپے تھا۔ ٹینڈر جاری کرنے کی تاریخ 10.03.2020 تھی۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے لوئر دیپالپور کینال پر کیٹل گھاٹ کا ٹینڈر جاری نہ کیا گیا۔ آٹھ کاموں کے اخبار اشتہار کی مد میں -/65478 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) خانواہ ڈویژن دیپالپور میں سال 20-2019 میں نہر اپر سوہاگ / سہاگ نہر پر کوئی کیٹل گھاٹ کی منظوری ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی اخبار میں اشتہار دیا گیا۔

(د) خانواہ ڈویژن میں نہر لوئر دیپالپور کینال پر کیٹل گھاٹ کا ٹینڈر کینسل ہوا اس میں افسران کی کوئی غفلت نہ ہے بلکہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے کام نہ ہو سکا۔ نہر لوئر دیپالپور کینال پر کیٹل گھاٹ کا کام مالی سال 21-2020 کے منظور شُدہ ورک پلان میں شامل ہے فنڈز کی دستیابی پر نہر کی بندی کے دوران کام مکمل ہو جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راجن پور: محمد پور دیوان کے
درمیان گندے نالے کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

415: محترمہ شازیہ عابد: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور کے موضع محمد پور دیوان کے درمیان گندہ نالہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس نالہ کی پچھلے کئی سالوں سے صفائی نہیں ہو رہی جس کی وجہ سے نالہ کے دونوں اطراف رہائشی علاقوں کے عوام مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس نالہ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست نہیں ہے۔ یہ گندہ نالہ نہیں ہے بلکہ محکمہ آبپاشی کا محمد پور مائنیز ہے۔

(ب) درست نہیں ہے، محکمہ انہار کا محمد پور مائنیز قصبہ محمد پور کے درمیان سے گزرتا ہے، اردگرد کے لوگ اس میں کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں جس کی وقتاً فوقتاً محکمہ صفائی کراتا رہتا ہے اور قصورواران کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

(ج) محمد پور مائنیز کی بھل صفائی اس سال کرائی گئی ہے اور لوگوں کی شکایات کا ازالہ کر دیا گیا ہے اور اس کی بھل صفائی آرڈی 29+000 سے 32+000 تک کروائی گئی ہے اور اس پر تقریباً -/535238 روپے کی لاگت آئی ہے۔

مالی سال 19-2018 میں محکمہ انہار
کے لئے مختص کردہ بجٹ اور خرچ سے متعلقہ تفصیلات

900: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 کے دوران محکمہ انہار کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) یہ بجٹ کہاں کہاں اور کس مد میں خرچ ہوا اس کی مکمل تفصیلات بتائی جائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) مالی سال 19-2018 میں محکمہ انہار کے لئے -/21,320,023 ملین روپے بجٹ مختص کیا گیا۔

(ب) مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رحیم یار خان میں نہروں کی تعداد اور بیلدار کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

902: جناب محمد ارشد جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں کل کتنی نہریں ہیں، ان کے نام بتائے جائیں؟

(ب) ہر نہر پر کتنے بیلدار تعینات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نہروں کی پٹڑیوں کی حالت زار انتہائی خراب ہے، کوئی بیلدار نہروں کی پٹڑیوں کی دیکھ بھال کرتا ہے اور نہ ہی ان پر پانی کا چھڑکاؤ کرتا ہے اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کینال سرکل رحیم یار خان میں نہروں کی کل تعداد 254 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تعینات بیلداروں کی تعداد 398 ہے۔ نہروار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) غیر دوامی نہروں پر صرف دوران فصل خریف عارضی بنیادوں پر بیلدار تعینات کئے جاتے ہیں۔ تمام ریگولر بیلداران اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور بوقت ضرورت نہروں کی پٹڑیوں پر پانی کا چھڑکاؤ بھی کرتے ہیں۔ کمزور اور معمولی قسم کی خراب پٹڑی کی دیکھ بھال اور مرمت کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔ محکمہ کی طرف سے جاری کردہ فنڈ برائے مرمت کی مد میں جہاں پٹڑیاں انتہائی کمزور ہوتی ہیں، وہاں تخمینہ لگا کر محکمانہ قوانین کے مطابق پٹڑیوں کو مضبوط کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ موترہ سے جامکے

چیمہ نہر کے پل اور جنگلہ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

950: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موترہ سے جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ راستے میں موجود نہر کے پل کا جنگلہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر کے پل کے جنگلے ٹوٹنے کی وجہ سے انتہائی نوعیت کے حادثات رونما ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ اس نہر کے پل کے جنگلے اور پل کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) پُل کا جنگلہ ڈمپر کے ڈرائیور کی غفلت کی وجہ سے ٹوٹا تھا اور ڈمپر نہر میں گر گیا تھا اس کے بعد کسی حادثہ کے رونما ہونے کی محکمہ کو اطلاع نہ ہے۔

(ج) پُل کے جنگلے کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے جو کہ جلد سے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 584 جناب نورالامین وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 589 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

چک نمبر 58 گ ب فیصل آباد میں میاں بیوی کا قتل

589: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت "اور نیوز چینل مورخہ 27-جولائی2020 کی خبر کے مطابق جڑانوالہ تھانہ صدر کے چک نمبر58 گ ب میں میاں بیوی کی نعشیں برآمد ہوئیں جبکہ مقتولہ آٹھ ماہ کی حاملہ تھی۔ مقتولہ کے بھائی گھر کو تالہ لگا کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیاواقعہ مندرجہ بالا کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج کر کے مبینہ ملزمان کی گرفتاری عمل میں آچکی ہے اس کی تفتیش کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کی ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ میں ایف آئی آر کا نمبر اور ایف آئی آر کی کاپی محترمہ خدیجہ عمر کو فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! اس میں جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ واقعہ مندرجہ بالا کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج کر کے مبینہ ملزمان کی گرفتاری عمل میں آچکی ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ اس میں تین ملزمان ہیں، وہ تینوں ملزمان گرفتار ہیں اور پولیس کی حراست میں ہیں۔ ان سے تفتیش کی جارہی ہے اور جلد ہی اس مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر590 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

MR CHARIMAN: Now Minister for Law may introduce the Times Institute, Multan Bill 2020.

مسودہ قانون ٹائمز انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Times Institute, Multan Bill 2020.

MR CHARIMAN: The Times Institute, Multan Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو ایم پی اے قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے یوم اقلیت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے یوم اقلیت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم اقلیت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ کی 11-اگست 1947 کو پہلی قانون ساز اسمبلی میں کی جانے والی تقریر کو پنجاب میں نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"کل مورخہ 11-اگست 2020 کو Minorities Day(یوم اقلیت) ہے جو ہر سال منایا جاتا ہے اس موقع پر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے 11-اگست 1947 کو فرمایا کہ:

"Thanks God, We are starting in those days when there is no discrimination, no distinction between one community and another, no discrimination between one caste or creed and another. We are starting with this fundamental principle that we are all citizens and equal citizens of one State. You are free; to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with the business of State. Now, I think

we should keep that in front of us as our ideal and you will find that in course of time Hindus would cease to be Hindus and Muslims would cease to be Muslims, not in the religious sense because that is the personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State."

جناب سپیکر! میں اس قرار داد کے ذریعے اس ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ قائداعظمؒ کی اس تقریر کو پنجاب میں ہر سطح پر نصاب کا حصہ بنائے جانے کی سفارش کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"کل مورخہ 11۔اگست 2020کوMinorities Day(یوم اقلیت) ہے جو ہر سال منایا جاتا ہے اس موقع پر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے 11۔اگست 1947 کو فرمایا کہ:

"Thanks God, We are starting in those days when there is no discrimination, no distinction between one community and another, no discrimination between one caste or creed and another. We are starting with this fundamental principle that we are all citizens and equal citizens of one State. You are free; to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with the business of State. Now, I think we should keep that in front of us as our ideal and you will find that in course of time Hindus would cease to be Hindus and Muslims would cease to be Muslims,

not in the religious sense because that is the personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State."

لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ قائداعظم کی اس تقریر کو پنجاب میں ہر سطح پر نصاب کا حصہ بنائے جانے کی سفارش کی جائے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"کل مورخہ 11۔اگست 2020 کو Minorities Day(یوم اقلیت) ہے جو ہر سال منایا جاتا ہے اس موقع پر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے 11۔اگست 1947 کو فرمایا کہ:

"Thanks God, We are starting in those days when there is no discrimination, no distinction between one community and another, no discrimination between one caste or creed and another. We are starting with this fundamental principle that we are all citizens and equal citizens of one State. You are free; to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with the business of State. Now, I think we should keep that in front of us as our ideal and you will find that in course of time Hindus would cease to be Hindus and Muslims would cease to be Muslims, not in the religious sense because that is the personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State."

لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ قائد اعظم کی اس تقریر کو پنجاب میں ہر سطح پر نصاب کا حصہ بنائے جانے کی سفارش کی جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! All the members of this august House and specially for you. I will not forget this positive gesture in my life. Thank you very much.

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 334/20 ہے یہ محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

پنجاب میں جرائم میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 6۔جولائی 2020 کی خبر کے مطابق پنجاب میں چھ ماہ کے دوران جرائم میں 25 فیصد اضافہ کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق رواں سال کے چھ مہینے میں سنگین نوعیت کے جرائم میں 25 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پولیس جرائم کو روکنے میں بے بس دکھائی دینے لگی۔ پولیس رپورٹ کے مطاق سال 2019 کے پہلے چھ مہینے میں سنگین نوعیت کے 9788 مقدمات درج ہوئے، رواں سال میں چھ ماہ کے دوران 11452 مقدمات درج کئے گئے۔ اسی طرح رواں سال میں چھ مہینے کے دوران 1849 قتل اور گزشتہ سال 1822 افراد کو قتل کیا گیا۔ سال 2020 میں چھ ماہ کے دوران اندھے قتل کے 227 جبکہ سال 2019 میں 186 وارداتیں ریکارڈ ہوئیں، ڈکیتی مزاحمت پر صوبہ بھر میں لاہور پہلے نمبر پر رہا جہاں 16 شہریوں کو قتل کیا گیا۔ گزشتہ سال

لاہور میں چھ ماہ کے دوران چار افراد کو ڈکیتی مزاحمت پر قتل کیا گیا، رواں سال اغواء برائے تاوان کے پندرہ جبکہ سال2019 میں 32 واقعات رپورٹ ہوئے۔ رواں سال ڈکیتی اور راہزنی کی 9 ہزار 273 جبکہ گزشتہ سال 7 ہزار680 وارداتیں ریکارڈ ہوئیں اور رواں سال گینگ ریپ کے86 واقعات جبکہ سال2019 میں85 واقعات ریکارڈ ہوئے۔ پنجاب پولیس کی نااہلی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابھی بھی بے شمار درخواستوں پر مقدمات درج نہیں کئے جاتے۔ ہزاروں شہری مقدمات درج کروانے کے لئے تھانوں کے چکر لگا رہے ہیں مگر پولیس بات سننے کو تیار نہیں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! جرائم کی شرح میں اضافہ سے صوبہ بھر کی عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا، اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 347/20 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 349/20 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 364/20 جناب محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 365/20 چودھری مسعود احمد کی ہے۔ جی، چودھری مسعود احمد!

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چودھری مسعود احمد! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔

چولستانی آباد علاقوں کو فلڈ سپلائی چینلز کا پانی فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 1960 کی دہائی کے اوائل میں ضلع رحیم یار خان کی سونا اُگلتی زرعی زمینیں سیم اور تھور کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد ہونا شروع ہو گئیں اور اس طرح انڈس واٹر سٹڈی گروپ نے ضلع ہذا کی بنجر اور غیر آباد زمینوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے لئے ایک فزیبلٹی رپورٹ تیار کی اور 1968 میں ورلڈ بنک اور واپڈا نے Salinity Control and Reclamation Project (SCARP)(سیم اور تھور) نام سے شروع کیا جو کہ 1994 میں مکمل ہو گیا۔ ترکڑی ڈرین چلنے کی وجہ سے زمین کا انڈر گراؤنڈ واٹر لیول نیچے چلا گیا۔ نیا ریکارڈ چک بندی جو کہ مکمل طور پر بن چکا ہے اس کے مطابق 2003 میں عباسیہ لنک کینال کو چلا دیا گیا۔ عباسیہ لنک کینال اور عباسیہ کینال منظور شدہ ڈسچارج پر عرصہ تقریباً 17 سال سے فل سپلائی پر چل رہی ہیں۔ پانی کی ترسیل / تقسیم کا نظام درست کیا جائے تاکہ کرپشن کا خاتمہ کیا جا سکے اور زراعت میں بہتری آئے اور ملکی معیشت کو فائدہ پہنچ سکے۔ فلڈ سپلائی چینل سے مراد 15۔ جولائی سے 30۔ ستمبر نہ لیا جائے بلکہ جب بھی وافر مقدار میں پانی موجود ہو تو چولستانی علاقوں کے لئے جہاں پر لوگ آباد ہیں اور اُن کے بُرے حالات ہیں اور وہ پینے کے لئے پانی کی بوند سے ترس رہے ہیں اُن کے لئے بھی پانی فلڈ سپلائی دیا جائے۔ جب سمندر میں پانی 24 ہزار کیوسک جا رہا ہے، 20 ہزار کیوسک جا رہا ہے تو پانی، خون کے بھاؤ کا پانی کیوں نہیں چولستانیوں کو اور ایسے لوگوں کو دیا جاتا۔ اس میں فلڈ سپلائی چینلز پانی چھوڑا جائے اس کے علاوہ ان علاقوں میں انڈر گراؤنڈ واٹر بریکش ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے request کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس کی جو سپیشل کمیٹی ہے اُس میں اس تحریک التوائے کار کے معاملے کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! کیا آپ اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے جواب دینا چاہیں گے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، میں جواب دیتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ پانی صوبوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے لہٰذا پانی ہم اپنی مرضی سے ادھر اُدھر نہیں کرسکتے۔ سندھ کے ساتھ ہمارا جو ایشو ہے وہی پچھلے Council of Common Interest میں under discussion رہا کہ پانی کو کس طرح سے تقسیم کرنا ہے؟ اس تحریک کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ SCARP 6 کے تحت وفاقی حکومت کے زیر اہتمام 1994 میں ضلع رحیم یار خان میں یہ سسٹم مکمل کیا گیا اور ترکڑی ڈرین بھی اسی drainage system کا حصہ ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ drainage system کے چلنے سے زمین پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے جس سے علاقے کی سیم زدہ زمینیں قابل کاشت ہوگئی ہیں تاہم زیر زمین پانی کی سطح نیچے ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ کچھ عرصہ سے بارشیں کم ہورہی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بھی درست ہے کہ 2003 میں عباسیہ لنک کینال کو چالو کیا گیا لہٰذا پانی کی ترسیل اور تقسیم کار کو بہتر کرنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جارہے ہیں۔ پانی کی چوری کی صورت میں زیر قاعدہ قانون قاصران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور راجباہوں کی ٹیلوں تک پانی کی منصفانہ تقسیم عمل میں لائے جانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! فلڈ سپلائی چینلز میں بلا تفریق 15۔جولائی سے 30۔ستمبر تک کے علاوہ جب بھی وافر مقدار میں پانی موجود ہوتا ہے تو فلڈ سپلائی چینلز میں پانی چھوڑا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ثبوت کے طور پر فصل خریف 2020 ماہ اپریل، مئی، جون اور جولائی میں فلڈ سپلائی چینلز میں پانی چھوڑنے کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ معزز ممبر نے یا کسی اور نے وہ تفصیل جس وقت دیکھنی ہو حاضر ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! کیا مجھے بحث کی اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: چودھری مسعود احمد! یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوگئی ہے لہٰذا آپ بعد میں بات کرلیجئے گا۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ یہ پورے رحیم یار خان کا ایشو ہے نہ کہ یہ میرے حلقے کا ایشو ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری مسعود احمد! ہم اکٹھے چلیں گے اور ہم انشاءاللہ لغاری صاحب کو منا لیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کسی بھی rule کے مطابق تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ ایک کتاب دی جاتی ہے اگر یہ مہربانی کر کے تھوڑا سا ٹائم نکال کر اس کو پڑھ لیں گے تو سب کے لئے زندگی آسان ہو جائے گی ہم صرف خبر بنانے کے لئے ایسی عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں جس سے ہاؤس کا decorum نیچے آتا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری مسعود احمد! یہ میری ذمہ داری ہے اور انشاءاللہ لغاری صاحب کو ہم اکٹھے منا لیں گے اور وہ ہماری جائز بات مان لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 368/20 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

حمیدہ ہسپتال ویلنشیا ٹاؤن لاہور کی ایمرجنسی وارڈ میں آنے والی مریضہ کو بے آبرو کرنے کی کوشش

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 21-جون 2020 کو توقیر جاوید عرف اللہ دتہ اپنی ہمشیرہ جو کہ ایک سکول ٹیچر ہے جس کی عمر 24 سال ہے کو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اپنی دوسری ہمشیرہ کے ہمراہ حمیدہ ہسپتال ویلنشیا ٹاؤن لاہور گیا۔ ایمرجنسی وارڈ میں موجود ڈاکٹر اور عملے کے ایک لڑکے نے مریضہ کو دوائی دی جس سے وہ نیم بے ہوش ہو گئی۔ توقیر جاوید کو اندر آنے سے منع کر دیا۔ عملے کے لڑکے نے مریضہ کو نیم بے ہوشی کی حالت ہونے کی وجہ سے برہنہ کر دیا اور اس کی موبائل سے ویڈیو بنانا شروع کر دی اور اس کو بے آبرو کرنے کی کوشش کی جس کو اس کی چھوٹی بہن نے دیکھ لیا اور شور شروع کر دیا تو انہوں نے اس کا موبائل چھیننے کی کوشش کی۔ مذکورہ لڑکا اس کو اور اس کی

بہن کو دھکا دے کر فرار ہو گیا۔ شور سن کر دیگر افراد اور ہسپتال کی انتظامیہ وہاں آگئی۔ انہوں نے ان کو پریشرائز کرنا شروع کر دیا اور خاموشی اختیار کرنے کو کہا۔ مدعی نے متعلقہ پولیس کو کال کی تو پولیس وہاں آگئی۔ اس تمام واقعہ کا علاقہ تھانہ کاہنہ مقدمہ نمبر 1750/20 درج ہوا۔ تفتیشی آفیسر ملزمان سے مل چکا ہے اور مدعی مقدمہ اور اس کی متاثرہ فیملی کو بلیک میل کر رہا ہے اور مقدمہ واپس لینے پر زور دے رہا ہے۔ ملزمان کو گرفتار تک نہیں کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے متاثرہ فیملی شدید اضطراب کا شکار ہے کیونکہ ان کو ملزمان کی طرف سے اور پولیس کی جانب سے مختلف حیلے بہانے سے تنگ اور حراساں کیا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب تو موصول نہیں ہوا لیکن پولیس نے اس کا مقدمہ درج کر لیا ہے اس حوالے سے تفتیش ہو رہی ہے، میں اس کی latest position بھی حاصل کر لوں گا۔

جناب سپیکر! مزید میں محترمہ کو on the floor of the House اس بات کی assurance دیتا ہوں کہ اس حوالے سے کسی کے بھی pressure میں نہیں آیا جائے گا اور اصل ملزمان کے خلاف باقاعدہ قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اس سے مطمئن ہوں گی اور میں انشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں مزید جو پیشرفت ہو گی اس سے بھی آپ کو update کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 369/20 جناب محمد افضل گل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 370/20 محترمہ زیب النسا اور محترمہ منیرہ یامین ستی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 373/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب میں ای لائبریریز کے ملازمین کی برطرفی

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں مفاد عامہ اور علمی و تحقیقی مقاصد کے لئے قائم کی جانے والی ای لائبریریز کے سٹاف کو برطرف کر دیا گیا ہے جو ایک طرف تو نا صرف ان ملازمین کے معاشی قتل کے مترادف ہے بلکہ وزیراعظم پاکستان کی ملازمین کو برطرف نہ کرنے کی پالیسی اور خصوصاً موجودہ کورونا وبا کے تناظر میں وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب کے احکامات کے بھی منافی ہے۔ جس کے مطابق کوئی ادارہ کسی بھی ملازم کو نوکری سے فارغ نہیں کرے گا اور ساتھ ہی دوسری جانب علمی و تحقیقی مقاصد کے لئے کروڑوں کی لاگت سے شروع کئے گئے ایک بہترین منصوبے کے اختتام کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ اس حوالے سے ای لائبریریز سٹاف اور اُن کے خاندانوں میں بڑی تشویش اور غم و غصہ پایا جارہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، آغا علی حیدر! کیا آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا کیونکہ میں جس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں وہ میرے حلقے کا ایک بہت ہی سنگین مسئلہ ہے جو کہ میں اس ایوان میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ تقریباً ایک سال پہلے میرے حلقہ سیدوالا میں جو غریبوں کے گھر گرے تھے وہ تو ایک ہسٹری بن چکی ہے کیونکہ اس کا کچھ بھی نہیں ہوا لیکن تقریباً دو ماہ پہلے پھر ایک گاؤں کو گرا دیا گیا اور میں سمجھتا ہوں اگر میرے حلقے میں اسی طرح کے حالات رہیں گے تو وہاں کے لوگ حلقہ چھوڑ کر کسی اور حلقہ میں چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر! وہاں پر حالات یہ ہیں کہ 1960 میں ایک آدمی نے قبرستان کے لئے چار ایکڑ زمین دی تھی اور غلطی سے اس چار ایکڑ زمین میں سے دو کنال زمین پر لوگوں نے گھر بنا لئے پورے چار ایکڑ کے ہر طرف ان کی اپنی زمین ہے اور ہر چیز ان کی اپنی ہے لیکن غلطی سے وہاں پر آبادی بن گئی۔

جناب سپیکر! میں نے ننکانہ صاحب کی انتظامیہ سے یہ request کی کہ جناب ڈی سی او، جناب اے سی جو پکے گھر بن چکے ہیں اور پورا ایک گاؤں بن چکا ہے آپ وہ نہ گرائیں۔ آپ اس کے ساتھ تین کنال جگہ اور لے لیں لیکن یہ گھر مسمار نہ کریں لیکن میری نہیں سنی گئی چونکہ میں اپوزیشن سے ایم پی اے ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے اے سی صاحب سے درخواست کی، request کی، ترلے کئے، بڑے واسطے دیئے کہ جناب آپ ایسا کام مت کریں جس سے غریب آدمی کو نقصان ہو۔ آپ اس کے ساتھ دو یا تین کنال لے لیں لیکن یہ گھر نہ گرائیں۔

جناب چیئرمین: ریونیو منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آپ ان سے مل لیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میری بات سنیں! انہوں نے وہاں پر پکے بنے ہوئے گھر گرا دیئے ہیں۔ اس کا کیا حل ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ پچاس لاکھ گھر بنانے ہیں لیکن آپ نے تو کروڑ گھر گرا دیئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب محمد الیاس! آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟

جناب محمد الیاس: جی۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ گزشتہ جمعۃ المبارک کو ہماری اس اسمبلی میں تحفظ بنیاد اسلام بل کے متعلق۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میں اس معزز ایوان میں پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے بار بار کہہ چکا ہوں، دست بستہ گزارش کر چکا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر کو in letter and spirit لیا جائے۔ اس وقت جو مسئلہ ایوان میں زیر بحث ہو اگر اس میں کوئی out of order بات ہو تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی جا سکتی ہے۔ اب ایک issue ہوا اور جمعہ والے دن پورا اجلاس اس بات پر چلا، جو معزز ممبران جمعہ کو موجود نہیں تھے وہ آج اس debate کا آغاز کریں گے۔ It is going to be non-ending story جناب محمد ہاشم ڈوگر موجود ہیں، میرے بھائی تیمور بھٹی یہاں سے جا چکے ہیں۔ ہمیں ایک responsible nation کے طور پر اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! محرم الحرام ہمارے سر پر ہے ہم اس سوسائٹی کو کس طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں؟ ہم نے تو اسمبلی کا مذاق بنایا ہوا ہے ایک دن ہم ایک بات کرتے ہیں، دوسرے دن ہم دوسری بات کرتے ہیں اور تیسرے دن ہم تیسری بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج ہماری لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ تھی اس میں بھی اس issue کو discuss کیا گیا ہے، گورنمنٹ کی طرف سے categorically ہماری یہ undertaking آچکی ہے کہ ہم نے اس وقت تک اس issue پر پیشرفت نہیں کرنی جب تک consensus evolve نہیں ہو جاتا۔ اگر آج آپ اس کو debate کے لئے open کریں گے تو کوئی consensus نہیں ہو گا، consensus کے لئے حکومت نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس کے لئے ایوان کی کمیٹی بنائی جائے یا اس کے لئے متحدہ علمائے بورڈ سے consult کریں۔ بہر حال جو کچھ بھی ہو گا ان تمام معزز ممبران اسمبلی کی مشاورت سے ہو گا لیکن اگر ہم نے اس issue پر ہر روز debate کرنی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ گورنمنٹ کا بزنس ختم ہو چکا ہے۔I am not going to be a party in this issue. اس لئے کہ گورنمنٹ ایک دفعہ categorically اس پر سٹیٹمنٹ دے چکی ہے اور گورنمنٹ ہر روز اس پر اپنا point of view نہیں دے سکتی لہٰذا تمام ممبران سے میری استدعا ہے کہ irrespective of the fact کہ کوئی بل کے حق میں ہے یا خلاف ہے۔

جناب سپیکر! ایک فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ فیصلہ یہی ہے کہ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کو ساتھ لے کر چلا جائے گا اور اتفاق رائے سے آگے پیشرفت ہو گی لیکن اگر اس پر debate کرنی ہے تو پھر اس اسمبلی کو debating club declare کر دیں جس کی مرضی ہے جب مرضی ہے جس چیز پر مرضی ہے بات کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ ہمیں عوام دیکھ رہی ہے، اس صوبے کی کروڑوں عوام ہماری طرف دیکھ رہی ہے وہ ہم سے responsible attitude کی توقع کرتے ہیں لہٰذا میری دست بستہ request ہے اگر آپ مان لیں گے تو بہتر ہے اگر آپ نہیں مانیں گے تو I am not going to be a party in this debate.

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ معزز ممبران میری عرض سن لیں گے؟ میں categorically عرض کر دیتا ہوں کہ یہ بل ایک کمیٹی میں ایک سال under discussion رہا ہے، یہ گورنمنٹ بل ہے، دوسری یہ گزارش ہے کہ اس کو کیبنٹ نے بھی approve کیا ہے۔ اگر اس میں کسی فلسفے کی controversy آئی ہے تو اس پر وزیر قانون نے consensus develop کرنے کی assurance دے دی ہے۔ ہم مزید controversy میں نہ جائیں اس سے غلط تاثر آئے گا۔

میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بل ہے، یہ بل اس August House سے پاس ہوا ہے، اس کابینہ سے پاس ہوا ہے لہٰذا آپ کو اس بل کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ باقی جو اس میں ترمیم ہے وہ ایک فلسفے کی ہے جسے ہمارے معزز ممبران نے discuss کیا ہے جس پر وزیر قانون نے assurance دے دی ہے کہ انشاء اللہ اس پر کمیٹی بیٹھ کر فیصلہ کرے گی۔ اگر

اس بل کے بارے میں بات کرنی ہے تو this House is not for that اگر بل کے علاوہ کوئی بات کرنی ہے تو کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بزنس ختم ہو چکا ہے آپ ہاؤس کو prorogue کریں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تمام مقدس ہستیوں کا احترام ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل احترام ہونا چاہئے اور ہم سب اس بات پر متفق ہیں اور ہم نے یہی بل اسمبلی سے پاس کیا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا The House is adjourned sine die شکریہ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(60)/2020/2295. Dated: 10th August 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **10th August 2020(Monday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 8th August 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.

QUESTION regarding-

-Budget allocated for establishment of Chhanawan Fish Hatchery Gujranwala *(Question No. 2982*)* 836

ABDUL ALEEM KHAN, MR. *(Minister for Food)*

ANSWER TO THE QUESTION regarding-

-Number of Flour Mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 467

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Attempt to rape with female patient in Hameeda Hospital Valencia Town Lahore 1077
-Death of six year girls with kite string in Shahdara 925
-Demand for holding a debate on importance of simplicity and highlighting the problems of indebted nations 755
-Demand to provide water for flood supply channels to command areas of Cholistan 1075
-Demand for upgradation of Government Girls Middle School Chak No.56/5-L to high school 871
-Devastation in Lawrence Garden Lahore 750
-Disclosure of fraud in Lahore Garden with involvement of LDA staff 753
-Incompletion of projects of School Education Department 872
-Increase in crime rate in Punjab 1073
-Installation of risky boilers in factories of Gujranwala region 751
-Practice of kite flying despite of ban imposed thereupon 756
-Risk of spreading Corona Virus due to taking bath by citizens in Lahore Canal 926
-Termination of employees working in E-libraries in Punjab 1079
-Unemployment of industrial workers due to closure of industrial units during lock down 481

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-21st July, 2020 461
-22nd July, 2020 501
-23rd July, 2020 651
-24th July, 2020 781
-27th July, 2020 893
-5th August, 2020 935
-7th August, 2020 963
-10th August, 2020 997

PAGE NO.

AISHA NAWAZ, MS.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 982

AKHTAR ALI, CHAUDRY

QUESTIONS regarding-

-Details about action taken against trollies loaded with sand and have no safety measures in Nougran Jhelum *(Question No. 3060*)* 568

-Details about shifting of building of Police Station Gujjar Pura Lahore *(Question No. 2950*)* 554

ALI HAIDAR, AGHA

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 968

AMMAR YASIR, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 628

ANEEZA FATIMA, MS.

QUESTIONS regarding-

-Increase in charges of medical tests in Government Hospitals *(Question No. 3226*)* 709

-Number of Dengue patients in different cities *(Question No. 866)* 732

-Number of person died in result of torture in Police Stations of Lahore, Gujranwala and Sahiwal divisions *(Question No. 2980*)* 555

AYSHA IQBAL, MS.

QUESTIONS regarding-

-Availability of ventilators in Government Hospitals in district Bhakkar *(Question No. 3955*)* 729

-Details about attachment of Forest Department with advanced computerized system *(Question No. 3577*)* 816

-Details about cutting of Ficus tree in Lahore *(Question No. 3956*)* 853

-Details about "the Punjab Protection of Vulnerable Persons Board" *(Question No. 3166*)* 575

-Number of Baildars and their salaries in Irrigation Department *(Question No. 3620*)* 1014

-Number of Safari Parks in the province *(Question No. 1054)* 868

-Preparation of vaccine of dog biting *(Question No. 3619*)* 677

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

QUESTIONS regarding-

-Expenditures and funds allocated for Irrigation Department for 2018-19 *(Question No. 900)* 1065

-Incidents of dog biting during 2018-19 *(Question No. 987)* 737

PAGE NO.

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3404*)* 712
-Number of doctors in THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3405*)* 714

BILLS-

-The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 644-646
-The Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 *(Introduced, Considered & passed by the House)* 623, 624-626
-The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 641-643
-The Ravi Urban Development Authority Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 638-640
-The Stamp (Amendment) Bill 2020 *(Laid in the House)* 994
-The Times Institute, Multan Bill 2021 *(Introduced in the House)* 1069

C

CALL ATTENTION NOTICES regarding-

-Dacoity in the house at Dajkot road Factory area Faisalabad 744
-Death of father and injury to son due to firing by unknown persons in Chhappar stop Multan road Lahore 746
-Death of two persons due to firing in Gajjumatta 743
-Murder of a police head constable and two other persons in Harbanspura Lahore 743
-Murder of a 17 years old boy on dispute of land in Jalalpur Syedan, Khushab 745
-Murder of husband and wife in Chak No. 58/G.B Faisalabad 1067
-Murder of love married couple in Khanewal 922

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-See under Usman Ahmed Khan Buzdar, Mr.

D

DISCUSSION On-

-Education 872- 889

PAGE NO.

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

QUESTIONS regarding-

-Expenditures incurred upon upgradation of Rasool Barrage *(Question No.3888*)* 1055
-Number of employees, offices and rest houses of Irrigation Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3889*)* 1028

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-

-On sad demice of Sardar Muhammad Aslam Former Chief Justice Lahore High Court 465

FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Information/ Colonies)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Details about financial support granted to artists *(Question No. 197)* 921
-Number of institutions working under Sahiwal Arts Council *(Question No. 695)* 920

FIRDOUS RAHNA, MS.

QUESTION regarding-

-Details about anti Dengue campaign *(Question No. 3592*)* 671

FISHERIES DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for establishment of Chhanawan Fish Hatchery Gujranwala *(Question No. 2982*)* 836
-Details about establishment of prawn farming *(Question No. 3259*)* 840
-Details about income and cost of fish hatcheries *(Question No. 3743*)* 821
-Details about production of fish *(Question No. 2714*)* 833
-Details about provision of Fish Larva *(Question No. 864)* 862
-Establishment of mobile laboratories for betterment of Fisheries Department *(Question No. 3514*)* 813
-Number of Government Fish Farms in district Rahim Yar Khan *(Question No.3860*)* 849
-Step taken by Government for development of cafe fish farming *(Question No. 3494*)* 844

FOOD DEPARTMENT-

QUESTION regarding-

-Number of Flour Mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 466

PAGE NO.

FOREST DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for forests in Narowal in 2018-19 *(Question No. 2455*)* 785
-Carelessly cutting of trees in U.C-12, Khushab *(Question No. 4542*)* 856
-Details about attachment of Forest Department with advanced computerized system *(Question No. 3577*)* 816
-Details about auction of dried trees on roads and banks of canals *(Question No. 2058*)* 830
-Details about budget of Forest Department and funds allocated for plantation campaign *(Question No. 2454*)* 789
-Details about cutting of Ficus tree in Lahore *(Question No. 3956*)* 853
-Details about forests in Gojar Khan and plantation campaign in district Rawalpindi *(Question No. 3753*)* 847
-Details about geographic project of forests *(Question No. 936)* 865
-Details about launching app for plantation campaign *(Question No. 2850*)* 835
-Details about number of employees, budget and area of Lal Sohanra National Park Bahawalpur *(Question No. 3902*)* 852
-Details about permission of hunting *(Question No. 3603*)* 818
-Details about plants planted during August 2018 to till now *(Question No. 3263*)* 841
-Details about project of 2500 acre forest in Head Baloki *(Question No. 3331*)* 842
-Details about uncommand area of Forest Department in Bahawalpur and number of employees and vacant posts in the office of department *(Question No. 3901*)* 850
-Funds allocated for plantation campaign in district Jhang in 2018-19 *(Question No. 3836*)* 848
-Funds provided to Forest Department Narowal in 2018-19 *(Question No. 2669*)* 795
-Measurement of area of Forest Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 4376*)* 854
-Measurement of land covered by forests in Lahore and control over theft of precious wood *(Question No. 2425*)* 831
-Measurement of lands covered with forests in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3411*)* 843
-Number of animals, foods and medicines for them in Lahore Zoo *(Question No. 3398*)* 802
-Number of employees in Forest Department district Rajanpur and details about plants planted during campaign *(Question No. 3442*)* 808
-Number of officers and officials in Forest Department Sahiwal and details about measurement of land covered with forests therein *(Question No. 3747*)* 845
-Number of rest houses under administrative control of Forest Department and procedure for reservation thereof *(Question No. 798)* 860

PAGE NO.

-Number of trees planted on forest land in Sargodha and details of recruitment against vacant posts therein *(Question No. 957)* 866
-Number of trees planted under Green Pakistan Programme *(Question No. 1041)* 867
-Plantation of fruit trees on sides of Lahore to Sialkot Motorway *(Question No. 2711*)* 832
-Protection of plants planted during Green Pakistan Programme *(Question No. 2057*)* 829
-Provision of Larva eating fish in stored water for control over Dengue *(Question No. 940)* 865
-Step taken by Government for development of Forest Department *(Question No. 800)* 861
-Step taken by Government to control over cutting of trees on Dajal Canal and Dera Ghazi Khan Canal Rajanpur *(Question No. 4671*)* 858
-Step taken for extension of land for forest up to 25% of total area of the country *(Question No. 3023*)* 839

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

QUESTIONA regarding-

-Patients of dog biting admitted in Government Hospitals during October 2018 to October 2019 *(Question No. 976)* 736
-Registered cases against Sohail Ayyaz *(Question No. 3588*)* 588

GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.

QUESTION regarding-

-Details about sanctioned water quota and theft of water of water course Lak, Sargodha *(Question No. 3560*)* 1054

H

HAMEEDA MIAN, MS.

QUESTION regarding-

-Issuance of funds allocated for DHQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 3498*)* 716

HASSAN MURTAZA, SYED

POINTS OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 971, 988
-Demand for holding of debates on Law and Order 742

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-

-Number of Police Stations and Check Posts in district Chiniot *(Question No. 3554*)* 587

-Number of THQ and RHCs in PP-95 Chiniot and facilities therein *(Question No. 3933*)* 728

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Increase in crime rate in Punjab 1073

-Practice of kite flying despite of ban imposed thereupon 756

-Risk of spreading Corona Virus due to taking bath by citizens in Lahore Canal 926

QUESTIONS regarding-

-Cases registered in Police Stations of Lahore since 2018 *(Question No. 925)* 618

-Details about deaths of animals and purchase of new animals in Lahore Zoo *(Question No. 1631*)* 828

-Details about financial support granted to artists from Artists Support Fund *(Question No. 2503*)* 903

-Details about kidnapping, sexual assault and murder of children *(Question No. 853)* 602

-Details about plants planted during August 2018 to till now *(Question No. 3263*)* 841

-Details about project of 2500 acre forest in Head Baloki *(Question No. 3331*)* 842

-Establishment of child protection institutions and number of children therein *(Question No. 3147*)* 570

-Steps taken to control over drugs *(Question No. 3148*)* 572

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Incident of snacthing mobile phone of a doctor and rape of a 19 years old girl 927

HOME DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Action against drug addicted persons living at footpaths and canal bank Lahore *(Question No. 3604*)* 591

-Allocated budget and expenditures of Safe City Programme Lahore *(Question No. 3532*)* 586

-Cases registered in Police Stations of Lahore since 2018 *(Question No. 925)* 618

-Cases registered under National Action Plan in Rawalpindi *(Question No. 2643*)* 542

-Construction the building of Rescue 1122 centre Bhera and details about provision facilities therein Sargodha *(Question No. 2902*)* 553

PAGE NO.

-Control over fake FIRs in Police Stations *(Question No. 897)* 613
-Crime situation in Sialkot city *(Question No. 3296*)* 579
-Details about action taken against trollies loaded with sand and have no safety measures in Nougran Jhelum *(Question No. 3060*)* 568
-Details about begging by disabled children *(Question No. 1009*)* 520
-Details about cases registered in Police Stations Sundar, Raiwind, Manga Mandi, Chuhng Satto Katla, Nawab Town and Kahna, Lahore *(Question No. 872)* 609
-Details about cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)* 617
-Details about cancellation of arms licenses *(Question No. 3104*)* 569
-Details about completion of office, allocated budget and staff in Rescue 1122 Bhalwal Sargodha *(Question No. 3163*)* 574
-Details about defective and functioning traffic signals in Lahore *(Question No. 542)* 593
-Details about issuance of license for keeping and selling explosive matter *(Question No. 3270*)* 577
-Details about kidnapping, sexual assault and murder of children *(Question No. 853)* 602
-Details about number and posting of Traffic Wardens in Lahore *(Question No. 861)* 607
-Details about period of keeping children in Child Protection Bureau *(Question No. 3602*)* 590
-Details about persons died in result of torture of Police in Police Stations of Sahiwal *(Question No. 1682*)* 525
-Details about Police Stations, Check Posts and number of registered cases in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 3180*)* 576
-Details about recruitment of "Razakar" in Police and number of "Razakars" in Police Stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 3378*)* 581
-Details about registered cases of road robbery , murder, dacoity, and kidnapping in Police Station Saddar Sadiqabad *(Question No. 3433*)* 583
-Details about service structure and promotion policy of employees of Rescue 1122 *(Question No. 3174*)* 575
-Details about service structure of staff of motorbike ambulance service *(Question No. 3339*)* 580
-Details about shifting of building of Police Station Gujjar Pura Lahore *(Question No. 2950*)* 554
-Details about "the Punjab Protection of Vulnerable Persons Board" *(Question No. 3166*)* 575
-Details about to applying informer system in Police Stations to control crime *(Question No. 2979*)* 546
-Establishment of child protection institutions and number of children therein *(Question No. 3147*)* 570
-Establishment of Police Stations according to ratio of population in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 905)* 614
-Installation of traffic signals in Sahiwal *(Question No. 1306*)* 505

	PAGE NO.
-Monthly expenditures incurred upon children in Child Protection and Welfare Bureau Centres *(Question No. 887)*	612
-Number of absconders in Bahawalpur region and details about their arrest *(Question No. 3437*)*	584
-Number of absconders in Rahim Yar Khan and step taken for their arrest *(Question No. 877)*	610
-Number of ambulances and Rescue centres in PP-146 Lahore *(Question No. 3531*)*	586
-Number of CIA Police employees in Faisalabad *(Question No. 2628*)*	532
-Number of employees in Police Station Dera Rahim and Kameer, Sahiwal and details about registered cases therein *(Question No. 1681*)*	509
-Number of person died in result of torture in Police Stations of Lahore, Gujranwala and Sahiwal divisions *(Question No. 2980*)*	555
-Number of Police Stations and Check Posts in district Chiniot *(Question No. 3554*)*	587
-Number of Police Stations, Check Posts and employees in Faisalabad *(Question No. 2629*)*	535
-Number of training centres of Police and allocation of budget for training *(Question No. 3050*)*	567
-Offices of Child Protection Bureau and number of children living therein *(Question No. 835)*	601
-Posting and duties of DSP legal *(Question No. 804)*	597
-Registered cases against Sohail Ayyaz *(Question No. 3588*)*	588
-Registered cases of cattle theft in 2018 and 2019 and details about recovery thereof Okara *(Question No. 870)*	608
-Registered cases of murder, theft, dacoity and robbery in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 829)*	599
-Registered cases of suicide in Lahore since 2019 *(Question No. 860)*	604
-Registered cases of murder, theft, and dacoity in Lahore during 2019 *(Question No. 973)*	619
-Registered cases of thef, dacoity and robbery in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)*	598
-Registration of "Imams" and "Ulama" under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2659*)*	516
-Sale of chemical applied string for kite flying *(Question No. 2621*)*	529
-Step taken for control over crimes in 2019 *(Question No. 3003*)*	561
-Step taken for control over drug sale in Muncipal Committee Kameer and other areas in Sahiwal *(Question No. 694)*	596
-Steps taken to control over drugs *(Question No. 3148*)*	572
-Steps taken to control over hateful speeches in Rawalpindi *(Question No. 2642*)*	539
-Steps taken to control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2658*)*	513
-Vacant posts of Police officers in the province *(Question No. 650)*	593

PAGE NO.

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Management & Professional Development Department)*

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 969

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Termination of employees working in E-libraries in Punjab 1079

QUESTIONS regarding-

-Construction of concrete Quay on canals in PP-185 Okara *(Question No. 3774*)* 1024

-Crime situation in Sialkot city *(Question No. 3296*)* 579

-Details about Quarantine Centres and tests of Covid-19 *(Question No. 1056)* 740

-Functioning condition of X-ray machines in RHCs of Baseerpur, Mandi Ahmed Abad and Bettak, Okara *(Question No. 3815*)* 696

-Number of BHUs and provision of facilities in PP-185 Okara *(Question No. 921)* 733

-Provision of vaccine of dog biting in BHUs and RHCs in PP-185 Okara *(Question No. 1044)* 738

-Registered cases of cattle theft in 2018 and 2019 and details about recovery thereof Okara *(Question No. 870)* 608

-Unavailability of vaccine of dog and snake bite in RHC and BHUs in tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 3383*)* 666

RESOLUTION regarding-

-Demand for widening of railway crosing main bazar Baseerpur 491

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 773

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Aims and object of Punjab Institute of Language and number of branches of it in districts *(Question No. 2362*)* 897

-Cost incurred upon establishment of Sahiwal Arts Council and expenditures on arrangement of cultural programs during the year 2018-19 *(Question No. 4572*)* 915

-Details about approval of script before playing of stage show in Culture Department *(Question No. 4510)* 912

-Details about financial support granted to artists from Artists Support Fund *(Question No. 2503*)* 903

-Details about financial support granted to artists *(Question No. 197)* 920

PAGE NO.

-Number of institutions working under Sahiwal Arts Council *(Question No. 695)* 920
-Steps taken by the Government for welfare of artists *(Question No. 3262*)* 907

IRRIGATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Brick lining of embankments of Qamar Minor Canal in Rajanpur *(Question No. 3650*)* 1016
-Construction of concrete Quay on canals in PP-185 Okara *(Question No. 3774*)* 1024
-Construction of embankment on Satluj River in Kasur *(Question No. 4077*)* 1058
-Construction of gate on Head 5800-2-L/10R *(Question No. 3579*)* 1011
-Demolishment of rest house and offices of Irrigation Department in Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 3659*)* 1018
-Details about breakage of outlets of canals and reasons for not reaching the canal water at tails *(Question No. 4069*)* 1057
-Details about cleaning of drain in city of Muhammad Pur Dewan Rajanpur *(Question No. 415)* 1065
-Details about construction of Cattle Quays on canals and water courses in 2019-2020 *(Question No. 4775*)* 1063
-Details about control over theft of canal water *(Question No. 3382*)* 1053
-Details about facilities provided to guards recruited for control over canals water theft *(Question No. 4622*)* 1062
-Details about financial audit of PMIU Punjab Irritation *(Question No. 4372*)* 1038
-Details about fish shops on link canal Head Baloki Sulemanki district Okara *(Question No. 3661*)* 1020
-Details about funds allocated for lining of Lakhoana and Mangoana water courses thereof Sargodha *(Question No. 3269*)* 1051
-Details about funds provided to Irrigation Department and completion of remodeling of canals in Bahawalpur *(Question No. 4063*)* 1031
-Details about not finishing "Wara Bandi" system of canals Fateh and Murad in tehsil Hasilpur *(Question No. 4522*)* 1060
-Details about sanctioned water quota and theft of water of water course Lak, Sargodha *(Question No. 3560*)* 1054
-Estimated cost of R-3 Drain Abbasia Sub Division Liaqatpur and details about revision of PC-I *(Question No. 4373*)* 1059
-Expenditures and funds allocated for Irrigation Department for 2018-19 *(Question No. 900)* 1065
-Expenditures incurred upon upgradation of Rasool Barrage *(Question No.3888*)* 1055
-Funds allocated for desilting of canals in 2018 *(Question No. 3921*)* 1055
-Number of Baildars and their salaries in Irrigation Department *(Question No. 3620*)* 1014

PAGE NO.

-Number of canals and Baildars in Rahim Yar Khan *(Question No. 902)* 1066
-Number of cases of water theft and action thereupon *(Question No. 4621*)* 1061
-Number of employees, offices and rest houses of Irrigation Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3889*)* 1028
-Number of small dams in district Chakwal *(Question No. 3685*)* 1022
-Reconstruction of safety bund in Basti Hero in Jampur *(Question No. 3179*)* 1008
-Repair of bridge and grill fixed on Cheema canal district Sialkot *(Question No. 950)* 1067
-Steps taken by government for betterment of canal system in Sahiwal *(Question No. 1309*)* 1001
-Steps taken to address water shortage for irrigation f crops *(Question No. 4020*)* 1056
-Steps taken to save the irrigation water *(Question No. 2906*)* 1047

J

JALIL AHMED, MIAN

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 977

JAVED KAUSAR, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about forests in Gojar Khan and plantation campaign in district Rawalpindi *(Question No. 3753*)* 847
-Details about vacancies of paramedics in THQ Hospital Gojar Khan *(Question No. 3615*)* 675
-Posts of doctors in THQ Hospital Gujranwala *(Question No. 3613*)* 673

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

POINT OF ORDER regarding-

-Problems faced by management of mosques due to CCTV Cameras installed in mosques 478

QUESTIONS regarding-

-Control over fake FIRs in Police Stations *(Question No. 897)* 613
-Details about defective and functioning traffic signals in Lahore *(Question No. 542)* 593
-Number of training centres of Police and allocation of budget for training *(Question No. 3050*)* 567
-Plantation of fruit trees on sides of Lahore to Sialkot Motorway *(Question No. 2711*)* 832
-Repair of bridge and grill fixed on Cheema canal district Sialkot *(Question No. 950)* 1067
-Sale of chemical applied string for kite flying *(Question No. 2621*)* 529

PAGE NO.

KHADIJA UMER, MS.

CALL ATTENTION NOTICES regarding-

-Death of father and injury to son due to firing by unknown persons in Chhappar stop Multan road Lahore 746
-Murder of husband and wife in Chak No. 58/G.B Faisalabad 1067

QUESTIONS regarding-

-Repair and construction of DHQ Hospital building Pakpattan *(Question No. 3785*)* 691
-Step taken for extension of land for forest up to 25% of total area of the country *(Question No. 3023*)* 839

RESOLUTION regarding-

-Condolance of Sikh Yatris died in accident of train and coaster in Sheikhupura 483

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 1069

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 988

RESOLUTION regarding-

-Demand to make the speech of Quaid-e-Azam part of the Syllabus delivered in first legislation Assemly on 11th August, 1947 1070

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

M

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Devastation in Lawrence Garden Lahore 750
-Disclosure of fraud in Lahore Garden with involvement of LDA staff 753

MANAN KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for forests in Narowal in 2018-19 *(Question No. 2455*)* 785

	PAGE NO.
-Details about budget of Forest Department and funds allocated for plantation campaign *(Question No. 2454*)*	789
-Funds provided to Forest Department Narowal in 2018-19 *(Question No. 2669*)*	795
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA	
DISCUSSION On-	
-Education	887
MASOOD AHMAD, CH	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand to provide water for flood supply channels to command areas of Cholistan	1075
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Misbehaviour of SDO Sub Division Liaqatpur with honorable MPA	924
QUESTIONS regarding-	
-Details about financial audit of PMIU Punjab Irritation *(Question No. 4372*)*	1038
-Estimated cost of R-3 Drain Abbasia Sub Division Liaqatpur and details about revision of PC-I *(Question No. 4373*)*	1059
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill	983
QUESTION regarding-	
-Details about funds provided to Irrigation Department and completion of remodeling of canals in Bahawalpur *(Question No. 4063*)*	1031
MEHWISH SULTANA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about permission of hunting *(Question No. 3603*)*	818
-Number of small dams in district Chakwal *(Question No. 3685*)*	1022
SPEECH-	
-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020	774
MINISTER FOR INFORMATION/ COLONIES	
-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.	
MINISTER FOR FOOD	
-See under Abdul Aleem Khan, Mr.	
MINISTER FOR FOREST	
-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.	
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian	

PAGE NO.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE, BAIT-UL-MAA &HOME
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR MANAGEMENT & PROFESSIONAL DEVELOPMENT DEPARTMENT
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Ammar Yasir, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Shoukat Ali Laleka, Mr.
MOMINA WAHEED, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about launching app for plantation campaign *(Question No. 2850*)* 835
-Expenses upon renovation of Head office of Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3847*)* 704
-Number of rest houses under administrative control of Forest Department and procedure for reservation thereof *(Question No. 798)* 860
-Posting against merit in Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3844*)* 701
-Provision of Larva eating fish in stored water for control over Dengue *(Question No. 940)* 865
-Step taken by Government for development of cafe fish farming *(Question No. 3494*)* 844
-Step taken by Government for development of Forest Department *(Question No. 800)* 861
-Steps taken to save the irrigation water *(Question No. 2906*)* 1047

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 494, 623,637,640, 643,939,1069

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

QUESTION regarding-

-Details about not finishing "Wara Bandi" system of canals Fateh and Murad in tehsil Hasilpur *(Question No. 4522*)* 1060

PAGE NO.

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

QUESTION regarding-

-Construction of embankment on Satluj River in Kasur *(Question No. 4077*)* 1058

MUHAMMAD AHSAN JAHANGIR, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 980

MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.

QUESTION regarding-

-Number of canals and Baildars in Rahim Yar Khan *(Question No. 902)* 1066

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Cost incurred upon establishment of Sahiwal Arts Council and expenditures on arrangement of cultural programs during the year 2018-19 *(Question No. 4572*)* 915

-Details about income and cost of fish hatcheries *(Question No. 3743*)* 821

-Details about persons died in result of torture of Police in Police Stations of Sahiwal *(Question No. 1682*)* 525

-Installation of traffic signals in Sahiwal *(Question No. 1306*)* 505

-Issuance of funds for RHC Kameer, Sahiwal for 2018-19 *(Question No. 3738*)* 687

-Number of employees in Police Station Dera Rahim and Kameer, Sahiwal and details about registered cases therein *(Question No. 1681*)* 509

-Number of Flour Mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 466

-Number of institutions working under Sahiwal Arts Council *(Question No. 695)* 920

-Number of officers and officials in Forest Department Sahiwal and details about measurement of land covered with forests therein *(Question No. 3747*)* 845

-Steps taken by government for betterment of canal system in Sahiwal *(Question No. 1309*)* 1001

-Step taken for control over drug sale in Muncipal Committee Kameer and other areas in Sahiwal *(Question No. 694)* 596

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Death of number of patients due to not keeping on ventilator in Qayoom Hospital Sahiwal 927

PAGE NO.

MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 979

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for holding a debate on importance of simplicity and highlighting the problems of indebted nations 755

-Installation of risky boilers in factories of Gujranwala region 751

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare, Bait-ul-Maa,& Home)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Attempt to rape with female patient in Hameeda Hospital Valencia Town Lahore 1078

-Increase in crime rate in Punjab 1074

-Practice of kite flying despite of ban imposed thereupon 757

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Cases registered under National Action Plan in Rawalpindi *(Question No. 2643*)* 542

-Details about begging by disabled children *(Question No. 1009*)* 520

-Details about persons died in result of torture of Police in Police Stations of Sahiwal *(Question No. 1682*)* 525

-Installation of traffic signals in Sahiwal *(Question No. 1306*)* 505

-Number of CIA Police employees in Faisalabad *(Question No. 2628*)* 533

-Number of employees in Police Station Dera Rahim and Kameer, Sahiwal and details about registered cases therein *(Question No. 1681*)* 509

-Number of Police Stations, Check Posts and employees in Faisalabad *(Question No. 2629*)* 535

-Registration of "Imams" and "Ulama" under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2659*)* 516

-Sale of chemical applied string for kite flying *(Question No. 2621*)* 530

-Steps taken to control over hateful speeches in Rawalpindi *(Question No. 2642*)* 539

-Steps taken to control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2658*)* 513

BILLS *(Discussed upon)-*

-The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2020 644

-The Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 623, 624

-The Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020 641

-The Ravi Urban Development Authority Bill 2020 638

	PAGE NO.
-The Stamp (Amendment) Bill 2020	994
-The Times Institute, Multan Bill 2021	1069
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Dacoity in the house at Dajkot road Factory area Faisalabad	744
-Death of father and injury to son due to firing by unknown persons in Chhappar stop Multan road Lahore	747
-Death of two persons due to firing in Gajjumatta	743
-Murder of a police head constable and two other persons in Harbanspura Lahore	743
-Murder of a 17 years old boy on dispute of land in Jalalpur Syedan, Khushab	745
-Murder of husband and wife in Chak No. 58/G.B Faisalabad	1068
-Murder of love married couple in Khanewal	922
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	623,637, 640,643,939
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill	984
-Demand for holding of debates on Law and Order	742
-Demand for opening of hotels in Murree under S.O.Ps and continuity of supply of bulk water	869
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Refusal to attend the call of honorable memebr by Assistant Commissioner Tandlianwala	749
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-Accounts of Disaster Management Organizations Punjab for the audit year 2018-19	748
-Prime Minister's Global Sustainable Development Goals Achievement Programme C&W, HUD & PHE, LG & CD Departments and Cholistan Development Authority for the financial year 2016-2018	923
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 16 of 2020)	475
-The Punjab Undesirable Cooperative Societies Bill 2020 (Bill No. 17 of 2020)	475
-The Ravi Urban Development Authority Bill 2020 (Bill No. 18 of 2020)	475
RESOLUTION regarding-	
-Expressing solidarity with the Kashmiris on 5th August as Day of exploitation	940, 956
SPEECH-	
-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020	772

PAGE NO.

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

RESOLUTION regarding-

-Expressing solidarity with the Kashmiris on 5th August as Day of exploitation 945

MUHAMMAD ILYAS KHAN, MR.

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 758

MUHAMMAD JAMIL, MR.

QUESTION regarding-

-Reconstruction of residential quarters and buildings of RHC Six Ganjiani Bahawalnagar *(Question No. 3458*)* 715

MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e- Bunyaad-e-Islam Bill 968

MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for opening of hotels in Murree under S.O.Ps and continuity of supply of bulk water 869

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.

QUESTION regarding-

-Details about cases registered in Police Stations Sundar, Raiwind, Manga Mandi, Chuhng Satto Katla, Nawab Town and Kahna, Lahore *(Question No. 872)* 609

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 762

MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand to provide water for flood supply channels to command areas of Cholistan 1076

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Brick lining of embankments of Qamar Minor Canal in Rajanpur *(Question No. 3650*)* 1016

-Construction of concrete Quay on canals in PP-185 Okara *(Question No. 3774*)* 1025

-Construction of embankment on Satluj River in Kasur *(Question No. 4077*)* 1059

-Construction of gate on Head 5800-2-L/10R *(Question No. 3579*)* 1012

-Demolishment of rest house and offices of Irrigation Department in Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 3659*)* 1019

PAGE NO.

-Details about breakage of outlets of canals and reasons for not reaching the canal water at tails *(Question No. 4069*)* 1057
-Details about cleaning of drain in city of Muhammad Pur Dewan Rajanpur *(Question No. 415)* 1065
-Details about construction of Cattle Quays on canals and water courses in 2019-2020 *(Question No. 4775*)* 1064
-Details about control over theft of canal water *(Question No. 3382*)* 1053
-Details about facilities provided to guards recruited for control over canals water theft *(Question No. 4622*)* 1062
-Details about financial audit of PMIU Punjab Irritation *(Question No. 4372*)* 1039
-Details about fish shops on link canal Head Baloki Sulemanki district Okara *(Question No. 3661*)* 1020
-Details about funds allocated for lining of Lakhoana and Mangoana water courses thereof Sargodha *(Question No. 3269*)* 1051
-Details about funds provided to Irrigation Department and completion of remodeling of canals in Bahawalpur *(Question No. 4063*)* 1032
-Details about not finishing “Wara Bandi” system of canals Fateh and Murad in tehsil Hasilpur *(Question No. 4522*)* 1060
-Details about sanctioned water quota and theft of water of water course Lak, Sargodha *(Question No. 3560*)* 1054
-Estimated cost of R-3 Drain Abbasia Sub Division Liaqatpur and details about revision of PC-I *(Question No. 4373*)* 1060
-Expenditures and funds allocated for Irrigation Department for 2018-19 *(Question No. 900)* 1066
-Expenditures incurred upon upgradation of Rasool Barrage *(Question No.3888*)* 1055
-Funds allocated for desilting of canals in 2018 *(Question No. 3921*)* 1056
-Number of Baildars and their salaries in Irrigation Department *(Question No. 3620*)* 1008
-Number of canals and Baildars in Rahim Yar Khan *(Question No. 902)* 1066
-Number of cases of water theft and action thereupon *(Question No. 4621*)* 1061
-Number of employees, offices and rest houses of Irrigation Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3889*)* 1029
-Number of small dams in district Chakwal *(Question No. 3685*)* 1022

-Reconstruction of safety bund in Basti Hero in Jampur *(Question No. 3179*)* 1009
-Repair of bridge and grill fixed on Cheema canal district Sialkot *(Question No. 950)* 1067
-Steps taken by government for betterment of canal system in Sahiwal *(Question No. 1309*)* 1002
-Steps taken to address water shortage for irrigation f crops *(Question No. 4020*)* 1057
-Steps taken to save the irrigation water *(Question No. 2906*)* 1047

PAGE NO.

MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about control over theft of canal water *(Question No. 3382*)* 1053

-Lack of facilities in RHC S.B/46 South Sargodha *(Question No. 3583*)* 717

MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Aims and object of Punjab Institute of Language and number of branches of it in districts *(Question No. 2362*)* 898

-Cost incurred upon establishment of Sahiwal Arts Council and expenditures on arrangement of cultural programs during the year 2018-19 *(Question No. 4572*)* 916

-Details about approval of script before playing of stage show in Culture Department *(Question No. 4510)* 913

-Details about financial support granted to artists from Artists Support Fund *(Question No. 2503*)* 903

-Steps taken by the Government for welfare of artists *(Question No. 3262*)* 907

MUHAMMAD SABTAIN RAZA, MR. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 978

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

PRIVILEGE MOTION regarding-

-Refusal to attend the call of honorable memebr by Assistant Commissioner Tandlianwala 748

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 769

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR. *(Minister for Forest)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for establishment of Chhanawan Fish Hatchery Gujranwala *(Question No. 2982*)* 837

-Budget allocated for forests in Narowal in 2018-19 *(Question No. 2455*)* 786

-Carelessly cutting of trees in U.C-12, Khushab *(Question No. 4542*)* 857

-Details about attachment of Forest Department with advanced computerized system *(Question No. 3577*)* 816

-Details about auction of dried trees on roads and banks of canals *(Question No. 2058*)* 830

-Details about budget of Forest Department and funds allocated for plantation campaign *(Question No. 2454*)* 789

	PAGE NO.
-Details about cutting of Ficus tree in Lahore *(Question No. 3956*)*	854
-Details about deaths of animals and purchase of new animals in Lahore Zoo *(Question No. 1631*)*	828
-Details about establishment of prawn farming *(Question No. 3259*)*	840
-Details about forests in Gojar Khan and plantation campaign in district Rawalpindi *(Question No. 3753*)*	847
-Details about geographic project of forests *(Question No. 936)*	865
-Details about income and cost of fish hatcheries *(Question No. 3743*)*	822
-Details about launching app for plantation campaign *(Question No. 2850*)*	836
-Details about number of employees, budget and area of Lal Sohanra National Park Bahawalpur *(Question No. 3902*)*	852
-Details about permission of hunting *(Question No. 3603*)*	818
-Details about plants planted during August 2018 to till now *(Question No. 3263*)*	842
-Details about production of fish *(Question No. 2714*)*	834
-Details about project of 2500 acre forest in Head Baloki *(Question No. 3331*)*	843
-Details about provision of Fish Larva *(Question No. 864)*	862
-Details about suggestion to shift big animals from Lahore Zoo to Safari Park Raiwind Road Lahore *(Question No. 3319*)*	800
-Details about uncommand area of Forest Department in Bahawalpur and number of employees and vacant posts in the office of department *(Question No. 3901*)*	851
-Establishment of mobile laboratories for betterment of Fisheries Department *(Question No. 3514*)*	814
-Funds allocated for plantation campaign in district Jhang in 2018-19 *(Question No. 3836*)*	849
-Funds provided to Forest Department Narowal in 2018-19 *(Question No. 2669*)*	795
-Measurement of area of Forest Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 4376*)*	854
-Measurement of land covered by forests in Lahore and control over theft of precious wood *(Question No. 2425*)*	831
-Measurement of lands covered with forests in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3411*)*	844
-Number of animals, foods and medicines for them in Lahore Zoo *(Question No. 3398*)*	803
-Number of employees in Forest Department district Rajanpur and details about plants planted during campaign *(Question No. 3442*)*	809
-Number of Government Fish Farms in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3860*)*	850
-Number of officers and officials in Forest Department Sahiwal and details about measurement of land covered with forests therein *(Question No. 3747*)*	846
-Number of Safari Parks in the province *(Question No. 1054)*	869
-Number of rest houses under administrative control of Forest Department and procedure for reservation thereof *(Question No. 798)*	860

PAGE NO.

-Number of trees planted on forest land in Sargodha and details of recruitment against vacant posts therein *(Question No. 957)* 867
-Number of trees planted under Green Pakistan Programme *(Question No. 1041)* 868
-Plantation of fruit trees on sides of Lahore to Sialkot Motorway *(Question No. 2711*)* 833
-Protection of plants planted during Green Pakistan Programme *(Question No. 2057*)* 829
-Provision of Larva eating fish in stored water for control over Dengue *(Question No. 940)* 866
-Step taken by Government for development of cafe fish farming *(Question No. 3494*)* 845
-Step taken by Government for development of Forest Department *(Question No. 800)* 861
-Step taken by Government to control over cutting of trees on Dajal Canal and Dera Ghazi Khan Canal Rajanpur *(Question No. 4671*)* 858
-Step taken for extension of land for forest up to 25% of total area of the country *(Question No. 3023*)* 839

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of CIA Police employees in Faisalabad *(Question No. 2628*)* 532
-Number of Police Stations, Check Posts and employees in Faisalabad *(Question No. 2629*)* 535
-Provision of incinerators to dispose of waste in hospitals of Faisalabad *(Question No. 2271*)* 655
-Vacant posts of Police officers in the province *(Question No. 650)* 593

MUHAMMAD WAHEED, MALIK
QUESTION regarding-
-Action against drug addicted persons living at footpaths and canal bank Lahore *(Question No. 3604*)* 591

MUMTAZ ALI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about recruitment of "Razakar" in Police and number of "Razakars" in Police Stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 3378*)* 581
-Details about registered cases of road robbery , murder, dacoity, and kidnapping in Police Station Saddar Sadiqabad *(Question No. 3433*)* 583
-Details about rented and state buildings of dispensaries in Sadiqabad *(Question No. 3334*)* 710
-Number of BHUs in Sadiqabad and vacant posts therein *(Question No. 3377*)* 711
-Number of Government Fish Farms in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3860*)* 849

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTIONS regarding-
-Details about funds allocated for lining of Lakhoana and Mangoana water courses thereof Sargodha *(Question No. 3269*)* 1051
-Details about issuance of license for keeping and selling explosive matter *(Question No. 3270*)* 577

PAGE NO.

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Unemployment of industrial workers due to closure of industrial units during lock down 481
QUESTIONS regarding-
-Basic facilities and vacant posts in RHCs in PP-189 Okara *(Question No. 537)* 731
-Details about hospitals in PP-189 Okara *(Question No. 3671*)* 718
-Number of doctors and machinery in DHQ Okara *(Question No. 3672*)* 720
MURAD RAAS, MR. *(Minister for Schools Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for upgradation of Government Girls Middle School Chak No.56/5-L to high school 871
-Incompletion of projects of School Education Department 872
DISCUSSION On-
-Education 873

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-21st July, 2020 464
-22nd July, 2020 504
-23rd July, 2020 654
-24th July, 2020 784
-27th July, 2020 896
-5th August, 2020 938
-7th August, 2020 966
-10th August, 2020 1000
NADEEM KAMRAN, MALIK
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 990
NASEER AHMAD, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about financial support granted to artists *(Question No. 197)* 920
-Number of trees planted under Green Pakistan Programme *(Question No. 1041)* 867
NASIR MAHMOOD, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of Gynae wards in hospitals of Thesil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3829*)* 724
-Vacant posts and other facilities in THQ hospital Pind Dadan Khan Jhelum *(Question No. 3830*)* 726

PAGE NO.

NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
QUESTION regarding-
-Provision of medicine and surgical equipments in operation theater in RHC Harrapa Sahiwal *(Question No. 3704*)* 723
NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Bait-ul-Maal)*
SPEECH-
-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 770
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
QUESTIONS regarding-
-Carelessly cutting of trees in U.C-12, Khushab *(Question No. 4542*)* 856
-Details about approval of script before playing of stage show in Culture Department *(Question No. 4510)* 912
NOOR UL AMIN WATTOO, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for starting work on Depalpur Head Sulemanki Road announced by Chief Minister 496
QUESTION regarding-
-Details about construction of Cattle Quays on canals and water courses in 2019-2020 *(Question No. 4775*)* 1063
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2020 1083
-Summoning of 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th August, 2020 933

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR BAIT-UL-MAAL
-See under Nazir Ahmad Chohan, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Muhammad Sabtain Raza, Mr.

PAGE NO.

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 968
-Demand for holding of debates on Law and Order 742
-Demand for making SOPs to open marriage halls 475
-Demand for opening of hotels in Murree under S.O.Ps and continuity of supply of bulk water 869
-Demand for permission of coverage of the Assembly Session by Journalists under SOPs 480
-Demand for starting work on Depalpur Head Sulemanki Road announced by Chief Minister 496
-Problems faced by management of mosques due to CCTV Cameras installed in mosques 478
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-
-Availability of medicines in THQ Hospital Bhalwal *(Question No. 3693*)* 722
-Availability of ventilators in Government Hospitals in district Bhakkar *(Question No. 3955*)* 729
-Aims and objects of establishment of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3793*)* 693
-Basic facilities and vacant posts in RHCs in PP-189 Okara *(Question No. 537)* 731
-Budget allocated for RHCs and BHUs in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3652*)* 683
-Demand to arrange third party audit of polio campaign in Lahore *(Question No. 2249*)* 706
-Details about anti Dengue campaign *(Question No. 3592*)* 671
-Details about hospitals in PP-189 Okara *(Question No. 3671*)* 718
-Details about Quarantine Centres and tests of Covid-19 *(Question No. 1056)* 740
-Details about rented and state buildings of dispensaries in Sadiqabad *(Question No. 3334*)* 710
-Details about THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3404*)* 712

-Details about vacancies of paramedics in THQ Hospital Gojar Khan *(Question No. 3615*)* 675
-Expenses upon renovation of Head office of Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3847*)* 704
-Facilities of dental treatment in rural areas *(Question No. 2881*)* 708
-Functioning condition of X-ray machines in RHCs of Baseerpur, Mandi Ahmed Abad and Bettak, Okara *(Question No. 3815*)* 696
-Incidents of dog biting during 2018-19 *(Question No. 987)* 737
-Increase in charges of medical tests in Government Hospitals *(Question No. 3226*)* 709

PAGE NO.

-Issuance of funds allocated for DHQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 3498*)* 716
-Issuance of funds for RHC Kameer, Sahiwal for 2018-19 *(Question No. 3738*)* 687
-Lack of facilities in RHC S.B/46 South Sargodha *(Question No. 3583*)* 717
-Number of BHUs and provision of facilities in PP-185 Okara *(Question No. 921)* 733
-Number of BHUs in Sadiqabad and vacant posts therein *(Question No. 3377*)* 711
-Number of Dengue patients in different cities *(Question No. 866)* 732
-Number of doctors and machinery in DHQ Okara *(Question No. 3672*)* 720
-Number of doctors in THQ Hospital Jampur and details about staff and dialysis machines therein *(Question No. 3651*)* 679
-Number of doctors in THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3405*)* 714
-Number of Drug Inspectors in district Jhang and details about challans made during 2019 *(Question No. 956)* 735
-Number of Gynae wards in hospitals of Thesil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3829*)* 724
-Number of THQ and RHCs in PP-95 Chiniot and facilities therein *(Question No. 3933*)* 728
-Number of THQ Level Hospitals in Lahore and facilities available therein *(Question No. 2250*)* 707
-Patients of dog biting admitted in Government Hospitals during October 2018 to October 2019 *(Question No. 976)* 736
-Posting against merit in Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3844*)* 701
-Posts of doctors in THQ Hospital Gujranwala *(Question No. 3613*)* 673
-Preparation of vaccine of dog biting *(Question No. 3619*)* 677
-Provision of Ambulance in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 3315*)* 660
-Provision of incinerators to dispose of waste in hospitals of Faisalabad *(Question No. 2271*)* 655
-Provision of medicine and surgical equipments in operation theater in RHC Harrapa Sahiwal *(Question No. 3704*)* 723
-Provision of vaccine of dog biting in BHUs and RHCs in PP-185 Okara *(Question No. 1044)* 738
-Reconstruction of residential quarters and buildings of RHC Six Ganjiani Bahawalnagar *(Question No. 3458*)* 716
-Repair and construction of DHQ Hospital building Pakpattan *(Question No. 3785*)* 691
-Unavailability of vaccine of dog and snake bite in RHC and BHUs in tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 3383*)* 666
-Unavailability of vaccine of dog bite *(Question No. 3961*)* 730

-Vacant posts and other facilities in THQ hospital Pind Dadan Khan Jhelum *(Question No. 3830*)* 726

PAGE NO.

PRIVILEGE MOTIONS regarding-
-Misbehaviour of SDO Sub Division Liaqatpur with honorable MPA 924
-Refusal to attend the call of honorable memebr by Assistant Commissioner Tandlianwala 748

PROROGATION-

-Notification of prorogation of 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2020 1083

Q

QUESTIONS regarding-
FISHERIES DEPARTMENT-
-Budget allocated for establishment of Chhanawan Fish Hatchery Gujranwala *(Question No. 2982*)* 836
-Details about establishment of prawn farming *(Question No. 3259*)* 840
-Details about income and cost of fish hatcheries *(Question No. 3743*)* 821
-Details about production of fish *(Question No. 2714*)* 833
-Details about provision of Fish Larva *(Question No. 864)* 862
-Establishment of mobile laboratories for betterment of Fisheries Department *(Question No. 3514*)* 813
-Number of Government Fish Farms in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3860*)* 849
-Step taken by Government for development of cafe fish farming *(Question No. 3494*)* 844
FOOD DEPARTMENT-

-Number of Flour Mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 466
FOREST DEPARTMENT-
-Budget allocated for forests in Narowal in 2018-19 *(Question No. 2455*)* 785
-Carelessly cutting of trees in U.C-12, Khushab *(Question No. 4542*)* 856
-Details about attachment of Forest Department with advanced computerized system *(Question No. 3577*)* 816
-Details about auction of dried trees on roads and banks of canals *(Question No. 2058*)* 830
-Details about budget of Forest Department and funds allocated for plantation campaign *(Question No. 2454*)* 789
-Details about cutting of Ficus tree in Lahore *(Question No. 3956*)* 853
-Details about forests in Gojar Khan and plantation campaign in district Rawalpindi *(Question No. 3753*)* 847
-Details about geographic project of forests *(Question No. 936)* 865
-Details about launching app for plantation campaign *(Question No. 2850*)* 835

PAGE NO.

-Details about number of employees, budget and area of Lal Sohanra National Park Bahawalpur *(Question No. 3902*)* 852
-Details about permission of hunting *(Question No. 3603*)* 818

-Details about plants planted during August 2018 to till now *(Question No. 3263*)* 841
-Details about project of 2500 acre forest in Head Baloki *(Question No. 3331*)* 842
-Details about uncommand area of Forest Department in Bahawalpur and number of employees and vacant posts in the office of department *(Question No. 3901*)* 850
-Funds allocated for plantation campaign in district Jhang in 2018-19 *(Question No. 3836*)* 848
-Funds provided to Forest Department Narowal in 2018-19 *(Question No. 2669*)* 795
-Measurement of area of Forest Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 4376*)* 854
-Measurement of land covered by forests in Lahore and control over theft of precious wood *(Question No. 2425*)* 831
-Measurement of lands covered with forests in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3411*)* 843
-Number of animals, foods and medicines for them in Lahore Zoo *(Question No. 3398*)* 802
-Number of employees in Forest Department district Rajanpur and details about plants planted during campaign *(Question No. 3442*)* 808
-Number of officers and officials in Forest Department Sahiwal and details about measurement of land covered with forests therein *(Question No. 3747*)* 845
-Number of rest houses under administrative control of Forest Department and procedure for reservation thereof *(Question No. 798)* 860
-Number of trees planted on forest land in Sargodha and details of recruitment against vacant posts therein *(Question No. 957)* 866
-Number of trees planted under Green Pakistan Programme *(Question No. 1041)* 867
-Plantation of fruit trees on sides of Lahore to Sialkot Motorway *(Question No. 2711*)* 832
-Protection of plants planted during Green Pakistan Programme *(Question No. 2057*)* 829
-Provision of Larva eating fish in stored water for control over Dengue *(Question No. 940)* 865
-Step taken by Government for development of Forest Department *(Question No. 800)* 861
-Step taken by Government to control over cutting of trees on Dajal Canal and Dera Ghazi Khan Canal Rajanpur *(Question No. 4671*)* 858
-Step taken for extension of land for forest up to 25% of total area of the country *(Question No. 3023*)* 839

PAGE NO.

HOME DEPARTMENT-

-Action against drug addicted persons living at footpaths and canal bank Lahore *(Question No. 3604*)*	591
-Allocated budget and expenditures of Safe City Programme Lahore *(Question No. 3532*)*	586
-Cases registered in Police Stations of Lahore since 2018 *(Question No. 925)*	618
-Cases registered under National Action Plan in Rawalpindi *(Question No. 2643*)*	542
-Construction the building of Rescue 1122 centre Bhera and details about provision facilities therein Sargodha *(Question No. 2902*)*	553
-Control over fake FIRs in Police Stations *(Question No. 897)*	613
-Crime situation in Sialkot city *(Question No. 3296*)*	579
-Details about action taken against trollies loaded with sand and have no safety measures in Nougran Jhelum *(Question No. 3060*)*	568
-Details about begging by disabled children *(Question No. 1009*)*	520
-Details about cancellation of arms licenses *(Question No. 3104*)*	569
-Details about cases registered in Police Stations Sundar, Raiwind, Manga Mandi, Chuhng Satto Katla, Nawab Town and Kahna, Lahore *(Question No. 872)*	609
-Details about cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)*	617
-Details about completion of office, allocated budget and staff in Rescue 1122 Bhalwal Sargodha *(Question No. 3163*)*	574
-Details about defective and functioning traffic signals in Lahore *(Question No. 542)*	593
-Details about issuance of license for keeping and selling explosive matter *(Question No. 3270*)*	577
-Details about kidnapping, sexual assault and murder of children *(Question No. 853)*	602
-Details about number and posting of Traffic Wardens in Lahore *(Question No. 861)*	607
-Details about period of keeping children in Child Protection Bureau *(Question No. 3602*)*	590
-Details about persons died in result of torture of Police in Police Stations of Sahiwal *(Question No. 1682*)*	525
-Details about Police Stations, Check Posts and number of registered cases in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 3180*)*	576
-Details about recruitment of “Razakar” in Police and number of “Razakars” in Police Stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 3378*)*	581
-Details about registered cases of road robbery , murder, dacoity, and kidnapping in Police Station Saddar Sadiqabad *(Question No. 3433*)*	583
-Details about service structure and promotion policy of employees of Rescue 1122 *(Question No. 3174*)*	575
-Details about service structure of staff of motorbike ambulance service *(Question No. 3339*)*	580
-Details about shifting of building of Police Station Gujjar Pura Lahore *(Question No. 2950*)*	554

	PAGE NO.
-Details about "the Punjab Protection of Vulnerable Persons Board" *(Question No. 3166*)*	575
-Details about to applying informer system in Police Stations to control crime *(Question No. 2979*)*	546
-Establishment of child protection institutions and number of children therein *(Question No. 3147*)*	570
-Establishment of Police Stations according to ratio of population in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 905)*	614
-Installation of traffic signals in Sahiwal *(Question No. 1306*)*	505
-Monthly expenditures incurred upon children in Child Protection and Welfare Bureau Centres *(Question No. 887)*	612
-Number of absconders in Bahawalpur region and details about their arrest *(Question No. 3437*)*	584
-Number of absconders in Rahim Yar Khan and step taken for their arrest *(Question No. 877)*	610
-Number of ambulances and Rescue centres in PP-146 Lahore *(Question No. 3531*)*	586
-Number of CIA Police employees in Faisalabad *(Question No. 2628*)*	532
-Number of employees in Police Station Dera Rahim and Kameer, Sahiwal and details about registered cases therein *(Question No. 1681*)*	509
-Number of person died in result of torture in Police Stations of Lahore, Gujranwala and Sahiwal divisions *(Question No. 2980*)*	555
-Number of Police Stations and Check Posts in district Chiniot *(Question No. 3554*)*	587
-Number of Police Stations, Check Posts and employees in Faisalabad *(Question No. 2629*)*	535
-Number of training centres of Police and allocation of budget for training *(Question No. 3050*)*	567
-Offices of Child Protection Bureau and number of children living therein *(Question No. 835)*	601
-Posting and duties of DSP legal *(Question No. 804)*	597
-Registered cases against Sohail Ayyaz *(Question No. 3588*)*	588
-Registered cases of cattle theft in 2018 and 2019 and details about recovery thereof Okara *(Question No. 870)*	608
-Registered cases of murder, theft, dacoity and robbery in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 829)*	599
-Registered cases of suicide in Lahore since 2019 *(Question No. 860)*	604
-Registered cases of murder, theft, and dacoity in Lahore during 2019 *(Question No. 973)*	619
-Registered cases of thef, dacoity and robbery in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)*	598
-Registration of "Imams" and "Ulama" under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2659*)*	516
-Sale of chemical applied string for kite flying *(Question No. 2621*)*	529
-Step taken for control over crimes in 2019 *(Question No. 3003*)*	561
-Step taken for control over drug sale in Muncipal Committee Kameer and other areas in Sahiwal *(Question No. 694)*	596

PAGE NO.

-Steps taken to control over drugs *(Question No. 3148*)* 572
-Steps taken to control over hateful speeches in Rawalpindi *(Question No. 2642*)* 539
-Steps taken to control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2658*)* 513
-Vacant posts of Police officers in the province *(Question No. 650)* 593

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

-Aims and object of Punjab Institute of Language and number of branches of it in districts *(Question No. 2362*)* 897
-Cost incurred upon establishment of Sahiwal Arts Council and expenditures on arrangement of cultural programs during the year 2018-19 *(Question No. 4572*)* 915
-Details about approval of script before playing of stage show in Culture Department *(Question No. 4510)* 912
-Details about financial support granted to artists from Artists Support Fund *(Question No. 2503*)* 903
-Details about financial support granted to artists *(Question No. 197)* 920
-Number of institutions working under Sahiwal Arts Council *(Question No. 695)* 920
-Steps taken by the Government for welfare of artists *(Question No. 3262*)* 907

IRRIGATION DEPARTMENT-

-Brick lining of embankments of Qamar Minor Canal in Rajanpur *(Question No. 3650*)* 1016
-Construction of concrete Quay on canals in PP-185 Okara *(Question No. 3774*)* 1024
-Construction of embankment on Satluj River in Kasur *(Question No. 4077*)* 1058
-Construction of gate on Head 5800-2-L/10R *(Question No. 3579*)* 1011
-Demolishment of rest house and offices of Irrigation Department in Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 3659*)* 1018
-Details about breakage of outlets of canals and reasons for not reaching the canal water at tails *(Question No. 4069*)* 1057
-Details about cleaning of drain in city of Muhammad Pur Dewan Rajanpur *(Question No. 415)* 1065
-Details about construction of Cattle Quays on canals and water courses in 2019-2020 *(Question No. 4775*)* 1063
-Details about control over theft of canal water *(Question No. 3382*)* 1053
-Details about facilities provided to guards recruited for control over canals water theft *(Question No. 4622*)* 1062
-Details about financial audit of PMIU Punjab Irritation *(Question No. 4372*)* 1038
-Details about fish shops on link canal Head Baloki Sulemanki district Okara *(Question No. 3661*)* 1020
-Details about funds allocated for lining of Lakhoana and Mangoana water courses thereof Sargodha *(Question No. 3269*)* 1051
-Details about funds provided to Irrigation Department and completion of remodeling of canals in Bahawalpur *(Question No. 4063*)* 1031

PAGE NO.

-Details about not finishing "Wara Bandi" system of canals Fateh and Murad in tehsil Hasilpur *(Question No. 4522*)* 1060
-Details about sanctioned water quota and theft of water of water course Lak, Sargodha *(Question No. 3560*)* 1054
-Estimated cost of R-3 Drain Abbasia Sub Division Liaqatpur and details about revision of PC-I *(Question No. 4373*)* 1059
-Expenditures and funds allocated for Irrigation Department for 2018-19 *(Question No. 900)* 1065
-Expenditures incurred upon upgradation of Rasool Barrage *(Question No.3888*)* 1055
-Funds allocated for desilting of canals in 2018 *(Question No. 3921*)* 1055
-Number of Baildars and their salaries in Irrigation Department *(Question No. 3620*)* 1008
-Number of canals and Baildars in Rahim Yar Khan *(Question No. 902)* 1066
-Number of cases of water theft and action thereupon *(Question No. 4621*)* 1061
-Number of employees, offices and rest houses of Irrigation Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3889*)* 1028
-Number of small dams in district Chakwal *(Question No. 3685*)* 1022
-Reconstruction of safety bund in Basti Hero in Jampur *(Question No. 3179*)* 1008
-Repair of bridge and grill fixed on Cheema canal district Sialkot *(Question No. 950)* 1067
-Steps taken by government for betterment of canal system in Sahiwal *(Question No. 1309*)* 1001
-Steps taken to address water shortage for irrigation f crops *(Question No. 4020*)* 1056
-Steps taken to save the irrigation water *(Question No. 2906*)* 1047

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

-Availability of medicines in THQ Hospital Bhalwal *(Question No. 3693*)* 722
-Availability of ventilators in Government Hospitals in district Bhakkar *(Question No. 3955*)* 729
-Aims and objects of establishment of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3793*)* 693
-Basic facilities and vacant posts in RHCs in PP-189 Okara *(Question No. 537)* 731
-Budget allocated for RHCs and BHUs in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3652*)* 683
-Demand to arrange third party audit of polio campaign in Lahore *(Question No. 2249*)* 706
-Details about anti Dengue campaign *(Question No. 3592*)* 671
-Details about hospitals in PP-189 Okara *(Question No. 3671*)* 718
-Details about Quarantine Centres and tests of Covid-19 *(Question No. 1056)* 740
-Details about rented and state buildings of dispensaries in Sadiqabad *(Question No. 3334*)* 710
-Details about THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3404*)* 712
-Details about vacancies of paramedics in THQ Hospital Gojar Khan *(Question No. 3615*)* 675

PAGE NO.

-Expenses upon renovation of Head office of Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3847*)* 704
-Facilities of dental treatment in rural areas *(Question No. 2881*)* 708
-Functioning condition of X-ray machines in RHCs of Baseerpur, Mandi Ahmed Abad and Bettak, Okara *(Question No. 3815*)* 696
-Incidents of dog biting during 2018-19 *(Question No. 987)* 737
-Increase in charges of medical tests in Government Hospitals *(Question No. 3226*)* 709
-Issuance of funds allocated for DHQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 3498*)* 716
-Issuance of funds for RHC Kameer, Sahiwal for 2018-19 *(Question No. 3738*)* 687
-Lack of facilities in RHC S.B/46 South Sargodha *(Question No. 3583*)* 717
-Number of BHUs and provision of facilities in PP-185 Okara *(Question No. 921)* 733
-Number of BHUs in Sadiqabad and vacant posts therein *(Question No. 3377*)* 711
-Number of Dengue patients in different cities *(Question No. 866)* 732
-Number of doctors and machinery in DHQ Okara *(Question No. 3672*)* 720
-Number of doctors in THQ Hospital Jampur and details about staff and dialysis machines therein *(Question No. 3651*)* 679
-Number of doctors in THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3405*)* 714
-Number of Drug Inspectors in district Jhang and details about challans made during 2019 *(Question No. 956)* 735
-Number of Gynae wards in hospitals of Thesil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3829*)* 724
-Number of THQ and RHCs in PP-95 Chiniot and facilities therein *(Question No. 3933*)* 728
-Number of THQ Level Hospitals in Lahore and facilities available therein *(Question No. 2250*)* 707
-Patients of dog biting admitted in Government Hospitals during October 2018 to October 2019 *(Question No. 976)* 736
-Posting against merit in Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3844*)* 701
-Posts of doctors in THQ Hospital Gujranwala *(Question No. 3613*)* 673
-Preparation of vaccine of dog biting *(Question No. 3619*)* 677
-Provision of Ambulance in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 3315*)* 660
-Provision of incinerators to dispose of waste in hospitals of Faisalabad *(Question No. 2271*)* 655
-Provision of medicine and surgical equipments in operation theater in RHC Harrapa Sahiwal *(Question No. 3704*)* 723
-Provision of vaccine of dog biting in BHUs and RHCs in PP-185 Okara *(Question No. 1044)* 738
-Reconstruction of residential quarters and buildings of RHC Six Ganjiani Bahawalnagar *(Question No. 3458*)* 716
-Repair and construction of DHQ Hospital building Pakpattan *(Question No. 3785*)* 691

PAGE NO.

-Unavailability of vaccine of dog and snake bite in RHC and BHUs in tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 3383*)* 666
-Unavailability of vaccine of dog bite *(Question No. 3961*)* 730
-Vacant posts and other facilities in THQ hospital Pind Dadan Khan Jhelum *(Question No. 3830*)* 726

WILDLIFE DEPARTMENT-

-Details about deaths of animals and purchase of new animals in Lahore Zoo *(Question No. 1631*)* 828
-Details about suggestion to shift big animals from Lahore Zoo to Safari Park Raiwind Road Lahore *(Question No. 3319*)* 799
-Number of Safari Parks in the province *(Question No. 1054)* 868

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

QUESTIONS regarding-

-Demand to arrange third party audit of polio campaign in Lahore *(Question No. 2249*)* 706
-Details about breakage of outlets of canals and reasons for not reaching the canal water at tails *(Question No. 4069*)* 1057
-Details about service structure of staff of motorbike ambulance service *(Question No. 3339*)* 580
-Details about production of fish *(Question No. 2714*)* 833
-Measurement of land covered by forests in Lahore and control over theft of precious wood *(Question No. 2425*)* 831
-Number of Drug Inspectors in district Jhang and details about challans made during 2019 *(Question No. 956)* 735
-Number of THQ Level Hospitals in Lahore and facilities available therein *(Question No. 2250*)* 707
-Posting and duties of DSP legal *(Question No. 804)* 597

RAHEELA NAEEM, MRS.

QUESTIONS regarding-

-Details about number and posting of Traffic Wardens in Lahore *(Question No. 861)* 607
-Funds allocated for desilting of canals in 2018 *(Question No. 3921*)* 1055
-Funds allocated for plantation campaign in district Jhang in 2018-19 *(Question No. 3836*)* 848
-Number of animals, foods and medicines for them in Lahore Zoo *(Question No. 3398*)* 802
-Registered cases of suicide in Lahore since 2019 *(Question No. 860)* 604
-Steps taken to address water shortage for irrigation f crops *(Question No. 4020*)* 1056

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -

-21st July, 2020 463
-22nd July, 2020 503
-23rd July, 2020 653
-24th July, 2020 783
-27th July, 2020 895
-5th August, 2020 937
-7th August, 2020 965
-10th August, 2020 999

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**

-Accounts of Disaster Management Organizations Punjab for the audit year 2018-19 748
-Prime Minister's Global Sustainable Development Goals Achievement Programme C&W, HUD & PHE, LG & CD Departments and Cholistan Development Authority for the financial year 2016-2018 923
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 16 of 2020) 475
-The Punjab Undesirable Cooperative Societies Bill 2020 (Bill No. 17 of 2020) 475
-The Ravi Urban Development Authority Bill 2020 (Bill No. 18 of 2020) 475

RESOLUTIONS regarding-

-Condolance of Sikh Yatris died in accident of train and coaster in Sheikhupura 483
-Demand for sale of wheat and flour at price fixed by government 486
-Demand for spreading Breast Cancer Control Programme in whole country 495
-Demand for starting psychological classes in institutions for mental growth of students 488
-Demand for widening of railway crosing main bazar Baseerpur 491
-Demand to issue a monthly cards for travellers of Ring Road 492
-Demand to make the speech of Quaid-e-Azam part of the Syllabus delivered in first legislation Assemly on 11th August, 1947 1070
-Expressing solidarity with the Kashmiris on 5th August as Day of exploitation 940

RUKHSANA KAUSAR, MS.

QUESTIONS regarding-

-Allocated budget and expenditures of Safe City Programme Lahore *(Question No. 3532*)* 586
-Number of ambulances and Rescue centres in PP-146 Lahore *(Question No. 3531*)* 586

PAGE NO.

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 494
QUESTIONS regarding-
-Details about facilities provided to guards recruited for control over canals water theft *(Question No. 4622*)* 1062
-Number of cases of water theft and action thereupon *(Question No. 4621*)* 1061
RESOLUTIONS regarding-
-Demand for spreading Breast Cancer Control Programme in whole country 495
-Demand for starting psychological classes in institutions for mental growth of students 488
SADIQA SAHIBDAD KHAN, MS.
QUESTION regarding-
-Details about begging by disabled children *(Question No. 1009*)* 520
SAJIDA BEGUM, MS.
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of a 17 years old boy on dispute of land in Jalalpur Syedan, Khushab 745
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about establishment of prawn farming *(Question No. 3259*)* 840
-Details about geographic project of forests *(Question No. 936)* 865
-Details about provision of Fish Larva *(Question No. 864)* 862
-Establishment of mobile laboratories for betterment of Fisheries Department *(Question No. 3514*)* 813
-Steps taken by the Government for welfare of artists *(Question No. 3262*)* 907
-Step taken for control over crimes in 2019 *(Question No. 3003*)* 561
SAMI ULLAH KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Death of six year girls with kite string in Shahdara 925
QUESTION regarding-
-Monthly expenditures incurred upon children in Child Protection and Welfare Bureau Centres *(Question No. 887)* 612
SANIA KAMRAN, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for permission of coverage of the Assembly Session by Journalists under SOPs 480

	PAGE NO.
SEEMABIA TAHIR, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Aims and objects of establishment of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3793*)*	693
-Cases registered under National Action Plan in Rawalpindi *(Question No. 2643*)*	542
-Steps taken to control over hateful speeches in Rawalpindi *(Question No. 2642*)*	539
SHAHEENA KARIM, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about cancellation of arms licenses *(Question No. 3104*)*	569
SHAHIDA AHMED, MS.	
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Murder of love married couple in Khanewal	922
QUESTIONS regarding-	
-Construction of gate on Head 5800-2-L/10R *(Question No. 3579*)*	1011
-Details about suggestion to shift big animals from Lahore Zoo to Safari Park Raiwind Road Lahore *(Question No. 3319*)*	799
SHAMIM AFTAB, MS.	
QUESTION regarding-	
-Number of trees planted on forest land in Sargodha and details of recruitment against vacant posts therein *(Question No. 957)*	866
SHAWANA BASHIR, MS.	
RESOLUTION regarding-	
-Demand to issue a monthly cards for travellers of Ring Road	492
SHAZIA ABID, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Brick lining of embankments of Qamar Minor Canal in Rajanpur *(Question No. 3650*)*	1016
-Details about cleaning of drain in city of Muhammad Pur Dewan Rajanpur *(Question No. 415)*	1065
-Details about service structure and promotion policy of employees of Rescue 1122 *(Question No. 3174*)*	575
-Number of doctors in THQ Hospital Jampur and details about staff and dialysis machines therein *(Question No. 3651*)*	679
-Number of employees in Forest Department district Rajanpur and details about plants planted during campaign *(Question No. 3442*)*	808
-Reconstruction of safety bund in Basti Hero in Jampur *(Question No. 3179*)*	1008

PAGE NO.

-Step taken by Government to control over cutting of trees on Dajal Canal and Dera Ghazi Khan Canal Rajanpur *(Question No. 4671*)* 858

SHOUKAT ALI LALEKA, MR. *(Minister for Zakat & Ushr)*

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 777

SHUJAHAT NAWAZ, MR.

QUESTION regarding-

-Details about to applying informer system in Police Stations to control crime *(Question No. 2979*)* 546

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for making SOPs to open marriage halls 475

QUESTIONS regarding-

-Budget allocated for RHCs and BHUs in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3652*)* 683

-Construction the building of Rescue 1122 centre Bhera and details about provision facilities therein Sargodha *(Question No. 2902*)* 553

-Details about completion of office, allocated budget and staff in Rescue 1122 Bhalwal Sargodha *(Question No. 3163*)* 574

-Provision of Ambulance in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 3315*)* 660

-Registration of "Imams" and "Ulama" under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2659*)* 516

-Registered cases of murder, theft, dacoity and robbery in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 829)* 599

-Steps taken to control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha *(Question No. 2658*)* 513

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 626, 758, 778

SUMERA KOMAL, MS.

QUESTIONS regarding-

-Registered cases of murder, theft, and dacoity in Lahore during 2019 *(Question No. 973)* 619

-Unavailability of vaccine of dog bite *(Question No. 3961*)* 730

RESOLUTION regarding-

-Demand for sale of wheat and flour at price fixed by government 486

SUMMONING-

-Notification of summoning of 23rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th August, 2020 933

PAGE NO.

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTION regarding-

-Offices of Child Protection Bureau and number of children living therein *(Question No. 835)* 601

T

TAHIA NOON, MS.

QUESTIONS regarding-

-Availability of medicines in THQ Hospital Bhalwal *(Question No. 3693*)* 722

-Details about period of keeping children in Child Protection Bureau *(Question No. 3602*)* 590

-Facilities of dental treatment in rural areas *(Question No. 2881*)* 708

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 981

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action against drug addicted persons living at footpaths and canal bank Lahore *(Question No. 3604*)* 592

-Allocated budget and expenditures of Safe City Programme Lahore *(Question No. 3532*)* 586

-Cases registered in Police Stations of Lahore since 2018 *(Question No. 925)* 618

-Construction the building of Rescue 1122 centre Bhera and details about provision facilities therein Sargodha *(Question No. 2902*)* 553

-Control over fake FIRs in Police Stations *(Question No. 897)* 614

-Crime situation in Sialkot city *(Question No. 3296*)* 579

-Details about action taken against trollies loaded with sand and have no safety measures in Nougran Jhelum *(Question No. 3060*)* 569

-Details about cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)* 617

-Details about cancellation of arms licenses *(Question No. 3104*)* 569

-Details about cases registered in Police Stations Sundar, Raiwind, Manga Mandi, Chuhng Satto Katla, Nawab Town and Kahna, Lahore *(Question No. 872)* 610

-Details about completion of office, allocated budget and staff in Rescue 1122 Bhalwal Sargodha *(Question No. 3163*)* 574

-Details about defective and functioning traffic signals in Lahore *(Question No. 542)* 593

	PAGE NO.
-Details about issuance of license for keeping and selling explosive matter *(Question No. 3270*)*	578
-Details about kidnapping, sexual assault and murder of children *(Question No. 853)*	603
-Details about number and posting of Traffic Wardens in Lahore *(Question No. 861)*	608
-Details about period of keeping children in Child Protection Bureau *(Question No. 3602*)*	590
-Details about Police Stations, Check Posts and number of registered cases in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 3180*)*	577
-Details about recruitment of "Razakar" in Police and number of "Razakars" in Police Stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 3378*)*	582
-Details about registered cases of road robbery , murder, dacoity, and kidnapping in Police Station Saddar Sadiqabad *(Question No. 3433*)*	583
-Details about service structure and promotion policy of employees of Rescue 1122 *(Question No. 3174*)*	576
-Details about service structure of staff of motorbike ambulance service *(Question No. 3339*)*	581
-Details about shifting of building of Police Station Gujjar Pura Lahore *(Question No. 2950*)*	554
-Details about "the Punjab Protection of Vulnerable Persons Board" *(Question No. 3166*)*	575
-Details about to applying informer system in Police Stations to control crime *(Question No. 2979*)*	546
-Establishment of child protection institutions and number of children therein *(Question No. 3147*)*	570
-Establishment of Police Stations according to ratio of population in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 905)*	615
-Monthly expenditures incurred upon children in Child Protection and Welfare Bureau Centres *(Question No. 887)*	612
-Number of absconders in Bahawalpur region and details about their arrest *(Question No. 3437*)*	584
-Number of absconders in Rahim Yar Khan and step taken for their arrest *(Question No. 877)*	611
-Number of ambulances and Rescue centres in PP-146 Lahore *(Question No. 3531*)*	586
-Number of person died in result of torture in Police Stations of Lahore, Gujranwala and Sahiwal divisions *(Question No. 2980*)*	555
-Number of Police Stations and Check Posts in district Chiniot *(Question No. 3554*)*	588
-Number of training centres of Police and allocation of budget for training *(Question No. 3050*)*	567
-Offices of Child Protection Bureau and number of children living therein *(Question No. 835)*	601
-Posting and duties of DSP legal *(Question No. 804)*	598
-Registered cases against Sohail Ayyaz *(Question No. 3588*)*	589

	PAGE NO.
-Registered cases of cattle theft in 2018 and 2019 and details about recovery thereof Okara *(Question No. 870)*	609
-Registered cases of murder, theft, dacoity and robbery in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 829)*	600
-Registered cases of murder, theft, and dacoity in Lahore during 2019 *(Question No. 973)*	620
-Registered cases of suicide in Lahore since 2019 *(Question No. 860)*	605
-Registered cases of thef, dacoity and robbery in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)*	599
-Step taken for control over drug sale in Muncipal Committee Kameer and other areas in Sahiwal *(Question No. 694)*	597
-Step taken for control over crimes in 2019 *(Question No. 3003*)*	561
-Steps taken to control over drugs *(Question No. 3148*)*	573
-Vacant posts of Police officers in the province *(Question No. 650)*	594
USMAN MEHMOOD, SYED	
QUESTIONS regarding-	
-Aims and object of Punjab Institute of Language and number of branches of it in districts *(Question No. 2362*)*	897
-Details about auction of dried trees on roads and banks of canals *(Question No. 2058*)*	830
-Details about Police Stations, Check Posts and number of registered cases in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 3180*)*	576
-Establishment of Police Stations according to ratio of population in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 905)*	614
-Measurement of area of Forest Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 4376*)*	854
-Measurement of lands covered with forests in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3411*)*	843
-Number of absconders in Bahawalpur region and details about their arrest *(Question No. 3437*)*	584
-Number of absconders in Rahim Yar Khan and step taken for their arrest *(Question No. 877)*	610
-Protection of plants planted during Green Pakistan Programme *(Question No. 2057*)*	829
-Registered cases of thef, dacoity and robbery in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)*	598
RESOLUTION regarding-	
-Expressing solidarity with the Kashmiris on 5th August as Day of exploitation	952
USWAH AFTAB, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)*	617

PAGE NO.

UZMA KARDAR, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Attempt to rape with female patient in Hameeda Hospital Valencia Town Lahore 1077

QUESTIONS regarding-

-Demolishment of rest house and offices of Irrigation Department in Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 3659*)* 1018

-Details about fish shops on link canal Head Baloki Sulemanki district Okara *(Question No. 3661*)* 1020

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 775

W

WILDLIFE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about deaths of animals and purchase of new animals in Lahore Zoo *(Question No. 1631*)* 828

-Details about suggestion to shift big animals from Lahore Zoo to Safari Park Raiwind Road Lahore *(Question No. 3319*)* 799

-Number of Safari Parks in the province *(Question No. 1054)* 868

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Availability of medicines in THQ Hospital Bhalwal *(Question No. 3693*)* 723

-Availability of ventilators in Government Hospitals in district Bhakkar *(Question No. 3955*)* 729

-Aims and objects of establishment of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3793*)* 694

-Basic facilities and vacant posts in RHCs in PP-189 Okara *(Question No. 537)* 731

-Budget allocated for RHCs and BHUs in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3652*)* 684

-Demand to arrange third party audit of polio campaign in Lahore *(Question No. 2249*)* 706

-Details about anti Dengue campaign *(Question No. 3592*)* 672

-Details about hospitals in PP-189 Okara *(Question No. 3671*)* 719

-Details about Quarantine Centres and tests of Covid-19 *(Question No. 1056)* 740

	PAGE NO.
-Details about rented and state buildings of dispensaries in Sadiqabad *(Question No. 3334*)*	711
-Details about THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3404*)*	713
-Details about vacancies of paramedics in THQ Hospital Gojar Khan *(Question No. 3615*)*	676
-Expenses upon renovation of Head office of Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3847*)*	705
-Facilities of dental treatment in rural areas *(Question No. 2881*)*	708
-Functioning condition of X-ray machines in RHCs of Baseerpur, Mandi Ahmed Abad and Bettak, Okara *(Question No. 3815*)*	697
-Incidents of dog biting during 2018-19 *(Question No. 987)*	738
-Increase in charges of medical tests in Government Hospitals *(Question No. 3226*)*	709
-Issuance of funds allocated for DHQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 3498*)*	717
-Issuance of funds for RHC Kameer, Sahiwal for 2018-19 *(Question No. 3738*)*	687
-Lack of facilities in RHC S.B/46 South Sargodha *(Question No. 3583*)*	718
-Number of BHUs and provision of facilities in PP-185 Okara *(Question No. 921)*	734
-Number of BHUs in Sadiqabad and vacant posts therein *(Question No. 3377*)*	712
-Number of Dengue patients in different cities *(Question No. 866)*	732
-Number of doctors and machinery in DHQ Okara *(Question No. 3672*)*	721
-Number of doctors in THQ Hospital Jampur and details about staff and dialysis machines therein *(Question No. 3651*)*	679
-Number of doctors in THQ Hospital Mian Channu *(Question No. 3405*)*	714
-Number of Drug Inspectors in district Jhang and details about challans made during 2019 *(Question No. 956)*	736
-Number of Gynae wards in hospitals of Thesil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3829*)*	725
-Number of THQ and RHCs in PP-95 Chiniot and facilities therein *(Question No. 3933*)*	728
-Number of THQ Level Hospitals in Lahore and facilities available therein *(Question No. 2250*)*	707
-Patients of dog biting admitted in Government Hospitals during October 2018 to October 2019 *(Question No. 976)*	736
-Posting against merit in Punjab Health Facilities Management Company *(Question No. 3844*)*	701
-Posts of doctors in THQ Hospital Gujranwala *(Question No. 3613*)*	674
-Preparation of vaccine of dog biting *(Question No. 3619*)*	677
-Provision of Ambulance in RHC Miani tehsil Bhera, Sargodha *(Question No. 3315*)*	660
-Provision of incinerators to dispose of waste in hospitals of Faisalabad *(Question No. 2271*)*	656

PAGE NO.

-Provision of medicine and surgical equipments in operation theater in RHC Harrapa Sahiwal *(Question No. 3704*)* 724
-Provision of vaccine of dog biting in BHUs and RHCs in PP-185 Okara *(Question No. 1044)* 739
-Reconstruction of residential quarters and buildings of RHC Six Ganjiani Bahawalnagar *(Question No. 3458*)* 717
-Repair and construction of DHQ Hospital building Pakpattan *(Question No. 3785*)* 692
-Unavailability of vaccine of dog and snake bite in RHC and BHUs in tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 3383*)* 667
-Unavailability of vaccine of dog bite *(Question No. 3961*)* 730
-Vacant posts and other facilities in THQ hospital Pind Dadan Khan Jhelum *(Question No. 3830*)* 727

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for amendment in Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 974

Z

ZAHEER IQBAL, MR

QUESTIONS regarding-

-Details about number of employees, budget and area of Lal Sohanra National Park Bahawalpur *(Question No. 3902*)* 852
-Details about uncommand area of Forest Department in Bahawalpur and number of employees and vacant posts in the office of department *(Question No. 3901*)* 850

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*

SPEECH-

-Passage of Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 767

ZERO HOUR NOTICES regarding-

-Death of number of patients due to not keeping on ventilator in Qayoom Hospital Sahiwal 927
-Incident of snacthing mobile phone of a doctor and rape of a 19 years old girl 927